

أحاديث: 7563 — 6412
كتاب الرقاق — كتاب التوحيد

بخاری

(اردو)

6

تألیف

إمام أبو عبد الله محمد بن إسحاق بن بخاري رضي الله عنه

ترجمہ دوبلہ

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالشارک خاوند

فاضل بینہ فیضیلہ



معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب و سنت ذات کام پر دستیاب تمام الیکٹر انک کتب ←

عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔ ←

مجلس التحقیق الاسلامی (Upload) کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ ←

کی جاتی ہیں۔

دعویٰ مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹر انک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔ ←

☆ تنبیہ ☆

کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔ ←

ان کتب کو تجارتی یا مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔ ←

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔ ←

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری

((اردو))

6

• ترجمہ فلسفہ • تالیف •

امام ابو عبد الله محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ
فضیلۃ الرشیع حافظ عبدالشارخا و محدث
فضلہ ربہ فیہ بخشی



حافظ صلاح الدين يوسف

مولانا ابو عبد الله محمد بن عبد الجبار

حافظ محمد اسماعیل اقبال

مولانا محمد ناصر حسین ضیاء

مولانا محمد نبیب

مولانا غلام مرزا

www.KitaboSunnat.com



بخاری حقوق اشاعت میلے وہاں کامنہ طور پر



سعودی عرب (مید فر)

پرانس عبدالعزیز بن جلاؤی ستریت پاسکس: 22743 البریش 11416 میڈ فر

فون: 00966 1 4043432-4033962 فیکس: www.darussalamksa.com 4021659

Email: darussalam@awalnet.net.sa info@darussalamksa.com

الریش • مید فرن: 00966 1 4614483 • فیکس: 4735221 00966 1 4735220

• مید فرن: 00966 1 4286641 • فیکس: 00966 1 2860422

چند فون: 00966 2 6879254 6336270 مید فرن: 00966 4 823446,8230038

الثغر فون: 00966 3 8691551 • فیکس: 00966 3 8692900

فتح الامر فون: 00966 6 3696124 • فیکس: 0503417156

امیریہ • نیویک فون: 001 718 625 5925 • فیکس: 001 713 722 0419

لہستان • فون: 0044 0121 7739309 • فیکس: 0044 20 85394885-0044 20 77252246

مکران بہارت • کراچی فون: 00971 6 5632623 • فیکس: 00971 5632624

ایمیڈیا • فیکس: 0091 44 45566249 • فیکس: 0091 44 12041

• فیکس: 0091 44 42157847 • فیکس: 0091 40 2451 4892

ارمنیا • فیکس: 0094 114 358712 • فیکس: 0094 115 2669197

پاکستان ہینڈ فن و مرکزی شوروم

042 373 36 36 • فیکس: 0092 42 373 240 34,372 32 4 00 • فیکس: 0092 42 373 240 34,372 32 4 00

• غزنی ستریٹ اردو گاراگز، فون: 0092 42 371 03 • فیکس: 0092 42 371 03

• 7 ہاک، گول کمرشل مارکیٹ، کراچی: 0092 42 356 926 10 • فیکس: 0092 42 356 926 10

سراپی میں خارق روڈ، دہنی میں سے ابتداء کا کرف اوسی کی گراپی فون: 0092 21 343 939 37 • فیکس: 0092 21 343 939 37

اسٹریٹ F-8، مرکزی اجوب مارکیٹ، شادیو، سٹر: 13 • فیکس: 0092 51 22 815 13

info@darussalampk.com | www.darussalampk.com



② مکتبہ دارالسلام ۱۴۲۴ھ

فہرست مکتبۃ الملک فہد الوطینیۃ اثناء النشر

البخاری

صحیح البخاری - مجلد ۱: اردو / البخاری، عبدالستار العمامد - الریاض؛ ۱۴۳۴ھ

ص: ۸۵۰ - ۲۴۲۱۷ سم

ردمک: ۹۷۸-۶۰۲-۵۰۰-۲۲۶-۴

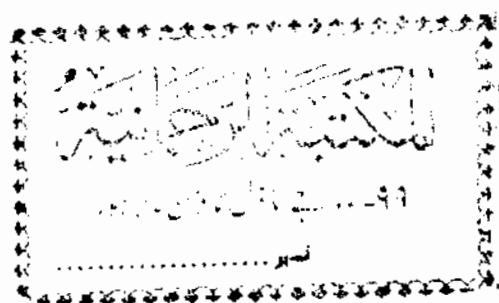
۱- الحديث الصحيح ۲- الحديث - شرح ۱. العمامد، عبدالستار

(محقق) ب. العنوان

۱۴۲۴/۳۹۹۲ دبوی ۲۲۵،۱

رقم الایداع: ۱۴۳۴/۳۹۹۲

ردمک: ۹۷۸-۶۰۲-۵۰۰-۲۲۶-۲



.....

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَنْعَمْتَنِي بِخَيْرٍ فَاجْعَلْنِي
مِنْ أَنْجَحِ الْمُجْاهِدِينَ

اللّٰهُ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو ہمیت ہے مہماں، بہت رحم کرنے والا ہے۔

فہرست مضمایں (جلد ششم)

کتاب الزقاق

دل کو زم کرنے والی احادیث کا بیان

| | |
|---|---|
| <p>41 دل کو زم کرنے والی احادیث کا بیان</p> <p>41 باب: صحت اور فرصت کی اہمیت، نیز یہ بیان کہ ”زندگی تو درحقیقت آخرت کی زندگی ہے“</p> <p>42 باب: آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال</p> <p>42 باب: فرمان نبی: ”دنیا میں ایسے رہو گویا تم مسافر ہو راہ گیر“ کا بیان</p> <p>43 باب: آرزو اور اس کی کاررواز ہونا</p> <p>43 باب: جو شخص ساٹھ برس کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ نے عمر کے بارے میں اس کے لیے عذر کا کوئی موقع باقی نہیں رکھا</p> <p>44 باب: دو عمل جس میں اللہ کی رضا جوئی مطلوب ہو</p> <p>46 باب: دنیا کی بہاریں اور ان میں دلچسپی لینے سے گریز کرنے کا بیان</p> <p>47 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”لوگو! یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے..... جنم کا ایندھن بن جائیں“ کا بیان</p> <p>50</p> <p>51 باب: نیک لوگوں کا فوت ہو جانا</p> <p>51 باب: مال و دولت کے فتنے سے ڈرتے رہنا چاہیے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”یقیناً تمہارے اموال و اولاد تمہارے لیے باعث آزمائش ہیں۔“</p> <p>51 باب: ارشاد نبی: ”یہ مال بہت ہرا بھرا اور شیریں ہے“ کا بیان</p> <p>53</p> | <p>۸۱ - [باب] الصَّحَّةُ وَالْفَرَاغُ، وَلَا عِيشَ إِلَّا غَيْشُ الْآخِرَةِ</p> <p>۲ - باب مثَلِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ</p> <p>۳ - باب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ [أَوْ غَابِرٌ سَيِّلٌ]»</p> <p>۴ - باب: فِي الْأَمْلِ وَطَوْلِهِ</p> <p>۵ - باب مَنْ بَلَغَ سِتِّينَ سَنَةً فَقَدْ أَغْدَرَ اللَّهُ إِلَيْهِ فِي الْعُمُرِ</p> <p>۶ - باب النَّعْلَمُ الَّذِي يُتَنَعَّمُ بِهِ وَجْهُ اللَّهِ تَعَالَى</p> <p>۷ - باب مَا يُخَدِّرُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَالشَّافِسِ فِيهَا</p> <p>۸ - باب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «إِنَّا لِلنَّاسِ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ» الْآيَةُ إِلَى فَوْلِهِ «مِنْ أَحَقِّ الْأَسْعَرِ» [فاطر: ۶۰]</p> <p>۹ - باب دَخَابِ الصَّالِحِينَ</p> <p>۱۰ - باب مَا يَتَمَّنِي مِنْ فِتْنَةِ الْمَالِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «إِنَّا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ» [التغابن: ۱۵]</p> <p>۱۱ - باب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «هَذَا الْمَالُ حَضِرَةٌ حُلُوَّةٌ»</p> |
|---|---|

| | | |
|----|---|--|
| 6 | باب: آدمی کامل توہی ہے جو اس نے آخرت کے لیے آگے بھیج دیا | ۱۲ - بَابُ مَا قَدِمَ مِنْ مَالِهِ فَهُوَ لَهُ |
| 54 | باب: جو لوگ دنیا میں زیادہ مال دار ہیں وہی آخرت میں زیادہ ندار ہوں گے | ۱۳ - بَابُ : الْمُكْثِرُونَ هُمُ الْمُقْلُونَ |
| 54 | باب: نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ”مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے لیے احمد پیار جتنا سوتا ہو،“ کا بیان | ۱۴ - بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ : (مَا يَسْرُنِي أَنَّ عَنِي مِثْلُ أَخِيدُ هَذَا ذَهَبًا) |
| 56 | باب: مال داروں ہے جو دل کاغذی ہو | ۱۵ - بَابُ : الْعَيْنِ عَنِ النَّفْسِ |
| 58 | باب: فقر و فاقہ کی فضیلت | ۱۶ - بَابُ فَضْلِ الْفَقْرِ |
| 59 | باب: نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کی معیشت کیسی تھی؟ نیز ان کا دنیاوی الذوق سے الگ رہنا | ۱۷ - بَابُ : كَيْفَ كَانَ عَيشُ النَّبِيِّ وَاصْحَابِهِ، وَتَخْلِيهِمْ عَنِ الدُّنْيَا؟ |
| 61 | باب: میانہ روی اختیار کرنا اور یہک عمل پر بیٹھلی کرنا | ۱۸ - بَابُ الْفَصْدِ وَالْمُدَاؤْمَةِ عَلَى الْعَمَلِ |
| 64 | باب: خوف کے ساتھ امید بھی رکھنی چاہیے | ۱۹ - بَابُ الرَّجَاءِ مَعَ الْخُوفِ |
| 68 | باب: اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے رُک جانا | ۲۰ - بَابُ الصَّيْرِ عَنِ مَحَارِمِ اللَّهِ |
| 69 | باب: (ارشاد باری تعالیٰ): ”نیکوئی اللہ پر توکل کرے گا تو وہ اسے کافی ہے“ کا بیان | ۲۱ - بَابُ : (وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ) [الطلاق: ۲] |
| 70 | باب: بے فاکہہ گنتگو کرنا منع ہے | ۲۲ - بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ فِيلٍ وَقَالٍ |
| 71 | باب: زبان کی حفاظت کرنا | ۲۳ - بَابُ حِفْظِ الْلُّسَانِ |
| 72 | باب: اللہ عز وجل کے ذر سے آبدیدہ ہونا | ۲۴ - بَابُ الْبَكَاءِ مِنْ حَسْبِيَّةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ |
| 73 | باب: اللہ عز وجل سے ذرتا | ۲۵ - بَابُ الْخُوفِ مِنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ |
| 74 | باب: گناہوں سے باز رہنا | ۲۶ - بَابُ الْإِنْتِهَاءِ عَنِ الْمُعَاصِي |
| | باب: نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ”اگر تم معلوم ہو جاتا جو میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنستے اور وہ تے زیادہ“ | ۲۷ - بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ : (لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضِحْكُتُمْ قَلِيلًا وَلَيَكُنُّمْ كَثِيرًا) |
| 75 | کا بیان | ۲۸ - بَابُ : حُجَّتِ النَّارِ بِالسَّهْوَاتِ |
| 76 | باب: دوزخ کے گرد شہوات کی باڑ ہے | ۲۹ - بَابُ : الْجَهَنَّمُ أَفْرُثُ إِلَيْ أَخِيدُكُمْ مِنْ شَرِّكُكُمْ نَعْلِمُهُ، وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ |
| | باب: جنت تم سے تمہارے جو تے کے تے سے بھی زیادہ قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی | |

- 7 - باب: لیتُنظرُ إِلَى مَنْ هُوَ أَشَفَّلُ مِنْهُ، وَلَا
يُنْظَرُ إِلَى مَنْ هُوَ فُوقَهُ
- 77 - باب: اسے دیکھا جائیے جو درجے میں نچھے ہے، اسے نہیں
دیکھنا جائیے جو درجے میں اوپر ہے
- 77 - باب: جس نے تسلی یادی کا ارادہ کیا
- 78 - باب: حقر اور مخصوصی گنہوں سے بھی بچا جائیے
- 78 - باب: اعمال کا درود مارخاتے پر ہے، الہا اس سے ذرا ناجاییے
- 79 - باب: بری صحبت سے تمہائی بہتر ہے
- 80 - باب: دنیا سے امانت کا انٹھ جانا
- 82 - باب: ریا کاری اور شہرت طلبی کا بیان
- 83 - باب: جس نے اللہ کی اطاعت میں اپنے نفس کو دبا کر کھا
- 83 - باب: فروتنی (عاجزی) اختیار کرنا
- 85 - باب: نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: "میں اور قیامت دونوں
ایسے ہیں جیسے یہ دو انکلیاں ہیں" کا بیان
- 86 - باب: بلا عنوان
- 86 - باب: جو اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند
کرتا ہے
- 88 - باب: موت کی ختیاں
- 90 - باب: صور پھونکنے کا بیان
- 92 - باب: اللہ تعالیٰ روز قیامت زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا
- 93 - باب: حشر و شر کا بیان
- 97 - باب: (ارشاد باری تعالیٰ): "قیامت کا زمانہ ایک جزوی
صیحت ہو گی۔" نیز: "قریب آنے والی بہت قریب
آئیں گی۔" نیز "قیامت قریب آئیں۔" کا بیان
- 98 - باب: ارشاد باری تعالیٰ: "کیا انہیں یقین نہیں کہ وہ عظیم
دن میں اٹھانے جائیں گے، جس دن لوگ رب
العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔" کا بیان
- 99 - باب: قیامت کے دن قصاص لیا جانا
- 30 - باب: بَابُ مَنْ هُوَ أَشَفَّلُ مِنْهُ، وَلَا
يُنْظَرُ إِلَى مَنْ هُوَ فُوقَهُ
- 31 - باب: مَنْ هُمْ بِحَسَنَةٍ أُوْسَيْتُهُ
- 32 - باب: مَا يَتَنَزَّلُ مِنْ مُحَمَّرَاتِ الذُّنُوبِ
- 32 - باب: الْأَعْمَالُ بِالْحَوَالِيْمِ، وَمَا يُحَافَّ مِنْهَا
- 34 - باب: الْغُرْلَةُ زَانَةٌ مِنْ خُلَاطِ الشَّوَّهِ
- 35 - باب: رَفْعُ الْأَمَانَةِ
- 36 - باب: الرِّيَاءُ وَالشَّمَعَةُ
- 37 - باب: مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاغِيْتِ اللَّهِ
- 38 - باب: التَّواضِعُ
- 39 - باب: قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: «بَعُثْتُ أَنَا وَالشَّاعِةُ
كَهَانَتِيْنِ»
- 40 - باب:
- 41 - باب: مَنْ أَحَبَ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَ اللَّهِ لِقَاءَهُ
- 42 - باب: سَكَرَاتُ الْمَوْتِ
- 43 - باب: نَفْخُ الصُّورِ
- 44 - باب: يَقْبَضُ اللَّهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
- 45 - باب: الْحُسْنُ
- 46 - باب: «إِنَّ رَبَّ الْأَنْشَاءِ شَفِيعُ عَلِيِّهِ»
(الحج: ١١) «أَرْفَقَ الْأَرْضَ» [السجدة: ٥٧] «أَنْزَلَ
السَّاعَةَ» [القمر: ١١].
- 47 - باب: قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: «أَلَا يَطْلُبُ أَنْوَابُكَ أَنْتَ هُنْ
مَبْعُوثُونَ لِيَوْمِ عَظِيمٍ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ»
[الملطفین: ٦-٤]
- 48 - باب: الْقِصَاصُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

| | |
|-----|--|
| | باب: جس کا باریک بینی سے حساب لیا گیا تو وہ ہلاک |
| 100 | ہو گیا |
| | باب: جنت میں ستر ہزار خوش نصیب بلا حساب داخل |
| 102 | ہوں گے |
| 104 | باب: جنت اور جہنم کے اوصاف کا بیان |
| 114 | باب: صراط، جہنم کا پل ہے |
| 118 | باب: حوض کوثر کا بیان |

| | |
|--|---|
| | ٤٩- باب: مَنْ تُوقَسَ الْجِنَابَ عَذَابٌ |
| | ٥٠- باب: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا بِعَيْرِ حِسَابٍ |
| | ٥١- باب صفة الجنة والمثار |
| | ٥٢- باب: الصَّرَاطُ جَسْرٌ جَهَنَّمُ |
| | ٥٣- باب: فِي الْحَوْضِ |

125 تقدیر سے متعلق احکام و مسائل

٨٤ - کتاب القدر

| | |
|-----|--|
| | باب: بلا عنوان |
| 126 | باب: اللہ کے علم کے مطابق قلم خشک ہو چکا ہے |
| 127 | باب: اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرنے والے تھے |
| | باب: (ارشاد باری تعالیٰ ہے): "اللہ کا حکم اٹل اور ہو کر رہتا ہے۔" کا بیان |
| 128 | باب: عمل کا اعتبار خاتمے پر موقوف ہے |
| 129 | باب: نذر، بندے کو تقدیر کی طرف لے جاتی ہے |
| 131 | باب: لا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کا بیان |
| 132 | باب: مخصوص وہ ہے جسے اللہ پچائے |
| | باب: جس سنتی کو ہم نے ہلاک کر دیا اس پر واجب ہے کہ اس کے باشدے دنیا میں نہیں آئیں گے |
| 133 | باب: (ارشاد باری تعالیٰ): "وَهُوَ رَؤْيَا (منظر) جو ہم نے آپ کو دکھایا اسے ہم نے لوگوں کے لیے باعث آزمائش بنا دیا" کا بیان |
| 134 | باب: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت آدم اور موسیٰ ﷺ کا مباحثہ کرنا |
| 134 | باب: جو چیز اللہ دینا چاہے اسے کوئی روک نہیں سکتا |

| | |
|--|--|
| | ١- [باب]: |
| | ٢- باب: حَفَّ الْقَلْمُ عَلَى عِلْمِ اللّٰهِ |
| | ٣- باب: أَلَّا يَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ |
| | ٤- باب: «وَكَانَ أَنْرُ اللّٰهُ فَدَرَا مَقْدُورًا» [الأحزاب: ٣٨] |
| | ٥- باب: الْعَمَلُ بِالْحَوَالَيْمِ |
| | ٦- باب إِلَقَاءِ الْعَبْدِ النَّذَرَ إِلَى الْقَدْرِ |
| | ٧- باب لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ |
| | ٨- باب: الْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ |
| | ٩- باب: وَجْرُمٌ عَلَى فَرِيَةِ أَهْلَكَنَاها [أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ] |
| | ١٠- باب: «وَمَا جَعَلْنَا أَرْثَبَا الَّتِي أَرْتَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ» [الإسراء: ٦٠] |
| | ١١- باب: تَحَاجَّ آدُمُ وَمُوسَى عِنْدَ اللّٰهِ |
| | ١٢- باب: لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَى اللّٰهُ |

فہرست مضمون (جلد ششم)

| | |
|--|---|
| <p>136 باب: جس نے بدینکتی اور بری قضاۓ اللہ کی پناہ مانگی باب: اللہ بندے اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے</p> <p>137 باب: (ارشاد باری تعالیٰ): "آپ کہہ دیں، ہمیں صرف وہی (نقسان) پہنچ گا جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے کلکھ دیا ہے" کا بیان باب: (ارشاد باری تعالیٰ): "اگر اللہ ہمیں یہ راہ نہ کھاتا تو ہم کبھی یہ راہ نہ پاسکتے تھے۔" نیز: "اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت کی ہوتی تو میں اہل تقویٰ میں ہوتا۔" کا بیان</p> <p>138 باب: کا بیان</p> | <p>13 - باب: مَنْ تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنْ دَرَكَ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ 14 - باب: يَحْوُلُ بَيْنَ الْمَرْءَ وَقَلْبِهِ 15 - باب:</p> <p>16 - باب: «وَمَا كَانَ لِنَهْدِي لَوْلَا أَنْ هَدَى اللَّهُ» [الأعراف: ٤٢] «لَوْلَا أَنَّ اللَّهَ هَدَنَا لَكُنُثُ مِنَ الْمُنَفِّيْنَ» [الزمر: ٥٧]</p> |
|--|---|

139 - قسموں اور نذر و مسکل سے متعلق احکام و مسائل

٨٣ - کتاب الأیمان والذور

| | |
|---|--|
| <p>139 باب: ارشاد باری تعالیٰ: "اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں پر تمہاری گرفتہ بیٹیں کرے گا" کا بیان</p> <p>141 باب: نبی ﷺ کا یوں قسم اخانا: "وَإِيمَانُ اللَّهِ"</p> <p>142 باب: نبی ﷺ کی قسم کس طرح کی تھی؟</p> <p>149 باب: اپنے باب دادا کے نام کی قسم نہ اٹھائی جائے</p> <p>151 باب: لات، عزی اور دیگر بتوں کی قسم نہ اٹھائی جائے</p> <p>151 باب: قسم کے مطابے کے بغیر قسم کھانا</p> <p>152 باب: جس نے ملت اسلام کے علاوہ کسی اور ملت کی قسم اٹھائی</p> <p>152 باب: کوئی یہ نہ کہے: جو اللہ چاہے اور جو تو چاہے۔ اور کیا یوں کہا جا سکتا ہے کہ مجھے اللہ کا سہرا ہے پھر آپ کا؟</p> <p>153 باب: ارشاد باری تعالیٰ: "اور انہوں نے اپنی پختہ قسمیں کھاتے ہوئے اللہ کی قسم اٹھائی" کا بیان</p> <p>155 باب: جب کوئی کہے: میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں یا میں نے اللہ کو گواہ بنایا</p> | <p>1 - [باب] قُولِ اللَّهِ تَعَالَى: «لَا يُؤاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ» الْأَكْيَةٌ [السَّائِدَةَ: ٨٩]</p> <p>2 - باب قُولِ السَّيِّدِ بِكَلْمَةِ: «وَإِيمَانُ اللَّهِ»</p> <p>3 - باب: كَيْفَ كَانَ يَعْمِنُ النَّبِيَّ بِكَلْمَةِ؟</p> <p>4 - باب: لَا تَحْلِفُوا بِآيَاتِكُمْ</p> <p>5 - باب: لَا يُحَلِّفُ بِاللَّاتِ وَالْعَزَّى، وَلَا بِالظَّوَّاغِيْتِ</p> <p>6 - باب مَنْ حَلَفَ عَلَى النَّبِيِّ وَإِنْ لَمْ يُحَلِّفْ</p> <p>7 - باب مَنْ حَلَفَ بِمَلْيَةِ سَوَى [مَلْيَةُ الْإِسْلَامِ]</p> <p>8 - باب: لَا يَقُولُ: مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَيْتَ، وَهُنْ يَقُولُونَ: أَنَا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ؟</p> <p>9 - باب قُولِ اللَّهِ تَعَالَى: «وَأَقْسُمُوا بِاللَّهِ جَهَدَ أَيْمَانِهِمْ» [الأنعام: ١٠٩]</p> <p>10 - باب: إِذَا قَالَ: أَشْهَدُ بِاللَّهِ، أَوْ شَهَدْتُ بِاللَّهِ</p> |
|---|--|

- | | |
|---|--|
| باب: اللہ عز و جل کے عبید کا اٹھا کر کرنا | ۱۱- باب عَهْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ |
| باب: اللہ تعالیٰ کی عزت، اس کی صفات اور اس کے کلمات کی قسم کھانا | ۱۲- باب الْخَلْفِ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَصِفَاتِهِ وَكَلَامِهِ |
| باب: آدمی کا "لَمَرَ اللَّهُ" کہنا | ۱۳- باب قَوْلِ الرَّجُلِ: لَعَمَرُ اللَّهُ |
| باب: ارشاد باری تعالیٰ: "اللَّهُ تَعَالَى تَحْمَارِ الْقَوْمَوْنَ" پر تحمّاری گرفت نہیں کرے گا،" کا بیان | ۱۴- باب: ﴿لَا يَوَاغِدُكُمْ أَهْلَهُ إِلَّا لِلَّهِ فِي أَيْمَانِكُمْ﴾ الْأَيْمَانَ [البقرة: ۲۲۵]. |
| باب: جب کوئی بھول کر قسم توڑے تو | ۱۵- باب: إِذَا حَيَثَ نَاسِيَاً فِي الْأَيْمَانِ |
| باب: جھوٹی قسم کا بیان | ۱۶- باب الْبَيْنِ الْعَمُوسِ |
| باب: ارشاد باری تعالیٰ: "بَلْ شَكَ جَوَوْگَ اللَّهُ كَعْبَدْ أَوْ أَنْتَمْ وَأَنْتُمْ" الْأَيْمَانَ [آل عمران: ۷۷] | ۱۷- باب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْرُونَ بِعْهَدِ اللَّهِ وَأَنْكَبُوهُمْ﴾ الْأَيْمَانَ [آل عمران: ۷۷] |
| باب: ایسی چیز کے متعلق قسم کھانا: جس کا وہ مالک نہیں، نیز گناہ اور غصے میں قسم اخہانا | ۱۸- باب الْبَيْنِ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَفِي الْمُعْصِيَةِ، وَالْغَضَبِ |
| باب: جب کسی نے کہا: اللہ کی قسم! میں آج کلام نہیں کروں گا، پھر اس نے نماز پڑھی یا قرآن کی تلاوت کی یا سجوان اللہ، اللہ اکبر، الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ کہا تو وہ اپنی نیت پر ہے | ۱۹- باب: إِذَا قَالَ: وَاللَّهِ لَا أَنْكَلَمُ الْيَوْمَ، فَصَلَّى أَوْ قَرَأَ أَوْ سَجَّعَ أَوْ كَبَرَ أَوْ حَمِدَ أَوْ هَلَلَ فَهُوَ عَلَى بَيْتِهِ |
| باب: جس نے قسم کھائی کہ وہ مہینہ بھر اپنی بیوی کے پاس نہیں جائے گا اور مہینہ اتنیں دن کا ہو | ۲۰- باب مَنْ خَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَهْلِهِ شَهْرًا، وَكَانَ الشَّهْرُ يَسْعَا وَعَشْرِينَ |
| باب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ نہیں نہیں پیے گا اس کے بعد اس نے طلاء، سکر یا عصیر پی لایا تو بعض لوگوں کے نزدیک وہ حانت نہیں ہو گا کیونکہ ان کے | ۲۱- باب: إِذَا خَلَفَ أَنْ لَا يَشْرُبَ تَبِيَّنًا فَشَرِبَ طَلَاءً أَوْ سَكَرًا أَوْ عَصِيرًا لَمْ يَحْتَثْ فِي قَوْلِ بَعْضِ النَّاسِ، وَلَيَسْتَ حَلْوٌ بِأَنْدَةٍ عِنْدَهُ |
| باب: زدیک یہ چیزیں نہیں ہیں | ۲۲- باب: إِذَا خَلَفَ أَنْ لَا يَأْتِيَمْ فَأَكَلَ ثَمَرًا بِخُبْرِ وَمَا يَكُونُ مِنَ الْأَذْمَمْ |
| باب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ سالن نہیں کھائے گا، پھر اس نے روٹی کے ساتھ بھجوکھائی، اور سالن کیا ہوتا ہے | ۲۳- باب الْتَّيْهَةِ فِي الْأَيْمَانِ |
| باب: قسم میں نیت کا اعتبار کرنا | |

| | | | |
|-----|--|---|--|
| | | باب: جب کوئی شخص اپنا مال نذر اور قوبہ کے طور پر صدقہ کرے | ٢٤- باب: إِذَا أَهْدَى مَالَهُ عَلَى وَجْهِ النَّذْرِ وَالثُّوْبَةِ |
| 170 | | باب: اگر کوئی اپنا کھانا خود پر حرام کر لے | ٢٥- باب: إِذَا حَرَمَ طَعَامًا |
| 171 | | باب: نذر کا پورا کرنا | ٢٦- باب: الْوَفَاءُ بِالنَّذْرِ |
| 172 | | باب: اس شخص کا گناہ جو نذر کو پورا نہیں کرتا | ٢٧- باب: إِثْمٌ مِّنْ لَا يَنْفِي بِالنَّذْرِ |
| 173 | | باب: طاعت کے کاموں کی نذر ماننا | ٢٨- باب: النَّذْرُ فِي الطَّاعَةِ |
| 173 | | باب: جب کسی نے دور جاہلیت میں نذر مانی یا حشم کھائی کہ کسی شخص سے بات نہیں کرے گا، پھر وہ مسلمان ہو گیا | ٢٩- باب: إِذَا نَذَرَ أَوْ حَلَفَ أَنْ لَا يُكَلِّمَ إِنْسَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَسْلَمَ |
| 174 | | باب: جو نوت ہو جائے اور اس کے ذمے نذر کی ادائیگی باقی ہو | ٣٠- باب: مَنْ مَاتَ وَغَلَبَهُ نَذْرُ |
| 174 | | باب: ایسی چیز کی نذر ماننا جس کا وہ مالک نہیں اور محضیت کی نذر ماننا | ٣١- باب: النَّذْرُ فِيمَا لَا يَنْهَاكُ، وَفِي مَعْصِيَةٍ |
| 175 | | باب: جس نے نذر مانی کہ وہ چند دن کے روزے رکھ گا اتفاقاً ان میں یوم غطیر یا یوم الحجہ آگیا | ٣٢- باب: مِنْ نَذَرَ أَنْ يَضُومَ أَيَّامًا، فَوَافَقَ النَّحْرُ أَوِ الْقِطْرُ |
| 176 | | باب: کیا حشم اور نذر میں زمین، بکریاں، بھیتی اور سامان وغیرہ بھی آ جاتے ہیں؟ | ٣٣- باب: هَلْ يَدْخُلُ فِي الْأَيْمَانِ وَالنَّذْرِ الْأَرْضُ وَالْعَنْتُمُ وَالرَّزْعُ وَالْأَمْيَةُ؟ |
| 177 | | | |

179 قسموں کے کفارے سے متعلق احکام و مسائل

٨٤ کتاب کفارات الایمان

| | | |
|-----|--|--|
| | باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”پھر قسم کا کفارہ دس مساکین کو کھانا کھانا ہے“ کا بیان | ١- وَ[بَابٌ] قُولِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿فَكَفَرُرَهُمْ إِطْعَامٌ عَشْرَةَ مَسَاكِينٍ﴾ (السائد: ٨٩) |
| 179 | باب: مال دار اور فقیر پر کفارہ کب واجب ہوتا ہے؟ | ٢- باب: مَنْ تَحْبُّ تَحْبُّ الْكُفَّارَةَ عَلَى الْغُنَيِّ وَالْفَقِيرِ؟ |
| 180 | باب: کفارے میں کسی نگار دست کی مدد کرنا | ٣- باب: مَنْ أَغَانَ الْكُفَّارَةَ فِي الْكُفَّارَةِ |
| 181 | باب: کفارے میں دس مساکین کو کھانا دیا جائے، خواہ وہ قریبی رشتے دار ہوں یا دور کے | ٤- باب: يُعْطِي فِي الْكُفَّارَةِ عَشْرَةَ مَسَاكِينَ فَرِيَّةً كَانَ أَوْ بَعِيدًا |
| 181 | باب: مدینہ طیبہ کا صاع اور نبی مسیح کا مد، نیز اس میں برکت کا بیان اور اس کی وضاحت کہ ہر دور میں اہل | ٥- باب: صَاعُ الْمَدِينَةِ، وَمَدُ النَّبِيِّ ﷺ وَبَرَكَتُهُ، وَمَا تَوَارَثَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذَلِكَ قُرْنَانِ بَعْدَ |

مدینہ کا پیانہ ہی استعمال ہوتا جو انھیں نسل درسل
ورثے میں ملا

باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”یا غلام آزاد کرنا ہے۔“ نیز کس

طرح کا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟

باب: کفارے میں مدیر، ام ولد، مکاتب اور ولد زنا کا

آزاد کرنا

باب: مشترک غلام آزاد کرنے کا حکم

باب: جب غلام کو کفارے میں آزاد کیا تو والاء کس کے

لیے ہوگی؟

باب: قسم اصحاب و وقت ان شاء اللہ کہنا

باب: قسم کا کفارہ قسم توڑنے سے پہلے یا بعد ادا کرنا

وراثت سے متعلق احکام و مسائل

قرآن

۶- بابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

﴿أَوْ تَحْرِيرُ رَقْبَةٍ﴾
[السائد: ۸۹] وَأَيُّ الرِّقَابِ أَرْكَى؟

۷- بابُ عِنْقِ الْمُدَبَّرِ وَأَمْ الْوَلَدِ وَالْمَكَابِ فِي

الْكَفَارَةِ، وَعِنْقِ وَلَدِ الزَّنَى

باب: إِذَا أَعْنَقْتَ عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخْرَ

باب: إِذَا أَعْنَقْتَ فِي الْكَفَارَةِ لِمَنْ يَكُونُ وَلَاؤْهُ

۹- بابُ الْإِشْتِنَاءِ فِي الْأَيْمَانِ

۱۰- بابُ الْكَفَارَةِ قَبْلَ الْحِجْنَى وَبَعْدَهُ

۸۵ - کتاب الفرائض

باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”الله تصحیح تمہاری اولاد کے متعلق حکم دیتا ہے۔“ یہ اللہ کی طرف سے ایک تاکیدی حکم ہے، اللہ تعالیٰ خوب جانے والا اور بڑے تحمل والا ہے۔“ کا بیان

باب: فرانپس کی تعلیم

باب: نبی ﷺ کے ارشاد: ”ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہمارا

ترکہ صدقہ ہوتا ہے۔“ کا بیان

باب: ارشاد نبوی: ”جس نے مال چھوڑا وہ اس کے اہل

خانہ کے لیے ہے۔“ کا بیان

باب: والدین کی طرف سے اولاد کی وراثت

باب: بیٹیوں کی وراثت کا بیان

باب: پوتے کی میراث جبکہ بیٹا نہ ہو

باب: بیٹی کے ساتھ پوتی کی وراثت کا بیان

۱- وَ[بَابُ] قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

﴿بِوَصِيْكُوْدُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَهُمْ بَيْنَهُ وَأَنَّ اللَّهَ عَلِيْمٌ حَلِيمٌ﴾ [النساء: ۱۱۰، ۱۱۱]

۲- بابُ تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ

۳- بابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ:

﴿لَا نُرَدِّثُ، مَا تَرَكَنَا صَدَقَةً﴾

۴- بابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ:

﴿مَنْ تَرَكَ مَالًا فِلَأْهِلِهِ﴾

۵- بابُ مِيرَاثِ الْوَلَدِ مِنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ

۶- بابُ مِيرَاثِ الْبَنَاتِ

۷- بابُ مِيرَاثِ ابْنِ الْأَبْنَى إِذَا لَمْ يَكُنْ ابْنَ

۸- بابُ مِيرَاثِ ابْنَةِ ابْنِ مَعَ ابْنَةِ

| | | |
|-----|---|---|
| 13 | | |
| 198 | باب: باب اور بھائیوں کے ساتھ وادے کی وراثت کا بیان | ٩- باب میراث الجد مع الاب والاخوة |
| 199 | باب: اولاد غیرہ کی موجودگی میں شوہر کی میراث | ١٠- باب میراث الزوج مع الولد وغيره |
| 200 | باب: اولاد غیرہ کی موجودگی میں بیوی اور شوہر کی میراث | ١١- باب میراث المرأة والزوج مع الولد وغيره |
| | باب: بہنوں کی وراثت جبکہ وہ بیٹیوں کے ساتھ عصہ بن جائیں | ١٢- باب میراث الأخوات مع البنات عصبة |
| 200 | | ١٣- باب میراث الأخوات والأخوة |
| 201 | باب: بہنوں اور بھائیوں کی وراثت کا بیان | ١٤- باب: ﴿يَسْتَفْتُولَكَ فِي الْكَلَّةِ إِنْ أَنْزَلْتُ مِنْ هَذَا لِيَسْ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَمَّا يَنْصُفَ مَا تَرَكَ وَهُوَ بِرِثْتَهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ فَإِنْ كَانَتْ أَشْتَهِيَ فَلَهُمَا أَثْنَانٌ إِنْ تَرَكَ وَلَدٌ وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً يَرْجِلَا وَرِسَاءَ فَلَدَدَكِي مِثْلُ حَظِّ الْأُتْسِيَّنَ يَبْيَنُ اللَّهُ لَكُمْ أَنْ تَضْلُلُوا وَاللَّهُ يُكْلِلُ شَقِّيَ عَلَيْهِ﴾ [النساء: ١٧٦] |
| | باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”لوگ آپ سے (کالا) کے متعلق فوتو پوچھتے ہیں۔ آپ ان سے کہہ دیں: اللہ تعالیٰ تصھیں کالا کے بارے میں یہ فتویٰ دینا ہے کہ اگر کوئی ایسا شخص مر جائے جس کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کی صرف ایک بہن ہوتا ہے تو ترکے کا نصف ملے گا اور وہ (بھائی) خود اس (بہن) کا وارث ہوگا اگر اس (بہن) کی کوئی اولاد نہ ہو اور اگر بہنیں دو ہوں تو انھیں ترکے کا وہ تباہی ملے گا اور اگر وہ کوئی بھائی بہن ہوں تو مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم بھکت نہ پھرو اور اللہ ہر چیز کو خوب جانے والا ہے۔“ کا بیان | ١٥- باب: إِنَّمَا عَمَّ أَحَدُهُمَا أَخْ لِلَّامُ وَالْأَخْرُ زَوْجٌ |
| 202 | باب: پچھا کے دو بیٹے جن میں سے ایک میت کا مادری بھائی اور دوسرا اس کا شوہر ہوتا؟ | ١٦- باب ذِي الأَرْحَامِ |
| 203 | باب: ذوی الارحام کا بیان | ١٧- باب میراث الملاعنة |
| 204 | باب: لعان شدہ بچے کی وراثت کا بیان | ١٨- باب: الْوَلَدُ لِلْفَرَاشِ حُرَّةٌ كَانَتْ أَوْ أَمَةٌ |
| | باب: بچہ صاحب فراش کا ہے اسے جنم دینے والی خواہ آزاد ہو یا الونڈی | ١٩- باب: الْوَلَدُ لِمَنْ أَغْنَقَ، وَمِيراثُ الْقَبْطِ |
| 205 | باب: غلام لونڈی کا ترکہ وہی ملے گا جو اسے آزاد کرے، نیز قبطی کی وراثت کا بیان | |

| | | |
|-----|--|---|
| 206 | باب: سائب کی وراثت کا بیان | ٢٠- باب میراث الشائیة |
| 207 | باب: اس شخص کا گناہ جو اپنے آقاوں سے اظہار براءت کرے | ٢١- باب إِثْمٌ مَّنْ تَبَرَّأَ مِنْ مَوَالِيْهِ |
| | باب: جب کوئی کافر، کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام قبول کرے تو؟ | ٢٢- باب: إِذَا أَسْلَمَ عَلَى يَدِيهِ |
| 208 | | ٢٣- باب ما يَرِثُ النَّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ |
| 209 | باب: عورتوں کا لا، کا وارث نہیں | ٢٤- باب: مُؤْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَفْسِيْهِمْ وَإِنَّ الْأَخْتَ مِنْهُمْ |
| | باب: کسی قوم کا آزاد کردہ غلام انہی میں سے ہے اور قوم کا بھانجہ بھی انہی میں داخل ہوگا | ٢٥- باب میراث الأُسْرِ |
| 210 | باب: قیدی کی وراثت کا بیان | ٢٦- باب: لَا يَرِثُ الْمُشْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُشْلِمَ، وَإِذَا أَسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ الْمِيرَاثُ فَلَا مِيرَاثُ لَهُ |
| | باب: مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا۔ اگر ترک تقسیم ہونے سے پہلے مسلمان ہو گیا تو بھی ترکے میں اس کا حق نہیں ہوگا | ٢٧- باب میراث العَبْدِ النَّصَارَىِ وَالْمُكَافَّى |
| 210 | باب: عیسائی غلام اور عیسائی مکاتب کی وراثت کا بیان، نیز اس شخص کے گناہ کا بیان جو اپنے بچے کی فی کرے | ٢٨- باب مِنْ اَدْعَى اَخَا أَوْ اِبْرَاهِيمَ |
| 211 | باب: جو کسی شخص کے متعلق اپنے بھائی یا بنتیجہ ہونے کا دعویٰ کرے | ٢٩- باب مِنْ اَدْعَى إِلَى عَيْنِ اَبِيهِ |
| | باب: جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا | ٣٠- باب: إِذَا اَدَعَتِ الْمَرْأَةُ ابْنًا |
| 212 | باب: جب کوئی عورت اسی بیٹے کا دعویٰ کرے | ٣١- باب المُقَانِف |
| 213 | باب: قیاد شاس کا بیان | |
| 215 | حدود سے متعلق احکام و مسائل | ٨٦- كتاب الحدود |

| | | |
|-----|---|---|
| 215 | باب: حدود سے متعلق احکام و مسائل | ١- باب ما يُحَدِّرُ مِنَ الْحُدُودِ - باب الزَّنَا وَشُرْبِ الْخَمْرِ |
| | باب: حدود والے گناہوں کا بیان، نیز زنا کاری اور شراب نوشی کا بیان | ٢- باب ما جَاءَ فِي ضَرْبِ شَارِبِ الْحَمْرَ |
| 215 | باب: شراب پینے والے کو مارنے کا بیان | ٣- باب مِنْ أَمْرٍ بِضَرْبِ الْحَدْدِ فِي الْبَيْتِ |
| 216 | باب: جس نے گھر میں حد لگانے کا حکم دیا | ٤- باب الضَّرْبُ بِالْجَرِيدِ وَالنَّعَالِ |
| 216 | باب: شرابی کو چھڑیوں اور جتوں سے مارنا | |

- 5- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ لِغْيٍ شَارِبِ الْحَمْرِ، وَإِنَّهُ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنَ الْمُلْكِ
- 6- بَابُ الشَّارِقِ حِينَ يَسْرُقُ
- 7- بَابُ لِغْيِ السَّارِقِ إِذَا لَمْ يُسْتَمِّ
- 8- بَابُ الْحَدُودُ كُفَّارًا
- 9- بَابُ طَهْرُ الْمُؤْمِنِ جَمِيعًا إِلَّا فِي حَدٍّ أَوْ حَقًّا
- 10- بَابُ إِقَامَةِ الْحَدُودِ وَالْإِنْعَامِ لِحُرُمَاتِ اللَّهِ
- 11- بَابُ إِقَامَةِ الْحَدُودِ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ
- 12- بَابُ كُراهيَةِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحَدِّ إِذَا رُفِعَ إِلَى السُّلْطَانِ
- 13- بَابُ قُولِ اللَّهِ تَعَالَى: «وَالسَّارِقُ فَاقْطَلُوهُ أَيْدِيهِمَا» (السَّانِدَة: ٣٨) وَفِي كُمْ يُفْطَعُ؟
- 14- بَابُ تَوْبَةِ السَّارِقِ
- 15- بَابُ كِتَابِ الْمُخَارِبِينَ مِنْ أَهْلِ الْكُفَّرِ وَالرَّدَّةِ
- 16- بَابُ لَمْ يَحْسِمِ الْبَيْثِيَّ بَعْدَ الْمُخَارِبِينَ مِنْ أَهْلِ الرَّدَّةِ حَتَّى هَلَّكُوا
- 17- بَابُ لَمْ يُشَقِّ الْمُرْتَدُونَ الْمُخَارِبُونَ حَتَّى مَاتُوكُوا
- 18- بَابُ سُبُّ الشَّيْءِ بَعْدَ أَغْيَانِ الْمُخَارِبِينَ
- 19- بَابُ فَضْلِ مَنْ تَرَكَ الْفَوَاجِشَ
- 20- بَابُ إِثْمِ الرَّنَا
- 21- بَابُ رَجْمِ الْمُحْصَنِ
- باب: شرابی پر لعنت کرنا مکروہ ہے اور وہ ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہوتا
218
- باب: چور، جب چوری کرتا ہے
219
- باب: چور کا نام لیے بغیر اس پر لعنت کرنا
219
- باب: حدود کفارہ ہیں
220
- باب: مومن کی پیشہ حفظ ہے، باں صدیا کسی حق میں اسے مارا جاسکتا ہے
220
- باب: حدود قائم کرنا اور اللہ کی حرمتوں کی وجہ سے انتقام لینا
221
- باب: ہر معزز و حیر پر حدود قائم کرنا
221
- باب: جب حد کا مقدمہ عدالت میں پہنچ جائے تو پھر سفارش کرنا منع ہے
222
- باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”چور، خواہ مرد ہو یا عورت، اس کا ہاتھ کاٹ دو“ کا بیان، نیز کتنی مالیت (کی چوری) پر ہاتھ کاٹا جائے گا؟
222
- باب: چور کی توبہ کا بیان
225
- باب: ان کفار و مرتدین کی سزا کا بیان جو مسلمانوں سے لڑتے ہیں
226
- باب: نبی ﷺ نے مرتد اکوؤں کو داغ نہ دیا حتیٰ کہ وہ مر گئے
227
- باب: مرتد جنگجوؤں کو پانی بھی نہ پلایا گیا حتیٰ کہ وہ مر گئے
227
- باب: نبی ﷺ کے مرتد عسکریت پسندوں کی آنکھوں میں گرم سلاپیاں پھیرنے کا بیان
228
- باب: اس شخص کی فضیلت جس نے فواحش کو جھوڑ دیا
229
- باب: زانیوں کے گناہ کا بیان
230
- باب: شادی شدہ زانی کو سکسار کرنا
232

| | | |
|-----|---|--|
| 233 | باب: پاگل مرد یا عورت کو سگسار نہیں کیا جائے گا | ۲۲- باب: لَا يُرْجِمُ الْمَجْنُونُ وَالْمَجْنُونَةُ |
| 234 | باب: زنا کار کے لیے پھردوں کی سزا ہے | ۲۳- باب: لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ |
| 235 | باب: بلاط میں رجم کرنا | ۲۴- باب الرَّجْمِ فِي الْبَلَاطِ |
| 236 | باب: عیدگاہ میں رجم کرنا | ۲۵- باب الرَّجْمِ بِالْمُضْلَى |
| | باب: جس نے ایسے گناہ کا ارتکاب کیا جس پر حداگوئیں ہوتی اگر وہ ختوی پوچھنے کے لیے امام کو خبر دے تو گناہ سے توبہ کے بعد اسے کوئی سزا نہیں دی جائے گی | ۲۶- باب مِنْ أَصَابَ ذَنْبًا دُونَ الْحَدْ فَأَخْبَرَ الْإِمَامَ فَلَا عُقُوبَةَ عَلَيْهِ بَعْدَ التُّوْبَةِ إِذَا جَاءَ مُسْتَقْبِلًا |
| 237 | باب: جس نے غیر واضح طور پر حد کا اقرار کیا تو کیا امام اس کی پرده پوشی کر سکتا ہے؟ | ۲۷- باب: إِذَا أَفَرَّ بِالْحَدْ وَلَمْ يُبَيِّنْ، هَلْ لِإِلَمَامِ أَنْ يَسْتَرُ عَلَيْهِ؟ |
| 238 | باب: کیا امام اقرار کرنے والے سے کہنے کو تنهی ہاتھ لگایا ہوگا یا اشارہ کیا ہوگا | ۲۸- باب: هَلْ يَقُولُ الْإِمَامُ لِلْمُفْرِّ: لَعَلَّكَ لَمْشَتَ أَوْ غَمْزَتْ |
| 239 | باب: اقرار کرنے والے سے قاضی کا سوال کرنا: کیا تو شادی شدہ ہے؟ | ۲۹- باب سُوَالِ الْإِمَامِ الْمُفْرِّ: هَلْ أَخْصَتْ؟ |
| 240 | باب: زنا کا اقرار کرنا | ۳۰- باب الْإِغْتِرَافِ بِالرَّثَا |
| 242 | باب: زنا سے حاملہ عورت کو سگسار کرنا جبکہ وہ شادی شدہ ہو | ۳۱- باب رَجْمُ الْجَنَّلَى فِي الرَّثَا إِذَا أَخْصَتْ |
| 248 | باب: غیر شادی شدہ زانی مرد، عورت کو کوڑے مارے جائیں اور جلاوطن کر دیا جائے | ۳۲- باب: الْكِتْرَانُ يُجْلَدَانِ وَيُعَذَّبَانِ |
| 249 | باب: بدکاروں اور نیجروں کو جلاوطن کرنا باب: جس نے کسی کو اپنی عدم موجودگی میں حد لگانے کا حکم دیا | ۳۳- باب نَفْيِ أَهْلِ الْمَعَاصِي وَالْمُخْتَلِفِينَ |
| | باب: ارشاد باری تعالیٰ: اور جو شخص مالی طور پر آزاد عورتوں سے نکاح کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ تمہاری کنیزوں میں سے کسی مونمنہ کنیز سے نکاح کرے جو تمہارے قبضے میں ہوں اور اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے۔ تمہارے بعض بعضاً کی جس سے ہیں، لہذا تم ان کے آقاوں کی اجازت | ۳۴- باب مِنْ أَمْرِ عَيْنِ الْإِمَامِ بِإِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَيْهِ |
| | | ۳۵- باب قُولِ اللہ تعالیٰ: «وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طُولًا أَنْ يَتَسَكَّعَ الْمَحْصُنَتِ الْمُؤْمِنَتِ فَيَنْ تَمَلِكَ أَيْمَانَكُمْ إِنْ فَيَنْتَمُكُمْ الْمُؤْمِنَتِ وَأَنَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُمْ بَعْضُكُمْ يَنْ بَعْضٍ فَإِنَّكُمْ هُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَمَا تُفْهِنُ أُهْوَهُنَّ بِالْعَرْوَفِ مَحْصُنَتِي غَيْرُ مُسْنَدَتِي» - زوانی - «وَلَا مُسْنَدَاتٌ أَخْدَانٌ» |

سے انھیں نکاح میں لا سکتے ہو، پھر وہ سور کے مطابق
انھیں ان کے حق مہرا دا کروتا کہ وہ حصار نکاح میں
آ جائیں نہ وہ شہوت رانی کرتی پھر یہ اور نہ خفیہ
طور پر آشنا بنائیں۔ پھر نکاح میں آجائے کے بعد
اگر بدکاری کی مرکب ہوں تو ان کی سزا آزاد ہو تو ان
کی سزا سے نصف ہے۔ یہ (کہلات) تم میں سے
اس شخص کے لیے ہے جو زنا کے لگانا میں جاپنے
سے ڈرتا ہو۔ اور اگر صبر و ضبط سے کام لو تو یہ
تمہارے لیے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا

250 مہربان ہے ”کایاں

251 باب: جب لوڈی زنا کرے

باب: لوڈی جب زنا کرے تو اسے ملامت نہ کی جائے

251 اور نہ جلاوطن ہی کیا جائے

باب: الہ ذمہ کے احکام، اور اگر شادی کے بعد انہوں
نے زنا کیا اور امام کے سامنے پیش ہوئے تو اس

252 کے احکام

باب: جب کوئی اپنی یا کسی دوسرے کی بیوی پر حاکم یا
لوگوں کے پاس زنا کی تہمت لگائے تو کیا حاکم کے
لیے ضروری ہے کہ وہ کسی کو اس عورت کے پاس

253 صحیح جواں سے تہمت کے متعلق باز پرس کرے؟

باب: حاکم وقت کی اجازت کے بغیر اگر کوئی اپنے گھر

254 والوں یا کسی دوسرے کو تنبیہ کرے

باب: جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ کوئی آدمی دیکھے اور

255 اسے قتل کر دے تو؟

باب: اشارے یا کتابے کے طور پر کوئی بات کہنا

256 باب: تعزیر اور تنبیہ کی مقدار کیا ہے؟

- انجلاء - ﴿فَإِذَا أَحْصَنَ فَإِنْ أَتَكَ يُنْجِحُكَ
فَلَا يَهْبَطُ نَصْفُ مَا عَلَى النَّعْصَنَتِ بِرَبِّ الْمَذَابِ ذَلِكَ
لِئَنَّ حَسْنَ الْمَعْنَى مِنْكُمْ وَأَنْ تَصِيرُوا حَسِيرًا لَكُمْ وَاللَّهُ
عَفُورٌ رَّبِيعٌ﴾ [النساء: ۲۵].

باب: إِذَا زَانَ الْأَمْةُ

۳۶- باب: لَا يَنْزَبُ عَلَى الْأَمْةِ إِذَا زَانَ وَلَا تَنْثَنِي

۳۷- باب: أَحَدَكُمْ أَهْلِ الدَّمَةِ وَإِحْصَانِهِمْ إِذَا زَنَوا،
وَرُفِعُوا إِلَى الْإِمَامِ

۳۸- باب: إِذَا رَمَى امْرَأَةٌ أَوْ امْرَأَةٌ غَيْرُهُ بِالزَّنَنَ
عِنْدَ الْحَاكِمِ وَالنَّاسِ، هَلْ عَلَى الْحَاكِمِ أَنْ
يَنْعَثِ إِلَيْهَا فَيَسْأَلَهَا عَمَّا رُمِيَتْ بِهِ؟

۳۹- باب: مَنْ أَدَبَ أَهْلَهُ أَوْ غَيْرَهُ دُونَ السُّلْطَانِ

۴۰- باب: مَنْ رَأَى مَعَ امْرَأَةٍ رَجُلًا فَقَتَلَهُ

۴۱- باب: مَا جَاءَ فِي التَّغْرِيبِ

۴۲- باب: كَمِ التَّغْرِيبُ وَالْأَدَبُ؟

| | | |
|-----|---|---|
| 43 | باب مِنْ أَطْهَرِ النَّاجِشَةِ وَاللَّطْخِ وَالثُّمَمَ يَعْتَبِرُ | باب مِنْ أَطْهَرِ النَّاجِشَةِ وَاللَّطْخِ وَالثُّمَمَ يَعْتَبِرُ |
| 258 | بَابٌ: گواہوں کے بغیر اگر کسی شخص کی بے حیائی، بے شرمی اور بے غیرتی نہیاں ہو | بَابٌ: گواہوں کے بغیر اگر کسی شخص کی بے حیائی، بے شرمی اور بے غیرتی نہیاں ہو |
| 260 | بَابٌ: پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا | بَابٌ: پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا |
| 260 | بَابٌ: غلاموں پر تہمت لگانا | بَابٌ: غلاموں پر تہمت لگانا |
| 261 | بَابٌ: کیا حاکم وقت کسی دوسرے کو حکم دے سکتا ہے کہ وہ حاکم سے غائب شخص کو حد لگائے؟ | بَابٌ: کیا حاکم وقت کسی دوسرے کو حکم دے سکتا ہے کہ وہ حاکم سے غائب شخص کو حد لگائے؟ |

263 دینوں سے متعلق احادیث و مسائل

87 . کتاب الدینات

| | | |
|-----|--|--|
| ۱ | وَ[بَابُ] قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «وَمَنْ يَقْتُلُ | وَ[بَابُ] قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «وَمَنْ يَقْتُلُ |
| 263 | بَابٌ: ارشاد باری تعالیٰ: ”جو کسی مومن کو دانتہ قتل کرے اس کی سزا جہنم ہے“ کا بیان | بَابٌ: ارشاد باری تعالیٰ: ”جو کسی مومن کو دانتہ قتل کرے اس کی سزا جہنم ہے“ کا بیان |
| 265 | بَابٌ: (ارشد باری تعالیٰ): ”جس نے کسی کو قتل نا حق سے پھالیا“ کا بیان | بَابٌ: (ارشد باری تعالیٰ): ”جس نے کسی کو قتل نا حق سے پھالیا“ کا بیان |
| 268 | بَابٌ: ارشاد باری تعالیٰ: ”اے ایمان والو! مقتولوں کے بارے میں تم پر قصاص فرض ہے“ کا بیان | بَابٌ: ارشاد باری تعالیٰ: ”اے ایمان والو! مقتولوں کے بارے میں تم پر قصاص فرض ہے“ کا بیان |
| 269 | بَابٌ: حاکم وقت کا قاتل سے باز پرس کرنا حتیٰ کہ وہ اقرار کرے اور حدود میں اقرار کافی ہے | بَابٌ: حاکم وقت کا قاتل سے باز پرس کرنا حتیٰ کہ وہ اقرار کرے اور حدود میں اقرار کافی ہے |
| 269 | بَابٌ: جب کوئی شخص پھر یا لاشی سے قتل کرے تو؟ | بَابٌ: إذا قُتِلَ بِحَجَرٍ أَوْ بِعَصْمٍ |
| 270 | بَابٌ: ارشاد باری تعالیٰ: ”جان کے بد لے جان ہے اور آنکھ کے بد لے آنکھ“ کا بیان | بَابٌ: بَلْ أَنَّ النَّفَسَ يَلِّيَّ الْأَنفَسَ وَالْأَنْفَسَ يَلِّيَّ الْأَنفَسَ |
| 270 | بَابٌ: جس نے پھر سے قصاص لیا | بَابٌ: إِذَا قُتِلَ لَهُ قَتْلٌ فَهُوَ بِخَيْرٍ النَّظَرَيْنَ |
| 271 | بَابٌ: جس کا کوئی عزیز قتل کر دیا جائے تو اسے دو چیزوں میں سے بہتر کا اختیار ہے | بَابٌ: مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتْلٌ فَهُوَ بِخَيْرٍ النَّظَرَيْنَ |
| 272 | بَابٌ: جو کسی کا خون نا حق کرنے کی فکر میں ہو | بَابٌ: طَلَبَ دَمَ امْرِيٍّ بِغَيْرِ حَقٍّ |
| 272 | بَابٌ: قتل خطا میں موت کے بعد قاتل کو معافی دینا | بَابٌ: قَتْلُ الْغَافِلِ فِي الْخَطَا بَعْدَ الْمَوْتِ |
| 272 | بَابٌ: ارشاد باری تعالیٰ: ”کسی مومن کا یہ کام نہیں کرو وہ کسی | بَابٌ: لَمَّا كَاتَ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ |

| | | |
|-----|---|--|
| | مومن کو قتل کرے الای کہ غلطی سے ایسا ہو جائے | يَقْتَلُ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطْكًا |
| 273 |" کا بیان | الآية [السَّاء: ٩٢] |
| | باب: جب قاتل نے ایک بار قتل کا اقرار کر لیا تو اسے قتل کر دیا جائے گا | ١٢- بَابٌ : إِذَا أَفْرَ بِالْقَتْلِ مَرْءَةً فُلِلَ بِهِ |
| 274 | | ١٣- بَابٌ قَتْلِ الرَّجُلِ بِالْمَرْأَةِ |
| 274 | باب: قاتل مرد کو عورت کے بدالے میں قتل کرنا | ١٤- بَابُ الْقِضَاصِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي |
| | باب: مردوں اور عورتوں کے درمیان زخموں میں بھی | الْجِرَاحَاتِ |
| 274 | قصاص ہو گا | ١٥- بَابُ مَنْ أَخْذَ حَقَّهُ أَوْ افْتَصَ دُونَ السُّلْطَانِ |
| | باب: جس نے اپنا حق یا قصاص حاکم وقت کی اجازت کے بغیر لے لیا | ١٦- بَابٌ : إِذَا مَاتَ فِي الرِّحَامِ أَوْ قُتِلَ بِهِ |
| 275 | | ١٧- بَابٌ قَتْلُ نَفْسَهُ خَطَأً فَلَا دِيَةُ لَهُ |
| 276 | باب: جب کوئی ہجوم میں مر جائے یا قتل کر دیا جائے تو | ١٨- بَابٌ : إِذَا عَضَ رَجُلًا فَوَقَعَتْ ثَنَيَاهُ |
| 276 | باب: جس نے خود غلطی سے قتل کر لیا اس کی کوئی دیت نہیں | |
| | باب: جب کسی انسان نے دوسرا کو کٹانا اور کاٹنے والے کے اگلے دو دانت گر گئے تو؟ | |
| 277 | | |
| 278 | باب: دانت کے بدالے دانت | ١٩- بَابٌ : الْشُّرُّ بِالشُّرِّ |
| 278 | باب: انگلیوں کی دیت | ٢٠- بَابُ دِيَةِ الْأَصَابِعِ |
| | باب: جب کسی لوگوں نے ایک آدمی کو قتل کیا ہو تو کیا سزا یا | ٢١- بَابٌ : إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ مِنْ رَجُلٍ : هُلْ يُعَاقِبُ |
| 278 | قصاص میں سب برابر ہوں گے؟ | أَوْ يَسْتَصْ مِنْهُمْ كُلُّهُمْ؟ |
| 280 | باب: قسامہ کا بیان | ٢٢- بَابُ الْقَسَامَةِ |
| | باب: جس نے لوگوں کے گھر میں جھانکا اور انہوں نے | ٢٣- بَابُ مَنِ اطْلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ فَعَقَّوْهَا عَيْنَهُ فَلَا |
| 285 | اس کی آنکھ پھوڑ دی تو اس کے لیے کوئی دیت نہیں | دِيَةُ لَهُ |
| 286 | باب: عاقله کا بیان | ٢٤- بَابُ الْعَاقِلَةِ |
| 287 | باب: عورت کے پیٹ کا پچ | ٢٥- بَابُ جَنِينِ الْمَرْأَةِ |
| | باب: عورت کے پیٹ کے پیچے کا بیان، نیز دیت (قاتل | ٢٦- بَابُ جَنِينِ النِّسَاءِ، وَأَنَّ الْعُقْلَ عَلَى الْوَالِدِ |
| 288 | کے) والد اور والد کے عصبہ پر ہے پھر پر نہیں | وَعَصْبَةُ الْوَالِدِ لَا عَلَى الْوَالِدِ |
| 289 | باب: جس نے غلام یا پیچے سے تعاون لیا | ٢٧- بَابُ مَنِ اسْتَعَانَ عَبْدًا أَوْ صَبِيًّا |
| | باب: کان میں دب کر اور کنوں میں گر کر مر جانے والے | ٢٨- بَابُ : الْمَعْدُنُ جَبَارٌ وَالْبَيْنُ جَبَارٌ |

| | |
|-----|---|
| 289 | کاغذ معااف ہے |
| 290 | باب: چپاۓ کانفیسان رائگاں ہے |
| 291 | باب: اس شخص کا گناہ جو کسی ذمی کو بے گناہ مار دالے |
| 291 | باب: کسی مسلمان کو کافر کے بدالے میں قتل نہ کیا جائے |
| 291 | باب: جب مسلمان کسی یہودی کو غصے کی حالت میں ٹھانچ مارے |

مرتدین، و شناسن اسلام سے توبہ کرنے اور ان سے
293 جنگ کرنے کا بیان

- ٢٩- باب: الْعَجْمَاءُ جِبَارٌ
٣٠- باب: إِثُمٌ مَّنْ قَتَلَ ذَمِيًّا بِغَيْرِ حُرْمٍ
٣١- باب: لَا يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالْكَافِرِ
٣٢- باب: إِذَا لَطَمَ الْمُسْلِمُ يَهُودِيًّا عِنْدَ الْغَضَبِ

٨٨ بَيْنَابُ اسْبَاتِ الْمُرْتَدِينَ وَالْمُعَانِدِينَ
وَقَتْلَهُمْ

| | |
|-----|---|
| 293 | باب: اس شخص کا گناہ جو اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے، نیز اس کی دنیوی اور اخروی سزا کا بیان |
| 295 | باب: مرتد اور مرتد عورت کا حکم اور ان سے توبہ کرنے کا بیان |
| 297 | باب: فرانش اسلام کے مکنر اور ارتادوکی طرف منسوب کو قتل کرنا |
| 298 | باب: اگر کوئی ذمی یا کوئی دوسرا شخص نبی ﷺ کو اشارے کنائے میں راجحلا کبے، جیسے: الشام علیکم بَلِّه وَلَمْ يُصْرَخْ، تَحْوَ قُولِه: أَلَّا سَامُ عَلَيْكُمْ |
| 299 | باب: بلاغ عنوان |
| 300 | باب: خوارج اور طلحین پر جنت قائم کرنے کے بعد انہیں قتل کرنا |
| 302 | باب: جس نے خوارج کے ساتھ تالیف قلبی کی وجہ سے قتل نہ کیا تاکہ لوگوں میں نفرت کے جذبات پیدا نہ ہوں |
| 303 | باب: نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: "قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ دو جماعتیں بر سر پیار ہوں گی، جن کا ایک ہی دعویٰ ہوگا" کا بیان |

- ١- باب إِثُمٌ مَّنْ أَشْرَكَ بِاللَّهِ، وَعَفْوُتِيهِ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ
٢- باب حُكْمِ الْمُرْتَدِ وَالْمُرْتَدَةِ وَاسْبَاتِهِمْ
٣- باب قَتْلٌ مَّنْ أَنْتَيْ قَبُولَ الْفَرَائِضِ، وَمَا نُسِبُوا
إِلَى الرَّدَدِ
٤- باب: إِذَا عَرَضَ الذَّمِيُّ أَوْ غَيْرُهُ بِسْتَ النَّبِيِّ
بَلِّه وَلَمْ يُصْرَخْ، تَحْوَ قُولِه: أَلَّا سَامُ عَلَيْكُمْ
٥- باب:
٦- باب قَتْلُ الْخَوَارِجِ وَالْمُلْجَدِينَ بَعْدَ إِقَامَةِ
الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ
٧- باب مَنْ تَرَكَ قِتَالَ الْخَوَارِجِ لِلنَّائِلِ، وَلَنَّلَا يَنْفَرِ
النَّاسُ عَنْهُ
٨- باب قَوْلُ النَّبِيِّ بَلِّه: لَا تَقُومُ الشَّاعِةُ حَتَّى
تُقْتَلَ فِتَنَانٌ دَعَوْاهُمَا وَاجِدَةٌ

باب: تاویل کرنے والوں کے متعلق احادیث میں کیا آیا ہے؟ 304

جبر و اکراہ کا بیان

٨٩ - کتاب الائکراہ

- ۱- باب: مِنْ الْخَتَارِ الظُّرُبَ وَالْقَتْلَ وَالْهُوَانَ عَلَى الْكُفَّارِ
- ۲- باب: فِي بَيْعِ الْمُكْرَهِ وَنَحْوِهِ فِي الْحَقِّ وَغَيْرِهِ
- ۳- باب: لَا يَحُوزُ بِتَحْكِيمِ الْمُكْرَهِ
- ۴- باب: إِذَا أُكْرِهَ حَتَّى وَهَبَ عَنْهَا أُو بَاعَهُ لِمَ يَعْزِزُ
- ۵- باب: مِنَ الائِكراهِ
- ۶- باب: إِذَا اسْتُكْرِهَتِ الْمَرْأَةُ عَلَى الرِّزْقِ فَلَا حَدْ عَلَيْهَا
- ۷- باب: يَعْلَمُ الرَّجُلُ لِصَاحِبِهِ أَنَّهُ أَخْوَهُ، إِذَا خَافَ عَلَيْهِ الْقَتْلُ أَوْ نَحْوُهُ

حیلوں کا بیان

٩٠ - کتاب الحیل

- ۱- باب: فِي تَرْكِ الْجِيلِ، وَأَنَّ لِكُلِّ أَمْرٍ مَا تَوَى فِي الْأَبْيَانِ وَغَيْرِهَا
- ۲- باب: فِي الصَّلَاةِ
- ۳- باب: فِي الزَّكَاةِ وَأَنَّ لَا يُفَرَّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ، وَلَا يُجْمَعَ بَيْنَ مُتَفَرِّقِ حَشْيَةِ الصَّدَقَةِ
- ۴- باب الحیلہ فی التَّحْکِیمِ
- ۵- باب مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَحْتِيَابِ فِي الْبَيْوِعِ، وَلَا

| | |
|-----|---|
| | ضرورت سے زائد پانی کے استعمال سے نہ روکا جائے تاکہ اس بہانے فالوگماں سے منع کیا جائے |
| 324 | باب: بلاوجہ قیمت بہانہ منع ہے |
| 324 | باب: خرید و فروخت میں وہ کوادتی منوع ہے |
| 325 | باب: یقین لڑکی جو سیرت و صورت کے اعتبار سے پسندیدہ ہو، ناکمل مہر کے عوض اس سے نکاح کرنے میں ولی کے لیے حیلہ سازی کرنے کی ممانعت کا بیان |
| 325 | باب: جب کسی نے دوسرے کی لوٹدی زبردستی چھین لی، پھر کہا کہ وہ مرگی ہے ایسے حالات میں مردہ لوٹدی کی قیمت ادا کرنے کا فصلہ کر دیا گیا، اس کے بعد اصل مالک کو وہ لوٹدی زندہ مل گئی تو وہ اپنی لوٹدی لے لے گا اور اس کی (وصول کردہ) قیمت واپس کر دی جائے گی اور وہ قیمت شمن نہیں ہوگی |
| 326 | باب: بلاعنوان |
| 327 | باب: نکاح (کے متعلق جھوٹی گواہی) کا بیان |
| 327 | باب: عورت کا اپنے شوہر اور سوکنوں سے حیلہ کرنے کی ممانعت اور اس کے متعلق نبی ﷺ پر جو وحی نازل ہوئی اس کا بیان |
| 330 | باب: طاغون سے بھانگے کے لیے حیلہ کرنا منع ہے |
| 331 | باب: بہہ اور شفحد کے متعلق حیلہ کرنے کا بیان |
| 332 | باب: عامل کا تخدیلینے کے لیے حیلہ کرنا |
| 338 | خوابوں کی تعبیر کا بیان |

يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ فَضْلُ الْكَلَأِ

- ٦- بابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّنَاجِشِ
- ٧- بابُ مَا يُنْهَى مِنَ الْجَدَاعِ فِي الْبَيْوِعِ
- ٨- بابُ مَا يُنْهَى عَنِ الْإِحْتِيَالِ لِلْوَلَيِّ فِي الْبَيْسِمَةِ
الْمُرْغُوبَةِ، وَأَنْ لَا يَكْمَلَ لَهَا صَدَافَهَا
- ٩- بَابُ: إِذَا عَصَبَ جَارِيَةً فَرَعَمَ أَنَّهَا مَائِثَةً،
فَفَضَّلَ بِقِيمَةِ الْجَارِيَةِ الْمُبَيَّنَةِ، ثُمَّ وَجَدَهَا
صَاجِبَهَا فَهِيَ لَهُ، وَتَرَدَ الْقِيمَةُ، وَلَا تَكُونُ
الْقِيمَةُ ثُمَّا
- ١٠- بَابُ:
- ١١- بَابُ: فِي النَّكَاحِ
- ١٢- بابُ مَا يُكْرَهُ مِنِ الْإِحْتِيَالِ الْمُرْأَةَ مَعَ الرَّوْحِ
وَالضَّرَائِيرِ، وَمَا نَزَّلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي ذَلِكَ
- ١٣- بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنِ الْإِحْتِيَالِ فِي الْفَرَارِ مِنَ
الظَّاغِعُونَ
- ١٤- بَابُ: فِي الْهَبَةِ وَالشُّفْعَةِ
- ١٥- بَابُ الْإِحْتِيَالِ الْعَامِلِ لِيُهَدَى لَهُ

٩١ - كتاب التغبير

- ١- بَابُ: أَوَّلُ مَا يُدْعَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ
الْأَوْحَى: الْرَّؤْيَا الصَّالِحةُ

| | | |
|-----|---|---|
| 340 | باب: نیک لوگوں کے خواب | - باب رُؤيا الصالحين |
| 341 | باب: خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے | - باب الرؤيا من الله |
| | باب: اچھا خواب نبوت کا چھیالیسوال حصہ ہے | - باب الرؤيا الصالحة جزء من سیّة وأربعین |
| 341 | | جزءاً من الشیة |
| 343 | باب: مبشرات کا بیان | - باب المبشرات |
| 343 | باب: حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب کا بیان | - باب رُؤيا يوسف |
| 344 | باب: حضرت ابراءتمم علیہ السلام کے خواب کا بیان | - باب رُؤيا إبراهيم |
| 344 | باب: خواب پر اتفاق، یعنی ایک ہی خواب کئی آدمی دیکھیں | - باب التوانی على الرؤيا |
| 344 | باب: قیدیوں، فسادیوں اور مشرکین کے خواب | - باب رُؤيا أهل السجون والفساد والشرك |
| 345 | باب: جس نے نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا | - باب من رأى النبي ﷺ في المنام |
| 347 | باب: رات کے خواب کا بیان | - باب رُؤيا الليل |
| 349 | باب: دن کے خواب کا بیان | - باب الرؤيا بالنهار |
| 350 | باب: عورتوں کا خواب دیکھنا | - باب رُؤيا النساء |
| | باب: برآخواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اگر کوئی برا خواب دیکھے تو باہمیں جانب تھوک دے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے | - باب الحلم من الشيطان فإذا حلم فليبيص عن يساره وليسعد بالله عز وجل |
| 351 | | - باب اللب |
| 351 | باب: خواب میں دودھ دیکھنا | - باب إذا جرى اللبن في أطرافه أو أطافيره |
| | باب: جب کوئی شخص دودھ کو خواب میں اپنے ناخنوں اور دیگر اعضا سے پھوٹا دیکھے | |
| 352 | | - باب القبيص في المنام |
| 352 | باب: خواب میں قیص دیکھنا | - باب جر القبيص في المنام |
| 353 | باب: خواب میں قیص گھیث کر چلنا | - باب الحضرة في المنام والرؤبة الخضراء |
| 353 | باب: خواب میں بزرہ اور ہر بھر بائغ دیکھنا | - باب كشف المرأة في المنام |
| 354 | باب: خواب میں عورت کا چیڑہ دیکھنا | - باب تبایب الخریر في المنام |
| 354 | باب: خواب میں ریشی کپڑے دیکھنا | - باب المفاتیح في اليد |
| 355 | باب: بحالت خواب با赫م میں چاہیاں دیکھنا | - باب التعليق بالغروة والحلقة |
| 355 | باب: خواب میں (خود کو) کندے یا حلقتے سے لٹکا ہوا دیکھنا | |

| | |
|-----|--|
| 356 | باب: خواب میں خیسے کا ستوں اپنے سکھے کے نیچے دیکھنا |
| | باب: خواب میں ریشمی کپڑے دیکھنا اور جنت میں |
| 356 | داخل ہونا |
| 357 | باب: حالت خواب میں پاؤں میں بیڑیاں دیکھنا |
| 358 | باب: خواب میں جاری چشم دیکھنا |
| | باب: خواب میں کنوئیں سے پانی تکالنا حتیٰ کہ لوگ سیراب ہو جائیں |
| 359 | باب: خواب میں کنوئیں سے پانی کے ایک یا دو ڈول کمزوری کے ساتھ نالا |
| 360 | باب: خواب میں آرام کرنا |
| 361 | باب: خواب میں محل دیکھنا |
| 361 | باب: خواب میں وضو کرنا |
| 362 | باب: خواب میں کعبہ کا طواف کرنا |
| 363 | باب: جب کسی نے خواب میں اپنا بچا ہوا کسی دوسرے کو دیا |
| 363 | باب: خواب میں امن اور گہرہ بہت کا دور ہوتا دیکھنا |
| 365 | باب: خواب میں خود کو دیکھنے جانب پلٹنے دیکھنا |
| 366 | باب: خواب میں پیالہ دیکھنا |
| 366 | باب: جب خواب میں کوئی چیز از تی ہوئی نظر آئے |
| 367 | باب: جب خواب میں گائے کوڈخ ہوتے دیکھے |
| 368 | باب: خواب میں پھوپک مارنا |
| | باب: جب خواب میں دیکھا کہ ایک چیز کو کون سے نکال کر اسے دوسرا جگہ کھو دیا ہے |
| 369 | باب: سیاہ عورت کو خواب میں دیکھنا |
| 369 | باب: خواب میں پرانگہ مال عورت کو دیکھنا |
| 369 | باب: خواب میں تواریہ رہانا |

- ۲۴- بَابُ عُمُودِ الْفَسْطَاطِ تَحْتَ وِسَادَةِ
 ۲۵- بَابُ الْإِسْتِرِيقِ، وَدُخُولُ الْجَنَّةِ فِي الْمَنَامِ
- ۲۶- بَابُ الْقَبْدِ فِي الْمَنَامِ
 ۲۷- بَابُ الْعَيْنِ الْجَارِيَةِ فِي الْمَنَامِ
- ۲۸- بَابُ نَزَعِ الْمَاءِ مِنَ الْبَرِّ حَتَّى يَرَوْيَ النَّاسُ،
 رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ الْأَئْمَةِ
- ۲۹- بَابُ نَزَعِ الدَّنُوبِ وَالدَّنُوبَيْنِ مِنَ الْبَرِّ بِضَعْفٍ
- ۳۰- بَابُ الْإِسْتِرَاحَةِ فِي الْمَنَامِ
 ۳۱- بَابُ الْفَقْرِ فِي الْمَنَامِ
- ۳۲- بَابُ الْوُضُوءِ فِي الْمَنَامِ
 ۳۳- بَابُ الطَّوَافِ بِالْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ
- ۳۴- بَابُ إِذَا أَغْطَى فَضْلَهُ غَيْرَهُ فِي النَّوْمِ
- ۳۵- بَابُ الْأَمْنِ وَذَهَابِ الرَّوْعِ فِي الْمَنَامِ
 ۳۶- بَابُ الْأَخْذِ عَلَى الْيَمِينِ فِي النَّوْمِ
- ۳۷- بَابُ الْقَدْحِ فِي النَّوْمِ
 ۳۸- بَابُ طَارَ الشَّيْءُ فِي الْمَنَامِ
- ۳۹- بَابُ إِذَا رَأَى بَقْرًا تُنْحَرُ
- ۴۰- بَابُ التَّقْسِيمِ فِي الْمَنَامِ
- ۴۱- بَابُ إِذَا رَأَى أَنَّهُ أَخْرَجَ الشَّيْءَ مِنْ كُوَّةٍ فَأَشْكَنَهُ مَوْضِعًا آخَرَ
- ۴۲- بَابُ الْمَرْأَةِ السَّوْدَاءِ
- ۴۳- بَابُ الْمَرْأَةِ الثَّالِثَةِ الرَّأْسِ
- ۴۴- بَابُ إِذَا هَرَّ سِيقَةً فِي الْمَنَامِ

| | | |
|-----|---|---|
| | | فہرست مضمون (جلد ششم) |
| 25 | | |
| 370 | باب: جس نے جھوٹا خواب بیان کیا باب: جب کوئی برآخواب دیکھے تو اس کے متعلق کسی کو غیر | ٤٥- باب مِنْ كَذَبَ فِي حُلْمِهِ ٤٦- باب: إِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلَا يُحِبِّرْ بِهَا وَلَا يَذْكُرُهَا |
| 371 | ندے اور نہ کسی سے ذکری کرے باب: اگر پہلی تجویز دینے والا غلط تجویز دے تو اس کی تجویز | ٤٧- باب مِنْ لَمْ يَرِ الرُّؤْيَا لِأَوَّلِ غَابِرٍ إِذَا لَمْ يُصْبِتْ |
| 372 | سے کچھ نہ بوگا | ٤٨- باب تَعْبِيرُ الرُّؤْيَا بَعْدَ صَلَةِ الصَّبْحِ |
| 373 | باب: نماز مجعع کے بعد خواب کی تجویز بیان کرنا | |

فتون کا بیان

٩٢ - کتاب الفتن

| | | |
|-----|---|---|
| | | ۱- باب مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : «وَأَنْقَلَوْا فِتْنَةً لَا تُصِيبُنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَنِكْمَةً خَاصَّةً» [الأنفال: ٢٥] وَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحَذِّرُ مِنَ الْفِتْنَةِ |
| | | ۲- باب قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ : «سَتَرُونَ بَعْدِي أُمُورًا تُذَكِّرُوْنَهَا» |
| | | ۳- باب قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ : «هَلَّا كُلُّ أُمَّيَّةٍ عَلَى يَدِي أَغْيِلَّةٌ سُفَهَاءٌ» |
| | | ۴- باب قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ : «وَيَلِلْ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدْ افْتَرَبَ» |
| | | ۵- باب ظُهُورِ الْفِتْنَةِ |
| | | ۶- باب: لَا يَأْتِي زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنَهُ |
| | | ۷- باب قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ : «مِنْ حَمْلٍ عَلَيْنَا السَّلَاحُ فَلَيْسَ مِنَّا» |
| | | ۸- باب قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ : «لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِفَاقَ بَعْضٍ» |
| | | ۹- باب: تَكُونُ فِتْنَةُ الْفَاعِدِ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْفَاجِدِ |
| 377 | فتون کا بیان | |
| 377 | باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اور تم اس فتنے سے ڈر جو خاص انھی لوگوں کو نہیں پہنچے جنہوں نے خاص طور پر تم میں سے ظلم کیا ہو گا۔“ نیز نبی ﷺ کا اپنی امت کو فتوں سے خود ادا کرنے کا بیان | |
| 378 | باب: نبی ﷺ کا ارشاد گرامی: ”میرے بعد تم ایسے کام دیکھو گے جو تحسیں برے لگیں گے“ کا بیان | |
| 379 | باب: نبی ﷺ کے فرمان: میری امت کی جاہی چند بے وقوف لڑکوں کی حکومت سے ہوگی“ کا بیان | |
| 380 | باب: نبی ﷺ کے فرمان: ”عرب کی ہلاکت ایک ایسی آفت سے ہوگی جو قریب آگی ہے“ کا بیان | |
| 381 | باب: فتوں کے ظہور کا بیان | |
| 382 | باب: بعد میں آنے والا دور پہلے سے بدتر ہو گا | |
| 383 | باب: نبی ﷺ کے فرمان: ”جس نے ہمارے خلاف تھیمار اٹھایا وہ ہم سے نہیں“ کا بیان | |
| 384 | باب: ارشاد نبوی: ”میرے بعد تم کافرشہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گرد نیمیں مارنے لگو“ کا بیان | |
| 385 | باب: ایسا فتنہ جس میں بیٹھ رہنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہو گا | |

| | |
|-----|---|
| | باب: جب دو مسلمان اپنی تکواریں لے کر ایک دوسرے سے بھر جائیں تو؟ |
| 389 | باب: جب جماعت نہ ہوتی کیا حکم ہے؟ |
| 390 | باب: جس نے قتل پرور اور ظلم پیش لوگوں کی جماعت |
| 391 | بڑھانے کو کروہ خیال کیا باب: جب کوئی برے اور ناکارہ لوگوں میں رہ جائے تو کیا کرے؟ |
| 391 | باب: قتل و فساد کے وقت آبادی سے باہر بیاش اختیار کرنا |
| 392 | باب: فتوں سے پناہ مانگنا |
| 393 | باب: نبی ﷺ کے فرمان: ”قتل، شرق کی طرف سے اٹھے گا“ کا بیان |
| | باب: وہ قتل جو سندھ کی لہروں کی طرح موجود (ٹھانجیں مارنے والا) ہوگا |
| 397 | باب: بلا عنوان |
| 401 | باب: جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے |
| 403 | باب: حضرت صن میٹھ کے متعلق نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ”بے شک میرا یہ بیٹا مردار ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کی دوستیوں میں صلح کراوے گا“ کا بیان |
| 403 | باب: ایک شخص قوم سے کوئی بات کہے، پھر وہاں سے نکل کر وہ سری بات کہنے لگے |
| 405 | باب: قیامت قاتم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگ قبر والوں پر رشک کرنے لگیں |
| 406 | باب: زمانے میں تبدیلی آنا حتیٰ کہ لوگ جوں کی عبادت کرنے لگیں گے |
| 407 | |

- ۱۰- باب: إِذَا أَتَقْتَلَ الْمُسْلِمَانِ يُسْتَفْيَهُمَا
- ۱۱- باب: كَيْفَ الْأَمْرُ إِذَا لَمْ تَكُنْ جَمَاعَةً
- ۱۲- باب: مِنْ تَكْرِهٍ أَنْ يُكْثَرْ سَوَادُ الْمَيْتَنَ وَالظُّلُمُ
- ۱۳- باب: إِذَا يَقْتَلُ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ
- ۱۴- باب التَّغْرِيبُ فِي الْفِتْنَةِ
- ۱۵- باب التَّهْوِيدُ مِنَ الْفِتْنَةِ
- ۱۶- باب قُولُ الْمَهِيَّ بِهِ: الْفِتْنَةُ مِنْ قِبَلِ الْمُشْرِقِ
- ۱۷- باب الْفِتْنَةُ الَّتِي تَمُوجُ كَمْوَاجُ الْبَحْرِ
- ۱۸- باب:
- ۱۹- باب: إِذَا أَذْرَلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا
- ۲۰- باب قُولُ الشَّيْءِ بِحِجَّةِ الْحُسْنَى بْنُ عَلَيٍّ: إِنَّ أَنْتَيْ هَذَا لَتَسْتَدِّ، وَلَعَلَّ اللَّهُ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ يَوْمَ فِتْنَتِنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
- ۲۱- باب: إِذَا قَالَ عَنْدَ قَوْمٍ شَيْئًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ بِخَلَافَةٍ
- ۲۲- باب: لَا تَفْرُمُ السَّاعَةَ حَتَّىٰ يُعْطَ أَهْلُ الْقُبُورِ
- ۲۳- باب تَغْيِيرُ الزَّمَانِ حَتَّىٰ تُعْبَدَ الْأُوْثَانُ

| | | | |
|-----|--|--|--|
| 27 | | | - بَابُ حُرُوجِ النَّارِ |
| 407 | باب: آگ کا نکنا | | - بَابُ: |
| 408 | باب: بلاغنوں | | - بَابُ ذِكْرِ الدَّجَالِ |
| 410 | باب: دجال کا ذکر | | - بَابُ: لَا يَذْخُلُ الدَّجَالُ الْمَدِيْنَةَ |
| 412 | باب: دجال، مدینہ طیبہ میں دلائل نہیں ہو سکے گا | | - بَابُ يَأْجُوجَ وَمَاجُوجَ |
| 414 | باب: یا جوں و ما جوں کا بیان | | |

415 حکومت اور قضاء مें متعلق احکام و مسائل

٩٣ كتاب الأحكام

| | | |
|-----|---|---|
| 1 | باب: ارشاد باری تعالیٰ: "اللَّهُ أَطَاعَتْ كُلُّ رُسُولٍ كَيْفَ أَطَاعَتْ كُلُّ أُمَّةٍ مِّنْكُمْ" [آل عمران: ٥٩] | - بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «أَطَيْعُوا اللَّهَ وَأَطَيْعُوا رَسُولَكُمْ وَأَطَيْعُوا أَنْفُسَكُمْ» [آل عمران: ٥٩] |
| 415 | باب: کا بیان | - بَابُ: الْأُمَّةُ مِنْ قُرْبَشِ |
| 416 | باب: سر برہان حکومت قریش سے ہوں گے | - بَابُ أَجْرٍ مِنْ قُضَى إِلَهِكُمْ |
| 417 | باب: اس شخص کا توب جو اللہ کے حکم کے مطابق فیصلے کرے | - بَابُ السَّمْعِ وَالظَّاهِرَةِ لِلْإِلَمَامِ مَا لَمْ تَكُنْ مَعْصِيَةً |
| 419 | باب: حاکم وقت کی بات سننا اور اسے مانا ضروری ہے کرے گا | - بَابُ: مَنْ لَمْ يَسْأَلْ إِلَمَارَةً أَعْنَاهُ اللَّهُ عَلَيْهَا |
| 420 | باب: بشرطیکہ وہ گناہ اور نافرمانی نہ ہو کر دیا جائے گا | - بَابُ: مَنْ سَأَلَ إِلَمَارَةً وُكِلَ إِلَيْهَا |
| 420 | باب: حکومتی عبد کی حرص کرنا مکروہ ہے | - بَابُ مَا يُكَرِّهُ مِنَ الْحِرْصِ عَلَى إِلَمَارَةٍ |
| 421 | باب: جو شخص رعایا کا حاکم بنے لیکن وہ ان کی خیر خواہی نہ کرے | - بَابُ مِنْ اسْتَرْعَاعِ رَعَيَّةٍ فَلَمْ يَنْضَعْ |
| 422 | باب: جو لوگوں کو مشقت میں ڈالے گا اللہ اسے مصیبت میں گرفتار کر دے گا | - بَابُ: مَنْ شَاقَ شَوَّالَ اللَّهُ عَلَيْهِ |
| 423 | باب: راستے میں فیصلہ کرنا اور فتوی دینا | - بَابُ الْفَصَاءِ وَالْفُتْنَةِ فِي الطَّرِيقِ |
| 423 | باب: اس امر کا بیان کرنے کی وجہ کا کوئی دربان نہیں تھا | - بَابُ مَا ذُكِرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ لَّهُ بَوَّابٌ |

- باب: خلیفہ کے نوٹس میں لائے بغیر اس کا ماتحت قصاص کا
فیصلہ کر سکتا ہے
- باب: کیا حاکم (یا مفتی) غصے کی حالت میں فیصلہ یا فتویٰ
دے سکتا ہے؟
- باب: قاضی کا اپنے علم کے مطابق لوگوں کے معاملات
میں فیصلہ کرنا بشرطیکہ بدگمانی اور تہمت کا اندر شہنشہ ہو
- باب: سرمبھر خط پر گواہی دینا، نیز کون سی گواہی جائز ہے؟
حاکم کا اپنے کارندے کی طرف اور ایک قاضی کا
دوسرے قاضی کو خط لکھنا
- باب: آدی کب قاضی بننے کا حق دار ہوتا ہے؟
- باب: حکام اور صدقات پر تعینات عاملوں کا تجوہ لینا
- باب: جو مسجد میں فیصلہ کرے اور علان کرائے
باب: جس نے مسجد میں حد کا فیصلہ کیا لیکن جب حد
لگانے کا وقت آیا تو مجرم کو مسجد سے باہر لے جانے
کا حکم دیا اور اس پر حد جاری کی
- باب: امام کا فریقین کو نصیحت کرنا
- باب: اگر قاضی خود عہدہ قضا خالی ہونے کے بعد یا اس
سے پہلے ایک امر کا گواہ ہوتا؟
- باب: جب حاکم اعلیٰ ایک ہی علاقے میں دو کارندے
تعینات کرے تو انہیں پابند کرے کہ آپس میں
موافقت کریں اور اختلاف نہ کریں
- باب: حاکم دعوت قبول کر سکتا ہے
- باب: امراء کے لیے تھائف اور زرائے کا حکم
- باب: آزاد شدہ علام کو حاکم یا قاضی بنانا
- باب: لوگوں کے تنظیم مقرر کرنا
- باب: حاکم وقت کے سامنے خوشامد اور بیٹھے پیچھے بدھوئی
- ۱۲- بَابُ الْحَاكِمِ يَحْكُمُ بِالْقُتْلِيِّ عَلَى مَنْ وَجَبَ
عَلَيْهِ دُونَ الْإِمَامِ الَّذِي فَوْقَهُ
- ۱۳- بَابُ: هَلْ يَقْضِي الْقَاضِي أَوْ يُفْتَنِي وَهُوَ
غَضِبَانٌ؟
- ۱۴- بَابُ مَنْ رَأَى بِالْقَاضِي أَنْ يَحْكُمْ بِعِلْمِهِ فِي
أُمْرِ النَّاسِ إِذَا لَمْ يَخْفِ الظُّنُونَ وَالثَّهَمَةَ
- ۱۵- بَابُ الشَّهَادَةِ عَلَى الْخَطْ الْمُحْتَومِ، وَمَا
يَحْجُرُ مِنْ ذَلِكَ وَمَا يَضْيِقُ عَلَيْهِ، وَكِتابُ
الْحَاكِمِ إِلَى عَمَالِهِ وَالْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي
- ۱۶- بَابُ: مَنْ يَسْتَوْجِبُ الرَّجُلُ الْقَضَاءَ؟
- ۱۷- بَابُ رِزْقِ الْحَاكِمِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا
- ۱۸- بَابُ مَنْ قَضَى وَلَا عَنَّ فِي الْمَسْجِدِ
- ۱۹- بَابُ مَنْ حَكَمَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى إِذَا أَتَى
عَلَى حَدٍ أَمْرَأَ أَنْ يُخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فِي قَامِ
- ۲۰- بَابُ مَوْعِظَةِ الْإِمَامِ لِلْخُصُوصِ
- ۲۱- بَابُ الشَّهَادَةِ تَكُونُ عِنْدَ الْحَاكِمِ فِي وِلَايَةِ
الْقَضَاءِ، أَوْ قَبْلَ ذَلِكَ لِلْخُصُوصِ
- ۲۲- بَابُ أَمْرِ الْوَالِيِّ إِذَا وَجَهَ أَمْرِيَّنِ إِلَى مَوْضِعِ
أَنْ يَتَطَاوَعَا وَلَا يَتَعَاصِيَا
- ۲۳- بَابُ إِجَاجَةِ الْحَاكِمِ الدَّعْوَةَ
- ۲۴- بَابُ هَدَايَا الْعَمَالِ
- ۲۵- بَابُ اسْتِفْضَاءِ الْمَوَالِيِّ وَاسْتِعْمَالِهِمْ
- ۲۶- بَابُ الْعَرْفَاءِ لِلنَّاسِ
- ۲۷- بَابُ مَا يَكْرُهُ مِنْ تَنَاءِ السُّلْطَانِ، وَإِذَا خَرَجَ قَالَ

| | | |
|-----|--|--|
| 440 | کرتا مکروہ ہے | غیرِ ذلک |
| 440 | باب: بیکظر فیصلہ کرنے کا بیان باب: کسی کے لیے اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کیا گیا تو وہ اسے نہ لے کیونکہ حاکم کا فیصلہ حرام کو حال اور حال کو حرام نہیں کرتا | -۲۸- بَابُ الْقَضَاءِ عَلَى الْعَادِيْبِ -۲۹- بَابٌ مَنْ قُضِيَ لَهُ بِحَقِّ أَجِيْهِ فَلَا يَأْخُذُهُ، فَإِنَّ قَضَاءَ الْحَاكِمِ لَا يُجْعَلُ حَرَماً، وَلَا يُحَرِّمُ حَلَالًا |
| 440 | باب: کتوں اور اس جیسی دیگر اشیاء میں فیصلہ کرنا | -۳۰- بَابُ الْحُكْمِ فِي الْبَيْرِ وَتَخْوِيْلِهَا |
| 442 | باب: تھوڑے اور زیادہ مال کے متعلق فیصلہ کرنا | -۳۱- بَابُ الْقَضَاءِ فِي كَثِيرِ الْمَالِ وَقَبْلِهِ |
| 442 | باب: حاکم وقت (بوقت ضرورت) لوگوں کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد فروخت کر سکتا ہے | -۳۲- بَابُ بَيْنِ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ أَنْوَاهُهُمْ وَضَيَا عَاهُمْ |
| 443 | باب: حاکم وقت کو اپنے کارندوں کے متعلق غلط پروپیگنڈے سے مٹا رہیں ہوں چاہیے | -۳۲- بَابُ مَنْ لَمْ يَكْرِبْ بِطَغْيَانٍ مَنْ لَا يَعْلَمُ فِي الْأُمَّةِ حَدِيْنَا |
| 444 | باب: اس شخص کا بیان جو ہمیشہ لوگوں سے لڑتا ہمڑتا رہے | -۳۴- بَابُ الْأَلَّدُ الْخَصِيمِ، وَهُوَ الدَّائِمُ فِي الْخُصُومَةِ |
| 444 | باب: جب حاکم وقت کا فیصلہ ظالمانہ یا علایے حق کے خلاف ہوتا سے رد کر دیا جائے | -۳۵- بَابٌ إِذَا قَضَى الْحَاكِمُ بِجُورٍ، أَوْ خَلَافِ أَهْلِ الْعِلْمِ فَهُوَ رَدٌّ |
| 444 | باب: حاکم وقت لوگوں کے پاس جائے اور ان میں صلح کر دے | -۳۶- بَابُ الْإِمَامِ يَأْتِي فَوْمًا فَيُضْلِعُ بِهِمْ |
| 445 | باب: فیصلہ لکھنے والا دیانت دار اور عقلمند ہوں چاہیے | -۳۷- بَابٌ يُسْتَحْثِبُ لِلْكَاتِبِ أَنْ يَكُونَ أَمِينًا عَاقِلًا |
| 446 | باب: حاکم وقت کا اپنے کارندوں اور قاضی کا اپنے عملے کو خط لکھنا | -۳۸- بَابُ كِتَابِ الْحَاكِمِ إِلَى عَمَالِهِ وَالْقَاضِيِ إِلَى أَمْنَاتِهِ |
| 448 | باب: کیا حاکم وقت کے لیے جائز ہے کہ وہ معاملات کی دیکھ بھال کے لیے کسی ایک شخص کو بھیجے؟ | -۳۹- بَابٌ هَلْ يَجُوزُ لِلْحَاكِمِ أَنْ يَنْعَثَ رَجُلًا وَحْدَةً لِلظَّهِيرَ فِي الْأُمُورِ؟ |
| 449 | باب: حاکم وقت کی ترجمانی کرنا اور کیا ایک ترجمان کافی ہے؟ | -۴۰- بَابُ تَرْجِمَةِ الْحُكَمَاءِ، وَهَلْ يَجُوزُ تَرْجِمَانًا وَاحِدًا؟ |
| 450 | باب: حاکم وقت کا اپنے عاملوں سے حساب لینا | -۴۱- بَابُ مَحَاسِبَةِ الْإِمَامِ عَنْهُ |
| 451 | باب: حاکم وقت کے رازدار اور مشیر خاص | -۴۲- بَابُ بِطَائِةِ الْإِمَامِ وَأَهْلِ مَسْوَرَتِهِ |
| 452 | باب: حاکم وقت لوگوں سے کس طرح اور کن باتوں کی | -۴۳- بَابٌ كَيْفَ يُبَاعُ الْإِمَامُ النَّاسَ؟ |

| | | |
|-----|--|---|
| 30 | بیعت لے؟ | |
| 453 | | |
| 456 | باب: جس نے دو مرتبہ بیعت کی | ٤٤- باب مَنْ بَأْتَعَ مَرْتَبَيْنِ |
| 456 | باب: دیہاتیوں کا بیعت کرنا | ٤٥- باب بَيْعَةُ الْأَغْرَابِ |
| 457 | باب: نابالغ بچے کا بیعت کرنا | ٤٦- باب بَيْعَةُ الصَّغِيرِ |
| | باب: بیعت کرنے کے بعد اس کے ختم کرنے کا مطالبہ | ٤٧- باب مَنْ بَأْتَعَ ثُمَّ اسْتَقَالَ بِبَيْعَةِ |
| 457 | کرنا | |
| 458 | باب: جو کسی کی بیعت صرف دنیا کے لیے کرتا ہے | ٤٨- باب مَنْ بَأْتَعَ رَجُلًا لَا يُبَايِعُ إِلَّا لِلَّدُنْهَا |
| 458 | باب: عورتوں سے بیعت لینا | ٤٩- باب بَيْعَةُ النِّسَاءِ |
| 460 | باب: جس نے بیعت توڑوں ای | ٥٠- باب مَنْ تَكَثَّ بَيْعَةً |
| 460 | باب: غایقہ مقرر کرنا | ٥١- باب الْإِسْتِخْلَافِ |
| 463 | باب: بلا عنوان | باب: |
| | باب: فتن و فور اور لڑائی جھگڑا کرنے والوں کو معلوم | ٥٢- باب إِخْرَاجِ الْخُصُومِ وَأَهْلِ الرِّبَّبِ مِنَ الْبَيْوتِ بَعْدَ الْمَغْرِفَةِ |
| 463 | ہونے کے بعد گھروں سے نکالنا | |
| | باب: کیا حاکم وقت کے لیے جائز ہے کہ وہ مجرموں اور | ٥٣- باب: هَلْ لِلْإِلَامِ أَنْ يَمْنَعَ الْمُخْرِمِينَ وَأَهْلَ |
| 464 | اہل معصیت کا سوچل بایکاٹ کر دے؟ | الْمَعْصِيَةِ مِنَ الْكَلَامِ مَعَهُ وَالزِّيَارَةُ وَنَحْوُهُ؟ |

٩٤ - کتاب التمنی

تمناوں اور آرزوں کا بیان

| | | |
|-----|---|--|
| 465 | باب: تمنا کا بیان اور جس نے شہادت کی آرزو کی | ١- باب مَا جَاءَ فِي التَّمَنِيِّ، وَمَنْ تَمَنَّ الشَّهَادَةَ |
| | باب: نیک کام کی خواہش کرنا، نیز نبی ﷺ کے فرمان: | ٢- باب تَمَنَّى الْخَيْرِ، وَقَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: «لَوْ كَانَ لِي أَحَدٌ ذَهَبَ» |
| 466 | ”اگر امیر سے پاس احمد بیاڑ جتنا سونا ہوتا“ کا بیان | |
| | باب: نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ”اگر مجھے پہلے معلوم ہو جاتا جو بعد میں معلوم ہوا“ کا بیان | ٣- باب قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: «لَوْ اسْتَبَرْتُ مِنْ أَمْرِنِي مَا اسْتَدَبَرْتُ» |
| 466 | باب: آپ ﷺ کا ارشاد گرامی: ”کاش! ایسا اور ایسا ہوتا“ کا بیان | |
| 468 | باب: قرآن مجید اور علم کی آرزو کرنا | ٤- باب قَوْلُهُ ﷺ: «لَيْسَ كَذَا وَكَذَا» |
| 468 | باب: کون سی آرزو ممنوع ہے | |
| 469 | | ٥- باب تَمَنَّى الْقُرْآنِ وَالْعِلْمِ |
| | | ٦- باب مَا يُكَرِّهُ مِنَ التَّمَنِيِّ |

باب: کسی آدمی کا یوں کہنا: اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت یافتہ نہ ہوتے

باب: دشمن سے مدھیز ہونے کی آرزو کرنا منع ہے

باب: لفظ "اگرگر" کے جواز کا بیان

۷۔ باب قُول الرَّجُلِ: لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَنَا

۸۔ باب تکرایہ نعمتی لقاء العدُو

۹۔ باب مَا يَحُوزُ مِنَ اللَّهِ

خبر واحد کا بیان

۹۵ [كتاب أخبار الأحاداد]

باب: اذان، نماز، روزہ اور دیگر فرائض و احکام میں ایک سچے آدمی کی خبر پر عمل کا جائز ہونا

۱۔ باب مَا جَاءَ فِي إِحْجَازَةِ حَبْرِ الْوَاحِدِ الصَّلُوقِ فِي الْأَذَانِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْقِرَاءَةِ وَالْأَحْكَامِ

باب: نبی ﷺ کا حضرت زیر بن جنہ کو تھا دشمن کی خبر لانے کے لیے بھیجننا

۲۔ باب بَعْثَتِ النَّبِيِّ بِكِتَابِ الرَّئِسِ طَبِيعَةً وَخَدَّةً

باب: ارشاد باری تعالیٰ ہے: "تم نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو لا یہ کہ تحسین (کھانے کے لیے) اجازت دی جائے۔"

۳۔ باب قُولَ اللَّهِ تَعَالَى: «لَا مَدْلُوْلُ مِنْ أَنْتَ إِلَّا أَنْ يُؤْذَكَ لَكُمْ» (الاحزاب: ۵۳)

باب: نبی ﷺ کا اپنے امراء اور قاصد میں بعد دیگرے روانہ کرنا

۴۔ باب مَا كَانَ يَبْعَثُ النَّبِيُّ بِكِتَابٍ مِنَ الْأَمْرَاءِ وَالرُّشْلِ وَاجِدًا بَعْدَ وَاجِدًا

باب: وفد عرب کو نبی ﷺ کی یہ وصیت کہ وہ اپنے پکھلوں کو احکام پہنچا دیں

۵۔ باب وَصَاهَ النَّبِيِّ بِكِتَابٍ وَفُودُ الْعَرَبِ أَذْ يُلْغَوُ مَنْ وَرَاءَهُمْ

باب: ایک عورت کی خبر کا بیان

۶۔ باب حَبْرُ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ

كتاب وسنن کو مضبوطی سے پکرنے کا بیان

۹۶ كتاب الاعتصام بالكتاب والسننه

باب: نبی ﷺ کے فرمان: "میں جامع کلمات کے ساتھ بھیجا گیا ہوں" کا بیان

۱۔ باب قُولَ النَّبِيِّ بِكِتَابٍ: «بَعَثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ»

باب: رسول اللہ ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنا

۲۔ باب الْأَقْتَداءِ بِسَنَنِ رَسُولِ اللَّهِ بِكِتَابٍ

باب: کثرت سوالات اور ہے فائدہ تکلفات انتہائی تالپندیدہ ہیں

۳۔ باب مَا يُكْرَهُ مِنْ كُثْرَةِ السُّؤالِ، وَمِنْ تَكْلُفٍ مَا لَا يَعْتَيِيهُ

| | |
|--|---|
| <p>500 باب: نبی ﷺ کے افعال کی پیرودی کرنا باب: کسی امر میں تشدید اور سختی کرنا کروہ ہے اسی طرح علمی بات میں فضول جھگڑا کرنا، دین میں غلوکرنا اور بدعیتیں ایجاد کرنا منع ہے</p> <p>500 باب: اس شخص کا گناہ جو کسی بد عقیقی کو اپنے پاس لے ہو رہا ہے</p> <p>507 باب: رائے زنی اور خواہ مخواہ قیاس کرنے کی نہ ملت کا بیان</p> <p>508 باب: نبی ﷺ سے اس حیز کے متعلق پوچھا جاتا جس کے متعلق وہی نہ اترتی ہوتی تو آپ فرماتے: "میں نہیں جانتا۔" یاد ہی اترنے تک خاموش رہتے کچھ جواب نہ دیتے۔ اپنی رائے اور قیاس سے کچھ نہ کہتے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اللہ کی عطا کروہ بصیرت کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں۔"</p> <p>510 باب: نبی ﷺ نے اپنی امت کے مردوں اور عورتوں کو وہی تعلیم دی جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائی تھی وہ رائے یا تشیل پر مبنی تھی</p> <p>510 باب: نبی ﷺ کے فرمان: "میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ^۱ حق پر ڈنار ہے گا اور اس کا دفاع کرے گا" کا بیان</p> <p>511 باب: ارشاد باری تعالیٰ: "یادہ تھیں کتنی فرقوں میں تقسیم کر دے" کا بیان</p> <p>512 باب: ایک معلوم امر کو دوسرے واضح امر سے تشبیہ دینا جبکہ ان دونوں کا حکم نبی ﷺ نے بیان فرمادیا ہو</p> <p>513 تاکہ سائل سمجھ جائے</p> <p>514 باب: اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ہدایات کے مطابق فصل کرنے میں اجتہاد کرنا</p> | <p>۴- بَابُ الْأَقْيَدَاءِ بِأَفْعَالِ النَّبِيِّ ﷺ</p> <p>۵- بَابُ مَا يُذَكَّرُ مِنَ التَّعْمُقِ وَالشَّتَّائِ فِي الْعِلْمِ، وَالْعُلُوُّ فِي الدِّينِ وَالْبَدْعِ</p> <p>۶- بَابُ إِثْمٍ مِنْ آوَى مُحَدِّثًا، رَوَاهُ عَلَيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ</p> <p>۷- بَابُ مَا يُذَكَّرُ مِنْ ذَمَّ الرَّأْيِ وَتَكْلُفِ الْقِيَاسِ</p> <p>۸- بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسْأَلُ مِمَّا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيْهِ الْوَرْحَنِيُّ فَيَقُولُ: «لَا أَدْرِي»، أَوْ لَمْ يُجِبْ حَتَّى يُنْزَلَ عَلَيْهِ الْوَرْحَنِيُّ، وَلَمْ يَثُلِّ بِرَأْيٍ وَلَا يَقْبِسِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: «إِنَّمَا أَرْبَكَ اللَّهُ» [النَّاس: ۱۰۵]</p> <p>۹- بَابُ تَعْلِيمِ النَّبِيِّ ﷺ أُمَّةَهُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِمَّا عَلِمَ اللَّهُ، لَيْسَ بِرَأْيٍ وَلَا تَمْثِيلٌ</p> <p>۱۰- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا تَرَالُ طَافِقَةً مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ بِمَا تَلَوُنَ».</p> <p>۱۱- بَابُ: فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «لَوْ يَلِسَّكُمْ شَيْئًا» [الأنعام: ۶۵]</p> <p>۱۲- بَابُ مِنْ شَيْءَةِ أَصْلًا مَعْلُومًا بِأَصْلِ مُبِينٍ، وَقَدْ يَئِنَّ النَّبِيُّ ﷺ حُكْمَهُمَا لِيَقْعِدُمُ السَّائِلَ</p> <p>۱۳- بَابُ مَا جَاءَ فِي اجْتِهَادِ الْفَضَّاءِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى</p> |
|--|---|

- 33 باب: نبی ﷺ کے فرمان: "تم پہلے لوگوں کے طریقوں
کی ضرور پیروی کرو گے" کا بیان
- 515 باب: اس شخص کا گناہ جو کسی گمراہی کی دعوت دے یا کوئی
بری رسم قائم کرے
- 516 باب: نبی ﷺ نے علماء کے اتفاق کی جو تغییر دی اور
اس کا تذکرہ کیا، نیز علمائے حرمین، یعنی کرد و مدینہ
کے علماء کے اجماع کا بیان اور کرد و مدینہ میں جو نبی
صلوٰۃ، مہاجرین اور انصار کے تجربہ مقامات ہیں
اور نبی ﷺ کے مصلح، مہاجر اور قبر کا بیان
- 517 باب: ارشاد باری تعالیٰ: "(اے نبی!) آپ کا اس
معاملے میں کوئی اختیار نہیں" کا بیان
- 524 باب: ارشاد باری تعالیٰ: "انسان سب سے زیادہ جھگڑا لو
ہے" کا بیان
- 524 باب: ارشاد باری تعالیٰ: "اور اسی طرح تم نے تصحیحِ افضل
امت بنایا ہے" نیز نبی ﷺ نے جماعت کو لازم
کرنا کا جو حکم دیا ہے تو اس سے مراد اہل علم کی
جماعت ہے کا بیان
- 526 باب: جب کوئی کارندہ یا حاکم اجتہاد کرے اور لا علی میں
حکم رسول کے خلاف کر جائے تو اس کا فیصلہ مردود
ہے کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے "جو کوئی ایسا
عمل کرے جس کے متعلق ہمارا کوئی حکم نہیں تھا تو وہ
عمل مردود ہے۔"
- 527 باب: حاکم جب اجتہاد کرے، خواہ غلط ہو یا صحیح تو اس کے
ٹوپ کا بیان
- 528 باب: اس شخص کی تردید جو کہتا ہے کہ نبی ﷺ کے احکام
ہر ایک کو معلوم تھے، نیز اس کا بیان کہ بعض صحابہ
- 14 باب قبول النبی ﷺ: "الَّتَّابُعُ شَيْئًا مِنْ كَانَ
قَبْلَكُمْ"
- 15 باب إِثْمٌ مِنْ دُعَا إِلَى صَلَاةٍ، أَوْ سَنَّ شَيْءَةٍ
- 16 باب ما ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ وَحْضُورٌ عَلَى اِنْقَافِ
أَهْلِ الْعِلْمِ؛ وَمَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ الْحَرْمَانُ: مَكَّةُ
وَالْمَدِينَةُ، وَمَا كَانَ بِهِمَا مِنْ مَشَاهِدِ النَّبِيِّ ﷺ
وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، وَمُصْلَى النَّبِيِّ ﷺ
وَالْمُجْتَبِرُ وَالْقُبْرُ
- 17 باب قبول الله تعالیٰ: «لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ
شَيْئٌ» [آل عمران: ۱۲۸]
- 18 باب [قوله تعالى]: «وَكَانَ الْإِنْسَنُ أَكْثَرَ شَيْءٍ
جَدَلًا» [الكهف: ۵۴]
- 19 باب [قوله تعالى]: «وَكَذَلِكَ جَعَلْتُكُمْ أَمَّةً
وَسَطَّلَا لِتَكُوِّنُوا شَهَادَةَ عَلَى الْأَنْاسِ» [البقرة:
۱۴۳]، وَمَا أَمْرَ النَّبِيِّ ﷺ بِلِزُومِ الْجَمَاعَةِ وَهُمْ
أَهْلُ الْعِلْمِ
- 20 باب: إِذَا اجْتَهَدَ الْعَالِمُ أَوِ الْحَاكِمُ فَأَخْطَطَ
خَلَافَ الرَّسُولِ مِنْ غَيْرِ عِلْمٍ، فَحُكْمُهُ مَرْدُودٌ،
لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ عَبَلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ
أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ»
- 21 باب أَجْرُ الْحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَحْسَابَ أَوْ
أَخْطَطَ
- 22 باب الْحُجَّةُ عَلَى مَنْ قَالَ: إِنَّ الْحُكَّامَ النَّبِيِّ
ﷺ كَانُوا ظَاهِرَةً، وَمَا كَانَ يَنْبِيُّ بَعْضُهُمْ مِنْ

نبی ﷺ کی حفاظت اور امور اسلام (کی وضاحت کے وقت) سے غائب رہتے، اس لیے انھیں امور اسلام سے آگاہی نہ ہوتی تھی

529 باب: نبی ﷺ کسی کام پر خاموش رہنا جنت ہے کسی دوسرے کا سکوت جنت نہیں ہے

530 باب: وہ احکام جو دلائل سے معلوم کیے جاتے ہیں، نیز دلالت کے معنی اور اس کی تفسیر کیا ہے؟

531 باب: نبی ﷺ کے فرمان: ”اہل کتاب سے دین کے متعلق بچھنہ بچھو“ کا بیان

534 باب: (احکام شرع میں) اختلاف اور جھکڑا کرنے کی کراہت کا بیان

536 باب: نبی ﷺ کسی کام سے منع کر دیں تو وہ حرام ہو گا مگر جس کا حلال اور جائز ہونا دوسرے دلائل سے معلوم ہو جائے، اسی طرح آپ جس کام کے کرنے کا حکم دیں (اسے کرنا ضروری ہوتا ہے مگر جب قرینہ اس کے خلاف ہو) جیسے (جذب الوداع کے موقع پر) صحابہ کرام نے جب احرام کھول ڈالے تھے، آپ ﷺ کا انھیں فرمانا: ”تم اپنی یہو یوں کے پاس جاؤ“

537 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اور ان (مسلمانوں) کا کام آپس میں مشورہ کرنا ہے“ نیز: ”آپ معاملات میں ان صحابہ سے مشورہ کر لیا کریں“ کا بیان

539 باب: توحید سے متعلق احکام و مسائل

مشاهدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَأُمُورُ اِلٰسْلَام

23- بابُ مَنْ رَأَى تَرْكَ الْكَبِيرِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حُجَّةً، لَا مِنْ عَيْنِ الرَّسُولِ

24- بابُ الْاَخْحَاقِ الَّتِي تُعْرَفُ بِالْدَلَالَاتِ، وَكَيْفَ مَعْنَى الدَّلَالَةِ وَتَقْسِيرُهَا؟

25- بابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: «لَا تَسْأَلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ»

26- بابُ تَرَاهِيَةِ الْاِخْتِلَافِ

27- بابُ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيمِ إِلَّا مَا تُعْرَفُ إِنْتَهَى، وَكَذِيلَكَ أَمْرُهُ نَحْنُ قَوْلُهُ، حِينَ أَحْلُوا: «أَصِيبُوا مِنَ النِّسَاءِ»

28- بابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَأَئِمُّهُمْ شُرَكَىٰ يَتَّهِمُهُمْ﴾ [الشوری: ۲۸] ﴿وَشَاوِذُهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ [آل عمران: ۱۵۹]

٩٧ - کتاب التوجیہ

543 توحید سے متعلق احکام و مسائل

1- بابُ مَا جَاءَ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَوْجِيدِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

543 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”آپ (ان سے) کہہ دیں کہ

باب: نبی ﷺ کا اپنی امت کو توحید باری تعالیٰ کی دعوت دینا

باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”آپ (ان سے) کہہ دیں کہ

(اللہ تعالیٰ کو) اللہ کہہ کر پکارو یا حنون کہہ کر، جس نام سے بھی تم پکارو گے، اسی کے لیے سب اچھے نام

545 بیں“ کا بیان

باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”بے شک اللہ ہی رزاق، قوت

547 والا (اور) نہایت طاقتور ہے“ کا بیان

باب: ارشادات باری تعالیٰ: ”وہ غیر کا جانتے والا ہے اور اپنے غیر پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔“ اور ”بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے۔“ اور ”اس نے جو کچھ آپ کی طرف اتارا ہے اپنے علم کی ہاتھ پر اتارا ہے۔“ اور جو بھی مادہ حالمہ ہوتی ہے یا کچھ جتنی ہے تو اللہ کو اس کا علم ہوتا ہے۔“ ”قیامت کا علم اسی (اللہ ہی) کی طرف لوٹایا جاتا ہے۔“ کا بیان

547 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”وہ سراسر سلامتی والا، اُسکے دینے والا ہے“ کا بیان

548 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”لُوگوں کا بادشاہ“ کا بیان

549 باب: ارشادات باری تعالیٰ: ”اور وہی سب پر غالب کمال حکمت والا ہے۔“ آپ کا رب جو عزت کا مالک ہے ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں۔ ”تمام تر عزت تو صرف اللہ کے لیے اور اس کے رسول کے لیے ہے۔“ کا بیان، نیز اللہ

550 باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”کی صفات کی قسم اٹھانے کا علم

باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اور وہی ہے جس نے آسانوں

551 اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا“ کا بیان

باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اللہ تعالیٰ سنتے والا خوب دیکھنے

552 والا ہے“ کا بیان

باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”کہہ دیکھے! وہی (اللہ) قدرت

اذْعُوا الرَّحْمَنَ أَيُّهَا مَا نَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْمُحَمَّدةُ

[الإسراء: ۱۱۰]

۳- باب قُولِ اللہ تعالیٰ: ﴿إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ دُوْلَةُ الْقُوَّةِ الْمُتَبَشِّّهُ﴾ [الذاريات: ۵۸]

۴- باب قُولِ اللہ تعالیٰ: ﴿عِلْمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ عَيْنِيهِ، أَعْلَمُ﴾ [الجن: ۲۶] وَ ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمٌ أَكْثَرُ﴾ [الساعَة: ۳۴] وَ ﴿وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْقَاضٍ وَلَا تَضَعُ إِلَّا يُعْلَمُ﴾ [النَّاس: ۱۶۶] وَ ﴿إِلَيْهِ بُرُّدُ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾ [فاطر: ۱۱] ﴿إِلَيْهِ بُرُّدُ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾ [فصلت: ۴۷]

۵- باب قُولِ اللہ تعالیٰ: ﴿السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ﴾ [الحضر: ۲۲]

۶- باب قُولِ اللہ تعالیٰ: ﴿مَلِكُ الْمَسَابِ﴾

۷- باب قُولِ اللہ تعالیٰ: ﴿وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ ﴿سَيْحَنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعَرَقَ عَمَّا يَصْنُوْكُ﴾ [الصفات: ۱۸۰] ﴿وَلِلَّهِ الْجَلَلُ وَلِرَسُولِهِ﴾ [المنافقون: ۸] وَمَنْ حَلَفَ بِعَزَّةِ اللَّهِ وَصَفَافِهِ

۸- باب قُولِ اللہ تعالیٰ: ﴿وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ النَّسْكَوْنَ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِيقَ﴾ [الأنعام: ۷۳]

۹- باب [قُولِ اللہ تعالیٰ] ﴿وَكَانَ اللَّهُ سَيِّئًا بَهْرَيْكَ﴾ [النساء: ۱۳۴]

۱۰- باب قُولِ اللہ تعالیٰ: ﴿فَلْمَنْ هُوَ الْقَادِرُ﴾

| | | |
|-----|---|--|
| 554 | وَالاَّ هِيَ كَبِيَانٌ | [الأنعام: ٦٥] |
| 555 | بَاب: دلوں کو پھیرنے والی ذات | ١١- بَابُ مُقْلِبِ الْقُلُوبِ |
| 555 | بَاب: اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو نام ہیں | ١٢- بَابٌ إِنَّ اللَّهَ مِائَةً اسْمٍ إِلَّا وَاحِدَةً |
| 556 | بَاب: اللہ کے ناموں کے طفیل سوال کرنا اور ان کے ذریعے سے پناہ مانگنا | ١٣- بَابُ السُّؤَالِ يَأْشِمَاءُ اللَّهُ تَعَالَى وَالْإِشْتِعَادَةُ إِلَيْهَا |
| 559 | بَاب: اللہ عز و جل کی ذات و صفات اور اللہ کے اسماء کے متعلق جو کچھ ذکر کیا جاتا ہے | ١٤- بَابُ مَا يُذَكَّرُ فِي الدَّلَائِلِ وَالْتُّغْوِيَّاتِ وَأَسَابِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ |
| 560 | بَاب: ارشاد باری: "اللہ تھیں اپنے نفس سے ڈرتا ہے، نیز فرمانِ اللہ: "جو میرے نفس میں ہے وہ تو جانتا ہے اور جو تیرے نفس میں ہے میں نہیں جانتا" کا بیان | ١٥- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «وَيَعْلُمُكُمُ اللَّهُ تَعَالَى» [آل عمران: ٢٨]: وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى «تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ» [المائدۃ: ١١٦] |
| 561 | بَاب: ارشاد باری تعالیٰ: "اللہ کے چہرے کے سوا برقیز بلاک ہونے والی ہے" کا بیان | ١٦- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ» [القصص: ٨٨] |
| 562 | بَاب: ارشاد باری تعالیٰ: "تاکہ تیری پروش میری آنکھوں کے سامنے کی جائے، یعنی تیری نذر اور غیرہ کا اہتمام کیا جائے، نیز ارشاد باری تعالیٰ: "وہ (توحیدِ اللہ کی) کششی ہماری آنکھوں کے سامنے تیر رہی تھی" کا بیان | ١٧- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «وَلِنَفْسٍ عَلَى عَيْنِي» [طہ: ٣٩] تَعْذِيْدٌ، وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرَهُ: «نَفْرِي بِأَيْمَنِي» [القمر: ١٤] |
| 563 | بَاب: ارشاد باری تعالیٰ: "وَهُوَ اللَّهُ الْخَلِيقُ الْأَبَدِيُّ الْمُصَوِّرُ" [الحجر: ٢٤] | ١٨- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «هُوَ اللَّهُ الْخَلِيقُ الْأَبَدِيُّ الْمُصَوِّرُ» [الحجر: ٢٤] |
| 564 | بَاب: ارشاد باری: "بے میں نے اپنے دلوں ہاتھوں سے بنایا" کا بیان | ١٩- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «إِنَّمَا حَلَقْتُ بِيَدِيَّ» [ص: ٧٥] |
| 569 | بَاب: نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: "اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت منکوئی شخص نہیں" کا بیان | ٢٠- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا شَخْصٌ أَغْبَرٌ مِّنْ أَنَّهُ» [الأنعام: ١٩] |
| 569 | بَاب: ارشاد باری تعالیٰ: "آپ (ان سے) کہیں کہون کی چیز شہادت کے اعتبار سے سب سے بڑی ہے؟ آپ خود ہی کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ" کا بیان | ٢١- بَابٌ: «فَلَمَّا آتَيْتَهُ أَكْبَرَ شَهَدَةً قُلْ لَّهُ أَكْبَرُ» [الأنعام: ١٩] |

| | | | |
|-----|--|--|--|
| | | باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اس کا عرش پانی پر تھا۔“ اور و عرش عظیم کارب ہے“ کا بیان | ۲۲- باب: ﴿وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ﴾ [ہود: ۷] ﴿وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْمَظِيرِ﴾ [النون: ۱۲۹] |
| 570 | | باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”ای کی طرف روح اور فرشتے چڑھتے ہیں“ اور فرمانِ الہی: ”پاکیزہ کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں“ کا بیان | ۲۳- باب قویل اللہ تعالیٰ: ﴿تَقْرِعُ الْمَلَائِكَةَ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ﴾ [المعارج: ۴] وَقُوْنُهُ جَلَ ذِكْرُهُ: ﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلَمُ الظِّيْفُ﴾ [فاطر: ۱۰] |
| 575 | | باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اس دن کئی چہرے تروتازہ ہوں گے، اپنے رب سے کی طرف دیکھتے ہوں گے“ کا بیان | ۲۴- باب قویل اللہ تعالیٰ: ﴿رُوحٌ يُوَهِّدُ نَاصِيَةً ۝ إِلَى رَبِّهَا نَاطِرٌ﴾ [النیامۃ: ۲۲] [۲۳، ۲۲] |
| 578 | | باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”یقیناً اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں کے قریب ہے“ کا بیان | ۲۵- باب ما جاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ فَرِبَّتْ مِنْ الْخَيْرِينَ﴾ [الأعراف: ۵۶] |
| 594 | | باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”یقیناً اللہ تعالیٰ ہی آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ کہیں سرک (اپنی جگہ سے ہٹ) (ند) جائیں“ کا بیان | ۲۶- باب قویل اللہ تعالیٰ: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَتَمَكَّنُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَرْوَلَا﴾ [فاطر: ۴۱] |
| 596 | | باب: آسمان و زمین اور ان کے علاوہ دیگر مخلوقات کی پیدائش کا بیان | ۲۷- باب مَا جَاءَ فِي تَحْلِيقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْخَلَقِ |
| 597 | | باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اور بلاشبہ یقیناً ہمارے بھیجے ہوئے بندوں (رسولوں) کے لیے ہماری بات پہلے سے ہو چکی“ کا بیان | ۲۸- باب قویلہ تعالیٰ ﴿وَلَقَدْ سَقَتْ كَلِمَاتًا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ﴾ [الصافات: ۱۷۱] |
| 597 | | باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”هم جب کسی چیز کا ارادہ کر لیں تو اس کے لیے ہمارا کہنا صرف یہ ہوتا ہے کہ.....“ کا بیان | ۲۹- باب قویلہ تعالیٰ: ﴿إِنَّا قَوَلْنَا لِتَعْلَمَ وَإِذَا أَرْدَدْنَاهُ﴾ [النحل: ۴۰] |
| 600 | | باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”آپ کہہ دیں کہ اگر میرے رب کی باشی لکھنے کے لیے سمندر سیاہی بن جائے اگرچہ ہم مد کے لیے اس جیسا اور لے آئیں“ نیز: ”زمین میں جتنے درخت ہیں اگر وہ سب قلمیں بن جائیں اور سمندر سیاہی بن جائے، پھر اس کے | ۳۰- باب قویل الله تعالیٰ: ﴿قُلْ لَوْ كَانَ الْبَخْرُ مَدَادًا لِكَلِمَتِ رَبِّي﴾ إلَى قَوْلِهِ: ﴿وَلَوْ جِئْنَا بِشَلَهٖ، مَدَادًا﴾ [الکھف: ۱۰۹]، وَقُولِهِ: ﴿وَلَوْ أَنَّا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَفَلَمْ وَالْبَخْرُ يَمْدُدُ مِنْ بَعْدِهِ، سَبَعَةُ أَنْجُوشٍ مَا نَفَدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ﴾ [القسان: ۲۷] ﴿إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ﴾ |

| | | |
|-----|--|---|
| | | الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ أَسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُقْسِي أَتْلَلَ النَّهَارَ» [الاعراف: ٥٤] |
| | | ٣١- بَابُ: فِي الْمَبْيَثَةِ وَالْإِرَادَةِ |
| 602 | بعد سات هرید سند رہی ہوں تو بھی اللہ کی باعثیں ختم نہ ہوں گی۔ ”نیز: ”یقیناً تمھارا رب وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھوٹ میں میں پیدا کیا، پھر اپنے عرش پر مستوی ہوا، وہ رات سے دن کو ڈھانپتا ہے“ کا بیان | ٣٢- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «وَلَا تَقْعُدُ الشَّفَعَةَ عَنْهُ إِلَّا لِئَنَّ أَوْنَكَ لِلَّهِ حَقُّ إِذَا فَرَغَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَاتُلُوا مَاذَا قَاتَلَ رَبِّكُمْ قَاتُلُوا الْحَقُّ وَهُوَ أَعْلَمُ الْكَبِيرِ» [سبا: ٧٢٣] وَلَمْ يَقُلْ: مَاذَا خَلَقَ رَبِّكُمْ |
| 603 | باب: اللہ کی مشیت اور اس کے ارادے کا بیان | ٣٢- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «وَلَا تَقْعُدُ الشَّفَعَةَ عَنْهُ إِلَّا لِئَنَّ أَوْنَكَ لِلَّهِ حَقُّ إِذَا فَرَغَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَاتُلُوا مَاذَا قَاتَلَ رَبِّكُمْ قَاتُلُوا الْحَقُّ وَهُوَ أَعْلَمُ الْكَبِيرِ» [سبا: ٧٢٣] وَلَمْ يَقُلْ: مَاذَا خَلَقَ رَبِّكُمْ |
| 611 | باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اس کے ہاں صرف اس شخص کو سفارش فائدہ دیتی ہے جس کے لیے وہ خود اجازت دے رہا تھا کہ جب ان کے دلوں سے | ٣٣- بَابُ كَلَامِ الرَّبِّ تَعَالَى مَعَ جِبْرِيلَ، وَنَدَاءِ اللَّهِ الْمَلَائِكَةِ |
| 612 | گھبراہت کا بیان | ٣٤- بَابُ قَوْلِهِ: «أَنْزَلْنَا عِلْمَهُ وَالْعَلَيْكُمْ يَشَهُدُونَ» [النَّاس: ١٦٦] |
| 614 | باب: رب تعالیٰ کا حضرت جبریل عليه السلام کے ساتھ کلام کرنا اور اللہ کا دوسرا فرشتوں کو نہاد دینا | ٣٥- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «بِرِيدُوكَ أَنْ يُسَدِّلُوا كَلَمَ اللَّهِ» [الفتح: ١٥] |
| 615 | باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آپ کی طرف اتارا ہے اپنے علم سے اتارا ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں“ کا بیان | ٣٦- بَابُ كَلَامِ الرَّبِّ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ |
| 617 | باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے کلام کو بدلت دیں“ کا بیان | ٣٧- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَكَلَمُ اللَّهِ مُؤْسَنٌ تَكْلِيمًا» [النَّاس: ١٦٤] |
| 624 | باب: اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن حضرات انبیاء عليهم السلام اور دیگر لوگوں سے کلام کرنا | ٣٨- بَابُ كَلَامِ الرَّبِّ مَعَ أَهْلِ الْجَهَنَّمِ |
| 630 | باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اور اللہ تعالیٰ نے خود حقیقتاً موئی بنہا سے کلام کیا“ کا بیان | ٣٩- بَابُ ذِكْرِ اللَّهِ بِالْأَمْرِ، وَذِكْرِ الْعِبَادِ بِالدُّعَاءِ وَالتَّضَعُّ وَالرَّسَالَةِ وَالْبَلَاغِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: «فَذَكُرْنِي أَذْكُرْكُمْ» [البقرة: ١٥٢] |
| 635 | باب: رب تعالیٰ کا اہل جنت سے گفتگو کرنا | ٤٠- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «فَلَا يَعْمَلُونَ لِهِ |
| 636 | باب: اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو حکم دے کر یاد کرنا اور بندوں کا دعا، عاذزی، بے انسی اور لوگوں کو اللہ کا پیغام پہنچا کر تبلیغ کر کے یاد کرنا | محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ |

| | | |
|-----|--|--|
| 39 | بناً، کا بیان | [آندازہ] [البقرة: ۲۲] |
| 637 | باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اور لگاہ کرتے وقت تم اس بات سے نہیں چھپتے تھے کہ کہیں تمہارے کان، تمہاری آنکھیں۔۔۔۔۔ کا بیان | ۴۱ - باب قویٰ اللہ تعالیٰ: «وَمَا كُنْتَ تَسْتَرُوْنَ أَنْ يَشَهَّدَ عَلَيْكُمْ سَعْكُمْ وَلَا أَنْصِرُكُمْ» الآلہ [فصلت: ۲۲] |
| 639 | باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”وہ ہر روز ایک نئی شان میں ہے۔۔۔۔۔ نیز: ”نہیں آتی ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے کوئی نئی تصحیح۔۔۔۔۔ کا بیان | ۴۲ - باب قویٰ اللہ تعالیٰ: «كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ» [الرحمن: ۲۹] «مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذَكْرٍ فَنَرَيْهُمْ مُخْدِثٍ» [الأنبياء: ۲] |
| 640 | باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اپنی زبان کو حرکت نہ دیجیے“ نبی ﷺ کا اس آیت کے نزول سے پہلے ایسا کرنے کا بیان | ۴۳ - باب قویٰ اللہ تعالیٰ: «لَا تُخْرِكُ يَهُوَ لِسَانَكَ» [القیامۃ: ۱۶] وَفَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَيْثُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوُحْدَیُ |
| 641 | باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اور تم خواہ چکے سے بات کرو دیا اوپھی آواز سے، وہ تو دلوں کے راز تک جانتا ہے، بھلا وہ نہ جانے گا جس نے (سب کو) پیدا کیا ہے وہ باریک ہیں اور ہر چیز سے باخبر ہے“ کا بیان | ۴۴ - باب قویٰ اللہ تعالیٰ: «وَأَيْرُوا فَوْلَكُمْ أَوْ أَجْهَرُوا بِيَوْمِ إِلَيْهِ عَلَيْمٌ بِذَنَبِكُمْ ۝ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ الْلَّطِيفُ الْمَفِيرُ» [الملک: ۱۴، ۱۳] |
| 642 | باب: فرمان نبوی: ”ایک وہ شخص ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم جیسی نعمت عطا کی، وہ دن رات اس میں مشغول رہتا ہے اور دوسرا وہ شخص جو کہتا ہے: اگر مجھے اس جیسا دیا جائے جو اس کو دیا گیا ہے تو میں بھی وہ کروں جو وہ کرتا ہے۔۔۔۔۔ کا بیان | ۴۵ - باب قویٰ النَّبِيٰ ﷺ: «إِذْ جُلَّ أَنَّاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ أَنَّاهُ اللَّيْلُ وَأَنَّاهُ النَّهَارُ، وَإِذْ جُلَّ يَقُولُ: لَوْ أُوْرِيتُ مِثْلَ مَا أُوْرِيَ هَذَا فَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ»، فَيَسِّرْ أَنَّ قِيَامَةَ بِالْكِتَابِ هُوَ فِعْلَهُ |
| 644 | باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”اے رسول! آپ کے پروردگار کی طرف سے آپ پر جو نازل کیا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دیجیے۔۔۔۔۔ کا بیان | ۴۶ - باب قویٰ اللہ تعالیٰ: يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلَّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَاتِهِ |
| 645 | باب: ارشاد باری تعالیٰ: ”کہہ دیجیے! اگر تم پچ ہو تو تو رات لا اور اسے پڑھ کر سناؤ“ کا بیان | ۴۷ - باب قویٰ اللہ تعالیٰ: «فَلْ قُلْ فَأَتُوا بِالنَّوْرِنَةَ فَأَتَلُوهَا» [آل عمران: ۹۳] |
| 648 | باب: نبی ﷺ نے نماز کو علی کا نام دیا ہے اور آپ نے فرمایا: ”بُونِ شخص سورت فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں۔۔۔۔۔“ | ۴۸ - باب: وَسَمِّيَ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ عَمَلاً |
| 649 | | |

| | |
|--|---|
| باب: ارشاد باری تعالیٰ: "انسان تھڑا پیدا کیا گیا ہے، جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو گھبرا ملتا ہے اور | ۴۹- بابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : ﴿إِنَّ الْإِنْسَنَ سُلْطَنٌ هَلُوْغًا إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ حَلُوْغًا وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنْعَهُ﴾ [ال معراج: ۱۹-۲۱] [هَلُوْغًا: ضَجُورًا] |
| 650 باب: نبی اکرم ﷺ کا بیان اور آپ کا اپنے پروردگار | ۵۰- بابُ ذِكْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَرِوَايَتِهِ عَنْ رَبِّهِ |
| 651 سے روایت کرنا | ۵۱- بابُ مَا يَجُوزُ مِنْ تَقْسِيرِ التَّوْرَةِ وَ[غَيْرِهَا مِنْ] كُتُبِ اللَّهِ بِالْعَرَبِيَّةِ وَغَيْرِهَا |
| 653 میں تفسیر کرنے کا جواز | ۵۲- بابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ : ﴿أَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ سَفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ﴾، وَرَزَّعُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ﴾ |
| باب: نبی ﷺ کا ارشاد گرامی: "قرآن کریم کی مہارت رکھنے والا قیامت کے دن کرنا کا تین کے ساتھ ہو گا جو اللہ تعالیٰ کے انتہائی فرمادہ دار ہیں" نیز "قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے مزین کرو" کا بیان | ۵۳- بابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : ﴿فَاقْرَءُوا مَا يَسَّرَ لَكُمْ﴾ [المزمول: ۲۰] |
| 654 باب: ارشاد باری تعالیٰ: "جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکو | ۵۴- بابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذَّاكِرِ فَهُلْ مِنْ مُذَكِّرٍ﴾ [القمر: ۱۷] |
| 656 پڑھ لیا کرو" کا بیان | ۵۵- بابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : ﴿بَلْ هُوَ قُرْآنٌ يَجِيدُ فِي لَوْجٍ تَحْفَظُهُ﴾ [البروج: ۲۲-۲۱] |
| 658 لی آسان ہا دیا ہے..... کا بیان | ۵۶- بابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : ﴿وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْلَمُونَ﴾ [الصفات: ۴۹] [إِنَّا كُلُّ مُنْتَهٍ بِحَلْقَتِهِ بِقَبْرِهِ] [القمر: ۴۹] |
| باب: ارشاد باری تعالیٰ: "بلکہ یہ قرآن بلند پایہ ہے جو | ۵۷- بابُ قِرَاءَةِ الْفَاجِرِ وَالْمُنْافِقِ، وَأَصْوَاتُهُمْ وَتَلَاؤُهُمْ لَا تُحَاجِرُ حَنَاجِرَهُمْ |
| 659 لوح محفوظ میں (درج) ہے" کا بیان | ۵۸- بابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : ﴿وَقَضَيْنَا الْمُؤْمِنِينَ الْقِسْطَ لِلْكُورُ الْقَبِيسَةِ﴾ [الانیاء: ۴۷] [وَأَنَّ أَعْمَالَ بَنِي آدَمَ وَقُوَّلُهُمْ يُوزَدُ |
| باب: ارشاد باری تعالیٰ: "الله تعالیٰ نے خسمیں اور جو تم کام کرتے ہو سب کو پیدا کیا" نیز: "بے شک ہم | ۵۹- فهرسِ اطرافِ الحدیث |
| 661 نے ہر چیز کو مقدار سے پیدا کیا۔" کا بیان | ۶۰- فهرسِ اطرافِ الحدیث |
| باب: فاسق اور منافق کی تلاوت کا بیان اور یہ کہ ان کی آواز اور تلاوت ان کے طبق سے بیچنیں اترتی | ۶۱- فهرسِ اطرافِ الحدیث |
| 664 باب: ارشاد باری تعالیٰ: "ہم قیامت کے دن عدل و انصاف پر منی ترازو و قائم کریں گے" اور لوگوں کے اعمال و اقوال کو تو لا جائے گا کا بیان | ۶۲- فهرسِ اطرافِ الحدیث |
| 665 فہرست اطرافِ الحدیث | ۶۳- فهرسِ اطرافِ الحدیث |
| 667 | ۶۴- فهرسِ اطرافِ الحدیث |

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

81- کتاب الرُّقَاقِ

دل کو زرم کرنے والی احادیث کا بیان

(۱) [باب الصَّحَّةُ وَالْفَرَاغُ، وَلَا عِيشَ إِلَّا
عِيشُ الْآخِرَةِ]

باب: ۱- صحت اور فراغت کی اہمیت، نیز یہ بیان کہ
”زندگی تو در حقیقت آخرت کی زندگی ہے“

۶۴۱۲ - أَخْبَرَنَا الْمَكْثُورُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ - هُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ - عَنْ
أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَعْمَلُانِ مَعْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ
النَّاسِ: الصَّحَّةُ وَالْفَرَاغُ».

[6412] حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے، انھوں
نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”دونوں ایسی ہیں کہ اکثر
لوگ ان کی قدر نہیں کرتے: وہ صحت اور فراغت ہے۔“

عباس غیری نے کہا: ہم سے صفوان بن عیسیٰ نے بیان
کیا عبد اللہ بن سعید بن ابو ہند سے، انھوں نے اپنے
باپ سے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس سے
ٹھاں، انھوں نے اس حدیث کو نبی ﷺ سے اسی طرح بیان
کیا ہے۔

وَقَالَ عَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ
عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ
أَبِيهِ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

[6413] حضرت انس رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے
بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اے اللہ! آخرت
کی زندگی کے علاوہ اور کوئی زندگی نہیں، اس لیے تو مہاجرین
اور انصار کی اصلاح فرماء۔“

۶۴۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا
عُنْدَرُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعاوِيَةَ بْنِ فُرَّةَ، عَنْ
أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اللَّهُمَّ لَا عِيشَ إِلَّا
عِيشُ الْآخِرَةِ فَأَضْلِعِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ»

[راجع: ۲۸۳۴].

(6414) حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ ہم غزوہ خندق کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ آپ خندق کھو دتے تھے اور ہم مٹی اٹھاتے تھے۔ آپ نے ہمیں دیکھا تو فرمایا: ”اے اللہ زندگی تو صرف آخرت کی زندگی ہے، اس لیے تو انصار و مہاجرین کو معاف فرمادے۔“

اس روایت کی متابعت حضرت سہل بن سعدؓ نے بھی نبی ﷺ سے کی ہے۔

فائدہ: یہ روایت حضرت سہل بن سعدؓ سے ہے، اس کے آخر میں متابعت والا جملہ اصولی طور پر درست معلوم نہیں ہوتا جیسا کہ شارحین بخاری نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے۔

باب: 2- آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال

ارشاد باری تعالیٰ ہے: خوب جان لو ادنیٰ کی زندگی محض سکھیں تماشا..... دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کا سامان ہے۔“

(6415) حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے بھی ﷺ سے سنا، آپ فرمادے تھے: ”جنت میں ایک کوڑا رکھتے کی جگہ دنیا و مافیحہ سے بہتر ہے اور اللہ کے راستے میں صحیح کویا شام کو چلانا بھی دنیا و مافیحہ سے بہتر ہے۔“

باب: 3- فرمان نبوی: ”دنیا میں ایسے رہو گویا تم سافر ہو یا راہ گیر“ کا بیان

(6416) حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا شانہ پکڑ کر فرمایا: ”دنیا میں اس طرح رہو گویا تم سافر ہو یا راستے پر چلنے

6414 - حَدَّثَنِي أَخْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامَ: حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَنْدَقِ وَهُوَ يَحْفِرُ وَنَحْنُ نَقْلُ الشَّرَابَ، وَبَصَرْنَا إِنَّا قَالَ: (اللَّهُمَّ لَا يَعِيشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاعْفُرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةَ).

تابعہ سهہل بن سعید عن النبی ﷺ مثلاً.

(۲) بَابُ مَثَلِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى : (أَنَّمَا الْحِيَاةُ الدُّنْيَا لَعْبٌ) إِلَى قَوْلِهِ (مَنْتَعُ الْعَرُورِ) [الحدید: ۲۰].

6415 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: (مَوْضِعُ سَوْطِ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَعْدَوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رُوحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا).

[راجیع: ۲۷۹۴]

(۳) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ [أَوْ غَارِبٌ سَبِيلٌ])

6416 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو الْمُنْذِرِ الطُّفَاوِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ: حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

دل کو زم کرنے والی احادیث کا بیان
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخْدَ رَسُولُ اللَّهِ وَالْهُوَ
يَقْرَئُ بِمَنْكِبِي فَقَالَ: «كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنْكَ غَرِيبٌ
أَوْ غَابِرٌ سَيِّلٌ».

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: شام ہو جائے تو صحیح کے منتظر نہ رہو اور صحیح ہو جائے تو شام کا منتظر نہ کرو۔ تندرتی کی حالت میں وہ عمل کرو جو یماری کے دلوں میں کام آئیں اور زندگی کو موت سے پہلے غمیت خیال کرو۔

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا
تَسْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَسْتَظِرِ
الْمَسَاءَ。 وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرْضِكَ، وَمِنْ
حَيَاةِكَ لِمَوْتِكَ.

فائدہ: انسان کی سب سے بڑی بدجھتی یہ ہے کہ وہ اللہ کے احکام اور انجام آخوند سے بے فکر ہو کر نفسانی خواہشات اور دنیا کی فانی لذتوں ہی کو اپنا مقصد بنائے اور ہمیشہ اس کے لیے کوشش رہے جبکہ رسول اللہ ﷺ کی دنیا کے متعلق تعلیم یہ ہے کہ اسے پردیسی یا راہ چلتے مسافر کی طرح گزار جائے۔ انسان کے حالات یکساں نہیں رہتے، لہذا اسے چاہیے کہ جب اللہ تعالیٰ اسے کچھ کام کرنے کا موقع عطا فرمائے تو اسے غمیت خیال کرتے ہوئے اخروی کامیابی حاصل کرنے کے لیے جو کچھ کر سکتا ہو اس وقت کرے کیا خبر کہ آئندہ اسے موقع نہیں مل سکے۔ واللہ المستعان۔

باب: ۴- آرزو اور اس کی رسی کا دراز ہونا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جو شخص دوزخ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو یقیناً وہ کامیاب ہو گیا۔“
«بِمَرْحَزِهِ» کے معنی ہیں: ”ہٹانے والا۔“

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”انھیں ان کے حال پر چھوڑ دیں کہ کھالی لیں اور مزے اڑائیں۔“

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دنیا پیٹھ پھیرنے والی ہے اور آخرت سامنے آ رہی ہے۔ ان دونوں (دنیا و آخرت) میں سے ہر ایک کے طالب ہیں۔ تم آخرت کے طلبگار ہو، دنیا کے چاہئے والے نہ ہو۔ بلاشبہ آخر عمل کا موقع ہے حساب نہیں اور کل حساب ہو گا عمل کا موقع نہیں مل گا۔

[6417] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

(۴) بَابٌ : فِي الْأَمْلِ وَطَوْلِهِ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: «فَمَنْ رُحِنَّجَ عَنِ الْكَارِ
وَأَذْخَلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ» الآیة [آل عمران: ۱۸۵].

﴿إِنَّ حَزِيرَةَ﴾ (القرآن: ۹۶) بِمُبَا عَدِهِ.

وَقَوْلُهُ: «ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَسْتَعُوا» الآیة
[الحجر: ۳].

وَقَالَ عَلَيْهِ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا
مُذْبِرَةً، وَأَرْتَحَلَتِ الْآخِرَةُ مُفْلِيَةً، وَلِكُلِّ
وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَئُونُ فَكُوْنُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ
وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ
وَلَا حِسَابٌ، وَغَدَّا حِسَابٌ وَلَا عَمَلٌ.

۶۴۱۷ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا

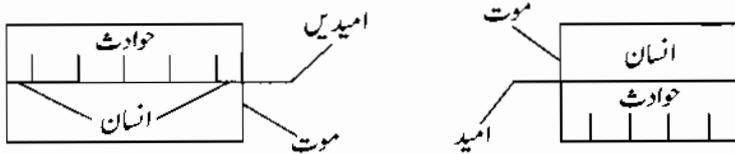
انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ایک مریع خط کھینچا۔ پھر اس کے درمیان سے ایک اور خط کھینچا جو مریع خط سے باہر نکلا ہوا تھا۔ اس کے بعد آپ نے درمیانے اندر وہی خط کے دامیں بائیک دنوں جانب چھوٹے چھوٹے مزید خط کھینچے پھر فرمایا: ”یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے جو اسے لگھرے ہوئے ہے۔ اور یہ خط جو باہر نکلا ہوا ہے وہ اس کی امید ہے۔ چھوٹے چھوٹے خطوط اس کی دنیاوی مشکلات ہیں۔ اگر انسان ایک مشکل سے بچ کر نکل جاتا ہے تو دوسری میں پھنس جاتا ہے اور اگر دوسری سے نکلتا ہے تو تیسرا میں پھنس جاتا ہے۔“

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي
عَنْ مُنْذِرٍ، عَنْ رَبِيعٍ بْنِ خَثِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَطَّ النَّبِيُّ ﷺ حَطَا
مُرْبَعاً، وَحَطَّ حَطَا فِي الْوَسْطِ خَارِجًا مِنْهُ،
وَحَطَّ حَطْلَطَا صِنَاعَارًا إِلَى هَذَا الَّذِي فِي الْوَسْطِ
مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسْطِ، فَقَالَ: «هَذَا
إِلَيْسَانُ، وَهَذَا أَجْلُهُ مُحِيطٌ بِهِ - أَوْ قَدْ أَحَاطَ
بِهِ - وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمْلُهُ، وَهَذِهِ
الْحَطْلَطُ الصِّنَاعُ الْأَغْرَاضُ، فَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا
نَهَشَهُ هَذَا، وَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا».

[6418] حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے چند خطوط کھینچ پھر فرمایا: ”یہ انسان کی امید ہے اور یہ اس کی موت ہے۔ انسان اسی حالت میں رہتا ہے کہ قریب والا خط (موت) اس تک پہنچ جاتا ہے۔“

٦٤١٨ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَّسٍ أَبْنَى مَالِكٍ قَالَ: خَطَّ الْئَيْمَانَ خُطُوطًا، فَقَالَ: هَذَا الْأَمْلُ وَهَذَا أَجْلُهُ، فَيَنْمَى هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْأَفْرَمُ.

فَاكِدَه: رسول اللہ ﷺ نے جو خطوط سُکھنخان کی درج ذیل صورت بنتی ہے:



اس تمثیل سے رسول اللہ ﷺ نے یہ بات سمجھائی ہے کہ انسان بھی پوڑی خواہشات رکھتا ہے جو اس کی زندگی سے بھی باہر نکلی ہوتی ہیں، اچاک موت آ کر انسان کا خاتمہ کر دیتی ہے اور اس کی امیدیں دھری کی دھری رہ جاتی ہیں اور وہ ان کی تحریک سے سب سے ہی فوت ہو جاتا ہے۔

باب: 5- جو شخص ساٹھ برس کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ نے عمر کے بارے میں اس کے لیے عذر کا کوئی موقع باقی نہیں رکھا

(٥) بَابُ مَنْ بَلَغَ سِتِّينَ سَنَةً فَقَدْ أَعْذَرَ اللَّهُ
إِلَيْهِ فِي الْعُمُرِ

دل کو زم کرنے والی احادیث کا بیان 45

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”کیا ہم نے تمھیں اتنی عمر نہیں دی تھی کہ اس میں اگر کوئی نصیحت حاصل کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا اور تمھارے پاس خاص ڈرانے والا بھی آیا؟“

لِقَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿أَوَلَّهُ تَعْمِرُكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرُ وَجَاءَكُمُ الْمَدِيرُ﴾۔ (فاطر: ۲۷)

[6419] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کے غدر کے متعلق جنت تمام کر دی جس کی موت کو مؤخر کیا یہاں تک کہ وہ سانحہ سال کی عمر کو پہنچ گیا۔“

۶۴۱۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامَ بْنُ مُطَهَّرٍ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلَيٍّ عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْغَفَارِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : «أَعْذَرَ اللَّهُ إِلَى أَمْرِيٍّ أَخْرَى أَجْلَهُ حَتَّى بَلَغَهُ سَيِّنَ سَنَةً» .

ابوحازم اور ابن عجلان نے سعید مقبری سے روایت کرنے میں معن بن یزید کی متابعت کی ہے۔

فائدہ: انسانی عمر کے چار حصے ہیں: * سن طفولت: جب تک وہ بالغ نہیں ہوتا۔ * سن شباب: جب وہ جوان ہوتا ہے۔ * سن کبوتر: جب وہ سانحہ برس کا ہو جائے۔ * سن شوخخت: جب اس سے اوپر چلا جائے۔ اس عمر میں انسان کی قوت کمزور پڑ جاتی ہے اور وہ انحطاط کا شکار ہو جاتا ہے۔ موت بھی اس کے سر پر منڈلانے لگتی ہے۔ جب انسان سانحہ برس کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام غدر مسترد کر دیتا ہے۔ انسان کا اس وقت یہ غدر قول نہیں کیا جائے گا کہ اسے توبہ واستغفار کے لیے تھوڑی عمر ملی ہے کیونکہ سن بلوغ سے سانحہ سال تک کافی وقت ہے جس میں انسان سوچ پھار کر کے صحیح راستہ اختیار کر سکتا ہے۔

[6420] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”بُوڑھے انسان کا دل دو چیزوں کے بارے میں ہمیشہ جوان رہتا ہے: ان میں سے ایک دنیا کی محبت اور دوسرا نے لمبی امید ہے۔“

۶۴۲۰ - حَدَّثَنَا عَلَيٍّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ : حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ : أَخْبَرَنَا يُوْسُفُ عَنْ أَبْنِ شِهَابٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبٍ : أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَبَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ : «لَا يَرَأُ قَلْبُ الْكَبِيرِ شَائِئًا فِي الشَّيْءِ : فِي حُبِّ الدُّنْيَا ، وَطُولِ الْأَمْلَ» .

لیٹھ نے یونس سے بیان کیا۔ اور ابن وہب نے بھی یونس سے بیان کیا، انہوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے کہا: مجھے سعید اور ابو سلمہ نے خبر دی۔

قالَ لَيْثٌ : عَنْ يُوْسُفَ - وَابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْسُفَ - عَنْ أَبْنِ شِهَابٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَأَبُو سَلَمَةَ .

[6421] حضرت انس رض سے روایت ہے، انہوں نے

۶۴۲۱ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ : حَدَّثَنَا

کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "انسان کی عمر بڑھتی جاتی ہے اور اس کے ساتھ دو چیزیں بھی اس کے اندر پروان چڑھتی جاتی ہیں: ایک مال کی محبت اور دوسرا درازی عمر کی خواہش۔"

فتادہ عنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَكْبُرُ أَبْنُ آدَمَ، وَيَكْبُرُ مَعْهُ اثْنَانٌ: حُبُّ الْمَالِ، وَطُولُ الْعُمُرِ». رَوَاهُ شُعْبٌ عَنْ فَتَادَةَ.

باب: 6- وَعَلَى جِلْدِهِ مَلِكٌ مَطْلُوبٌ

اس میں حضرت سعد بن عباد سے مروی ایک حدیث ہے۔

[6422] حضرت محمود بن رفیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی یہ بات میرے ذہن میں خوب محفوظ ہے، انھیں یہ بھی یاد ہے کہ آپ ﷺ نے ان کے ایک ڈول میں سے پانی لے کر مجھ پر کلی کی تھی۔

(6) بَابُ الْعَمَلِ الَّذِي يُتَبَغَى بِهِ وَجْهُ اللَّهِ تَعَالَى

فِيهِ سَعْدٌ.

۶۴۲۲ - حَدَّثَنَا مُعاَدُ بْنُ أَسَدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعَ، وَرَاعِمَ مَحْمُودُ أَهَدَ عَقْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: وَعَقْلَ مَجَهُ مَجَهًا مِنْ دَلْوِ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ [راجع: ۷۷]

۶۴۲۳ - قَالَ: سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكَ الْأَنْصَارِيَّ ثُمَّ أَخَدَ بَنِي سَالِيمَ قَالَ: غَدَّا غَلَيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «لَئِنْ يُوَافَى عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُولٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يُتَبَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا حَرَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ». [راجع: ۴۲۴]

۶۴۲۴ - حَدَّثَنَا قَتَنْيَةُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ ذِيْجَلَى: مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبضْتُ صَنْيَةً مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةَ».

باب: 7- دنیا کی بھاریں اور ان میں بھی لینے سے گریز کرنے کا بیان

(6425) حضرت عمرو بن عوف رض سے روایت ہے، جو عامر بن لوئی کے حلیف ہیں اور غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک تھے۔ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رض کو بحرین میں جزیہ وصول کرنے کے لیے روانہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اہل بحرین سے صلح کر لی تھی اور ان پر حضرت علاء بن حضرمی رض کو امیر مقرر کیا تھا۔ حضرت ابو عبیدہ رض بحرین سے مال کے کرائے تو انصار نے ان کے آنے کی خبر سنی اور نماز فجر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ادا کی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو انصار آپ کے سامنے آگئے۔ آپ انھیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا: ”میرا خیال ہے کہ تم نے ابو عبیدہ کے آنے کی خبر سنی ہے اور تھیں یہ بھی معلوم ہوا ہو گا کہ وہ کچھ لے کر آئے ہیں؟“ انصار نے کہا: باں، اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”تمھیں خوشخبری ہو اور تم اس کی امید رکھو جو تمھیں خوش کر دے گی، اللہ کی قسم مجھے تمہارے فقر و نگدستی کا اندیشہ نہیں بلکہ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ دنیا تم پر بھی اسی طرح کشادہ کر دی جائے گی جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ کر دی گئی تھی اور تم بھی اس کے حصول کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی اسی طرح کوشش کر دے گے جس طرح وہ کرتے تھے اور وہ تمھیں بھی اسی طرح غافل کر دے گی جس طرح ان لوگوں کو غافل کیا تھا۔“

(6426) حضرت عقبہ بن عامر رض سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ باہر تشریف لے گئے اور احمد کے شہداء پر اس طرح نماز جنازہ پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی

(7) بَابُ مَا يُحَذَّرُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَالنَّافِسُ فِيهَا

۶۴۲۵ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ قَالَ: قَالَ أَبْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُرُوْةُ بْنُ الْزَّبَّيْرِ: أَنَّ الْمَسْوُرَ بْنَ مُخْرَمَةَ أَخْبَرَ أَنَّ عُمَرَوْ بْنَ عَوْفٍ - وَهُوَ خَلِيفَ لِتَبَّاعِي عَامِرٍ أَبْنِ لُؤْيٍ كَانَ شَهِيدًا بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا عَيْدَةَ بْنَ الْجَرَاحِ إِلَى الْبُحْرَيْنِ يَأْتِي بِجَرْبَيْهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ صَالِحٌ أَهْلَ الْبُحْرَيْنِ وَأَمْرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءُ بْنُ الْحَضْرَمِيِّ، فَقَدِمَ أَبُو عَيْدَةَ بْنَ يَمَالِي مِنَ الْبُحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ يَقُدُّومُهُ فَوَافَقَتْ صَلَةُ الصُّبْحِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا أَنْصَرَ فَتَرَضُوا كَهْ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جِينَ رَأَهُمْ وَقَالَ: ”أَظْنُكُمْ سَمِعْتُمْ يَقُدُّومَ أَبِي عَيْدَةَ وَأَنَّهُ جَاءَ بِشَيْءٍ؟“ قَالُوا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ”فَأَبْشِرُوْا وَأَمْلُوْا مَا يَسْرُكُمْ، فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرُ أَحْشَى عَلَيْكُمْ، وَلَكِنَّ أَحْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسِطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا تُبْسِطُ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتَلَهِيْكُمْ كَمَا أَلْهَمُهُمْ“. [راجع: ۲۱۵۸]

۶۴۲۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا الْلَّيْثُ عَنْ يَزِيدِ أَبْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى

ہے۔ پھر آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: ”میں تمہارا ”بیسرگر“ ہوں گا اور تم پر گواہی دوں گا۔ اللہ کی قسم! میں اب اپنا حوض دیکھ رہا ہوں۔ مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دے دی گئی ہیں۔ اللہ کی قسم! مجھے تمہارے متعلق یہ اندیشہ نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگو گے لیکن مجھے یہ خطرہ ضرور ہے کہ تم حصول دنیا کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو گے۔“

أَهْلُ أَحْدِ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ اَنْصَرَفَ إِلَى
الْمُنْبَرِ فَقَالَ: «إِنِّي فَرَطْ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ
عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا تُنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ،
وَإِنِّي فَدَأْعُطِيَتْ مَقَاتِلَ حَرَاثَيْنَ الْأَرْضِ - أُو
مَقَاتِلَ الْأَرْضِ - وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ
أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكُمْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ
تَنَافَسُوا فِيهَا». [راجیع: ۱۳۴۴]

فائدہ: دنیا کی بہاریں اور اس کی ریگیں جس پر کھول دی جائے اس کے برے انجام اور سنگین نتائج سے بچنے کی کوشش کرے۔ اسے دیکھ کر خود کو مطمئن نہ کرے اور نہ اس کے متعلق کسی دوسرے سے آگے بڑھنے کی تگ دو دھی کرے۔

[6427] حضرت ابوسعید خدری رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک مجھے تمہارے متعلق سب سے زیادہ اندیشہ اس بات کا ہے جب اللہ تعالیٰ تمہارے لیے زمین کی برکات نکال دے گا۔“ عرض کی گئی: زمین کی برکات کیا ہیں؟ فرمایا: ”دنیا کی چک دمک۔“ اس پر ایک آدمی نے پوچھا: کیا بھلائی سے برائی پیدا ہو سکتی ہے؟ نبی ﷺ یہ سن کر خاموش ہو گئے، حتیٰ کہ میں نے گمان کیا کہ شاید آپ پر وہی نازل ہو رہی ہے۔ اس کے بعد آپ نے پیشانی سے پسند صاف کرتے ہوئے فرمایا: ”سائل کہاں ہے؟“ اس نے کہا: میں حاضر ہوں۔ جب اس سوال کا حل سامنے آیا تو ہم نے اس آدمی کی تعریف کی۔ آپ رض نے فرمایا: ”بھلائی سے تو صرف بھلائی ہی پیدا ہوتی ہے لیکن یہ مال سربراہ اور میٹھا ہوتا ہے اور جو گھاس بھی موسم بہار میں پیدا ہوتی ہے وہ حرص کے ساتھ کھانے والوں کو ہلاک کر دیتی ہے یا ہلاکت کے قریب پہنچا دیتی ہے۔ ہاں، وہ جانور جو پیٹ بھر کر کھائے، جب اس نے کھایا اور اس کی دونوں کھوکھیں بھر گئیں تو اس نے

٦٤٢٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ : حَدَّثَنِي مَالِكُ عَزْرَى بْنُ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسّع نعمتہ: «إِنَّ أَكْثَرَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ» ، قَبِيلٌ: وَمَا بَرَكَاتُ الْأَرْضِ؟ قَالَ: «رَزْرَةُ الدُّنْيَا» . فَقَالَ رَجُلٌ: هَلْ يَأْتِي الْحَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَصَمَّتَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسّع نعمتہ حَتَّى ظَنِّتَ أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ جَعَلَ يَمْسَحُ عَنْ جَبَبِهِ فَقَالَ: «أَيْنَ السَّائِلُ؟» قَالَ: أَنَا ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: لَقَدْ حَمِدْنَاهُ حِينَ طَلَعَ لِذِلِّكَ ، قَالَ: «لَا يَأْتِي الْحَيْرُ إِلَّا بِالْحَيْرِ» ، إِنَّ هَذَا الْمَالَ حَضِرَةً حُلُوَّةً ، وَإِنَّ كُلَّ مَا أَنْبَتَ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلْمِمُ إِلَّا أَكْلَةَ الْحَضِرَةِ ، أَكْلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ حَاصِرَاتَهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ الْجَنَّتَ وَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ، ثُمَّ عَادَتْ فَأَكْلَتْ ، وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ حُلُوَّةً ، مَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَيُغْنِمُ الْمُعْوَنَةَ هُوَ ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِعِنْدِ حَقِّهِ كَانَ

سورج کی طرف منہ کر کے جگائی کرنا شروع کر دی، پھر لید اور پیشتاب کیا، اس کے بعد وہ پھر لوٹ کر آیا اور گھاس کھائی۔ بلاشبہ یہ مال بہت شیریں ہے لیکن اس شخص کے لیے جس نے اسے حق کے ساتھ لیا اور حق ہی میں صرف کیا یہ تو بہت ہی اچھا ہے۔ اور جس نے اسے ناجائز ذرائع سے حاصل کیا تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا تو ہے لیکن یہر نہیں ہوتا۔“

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اعتدال کے ساتھ گھاس چڑنے والے حیوان کی مثال دے کر اعتدال پسندی کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور جانور بے اعتدالی سے اس گھاس کو کھاتا ہے وہ بدھشمی سے ہلاک ہوتا ہے یا بیماری اسے دبوچ لیتی ہے۔ دنیا کے مال و متاع کی بھی بھی مثال ہے یہاں بھی ہر حال میں اعتدال اور میانہ رسوی بہت ضروری ہے۔

[6428] حضرت عمران بن حصین رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”تم میں سب سے بہتر زمانہ میرا ہے، پھر ان لوگوں کا زمانہ ہے جو ان کے بعد ہوں گے..... حضرت عمران رض کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ نبی ﷺ نے اس ارشاد کو دو مرتبہ دہرایا یا تین مرتبہ..... پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو کوہا ہی دیں گے لیکن ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی۔ وہ خیانت کریں گے اور ان پر سے اعتماد جاتا رہے گا۔ وہ نذر مانیں گے لیکن اسے پورا نہیں کریں گے اور ان میں موناپا ظاہر ہو گا۔“

[6429] حضرت عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”بہترین لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں، پھر وہ جوان سے متصل ہیں، پھر وہ جوان کے بعد ہوں گے۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قسم سے پہلے گواہی دیں گے اور کبھی گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے۔“

دل کو زرم کرنے والی احادیث کا بیان
کمالُذی يَأْكُلُ وَلَا يَسْبِعُ». [راجح: ۹۲۱]

٦٤٢٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي رَهْدَمُ بْنُ مُضَرَّبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسالم قَالَ: «خَيْرُكُمْ قَرْنَبِيُّ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلْوَنُهُمْ» - قَالَ عِمْرَانُ: فَمَا أَدْرِي قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسالم بَعْدَ قَوْلِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةِ - ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشَهَدُونَ وَلَا يُسْتَشَهِدُونَ، وَيَخْوِنُونَ وَلَا يُؤْتَمِنُونَ، وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُوْفُونَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السَّمَمُ». [راجح: ۲۶۵۱]

٦٤٢٩ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسالم قَالَ: «خَيْرُ النَّاسِ قَرْنَبِيُّ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلْوَنُهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلْوَنُهُمْ، ثُمَّ يَحْيِي مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ تَسْقِي شَهَادَتَهُمْ أَيْمَانَهُمْ، وَأَيْمَانَهُمْ شَهَادَتَهُمْ». [راجح: ۲۶۵۲]

[6430] حضرت قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت خباب
 بن گنڈھ سے سنا، انہوں نے (بیماری کی وجہ سے) اس دن اپنے
 پہیٹ پر سات داغ لگائے تھے، انہوں نے کہا: اگر رسول اللہ
 ﷺ نے ہمیں موت مانگنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اپنے
 لیے موت کی دعا ضرور کرتا۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام
 میں گزر گئے لیکن دنیا نے ان کے ثواب میں کچھ کی نہ کی،
 البتہ ہم نے دنیا میں اس قدر مال حاصل کیا کہ مٹی کے سوا
 اس کے لئے اور کوئی جگہ نہیں ۔

٦٤٣٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى : حَدَّثَنَا
وَكِيعٌ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ :
سَمِعْتُ حَبَّاباً وَقَدْ أَكْتُورِي يَوْمَئِذٍ سَبْعًا فِي بَطْنِهِ
وَقَالَ : لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ نَاهَا نَاهَا أَنْ نَدْعُو
بِالْمَوْتِ لَدَعْوَتُ بِالْمَوْتِ ، إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ
مَضِوا وَلَمْ تَفْصِّلُهُمُ الْذِيَّا بِشَيْءٍ ، وَإِنَّ
أَصْبَانَا مِنَ الذِيَّا مَا لَا تَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا
الثَّرَاث . [راجعاً: ٥٦٧٢]

[6431] حضرت قیس سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جبکہ وہ اپنے مکان کی دیوار بنار ہے تھے، انہوں نے فرمایا: ہمارے ساتھی جو گزر گئے ہیں، دنیانے ان کے نیک اعمال میں کچھ بھی کمی نہیں کی لیکن ان کے بعد ہمیں اس قدر دولت ملی کہ ہمیں خرچ کرنے کے لیے کوئی جگہ نہیں ملتی، سوانعِ منی کے، یعنی امارات بنانے میں اسے خرچ کرو رہے ہیں۔

٦٤٣١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُشَّهَّدِ: حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ قَالَ:
أَتَيْتُ خَبَابًا وَهُوَ يَتَبَرَّكُ حَاتِطًا لَهُ فَقَالَ: إِنَّ
أَصْحَابَنَا الَّذِينَ مَضَوْلُمُونَ لَمْ تَنْقُضُهُمُ الدُّنْيَا شَيْئًا،
وَإِنَّا أَصْبَبَنَا مِنْ بَعْدِهِمْ شَيْئًا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا
الْآخِرَةَ [٥٦٧٢]. (راجح)

[6432] حضرت خباب بن الصادقؑ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ جگرت کی تھی..... اس کے بعد اینا واقعہ ہیان کیا۔

٦٤٣٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سَفِيَّاً، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ أَبِي وَانِيلٍ، عَنْ حَبَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَّهْ.

باب: 8- ارشاد باری تعالیٰ: ”لَوْلَوْ! يَقِنُّا إِنَّهُ كَا وَعْدَهُ سَچَا
ہے..... جَنَّتُمْ كَائِنَدْ حَسْنٍ بَنْ جَائِسٍ“ کا بیان

سعیر کی جمع سُعْر ہے۔ اور مجاہد نے کہا: الغرور سے
مراد شیطان ہے۔

(٨) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : «يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ
وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَإِذَا أَتَاهُمْ فَقُولُوهُ مِنْ أَعْجَبِ
السَّعْيِ » [فاطر : ٦-٥]

جَمِيعُهُ شِعْرٌ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الْغَرْوُرُ:
الشَّطَاطِانُ.

٦٤٣٣ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ : حَدَّثَنَا شَيْبَانُ

دل کو زم کرنے والی احادیث کا بیان
کہ میں حضرت عثمان رض کے پاس وضو کا پانی لے کر حاضر
ہوا جبکہ وہ چبوترے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے اچھی
طرح وضو کرنے کے بعد فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو اسی جگہ
وضو کرتے دیکھا ہے، آپ نے اچھی طرح وضو کیا، پھر فرمایا:
”جس نے اس طرح وضو کیا، پھر مسجد میں آیا اور دو رکعتیں
ادا کیں، پھر وہیں بیٹھا رہا تو اس کے سابقہ گناہ معاف ہو
جاتے ہیں۔“ انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے (یہ بھی) فرمایا:
”اس پر مغفرۃہ ہو جاؤ۔“

عَنْ يَحْيَىِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْقُرَشِيِّ :
أَخْبَرَنِي مُعاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنَ : أَنَّ ابْنَ أَبَانَ
أَخْبَرَهُ قَالَ : أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَانَ بِطَهُورٍ وَهُوَ
جَالِسٌ عَلَى الْمَتَاعِدِ فَتَوَضَّأَ فَأَخْسَنَ الْوُضُوءَ ،
 ثُمَّ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسّع نعمتہ يَتَوَضَّأُ وَهُوَ فِي هَذَا
الْمَجْلِسِ فَأَخْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ : مَنْ تَوَضَّأَ
مِثْلَ هَذَا الْوُضُوءِ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَرَكِعَ
رَكْعَيْنِ ، ثُمَّ جَلَسَ غُفرَلَهُ مَا تَقدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .
قَالَ : وَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسّع نعمتہ : لَا تَغْرِرُوا .

[راجع: ۱۵۹]

فَأَكَدَهُ: امام بخاری رض کا اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ انسان کو وہ کو کے باز شیطان کی طرف سے ہوشیار رہنا چاہیے ایسا
نہ ہو کہ وہ دل میں یہ ذال دے کے سب گناہ تو معاف کردیے گئے اب فکری کیا ہے؟

باب: ۹- نیک لوگوں کا فوت ہو جانا

الْذَهَابُ، بَارِشُ كُوْبَھِيْ كَهَا جَاتَاهُ -

[6434] حضرت مرداوس اسلمی رض سے روایت ہے،
انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”نیک لوگ یکے بعد
دیگرے گزر جائیں گے اس کے بعد کچھ لوگ جو کے بھوے
یا کبھوکر کے پھرے کی طرح دنیا میں رہ جائیں گے جن کی اللہ
تعالیٰ کو کچھ پروانہیں ہوں گی۔“

ابو عبد اللہ (امام بخاری رض) کہتے ہیں کہ حفالة اور
حثالہ کے معنی ایک ہیں۔

(۹) بَابُ ذَهَابِ الصَّالِحِينَ

وَيُقَالُ : الْذَهَابُ الْمَطْرُ .

٦٤٣٤ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَادٍ : حَدَّثَنَا أَبُو
عَوَانَةَ عَنْ بَيَانٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ
مِرْدَاسِ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسّع نعمتہ :
”إِذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ وَيَقْنَى
حُفَالَةَ كَحْفَالَةَ الشَّعِيرِ أَوِ التَّمْرِ، لَا يَبْلِيْهُمُ اللَّهُ بَالَّةَ .“

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : يُقَالُ : حُفَالَةَ وَحُثَالَةَ .

[راجح: ۴۱۵۶]

باب: 10- مال و دولت کے فتنے سے ڈرتے رہنا
چاہیے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”یقیناً تمہارے اموال و
اولاد تمہارے لیے باعث آزمائش ہیں۔“

(۱۰) بَابُ مَا يَنْقُنُ مِنْ فِتْنَةِ الْمَالِ
وَقُولِ اللَّهِ تَعَالَى : «إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ
وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ» (التغابن: ۱۵).

[6435] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دینار و درهم کے بندے، عمدہ رُشیٰ چادروں کے بندے، بہترین سیاہ اونی کپڑوں کے بندے تباہ ہو گئے۔ اگر انھیں دیا جائے تو خوش ہو جاتے ہیں اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض رہتے ہیں۔“

۶۴۳۵ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلوات الله عليه : «تَعْمَلُ عَبْدُ الدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطْعِيَّةِ وَالْخَمِيسَةِ إِذَا أُعْطِيَ رَضِيَ ، وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرِضَ» . [راجح: ۲۸۸۶]

[6436] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اگر ابن آدم کے پاس مال و دولت کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسرا وادی کی تلاش میں نکل کھڑا ہو گا۔ انسان کا پیٹ تو قبر کی مشی ہی بھرے گی اور اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کی تو بقبول کرتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔“

۶۴۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلوات الله عليه يَقُولُ : «لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَا يَتَعْنَى ثَالِثًا ، وَلَا يَمْلأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ ، وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ» . [انظر: ۶۴۳۷]

[6437] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اگر ابن آدم کے پاس مال کی بھری ہوئی وادی ہو تو وہ خواہش کرے گا کہ اتنا ہی مال اس کے پاس مزید ہو۔ انسان کی آنکھ مٹی کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ اور جو اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔“

۶۴۳۷ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ : أَخْبَرَنَا مَحْلُدٌ : أَخْبَرَنَا أَبْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ : سَمِعْتُ أَبْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلوات الله عليه يَقُولُ : «لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ مِثْلَ وَادِيَ مَالًا لَأَحَبَّ أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ مِثْلُهُ وَلَا يَمْلأُ عَنْ أَبْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ ، وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ» .

قالَ أَبْنُ عَبَّاسٍ : فَلَا أَذْرِي مِنَ الْقُرْآنِ هُوَ أَمْ لَا . قَالَ : وَسَمِعْتُ أَبْنَ الرَّبِيعِ يَقُولُ ذَلِكَ عَلَى الْمُبَيِّرِ . [راجح: ۶۴۳۶]

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو یہ ارشادات منبر پر کہتے سننا۔ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو یہ ارشادات منبر پر کہتے سننا۔

۶۴۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعِيمٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَبْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْعَسْلِيلِ ، عَنْ عَبَّاسٍ بْنِ سَهْلٍ أَبْنِ سَعْدٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبْنَ الرَّبِيعِ عَلَى الْمُبَيِّرِ بِمِكَّةَ فِي حُطْبَتِهِ يَقُولُ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّ النَّبِيَّ صلوات الله عليه كَانَ يَقُولُ : «لَوْ أَنَّ أَبْنَ آدَمَ أُعْطِيَ

دل کو زرم کرنے والی احادیث کا بیان
کا خواہش مندر ہے گا۔ اگر دوسرا دے دی جائے تو تمیری
کا طالب ہو گا، ابن آدم کے پیٹ کو مٹی کے علاوہ اور کوئی
چیز نہیں بھر سکتی۔ اور اللہ تعالیٰ تو اس کی توبہ قبول کرتا ہے
جو (صدق دل سے) اس کی طرف رجوع کرے۔“

[6439] حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر انسان کے پاس سونے کی
ایک وادی ہو تو وہ چاہے گا کہ وہ ہو جائیں۔ اور اس کامنہ
مٹی کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ اور اللہ تو اس کی
توبہ قبول کرتا ہے جو (دل کی گہرائی سے) اس کی طرف
رجوع کرتا ہے۔“

[6440] حضرت ابی رض سے روایت ہے کہ ہم اسے
قرآن سے خیال کرتے تھتھی کہ آیت: «الْهَاكُمُ الْكَافِرُونَ»
نازل ہوئی۔

فائدہ: الفاظ حدیث: [لَوْ أَنْ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَّا مِنْ ذَهَبٍ]
کو کچھ صاحبہ کرام میں تو ایک قرآن ہی میں سے خیال کرتے تھے
لیکن جب سورہ کافر نازل ہوئی تو از کھلا کر یہ قرآن کے الفاظ نہیں بلکہ یہ حدیث نبوی ہے۔

باب: 11- ارشاد نبوی: ”یہ مال بہت ہرا بھرا اور
شیریں ہے“ کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”لوگوں کے لیے خواہشات نفس
کی محبت بہت دفریب بنا دی گئی ہے، یعنی عورتوں سے،
بیوں سے۔۔۔“

حضرت عمر رض نے فرمایا: ”اے اللہ! ہم تو سوائے اس
چیز کے کچھ طاقت ہی نہیں رکھتے کہ جس چیز کو تو نے ہمارے
لیے مزین کیا ہے، اس سے ہم طبعی طور پر خوش ہوں۔ اے
اللہ! میں دعا کرتا ہوں کہ میں اس مال کو اس کے حق میں

وَادِيَا مَلًّا مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَانِيَا، وَلَوْ
أُعْطِيَ ثَانِيَا أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَالِثَا، وَلَا يَسْدُ جَوْفَ
ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ
تَابَ۔“

6439 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ:
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسّع نعمتہ قَالَ: لَوْ أَنْ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَا مِنْ ذَهَبٍ
أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَادِيَانَ، وَلَنْ يَمْلأَ فَاهٌ إِلَّا
الْتُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ۔

6440 - وَقَالَ لَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ
ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أُبَيِّ قَالَ:
كُنَّا نُرَى هَذَا مِنَ الْقُرْآنِ حَتَّى نَزَّلْنَا 『الْهَنْكُمَ
الْكَافِرُونَ』 [الکافر: ۱].

(11) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسّع نعمتہ: «هَذَا الْمَالُ
خَصِرَةٌ حُلْوَةٌ»

وَقُولِهِ تَعَالَى: «إِنَّ لِلنَّاسِ حُبًّا الْشَّهَوَاتِ
مِنَ الْكَسَاءِ وَالْبَيْنَ» الْأَيَّةُ [آل عمران: ۱۴].

قَالَ عُمَرُ: اللَّهُمَّ إِنَّا لَا نَسْتَطِعُ إِلَّا أَنْ
نَفْرَحَ بِمَا رَزَقْنَا لَنَا، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسأْلُكَ أَنْ أُنَقِّمَهُ
فِي حَقِّهِ.

خرج کروں۔

[6441] حضرت حکیم بن حرام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے کچھ مانگا تو آپ نے مجھے دیا۔ میں نے پھر سوال کیا تو آپ نے دیا۔ میں نے تیری مرتبہ مانگا تو آپ ﷺ نے عطا کیا، پھر فرمایا: ”اے حکیم! دنیا کا یہ مال شیریں اور ہرا بھرا (خونگوار) نظر آتا ہے، لہذا جو شخص اسے نیک نیتی سے حوصلہ کے بغیر لے گا، اس کے لیے اس میں برکت ہوگی اور جو اسے لائے اور طمع کے ساتھ لے گا، اس کے لیے اس میں برکت نہیں ہوگی، بلکہ وہ اس شخص کی طرح ہو جاتا ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔ اور والا با تھے نیچے والے با تھے سے بہتر ہے۔“

۶۴۴۱ - حَدَّثَنَا عَلَيْهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفِّيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الرَّهْرِيَّ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ حَكِيمٍ بْنِ حَرَامَ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هَذَا الْمَالَ - وَرَبِّمَا قَالَ سُفِّيَانُ: قَالَ لِي: [يَا] حَكِيمُ، إِنَّ هَذَا الْمَالَ - حَضِيرَةً حُلُوةً، فَمَنْ أَخْدَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخْدَهُ بِإِشْرَافٍ نَفْسٌ لَمْ يُبَارِكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلِيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى». [راجح: ۱۴۷۲]

باب: ۱۲- آدمی کا مال تو وہی ہے جو اس نے آخرت کے لیے آگے بھیج دیا

[6442] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کون ہے جسے اپنے مال کے بجائے اپنے وارث کا مال زیادہ محظوظ ہو؟“ صاحبہ کرام ﷺ نے کہا: اللہ کے رسول! ہم میں سے ہر ایک کو اپنا ہی مال محظوظ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر اس کا مال تو وہی ہے جو اس نے آگے بھیج دیا اور اس کے وارث کا مال وہ ہے جو وہ (اپنے) پیچھے چھوڑ کر چلا گیا۔“

(۱۲) بَابُ مَا قَدَّمَ مِنْ مَالِهِ فَهُوَ لَهُ

۶۴۴۲ - حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّكُمْ مَالٌ وَارِثٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ. قَالَ: فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ، وَمَمَّا وَارِثٌ مَا أَخْرَ.

باب: ۱۳- جو لوگ دنیا میں زیادہ مال دار ہیں وہی آخرت میں زیادہ ندار ہوں گے

(۱۳) بَابُ: الْمُكْثِرُونَ هُمُ الْمُقْلُونُ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی

وَقْوَلُهُ تَعَالَى: ﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا﴾

دل کو زرم کرنے والی احادیث کا بیان

وَرِبَّنَهَاۤ الْأَتْيَّنِ۔ [ہود: ۱۵]

زینت کا طالب ہے....."

[6443] حضرت ابوذر غفاری سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں ایک رات باہر نکلا تو دیکھا کہ رسول اللہ تعالیٰ تباہی جا رہے ہیں، اور آپ کے ساتھ کوئی بھی نہیں۔ میں نے (دل میں) کہا کہ آپ تعالیٰ اپنے ساتھ کسی کے چلنے کو پسند نہیں کرتے ہوں گے، اس لیے میں چاند کے سامنے میں آپ کے پیچے پیچے چلنے لگا۔ آپ نے میری طرف توجہ فرمائی تو مجھے دیکھ کر فرمایا: ”یہ کون ہے؟“ میں نے کہا: ابوذر ہوں، اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے! آپ نے فرمایا: ”ابوذر آگے آ جاؤ!“ پھر میں تھوڑی دیر تک آپ کے ساتھ چلتا رہا، اس کے بعد آپ نے فرمایا: ”بلاشہ جو لوگ دنیا میں زیادہ مال دار ہیں وہی قیامت کے دن نادار ہوں گے مگر جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اسے دائیں، باہمیں اور آگے پیچے خرچ کرے اور اسے اپنے کاموں میں صرف کرے۔“ ابوذر ہی سمجھتے ہیں کہ پھر میں تھوڑی دیر تک آپ کے ساتھ چلتا رہا، آپ نے فرمایا: ”یہاں بیٹھ جاؤ!“ آپ نے مجھے ایک صاف میدان میں بٹھا دیا جس کے چاروں طرف پھر تھے اور آپ نے مجھے تاکید کی: ”یہاں بیٹھ رہو حتیٰ کہ میں تمھارے پاس واپس آؤں۔“ پھر آپ پھر یہے میدان میں چلے گئے حتیٰ کہ میری نگاہوں سے اوچھل ہو گئے اور مجھ سے بہت دیر تک غائب رہے۔ پھر میں نے آپ سے سنا، آپ یہ کہتے ہوئے تشریف لارہے ہیں: ”اگرچہ چوری کرے یا بدکاری کرے؟“ جب آپ میرے پاس تشریف لائے تو مجھ سے صبرہ ہو سکا، میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے! اس پھر یہ میدان کی طرف آپ کس سے باتیں کر رہے تھے؟ میں نے کسی کو آپ سے گفتگو کرتے نہیں سن۔ آپ نے

۶۴۴۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ؛ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ،
عَنْ أَبِيهِ ذَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَرَجْتُ لِيَلَهُ
مِنَ الْلَّيَالِي فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ
وَلَمْ يَشِيَ مَعَهُ إِسْنَانٌ، قَالَ: فَقَنَّثْتُ أَهْنَهُ يَكْرَهُ أَنْ
يَمْشِي مَعَهُ أَحَدٌ، قَالَ: فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ظَلَّ
الْقَمَرِ فَلَنَفَتْ قَرَائِبِي، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟
فَقُلْتُ: أَبُو ذَرٍ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ، قَالَ: يَا أَبَى
ذَرِ تَعَالَى، قَالَ: فَمَسَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً، فَقَالَ:
إِنَّ الْمُكْثِرِينَ هُمُ الْمُقْلُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مِنْ
أَعْطَاهُ اللَّهُ خَيْرًا فَنَفَخَ فِيهِ نَمِيمَةً وَشَمَالَهُ وَبَيْنَ
يَدِيهِ وَوَرَاءِهِ، وَعَمِلَ فِيهِ خَيْرًا، قَالَ:
فَمَسَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ لِي: (اجْلِسْ هَاهُنَا)،
فَقَالَ: فَأَجْلَسْتُنِي فِي قَاعِ حَوْلَهُ حِجَارَةً فَقَالَ
لِي: (اجْلِسْ هَاهُنَا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ)، قَالَ:
فَانْطَلَقَ فِي الْحَرَّةِ حَتَّى لَا أَرَاهُ فَلَبِثَ عَنْيِ
فَأَطَالَ اللَّبَثُ، ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَهُوَ
يَقُولُ: (وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى؟) قَالَ: فَلَمَّا جَاءَ
لَمْ أَصِرْ حَتَّى قُلْتُ: يَا نَبِيَ اللَّهِ، جَعَلْنِي اللَّهُ
فِدَاءَكَ، مَنْ تُكَلِّمُ فِي جَنَابِ الْحَرَّةِ؟ مَا
سَيْغَتُ أَحَدًا يَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا، قَالَ: (ذَلِكَ
جِبْرِيلُ عَرَضَ لِي فِي جَنَابِ الْحَرَّةِ، قَالَ: بَشَرٌ
أَمْنَكَ أَهْنَهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ
الْجَنَّةَ، قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى؟
قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قُلْتُ: وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى؟

فَالَّذِي قَالَ: نَعَمْ، فَلَمْ يُكَلِّمْهُ تَحْتَهُ جَرِيلْ مِنْهُ تَحْتَهُ مِيدَانَ كَيْ أَيْكَ طَرْفَ سَجَنَهُ مَطَلَّهُ اُورَكَبَا: اپنی امت کو خوشخبری سنائیں کہ جو کوئی اس حال میں فوت ہو جائے کہ اس نے کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہ بنایا ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔ میں نے کہا: اے جریل! اگرچہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟ انہوں نے کہا: بہاں، میں نے پھر کہا: اگرچہ اس نے چوری کی ہو اور بدکاری کی ہو؟ انہوں نے (جریل نے) کہا: بہاں، اگرچہ اس نے شراب نوشی کی ہو۔“

نظر نے کہا: ہمیں شعبہ نے خبر دی، انھیں حبیب بن الی ثابت، اعشن اور عبد العزیز بن رفیع نے بتایا، ان سے زید بن وہب نے اسی طرح بیان کیا۔

ابو عبد اللہ (امام بخاری رض) نے کہا کہ ابو صالح نے حضرت ابو درداء رض سے جو روایت بیان کی ہے وہ منقطع ہونے کی بنا پر صحیح نہیں۔ ہم نے یہ بیان کر دیا تاکہ اس حدیث کا حال معلوم ہو جائے۔ حضرت ابوذر رض سے مردی حدیث ہی صحیح ہے۔ کسی نے امام بخاری رض سے پوچھا: عطا بن سیار نے بھی یہ حدیث حضرت ابو درداء رض سے روایت کی ہے؟ انہوں نے کہا: وہ بھی منقطع ہونے کی وجہ سے صحیح نہیں۔ صحیح حدیث حضرت ابوذر رض ہی سے مردی ہے، اس لیے حضرت ابو درداء رض سے مردی حدیث کو نظر انداز کر دو۔

ابو عبد اللہ امام بخاری کہتے ہیں، ابوذر رض سے مردی حدیث کا مطلب ابو درداء رض سے مردی اس حدیث والا ہے: جب وہ مرتے وقت لا إله إلا الله كہہ دے، یعنی توحید پر خاتمه ہو۔“

باب: 14۔ نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ”مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے لیے احمد پہاڑ جتنا سونا ہو“ کا بیان

فَالَّذِي قَالَ: نَعَمْ سَرَقَ وَإِنْ رَأَنَّى؟ قَالَ: نَعَمْ [وَإِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ].

فَالَّذِي قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنَا حَبِيبُ ابْنُ أَبِي ثَابِتٍ وَالْأَعْمَشُ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَعَيْعٍ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ بِهَدَا.

فَالَّذِي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: حَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ مُرْسَلٌ لَا يَصْحُحُ إِنَّمَا أَرَدْنَا لِلْمَعْرِفَةِ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ. قَبْلَ لَا يَبْلُغَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ: حَدِيثُ عَطَاءٍ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ؟ قَالَ: مُرْسَلٌ أَيْضًا لَا يَصْحُحُ، وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ.

وَقَالَ: اضْرِبُوا عَلَى حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ، هَذَا إِذَا مَاتَ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - عِنْدَ الْمَوْتِ. [راجیع: ۱۲۳۷]

(۱۴) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَا يَسْرُنِي أَنَّ عِنْدِي مِثْلَ أَحَدٍ هَذَا ذَهَبًا»

[6444] حضرت ابوذر چنگو سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ مدینہ طیبہ کے پتوہ میلے علاقے میں چل رہا تھا کہ ہمارے سامنے احمد پہاڑ نمودار ہوا۔ آپ نے فرمایا: ”اے ابوذر!“ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”مجھے اس بات سے بالکل خوش نہیں ہو گی کہ میرے پاس احمد پہاڑ کے برادر سونا ہو اور اس پر تین دن اس طرح گزر جائیں کہ اس میں سے ایک دینار بھی باقی رہ جائے سوائے اس تھوڑی سی رقم کے جو میں قرض کی اداگی کے لیے چھوڑوں، مگر میں اسے اللہ کے بندوں میں اس طرح، اس طرح اور اس طرح خرچ کر دوں۔“ آپ نے دعیں، بائیں اور پیچھے کی طرف اشارہ فرمایا۔ پھر آپ کچھ دیر چلتے رہے، اس کے بعد فرمایا: ”بے شک زیادہ مال رکھنے والے قیامت کے دن مغلس ہوں گے سوائے اس شخص کے جس نے اس طرح، اس طرح اور اس طرح خرچ کیا۔..... آپ نے دعیں، بائیں اور پیچھے کی طرف اشارہ فرمایا: ”تم اپنی جگہ ٹھہرہ اور میرے آنے تک یہاں ہی رہو۔“ پھر آپ رات کی تاریکی میں چلنے گئے یہاں تک کہ نظرؤں سے او جمل ہو گئے۔ اس کے بعد میں نے ایک بلند آواز سنی تو مجھے خطرہ لاحق ہوا مباراکی ﷺ کو کوئی حادثہ پیش آگیا ہو۔ میں نے آپ کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو مجھے آپ کا ارشاد یاد آگیا: ”تم اپنی جگہ ٹھہرہ جب تک میں تمہارے پاس نہ آ جاؤں۔“ چنانچہ جب تک آپ ﷺ تشریف نہیں لائے میں وہاں سے نہیں بٹا۔ (جب آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو) میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے ایک آواز سنی تھی جس سے مجھے خطرہ لاحق ہو گیا تھا لیکن آپ کی بات یاد آگئی۔ آپ نے فرمایا: ”تم نے کوئی آواز

دل کو زرم کرنے والی احادیث کا بیان ۶۴۴۴ - حَدَّثَنَا الْحَسْنُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ فَاسْتَقْبَلَنَا أَحَدٌ فَقَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ»، قُلْتُ: لَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «مَا يَسْرُنِي أَنْ عَنِيدِي مِثْلُ أَحَدٍ هَذَا ذَهَبًا تَمْضِي عَلَيَّ ثَالِثَةٌ وَعِنِيدِي مِنْهُ دِيَنَارٌ إِلَّا شَيْئًا أَرْضَدَهُ لِدِينِنِ، إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا - عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَائِلِهِ، وَمِنْ خَلْفِهِ -». ثُمَّ مَسَّنِي ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمُ الْمُقْلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا - عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَائِلِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ - وَقَلِيلٌ مَا هُمْ». ثُمَّ قَالَ لِي: «مَكَانَكَ لَا تَبْرُخْ حَتَّى آتِيَكَ»، ثُمَّ انطَلَقَ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ حَتَّى تَوَارَى فَسِعَتْ صَوْنَا قَدِ ارْتَفَعَ، فَتَحَوَّفَتْ أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ عَرَضَ لِلَّنَّبِيِّ ﷺ فَأَرَدْثُ أَنْ آتَيْهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَهُ لِي: «لَا تَبْرُخْ حَتَّى آتِيَكَ»، فَلَمْ أَبْرُخْ حَتَّى أَتَانِي، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَقَدْ سِعَتْ صَوْنَا تَحَوَّفْتُ، فَذَكَرْتُ لَهُ، فَقَالَ: «وَهَلْ سَمِعْتَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «ذَاكَ جِبْرِيلُ أَنَانِي، فَقَالَ: مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: وَإِنْ زَانَ وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَانَ، وَإِنْ سَرَقَ». (راجیع: ۱۲۳۷)

سی تھی؟“ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”وہ جبریل ملائکہ تھے جو میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے کہا: آپ کی امت میں سے جو شخص اس حالت میں فوت ہو جائے کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔ میں نے پوچھا: اگرچہ اس نے چوری اور بدکاری بھی کی ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں، اگرچہ وہ چوری اور بدکاری کا مرکلب ہوا ہو۔“

[6445] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میرے پاس أحد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو مجھے یہ پسند ہے کہ تمین راتیں بھی اس پر نہ گزرنے پائیں کہ اس میں سے میرے پاس کچھ باقی ہو۔ اگر کسی کا قرض دو رکنے کے لیے کچھ رکھ چھوڑوں تو الگ بات ہے۔“

٦٤٤٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَيْبَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ . وَقَالَ الْيَتْمُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ ، عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ : قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُخْدِذَهَا مَا يَسْرُنِي أَنْ لَا تَمُرَ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْئًا أَرْصَدْهُ لِدِينِ» . [راجع: ۲۳۸۹]

باب:- مال داروہ ہے جو دل کاغنی ہو

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں جو مال دو لا ددیے جا رہے ہیں وہ انہی کو کرنے والے ہیں۔“

سفیان بن عینیہ نے کہا: ہُمْ لَهَا عَامِلُوْنَ سے مراد یہ ہے کہ انہی انہوں نے وہ اعمال نہیں کیے لیکن ضرور ان کو کرنے والے ہیں۔

[6446] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بنی سلیمان سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”تو نگری یہ نہیں کہ سامان زیادہ ہو بلکہ دولت مندی یہ ہے کہ دل غنی ہو۔“

(۱۵) بَابُ: الْغَنِيُّ غَنِيَ النَّفْسِ

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: «أَنْجَسْوْنَ أَنْسَأَنْدَهْرُ يَهِ مِنْ مَالٍ وَبَيْنَهُ» إِلَى قَوْلِهِ: «هُمْ لَهَا عَمِيلُوْنَ» [المؤمنون: ۶۳-۵۵].

قَالَ أَبْنُ عُيَيْنَةَ: لَمْ يَعْمَلُوْهَا: لَا بُدَّ مِنْ أَنْ يَعْمَلُوْهَا .

٦٤٤٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْيَسَ الْغَنِيُّ عَنْ كُثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلَكِنَّ الْغَنِيُّ غَنِيَ النَّفْسِ» .

باب: ۱۶- فقر و فاقہ کی فضیلت

[6447] حضرت سہل بن سعد سعیدیؑ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا تو آپ نے اپنے پاس بیٹھنے والے ایک شخص سے فرمایا: ”اس آدمی کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟“ اس نے جواب دیا یہ معجزہ لوگوں میں سے ہے۔ اللہ کی قسم ایسا لائق ہے کہ اگر کسی کو پیغام نکاح بھیجے تو اس کا نکاح کر دیا جائے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو قبول کی جائے۔ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر خاموش رہے۔ پھر ایک اور آدمی وہاں سے گزرا تو آپ نے اس سے اس کے متعلق پوچھا: ”اس کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟“ اس نے کہا: اللہ کے رسول! یہ صاحب تو مسلمانوں کے غریب طبقے سے ہیں۔ یہ اس لائق ہے کہ اگر کسی کو نکاح کا پیغام بھیجے تو اس کا نکاح نہ کیا جائے۔ اگر سفارش کرے تو قبول نہ کی جائے اور اگر بات کرے تو اس کی بات نہ شنی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے ہاں یہ (محاج) پہلے مال دار سے بہتر ہے، خواہ ایسے (مال دار) لوگوں سے زمین بھری ہوئی ہو۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اس مال دار کو دیکھ کر فرمایا کہ اگر ساری دنیا ایسے مال داروں، ملکبروں سے بھر جائے تو ان سب سے ایک شخص مومن شخص بہتر اور اعلیٰ ہے جو بظاہر فقیر نظر آتا ہے۔

[6448] حضرت ابو واہل سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم نے حضرت خباب بن ارتؓ کی عیادت کی تو انہوں نے فرمایا: ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے ہجرت کی تو ہمارا اجر اللہ کے ذمے ثابت ہو گیا۔ ہم میں سے کچھ ساتھی اللہ کو پیارے ہو گئے اور انہوں نے اپنے اجر سے کچھ نہ لیا۔ ان میں سے حضرت

(۱۶) بابُ فَضْلِ الْفَقْرِ

۶۴۴۷ - حدَثَنَا إِسْمَاعِيلُ : حدَثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسِيْ : «مَا رَأَيْتَ فِي هَذَا؟» فَقَالَ : رَجُلٌ مِّنْ أَشْرَافِ النَّاسِ، هَذَا وَاللَّهُ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ، قَالَ : فَسَكَّتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَا رَأَيْتَ فِي هَذَا؟» فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا رَجُلٌ مِّنْ قُرَاءِ الْمُسْلِمِينَ، هَذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ، وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «هَذَا خَيْرٌ مِّنْ مُلْءِ الْأَرْضِ مِثْلٌ هَذَا». [راجیع: ۵۰۹۱]

۶۴۴۸ - حدَثَنَا الْحُمَيْدِيُّ : حدَثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا وَائِلَ قَالَ : عَدْنَا حَبَّابًا فَقَالَ : هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نُرِيدُ وَجْهَ اللَّهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ تَعَالَى فَمِنْ مَضْيِ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَخْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ مُضَعْبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحْدِي وَتَرَكَ نِيرَةً إِذَا غَطَّيْنَا رَأْسَهُ

صعب بن عمیر ہجۃ البھی ہیں جو غزوہ احمد میں شہید ہوئے تھے۔ انہوں نے (ترکے میں) صرف ایک چادر چھوڑی تھی، جب ہم بطور کافن ان کا سرڈھانپتے تو ان کے پاؤں کھل جاتے اور جب ان کے پاؤں چھپاتے تو سر نگاہ ہو جاتا، چنانچہ نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان کا سرڈھانپ دیں اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دیں۔ اور ہم میں سے کچھ وہ بھی ہیں جن کے پھل دنیا میں خوب پکے اور وہ مزے سے چن چن کر کھا رہے ہیں۔

[6449] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "میں نے جنت میں نظر ڈالی تو اس میں رہنے والے اکثر فقراء اور غریب لوگ تھے اور میں نے دوزخ میں مجاہد کا تو اس میں اکثر عورتوں کو دیکھا۔"

ایوب اور عوف نے اس حدیث کے بیان کرنے میں ابو رجاء کی متابعت کی ہے۔ صحر اور حماد بن نجیح نے ابو رجاء سے، انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

[6450] حضرت انس بن مالک سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے کبھی دستِ خوان (میز) پر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی اور نہ فوت ہونے تک آپ نے کبھی باریک چیاتی ہی تناول فرمائی۔

[6451] حضرت عائشہ زینب سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ کی وفات ہوئی تو میرے تو شہدان میں کوئی غلہ نہ تھا جو کسی جاندار کے کھانے کے قابل ہوتا، البتہ تھوڑے سے جو میرے تو شہدان میں تھے۔ میں انھی سے کھاتی رہی۔

بَدَأْتُ رِجَالَهُ، وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ، فَأَمْرَنَا الشَّيْءُ بِكِتَابِهِ أَنْ تُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَتَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْأَذْخَرِ، وَمِنَّا مَنْ أَنْتَعْتَ لَهُ شَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا۔ [راجع: ۱۲۷۶]

٦٤٤٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ رَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عُمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفَقَرَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ»۔ [راجع: ۳۲۴۱]

تَابِعُهُ أَيُّوبُ وَعَوْفُ. وَقَالَ صَحْرٌ وَحَمَادٌ ابْنُ نَجِيْحٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ.

٦٤٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنْسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَأْكُلْ الْبَيْتُ بِعِلَّةٍ عَلَى حَوَانٍ حَتَّى مَاتَ، وَمَا أَكَلَ حُبْزًا مُرْفَقًا حَتَّى مَاتَ۔ [راجع: ۵۳۸۶]

٦٤٥١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَقَدْ ثُوَفَيَ الْمَيِّتُ بِعِلَّةٍ وَمَا فِي رَفِيْقٍ مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ دُوَيْدٌ، إِلَّا شَطْرُ

دل کو زم کرنے والی احادیث کا بیان
سَعِيرٌ فِي رَفٍ لَبِي، فَأَكْلُتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَ آخِرَ كَارِ جَبْ بَهْتَ دَنْ گَزْرَ گَكَ تو مِنْ نَے ان کا وزن کیا،
فَكُلْتُهُ فَقَنَّيَ . (راجح: ۲۰۹۷)

❖ فائدہ: اس حدیث میں ہے کہ جب حضرت عائشہؓ نے اپنے غلے کا ناپ تول کیا تو وہ ختم ہو گیا جبکہ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اپنا غلہ ناکرو، اس میں برکت ہو گی۔¹ اس کا مطلب یہ ہے کہ خرید و فروخت کے وقت ناپ تول کرنا باعث برکت ہے۔ لیکن گھر میں خرچ کرتے وقت ناپ تول کرنے کے بعد ائمۃ اللہ کا نام لے کر خرچ کیا جائے تو برکت ہو گی۔²

باب : ۱۷ - نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کی
معیشت کیسی تھی؟ نیز ان کا دنیاوی لذتوں سے
الگ رہنا

[6452] حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبد برحق نہیں، میں بعض اوقات بھوک کے مارے زمین پر اپنے پیٹ کے بل لیٹ جاتا اور بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پھر باندھ لیتا تھا۔ ایک دن ایسا ہوا کہ میں اس راستے پر بیٹھ گیا جہاں صحابہ کرام کی آمد و رفت تھی۔ حضرت ابو بکرؓ وہاں سے گزرے تو میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت کے متعلق پوچھا۔ میرے پوچھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلائیں پلائیں لیکن وہ بغیر کچھ کیے وہاں سے چل دیے۔ پھر حضرت عمرؓ میرے پاس سے گزرے تو میں نے ان سے بھی قرآن مجید کی ایک آیت کے متعلق دریافت کیا اور دریافت کرنے کا مطلب صرف یہ تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلائیں پلائیں لیکن وہ بھی کچھ کیے بغیر پنکے سے گزر گئے۔ ان کے بعد ابو القاسم ﷺ میرے پاس سے گزرے۔ آپ ﷺ نے جب مجھے دیکھا تو مسکرا دیے۔ میرے چہرے کو آپ نے تاز لیا اور میرے دل کی بات سمجھ گئے، پھر آپ نے فرمایا:

(۱۷) باب : كَيْفَ كَانَ عَيْنُ النَّبِيِّ ﷺ
وَأَصْحَابِهِ، وَتَخْلِيمُهُمْ عَنِ الدُّنْيَا؟

٦٤٥٢ - حَدَّثَنِي أَبُو نُعَيْمٍ يَتْحَوِّ مِنْ يَضْفَفُ هَذَا
الْحَدِيثُ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ دَرْ: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ:
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ إِلَّا
هُوَ إِنْ كُنْتُ لَأُعْتَمِدُ بِكَبِيرٍ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ
الْجُوعِ، وَإِنْ كُنْتُ لَأَسْدُدُ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي
مِنَ الْجُوعِ، وَلَقَدْ فَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمْ
الَّذِي يَخْرُجُونَ مِنْهُ، فَمَرَأَ أَبُو بَكْرٍ، فَسَأَلَنَّهُ عَنْ
آيَةِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ، مَا سَأَلَنَّهُ إِلَّا لِيُشْعِنِي، فَمَرَأَ
رَأْتُمْ يَفْعُلُ، ثُمَّ مَرَأَ بَيِّ عُمَرَ فَسَأَلَنَّهُ عَنْ آيَةِ مِنْ
كِتَابِ اللَّهِ، مَا سَأَلَنَّهُ إِلَّا لِيُشْعِنِي، فَمَرَأَ وَلَمْ
يَفْعُلْ، ثُمَّ مَرَأَ بَيِّ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ فَتَبَسَّمَ حِينَ
رَأَنِي وَعَرَفَ مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِي ثُمَّ
قَالَ: «يَا أَبَا هِرَّةَ»، قُلْتُ: لَيْسَكَ رَسُولُ اللَّهِ،
قَالَ: «الْحَقُّ»، وَمَضَى فَاتَّبَعْتُهُ فَدَخَلَ فَأَسْتَأْذِنُ
فَأَذِنَ لِي فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدْحٍ، فَقَالَ:
«مِنْ أَيْنَ هَذَا الْبَنُ؟» قَالُوا: أَهْدَاهُ لَكَ -

1. صحيح البخاري، البيهقي، حدیث: 2128. 2. فتح الباري: 11/339.

”اے ابوہر!“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”میرے ساتھ آ جاؤ“، چنانچہ جب آپ چلنے لگے تو میں بھی آپ کے پیچھے ہو گیا۔ آپ گھر کے اندر تشریف لے گئے۔ پھر میں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ نے مجھے اجازت دے دی۔ جب آپ اندر گئے تو آپ کو ایک بیالے میں دودھ ملا۔ آپ نے پوچھا: ”یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟“ اہل خانہ نے کہا: یہ فلاں مردیا عورت نے آپ کے لیے تختہ بھیجا ہے۔ آپ نے اسے نہیں نہ فرمایا: ”اے ابوہر!“ میں نے عرض کی: لبیک اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”اہل صدقہ کے پاس جاؤ اور انھیں بھی میرے پاس بلا لاو۔“ اہل صدقہ اہل اسلام کے مہمان تھے۔ وہ گھر بار، اہل و عیال اور مال وغیرہ نہ رکھتے تھے اور نہ کسی کے پاس جاتے ہی تھے۔ جب آپ نے اسے پاس صدقہ آتا تو وہ ان کے پاس بھیج دیتے اور خود اس سے کچھ نہ کھاتے تھے اور جب آپ کے پاس ہو یہ آتا تو اس سے کچھ خود بھی کھا لیتے اور ان کے پاس بھی بھیج دیتے تھے اور انھیں اس میں شریک کر لیتے تھے۔ مجھے یہ بات ناگوار گز ری۔ میں نے سوچا کہ اس دودھ کی مقدار کیا ہے جو وہ اہل صدقہ میں تقسیم ہو؟ اس کا حق دار تو میں تھا کہ اسے نوش کر کے کچھ قوت حاصل کرتا۔ جب (اہل صدقہ) آئیں گے تو (رسول اللہ ﷺ) مجھے ہی فرمائیں گے تو میں ان میں تقسیم کروں گا، مجھے تو شاید اس دودھ سے کچھ بھی نہیں ملے گا لیکن اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت اور ان کے حکم کی بجا آوری کے سوا کوئی چارہ بھی نہ تھا، چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور انھیں (آپ کی) دعوت پہنچائی۔ وہ آئے اور انھوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو انھیں اجازت مل گئی۔ پھر وہ آپ کے گھر میں اپنی اپنی جگہ پر فروکش ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: ”اے

فُلَانْ أُوْ فُلَانْهُ - قَالَ: «أَبَا هِرَرَةً»، قُلْتُ: لَيْسَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «الْحَقُّ إِلَى أَهْلِ الصَّفَةِ فَادْعُهُمْ لِي»، قَالَ: وَأَهْلُ الصَّفَةِ أَصْيَافُ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ عَلَى أَهْلٍ وَلَا مَالٍ وَلَا عَلَى أَحَدٍ، إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاهُ مِنْهَا سَيِّئًا، وَإِذَا أَتَتْهُ هَدْيَةً أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا، فَسَاءَنِي ذَلِكَ فَقُلْتُ: وَمَا هَذَا الْبَنْ في أَهْلِ الصَّفَةِ؟ كُنْتُ أَحَقُّ أَنْ أُصِيبَ مِنْ هَذَا الَّذِينَ شَرَبُوا أَنْقَوْيَ بِهَا، فَإِذَا [جَاءُوا] أَمْرَنِي فَكُنْتُ أَنَا أُغْطِيَهُمْ، وَمَا عَسَى أَنْ يُبَلِّغَنِي مِنْ هَذَا الْبَنِ؟ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ ﷺ بُدُّ، فَأَنَّهُمْ فَدَعَوْنَهُمْ فَأَفْبَلُوا، فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ، وَأَخْدُنَا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ. قَالَ: «يَا أَبَا هِرَرَةً»، قُلْتُ: لَيْسَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «خُذْ فَأَغْطِيَهُمْ»، فَأَخْدُنَتِ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ أُغْطِيَ الرَّجُلَ فَيَشْرُبُ حَتَّى يَرُوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَأَغْطِيَهُ الرَّجُلَ فَيَشْرُبُ حَتَّى يَرُوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَيَشْرُبُ حَتَّى يَرُوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ حَتَّى اتَّهَمَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ رَوَى الْقَوْمُ كُلُّهُمْ، فَأَخْدَنَتِ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ: «أَبَا هِرَرَةً»، قُلْتُ: لَيْسَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «بَقِيتُ أَنَا وَأَنْتَ».

قُلْتُ: صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «أَفْعُدْ فَأَشْرِبْ»، فَفَعَدْتُ فَشَرِبْتُ. فَقَالَ: «اشْرَبْ» فَشَرِبْتُ، فَمَا زَالَ يَقُولُ: «اشْرَبْ»، حَتَّى قُلْتُ: لَا وَاللَّهِ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا أَجِدُ لَهُ

دل کو زم کرنے والی احادیث کا بیان مسلکاً، قَالَ: «فَأَرِنِي»، فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَسَمَّى وَشَرَبَ الْفَضْلَةَ۔ [راجع: ۱۵۳۷۵]

ابوہرا میں نے عرض کی: لبیک اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”بیالہ لو اور سب حاضرین کو دودھ پلاو۔“ میں نے وہ بیالہ پکڑا اور ایک ایک کو پلانے لگا۔ ایک شخص جب پی کر سیراب ہو جاتا تو مجھے بیالہ واپس کر دیتا۔ پھر میں دوسراے شخص کو دیتا۔ وہ بھی سیر ہو کر پیتا، پھر بیالہ مجھے واپس کر دیتا، اسی طرح تیراپی کر پھر بیالہ مجھے واپس کر دیتا، یہاں تک کہ میں نبی ﷺ تک پہنچا جبکہ تمام اہل صحفہ دودھ پی کر سیراب ہو چکے تھے۔ آخر میں آپ ﷺ نے بیالہ پکڑا اور اپنے ہاتھ پر رکھ کر میری طرف دیکھا اور مسکرا کر فرمایا: ”اے ابوہرا!“ میں نے عرض کی: لبیک: اللہ کے رسول!

فرمایا: ”میں اور تو باقی رہ گئے ہیں“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ نے سچ فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”بیٹھ جاؤ اور اسے نوش کرو۔“ چنانچہ میں بیٹھ گیا اور دودھ پینا شروع کر دیا۔ آپ نے دوبارہ فرمایا: ”اور چو۔“ آپ مجھے اور پینے کا مسلسل کہتے رہے حتیٰ کہ مجھے کہنا پڑا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مجموعت کیا ہے! اب پینے کی بالکل گنجائش نہیں۔ اس کے لیے میں کوئی راہ نہیں پاتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر مجھے دے دو۔“ میں نے وہ بیالہ آپ کو دے دیا۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر کی اور بسم اللہ پڑھ کر (هم سب کا) بجا ہو اور دودھ خود نوش فرمایا۔

[6453] حضرت سعد بن ابی وقار رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں سب سے پہلا عربی ہوں جس نے اللہ کے راستے میں تیر چالایا۔ ہم نے اس حال میں وقت گزارا ہے کہ ہم جہاد کرتے تھے لیکن ہمارے پاس جلد کے چوں اور کیکر کے چھکلے کے علاوہ دوسری کوئی چیز کھانے کے لیے نہ تھی اور ہمیں بکری کی میگنیوں کی طرح قضاۓ حاجت ہوتی تھی۔ (خنکی کے سبب) اس میں کچھ بھی خلط ملط نہ

۶۴۵۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ: إِنِّي لَأَوْلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَرَأَيْتُنَا نَغْزو وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهَذَا السَّمْرُ، وَإِنَّ أَحَدَنَا لَيَضْعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ بِحُلْطٍ، ثُمَّ أَضْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ ثُغْرُنِي عَلَى إِسْلَامٍ، خَبَثَ إِذَا وَضَلَّ

سَعْيِيٍ . [راجع: ۳۷۲۸]

ہوتا تھا۔ اب یہ بُواد کے لوگ مجھے اسلام سکھا کر درست کرنا چاہتے ہیں۔ پھر تو میں بد نصیب ٹھہر اور میرا سارا کیا دھرا اکارت گیا۔

[6454] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: حضرت محمد ﷺ کے اہل خانہ نے مدینہ طیبہ آنے کے بعد آپ ﷺ کی وفات تک کبھی تین راتیں برابر گھوں کی روئی پیسے بھر کر تینیں کھائی۔

[6455] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: حضرت محمد ﷺ کے گھرانے نے اگر کبھی ایک دن میں دو مرتبہ کھانا کھایا تو ضرور اس میں ایک وقت صرف کھجوریں ہوتی تھیں۔

[6456] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا مسٹر چڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوتی تھی۔

[6457] حضرت قادہؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت انس بن مالکؓ کی خدمت میں حاضر ہوتے، ان کا نان بائی ویں موجود ہوتا (جو روٹیاں پاپا کر دیتا تھا)، لیکن حضرت انسؓ نے فرماتے: تم کھاؤ، میں نے تو کبھی بیٹھنے کو باریک چھاتی کھاتے نہیں دیکھا اور نہ آپ نے کبھی اپنی آنکھوں سے بھونی ہوئی کہری ہی دیکھی یہاں تک کہ آپ اللہ کے پاس پہنچ گئے۔

[6458] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: ہم پر مہینہ گزر جاتا، ہمارا چولہا نہیں جلتا تھا۔ ہم صرف

[6454] - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا شَيْعَ آلُ مُحَمَّدٍ مُّنْذُ قَدِيمٍ الْمَدِينَةِ مِنْ طَعَامٍ بُرُّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتَّى قِبْصَ . [راجع: ۵۴۱۶]

[6455] - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ - هُوَ الْأَزْرَقُ - عَنْ مِسْعَرٍ بْنِ كِدَامَ، عَنْ هَلَالٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا أَكَلَ آلُ مُحَمَّدٍ مُّنْذُ كُلَّتِينِ فِي يَوْمٍ إِلَّا إِحْدَاهُمَا تَمَرٌ .

[6456] - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ مُّصَيْطَةً مِنْ أَدَمَ وَحَشْوَهُ لِيفُ .

[6457] - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا حَمَامُ ابْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا قَنَادَةُ قَالَ: كُنَّا نَأْتِي أَنْسَ ابْنَ مَالِكٍ وَحَبَّازَهُ قَائِمًا وَقَالَ: كُلُوا، فَمَا أَعْلَمُ النَّبَيِّ مُصَيْطَةً رَأَى رَغِيفًا مُرْفَقًا حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ، وَلَا رَأَى شَاءَ سَمِيطًا بِعِينِيهِ فَطُ . [راجع: ۵۲۸۵]

[6458] - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَّشِّي: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا هِشَامٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ

پانی اور بھروسوں پر گزار کرتے تھے۔ ہاں، کبھی کبھار تھوڑا سا گوشت کہیں سے آ جاتا تھا۔

دل کو زم کرنے والی احادیث کا بیان
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ يَأْتِي عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوقِدُ فِيهِ نَارًا ، إِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنْ تُؤْتَى بِاللَّحِيمِ . [راجع: ۲۵۶۷]

[6459] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انہوں نے حضرت عروہ بن زیر سے فرمایا: اے میرے بھانجے! ہمارا یہ حال تھا کہ ہم دو ماہ میں تین چاند دیکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں آگ نہیں سلطی تھی۔ میں نے پوچھا: پھر تمہارا گزار کیسے ہوتا تھا؟ انہوں نے فرمایا: دو سیاہ چیزوں پر: جو پانی اور بھروسیں ہیں۔ ہاں، آپ کے کچھ انصاری پڑھتی تھے جن کے پاس دودھ دینے والی اونٹیاں تھیں، وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے دودھ بخشی دیتے اور آپ ہمیں وہی دودھ پلا دیتے تھے۔

٦٤٥٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأُونِسيُّ : حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ : أَبْنُ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَتَظَرُ إِلَى الْهَلَالِ ثَلَاثَةَ أَهْلَةً فِي شَهْرِيْنِ وَمَا أُوْقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ نَارٌ فَقَلَّتْ : مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ؟ قَالَتْ : أَلْأَسْوَادُ : التَّمْرُ وَالْمَاءُ، إِلَّا أَنَّهُ فَدٌ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ لَهُمْ مَنَائِحٌ، وَكَانُوا يَمْتَحِنُونَ رَسُولَ اللَّهِ مِنْ أَبْيَاتِهِمْ فَيَسْتَقِيَّنَاهُ . [راجع: ۲۵۶۷]

[6460] حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: "اے اللہ! آل محمد کو صرف اتنی روزی دے کہ وہ زندہ رہ سکیں۔"

٦٤٦٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِيهِ رُزْعَةَ، عَنْ أَبِيهِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ : «اللَّهُمَّ ارْزُقْ أَلَّ مُحَمَّدٍ قُوَّةً» .

باب: ۱۸- میانہ روی اختیار کرنا اور نیک عمل پر یعنی کرنا

[6461] حضرت مسروق سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا: کون ہی عبادت نبی ﷺ کو زیادہ محبوب تھی؟ انہوں نے فرمایا: جس عبادت پر یعنی ہو سکے۔ میں نے پوچھا: آپ ﷺ کس وقت (تجھ کے لیے) بیدار ہوتے تھے؟ انہوں نے فرمایا:

٦٤٦١ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ : أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَشْعَثَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبِيهِ قَالَ : سَوْعَتْ مَسْرُوفًا قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ؟ قَالَتِ الْدَّاِبْمُ . قَالَ : قُلْتُ : فِي أَيِّ حِينِ كَانَ

(۱۸) بَابُ الْفَضْدِ وَالْمَدَأْمَةِ عَلَى الْعَمَلِ

جب مرغ کی آواز سنتے۔

يَقُولُونَ؟ قَالَتْ: كَيْمَانٌ يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الصَّارَخَ.

[راجع: ۱۱۳۲]

[6462] حضرت عائشہؓ سے ہی روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ تھا جسے آدمی ہمیشہ کرتا رہے۔

[6463] حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دلا سکے گا۔“ صحابہ نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ کو بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ”مجھے بھی نہیں الا یہ کہ مجھے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے سامنے میں لے لے، البتا تم درستی کے ساتھ عمل جاری رکھو۔ میانہ روی اختیار کرو۔ صبح اور شام، نیز رات کے کچھ حصے میں نکلا کرو۔ اعتدال کے ساتھ سفر جاری رکھو اس طرح تم منزل مقصود کو پہنچ جاؤ گے۔“

[6464] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رسی کاقصد کرو، افراط و تفريط کے درمیان اعتدال اختیار کرو اور یقین کرو کہ تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے، خواہ وہ کم ہو۔“

[6465] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا عمل اللہ کے ہاں زیادہ پسندیدہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جس پر ہمیشی کی جائے، خواہ وہ تھوڑا ہی ہو۔“ نیز آپ نے فرمایا: ”نیک کام کرنے میں اتنی ہی تکلیف اٹھاؤ جائی تم میں ہمت ہے۔“

[6462] - حَدَّثَنَا قُتَّيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامَ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ مُحَمَّدٍ الَّذِي يُدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبَةً. [راجع: ۱۱۳۲]

[6463] - حَدَّثَنَا أَدَمُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيهِ ذَنْبٌ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مُحَمَّدٌ: (لَنْ يُتَجَنِّي أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ)، قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَعَمَّدَنِي اللَّهُ بِرَحْمَةٍ. سَدَّدُوا وَقَارِبُوا، وَأَغْدُوا وَرَوْحُوا، وَسَيِّئًا مِنَ الدُّلُجَةِ وَالْفَضْدَ الْفَضْدَ تَبَلُّغُوا». [راجع: ۳۹]

[6464] - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مُحَمَّدًا قَالَ: «سَدَّدُوا وَقَارِبُوا، وَأَغْدُمُوا أَنَّ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدَكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ، وَأَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ أَدْوَمُهَا إِلَى اللَّهِ وَإِنْ قَلَ». [انظر: ۶۴۶۷]

[6465] - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: سُئِلَ النَّبِيُّ مُحَمَّدٌ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ: «أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَ». وَقَالَ: «اَكْلَفُوا مِنْ

دل کو زم کرنے والی احادیث کا بیان
الأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ».

[6466] حضرت علیہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا: اے ام المؤمنین! نبی ﷺ کیونکر عبادت کرتے تھے؟ کیا آپ نے یام میں سے کوئی خاص دن مقرر کر رکھا تھا؟ انھوں نے فرمایا: نہیں، بلکہ آپ کے عمل میں دوام ہوتا تھا۔ تم میں سے کون ہے جو ان اعمال کی طاقت رکھتا ہو جن کی نبی ﷺ طاقت رکھتے تھے۔

٦٤٦٦ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ فَلَمْ: يَا أَمَّ الْمُؤْمِنِينَ، كَيْفَ كَانَ عَمَلُ النَّبِيِّ ﷺ? هَلْ كَانَ يَخْصُّ شَيْئًا مِّنَ الْأَيَّامِ؟ قَالَتْ: لَا، كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً، وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَطِيعُ. [راجع: ۱۹۸۷]

[6467] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”نیک عمل کرتے وقت حد سے نہ بڑھو بلکہ قریب قریب رہو، یعنی میانہ روی اختیار کرو۔ تحسیں خوشی ہونی چاہیے کہ کوئی بھی اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں نہیں جائے گا۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ بھی نہیں؟ فرمایا: ”میں بھی، مگر اس وقت جب اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت اور مغفرت کے سامنے میں ڈھانپ لے۔“

٦٤٦٧ - حَدَّثَنَا عَلَيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِّرِ قَاتِنٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «سَدَّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا، فَإِنَّهُ لَا يُدْخِلُ أَحَدًا الجَنَّةَ عَمَلَهُ». قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَعَمَّدَنِي اللَّهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ».

قال: أَطْهَنُهُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ. وَقَالَ عَفَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «سَدَّدُوا وَأَبْشِرُوا».

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: سَدِيدًا سَدَادًا: صِدْقًا.
[راجع: ۶۴۶۴]

امام مجاہد نے «فَوْلَا سَدِيدًا» کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ سَدِيد اور سَدَاد کے معنی ہیں: سچائی۔

[6468] حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک دن نماز پڑھائی، پھر منبر پر تشریف لے گئے اور اپنے ہاتھ سے مسجد

٦٤٦٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَلْيَحٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هَلَالِ بْنِ عَلَيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

کے قبلے کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ”جب میں نے تمھیں نماز پڑھائی تو اس وقت مجھے اس دیوار کی طرف جنت اور دوزخ کی تصویر دکھائی گئی۔ میں نے آج تک بہشت کی سی خوبصورت چیز اور جنم کی سی ذرا واقعی شکل نہیں دیکھی۔ میں نے آج کے دن کی طرح خیر اور شر جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی۔

سمعتُه يَقُولُ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى لَنَا يَوْمًا الصَّلَاةَ ثُمَّ رَفِيَ الْمُتَبَرِّ فَأَشَارَ بِيَدِهِ مِنْ قِبَلِ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ : «قَدْ أَرِيْتُ الْآَنَ - مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلَاةَ - الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَيْنَ فِي قِبْلِ هَذَا الْجِدَارِ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ». [راجع: ۹۳]

باب: ۱۹- خوف کے ساتھ امید بھی رکھنی چاہیے

سفیان نے کہا: قرآن کی کوئی آیت مجھ پر اتنی سخت نہیں گزری جس قدر درج ذیل آیت ہے: ”تم کسی چیز پر نہیں ہو یہاں تک کہ تورات و انجلی کو اور اس (دین) کو قائم کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے۔“

فائدہ: اس آیت کے گرائے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں سخت حکم ہے کہ جب تک کتاب الہی پر پورا عمل نہ ہو اس وقت تک دین و ایمان کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ دراصل امید و یہم کی درمیانی کیفیت کا نام ایمان ہے۔ صرف امید ہو تو وہ انسان کو تکبر تک پہنچا دیتی ہے اور صرف خوف ہوتا امیدی تک لے جاتا ہے۔

6469] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ نے رحمت کو جس دن پیدا کیا تو اس کے سوھے کیے۔ پھر اس نے نانوے حصے اپنے پاس رکھے صرف ایک حصہ اپنی تمام مخلوق کے لیے دنیا میں بھیجا، لہذا اگر کافر کو اللہ کی ساری رحمت کا پتہ چل جائے تو وہ کبھی جنت سے مالیوس نہ ہو اور اگر مومن کو اللہ کے ہاں ہر قسم کے عذاب کا علم ہو جائے تو وہ دوزخ سے کبھی بھی بے خوف نہ ہو۔“

وَقَالَ سُقِيَانُ : مَا فِي الْقُرْآنِ أَيْهَ أَشَدُ عَلَيْهِ مِنْ ۝لَسْتُمْ عَلَىٰ شَغْوٍ حَتَّىٰ تُقْسِمُوا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ ۝ [البادرة: ۶۸].

۶۴۶۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرُو بْنِ أَبِي عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيدِ الْبَدْرِيِّ عَنْ عَمْرُو بْنِ أَبِي عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : «إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلْقِهَا مِائَةَ رَحْمَةً، فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ يَسْعَاً وَيَسْعَيْنَ رَحْمَةً، وَأَرْسَلَ فِي خَلْقِهِ كُلَّهُمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً، فَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَأْسِنْ مِنَ الْجَنَّةَ، وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمُنْ مِنَ النَّارِ». [راجع: ۶۰۰]

باب: 20- اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے رک جانا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بِلَا شَهْرٍ صَبِيرٌ كَرَنَے والوں کو بے حد و حساب اجر دیا جائے گا۔“

حضرت عمر بن عثمان نے فرمایا: ہم نے بہترین زندگی صبری میں پائی ہے۔

[6470] حضرت ابوسعید خدری رض سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ انصار میں سے چند لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگا۔ جس نے بھی آپ سے جو مانگا آپ نے اسے دیا تھی کہ جو مال آپ کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا۔ جب سب کچھ ختم ہو گیا جو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے دیا تھا تو آپ نے فرمایا: ”جو اچھی چیز میرے پاس ہے وہ میں تم سے چھپا کر نہیں رکھتا، لیکن بات یہ ہے کہ جو تم میں سے پچھا رہے گا اللہ اس کو بچائے گا۔ جو صبر کرنا چاہے اللہ اسے صبر دے گا اور جو کوئی غنا چاہتا ہے اللہ اسے مستغفی کر دے گا۔ اور تحسین اللہ کی نعمت صبر سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ملی۔“

[6471] حضرت مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ اس قدر نماز پڑھتے کہ آپ کے دونوں قدموں پر ورم آ جاتا۔ آپ سے کہا جاتا تو آپ فرماتے: ”کیا میں شکر گزار بندہ شہ میں؟“

باب: 21- (ارشاد باری تعالیٰ): ”جو کوئی اللہ پر توکل کرے گا تو وہ اسے کافی ہے“ کا بیان

(۲۰) بَابُ الصَّبْرِ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ

﴿إِنَّمَا يُوقَ أَصْنَابُونَ أَجْرَهُمْ بِعَيْرِ حِسَابٍ﴾ [الزمر: ۱۱۰]

وَقَالَ عُمَرُ : وَجَدْنَا خَيْرًا عِيشَنَا بِالصَّبْرِ .

۶۴۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الرَّهْبَرِيِّ : أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَرِيدَ الْمَالِيَّيِّيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدِ الْخُدَّارِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسّلّم فَلَمْ يَسْأَلْهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا أَعْطَاهُ حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ ، فَقَالَ لَهُمْ حِينَ نَفَدَ كُلُّ شَيْءٍ أَنْفَقَ بَيْدَيْهِ : «مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ لَا أَدَّخِرُهُ عَنْكُمْ ، وَإِنَّمَا مَنْ يَسْتَعْفَ يُعْفَعَ اللَّهُ ، وَمَنْ يَتَصْبِرَ يُصْبِرَهُ اللَّهُ ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهُ اللَّهُ ، وَلَنْ نُعْطِنَا عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ» .

[راجع: ۱۴۶۹]

۶۴۷۱ - حَدَّثَنَا حَلَّاذُ بْنُ يَحْيَى : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ : حَدَّثَنَا زَيْنَادُ بْنُ عِلَّاقَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شَعْبَةَ يَقُولُ : كَانَ الْبَيْهِيُّ رحمۃ اللہ علیہ يُصَلِّي حَتَّى تَرَمَ - أَوْ سَتْفَخَ - قَدْمَاهُ . فَيَقَالُ لَهُ، فَيَقُولُ : «أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟» . [راجع:

[۱۱۳۰]

(۲۱) بَابُ : ﴿وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ

حَسَبُهُ﴾ [العلاق: ۲]

ریبع بن خشم نے کہا: یہ توکل ہر اس مشکل میں ہے جو لوگوں کو پیش آئے۔

[6472] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت کے ستر ہزار انسان حساب و کتاب کے بغیر جنت میں جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو جہاز پھونک نہیں کرتے اور نہ شگون لیتے ہیں بلکہ اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔"

قالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثْمٍ: مِنْ كُلٌّ مَا ضَاقَ عَلَى النَّاسِ.

٦٤٧٢ - حدَثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَثَنَا رَفِيقُ بْنُ عَبَادَةً: حَدَثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ: عَنْ أَبْنِ عَبَاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ الْفَأْعَيْرَ حِسَابٍ، هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْفُونَ وَلَا يَتَطَيِّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ». [راجع: ٣٤١٠]

﴿ فَإِنَّمَا: ایک روایت میں ہے کہ وہ آگ سے داغ دے کر اپنا علاج بھی نہیں کرواتے۔ ۱

باب: 22- بے فائدہ گفتگو کرنا منع ہے

[6473] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب و زاد بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ کوئی حدیث جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو مجھے لکھ بچجو، چنانچہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے انھیں لکھا: میں نے آپ ﷺ سے سنا، آپ نماز سے فراغت کے بعد یہ پڑھتے تھے: "اللہ کے سوا کوئی معبد برحق نہیں۔ وہ تنہا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے بادشاہت ہے اور وہی حمد و شکار کا سزاوار ہے۔ اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔" یہ تین مرتبہ پڑھتے تھے، نیز آپ فضول گفتگو، زیادہ سوال کرنے، مال کے ضیاء، اپنی چیز بچا کر رکھنے، وہ سروں کی چیز مانگنے، ماوں کی نافرمانی کرنے اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع کرتے تھے۔

(۲۲) بَابُ مَا يُكَرِّهُ مِنْ قِيلَ وَقَالَ

٦٤٧٣ - حدَثَنَا عَلَيُّ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَثَنَا هُشَيْمٌ: أَبْنَانَا عَيْرٌ وَاحِدٌ مِنْهُمْ مُغِيرَةُ وَفُلَانٌ وَرَجُلُ ثَالِثٌ أَيْضًا، عَنْ الشَّعْبَةِ، عَنْ وَرَادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى الْمُغِيرَةِ: أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِحَدِيثِ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمُغِيرَةُ: إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ: (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ). [ثلاث مراتٍ] قَالَ: وَكَانَ يَتَّهَى عَنْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثُرَةُ السُّؤَالِ، وَإِصَاعَةُ الْمَالِ، وَمَسْعَيْ وَهَادِيَاتِ، وَعُقُوقِ الْأُمَّهَاتِ، وَوَادِيَ الْبَنَاتِ.

[راجع: ٨٤٤]

١ صحیح البخاری، الطب، حدیث: 5705.

ہشیم کہتے ہیں کہ ہمیں عبد الملک بن عمر نے بتایا، انھوں نے کہا: میں نے دراد سے سنا، وہ حضرت مخیرہ بن شعبہ رض سے، وہ نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کرتے تھے۔

باب: 23- زبان کی حفاظت کرنا

(ارشادِ نبوی ہے): ”جو کوئی اللہ پر ایمان اور قیامت پر یقین رکھتا ہے وہ اچھی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔“

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”انسان جو بات بھی زبان سے نکالتا ہے تو ایک نگہبان فرشتہ سے لکھنے کے لیے تیار رہتا ہے۔“

[6474] حضرت کامل بن سعد رض سے روایت ہے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو شخص مجھے اپنے دونوں جڑوں کے درمیان اور دونوں ٹانگوں کے درمیان کی ضمانت دے دے میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔“

[6475] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالم نے فرمایا: ”جس شخص کا اللہ پر ایمان اور قیامت پر یقین ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ اور جو کوئی اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑو کو تکلیف نہ پہنچائے اور جس شخص کا اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔“

[6476] حضرت ابو شریح خزاں رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میرے دونوں کانوں نے سا اور میرے دل نے یاد رکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسالم نے فرمایا تھا: ”مہماں تین دن

دل کو نرم کرنے والی احادیث کا بیان۔

وَعَنْ هُشَيْمٍ : أَبْنَا أَبْنَاءَ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنُ عَمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ وَرَأَدْأَ يُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْمُغَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسالم.

(۲۳) باب حفظ اللسان

وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَيُقْتَلْ خَيْرًا أَوْ لِيُضْمَطْ ». .

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : «مَا يَنْفِطُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَنِيهِ رَبِّقُبْ عَيْدٌ» [اق: ۱۸].

۶۴۷۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلَيْهِ : سَمِعَ أَبَا حَازِمَ عَنْ سَهْلِ أَبْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسالم قَالَ : «مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ». [انظر: ۶۸۰۷]

۶۴۷۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِي سَلْمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَيُقْتَلْ خَيْرًا أَوْ لِيُضْمَطْ ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذَنُ حَاجَرَةً ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَيُكْرِمْ ضَيْفَهُ ». [راجح: ۵۱۸۵]

۶۴۷۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ : حَدَّثَنَا لَيْثٌ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبَرِيُّ عَنْ أَبِي سُرِيعِ الْخَزَاعِيِّ قَالَ : سَمِعَ أَذْنَائِي وَوَعَاهُ قَلْبِي النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسالم

ہوتی ہے اور اس کا جائزہ بھی۔ ”پوچھا گیا: اس کا جائزہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ایک دن ایک رات۔“ اور فرمایا: ”جو کوئی اللہ پر ایمان اور یوم آخرت پر یقین رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام و احترام کرے اور جو شخص اللہ پر ایمان اور آخرت کے دن پر یقین رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔“

[6477] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سن: ”بے شک بندہ ایک بات زبان سے نکالتا ہے اور اس کے متعلق غور و فکر نہیں کرتا، اس کی وجہ سے وہ دوزخ کے گڑھے میں اتنی دور جا گرتا ہے جس قدر مشرق اور مغرب کے درمیان مسافت ہے۔“

يَقُولُ : «الضِيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ ، جَائِزَتُهُ» ، قَيْلَ : وَمَا جَائِزَتُهُ؟ قَالَ : «يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ» ، قَالَ : «وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَيُكْرِمْ ضَيْفَهُ ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَيُقْلِّ خَيْرًا أَوْ لَيُشْكِّنْ» . [راجع: ۶۰۱۹]

[6477] - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةُ : حَدَّثَنِي أَبْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : «إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيهَا يَرِلُّ بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَسْرِقِ» . [انظر: ۶۴۷۸]

[6478] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”بے شک بندہ اللہ کی رضا جوئی کے لیے ایک بات منہ سے نکالتا ہے، اسے وہ کچھ اہمیت بھی نہیں دیتا لیکن اس کی وجہ سے اللہ اس کے درجات بلند کر دیتا ہے۔ اسی طرح ایک دوسرا بندہ ایک ایسا کلمہ زبان سے نکالتا ہے جو اللہ کی ناراضی کا باعث ہوتا ہے، اس کے باس اس کی کوئی اہمیت بھی نہیں ہوتی لیکن اس کی وجہ سے وہ جہنم میں چلا جاتا ہے۔“

[6478] - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنْبِرٍ : سَمِعَ أَبَا التَّنْضِيرِ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ - يَعْنِي أَبْنَ دِينَارٍ - عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا ذَرَجَاتٍ ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخْطِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ» . [راجع: ۶۴۷۷]

باب: 24- اللہ عز و جل کے ذر سے آبدیدہ ہونا

[6479] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”سات طرح کے لوگ وہ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ اپنے سامے میں پناہ دے

(۲۴) باب الْبُكَاءَ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

[6479] - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَارِرٍ : حَدَّثَنَا يَحْمَدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ : حَدَّثَنِي خَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصٍ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

گا: (ان میں ایک وہ شخص بھی ہے) جس نے تمہائی میں اللہ کو یاد کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔“

اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: «سَبْعَةٌ يُظْلَمُهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ: رَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ». [۶۶۰]

باب: 25- اللہ عزوجل سے ڈرنا

[6480] حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”تم سے پہلے زمانے میں ایک شخص تھا جسے اپنے برے اعمال سے بڑا ذرگ لگتا تھا۔ اس نے اپنے اہل خانہ سے کہا: جب میں مر جاؤں تو میری لاش کو ریزہ ریزہ کر کے سخت گرفتی کے دن سمندر میں بہا دینا۔ انھوں نے ایسا ہی کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ذرات جمع کر کے اس سے پوچھا: یہ کام تو نے کیوں کیا؟ اس شخص نے کہا: مجھے اس کام پر صرف تیرے خوف نے آمادہ کیا تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی۔“

[6481] حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے سابقہ امتوں میں سے ایک شخص کا ذکر کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے مال واولاد عطا فرمائی تھی۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا: میں تمہارا کیا باپ ہوں؟ انھوں نے کہا: آپ ہمارے اچھے باپ ہیں۔ اس نے کہا: تمہارے اس باپ نے اللہ کے ہاں کوئی نیکی جمع نہیں کی ہے، اگر اسے اللہ کے حضور پیش کیا گیا تو وہ اسے ضرور عذاب دے گا۔ اب میرا خیال رکھو، جب میں مر جاؤں تو میری لاش کو جلا دیتا یہاں تک کہ میں کونکہ بن جاؤں تو مجھے پیس کر کسی تیز ہوا (آن گھی) والے دن مجھے اس میں اڑا دینا۔ اس نے اپنے لڑکوں سے اس کے متعلق پختہ وعدہ لیا۔ قسم ہے میرے

(۲۵) بَابُ الْخُوفِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۶۴۸۰ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رَبِيعِيٍّ، عَنْ حَدِيفَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: «كَانَ رَجُلٌ مِنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُسَيِّءُ الظَّنَّ بِعَمَلِهِ فَقَاتَ لِأَهْلِهِ: إِذَا أَنَا مُتْ فَخْدُونِي فَذَرُونِي فِي الْبَحْرِ فِي يَوْمٍ صَافِيفٍ. فَقَعَلُوا بِهِ، فَجَمَعَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ: مَا حَمَلْتَ عَلَى الَّذِي صَنَعْتَ؟ قَالَ: مَا حَمَلْنِي عَلَيْهِ إِلَّا مَحَافِظَتِكَ، فَعَفَرَ لَهُ». [۳۴۵۲] [راجع: ۳۴۵۲]

۶۴۸۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ: سَمِعْتُ أَبِيهِ: حَدَّثَنَا فَتَادَةً عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ، عَنْ أَبِيهِ سَعِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ قَبْلَهُ ذَكَرَ رَجُلًا «فِيمَنْ سَلَفَ أَوْ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَتَاهُ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا - يَعْنِي أَعْطَاهُ - قَالَ: - فَلَمَّا حُسْرَ هَا فَتَادَةً: أَيْ أَبْ كُنْتُ لَكُمْ؟ قَالُوا: خَيْرٌ أَبٌ، قَالَ: فَإِنَّهُ لَمْ يَتِمْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا - فَسَرَّهَا فَتَادَةً: لَمْ يَدْخُرْ - وَإِنْ يَقْدِمْ عَلَى اللَّهِ يُعَذَّبُهُ، فَانْظُرُوا فِإِذَا مُتْ فَأَخْرِفُونِي حَتَّى إِذَا صَرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُونِي - أَوْ قَالَ: فَاسْهَكُونِي - ثُمَّ إِذَا كَانَ رِيحٌ عَاصِفٌ فَأَذْرُونِي فِيهَا، فَأَخْدَ مَوَاثِيقُهُمْ عَلَى ذَلِكَ

رب کی! اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہو جاتو وہ آدمی کی شکل میں کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندے! تجھے اس کام پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ اس نے کہا: تیرے خوف اور تیرے ذرنے (آمادہ کیا)۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ یوں دیا کہ اس پر رحم فرمایا (اور اسے معاف کر دیا)۔“

(راوی حدیث معتر کے والد سليمان تھی کہتے ہیں): میں نے یہ حدیث ابو عثمان سے بیان کی تو انہوں نے کہا: میں نے سلمان سے سنا، اس نے ان الفاظ کا اضافہ کیا: مجھے دریا میں بہا دینا۔ یا اس جیسی کوئی بات کہی۔

معاذ نے کہا: ہمیں شعبہ سے قادہ نے خبر دی، انہوں نے کہا: میں نے عقبہ سے سنا، انہوں نے کہا: میں نے ابو سعید بن عثیمین سے سنا، انہوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو بیان کیا۔

باب: 26- گناہوں سے باز رہنا

[6482] حضرت ابو موسیٰ اشتری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری مثال اور اس کی مثال جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبوث کیا ہے اس آدمی کی طرح ہے جو کسی قوم کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دشمن کا لشکر دیکھا ہے اور میں تمہیں واضح طور پر اس سے خبر دار کرنے والا ہوں، لہذا اس سے بچنے کی فکر کرو اور اس سے بچو تو ایک گروہ نے اس کی بات مان لی اور راتوں رات اطمینان سے کسی محفوظ جگہ پر چلے گئے اور نجات پائی جبکہ دوسرے گروہ نے اسے جھٹالا یا تو دشمن کے لشکر نے ان پر صح کے وقت حملہ کر کے اچاک اُنھیں تباہ کر دیا۔“

وَرَبِّيْ فَعَلُوا، فَقَالَ اللَّهُ: تُكُنْ. فَإِذَا رَجَلٌ قَاتِلٌ. ثُمَّ قَالَ: أَيُّ عَبْدِيْ، مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ: مَحَافِظَكَ أَوْ فَرَقْ مِنْكَ، فَمَا تَلَافَاهُ أَنْ رَجَمَهُ اللَّهُ». تَلَافَاهُ أَنْ رَجَمَهُ اللَّهُ».

قَالَ: فَحَدَثَتْ أَبَا عُثْمَانَ فَقَالَ: سَمِعْتُ سَلْمَانَ عَيْرَ أَنَّهُ زَادَ: فَادْرُونِي فِي الْبَحْرِ، أَوْ كَمَا حَدَثَ.

وَقَالَ مُعَاذٌ: حَدَثَنَا شَعْبَةُ عَنْ فَتَادَةَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ بَلَّغَهُ [٣٤٧٨]. (راجع: ٣٤٧٨)

(٢٦) بَابُ الْإِتْهَاءِ عَنِ الْمَعَاصِي

٦٤٨٢ - حَدَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَىٰ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ بَلَّغَهُ: «مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَنِي اللَّهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ: رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنِي، وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعَرِيَانُ، فَالنَّجَاءُ النَّجَاءُ. فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ فَأَذْلَجُوا عَلَى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا، وَكَذَّبَهُ طَائِفَةٌ فَصَبَّحُوهُمُ الْجَيْشُ فَاجْتَاحُوهُمْ». (انظر:

[6483] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله و سلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”میری مثال اور لوگوں کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ روشن کی۔ جب اس کے چاروں طرف روشن بھیل گئی تو پروانے اور کیڑے مکوڑے جو آگ پر گرتے ہیں، اس میں گرنے لگکر وہ آدمی ان کو آگ سے دور کرتا ہے لیکن وہ اس کے قابو میں نہیں آتے بلکہ آگ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح میں تمہاری کروں کو پڑ کر آگ سے دور رکھتا ہوں اور تم ہو کہ اس میں گرتے ہو جارہے ہو۔“

[6484] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے فرمایا: ”مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرا مسلمان حفظ رہیں۔ اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں سے رک جائے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔“

باب: 27- نبی صلی اللہ علیہ و آله و سلم کے ارشاد گرامی: ”اگر تمھیں معلوم ہو جاتا جو میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنستے اور روتے زیادہ“ کا بیان

[6485] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے فرمایا: ”اگر تم وہ (حقائق) جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنستے اور زیادہ روتے۔“

[6486] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے فرمایا: ”اگر تمھیں معلوم ہو جائے جو میں جانتا

دل کو زخم کرنے والی احادیث کا بیان ۶۴۸۳ - حدَثَنَا أَبُو الْيَمَانُ: أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ: حَدَثَنَا أَبُو الزَّنَادَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّهُ حَدَثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ: كَمَثَلِ رَجُلٍ أَشْتَوَقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهَذِهِ الدَّوَابُ الَّتِي تَقْعُ في النَّارِ يَقْعُنَ فِيهَا، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَرْعَهُنَ وَيَعْلَيْهِ، فَيَتَحِمِّنُ فِيهَا، فَإِنَّا أَخْذُ بِمُحَاجِرِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَتُؤْتُمْ تَفَحَّمُونَ فِيهَا“.

۶۴۸۴ - حدَثَنَا أَبُو ثَعَيْمٍ: حَدَثَنَا زَكَرِيَّاً عَنْ عَامِرٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ»۔ [راجح: ۱۰]

(۲۷) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَغْلَمُ لَضَحِحَّكُمْ قَلِيلًا وَلَبِكَيْمُ كَثِيرًا»

۶۴۸۵ - حدَثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَثَنَا الْمَيْثَ عنْ عَقِيلٍ، عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبٍ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَغْلَمُ لَضَحِحَّكُمْ قَلِيلًا وَلَبِكَيْمُ كَثِيرًا»۔ [اظراف: ۱۱۲۷]

۶۴۸۶ - حدَثَنَا سَلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَثَنَا شَعِيبٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ
لَصِحْكُسْمُ فَلِيلًا وَلَبَكْيُسْ كَثِيرًا». [راجح: ۹۳]

باب: ۲۸- دوزخ کے گرد شہوات کی باؤ ہے

[6487] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دوزخ کے ارگوں نفسانی خواہشات کی باڑ لگادی گئی ہے جبکہ جنت کو مشکلات اور دشواریوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔“

(۲۸) باب: حُجَّبَتِ النَّارُ بِالشَّهُوَاتِ

٦٤٨٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ أَبِي الرَّنَادِ، عَنْ الْأَغْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ:
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «حُجَّبَتِ النَّارُ
بِالشَّهُوَاتِ، وَحُجَّبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ».

فائدہ: اس حدیث کی وضاحت ایک دوسری حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا تو حضرت جبریل علیہ السلام سے کہا: جاؤ اور اسے دیکھ کر آؤ، چنانچہ وہ گئے، اسے دیکھا، پھر واپس آئے تو کہا: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! اس کے متعلق جو کوئی بھی سے گا اس میں داخل ہونا چاہے گا، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے مکروہات کے گھرے میں دے دیا، پھر فرمایا: اے جبریل! اب جاؤ اور اسے دیکھ کر آؤ، چنانچہ وہ گئے اور اسے دیکھ کر واپس آئے، پھر کہا: اے میرے رب! مجھے تیری عزت کی قسم! مجھے اندریشہ ہے کہ اس میں کوئی داخل نہیں ہو سکے گا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو پیدا کیا تو حضرت جبریل علیہ السلام سے کہا، جاؤ اور دوزخ کو دیکھ کر آؤ، وہ گئے اور اسے دیکھ کر واپس آئے، تو کہا: اے میرے رب، تیری عزت کی قسم! کوئی نہیں جو اس کے متعلق سے اور پھر اس میں داخل ہو، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے نفسانی خواہشات کے گھرے میں دے دیا اس کے بعد جبریل علیہ السلام سے فرمایا: جاؤ اسے دیکھ کر آؤ، وہ گئے اور اسے دیکھ کر واپس آئے اور کہا: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! تیرے جلال کی قسم! مجھے اندریشہ ہے کہ اس میں داخل ہونے سے کوئی بھی نہیں بچ سکے گا۔^۱

(۲۹) باب: الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَائِكَ نَعْلِيهِ، وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ

[6488] حضرت عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنت تمہارے جوتے کے تھے سے بھی تم سے زیادہ قریب ہے اور دوزخ بھی اسی طرح ہے۔“

٦٤٨٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ: حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائلٍ،
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:
«الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَائِكَ
نَعْلِيهِ، وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ».

^۱ سنن أبي داود، السنۃ، حدیث: 4744.

[6489] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”بہت سچا مصروف جو کسی شاعر نے کہا، وہ یہ ہے: اللہ کے سوا ہر شے فانی اور باطل ہے۔“

باب: 30- اسے دیکھنا چاہیے جو درجے میں نہیں ہے،
اسے نہیں دیکھنا چاہیے جو مرتبے میں اوپر ہے

[6490] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھے جو مال و دولت اور شکل و صورت میں اس سے بڑھ کر ہے تو اس وقت اسے ایسے شخص کو بھی دیکھنا چاہیے جو اس سے کم درجے کا ہے۔“

باب: 31- جس نے نیکی یا بدی کا ارادہ کیا

[6491] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے اپنے رب عز و جل سے بیان کیا: آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے بتایا اور برائیاں لکھیں، پھر انھیں صاف بیان کر دیا، لہذا جس نے نیکی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ اپنے پاس پوری نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر اس نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس کے مطابق عمل بھی کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنے پاس دس نیکیوں سے لے کر سات سو گناہ نیکیاں لکھ دیتا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھا کر لکھتا ہے۔ اور جس نے برائی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنے پاس پوری نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر اس نے برائی کے ارادے کے بعد اس پر عمل کر لیا تو اللہ تعالیٰ اپنے ہاں اس کے لیے

دل کو زرم کرنے والی احادیث کا بیان
۶۴۸۹ - حدَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُشْنَىٰ: حَدَثَنَا عُنْدَرٌ: حَدَثَنَا شَعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَضَدَّ قَبْيَتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ: أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَّ اللَّهُ بَاطِلٌ». (راجع: ۳۸۴۱)

(۳۰) بَابٌ : لِيَنْظُرُ إِلَىٰ مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ،
وَلَا يَنْظُرُ إِلَىٰ مَنْ هُوَ فَوْقَهُ

۶۴۹۰ - حدَثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزَّنَادِ، عَنْ الْأَغْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَىٰ مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالخُلُقِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَىٰ مَنْ هُوَ أَشَفَّلُ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ». (۳۱)

بابٌ مَنْ هُمْ بِحَسَنَةٍ أُوْسَيْكَةٌ

۶۴۹۱ - حدَثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَثَنَا جَعْدُ أَبُو عُثْمَانَ: حَدَثَنَا أَبُو رَجَاءِ الْعَطَّارِدِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيَّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ، فَمَنْ هُمْ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلُهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةٌ كَامِلَةٌ، فَإِنْ هُمْ بِهَا وَغَيْرِهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضَعْفٍ إِلَى أَصْعَافِ كَثِيرَةٍ، وَمَنْ هُمْ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلُهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةٌ كَامِلَةٌ، فَإِنْ هُوَ هُمْ بِهَا فَعَمِلُهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةٌ وَاحِدَةٌ». (انظر: ۱۷۵۰۱)

ایک براہی ہی لکھتا ہے۔“

باب: 32- تقریر اور معمولی گناہوں سے بھی بچنا چاہیے

[6492] حضرت انس بن مالک سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ تم ایسے ایسے کام کرتے ہو جو تمہاری نظر میں بال سے بھی زیادہ باریک ہیں جبکہ ہم لوگ نبی ﷺ کے عہد مبارک میں انھیں ہلاک کر دینے والے شمار کرتے تھے۔

ابو عبد اللہ (امام بخاری) نے فرمایا: حدیث میں الموبقات کا الفاظ ہلاکت خیز کے معنی میں ہے۔

فائدہ: گناہ چھوٹا ہو یا بڑا، بندہ مومن کو چاہیے کہ اس سے اپنے دامن کو آلووہ نہ ہونے دے، چھوٹے اور بڑے گناہ میں بس یہ فرق ہے کہ ایک زیادہ زہریلا سانپ ہے اور وہ سراکم زہریلا ہے، جیسے ہم کم زہریلے سانپ سے بھی بھاگتے ہیں، اسی طرح چھوٹے گناہوں سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔

باب: 33- اعمال کا دار و مدار خاتمے پر ہے، لہذا اس سے ڈرنا چاہیے

[6493] حضرت سہل بن سعد ساعدیؑ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو مشرکین کے کشتوں کے پیشے لگا رہا تھا، یہ آدمی لوگوں میں صاحب ثروت تھا، آپ نے فرمایا: ”اگر کوئی کسی جسمی کو دیکھنا چاہتا ہے تو اس کو دیکھ لے۔“ اس کے بعد ایک شخص اس کی گمراہی کرنے کے لیے اس کے پیچے لگ گیا۔ وہ شخص مسلسل برس پیکار رہا تھا کہ وہ زخمی ہو گیا۔ زخموں کی تاب نہ لا کر وہ جلدی مرننا چاہتا تھا تو اپنی تواریکی وھار اپنے سینے پر رکھ دی پھر اس پر اپنا بوجوہ ڈالا تو وہ اس کے شانوں کو چیرتی ہوئی نکل گئی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بندہ لوگوں کی نظر میں

(۳۲) باب مَا يَنْهَى مِنْ مُحَقَّرَاتِ الْذُنُوبِ

۶۴۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ عَيْلَانَ، عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالًا هِيَ أَدْقُ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ، إِنْ كُنَّا لَنَعْدُهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ الْمُوْبِقَاتِ“.

قالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: يَعْنِي بِذَلِكَ الْمُهْلِكَاتِ.

(۳۳) بَابُ الْأَعْمَالُ بِالْخَوَائِيمِ،
وَمَا يُخَافُ مِنْهَا

۶۴۹۳ - حَدَّثَنَا عَلَيُّ بْنُ عَيَّاشٍ الْأَلْهَانِيُّ الْحَمْصِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى رَجُلٍ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ - وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِ الْمُسْلِمِينَ غَنَاءً عَنْهُمْ - فَقَالَ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ يُرْزَلُ عَلَى ذَلِكَ حَسَنَى إِلَى هَذَا». فَتَبَعَهُ رَجُلٌ فَلَمْ يَرْزَلْ عَلَى ذَلِكَ حَسَنَى جُرَحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَقَالَ بِذَبَابَةٍ سَيِّفَهُ فَوَرَضَهُ بَيْنَ ثَدَيْهِ فَتَحَمَّلَ عَلَيْهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَفَيْهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الْعَبْدَ لِيَعْمَلُ

اہل جنت کے کام کرتا رہتا ہے، حالانکہ وہ جسمی ہوتا ہے۔ اس کے برعکس ایک دوسرا آدمی لوگوں کے سامنے اہل جنم کے کام کرتا ہے، حالانکہ وہ جسمی ہوتا ہے۔ اعمال کا دارو مدار تو ان کے خاتمے پر ہے۔“

- فِيمَا يَرَى النَّاسُ - عَمَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ لَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ - عَمَلَ أَهْلُ النَّارِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِحَوَالِيهَا». [راجع: ۲۸۹۸]

فَكَذَّهَ بَنْدَهُ كَوَافِتَهُ اَعْمَالَ صَالِحٍ پَرِ مَغْرُورٍ شِيشِیں ہونا چاہیے بلکہ اپنے سوئے خاتمہ سے بھیشِ ذرتے رہنا چاہیے۔

باب: ۳۴- بری صحبت سے تہائی بہتر ہے

[6494] حضرت ابوسعید خدری رض سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے پوچھا: اللہ کے رسول! کون شخص سب سے اچھا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”وَهَآدِی جَوْاپِی جَانَ وَمَالَ کَذْرِیعَ سَے جَهَادَ کرَے، وَوَسْرَادَهُ شَخْصٌ جَوْكِی گَحَافِلَ مِنْ اپنے رب کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔“

(۳۴) بَابُ : الْعَرْلَةُ رَاحَةٌ مِنْ خُلَاطِ السُّوءِ

٦٤٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ : حَدَّثَنَا شَعِيبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ : حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا سَعِيدَ حَدَّثَهُ قَالَ : قَبْلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ . وَقَالَ مُحَمَّدٌ أَبْنُ يُوسُفَ : حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ : حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَزِيدَ الْمَقْبِرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْحُدْرِيِّ : جَاءَ أَغْرَابِيَّ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، أَئِ النَّاسُ خَيْرٌ؟ قَالَ : «رَجُلٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ ، وَرَجُلٌ فِي شَعْبِ مِنَ الشَّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ ، وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِهِ».

تَابِعَهُ الرِّبِيعِيُّ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَالثَّعَمَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ .

وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَطَاءٍ - أَوْ عَسِيدَ اللَّهِ - ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم .

وَقَالَ يُونُسُ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم . [راجع: ۲۷۸۶]

زبیدی، سلیمان بن کثیر اور نعمن نے زہری سے روایت کرنے میں شعیب کی متابعت کی ہے۔

محمر نے زہری سے بیان کیا، ان سے عطاے یا عبید اللہ نے، انھوں نے ابوسعید خدری رض سے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔

یونس، ابن مسافر اور یحییٰ بن سعید نے ابن شہاب سے، انھوں نے حضرت عطاے سے، انھوں نے بعض صحابہ کے ذریعے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔

[6495] حضرت ابو سعید خدری رض سے روایت ہے،

انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جس میں مسلمان آدمی کا بہترین مال کریاں ہوں گی۔ وہ انھیں لے کر پیارا کی چوٹیوں اور بارش کے مقامات پر لے جائے گا۔ وہ اس زمانے میں برپا فتنوں سے اپنے دین کو چاہ کر بھاگ لے گا۔“

6495 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعِيمٌ : حَدَّثَنَا الْمَاجِسْتُونُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَفْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ : «يَا أَيُّهَا النَّاسُ رَمَانٌ خَيْرٌ مَالٌ الْمُسْلِمِ الْغَنِمُ يَتَّبِعُ بِهَا شَعْفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ ، يَتَرُدُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفَتَنِ» . [اراجع: ۱۹]

فاکدہ: واضح رہے کہ فتنوں سے مراد ایسے حالات ہیں کہ لوگوں سے ملنے کی صورت میں انسان کے دین کو خطرہ ہو، بصورت دیگر اپنے ماحول اور معاشرے میں رہنا ہی بہتر ہے جیسا کہ حدیث میں ہے: ”جو مومن لوگوں سے ملتا جلتا ہے اور ان سے پہنچنے والی تکالیف پر صبر کرتا ہے وہ اس مومن سے زیادہ ثواب حاصل کر لیتا ہے جو لوگوں سے ملتا جلتا نہیں اور نہ ان سے پہنچنے والی تکالیف پر صبر ہی کرتا ہے۔“^۱ لوگوں سے میل جوں میں اچھے برے ہر قسم کے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ معاشرے میں برائی زیادہ ہو جائے تو بھی الگ تھلک ہو جانا اچھا نہیں بلکہ معاشرے میں رہ کر اصلاح کی کوشش کرنا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ تمہارے داری کا ثواب، سلام کرنے اور صدر حجی کا اجر اسی صورت میں ممکن ہے جب انسان معاشرے میں رہے گا۔ واللہ اعلم.

باب: ۳۵- دنیا سے امانت کا اٹھ جانا

[6496] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب امانت ضائع کی جائے تو قیامت کے منتظر رہو۔“ پوچھا: اللہ کے رسول! امانت کس طرح ضائع کی جائے گی؟ آپ نے فرمایا: ”جب معاملات نالائق اور نااللٰل لوگوں کے پرداز دیے جائیں تو قیامت کا انتظار کرو۔“

6496 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيَّانٍ : حَدَّثَنَا فُلَيْحُ ابْنُ سُلَيْمَانَ : حَدَّثَنَا هَلَالُ بْنُ عَلَيٍّ عَنْ عَطَاءٍ ابْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ يَقُولُ : «إِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَإِنَّتَنْظَرِ السَّاعَةَ» ، قَالَ : كَيْفَ إِضَاعَتْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ : «إِذَا أُشِيدَ الْأُمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَإِنَّتَنْظَرِ السَّاعَةَ» . [اراجع: ۵۹]

[6497] حضرت مذیف الدین رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے دو حدیثیں بیان فرمائیں، ان میں سے ایک کاظہ ہوتی میں دیکھ پکا ہوں اور دوسرا کی انتظار کر رہا ہوں۔ آپ رض نے ہم سے فرمایا:

6497 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ : حَدَّثَنَا حُدَيْفَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ يَقُولُ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ . حَدَّثَنَا «أَنَّ

^۱ سنن ابن ماجہ، الفتن، حدیث: 4032.

”امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتری، پھر انہوں نے قرآن سے اس کی حیثیت کو معلوم کیا، پھر انہوں نے حدیث سے اس کی اہمیت کا پتہ چلایا۔“ آپ ﷺ نے ہم سے اس کے اٹھ جانے کے متعلق بھی بیان کیا، فرمایا: ”آدمی ایک بار سوئے گا کہ امانت اس کے دل سے ختم ہو جائے گی، صرف اس کا وہنہ لاسانشان باقی رہے گا۔ پھر ایک اور نیند لے گا تو امانت اٹھا لی جائے گی، صرف آبلے کی طرح اس کا ایک نشان باقی رہ جائے گا جیسے تو کوئی کوئی پاؤں پر لڑکاۓ اور وہ پھول جائے تو اسے ابھرا ہوا دیکھے گا لیکن اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا۔ لوگ صحیح کے وقت خرید و فروخت کریں گے تو ان کے ہاں کوئی بھی امانت دار نہیں ہو گا، کہا جائے گا: فلاں قبیلے میں ایک امانت دار ہے۔ اور ایک آدمی کے متعلق کہا جائے گا: وہ کس قدر عقل مند ہے۔ کس قدر بلند حوصلہ اور کس قدر بہادر ہے، حالانکہ اس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان نہیں ہو گا۔ (حضرت خدیفہ رض نے کہا): مجھ پر ایک ایسا زمانہ بھی گزرا ہے جبکہ میں اس بات کی پروانیں کرتا تھا کہ کس سے خرید و فروخت کروں۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کا اسلام اسے (بے ایمانی سے) روکتا تھا اور اگر وہ عیسائی ہوتا تو اس کے مددگار میری طرف امانت واپس کرتے لیکن اب حالات یہ ہیں کہ میں فلاں اور فلاں کے علاوہ کسی دوسرے سے خرید و فروخت نہیں کرتا۔“

فربری نے امام بخاری رض کے حوالے سے اصمی اور ابو عمر وغیرہ کا قول نقل کیا ہے کہ جَذْرُ قُلُوبِ الرِّجَالِ میں جذر سے مراد ہر چیز کی جزا اور اصل ہے۔

وَكُنْتْ بَلَكَهُ اور خفیف داعٍ کو کہتے ہیں جبکہ کام کرتے

دل کو نرم کرنے والی احادیث کا بیان
الْأَمَانَةَ تَرَكَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ، ثُمَّ عَلَمُوا مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ۔ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفِعَهَا قَالَ: «يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتَبْقِيسُ الْأَمَانَةَ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظْلَمُ أَثْرَهَا مِثْلَ أَثْرِ الْوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتَبْقِيسُ فَيَقْنِي أَثْرُهَا مِثْلَ الْمَجْنَلِ كَجَنْمِ دَحْرَجَتْهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَطَطَ، فَتَرَاهُ مُسْتَرِّا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ، فَيَضْبِعُ النَّاسُ يَتَبَاعِعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدُهُمْ يُؤْدِي الْأَمَانَةَ، فَيَقَالُ: إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا، وَيَقَالُ لِلرَّجُلِ: مَا أَعْقَلُهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ، وَمَا فِي قَلْبِهِ وَمِثْقَالُ حَبَّةِ خَرَذَلٍ مِنْ إِيمَانٍ، وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أَبَالِي أَيْكُمْ بَايَعْتُ، لَيْسَ كَانَ مُسْلِمًا رَدَدَهُ عَلَيَّ إِلْسَلَامُ، وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيَ رَدَدَهُ عَلَيَّ سَاعِيَهُ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا».

قَالَ التَّبَرِيرِيُّ: قَالَ أَبُو حَعْفَرٍ: حَدَّثُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أَحْمَدَ بْنَ عَاصِمَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدَ يَقُولُ: قَالَ الْأَصْمَعِيُّ وَأَبُو عَمْرُو وَغَيْرُهُمَا: جَذْرُ قُلُوبِ الرِّجَالِ. الْجَذْرُ: الْأَصْلُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ. وَالْوَكْتُ: أَثْرُ الشَّيْءِ الْيَسِيرُ مِنْهُ.

والْمَجْلُ: أَثْرُ الْعَمَلِ فِي الْكُفَّ إِذَا غَلَظَ۔ وقت با赫 میں پڑ جانے والا چھالا جب بڑا موٹا ہو جائے تو اسے مجمل کہتے ہیں۔

[انظر: ۷۰۸۶، ۷۲۷۶]

فائدہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ امانت و دیانت بڑی تیزی سے معدوم ہوتی چلی جائے گی حتیٰ کہ جو شخص پہلے دیانت دار تھا وہی بد دیانت ہن جائے گا۔ آبلے سے تشییر اس لیے دی ہے کہ آبلہ پھولا ہوا ہونے کی وجہ سے ظاہر اہمیت کا حامل نظر آتا ہے لیکن وہ اندر سے خالی ہوتا ہے۔ اسی طرح لوگ ظاہریک نظر آئیں گے لیکن ان کے دل نیکی اور دیانت سے خالی ہوں گے۔

[6498] حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”لوگوں کی مثال تو ایسے سوانحوں کی طرح ہے، جن میں سے تو کسی ایک کو بھی سواری کے قابل نہیں پائے گا۔“

۶۴۹۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ: أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ عَنْ الرَّهْبَرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّمَا النَّاسُ كَالْأَبْلَى الْمِوَالَةَ لَا تَكَادُ شَجَدْ فِيهَا رَاجِلَةً».

فائدہ: اس حدیث میں لوگوں سے مراد صحابہؓ کرام یا تابعین عظام نہیں کیونکہ ان کی فضیلت تو رسول اللہ ﷺ نے خود بیان فرمائی ہے بلکہ ان سے مراد مستقبل بعید کے لوگ ہیں کہ ان میں شاذ شاذ لوگ احکام شرع کی پابندی کریں گے، یعنی عوام الناس تعداد میں بہت زیادہ ہوں گے لیکن ان میں کام کے آدمی بہت کم ہوں گے۔ اکثریت، ان فرائض کو ضائع کر دے گی جو ان کے ذمے واجب الادا ہوں گے۔ آج مسلمان تقریباً ہر جگہ موجود ہیں مگر حقیقی مسلمان اگر علاش کیے جائیں تو انتہائی مایوسی ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود اللہ والوں سے زمین کبھی خالی نہیں ہوتی۔ واللہ المستعان۔

باب: ۳۶- ریا کاری اور شہرت طلبی کا بیان

(۳۶) بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

[6499] حضرت سلمہ بن کہمیں سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جدب اللہؓ کو کہتے سنا کہ نبی ﷺ نے فرمایا..... اور (حضرت جدب اللہؓ کے بعد) میں نے کسی کو بھی یہ کہتے نہیں سنا کہ نبی ﷺ فرمایا..... چنانچہ میں حضرت جدب اللہؓ کے قریب پہنچا تو میں نے سناء، وہ کہہ رہے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو انسان شہرت کا طالب ہو اللہ تعالیٰ اس کی بندگی سب کو تادے گا، اسی طرح جو کوئی لوگوں کو دکھانے کے لیے نیک کام کرے گا اللہ تعالیٰ

۶۴۹۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهْبٍ. وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعِيمَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدِبًا يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُهُ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - : «مَنْ سَمِعَ اللَّهَ بِهِ، وَمَنْ يُرَايِي يُرَايِي اللَّهَ بِهِ». [انظر: ۷۱۵۲]

دل کو نرم کرنے والی احادیث کا بیان

(قیامت کے دن) اس کی ریا کاری ظاہر کر دے گا۔“

باب: 37۔ جس نے اللہ کی اطاعت میں اپنے نفس کو
دبارکر کھا

[6500] حضرت معاذ بن جبل رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک دفعہ نبی ﷺ کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، میرے اور آپ کے درمیان صرف کچاوے کی پچھلی لکڑی تھی، آپ نے فرمایا: ”اے معاذ!“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں سعادت مندی کے ساتھ حاضر ہوں۔ پھر آپ تھوڑی دیر چلتے رہے، دوبارہ فرمایا: ”اے معاذ!“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں سعادت مندی کے ساتھ حاضر خدمت ہوں۔ پھر آپ کچھ دیر کے لیے چلتے رہے، آخر فرمایا: ”اے معاذ بن جبل!“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں سعادت مندی کے ساتھ حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تحسین معلوم ہے کہ اللہ کا اپنے بندوں کے ذمے کیا حق ہے؟“ میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی کو زیادہ علم ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اللہ کا اپنے بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ پھرائیں۔“ پھر آپ تھوڑی دیر چلتے رہے اور فرمایا: ”اے معاذ بن جبل!“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں سعادت مندی کے ساتھ حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”تھیں معلوم ہے، جب بندے یہ کام کر لیں تو ان کا اللہ کے ذمے کیا حق ہے؟“ میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کو ہی زیادہ علم ہے۔ آپ نے فرمایا: ”بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ انھیں عذاب نہ دے۔“

باب: 38۔ فرقی (عاجزی) اختیار کرنا

(۳۷) بَابُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللهِ

۶۵۰۰ - حَدَّثَنَا هُدَبَهُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَنَادٌ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعاذِ ابْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَ أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسَلِّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا آخِرَةُ الرَّغْنِ، فَقَالَ: «[یا] مَعَاذُ»، قُلْتُ: لَبِيكَ یا رَسُولَ اللهِ وَسَعْدِيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ: «[یا] مَعَاذ»، قُلْتُ: لَبِيكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدِيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ: «[یا] مَعَاذْ بْنَ جَبَلٍ»، قُلْتُ: لَبِيكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدِيْكَ قَالَ: «هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ؟» قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا». ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: «[یا] مَعَاذْ بْنَ جَبَلٍ»، قُلْتُ: لَبِيكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدِيْكَ، قَالَ: «هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوْهُ؟» قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ». [راجیع: ۲۸۵۶]

(۳۸) بَابُ التَّوَاضُع

حکم وضاحت: تواضع کے معنی اپنے سرتے سے تنزل کا اظہار ہے۔ یہ تمام اخلاق حسن کا اصل الاصول ہے۔ اگر تواضع نہ ہو تو کوئی عبادت بار آور نہیں ہوتی۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص اللہ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا رتبہ بلند کر دیتا ہے۔

[6501] حضرت انس بن مالک سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک اونچی تھی جسے عضباء کہا جاتا تھا۔ کوئی جانور بھی اس کے آگے نہیں بڑھ سکتا تھا۔ ایک دیہاتی اپنے اونٹ پر سوار آیا اور اس سے آگے بڑھ گیا۔ مسلمانوں پر یہ معاملہ بہت شاق گزرا اور کہنے لگے: افسوس! عضباء بیچھے رہ گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے خود پر یہ لازم کر لیا ہے کہ دنیا میں وہ کسی چیز کو بلند کرتا ہے تو اسے نیچے بھی لاتا ہے۔“

6501 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ : حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ لِلشَّيْءِ يَعْلَمُ نَافَةً . قَالَ : وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ : أَخْبَرَنَا الفَزَارِيُّ وَأَبُو حَالِدِ الْأَحْمَرِ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوَّبِلِ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَتْ نَافَةً لِرَسُولِ اللَّهِ يَعْلَمُ سُمَّيَ الْعَضَبَاءِ ، وَكَانَتْ لَا يُسْقَى ، فَجَاءَ أَغْرَابِيَ عَلَى قَعْدَةِ لَهُ فَسَبَقَهَا ، فَأَشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَقَالُوا : شِيكَةُ الْعَضَبَاءِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ يَعْلَمُ : «إِنَّ حَفْنًا عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ» . [راجح: ۲۸۷۱]

[6502] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جس نے میرے کسی ولی سے دُشمنی کی اس کے خلاف میری طرف سے اعلان جنگ ہے۔ اور میرا بندہ جن جن عبادتوں کے ذریعے سے میرا قرب حاصل کرتا ہے، ان میں سے کوئی عبادت مجھے اتنی پسند نہیں جس قدر وہ عبادت پسند ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے۔ میرا بندہ نوافل کے ذریعے سے بھی مجھ سے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کا کام بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ

6502 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنُ كَرَامَةَ : حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ مَخْلُدٍ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَلَالِ : حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَعِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ يَعْلَمُ : «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ : مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ أَذْتَهُ بِالْحَرْبِ ، وَمَا تَقْرَبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ . وَمَا زَالَ عَبْدِي يَتَقْرَبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَشْمَعُ بِهِ ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبَصِّرُ بِهِ ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا ، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا ، وَإِنْ سَأَلَنِي لِأُغْطِيَنِي ، وَلَمْ يَسْعَدْنِي

صحیح مسلم، الجنة، حدیث: 2588.

دل کو زرم کرنے والی احادیث کا بیان
 لَا عِيْدَنَهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ إِنَّا فَاعِلُهُ
 تَرَدَّدْتُ عَنْ نَفْسِي الْمُؤْمِنِ بِكُرْبَةِ الْمَوْتِ وَإِنَّا
 أَكْرَهُهُ مَسَاءَنَهُ۔

دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے
 اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ
 مجھ سے مانگے تو میں اسے دیتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے پناہ کا
 طالب ہو تو اس کو پناہ دیتا ہوں۔ میں کسی چیز میں تردید نہیں
 کرتا جس کو میں کرنے والا ہوتا ہوں جو مجھے مومن کی جان
 نکالتے وقت ہوتا ہے، وہ موت کی بوجہ تکلیف پسند نہیں کرتا
 اور مجھے بھی اسے تکلیف دینا اچھا نہیں لگتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث کا قطعاً یہ مطلب نہیں کہ بندہ میں اللہ بن جاتا ہے، نعم اللہ بن جاتا ہے، جس طرح علویہ یا اتحادیہ کہتے ہیں بلکہ
 حدیث کا مطلب یہ ہے کہ میرا بندہ جب میری عبادت میں غرق ہو جاتا ہے اور مرتبہ مجھوں پر بخیج جاتا ہے تو اس کے تمام حواس
 ظاہری اور باطنی شریعت کے تابع ہو جاتے ہیں۔ وہ ہاتھ، پاؤں کا ان اور آنکھ سے صرف وہی کام لیتا ہے جس میں اللہ کی مرضی
 ہوتی ہے۔ کوئی فعل بھی خلاف شریعت اس سے سرزنشیں ہوتا۔

باب: ۳۹۔ نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ”میں اور قیامت
 دونوں ایسے ہیں جیسے یہ دو انگلیاں ہیں“ کا بیان

(۳۹) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «بُعْثَتْ أَنَا
 وَالسَّاعَةُ كَهَائِنْ

(ارشاد باری تعالیٰ ہے): ”اور قیامت کا معاملہ تو بس
 آنکھ بچپنے کی طرح ہے۔“

[6503] حضرت سبل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں
 نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اور قیامت اس قدر
 نزدیک بھیجے گئے ہیں۔“ آپ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ
 فرمایا، پھر ان کو پھیلا دیا۔

﴿وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَمْنَحُ الْبَصَرِ﴾ الْأَيَّةُ
 [النحل: ۷۷]

۶۵۰۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرِيمٍ: حَدَّثَنَا
 أَبُو غَشَّانَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ:
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بُعْثَتْ أَنَا وَالسَّاعَةُ
 كَهَائِنْ» وَيُشَيرُ بِإِصْبَاعِيهِ فِيمَدُهُمَا۔ [راجع: ۴۹۳۶]

[6504] حضرت انس بن مالک سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ
 سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میں اور قیامت
 ان دونوں کی طرح بھیجے گئے ہیں۔“

۶۵۰۴ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا
 وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَأَبِي
 التَّيَّاحِ، عَنْ أَنْسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ:
 ”بُعْثَتْ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَائِنْ“۔

[6505] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی

۶۵۰۵ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا أَبُو

عَنْهُمَا سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میں اور قیامت ان دونوں کی طرح صحیح گئے ہیں۔“ آپ کی مراد وہ انگلیاں تھیں۔

بَكْرٌ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بَعْثُتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ»، يَعْنِي إِصْبَعَيْنِ.

اسرائیل نے ابو حصین سے روایت کرنے میں ابوکبر کی متابعت کی ہے۔

تَابِعُهُ إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ.

باب: 40- بلا عنوان

[6506] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ سورج اپنے مغرب سے طلوع ہو گا۔ جب سورج مغرب سے طلوع ہو گا اور سب لوگ اسے دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے۔ یہی وہ وقت ہو گا جب کسی کے لیے اس کا ایمان نفع نہیں دے گا جو اس سے قبل ایمان نہیں لایا ہو گا (یا جس نے ایمان کے بعد عمل خیر نہ کیا ہو گا)۔ قیامت اس قدر جلد آ جائے گی کہ دو آدمیوں نے کپڑا ہولا ہو گا لیکن وہ خرید و فروخت نہیں کر سکیں گے اور نہ اسے پیٹھی ہی سکیں گے۔ اور قیامت قائم ہو جائے گی جبکہ ایک آدمی اپنی اونٹی کا دودھ لے کر آ رہا ہو گا اور وہ اسے پی نہیں سکے گا۔ اور قیامت اس حال میں آ جائے گی کہ ایک شخص اپنا حوض تیار کر رہا ہو گا اور اس سے پانی نہیں پی سکے گا۔ اور قیامت آ جائے گی جبکہ ایک آدمی اپنا القسم اپنے منہ کی طرف اٹھائے گا اور وہ اس کو کھانہ نہیں سکے گا۔“

باب: 41- جو اللہ سے ملتا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملتا پسند کرتا ہے

[6507] حضرت عبادہ بن صامت رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو شخص

(40) بَابُ:

٦٥٠٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانٍ: أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّىٰ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ فَرَأَاهَا النَّاسُ أَمْتُوا أَجْمَعُونَ. فَذَاكَ حِينَ ﴿لَا يَقْعُدُ نَفَّا إِلَيْنَاهُ﴾ الْأُيَّةَ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجَالُونَ ظَوَاهِمَهُمَا بَيْهُمَا فَلَا يَبْيَأُعَانِيهِ وَلَا يَطْرُوْنَاهُ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ انْصَرَفَ الرَّجُلُ إِلَيْنَاهُ لِمُحْتَيْهِ فَلَا يَطْعُمُهُ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلْيِطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أَحَدُكُمْ أَكْلَهُ إِلَىٰ فِيهِ فَلَا يَطْعُمُهَا».

[راجع: ٨٥]

(41) بَابُ: مَنْ أَحَبَ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَ اللَّهُ لِقَاءُهُ

٦٥٠٧ - حَدَّثَنَا حَجَاجٌ: حَدَّثَنَا هَمَامٌ: حَدَّثَنَا فَتَادَةً عَنْ أَسِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ

اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنا پسند نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔“ یہن کرام المومنین حضرت عائشہؓ یا کسی دوسری زوجہ محمدؐ نے عرض کیا کہ مرنا تو ہم بھی پسند نہیں کرتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں یہ نہیں جو تم نے خیال کیا ہے بلکہ بات یہ ہے کہ ایماندار آدمی کو جب موت آتی ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے ہاں اکرام و احترام کی بشارت دی جاتی ہے جو اس کے آگے ہے، اس سے بہتر کوئی چیز اسے معلوم نہیں ہوتی، اس لیے وہ اللہ سے ملاقات کا خواہش مند ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ اور جب کافر کی موت کا وقت آتا ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کے ہاں ملنے والی سزا کا بتایا جاتا ہے تو جو شے اس کے آگے ہے وہ اسے انتباہی ناگوارنگزتی ہے، اس لیے وہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے، لہذا اللہ بھی اسے ملنا نہیں چاہتا۔

اس حدیث کو ابواد او ر عمر نے شعبہ سے بیان کرنے میں انصراف کیا ہے۔ سعید نے قادہ سے، انھوں نے زرارہ بن اوفی سے، انھوں نے سعد سے، انھوں نے حضرت عائشہؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

[6508] حضرت ابو موسیٰ اشعریؑ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔“

فائدہ: جب انسان پر نزع کی کیفیت طاری ہوتی ہے تو نیک انسان اپنے انعام کو بچشم خود دیکھ لیتا ہے اور فرشتے بھی اسے خوشخبری دیتے ہیں، اس وقت اس کا دل مچلتا ہے تاکہ جلد از جلد وہ نعمتیں حاصل کر سکے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے بندوں کے لیے تاریکی ہیں۔ اور جب برے آدمی کو فرشتوں کی خوفناک کیفیت سے اینے برے انعام کا پڑھ چل جاتا ہے کہ وہ سزا کا مستحق ہے

النبي ﷺ قال: «مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهَ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ». قَالَتْ عَائِشَةُ - أُوْفِيَ بِعَضُّ أَرْوَاحِهِ - : إِنَّا لِنَكْرَهِ الْمَوْتَ، قَالَ : «لَيْسَ ذَلِكَ، وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشَّرَ بِرِضْوَانِ اللَّهِ وَكَرَامَتِهِ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَانَهُ، فَأَحَبُّ لِقَاءَ اللَّهِ وَأَحَبُّ اللَّهَ لِقَاءَهُ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حَضَرَ بُشَّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَعُقُوبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهُ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَانَهُ، فَكَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ». .

إِخْتَصَرَهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَمْرُو عَنْ شُعبَةَ . وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

٦٥٠٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو
أَسَامَةَ عَنْ تُرَيْنِي، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي
مُوسَى عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَحَبَ لِقَاءَ اللَّهِ
أَحَبَ اللَّهُ لِقَاءً، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ
لِقَاءً».

محکم دلائل و برایں سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور فرشتے بھی اسے خبر دیتے ہیں تو اسے مرنے سے دشت ہوتی ہے، ایسے حالات میں وہ اللہ کے پاس جانا نہیں چاہتا کیونکہ اسے اپنا برالنظام نظر آ رہا ہوتا ہے۔

[6509] نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہؓ سعید سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب تدرست تھے تو فرمایا کرتے تھے: ”کسی نبی کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک وہ جنت میں اپنا مکان نہیں دیکھ لیتے، پھر انھیں اختیار دیا جاتا ہے۔“ پھر جب آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا تو آپ پر کچھ وقت غشی آئی، پھر جب ہوش آیا تو آپ چھٹ کی طرف گلکی لگا کر دیکھنے لگے، پھر فرمایا: ”اے اللہ! میں رفیقِ اعلیٰ کو اختیار کرتا ہوں۔“ میں نے اس وقت (دل میں) کہا: اب آپ ہمیں اختیار نہیں کریں گے اور مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ وہی حدیث ہے جو آپ ہمیں بیان فرمایا کرتے تھے۔ یہ آخری کلمہ تھا جو نبی ﷺ نے اپنی زبان سے ادا کیا: ”اے اللہ! میں رفیقِ اعلیٰ کو اختیار کرتا ہوں۔“

۶۵۰۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ : حَدَّثَنَا الْمَيْثَ عَنْ عَفَيْلٍ . عَنْ أَبْنَ شِهَابٍ : أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ ، وَعُرْوَةُ بْنُ الرَّبِيعِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ : أَنَّ عَائِشَةَ رَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ : «إِنَّ لَمْ يَقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعِدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْبِرُ ». فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأَسَهُ عَلَى فَخْذِي غُشْنِي عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ : «اللَّهُمَّ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى» ، قَلَّتْ : إِذَا لَا يَخْتَارُنَا ، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ . قَالَتْ : فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرَ كَلِمَةً تَكَلَّمُ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ : «اللَّهُمَّ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى» . [راجیع: ۴۴۳۵]

❖ فائدہ: رفیقِ اعلیٰ سے مراد باشدگان جنت حضرات انبیاء ﷺ، شہداء اور صالحین کی جماعت ہے جیسا کہ ایک روایت میں صراحت ہے۔

باب: 42- موت کی سختیاں

[6510] حضرت عائشہؓ سعید سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت آپ کے سامنے لکڑی یا چڑے کا ایک برا برتن تھا جس میں پانی تھا۔ عمر بن سعید کو شک ہے..... آپ اپنا ہاتھ اس پانی میں ڈالے، پھر اس ہاتھ کو اپنے چہرے پر پھیرتے اور فرماتے: ”اللہ کے سوا کوئی معبد برحق نہیں، بلاشبہ موت بہت سی تکلیفوں پر

(۴۲) بَابُ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ

۶۵۱۰ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الدُّجَانِ مَعْلُومٌ : حَدَّثَنَا عَبْيَسَى بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبْنُ أَبِي مُلِيْكَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرِ وَذُكْرَوْنَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبِرَهُ : أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُولُ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ عُلَيْهِ فِيهَا مَاءُ ، شَكَّ عُمَرُ

۱۔ صحیح البخاری، التفسیر، حدیث: 4586.

مشتمل ہے۔ ”پھر آپ نے اپنادست مبارک اوپر اٹھایا اور فرمایا: ”رفیقِ اعلیٰ کو پسند کرتا ہوں۔“ یہاں تک کہ آپ کی روں قبض کر لی گئی اور آپ کا باہم مبارک نیچے ڈھلک گیا۔

- فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهَا وَجْهَهُ وَيَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ سَكَرَاتٍ۔ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ: (فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى)، حَتَّىٰ فُضَّلَ وَمَالَتْ يَدُهُ۔

[راجع: ۸۹۰]

ابو عبد اللہ (امام جخاری رضی) کہتے ہیں کہ علیہ لکڑی کا اور رنگوہ چڑے کا برتن ہوتا ہے۔

فَالْأَوْبُ عَبْدُ اللَّهِ: الْأَعْلَمُ مِنَ الْخَسِيبِ، وَالرَّانِكُوُهُ مِنَ الْأَدَمِ۔

[6511] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ عرب کے بادیہ نشین سادہ منش لوگ نبی ﷺ کے پاس آتے اور آپ سے دریافت کرتے: قیامت کب آئے گی؟ آپ ان میں سے کسی شخص کو دیکھتے اور فرماتے: ”اگر یہ زندہ رہا تو اسے بڑھا پائیں آئے گا حتیٰ کہ تم پر تمہاری قیامت قائم ہو جائے گی۔“

٦٥١١ - حَدَّثَنِي صَدَقَةُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُهُ عَنْ هِشَامَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَغْرَابِ جُفَاهًا يَأْتُونَ النَّبِيَّ بِهِمْ فَيَسْأَلُونَهُ: مَتَى السَّاعَةِ؟ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ فَيَقُولُ: (إِنْ يَعْشُ هَذَا لَا يُدْرِكُهُ الْهَرَمُ حَتَّىٰ تَقُومَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ).

(راویٰ حدیث) ہشام نے کہا: قیامت سے مراد ان کی موت تھی۔

فائدہ: ہر انسان کی موت اس کے لیے قیامت ہے، یعنی یہ اس کے لیے قیامت صغیری ہے اور قیامت کبریٰ وہ ہے جو مرنے کے بعد حساب و کتاب کے لیے قائم ہوگی۔ مقصود یہ تھا کہ قیامت کبریٰ کے متعلق سوال کرنے کو چھوڑ دو، تو اللہ ہی جانتا ہے، تھیں اس وقت کے متعلق سوال کرنا چاہیے جس میں تمہارا وقت ختم ہو جائے گا۔

[6512] حضرت ابو قتادہ بن ربعی النصاری رضیؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک بنازہ گزرتا آپ نے فرمایا: ”یہ مستراح یا مستراخ منہ ہے، یعنی اسے آرام مل گیا یا اس سے آرام مل گیا۔ صحابہ نے پوچھا: اللہ کے رسول! مستراح اور مستراخ منہ کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: ”مومن شخص دنیا کی مشقوں اور اذیتوں سے اللہ عز وجل کی رحمت میں آرام پاتا ہے اور فاجر بندے سے لوگ، شہر، ورخت اور جانور آرام پاتے ہیں۔“

٦٥١٢ - حَدَّثَنَا إِشْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرُو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي فَنَادِيْهَ بْنِ رَبِيعَ الْأَنْصَارِيِّ: أَنَّهُ كَانَ يَحْدُثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ بِهِ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَاحَةِ رَبِيعَةِ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: (مُسْتَرِيْعٌ وَمُسْتَرَاخٌ مِنْهُ). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا الْمُسْتَرِيْعُ وَالْمُسْتَرَاخُ مِنْهُ؟ قَالَ: (الْأَبْعَدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْعُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَدَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ).

غَرَّ وَحَلَّ، وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيغُ مِنْهُ الْعِبَادُ
وَالْلِكَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُ». ([نظر: ٦٥١٣]

٦٥١٣ - حَدَّثَنَا مُسَدْدَدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ
رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
حَلْحَلَةَ: حَدَّثَنِي أَبْنُ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ فَتَادَةَ عَنْ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مُسْتَرِيغٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ:
الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيغُ». ([راجع: ٦٥١٢]

٦٥١٤ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ: حَدَّثَنَا سُعْيَانُ:
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِيهِ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ:
سَمِعَ أَنَّسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «يَتَبَعُ الْمَيْتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ إِلَيْهِنَّ وَيَقُولُونَ
مَعَهُ وَاحِدٌ، يَتَبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمْلُهُ، فَيَرْجِعُ
أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَقُولُونَ عَمْلُهُ». .

٦٥١٥ - حَدَّثَنَا أَبُو التَّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَادَ بْنُ
رَبِّدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبِينَ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا مَاتَ
أَخْدُوكُمْ عَرِضَ عَلَيْهِ مَقْعُدَهُ عَدُوَّهُ وَعَشِيشَهُ، إِمَّا
النَّارُ وَإِمَّا الْجَنَّةُ، فَيَقُولُ: هَذَا مَقْعُدُكَ حَتَّى
تُبَعَّثَ إِلَيْهِ». ([راجع: ١٣٧٩]

٦٥١٦ - حَدَّثَنَا عَلَيُّ بْنُ الْحَعْدَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ
عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَسْبُوا الْأَمْوَاتَ
فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَلُوا إِلَيْ مَا قَدَّمُوا». ([راجع: ١٣٩٣]

دل کو زم کرنے والی احادیث کا بیان
امام مجاهد کہتے ہیں: صور، بوق (سینگ اور بُل) جیسی
کوئی چیز ہے۔ زنجیر کے معنی ہیں: جنح۔

حضرت ابن عباس رض نے کہا: «الناقور» کے معنی ہیں:
صور۔ «الرَّاجِفَةُ» سے مراد چلی دفعہ صور میں پھونکنا اور
«الرَّادِفَةُ» سے مراد دوسرا دفعہ پھونکنا ہے۔

قالَ مُجَاهِدٌ: الْصُّورُ كَهِيَّةُ الْبُوقِ
﴿زنجير﴾ [الصفات: ۱۹]: صَيْخَةٌ.

قالَ أَبْنُ عَبَّاسٍ: ﴿النَّاقُورُ﴾ [المدثر: ۸]:
الْصُّورُ. ﴿الرَّاجِفَةُ﴾ [النَّازُورَاتِ: ۶]: الْتَّفَخَّةُ
الْأُولَى، وَ ﴿الرَّادِفَةُ﴾ [النَّازُورَاتِ: ۷]: الْتَّفَخَّةُ
الثَّانِيَةُ.

[6517] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انہوں
نے کہا کہ دو آدمی ایک مسلمان اور ایک یہودی آپس میں
بھگر پڑے۔ مسلمان نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے
حضرت محمد ﷺ کو تمام جہانوں پر بزرگی دی! اور یہودی
نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام
جهانوں پر برتری دی ہے! مسلمان یہودی کی یہ بات سن کر
خفا ہو گیا اور اس کے منہ پر ایک طمانچہ رسید کر دیا۔ یہودی
نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا اور مسلمان
کا واقعہ بتایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے موسیٰ علیہ السلام پر
فضیلت نہ دو کیونکہ قیامت کے دن تمام لوگ بے ہوش ہو
جائیں گے اور میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جسے ہوش
آئے گا، اس دوران میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ وہ عرش کا
کوتا تھا ہے ہوئے ہوں گے۔ مجھے معلوم نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام
ان لوگوں میں سے ہیں جو بے ہوش ہوئے لیکن مجھ سے
پہلے ہی ہوش میں آگئے یا وہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں
اللہ تعالیٰ نے (بے ہوشی سے) مستثنی کیا ہے۔"

[6518] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے،
انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "بے ہوشی کے وقت
تمام لوگ بے ہوش ہو جائیں گے اور سب سے پہلے اٹھنے
والا میں ہوں گا۔ اس وقت موسیٰ علیہ السلام عرش کو پکڑے ہوئے

6517 - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ:
حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ، عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ
الْأَعْرَجِ أَنَّهُمَا حَدَّثَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: أَشَبَّ
رَجُلًا: رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِّنَ
الْيَهُودِ، فَقَالَ الْمُسْلِمُ: وَالَّذِي اضطُفَنِي
مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمَيْنِ، فَقَالَ الْيَهُودِيُّ:
وَالَّذِي اضطُفَنِي مُوسَى عَلَى الْعَالَمَيْنِ، قَالَ:
فَعَظِيبَ الْمُسْلِمِ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ
الْيَهُودِيِّ. فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم
فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ، فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى،
فَإِنَّ النَّاسَ يَضْعَفُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ
يُقْبَقِي، فَإِذَا مُوسَى بَاطَشَ بِجَانِبِ الْعَرْشِ، فَلَا
أُدْرِي أَكَانَ مُوسَى فِيهِنَّ ضَعِيقًا فَأَفَاقَ فَبَلَى أَوْ
كَانَ مِنْ أَسْتَشْنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ». [راجع: ۲۴۱]

6518 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ:
حَدَّثَنَا أَبُو الرَّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: «يَضْعُفُ النَّاسُ حِينَ
يَضْعَفُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ قَامَ فَإِذَا مُوسَى أَخْدَدَ

ہوں گے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ ان لوگوں میں سے ہیں جو بے ہوش ہوئے، (لیکن وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے)۔“ اس حدیث کو حضرت ابوسعید خدری رض نے بھی نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

بِالْعَرْشِ فَمَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ۔

رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ۔ [راجع: ۲۴۱۱]

(۴۴) بَابُ : يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رَوَاهُ نَافِعٌ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ .

میں لے لے گا

اس امر کو حضرت نافع نے حضرت عبد اللہ بن عمر رض کے واسطے سے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

۶۵۱۹] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں پیٹھ لے گا، پھر فرمائے گا: اب میں ہوں بادشاہ، آج زمین کے بادشاہ کہاں گئے؟“

۶۵۱۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقاَتِلٍ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ : حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ قَالَ : «يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ وَيَطْرُوِي السَّمَاءَ يَوْمَئِنْ ثُمَّ يَقُولُ : أَنَا الْمَلِكُ ، أَنِّي مُلُوكُ الْأَرْضِ؟» [راجع: ۴۸۱۲]

۶۵۲۰] حضرت ابوسعید خدری رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قيامت کے دن ساری زمین ایک روٹی بن جائے گی جسے اللہ تعالیٰ الہ جنت کی میزبانی کے لیے اپنے ہاتھ سے الٹ پلٹ کرے گا، جیسے کوئی تم میں سے سفر میں اپنی روٹی الٹ پلٹ کرتا ہے۔“ پھر ایک یہودی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: اے ابوالقاسم! تم پر حُسن برکت نازل فرمائے، کیا میں تھیں قیامت کے دن الہ جنت کی سب سے پہلی ضیافت کی خبر نہ دوں؟ آپ نے فرمایا: ”کیوں نہیں۔“ اس نے کہا: قیامت کے دن یہ زمین ایک روٹی کی شکل اختیار کر لے گی جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا۔ تب نبی ﷺ نے ہماری طرف دیکھا

۶۵۲۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا الْلَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ ، عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدَرِيِّ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ : «تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُبْزَةً وَاحِدَةً ، يَتَكَبَّرُهَا الْجَبَارُ بِيَدِهِ ، كَمَا يَكْبُرُ أَحَدُكُمْ حُبْرَتُهُ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ». فَأَتَى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ قَالَ : بَارِكِ الرَّحْمَنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْفَاقِسِمِ أَلَا أُخْبِرُكَ بِنُرُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ : «بَلَى». قَالَ : تَكُونُ الْأَرْضُ حُبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ ، فَنَظَرَ النَّبِيُّ

دل کو زرم کرنے والی احادیث کا بیان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، إِنَّا نُحْكِيَ حَقًّا بَدَأْتُ تَوَاجِدُهُ ثُمَّ نَسِيَتْهُ، مَنْ تَعْصِمُ أَهْلَ جَنَّتِكَ يَرَاكُمْ؟ قَالَ: إِذَا مُهْمَّهُمْ بِالآمْ وَتُؤْنُونُ، قَالُوا: مَا هَذَا؟ قَالَ: ثُورٌ وَمُؤْنٌ يَأْكُلُ مِنْ رَائِدَةٍ كَبِيرَهُمَا سَبْعُونَ أَلْفًا.

پھر اتنا فتنے کہ آپ کے دانت نمایاں نظر آنے لگے۔ پھر اس نے کہا: میں تھیس اہل جنت کے سالن کی خبر نہ دوں؟ کہنے لگا: ان کا سالن بالام اور نون ہو گا۔ صحابہ کرام نے کہا: یہ کیا چیز ہے؟ اس نے کہا: نیل اور چھلی، جن کی لیکھی کے زائد نکٹے سے ستر ہزار آدمی کھائیں گے۔

[16521] حضرت سہل بن سعد رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”قیامت کے دن لوگوں کو سفید اور سرخی آمیز زمین پر اکھا کیا جائے گا جو سفید میدے کی روٹی کی طرح ہوگی۔“ سہل وغیرہ نے کہا: اس زمین پر کسی چیز کا کوئی نشان نہیں ہو گا۔

۶۵۲۱ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمَ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم بِقُولٍ: «يُخْسِرُ النَّاسُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ يَبْيَضُّاءَ غَفْرَاءَ كَفْرَصَةَ نَقْيَ». قَالَ سَهْلٌ - أَوْ غَيْرُهُ - لَيْسَ فِيهَا مَعْلَمٌ لَا حَدِيدٌ.

فَآمَدَهُ قرآن کریم کی بعض آیات سے زمین میں تبدیلی کی جو صورت سامنے آئی ہے وہ یہ ہے کہ زمین میں اس دن کوئی بلندی یا پستی نہیں رہے گی۔ سب پہاڑ زمین بوس کر دیے جائیں گے اور سب کھڈے بھر دیے جائیں گے، اس طرح سطح زمین ہموار اور ندی نالوں کو ملا کر پہلے سے بہت زیادہ بڑھ جائے گی اور سب سے اہم تبدیلی یہ ہو گی کہ سمندروں، دریاؤں اور ندی نالوں کو خشک کر دیا جائے گا۔ چونکہ سمندر کی سطح کا رقبہ خشکی کے رقبہ سے تین گناہ زیادہ ہے، اس طرح موجودہ زمین سے تبدیل شدہ زمین کم از کم چار گناہ بڑھ جائے گی اور دوسرا یہ کہ نشیب و فراز کے بجائے تمام زمین ہموار ہو گی۔ اس خنی زمین اور نئے آسان کے لیے طبعی قوانین بھی موجودہ قوانین سے الگ ہوں گے اور اسی زمین پر اللہ تعالیٰ کی عدالت قائم ہو گی۔ اعمال تو نئے کے لیے میزان بھی اسی زمین پر رکھی جائے گی، پھر لوگوں کے اعمال کے مطابق ان کی جزا اوسرا کے فیصلے بھی اسی جگہ ہوں گے۔

(۴۵) بَابُ الْحَشْرِ

خش وضاحت: حشر کی چار اقسام ہیں: دو کا تعلق عالم دنیا سے ہے جبکہ دو آخرت میں ہوں گے: جو حشر دنیا میں ہوں گے ان میں سے پہلا حشر سورہ حشر میں بیان ہوا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”وَهِيَ تُوْلِيْ بِهِ جِلَادَتِنِيْ كَوْنَتِ الْأَلْكَابِ“ وقت اہل کتاب کافروں کو ان کے گھروں سے نکال باہر کیا۔^۱ دوسرا حشر اس وقت ہو گا جب قرب قیامت میں مشرق سے آگ برآمد ہو گی جو لوگوں کو مغرب کی طرف لے جائے گی جس کا ذکر آئندہ احادیث میں آئے گا۔ جو دو حشر عالم آخرت میں ہوں گے ان میں سے پہلا حشر اس وقت ہو گا جب مردوں کو قبروں سے زندہ کر کے حساب و کتاب کے لیے میدان مجھر میں پیش کیا جائے گا جس کا ذکر

قرآن مجید میں ہے: ”ہم لوگوں کو جمع کریں گے اور کسی کو نہیں چھوڑیں گے۔“¹ آخری حشر اس وقت ہو گا جب فرشتے الٰہ جنت کو جنت میں اور الٰہ جہنم کو جہنم میں لے جائیں گے۔ اس کا ذکر سورہ زمر آیت: 71-73 میں ہے۔ حافظ ان جھوڑک لکھتے ہیں کہ ان میں پہلا حشر کوئی مستقل چیز نہیں بلکہ اس قسم کا حشر کئی مرتبہ مختلف اقوام کے متعلق ہوا ہے۔²

[6522] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”قیامت کے دن لوگوں کا حشر تین فرقوں میں ہو گا: ایک یہ کہ لوگ رغبت کرنے اور ذرنشے والے ہوں گے۔ دوسرا یہ کہ ایک اونٹ پر دو آدمی سوار ہوں گے، کسی پر تین ہوں گے، کسی پر چار ہوں اور کسی پر دس ہوں گے۔ اور تیسرا یہ کہ باقی ماندہ لوگوں کو آگ جمع کرے گی۔ جب وہ قیلولہ کریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ ٹھہرے گی، جب وہ رات گزاریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ رات گزارے گی اور جب وہ صحیح کریں گے تو آگ بھی صحیح کے وقت وہاں موجود ہو گی، نیز جب وہ شام کریں گے تو آگ بھی شام کے وقت ان کے ساتھ موجود ہو گی۔“

[6523] حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے پوچھا: اللہ کے رسول! کافر کا چہرے کے بل کیسے حشر کیا جائے گا؟ آپ رض نے فرمایا: ”کیا وہ ذات جس نے اسے دنیا میں دونوں پاؤں پر چلایا ہے اسے قدرت نہیں کہ اسے قیامت کے دن چہرے کے بل چلا دے؟“

(راوی حدیث) قادہ نے کہا: کیوں نہیں، ہمارے رب کی عزت و آبرو کی قسم اود منہ کے بل چلا سکتا ہے۔

[6524] حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے، انھوں

۶۵۲۲ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَبْنِ طَاؤْسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِيهِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسالم قَالَ: «يُخْسِرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثٍ طَرَائِقٍ: رَاغِبِينَ وَرَاهِيِّينَ، وَأَثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ، ثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، أَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، عَشَرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ، تَحْسُرُ بَعْيَتَهُمُ النَّارُ تَقْبِيلٌ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا، وَتَبَيْثُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَأْتُوا، وَتُضْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا، وَتُنْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا».

۶۵۲۳ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَعْدَادِيُّ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، كَيْفَ يُخْسِرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ؟ قَالَ: «أَلَيْسَ الَّذِي أَمْسَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمْشِيَ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟».

قَالَ قَتَادَةُ: بَلَى وَعِزَّةُ رَبِّنَا . [راجع: ۴۷۶۰]

۶۵۲۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ: حَدَّثَنَا سُفِّيَانُ: قَالَ

1 الکھف: 47. 2 فتح الباری: 11/460.

لے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "تم اللہ سے برهنہ پاؤں، برهنہ جسم اور غیر مختون پیدل چلتے ہوئے ملاقات کرو گے۔"

سفیان نے کہا: اس حدیث کو ہم ان (نویادیں) احادیث میں سے شمار کرتے ہیں جسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے براہ راست نبی ﷺ سے سنا ہے۔

[6525] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ فرماتے سنا: "تم اللہ تعالیٰ سے نگلے پاؤں، برهنہ جسم اور غیر مختون حالت میں ملاقات کرو گے۔"

[6526] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ ہمیں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: "یقیناً تم لوگ برهنہ پاؤں، برهنہ تن اور غیر مختون اٹھائے جاؤ گے۔ جس طرح ہم نے تھیں پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح تھیں لوٹائیں گے....." قیامت کے دن تمام خلائق میں سب سے پہلے ہے پوشک پہنائی جائے گی وہ ابراہیم خلیل اللہ ہوں گے۔ اس دوران میں میری امت میں سے کچھ لوگوں کو جن کے اعمال نامے باسیں ہاتھ میں ہوں گے گرفتار کر کے لایا جائے گا، میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آپ نہیں جانتے کہ انھوں نے تمہارے بعد کیا کیا بدعتات نکالی تھیں۔ اس وقت میں بھی وہی کبوں گا جو اللہ کے نیک بندے نے کہا تھا: "اے اللہ! جب تک میں ان میں موجود رہا میں ان کا نگہبان تھا....." مجھے کہا جائے گا: یہ لوگ یہیں اپنی ایڑیوں کے مل پھرتے ہی رہے (مردہ ہوتے رہے)۔"

دل کو زرم کرنے والی احادیث کا بیان
عمرُو: سمعَتْ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرَ: سَمِعْتُ أَبْنَ عَبَّاسَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِنَّكُمْ مُلَاقُو اللَّهِ حُفَّةً عَرَاهَ مُشَاةً غُرَّاً۔ [راجح: ۲۳۴۹]

قالَ سُفِيَّانُ: هَذَا مِمَّا نَعْدَ أَنَّ أَبْنَ عَبَّاسَ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ.

[6525] - حَدَّثَنَا قَتْبَيْهُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفِيَّانُ عَنْ عَمْرِو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: إِنَّكُمْ مُلَاقُو اللَّهِ حُفَّةً عَرَاهَ غُرَّاً۔ [راجح: ۲۳۴۹]

[6526] - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُنَدُّرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْمُغَيْرَةِ بْنِ التَّعْمَانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: قَامَ فِي النَّبِيِّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ: إِنَّكُمْ تُحَشِّرُونَ حُفَّةً عَرَاهَ غُرَّاً ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقِنَا يُعِيدُهُ﴾ الْآيَةُ، [الأنبياء: ۱۰۴] وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَقَيْنِ يُكَسِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ الْخَلِيلُ، وَإِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتُ الشَّمَالِ، فَأَقُولُ: يَا رَبَّ أَصْحَابِي، فَيَقُولُ اللَّهُ: إِنَّكَ لَا تَنْدِري مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾ إِلَيْ فَوْلِه: ﴿الْحَكِيمُ﴾ (الحادية: ۱۱۸، ۱۱۷) قَالَ: فَيُقَالُ: إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ۔ [راجح: ۲۳۴۹]

[6527] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم نگلے پاؤں نگئے جسم اور غیر مختون حالت میں اٹھائے جاؤ گے۔“ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا مرد، عورتیں ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس وقت معاملہ اس سے کہیں زیادہ سمجھنے ہوگا، اس کا خیال بھی کوئی نہیں کر سکے گا۔“

٦٥٢٧ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا حَالِدٌ أَبْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَعِيرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلِيقَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ أَبْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”تُخْسِرُونَ حَفَاظَةَ عِرَاءَ غُرْلَاً“. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ؟ فَقَالَ: ”أَلَّا مُرْأَةٌ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يُهْمِمُهُ ذَلِكُ“. ۲۸

٦٥٢٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شَعْبُهُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي قُبَّةِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: ”أَتَرَضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُّعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟“ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: ”أَتَرَضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟“ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: ”أَتَرَضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا شَطْرًا أَهْلِ الْجَنَّةِ؟“ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: ”إِنَّ لِأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا شَطْرًا أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَذَلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا تَقْسُمُ مُسْلِمَةً وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشَّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثُّورِ الْأَسْوَدِ، أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثُّورِ الْأَحْمَرِ.“

[انظر: ٦٦٤٦]

٦٥٢٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثُورٍ، عَنْ أَبِي الْعَيْثَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”أَوْلُ مَنْ يُدْعَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ آدَمُ فَتَرَاهُ ذُرْيَتَهُ فَيَقُولُ: هَذَا أَبُوكُمْ آدَمُ، فَيَقُولُ: لَيْكَ وَسَعْدَيْكَ، فَيَقُولُ: أَخْرُجْ

[6528] حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ ایک نیچے میں تھے، آپ نے فرمایا: ”کیا تم اس بات پر خوش ہو کہ اہل جنت کا ایک چوچھائی رہو؟“ ہم نے کہا: جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا: ”کیا تم اس بات پر خوش ہو کہ اہل جنت کا تم ایک تہائی رہو؟“ ہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم اس پر خوش ہو کہ اہل جنت کا تم نصف رہو؟“ ہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”مجھے اس ذات کی قسم جس کے باہم میں میری جان ہے! میں امید رکھتا ہوں کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے۔ یہ اس لیے کہ جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہوں گے اور تم اہل شرک کے مقابلے میں اس طرح ہو گے جس طرح سیاہ نیل کے جسم پر سفید بال ہو یا جسے سرخ نیل کے جسم پر ایک سیاہ بال ہو۔“

[6529] حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن سب سے پہلے آدم کو کپارا جائے گا تو ان کی اولاد انھیں دیکھے گی، کہا جائے گا: یہ تمہارے باپ آدم ہیں۔ حضرت آدم جواب دیں گے: میں سعادت مندی کے ساتھ حاضر خدمت ہوں۔ اللہ تعالیٰ

فرمائے گا: اپنی نسل میں سے دوڑخ کا حصہ الگ کر دو۔ حضرت آدم علیہ عرض کریں گے: اے پروردگار! کس نسبت سے الگ کروں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: سو میں سے ننانوے۔“ صحابہ نے پوچھا: اللہ کے رسول! جب ہم میں سے ننانوے فیصلہ کال لیے جائیں گے تو باقی کیا بچے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ” بلاشبہ میری امت سابقہ امتوں کے مقابلے میں، سیاہ نسل میں سفید بال کی طرح ہوگی۔“

بَعْثَ جَهَنَّمَ مِنْ ذُرَيْتَكَ، فَيَقُولُ : يَا رَبَّ، كَمْ أَخْرُجُ ؟ فَيَقُولُ : أَخْرُجْ مِنْ كُلَّ مِائَةٍ تِسْعَةَ وَتِسْعِينَ . فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ، إِذَا أَخْدَ مِنَ مِنْ كُلَّ مِائَةٍ تِسْعَةَ وَتِسْعِينَ، فَمَاذَا يَنْقَى مِنَّا ؟ قَالَ : إِنَّ أَمْتَيَ فِي الْأُمَّمِ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الشَّوْرِ الْأَسْوَدِ .“

(٤٦) بَابٌ : ﴿إِنَّ رَزْلَةَ السَّاعَةِ شَفَعَةٌ عَظِيمَةٌ﴾ [الحج: ١١] ﴿أَرْفَتَ الْأَرْضَةَ﴾ [الجم: ٥٧] ﴿أَفَتَرَبَتِ السَّاعَةُ﴾ [القمر: ١١].

٦٥٣ - حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى : حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَغْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : [قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ] «يَقُولُ اللهُ يَا آدُمْ، فَيَقُولُ : لَتَيْكَ وَسَعْدِيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدِيْكَ، قَالَ : يَقُولُ : أَخْرُجْ بَعْثَ النَّارِ، قَالَ : وَمَا بَعْثَ النَّارِ؟ قَالَ : مِنْ كُلِّ أَلْفِ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةَ وَتِسْعِينَ فَذَلِكَ حِينَ يَشِيبُ الصَّغِيرُ وَرَضَعُ كُلُّ ذَاتٍ حَمَلَ حَمَلَهَا وَتَرَى النَّاسَ شَكَرَى وَمَا هُمْ يُشَكَرَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللهِ شَدِيدٌ» [الحج: ٢] فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا : يَا رَسُولُ اللهِ، أَيْمَنًا ذَلِكَ الرَّجُلُ؟ قَالَ : «أَبْشِرُوا فِيَّانَ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفَانَا وَمِنْكُمْ رَجُلٌ»، ثُمَّ قَالَ : «وَالَّذِي تَقْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ»، قَالَ : فَحَمَدْنَا اللهَ وَكَبَرْنَا، ثُمَّ قَالَ : «وَالَّذِي تَقْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا شَطَرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ»،

اہل جنت کا ایک تھائی ہو گے۔ ” راوی کہتا ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و شنا کی اور نعمہ تکبیر بلند کی، پھر آپ نے فرمایا: ” اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے امید ہے کہ آدھا حصہ اہل جنت کا تم ہو گے۔ دوسرا امتوں کے مقابلے میں تمہاری مثال ایسے ہے جیسے سیاہ نیل کی جلد پر ایک سفید بال ہو یا وہ سفید داغ جو گدھے کے اگلے باوں میں ہوتا ہے۔ ”

إِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْأُمَّةِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي
جَلْدِ الثُّورِ الْأَسْوَدِ، أَوْ كَالْرَّفْقَةِ فِي ذِرَاعِ
الْحِمَارِ». [راجع: ٣٣٤٨]

❖ فائدہ: اس سے پہلی حدیث میں اہل جنت کی نسبت اہل جہنم کے مقابلے میں ایک فیصلہ تھی جبکہ اس حدیث میں ایک ہزار میں سے ایک بیان ہوئی ہے، اس تعارض کے محدثین نے کہی ایک جواب دیے ہیں: * ایک عدد دوسرے عدد کے منافی نہیں بلکہ مقصد اہل ایمان کی قلت اور اہل کفر کی کثرت بیان کرتا ہے۔ * تمام اولاد آدم کی نسبت ہزار میں سے ایک اور یا جو ج ماجراج کے علاوہ نسبت سو میں سے ایک ہوگی۔ * تمام جخلوق کے اعتبار سے ہزار میں سے ایک اور اس امت کے لحاظ سے سو میں سے ایک ہو گی۔ * کفار کے اعتبار سے نسبت ہزار میں سے ایک جبکہ گناہ کاروں کے لحاظ سے ایک فی صد ہوگی۔

اب: 47- ارشاد باری تعالیٰ: "کیا نجیس یقین نہیں کہ وہ عظیم دن میں اٹھائے جائیں گے، جس دن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے" کا بیان

(٤٧) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : ﴿أَلَا يَطْئِشُ
أُولَئِكَ أَنَّهُمْ مُبَغِّثُونَ﴾ لِيَوْمِ عَظِيمٍ ۝ يَوْمَ يَقُومُ
الْإِنْسَانُ لِرَبِّ الْمَلَائِكَةِ ﴿(المطففين: ٦-٤)

حضرت ابن عباس رض نے ﴿وَنَقْطَعْتُ بِهِمُ الْأَسْبَاب﴾ کا مطلب بیان کیا ہے کہ دنیا کے رشتے ناتے سب ختم ہو جائیں گے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ॥ وَقَطَعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ॥
[القراءة: ١٦٦] قَالَ: إِلَهُ صَلَاثٌ فِي الدُّنْيَا.

[6531] حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے «بِيَوْمٍ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ» کی تفسیر میں فرمایا: ”لوگوں میں سے کچھ نصف کانوں کی لون توک اپنے پسینے میں کھڑے ہوں گے۔“

٦٥٣١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبْيَانَ: حَدَّثَنَا عَيْنَى بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا أَبْنُ عَوْنَى عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ، «وَيَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ» قَالَ: «يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي رَشِحَةٍ إِلَى أَنْصَافِ أُدُنِيهِ». [راجع:]

[6532] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن لوگ پسینے میں شرابور ہوں گے حتیٰ کہ ان کا پیسہ زمین میں ستر ہاتھ تک پھیل جائے گا اور ان کے منہ تک پہنچ کر کانوں کو چھوٹے لگے گا۔“

۶۵۳۲ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي سَلِيمَانُ عَنْ نُوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسّلّم قَالَ: «يَعْرَفُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّىٰ يَذْهَبَ عَرَفُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَلِلْجِمْعِهِمْ حَتَّىٰ يَتَلَقَّعَ آذَانَهُمْ».

باب: ۴۸- قیامت کے دن قصاص لیا جانا

اسی کو الحاقہ کہتے ہیں کیونکہ اس دن بدلا ملے گا اور وہ کام ہوں گے جو منی برحقیقت ہیں۔ الحاقہ اور الحاقہ کے ایک ہی معنی ہیں۔ الْقَارِعَةُ، الْغَاشِيَةُ اور الْصَّاحِخَةُ بھی ہم معنی اور قیامت کے نام ہیں۔ اور تغایں کے معنی یہ ہیں کہ اہل جنت، وزخیوں کی جانبیاد و بالیں گے۔

[6533] حضرت عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا فیصلہ لوگوں کے درمیان ہوگا وہ ناتح خون کے متعلق ہوگا۔“

[6534] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنے کسی بھائی پر ظلم کیا ہو تو اسے چاہیے کہ اس سے معاف کرا لے کیونکہ وہاں درہم و دینار نہیں ہوں گے قبل اس کے کہ اس کے بھائی کا بدلا چکانے کے لیے اس کی نیکیوں سے کچھ لیا جائے۔ اگر اس کی نیکیاں نہیں ہوں گی تو مظلوم بھائی کی برا ایکاں اس پر ذال دی جائیں گی۔“

[6535] حضرت ابو سعید خدری رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اہل ایمان جہنم

وَهِيَ الْحَاقَةُ لِأَنَّ فِيهَا الشَّوَابُ وَحَوَاقُ الْأُمُورِ. الْحَقَّةُ وَالْحَاقَةُ وَالْحَادِدُ، وَالْفَارِعَةُ وَالْغَاشِيَةُ وَالصَّاحِخَةُ، وَالْتَّعَابُونُ: عَبْنُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَهْلَ النَّارِ.

۶۵۳۳ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ: سَمِعْتَ عَبْدَ اللَّهِ: قَالَ التَّبَّيُّ صلی اللہ علیہ وسّلّم: «أَوْلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ بِالدَّمَاءِ». [انظر: ۶۸۶۴]

۶۵۳۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسّلّم قَالَ: «مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخْيَهِ فَلِسَخْلَلَهُ مِنْهَا، فَإِنَّهُ لَيْسَ ثُمَّ دِيَنَارٌ وَلَا درْهَمٌ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُؤْخَدَ لِأَخْيَهِ مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أَخْدَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَخْيَهِ فَطَرِحْتُ عَلَيْهِ». [راجع: ۲۴۴۹]

۶۵۳۵ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا زَيْرِيدُ بْنُ زُرْبَعٍ «وَزَرَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ وَنَنْ غَلِّ»

سے چھکارا پا جائیں گے تو دوزخ و جنت کے درمیان اٹھیں ایک پل پر رُوك لیا جائے گا، پھر دنیا میں جو ایک دوسرا پر ظلم و ستم کیا ہو گا اس کا تصالص اور بدله لیا جائے گا حتیٰ کہ جب وہ پاک صاف ہو جائیں گے تو انھیں جنت میں جانے کی اجازت ہو گی۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اہل جنت میں سے ہر ایک جنت میں اپنا مقام دنیا میں اپنے گھر کی نسبت زیادہ جانے والا ہو گا۔“

[الأعراف: ٤٣] قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمَوَّلَى النَّاجِيِّ: أَنَّ أَبَا سَعِيدَ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ التَّارِ فَيَجْبَسُونَ عَلَى فَطْرَةِ بَيْنِ الْجَنَّةِ وَالْتَّارِ، فَيَقْتَصُ لِيَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضِ مَظَالِيمِ كَانُوا يَتَّهِمُونَ فِي الدُّنْيَا، حَتَّى إِذَا هُدُبُوا وَنَفَوا أَذْنَ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ، فَوَالَّذِي نَفَسَ رَحْمَةً مُحَمَّدٌ بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُهُمْ أَهْدَى بِمَتَّرِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَتَّرِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا».

[درائع: ۲۴۴۰]

باب: ۴۹- جس کا باریک بنی سے حساب لیا گیا تو وہ ہلاک ہو گیا

[6536] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس کا حساب کے وقت مناقشہ ہوا اس کو تو ضرور عذاب ہو گا۔“ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا: ”عترقبہ ان سے ہلاک حساب لیا جائے گا؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد تو صرف چیزی ہے۔“

مجھ سے عمرو بن علی نے بیان کیا، ان سے بھی نے، ان سے عثمان بن اسود نے، انھوں نے کہا: میں نے اہن ابی ملکیہ سے نہ، انھوں نے کہا: میں نے سیدہ عائشہؓ سے سنا، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے ایسا ہی سن۔

اس روایت کی متابعت ابن جریج، محمد بن سلیم، ایوب اور صالح بن رستم نے کی، انھوں نے اہن ابی ملکیہ سے، انھوں نے سیدہ عائشہؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے

(٤٩) بَابٌ: مَنْ تُوقَشَ الْحِسَابَ عُذْبَ

٦٥٣٦ - حَدَّثَنَا عَيْنِدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ تُوقَشَ الْحِسَابَ عُذْبَ»، قَالَتْ: قُلْتُ: أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: «فَسَوْفَ يُحَاسَّبُ حِسَابًا يَسِيرًا»؟ [الأشفاق: ٨] قَالَ: «ذَلِكِ الْعَرْضُ».

حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلَيِّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ مِنْهُ. [درائع: ۱۰۳]

وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ، وَأَيُوبُ، وَصَالِحُ بْنُ رُسْتَمَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

بیان کیا۔

[6537] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص سے بھی قیامت کے دن حساب لیا گیا تو وہ ہلاک ہوا۔“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! کیا اللہ تعالیٰ نے خود نہیں فرمایا: جس شخص کا نامہ اعمال اس کے دامیں ہاتھ میں دیا گیا تو عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس سے مراد تو اعمال کا پیش کیا جانا ہے، قیامت کے دن جس کا باریک بینی سے ماحصلہ ہوا تو اسے یقیناً عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔“

۶۵۳۷ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَصْوُرٍ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبَادَةَ : حَدَّثَنَا حَاتِمٌ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلِيقَةَ : حَدَّثَنِي الْفَالِيْسُ ابْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنِي عَائِشَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : «لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا هَلَكَ» ، فَقَلَّتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : «فَإِنَّمَا مَنْ أُوقَتَ كِتَبَهُ يُسَيِّدَهُ ؎ فَسُوفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يُسَيِّرًا» ؟ [الاشتقاق: ۸، ۷] فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ : «إِنَّمَا ذَلِكَ الْأَرْضُ ، وَلَيْسَ أَحَدٌ يُنَاقِشُ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عُذْبَ». [راجع: ۱۰۳]

[6538] حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فرماتے تھے: ”قیامت کے دن کافر کو لا یا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا: بھلا بتا تو کہی اگر تیرے پاس زمین بھر کر سونا ہو تو کیا (وہ سارے کا سارا) تو بطور فدیہ دے دے گا؟ وہ کہے گا: ہاں۔ (اس وقت) اسے کہا جائے گا: یقیناً تجوہ سے (دنیا میں) اس سے بہت آسان چیز کا مطالبہ کیا گیا تھا۔“

۶۵۳۸ - حَدَّثَنَا عَلَيْهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ : حَدَّثَنَا مَعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ : حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَنَادَةَ ، عَنْ أَنَسِ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ : وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبَادَةَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ عَنْ قَنَادَةَ : حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ نَبِيَ اللَّهِ قَالَ يَقُولُ : «يُجَاهَ بِالْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقَالُ لَهُ : أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا أَكْنَتَ تَفَتَّدِي بِهِ؟ فَيَقُولُ : نَعَمْ ، فَيَقَالُ لَهُ : قَدْ كُنْتَ سُلْطَنَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذَلِكَ» . [رابع: ۳۳۳۴]

[6539] حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تم میں ہر ہر فرد سے اس طرح کلام کرے گا کہ اس کے اور بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہو گا۔ پھر وہ دیکھے

۶۵۳۹ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ : حَدَّثَنِي خَيْشَمَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ قَالَ : «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ بِيَنْهُ وَبِيَنَهُ مَحْكُمْ دَلَّلَ وَبِرَاءَنِ سَمِينَ، مَتْنَوْ وَمَنْفَرَدَ مَوْضِعَاتٍ پَرِ مشتملٍ مفتَ آن لَائِنَ مَكْتَبَةٍ

گا تو اس کے سامنے اسے کوئی چیز نظر نہیں آئے گی۔ پھر وہ آگے دیکھے گا تو آگ اس کا استقبال کرے گی، لہذا تم میں سے جو آگ سے بچنے کی طاقت رکھتا ہو تو ضرور بچ، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے سے ہی ممکن ہو۔

[6540] حضرت عدی بن حاتم رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جہنم سے بچو۔“ پھر آپ نے اپنا چہرہ پھیر لیا اور ناگواری کا اظہار کیا۔ پھر فرمایا: ”جہنم سے بچو۔“ پھر آپ نے اپنا چہرہ پھیر لیا اور ناگواری کا اظہار کیا۔ تین مرتبہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ ہمیں اس سے خیال پیدا ہوا کہ آپ جہنم کو دیکھ رہے ہیں، پھر آپ نے فرمایا: ”جہنم سے بچو، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے سے ممکن ہو۔ جسے یہ بھی نہ ملے تو اسے کسی اچھی بات کہنے کے ذریعے سے ہی بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔“

**باب: ۵۰- جنت میں ستر ہزار خوش نصیب بلا حساب
داخل ہوں گے**

[6541] حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میرے سامنے اتنی بیش کی گئیں۔ ایک نبی گزر اس کے ساتھ اس کی پوری امت تھی۔ کسی نبی کے ساتھ چند لوگ تھے۔ کوئی نبی گزر اس کے ساتھ دس آدمی تھے جبکہ ایک نبی کے ساتھ پانچ لوگ تھے۔ ایک نبی تن تھا تھا۔ پھر میں نے دیکھا تو لوگوں کی ایک بہت بڑی جماعت دور سے نظر آئی۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا: کیا یہ میری امت ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، بلکہ آپ افق کی طرف رکھیں۔ میں نے ادھر دیکھا تو ایک زبردست جماعت دکھائی دی۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ آپ کی امت ہے۔ ان کے آگے آگے جو ستر ہزار کی تعداد ہے، ان سے

تَرْجُمَانُ، ثُمَّ يَنْتَرُ فَلَا يَرَى شَيْئًا قُدَّامَهُ ثُمَّ يَنْتَرُ
يَئِنَّ يَدَيْهِ فَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ
يَتَفَقَّدِ النَّارَ وَلَوْ بِشَيْقَنَ تَمْرَةً۔ [راجع: ۱۴۱۳]

٦٥٤٠ - قَالَ الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي عَمْرُو عَنْ
خَيْثَمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنْقُوا النَّارَ»، ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَّاهَ، ثُمَّ
قَالَ: «إِنْقُوا النَّارَ»، ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَّاهَ ثَلَاثًا،
حَتَّى ظَنَّا أَنَّهُ يَنْتَرُ إِلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: «إِنْقُوا النَّارَ
وَلَوْ بِشَيْقَنَ تَمْرَةً، فَمَنِ لَمْ يَجِدْ فِيكُلْمَةً طَيِّبَةً».
[راجع: ۱۴۱۳]

**(۵۰) بَابٌ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا
بِغَيْرِ حِسَابٍ**

٦٥٤١ - حَدَّثَنَا عِمَّارُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا أَبْنُ
فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ:
وَحَدَّثَنِي أَسِيدُ بْنُ رَيْدٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ
حُصَيْنٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ:
حَدَّثَنِي أَبْنُ عَبَاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
«عَرَضْتُ عَلَيْهِ الْأُمَّمُ، فَأَجِدُ النَّبِيَّ يَمْرُّ مَعَهُ
الْأُمَّةُ، وَالنَّبِيُّ يَمْرُّ مَعَهُ النَّفَرُ، وَالنَّبِيُّ يَمْرُّ مَعَهُ
الْعَشْرُ، وَالنَّبِيُّ يَمْرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ، وَالنَّبِيُّ يَمْرُّ
وَحْدَهُ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ، قُلْتُ: يَا
جُبَيْرُ! هُؤُلَاءِ أُمَّتِي؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنَّ انْظُرْ
إِلَى الْأَفْقِ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ. قَالَ:

نے حساب لیا جائے گا اور نہ انھیں عذاب ہو گا۔ میں نے پوچھا: ایسا کیوں ہو گا؟ انھوں نے کہا: یہ لوگ بدن کو نہیں داشت، نہ دم جہاز کرتے ہیں اور نہ بدشکونی ہی لیتے ہیں بلکہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ ”بھر عکاشہ بن محسن بن عکاشہ

اٹھ کر آپ کی طرف آگے بڑھے اور عرض کی: آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان لوگوں میں سے کر دے۔ آپ نے دعا کی: ”اے اللہ! اسے بھی ان میں کر دے۔“ اس کے بعد ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی: میرے لیے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں کر دے

آپ نے فرمایا: ”عکاشہ تم سے بازی لے گیا ہے۔“

[6542] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله و سلم و آمین کو یہ فرماتے ہوئے سنائی: ”میری امت سے ایک گروہ جنت میں داخل ہو گا جن کی تعداد ستر ہزار ہو گی، ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔“ حضرت ابو ہریرہ رض نے بیان کیا کہ حضرت عکاشہ بن محسن رض اپنی دھاری دار کسلی اٹھائے ہوئے کھڑے ہوئے جوان کے جسم پر تھی اور عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ سے دعا کریں وہ مجھے بھی ان لوگوں میں کر دے۔ آپ رض نے دعا کی: ”اے اللہ! اسے بھی ان لوگوں میں سے کر دے۔“ اس کے بعد ایک انصاری صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول! دعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ آپ نے فرمایا: ”عکاشہ تم پر سبقت لے گیا ہے۔“

[6543] حضرت کبل بن سعد رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ و آله و سلم و آمین نے فرمایا: ”میری امت سے ستر ہزار یا ستر لاکھ (راوی کو تعداد میں شک ہے) جنت میں اس طرح داخل ہوں گے کہ ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑے

ہٹؤلاءِ امّتک، وَهُؤلاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا فُدَامَهُمْ لَا حِسَابٍ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابٌ۔ قُلْتُ: وَلِمَ؟ قَالَ: كَانُوا لَا يَكْتُونَ، وَلَا يَسْتَرُقُونَ، وَلَا يَتَطَيَّرُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ، فَقَامَ إِلَيْهِ عُكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: (اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ)، ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ: (سَبِّقْتَ بِهَا عُكَاشَةً)۔ [راجیع: ۳۴۱۰]

۶۵۴۲ - حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ أَسَدٍ: خَبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الرُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ و آله و سلم و آمین يَقُولُ: (يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا تُضَيِّعُهُمْ وُجُوهُهُمْ إِذَا عَاهَهُ الْقَمَرُ لَيْلَةَ الْبَدْرِ)، وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَامَ عُكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ زِمْرَةَ عَلَيْهِ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: (اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ)، ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: (سَبِّقْتَ عُكَاشَةً)۔ [راجیع: ۵۸۱۱]

۶۵۴۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرِيمَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَسَانَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ و آله و سلم و آمین: (لَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا - أَوْ سَبْعِمِائَةَ أَلْفِ، شَكَ

ہوئے ہوں گے اور ان کے اگلے پچھلے سب بیک وقت داخل ہوں گے۔ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔“

(6544) حضرت ابن عمر رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اہل جنت، جنت میں اور اہل جہنم، وزن میں داخل ہو جائیں گے تو ایک اعلان کرنے والا ان کے درمیان اعلان کرے گا: اے جہنم والو! اب تھیں موت نہیں آئے گی اور اے جنت والو! تھیں بھی موت نہیں آئے گی بلکہ ہمیشہ یہیں رہنا ہو گا۔“

(6545) حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اہل جنت سے کہا جائے گا: اے اہل جنت! تم نے یہاں ہمیشہ رہنا ہے، تھیں موت نہیں آئے گی اور اے اہل وزن! تھیں بھی یہاں ہمیشہ رہنا ہے، تھیں موت نہیں آئے گی۔“

❖ فائدہ: صحیح بخاری کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب اہل جنت، جنت میں چلے جائیں گے تو موت کو ان کے درمیان لا کر ذبح کر دیا جائے گا، پھر مذکورہ اعلان کیا جائے گا تاکہ اہل جنت کو انتہائی فرحت اور اہل جہنم کو انتہائی غم ہو۔¹

باب: ۵۱- جنت اور جہنم کے اوصاف کا بیان

حضرت ابوسعید خدری رض بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”سب سے پہلا کھانا جو اہل جنت تناول کریں گے وہ مجھلی کے جگر کا لکڑا ہو گا۔“

عدن کے معنی ہیں: ہمیشہ رہنا۔ کہا جاتا ہے: عَدْنُ

فِي أَحَدِهِمَا - مُتَمَاسِكِينَ أَحَدُ بَعْضُهُمْ يَعْصِي
حَتَّى يَدْخُلَ أَوْلَاهُمْ وَآخِرُهُمُ الْجَنَّةَ، وَوُجُوهُهُمْ
عَلَى ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ۔ [راجع: ۲۲۴۷]

۶۵۴۴ - حَدَّثَنَا عَلَيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ:
حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ
النَّبِيِّ صلی الله علیہ وسلم قَالَ: «يَدْخُلُ أَهْلَ الْجَنَّةَ الْجَنَّةَ،
وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ، ثُمَّ يَقُولُ مُؤَذَّنٌ بِيَتْهُمْ: يَا
أَهْلَ النَّارِ! لَا مَوْتَ، وَيَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! لَا
مَوْتَ، خَلُودٌ». [انظر: ۶۵۴۸]

۶۵۴۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانَ: أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ:
حَدَّثَنَا أَبُو الرِّزَاقَ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله علیہ وسلم: «يُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا
أَهْلَ الْجَنَّةِ! خَلُودٌ لَا مَوْتَ، وَلِأَهْلِ النَّارِ: يَا
أَهْلَ النَّارِ! خَلُودٌ لَا مَوْتَ».

(۵۱) باب صفة الجنۃ والنار

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله علیہ وسلم: «أَوْلُ
طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةَ زِيَادَةً كَيْدُ حُوتٍ».

﴿عَدْنٌ﴾ [النور: ۷۲]: خَلُدٌ، عَدَنٌ يَأْرِضٌ:

¹ صحیح البخاری، الرفاقت، حدیث: 6548.

دل کو زرم کرنے والی احادیث کا بیان

105

أَقْمَتْ، وَمِنْهُ الْمَعْدِنُ. «فِي مَقْعِدٍ صِدْقٍ»: يَأْرِضُ مِنْ مَنْ نَسَأَ لِهِ الْجَلْدَ قِيَامًا - لِفَظِ الْمَعْدِنِ بِهِيَ أَسِيَّةً مَا خُذَ - «فِي مَقْعِدٍ صِدْقٍ» كَمَعْنَى هِيَ: سَچَائِي بِيَدِهِ بُونَةَ كَيْ جَلْدَ مِنْ -

[6546] حضرت عمر بن الخطاب رضي الله عنه سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو اس کے رہنے والے اکثر فقراء تھے اور میں نے جہنم میں نظر کی تو وہاں عورتوں کی اکثریت تھی۔"

٦٥٤٦ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَبَيْمِ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِيهِ رَجَاءٍ، عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: «اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءِ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ». [راجع: ۲۲۴۱]

[6547] حضرت اسامة بن زيد سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: "میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں عموماً داخل ہونے والے مسکین اور مفلس لوگ تھے جبکہ مال دار لوگوں کو (داخل سے) روک دیا گیا تھا اور جو لوگ دوزخ تھے انھیں تو جہنم میں روانہ کر دیا گیا تھا۔ میں نے جہنم کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو اس میں اکثر داخل ہونے والی عورتیں تھیں۔"

٦٥٤٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: «فُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَةً مِنْ دَخْلِهَا الْمَسَاكِينُ، وَأَصْحَابُ الْجَدْ مَحْبُوسُونَ، غَيْرُ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرُّ بِهِمْ إِلَى النَّارِ، وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَةً مِنْ دَخْلِهَا النِّسَاءُ». [راجع: ۵۱۹۶]

﴿فَإِذْكُرْهُ﴾: جن صاحب ثروت حضرات کو جنت کے دروازے پر داخلے سے روک دیا گیا وہ وہ تھے جو دیندار اور جنت میں داخل ہونے کے قابل تھے لیکن پل صراط سے گزرنے کے بعد ایک دوسرے پل پر انھیں حساب کی وجہ سے روک لیا جائے گا۔

[6548] حضرت ابن عمر رضي الله عنه سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب اہل جنت، جنت میں چلے جائیں گے اور اہل جہنم، دوزخ میں پہنچے جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا۔ پھر جنت اور دوزخ کے درمیان اسے ذبح کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: اے اہل جنت! تھیں موت نہیں آئے گی اور اہل جہنم! اب تھیں بھی موت نہیں آئے گی۔ اس بات سے اہل جنت کی خوشی میں اضافہ ہو گا اور اہل جہنم کا غم مزید

٦٥٤٨ - حَدَّثَنَا مُعاَذُ بْنُ أَسَدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ: «إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ حِيَةً بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، ثُمَّ يُذْبَحُ، ثُمَّ يُنَادَى مُنَادِيُّ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! لَا مَوْتَ، يَا أَهْلَ النَّارِ! لَا مَوْتَ، قَيْزَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحَا إِلَى فَرَجِهِمْ وَبَيْزَادُ

بڑھ جائے گا۔“

أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ». [راجع: ۶۵۴۴]

[6549] حضرت ابو سعید خدری رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تبارک و تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا۔ اے اہل جنت! وہ (جنتی) عرض کریں گے: ہم تیری سعادت حاصل کرنے کے لیے حاضر ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھئے گا: کیا تم لوگ اب خوش ہو گئے ہو؟ وہ عرض کریں گے: ہم کیوں خوش نہ ہوں جبکہ تو نے ہمیں وہ کچھ دیا ہے جو اپنی مخلوق میں سے اور کسی کو نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں تھیں اس سے بھی بہتر نعمت عطا کرتا ہوں۔ وہ (جنتی) کہیں گے: اے اللہ! اس سے بہتر اور کیا چیز ہو سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تمہارے لیے اپنی رضا کو حلال کر دیا ہے اب میں تم پر کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔“

[6550] حضرت انس رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ حضرت حارث رض جنگ بدر میں شہید ہو گئے جبکہ وہ اس وقت نور تھے تو ان کی والدہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کو معلوم ہے کہ حارث سے مجھے لکھتی محبت تھی، اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر کرتی ہوں اور اس صبر پر ثواب کی امیدوار ہوں اور اگر کوئی دوسری بات ہے تو آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آفسوس، کیا تم پاگل ہو گئی ہو، کیا جنت ایک ہی ہے؟ وہاں تو بہت سی جنتیں ہیں اور وہ جنت الفردوس میں ہے۔“

[6551] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”کافر کے دونوں کندھوں کے درمیان تیز چلنے والے سوار کے لیے تین

۶۵۴۹ - حَدَّثَنَا مُعاَذُ بْنُ أَسَدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَشْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، فَقَوْلُونَ: لَيْكَ رَبِّنَا وَسَعْدَنِكَ، فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيْتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لَا تَرْضِيَ وَقَدْ أَغْطَيْنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ؟ فَيَقُولُ: أَنَا أَغْطِيْكُمْ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ، قَالُوا: يَا رَبَّنَا وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ: أَحْلُ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا». [انظر: ۷۵۱۸]

۶۵۵۰ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرُو: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: أُصِيبَ حَارِثَةً يَوْمَ بَذْرٍ وَهُوَ غَلَامٌ، فَجَاءَتْ أُمُّهُ إِلَيَّ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ عَرَفْتَ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّي، فَإِنْ يَكُنْ فِي الْجَنَّةِ أَضْرِيرُ وَأَحْتَسِبُ، وَإِنْ تَكُنِ الْأُخْرَى تَرَ مَا أَصْنَعَ فَقَالَ: «وَرَبِّحَكِ - أَوْ هَبِّلَكِ - أَوْ جَنَّةَ وَاحِدَةٍ هِيَ؟ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ، وَإِنَّهُ لَفِي جَنَّةِ الْفَرْدَوْسِ». [راجع: ۲۸۰۹]

۶۵۵۱ - حَدَّثَنَا مُعاَذُ بْنُ أَسَدٍ: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «مَا بَيْنَ

دل کو زرم کرنے والی احادیث کا بیان
منکبی الکافر مسیرہ ثلاثة أيام للراکب المسنیع۔

[6552] حضرت کھل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ” بلاشہ جنت میں ایک ایسا درخت ہے جس کے سامنے میں سوار سو سال تک چلنے کے بعد بھی اسے طے نہیں کر سکے گا۔“

۶۵۵۲ - قَالَ: وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَبْيَانَا الْمُغَيْرَةُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةً عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا.

[6553] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ” بلاشہ جنت میں ایک ایسا درخت ہے جس کے سامنے میں گھوڑہ دوڑ کے لیے تیار کردہ تیز رفتار گھوڑے پر سوار شخص سو سال تک چلا رہے گا، لیکن پھر بھی اسے طے نہ کر سکے گا۔“

۶۵۵۳ - قَالَ أَبُو حَازِمٍ: فَحَدَّثَنِي يَهُ النَّعْمَانَ أَبْنَ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ أَوِ الْمُضَمَّرَ السَّرِيعَ مِائَةً عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا.

[6554] حضرت کھل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں سے ستر ہزار..... یا سات لاکھ (راوی حدیث) ابو حازم کو یاد نہیں رہا کہ (استاد) کھل نے کون سا لفظ بولا تھا..... آدمی جنت میں اس طرح داخل ہوں گے کہ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہوں گے۔ ان میں سے پہلا شخص جنت میں داخل نہ ہوگا یہاں تک آخری شخص بھی اس کے ساتھ داخل ہوگا۔ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چکتے ہوں گے۔“

۶۵۵۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ - أَوْ سَبْعِمِائَةَ أَلْفٍ، لَا يَدْرِي أَبُو حَازِمٍ أَيْمَمًا قَالَ - مُتَمَاسِكُونَ آخِذُ بَعْضَهُمْ بَعْضًا، لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ، وُجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لِيَلَةَ الْبُدْرِ». (راجیع: ۳۲۴۷)

[6555] حضرت کھل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”اہل جنت، جنت میں بالاخانے اس طرح دیکھیں گے جیسے تم آسمان میں ستاروں کو دیکھتے ہوئے۔“

۶۵۵۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءُونَ الْعَرْفَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاءُونَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ».

[6556] حضرت نعمان بن ابو عیاش سے روایت ہے،

۶۵۵۶ - قَالَ أَبِي: فَحَدَّثَنِي النَّعْمَانَ بْنَ أَبِي

8- کتاب الزفاق

انھوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رض کو یہ حدیث بیان کرتے سنا اور وہ اس میں ان الفاظ کا اضافہ کرتے تھے: ”بیسے تم مشرقی اور مغربی کناروں میں ڈوبتے ستاروں کو دیکھتے ہو۔“

عیاش فقال: أَشْهَدُ لِسَمِعْتُ أَبَا سَعِيدِ يَحْدِثُ وَيَزِيدُ فِيهِ: «كَمَا تَرَأَءُونَ الْكَوْكَبَ الْعَارِبَ فِي الْأَفْقِ الشَّرْقِيِّ وَالْغَرْبِيِّ». [راجع: ۲۲۵۶]

فائدہ: مشرقی یا مغربی افق میں جس طرح چکنے والا ستارہ دور سے نظر آتا ہے اسی طرح جنت میں بلند درجات کے حامل الٰل جنت کے بالاخانے اور مکانات بھی دور سے نظر آئیں گے۔ اے اللہ! تو ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل کر دے اور ہمیں الٰل و عیال اور والدین، بہن، بھائیوں سمیت جنت الفردوس میں داخل فرمادے۔ آمین یا رب العالمین.

6557) حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن وزخ کا سب سے ہلاکا عذاب پانے والے سے پوچھے گا: اگر تجھے روئے زمین کی تمام چیزوں میسر ہوں تو کیا توہفہ فدیے میں دے دے گا؟ وہ کہے گا: ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تجھے سے اس سے زیادہ آسان چیز کا مطالبہ کیا تھا جبکہ تو آدم کی پیٹھ میں تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، لیکن تو میرے ساتھ شرک پر مصروف رہا۔“

6557 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُنْدَرُ: حَدَّثَنَا شُعبَةُ عَنْ أَبِيهِ عِمْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَّسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ: لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَقْتَدِي بِهِ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيَقُولُ: أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ: أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا، فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِي». [راجع: ۳۳۴]

6558) حضرت جابر رض سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”(کچھ لوگ) شفاعت کی وجہ سے جہنم سے شعاری کی طرح نکلیں گے۔“ (حمداد کہتے ہیں کہ) میں نے (عمرو بن دینار سے) پوچھا: شعاری کیا چیز ہے؟ انھوں نے کہا: اس سے مراد چھوٹی لگڑیاں ہیں۔ ہوا یہ تھا کہ عمر کے آخری حصے میں عمرو بن دینار کے دانت گر گئے تھے (اس لیے اس لفظ کا صحیح تلفظ نہ کر سکتے تھے)۔ حمداد کہتے ہیں: میں نے عمرو بن دینار سے کہا: اے ابوحداد! کیا واقعی آپ نے حضرت جابر رض سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: ”(کچھ لوگ) شفاعت کی وجہ سے جہنم

6558 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ عُمَرِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ كَمَا نَهَمُ الْشَّعَارِيرُ»، قُلْتُ: مَا الْشَّعَارِيرُ؟ قَالَ: «الضَّغَائِيسُ»، وَكَانَ قَدْ سَقَطَ فَمُهُ قُلْتُ لِعُمَرِ بْنِ دِينَارٍ: أَبَا مُحَمَّدٍ! سَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يَخْرُجُ بِالشَّفَاعَةِ مِنَ النَّارِ»؟ قَالَ: نَعَمْ.

نکلیں گے؟، انہوں نے کہا: ہاں۔

[6559] حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”ایک قوم جہنم سے نکل گئے دوزخ کی حرارت نے جلا دیا ہو گا۔ پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے تو اہل جنت انہیں جہنی کہیں گے۔“

[6560] حضرت ابوسعید خدری رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اہل جنت، جنت میں اور جہنم والے دوزخ میں چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے اس کو بھی دوزخ سے نکال لیا جائے۔ اس وقت ایسے لوگ نکال لیے جائیں گے جو جمل کر کوئلہ بن پچے ہوں گے۔ پھر انہیں نہر حیات میں ڈالا جائے گا تو اس طرح اگ آئیں گے جس طرح خس دخاشک کے سیالاں میں وادن آگتا ہے۔“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نے دیکھا نہیں کہ وادن یق و تاب کھاتا ہوا زور مگ اور شافتہ حالت میں آگتا ہے؟“

[6561] حضرت نعمان بن بشیر رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”قیامت کے دن سب سے بلکے (اور کم) عذاب والا وہ شخص ہو گا جس کے پاؤں تلے آگ کا انکار ارکھا جائے گا، اس کی وجہ سے اس کا داماغ کھول رہا ہو گا۔“

[6562] حضرت نعمان بن بشیر رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ”قیامت کے دن اہل جہنم میں عذاب کے اعتبار سے

۶۵۵۹ - حَدَّثَنَا هُدْبِيَّ بْنُ حَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ فَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بَعْدَمَا مَسَّهُمْ نَهَّا سَفْعٌ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيُسَمِّيهِمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِيُّينَ». [انظر: ۷۴۵۰]

۶۵۶۰ - حَدَّثَنَا مُوسَىٰ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَىٰ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِنْ قَاتَلٍ حَبَّةً مِّنْ حَرَدَلٍ مِّنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُوهُنَّ قَدْ امْتَحَنُوهُنَّ وَغَادُوهُنَّ حُمَّمًا، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهْرِ الْحَيَاةِ فَيَبْتُوُنَ كَمَا تَبَتَّ الْجَهَنَّمُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، أَوْ قَالَ: حَمِيَّةً». وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَلَمْ تَرُوا أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفَرَاءَ مُلْتَوِيَّةً؟».

[راجع: ۲۲]

۶۵۶۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُذْدَرُ: حَدَّثَنَا شُعبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّعْمَانَ: سَمِعْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ أَهْوَانَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ ثُوَّاصِعٌ فِي أَحْمَصٍ قَدَمَيْهِ جَمْرَةٌ يَغْلِي مِنْهَا دَمَاغُهُ». [انظر: ۶۵۶۲]

۶۵۶۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ أَهْوَانَ

ہلکا عذاب پانے والا وہ شخص ہوگا جس کے دونوں قدموں کے نیچے آگ کے دوانگارے رکھے جائیں گے جن کی وجہ سے اس کا دماغ اس طرح کھول رہا ہوگا جس طرح ہندیا اور کیتلی جوش مارتی ہے۔

[6563] حضرت عدی بن حاتم رض سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ جہنم کا ذکر کیا تو آپ نے اپنا چہرہ انور پھر لیا اور اس سے پناہ مانگی، پھر آگ کا ذکر کیا تو آپ نے اپنا چہرہ انور پھر لیا اور اس سے پناہ مانگی پھر فرمایا: ”آگ سے بچو گا رچہ بھور کا ایک ٹکڑا دے کر ممکن ہو۔ اگر کسی کو یہ بھی میرمنہ ہو تو وہ اچھی بات کہہ کر اس سے محفوظ رہے۔“

[6564] حضرت ابو سعید خدری رض سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ کے سامنے آپ کے چچا ابوطالب کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: ”ممکن ہے کہ قیامت کے دن میری شفاعت اس کے کام آجائے تو اسے جہنم میں نہیں تک رکھا جائے جس سے اس کا دماغ کھولتا رہے گا۔“

[6565] حضرت انس رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرے گا۔ اس وقت لوگ کہیں گے: اگر ہم اپنے رب کے حضور کسی کی سفارش لے جائیں تو ممکن ہے کہ ہم اس حالت سے نجات پا جائیں، چنانچہ وہ حضرت آدم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: آپ ہی وہ نبی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا، آپ کے اندر اپنی طرف سے روح پھوکی پھر فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے

اہل النارِ عذاباً يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ عَلَى أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَانَ يَعْلَمُ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَعْلَمُ الْمِرْجُلُ بِالْقَعْدَمِ۔ [راجح: ۶۵۶۱]

[6563] - حدثنا سليمان بن حرب: حدثنا شعبة عن عمرو، عن حيصة، عن عدي بن حاتم: أن النبي صلى الله عليه وسلم ذكر النار فأشاع بوجهه فتعود منها، ثم ذكر النار فأشاع بوجهه فتعود منها، ثم قال: «اتقوا النار ولو بشق تمرة، فمن لم يجد في كلمة طيبة». [راجح: ۱۴۱۳]

[6564] - حدثنا إبراهيم بن حمزة: حدثنا ابن أبي حازم والذر الأوزدي عن يزيد، عن عبد الله ابن خطاب، عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه: أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: وذكر عنده عمّة أبو طالب فقال: «العلة تفعّل شفاعتي يوم القيمة فيجعل في ضحايا من النار يبلغ كعبية يعلمي منه أم دماغه». [راجح: ۳۸۸۵]

[6565] - حدثنا مسدد: حدثنا أبو عوانة عن فتادة، عن أنس رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «يجمع الله الناس يوم القيمة فيقولون: لو اشتشفعنا على ربنا حتى يريخنا من مكاننا، فيأتونَ آدم فيقولون: أنت الذي خلقك الله يبيده وتفتح فيك من روجه وأمر الملائكة فساجدوا لك، فأشفع لنا عند ربنا، فيقول: لست هناكم، ويدرك خطيبته،

دل کو زرم کرنے والی احادیث کا بیان

111

آپ کو سجدہ کیا، لہذا ہمارے رب کے حضور ہمارے لیے سفارش کر دیں۔ وہ کہیں گے: میں تو اس لائق نہیں، پھر وہ اپنی لغزش کا ذکر کر کے کہیں گے: تم نوح عليه کے پاس جاؤ، وہ پہلے رسول میں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مجموعت فرمایا، چنانچہ لوگ حضرت نوح عليه کے پاس آئیں گے تو وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں۔ وہ اپنی ایک لغزش ذکر کر کے کہیں گے: تم ابراہیم عليه کے پاس جاؤ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنایا تھا۔ لوگ ان کے پاس جائیں گے تو وہ بھی یہی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں۔ وہ اپنی ایک خطہ کا ذکر کر کے کہیں گے: تم موسیٰ عليه کے پاس جاؤ ان سے اللہ تعالیٰ ہم کلام ہوا تھا۔ لوگ موسیٰ کے پاس آئیں گے تو وہ بھی یہی کہیں گے: میں اس قابل نہیں ہوں اور وہ اپنی ایک لغزش ذکر کریں گے (اور کہیں گے): تم عیسیٰ عليه کے پاس جاؤ۔ لوگ حضرت عیسیٰ عليه کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے کہ میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں۔ تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیے ہیں، چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا، پھر جب اسے دیکھوں گا تو سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ جتنی دیر چاہے گا مجھے سجدے میں پڑا رہنے دے گا۔ پھر مجھے کہا جائے گا: اپنا سر (سجدے سے) اٹھاؤ، مانگو، تصمیں دیا جائے گا، گفتگو کرو آپ کی بات سنی جائے گی، سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ اس وقت میں اپنے رب کی ایسی حمد و شکر دیں گا جس کی اللہ تعالیٰ نے مجھے تعلیم دی ہو گی۔ پھر سفارش کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی، پھر میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا، پھر میں اللہ کے حضور جاؤں گا

وَقَوْلُ: إِنَّمَا نُوحًا أَوَّلَ رَسُولٍ بَعْدَهُ اللَّهُ،
فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ
خَطَبِيَّتَهُ، إِنَّمَا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي أَتَحْدَهُ اللَّهُ
خَلِيلًا، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ
خَطَبِيَّتَهُ، إِنَّمَا مُوسَى الَّذِي كَلَمَهُ اللَّهُ
فَيَأْتُونَهُ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، فَيَذْكُرُ
خَطَبِيَّتَهُ، إِنَّمَا عِيسَى، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ
هُنَاكُمْ، إِنَّمَا مُحَمَّدًا فَقَدْ عُفِّنَ لَهُ مَا تَقدَّمَ
مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأْخَرَ، فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى
رَبِّي فَإِذَا رَأَيْتَهُ وَقَعْتُ لَهُ سَاجِدًا، فَيَدْعُنِي مَا
شَاءَ اللَّهُ تُمَّ يُقَالُ لِي: ارْفِعْ رَأْسَكَ، وَسَلِّ
نُطْلَةً، وَقُلْ يُسْمِعْ، وَاشْفَعْ شُفَعَ، فَارْفَعْ
رَأْسِي، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعْلَمُنِي، تُمَّ
أَشْفَعْ فَيُهُدُّ لِي حَدًّا، ثُمَّ أُخْرَجُهُمْ مِنَ النَّارِ
وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُودُ فَأَقَعْ سَاجِدًا مَذْلُومًا
فِي التَّالِيَّةِ أَوِ الرَّابِعَةِ حَتَّىٰ مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا
مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ.

اور بحدے میں گر جاؤں گا، دوسرا، تیسرا یا چوتھی بار اسی طرح بحدے میں گر جاؤں گا حتیٰ کہ جہنم میں وہی لوگ رہ جائیں گے جنھیں قرآن نے روک لیا ہو گا۔

فَتَادَهُ اسْ مَوْقِعٍ پَرْ كَهَا كَرْتَتْ تَحْتَهُ: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر جہنم میں ہمیشہ رہنا واجب ہو گا۔

وَكَانَ فَتَادَهُ يَقُولُ عِنْدَ هَذَا: أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ. [راجع: ۴۴]

فائدہ: اس حدیث کے آغاز میں جس شفاعت کا ذکر ہے اس سے مراد شفاعت کبریٰ ہے جو صرف رسول اللہ ﷺ کریں گے اور کسی نبی کو وہاں بات کرنے کی بہت نہیں ہو گی۔

[6566] حضرت عمران بن حصین رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جہنم سے ایک قوم کو حضرت محمد ﷺ کی سفارش سے نکالا جائے گا اور وہ جنت میں داخل ہوں گے تو انہیں جہنمی کے نام سے پکارا جائے گا۔“

٦٥٦٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ دَكْوَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءُ: حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: «يَعْرُجُ فَوْمٌ مِنَ النَّارِ إِسْفَاعَةً مُحَمَّدٌ رض فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُسَمُّونَ الْجَهَنَّمَيْنِ».

[6567] حضرت انس رض سے روایت ہے کہ حضرت ام حارثہ رض، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں جبکہ حضرت حارثہ رض جنگ بدرا میں ایک نامعلوم طرف سے تیر لگنے کی وجہ سے شہید ہو چکے تھے۔ انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ کو معلوم ہے کہ حارثہ رض سے مجھے کس قدر محبت تھی! اگر وہ جنت میں ہے تو میں اس پر نہیں روؤں کی بصورت دیگر آپ دیکھیں گے کہ میں کس قدر اس پر گریہ و زاری کرتی ہوں۔ آپ رض نے فرمایا: ”تو بے وقوف ہے، کیا جنت ایک ہی ہے؟ وہاں تو بہت سی جنتیں ہیں اور وہ (حارثہ) تو سب سے اوپری جنت الفردوس میں ہے۔“

٦٥٦٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ أَنَّ أُمَّ حَارِثَةَ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ رض وَقَدْ هَلَكَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ، أَصَابَهُ غَرْبُ سَهْمٍ فَقَاتَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ عَلِمْتَ مَوْقِعَ حَارِثَةَ مِنْ قَلْبِي، فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ لَمْ أُبِكِ عَلَيْهِ، وَإِلَّا سُوفَ تَرَى مَا أَضَعَ، فَقَالَ لَهَا: «هَبِّلْتِ، أَجَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ؟ إِنَّهَا حِنَانٌ كَثِيرَةٌ، وَإِنَّهُ فِي الْفِرْدَوْسِ الْأَعْلَى». [راجع: ۲۸۰۹]

[6568] اور آپ رض نے مزید فرمایا: ”اللہ کی راہ میں ایک صح یا ایک شام گزارنا دنیا و مافیا سے بہتر ہے۔ جنت میں ایک قوس یا قدم رکھنے کی جگہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے

وَقَالَ: «غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَقَابٌ قَوْسٌ أَحَدُكُمْ - أَوْ مَوْضِعٌ قَدِيمٌ - مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ

اس سے بہتر ہے۔ اور اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھائکے تو آسمان سے لے کر زمین تک کو روشن کر دے اور اسے خوبی سے بھر دے، اس عورت کا دوپاد نیا وہ فیہا سے بہتر ہے۔“

دل کو زرم کرنے والی احادیث کا بیان
الذِّيْنَا وَمَا فِيهَا، وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطْلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا يَبْيَهُمَا، وَلَمَّا أَتَتْ مَا يَبْيَهُمَا رِيحًا، وَلَتَصِيفُهَا - يَعْنِي الْخَمَارَ - خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا»۔

[راجح: ۲۷۹۲]

6569] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں کوئی بھی داخل نہیں ہو گا مگر اسے دوزخ میں اس کی جگہ دکھائی جائے گی اگر وہ برائی کرتا تاکہ وہ زیادہ شکر کرے۔ اور کوئی بھی دوزخ میں داخل نہیں ہو گا مگر جنت میں اس کی جگہ اسے دکھائی جائے گی کہ اگر وہ اچھے عمل والا ہوتا (تو یہ اس کا مقام تھا) تاکہ اس کی حرست و ندامت میں تزید اضافہ ہو۔“

6570] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! قیامت کے دن آپ کی سفارش کی سعادت سب سے زیادہ کون حاصل کرے گا؟ آپ رض نے فرمایا: ”ابو ہریرہ! میرا بھی یہی خیال تھا کہ یہ حدیث تم سے پہلے اور کوئی مجھ سے نہیں پوچھے گا کیونکہ حدیث کے سلسلے میں میں تجھے بہت زیادہ حریص پاتا ہوں۔ قیامت کے دن میری شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ اسے حاصل ہو گی جس نے کلمہ لا الہ الا اللہ خلوص دل سے پڑھا ہو گا۔“

6569 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزَّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وسلم: «لَا يَدْخُلُ أَحَدُ الْجَنَّةِ إِلَّا أُرِيَ مَقْعِدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسْأَءَهُ لَيُزِدَّ دَادُ شُكْرًا، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أُرِيَ مَقْعِدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ؛ لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةً»۔

6570 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ أَسْعَدَ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: «الَّذِي طَنَّتْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أَنَّ لَا يَسْأَلَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوْلَ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ، أَشَعَّ النَّاسُ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، خَالِصًا مَنْ قَبِيلَ نَفْسِي»۔ [راجح: ۹۹]

فائدہ: کلمہ توحید خلوص دل سے پڑھا، پھر اس کے تقاضے کے مطابق عمل کیا۔ ساری عمر اس پر قائم رہا، کفر و شرک کی بہوا تک دل گئے دی تو یقیناً ایسے شخص کو رسول اللہ صلی الله علیه وسلم کی سفارش حاصل ہو گی۔ توحید کی برکت اور عملی تگ دو سے اس کے تمام گناہ پیش دیے جائیں گے۔

6571] حضرت عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے،

6571 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا

انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "میں آخری دوزخ کو جانتا ہوں جو سب سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا اور آخری جنتی کو بھی جانتا ہوں جو سب سے آخر میں جنت میں داخل ہو گا۔ ایک شخص جہنم سے گھٹنوں کے بل گھستے ہوئے نکلے گا، اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا: جاؤ، جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ اس (جنت) کے پاس آئے گا تو خیال کرے گا کہ وہ تو بھری پڑی ہے، چنانچہ وہ والپس آکر (اللہ سے) عرض کرے گا: اے میرے رب! میں نے اسے (جنت کو) بھرا ہوا پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ پھر (اسے) فرمائے گا: جاؤ، جنت میں داخل ہو جاؤ، تحسیں دنیا اور اس سے دل گناہ زیادہ دیا جاتا ہے۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! تو میرا مذاق اڑاتا ہے، حالانکہ تو شہنشاہ ہے؟، اس وقت میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اس بات پر ہنس دیے اور آپ کے الگے دانت مبارک ظاہر ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ جنت میں سب سے کم درجے والا شخص ہو گا۔

(6572) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا آپ نے ابوطالب کو کوئی فائدہ پہنچایا؟

باب: 52- صراط، جہنم کا پل ہے

(6573) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ کچھ لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھ سکیں گے؟ آپ نے فرمایا: "کیا سورج دیکھنے میں تھسیں کوئی دشواری ہوتی ہے جبکہ اس پر

جیریں عن منصور، عن إبراهيم، عن عبدة، عن عبد الله رضي الله عنه: قال النبي ﷺ: إني لأعلم آخر أهل النار خروجاً منها، وأآخر أهل الجنة دخولاً. رجل يخرج من النار حبوا، فيقول الله: إذهب فادخل الجنة، فأتتها فيحيل إلىه أنها ملائكة فيرجع فيقول: يا رب! وجدتها ملائكة، فيقول: إذهب فادخل الجنة. فإن لك مثل الدنيا وعشرة أمثالها - أو إن لك مثل عشرة أمثال الدنيا - فيقول: أنسخر مني أو تضحك مني، وأنت الملك؟" فلقد رأيت رسول الله ﷺ ضاحكا حتى بدأ نواجهه وكان يقال: ذلك أذني أهل الجنة منزلة. [انظر: ٧٥١١]

٦٥٧٢ - حَدَّثَنَا مُسْدَدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ نَوْفَلٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: «هَلْ نَفَعَتْ أَبَا طَالِبٍ يَشِيءُ؟». [راجعاً: ٣٨٨٣]

(٥٢) باب: الصراطُ جسرُ جهنم

٦٥٧٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانٍ: أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ عَنِ الرَّزْهَرِيِّ قَالَ: قَالَ سَعِيدٌ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ

دل کو زم کرنے والی احادیث کا بیان

کوئی بادل وغیرہ نہ ہو؟” لوگوں نے کہا: نہیں، اللہ کے رسول! پھر آپ نے فرمایا: ”کیا جب کوئی بادل نہ ہو تو تحسین چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کوئی وقت ہوتی ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں، اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”یقیناً تم قیامت کے دن اسی طرح اللہ تعالیٰ کو دیکھو گے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا اور ان سے کہے گا: جو کوئی کسی کی پوجا کرتا تھا وہ اسی کے پیچے لگ جائے، چنانچہ جو لوگ سورج کی عبادت کرتے تھے وہ اس کے پیچے لگ جائیں گے اور جو لوگ چاند کی پرستش کرتے تھے وہ اس کے پیچے ہو لیں گے اور جو لوگ ہتوں کی پرستش کرتے تھے وہ ان کے پیچے لگ جائیں گے اور آخر میں یہ امت باقی رہ جائے گی۔ اس میں منافقین کی جماعت بھی ہوگی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اس صورت میں آئے گا جس کو وہ پہچانتے نہ ہوں گے اور ان سے کہے گا: میں تمہارا رب ہوں۔ لوگ کہیں گے: تجھ سے اللہ کی پناہ! ہم اپنی جگہ پر اس وقت تک رہیں گے جب تک ہمارا رب ہمارے سامنے نہ آئے، جب ہمارا رب ہمارے سامنے آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ پھر حق تعالیٰ اس صورت میں آئے گا جس کو وہ پہچانتے ہوں گے اور ان سے کہے گا: میں تمہارا رب ہوں۔ لوگ کہیں گے واقعی تو ہمارا رب ہے، پھر اسی کے پیچے ہو لیں گے اور جہنم پر پل رکھا جائے گا۔” رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو اس پل کو عبر کروں گا۔ اس دن رسولوں کی دعا یہ ہوگی: اے اللہ اسلامی سے گزار دے۔ اے اللہ اسلامی سے گزار دے۔ پل صراط کے ساتھ سعدان کے کانٹوں کی طرح کانٹے ہوں گے۔ کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟” لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہاں، دیکھے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”وہ آنکھے

الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَطَاءَ بْنِ يَزِيدَ الْمَتَّبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَنَّاسٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ نَرَى رَبِّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: أَهَلْ تُضَارُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟ قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: أَهَلْ تُضَارُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْسَ الْبَدْرُ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ؟ قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ، يَجْمِعُ اللَّهُ النَّاسَ فَيَقُولُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلَيَتَبَعِهِ، فَيَسْتَعِي مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ، وَيَسْتَعِي مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ، وَيَسْتَعِي مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيْتَ، وَتَبَقُّى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا، فَيَأْتِيْهِمُ اللَّهُ فِي غَيْرِ الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ، هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى تَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا أَتَانَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ، فَيَأْتِيْهِمُ اللَّهُ فِي الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا، فَيَبْعَدُونَهُ، وَيُضَرِّبُ جَسْرُ جَهَنَّمَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُبَيِّزُ، وَدُعَاءُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: أَللَّهُمَّ سَلِّمْ، سَلِّمْ، وَبِهِ كَلَالِبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، أَمَا رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟ قَالُوا: بَلْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرُ أَنَّهَا لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللَّهُ، فَتَخْطَفُ النَّاسَ يَأْغُمَهُمْ، مِنْهُمْ الْمُوْبَقُ بِعَمَلِهِ، وَمِنْهُمُ الْمُخْرَدُلُ، ثُمَّ يَنْجُو حَتَّى إِذَا فَرَغَ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِنَ النَّارِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِمَّنْ كَانَ يَشْهُدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا

سعدان کے کاموں کی طرح ہوں گے، البتہ ان کی لمبائی چوڑائی اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق پکڑ لیں گے۔ ان میں سے کچھ تو اپنے اعمال کی پاداش میں ہلاک ہو جائیں گے اور کچھ زخمی ہو کر نجات پا جائیں گے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں نصیلے سے فارغ ہو گا اور جہنم سے انھیں نکالنا چاہے گا جنہیں نکالنے کی اس کی مشیت ہو گی وہ جو لوگوںی دیتے تھے کہ اللہ کے سوا کوئی معبدود برحق نہیں ہے تو اللہ فرشتوں کو حکم دے گا کہ وہ ایسے لوگوں کو جہنم سے نکالیں۔ فرشتے انھیں بحدوں کے نشانات سے پہچانتے ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر حرام کر دیا ہے کہ وہ ابن آدم کے جسم سے بحدوں کے نشانات کو کھائے، چنانچہ جب فرشتے ان کو نکالیں گے تو وہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے۔ پھر ان پر پانی بھایا جائے گا جسے آب حیات کہا جاتا ہے۔ وہ اس وقت اس طرح تروتازہ ہو جائیں گے جس طرح سیالاب کے خس و خاشک میں دانہ اگتا ہے۔ ایک ایسا شخص باقی رہ جائے گا جس کا چہرہ جہنم کی طرف ہو گا۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! اس کی بدبو نے مجھے پریشان کر دیا ہے اور اس کی تیری نے مجھے جلا ڈالا ہے، میرا چہرہ دوزخ سے دوسرا طرف کر دے۔ وہ مسلسل اسی طرح اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا آخر کار اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر میں تیرا مطالبه پورا کر دوں تو اس کے علاوہ کوئی اور سوال تو نہیں کرے گا۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے تیری عزت کی قسم! اس کے علاوہ میں تجھ سے کوئی مطالبة نہیں کروں گا، چنانچہ اس کا چہرہ جہنم کے علاوہ دوسرا طرف پھیر دیا جائے گا۔ اب اس کے بعد وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے

الله، أَمْرَ الْمُلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوهُمْ، فَيَغْرِفُونَهُمْ بِعِلَامَةِ آثَارِ السُّجُودِ، وَحَرَمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ مِنْ أَبْنَى آدَمَ آثَارَ السُّجُودِ، فَيُخْرِجُوهُمْ فَدِ امْتُحِشُّوْا، فَيُقْسِطُ عَلَيْهِمْ مَا مَا يُقَالُ لَهُ: مَا إِلَّا حَيَاةً، فَيَنْتَوْنَ بَيْتَ الْحِجَّةِ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، وَيَقْتَلُنَّ رَجُلًا مُقْبِلًا بِوْجُوهِهِ عَلَى النَّارِ، فَيَقُولُ: يَا رَبَّ! قَدْ فَسَبَّنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَارُهَا، فَأَضْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، فَلَا يَرَأُلْ يَدْعُو اللَّهَ فَيَقُولُ: لَعْلَكَ إِنْ أَعْطَيْتِنِي أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ، فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ، لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ، فَيَضْرِفْ وَجْهِهِ عَنِ النَّارِ، ثُمَّ يَقُولُ بَعْدَ ذَلِكَ: يَا رَبَّ! فَرَبِّنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ: أَلَيْسَ قَدْ رَعَمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ؟ وَيَلْكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ، فَلَا يَرَأُلْ يَدْعُو فَيَقُولُ: لَعْلَيْ إِنْ أَعْطَيْتِنِي ذَلِكَ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ، فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ، لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ، فَيَعْطِي اللَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدِ وَمِنْتَاقِ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهُ فِي قَرْبَهِ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا رَأَى مَا فِيهَا سَكَنَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُنَ، ثُمَّ قَالَ: رَبَّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ، ثُمَّ يَقُولُ: أَوْ لَيْسَ قَدْ رَعَمْتَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ؟ وَيَلْكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ! فَيَقُولُ: يَا رَبَّ! لَا تَجْعَلْنِي أَشْقَى حَلْقِكَ، فَلَا يَرَأُلْ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ فَإِذَا ضَحَكَ مِنْهُ أَذَنَ لَهُ بِالدُّخُولِ فِيهَا، فَإِذَا دَخَلَ فِيهَا قَبَلَ: تَمَنَّ مِنْ كَذَا، فَيَتَمَّسِّي، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: تَمَنَّ مِنْ كَذَا، فَيَتَمَّسِّي حَتَّى تَنْقَطِعَ بِهِ الْأَمَانِيَّ فَيَقُولُ: هَذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ».

گا: کیا تو نے یقین نہیں دلایا تھا کہ میں اس کے علاوہ کوئی مطالبہ نہیں کروں گا؟ افسوس اے ابن آدم! تو کس قدر عہد شکن اور وعدہ فراموش ہے۔ پھر وہ مسلسل دعائیں کرتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر میں تیری یہ دعا قبول کرلوں تو پھر اس کے علاوہ کوئی اور چیز تو نہیں مانگے گا؟ وہ عرض کرے گا: نہیں، تیری عزت کی قسم! میں اس کے علاوہ اور کوئی چیز تجوہ سے نہیں مانگوں گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کو مضبوط عہد و پیمان دے گا کہ وہ اس کے علاوہ کسی اور چیز کا مطالبہ نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے دروازے کے قریب کر دے گا۔ پھر جب وہ جنت کی اشیاء دیکھے گا تو جتنی دیر تک اللہ چاہے گا وہ خاموش رہے گا، پھر عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے جنت میں داخل کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو نے یہ یقین نہیں دلایا تھا کہ اب تو اس کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں مانگے گا؟ اے ابن آدم! تو کس قدر وعدہ خلاف ہے۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے اپنی مخلوقیں سب سے بڑا بدجنت نہ کر۔ وہ مسلسل دعائیں کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہنس دے گا۔ جب اللہ تعالیٰ اس سے ہنس دے گا تو اس شخص کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی۔ جب وہ اندر چلا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا: تو ایسی ایسی چیز کی خواہش کر۔ وہ خواہش کرے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا: تو فلاں فلاں چیز کی خواہش کرنا کہ چنانچہ وہ پھر خواہش کرے گا یہاں تک کہ اس کی تمام خواہشات ختم ہو جائیں گی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اے فرمائے گا: تیری یہ تمام خواہشات پوری کی جاتی ہیں اور اتنی ہی زیادہ نعمتیں مزید دی جاتی ہیں۔“

فَالْأَبُو هُرَيْرَةَ: وَذِلِكَ الرَّجُلُ الْأَخْرُ أَهْلِ حضرت ابو ہریرہ علیہ السلام نے کہا: یہ شخص سب سے آخر میں جنت میں داخل ہو گا۔

الْجَنَّةَ دُخُولًا۔ [راجح: ۸۰۶]

[٦٥٧٤] حضرت عطاء سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ میں اس وقت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، انھوں نے ان کی کسی بات پر اعتراض نہیں کیا لیکن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جب حدیث کے اس مکملے پر پہنچے: ”تمہاری تمام خواہشات پوری کی جاتی ہیں اور اتنی ہی اور نعمتیں دی جاتی ہیں“ تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، آپ نے فرمایا: ”تمہاری یہ خواہشات پوری کی جاتی اور ان سے دس گناہ مزید دی جاتی ہیں۔“ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے تو یہی الفاظ یاد کیے ہیں کہ یہ سب چیزیں اور اتنی ہی اور تجھے دی جاتی ہیں۔

باب: ٥٣- حوض کوثر کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی ہے۔“

حضرت عبد اللہ بن زید مازنی نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے (انصار سے) فرمایا: ”تم صبر سے کام لینا حتیٰ کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کرو۔“

[٦٥٧٥] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا اور تم میں سے کچھ لوگ میرے سامنے لائے جائیں گے، پھر انھیں میرے سامنے سے ہٹا

[٦٥٧٦] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا اور تم میں سے کچھ لوگ میرے سامنے لائے جائیں گے، پھر انھیں میرے سامنے سے ہٹا

۶۵۷۴ - قَالَ عَطَاءً: وَأَبُو سَعِيدِ جَالِسٌ مَعَ أَبِيهِ هُرَيْرَةَ لَا يُغَيِّرُ عَلَيْهِ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِهِ حَتَّى اتَّهَى إِلَى قَوْلِهِ: «هَذَا لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ»، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: هَذَا لَكَ وَعَشْرَةُ أَمْثَالِهِ؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: حَفِظْتُ «مِثْلُهُ مَعَهُ». [راجح: ٢٢]

(٥٣) بَابٌ فِي الْحَوْضِ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: «إِنَّمَا أَعْطَيْنَاكُمْ الْكَوْثَرَ»

وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَبِيعَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ».

٦٥٧٥ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَادٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَفِيقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ».

[انظر: ٦٥٧٦، ٧٠٤٩]

٦٥٧٦ - وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلَيْهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعبَةُ عَنْ الْمُغَfirَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَاثِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ»

دل کو زم کرنے والی احادیث کا بیان
الْحَوْضُ، وَلَيْرَفَعَنَ رِجَالٍ مَنْكُمْ ثُمَّ لَيُخْتَلِجُنَ
دُونِيٰ فَأَقُولُ: يَا رَبَّ! أَصْحَابِي. فَيُقَالُ: إِنَّكَ
لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ». (راجع: ٦٥٧٥)

دیا جائے گا۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! یہ
میرے ساتھی ہیں۔ مجھ سے کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے
کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا تھی چیزیں ایجاد
کر لی تھیں۔“

اس روایت کی متابعت عاصم نے ابو والی سے کی ہے،
ان سے حضرت حذیفہ نے اور ان سے نبی ﷺ نے بیان
فرمایا۔

۶۵۷۷ [حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی
ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”تمہارے
سامنے ہی میرا حوض ہو گا۔ وہ اتنا بڑا ہے جتنا جرباء اور
اذرح کے درمیان فاصلہ ہے۔“]

تَابَعَهُ عَاصِمٌ عَنْ أَبِيهِ وَائِلٍ. وَقَالَ حُصَيْنٌ
عَنْ أَبِيهِ وَائِلٍ، عَنْ حُدَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۵۷۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ
اللهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَمَّا مَكْنُونُ حَوْضٌ
كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرَحَ».

﴿فَأَكْدَهُ: جِرْبَاءُ وَأَذْرَحُ شَامَ كَعِلَّةٍ مِّنْ دُوَّاً وَآنِينَ جِنَّ مِنْ ثَمَنَ دَنَ كَيْ مَسَافَتُهُ ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ میرا
حوض ایک ماہ کی مسافت جتنا ہے۔ دوسرا حدیث میں ہے کہ جتنا فاصلہ ایلہ اور صنائع میں ہے۔ تیسرا حدیث میں ہے جتنا
فاصلہ مدینہ اور صنائع میں ہے۔ پچھی حدیث میں ہے جتنا فاصلہ ایلہ سے عدن تک ہے۔ پانچویں حدیث میں ہے جتنا فاصلہ
ایلہ سے جھنڈ تک ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو سمجھانے کے لیے ان صنافتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ لوگ جو جو مقام جانتے تھے
آپ وہ بیان فرماتے۔ ممکن ہے کہ کسی حدیث میں حوض کے طول اور کسی میں اس کے عرض کا بیان ہو۔ یہ سب مقام قریب قریب
ایک ہی فاصلہ رکھتے ہیں، یعنی آدھے ماہ کی مسافت یا اس سے کچھ کم و بیش، پھر تیز رفتار سواری اور سست رفتار سواری کے اعتبار
سے بھی مسافت میں اختلاف ہو سکتا ہے۔^۱

۶۵۷۸ [حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں
نے فرمایا: کوثر سے مراد خیر کثیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ
ﷺ کو عطا فرمائی تھی۔

۶۵۷۸ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا
هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِّرٍ وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيرٍ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ: الْكَوْثَرُ: الْحَيْرُ الْكَثِيرُ الَّذِي
أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيمَانًا.

(راویٰ حدیث) ابو بشر نے کہا: میں نے حضرت سعید
بن جبیر سے کہا: کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ کوثر جنت میں ایک

قَالَ أَبُو بَشِّرٍ: قُلْتُ لِسَعِيدٍ: إِنَّ أَنَاسًا
يَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَهَرٌ فِي الْجَحَّةِ، فَقَالَ سَعِيدٌ: الْتَّهْرُ

۱. فتح الباری: 574/11.

نہر ہے تو انہوں نے جواب دیا: جو نہر جنت میں ہے وہ بھی خیر کثیر کا ایک حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمائی ہے۔

[6579] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میرا حوض ایک منینے کی مسافت کے برابر ہوگا۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور اس کی خوبیوں کی تواریخ سے زیادہ عمدہ ہوگی۔ اور اس کے آنکھوں سے آسمان کے ستاروں کی طرح ہوں گے۔ جو شخص اس میں سے ایک مرتبہ پی لے گا پھر وہ کبھی پیاس نہیں ہوگا۔“

[6580] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشہ میرے حوض کی لمبائی اتنی ہو گی جتنی الیڈ اور یمن کے شہر صنعاء کے درمیان کی لمبائی ہے۔ وہاں اتنی بڑی تعداد میں آنکھوںے ہوں گے جتنی آسمان کے ستاروں کی تعداد ہے۔“

[6581] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”میں جنت کی سیر کرتے کرتے ایک نہر پر پہنچا جس کے دونوں کناروں پر خول دار موتویوں کے گنبد بنے ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا: جبڑیں! یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ کوثر ہے جو آپ کو آپ کے رب نے دیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس کی خوبیوں یا مٹی تیز مشک جیسی تھی۔ خوبیوں مٹی کے الفاظ میں راوی ہبہ کو شک تھا۔

[6582] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میرے کچھ ساتھی وہیں ہے: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزَ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ

٦٥٧٩ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرِيمَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلِيْكَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «حَوْضٌ مَسِيرَةُ شَهْرٍ، مَأْوَهُ أَبِيضٌ مِنَ الْبَنِينَ، وَرِيحَهُ أَطْيَبٌ مِنَ الْمِسْكِ، وَكَبِيزَانُهُ كَنْجُومُ السَّمَاءِ، مِنْ شَرِبٍ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا».

٦٥٨٠ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفْيَرَ: قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي أَنْسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ قَلْرَ حَوْضٌ كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمِنِ، وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْأَبَارِيقِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ».

٦٥٨١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ فَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . وَحَدَّثَنَا هُدَبَهُ أَبْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَامٌ: حَدَّثَنَا فَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنْسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بَيْمَمًا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِنَهْرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرْ الْمُجَوَّفِ، قُلْتُ: مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَذَا الْكَوْتُرُ الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ، فَإِذَا طَبِيَّهُ، - أَوْ طَيْنَهُ - مِسْكٌ أَذْفَرُ شَكْ هُدَبَهُ».

[٣٥٧]

دل کو زرم کرنے والی احادیث کا بیان

حوض پر میرے پاس آئیں گے اور میں انھیں پہچان بھی لوں گا لیکن پھر وہ میرے سامنے سے ہنادیے جائیں گے۔ میں کہوں گا: یہ تو میرے ساتھی ہیں، لیکن مجھ سے کہا جائے گا: آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر تھیں۔“

[6583] حضرت سہل بن سعد رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔ جو شخص بھی میرے پاس سے گزرے گا وہ اس کا پانی نوش کرے گا۔ جس نے اس کا پانی ایک مرتبہ نوش کر لیا وہ پھر کبھی پیاسا نہیں ہو گا۔ وہاں کچھ لوگ ایسے بھی آئیں گے جنھیں میں پہچان لوں گا اور وہ مجھے پہچان لیں گے لیکن پھر انھیں میرے سامنے سے ہنادیا جائے گا۔“

[6584] حضرت سہل بن سعد رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث حضرت ابو سعید خدری رض سے سن تھی وہ اس میں کچھ اضافہ کرتے تھے۔ وہ اس طرح کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں کہوں گا: یہ تو مجھ سے ہیں۔ اس کے جواب میں کہا جائے گا: آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔ میں کہوں گا: دوری ہو اس شخص کے لیے جس نے میرے بعد دین میں تبدیلی کر لی تھی۔“

حضرت ابن عباس رض نے فرمایا: سُحْقًا کے معنی ہیں: دور ہو جانا۔ 『سَجِيق』 کے معنی بھی دور کے ہیں۔ عربی زبان میں سَحَقَةٌ وَ أَسْحَقَةٌ کے معنی ہیں: أَبْعَدَهُ یعنی اس نے اس کو دور کر دیا ہے۔

[6585] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قيامت کے دن

عَنْ النَّبِيِّ صلوات الله عليه وسلم قَالَ: «لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ نَاسٌ مَنْ أَصْبَحَابِي الْحَوْضَ حَتَّى إِذَا عَرَفُتُهُمْ اخْتَلَجُوا دُونِي فَأَقُولُ: أَصْحَابِي، فَيَقُولُ: لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ»۔

۶۵۸۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرَّفٍ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٌ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلوات الله عليه وسلم: «إِنِّي فَرَطْكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْلِمْ أَبَدًا، لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي، ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ». (انظر: [۷۰۵۰])

۶۵۸۴ - قَالَ أَبُو حَازِمٍ: فَسَمِعْنِي التَّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ: هَكَذَا سَمِعْتَ مِنْ سَهْلٍ؟ فَقَلَّتْ: نَعَمْ، فَقَالَ: أَشَهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدُرِيِّ لَسْمِعْتُهُ وَهُوَ يَزِيدُ فِيهَا: «فَأَقُولُ: إِنَّهُمْ مَنِّي، فَيَقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ: سُحْقًا سُحْقًا لَمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي»۔

وَقَالَ ابْنُ عَيَّاسٍ: سُحْقًا: بُعْدًا، يُقَالُ: (سَجِيق) (الحج: ۲۱): بَعِيدٌ، سُحْقَةٌ وَأَسْحَقَةٌ: أَبْعَدَهُ۔ (انظر: [۷۰۵۱])

۶۵۸۵ - وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِّيْبٍ بْنِ سَعِيدِ الْحَبَطَيْ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ

میرے ساتھیوں میں سے ایک جماعت مجھ پر پیش کی جائے گی۔ پھر انھیں حوض سے دور کر دیا جائے گا۔ میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تھیس معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی چیزیں گھٹلی تھیں۔ بلاشبہ یہ لوگ ایزوں کے بل الئے لوٹ گئے تھے۔“

شہاب، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِرْدُ عَلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَهْطٌ مِّنْ أَصْحَابِي فَيُجْلِلُونَ عَنِ الْحَوْضِ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أَصْحَابِي، فَيَقُولُ: إِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحْدَثْتُمْ بَعْدَكَ، إِنَّهُمْ ارْتَدُوا عَلَى أَذْبَارِهِمْ الْفَهْرَرِي». [انظر: ۶۵۸۶]

[6586] حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ کے صحابہ کرام سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”حوض پر میرے ساتھیوں کی ایک جماعت آئے گی۔ پھر انھیں وہاں سے دور کر دیا جائے گا۔ میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تھیس معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی چیزیں گھٹا کر لی تھیں۔ یہ الئے پاؤں اسلام سے واپس ہو گئے تھے۔“

۶۵۸۶ - حَدَّثَنَا أَخْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا أَبْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُوْسُفُ عَنْ أَبِي شَهَابٍ، عَنْ أَبِنِ الْمُسَيْبِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجَالًا مِّنْ أَصْحَابِي فَيُجْلِلُونَ عَنِ الْحَوْضِ رِجَالٌ مِّنْ أَصْحَابِي فَيُجْلِلُونَ عَنِهِ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أَصْحَابِي، فَيَقُولُ: إِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحْدَثْتُمْ بَعْدَكَ، إِنَّهُمْ ارْتَدُوا عَلَى أَذْبَارِهِمْ الْفَهْرَرِي“.

شیعیب نے امام زہری سے بیان کیا کہ حضرت ابو ہریرہ علیہ فیض حلوں کے الفاظ بیان کرتے تھے اور عقیل فیض حلوں بیان کرتے تھے۔

وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَيُجْلِلُونَ». وَقَالَ عَقِيلٌ: «فَيُجْلِلُونَ».

زبیدی نے امام زہری سے بیان کیا، انہوں نے محمد بن علی سے، وہ عبد اللہ بن ابی رافع سے، وہ حضرت ابو ہریرہ علیہ فیض حلوں سے بیان کرتے تھے۔

قَالَ الرِّبِيعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: [راجح: ۶۵۸۵]

[6587] حضرت ابو ہریرہ علیہ فیض حلوں سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”میں سویا ہوا تھا کہ ایک جماعت میرے سامنے آئی۔ جب میں نے انھیں پہچان لیا تو ایک آدمی میرے اور ان کے درمیان سے نکلا اور ان سے کہا: ادھر آؤ۔ میں نے کہا: انھیں کدھر جانا ہے؟

۶۵۸۷ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْتَرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلْيَحٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنِي هَلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَبْنَا أَنَا نَائِمٌ فَإِذَا زُمْرَةً حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَيْنِهِمْ وَبَيْنَهُمْ، فَقَالَ:

دل کو زم کرنے والی احادیث کا بیان

اس نے کہا: اللہ کی قسم! جہنم کی طرف لے جانا ہے۔ میں نے کہا: ان کا کیا حال ہے؟ یعنی کیا وجہ؟ اس نے کہا: یہ لوگ آپ کے بعد ائمہ پاؤں واپس لوٹ گئے تھے۔ پھر ایک اور گروہ میرے سامنے آیا۔ جب میں نے انھیں بھی پہچان لیا تو ایک شخص میرے اور ان کے درمیان سے نکلا اور ان سے کہا: ادھر آؤ۔ میں نے پوچھا: انھیں کہا جانا ہے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! جہنم کی طرف۔ میں نے کہا: ان کا کیا حال ہے؟ یعنی کیا وجہ؟ اس نے کہا: یہ لوگ آپ کے بعد اپنی ایڑیوں کے بل پھر گئے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ ان گروہوں میں سے ایک آدمی بھی نہیں بچے گا مگر اکاڈ کا لوگ جو چواہے کے بغیر بے کار اونٹوں کی طرح ہوں گے۔

[6588] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باعثجوں میں سے ایک باعثجہ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہوگا۔“

[6589] حضرت جندب رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”میں میر کاروائیں کے طور پر تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا۔“

[6590] حضرت عقبہ بن عامر رض سے روایت ہے کہ نبی ﷺ باہر تشریف لائے اور شہدائے احمد کے لیے اس طرح دعا کی جس طرح میت کے لیے جنازے میں دعا کی جاتی ہے۔ پھر آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: ”میں میر کاروائیں کے طور پر تم سے آگے جاؤں گا اور تم پر گواہ ہوں گا۔ اللہ کی قسم! میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں۔ اور مجھے زمین کے خزانوں کی چاہیاں یا زمین کی

ہلم، فقلتُ: أَيْنَ؟ قَالَ: إِلَى النَّارِ وَاللَّهُ، قُلْتُ: وَمَا شَاءُنَّهُمْ؟ قَالَ: إِنَّهُمْ ارْتَدُوا بَعْدَكَ عَلَى أَذْبَارِهِمُ الْفَهْرَرِيِّ، ثُمَّ إِذَا رُمْرَةً حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مَّنْ يَتَبَيَّنُ وَيَتَبَيَّنُهُمْ، فَقَالَ: هَلْمَ، قُلْتُ: أَيْنَ؟ قَالَ: إِلَى النَّارِ وَاللَّهُ، قُلْتُ: مَا شَاءُنَّهُمْ؟ قَالَ: إِنَّهُمْ ارْتَدُوا بَعْدَكَ عَلَى أَذْبَارِهِمُ الْفَهْرَرِيِّ، فَلَا أَرَاهُ يَحْلُصُ مِنْهُمْ إِلَّا مِثْلُ هَمَلِ النَّعْمِ۔

۶۵۸۸ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْدَرِ: حَدَّثَنَا أَنْسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ خُبَيْبٍ، عَنْ حَفْصٍ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ قَالَ: «مَا بَيْنَ بَيْنِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمَنْبَرِي عَلَى حَوْضِي»۔ (راجع: ۱۱۹۶)

۶۵۸۹ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ يَقُولُ: «أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ»۔

۶۵۹۰ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَالِدٍ: حَدَّثَنَا الْلَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُفَيْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحْدِ صَلَّاهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ أَنْصَرَفَ عَلَى الْمَسْبِرِ فَقَالَ: «إِنِّي فَرَطْ لَكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللَّهُ لَأَنْظُرَ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي أُغْطِيَتُ مَفَاتِيحَ حَزَائِنِ

کنجیاں دی گئی ہیں۔ اللہ کی قسم! میں تمہارے متعلق اس امر سے نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد شرک کرو گے، البتہ مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ تم دنیا کے لائچ میں بنتا ہو کر ایک دوسرے سے حد کرنے لگو گے۔

[6591] حضرت حارث بن وہب رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا کہ آپ نے حوض کا ذکر کیا اور فرمایا: ”(وہ اتنا بڑا ہے) تختی مدینہ اور صنعتوں کے درمیان دوری ہے۔“

[6592] حضرت حارثہ کی نبی ﷺ سے سنی ہوئی ایک روایت میں یہ اضافہ ہے: ”آپ کا حوض اتنا وسیع ہوا کہ بتنا صنعتوں اور مدینہ کے درمیان مسافت ہے۔“ اس پر (راویٰ حدیث) مستور دنے کہا: آپ نے برتوں والی روایت نہیں سنی؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ مستور دنے کہا: ”وہاں برتن اس طرح نظر آئیں گے جیسے آسمان پر ستارے نظر آتے ہیں۔“

[6593] حضرت اسماء بنت ابی بکر رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں حوض پر موجود ہوں گا اور دیکھوں گا کہ تم میں سے کون میرے پاس آتا ہے۔ پھر کچھ لوگوں کو مجھ سے الگ کر دیا جائے گا۔ میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ تو میرے آدمی اور میری امت کے لوگ ہیں۔ مجھ سے کہا جائے گا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا کام کیے تھے؟ اللہ کی قسم! یہ مسلسل اٹھ پاؤں لوئے رہے۔“ اب ابی ملکیہ کہا کرتے تھے: اے اللہ! ہم اس سے تیری پناہ مانگتے ہیں کہ اٹھ پاؤں لوٹ جائیں یا اپنے دین کے متعلق کسی فتنے میں بنتا ہو جائیں۔

”علیٰ اعقابِکُمْ تَكْصُونَ“ کے معنی یہی ہیں: تم اپنے دین سے ایزیوں کے بل پھر گئے، یعنی اسلام سے مرد ہو گئے۔

الأَرْضِ - أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ - وَإِنِّي وَاللَّهُ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ شَرِّكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا“ . [راجح: ۱۳۴۴]

[6591] - حَدَّثَنَا عَلَيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا حَرَمَيْ بْنُ عُمَارَةَ: حَدَّثَنَا شُعبَةُ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ خَالِدٍ: أَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَذَكَرَ الْحَوْضَ فَقَالَ: «كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَصَنْعَاءَ» .

[6592] - وَزَادَ ابْنُ أَبِي عَدَى عَنْ شُعبَةَ، عَنْ مَعْبِدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ حَارِثَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «الْحَوْضُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ»، فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ: أَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ: الْأَوَانِي؟ قَالَ: لَا، قَالَ الْمُسْتَوْرِدُ: ثُرَى فِيهِ الْأَوَانِيُّ مِثْلُ الْكَوَاكِبِ» .

[6593] - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ نَافِعٍ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلِينَكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بْنَتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتَّى أَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ، وَسَيُؤْخَذُ نَاسٌ دُونِي فَأَقُولُ: يَا رَبَّ! مَنْيٌ وَمَنْ أَمْتَيْ؟ فَيَقُولُ: هَلْ شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ؟ وَاللَّهُ مَا بَرِحُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ . فَكَانَ ابْنُ أَبِي مُلِينَكَةَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ تَرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا، أَوْ نُفْسَنَ عَنْ دِينِنَا .

”عَلَى اعْقَابِكُمْ تَكْصُونَ“ [السُّوْمَنُون: ۶۶]: تَرْجِعُونَ عَلَى الْعَقِبِ . [انظر: ۷۰۴۸]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

82 - كِتَابُ الْقَدْرِ

تقریر سے متعلق احکام و مسائل

باب: 1- بلا عنوان

(۱) [باب:]

[6594] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم سے رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا جو صادق و مصدق ہیں: ”تم میں سے ہر ایک (کامادہ تختیق) اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع رہتا ہے۔ پھر وہ اتنی ہی مدت میں خون بستہ (جسے ہوئے خون) کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ پھر اتنے ہی عرصے میں وہ گوشت کا لوٹھرا بن جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجا ہے اور اسے چار باتوں کا حکم ہوتا ہے: اس کی روزی، اس کی عمر، اس کا نیک یاد ہونا یہ سب لکھ لیتا ہے۔ پھر اس میں روح پھوکی جاتی ہے۔ اللہ کی قسم! تم میں سے ایک شخص اہل جہنم کے سے عمل کرنے لگتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر اس پر غالب آ جاتی ہے اور وہ اہل جنت کے کام کرنے لگتا ہے، پھر وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص اہل جنت کے کام کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک یاد وہا تھا کافاصلہ رہ جاتا ہے تو اس کی تقدیر اس پر غالب آ جاتی ہے اور وہ اہل جہنم کے کام کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں چلا جاتا ہے۔“

۶۵۹۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هَشَّامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَنَّبَأَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَضْدُوقُ قَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، ثُمَّ عَلَقَهُ مُثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْعَفَةً مُثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا فَيُؤْمِرُ بِأَرْبَعَةٍ: بِرِزْقِهِ، وَأَجْلِهِ، وَشَفَقَيِّ أَوْ سَعِيدٍ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الرُّوْحِ فَوَاللَّهِ إِنَّ أَحَدَكُمْ أَوْ الرَّجُلَ لِيَعْمَلْ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّىٰ مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذِرَاعَ أَوْ بَاعَ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا، وَإِنَّ الرَّجُلَ لِيَعْمَلْ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّىٰ مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذِرَاعَ أَوْ بَاعَينِ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا۔

(امام بخاری بہت کہتے ہیں کہ) آدم بن ابی ایاس نے اپنی روایت میں یوں کہا: ”جب ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔“

[6595] حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے رحم مادر پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے جو کہتا رہتا ہے کہ اے رب! یہ نطفہ قرار پایا ہے۔ اے رب! یہ خون بستہ بن گیا ہے، اے رب! یہ گوشت کے لوقہ کے صورت اختیار کر گیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اس کی پیدائش کا فیصلہ کرتا ہے تو فرشتہ پوچھتا ہے: اے رب! یہ لڑکا ہے یا لڑکی؟ نیک ہے یا بد؟ اس کا رزق کیا ہے؟ اس کی مت حیات کیا ہے؟ اسی طرح یہ سب باتیں علم مادر ہی میں لکھ دی جاتی ہے۔“

قالَ آدُمُ: «إِلَّا ذِرَاعٌ». [راجح: ۳۲۰۸]

٦٥٩٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ [بْنِ أَنَسِّي]، عَنْ أَنَسِّي بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَكَلَّ اللَّهُ بِالرَّحْمَمِ مَلَكًا فَيَقُولُ: أَنِي رَبُّ الْعِظَمَةِ، أَنِي رَبُّ الْعَلْقَةِ، أَنِي رَبُّ الْمُضْغَةِ، فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهَا قَالَ: أَنِي رَبُّ الْرِّزْقِ! ذَكَرْ أَمْ أَنْثَى؟ أَشْفَقْ أَمْ سَعِيدْ؟ فَمَا الرِّزْقُ؟ فَمَا الْأَجَلُ؟ فَيُكْتَبُ كَذِلِكَ فِي بَطْنِ أُمَّهَّ». [راجح: ۳۱۸]

(۲) باب: جَفَّ الْقَلْمُ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: «وَأَصْلَهَ اللَّهُ عَلَى عَلَيْهِ» [الجاثية:

٢٣]

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: «جَفَّ الْقَلْمُ بِمَا أَنْتَ لَا تَقِيٌّ».

وَقَالَ أَبْنُ عَبَّاسٍ: «هَا سَيِّفُونَ» [المؤمنون: ٦١] سَيَقْتَلُ لَهُمُ السَّعَادَةُ.

٦٥٩٦ - حَدَّثَنَا آدُمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرَّشْكُ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرْفَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَبْنَ الشَّخْبِرِ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيْعُرِفُ أَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قَالَ: فَلِمَ

باب: 2- اللہ کے علم کے مطابق قلم خشک ہو چکا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ تعالیٰ نے اے علم کے باوجود گمراہ کر دیا۔“

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں: مجھ سے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو کچھ تمہارے ساتھ ہونے والا ہے، اس پر قلم خشک ہو چکا ہے۔“

حضرت ابن عباسؓ نے «لَهَا سَابِقُونَ» کی تفسیر میں فرمایا: ان کے لیے سعادت سبقت کر بھی ہے۔

[6596] حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا جتنی لوگ اہل جہنم سے پہنچانے جا چکے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہا۔“ اس نے عرض کی: پھر عمل کرنے والے عمل کیوں کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”ہر شخص وہی عمل کرتا ہے

تقریرے متعلق احکام و مسائل یعنی العاملوں؟ قال: «کُلُّ يَعْمَلُ لِمَا خُلِقَ لَهُ جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے یا جو اس کے لیے آسان کیا گیا ہے۔ اُو لِمَا يُسْرُ لَهُ». [انظر: ۷۰۵۱]

فائدہ: تقریر کے حوالے سے یہ بات ذہن میں رہے کہ جو کچھ ہم کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے اذی علم کی بنا پر یہ لکھ دیا ہے، یہیں کہ کہ کرانا ان پر ٹھوں دیا ہے، اس لیے انسان مخفی مجرموں میں بلکہ خیر و شر کے اختیار میں آزاد ہے۔ یہ اس کا فصلہ ہے کہ کس کا انتخاب کرتا ہے۔ تقریر سے اسے نا آشنا رکھا گیا ہے اور احکام الہی کی پابندی کا حکم ہے، اس لیے اسے احکام الہی کی پابندی کرنی چاہیے اور تقریر، جس کا اسے علم نہیں، کا سہارا لے کر معصیت کی رہا اختیار نہیں کرنی چاہیے۔ البتہ جو گناہ ہو جائے یا معصیت آجائے اسے اللہ کی تقدیر سمجھ کر برداشت کرنا چاہیے اور اللہ کے حضور توہہ کرنی چاہیے۔

باب: ۳- اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرنے والے تھے

[6597] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ بنی یهودیہ سے مشرکین کی اولاد کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ”اللہ کو خوب معلوم ہے کہ انہوں نے کیا عمل کرتا تھا۔“

[6598] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی (نابالغ) اولاد کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو وہ (بڑے ہو کر) عمل کرنے والے تھے۔“

[6599] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہرچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی بنایتے ہیں جیسا کہ تمہارے جانوروں کے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ کیا ان میں سے کوئی کان کٹا ہوتا ہے؟ وہ تو تمہی اس کا کان کاٹ دیتے ہوں۔“

(۳) باب: اللہ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

[6597] - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : حَدَّثَنَا عُنْدَرٌ قَالَ : حَدَّثَنَا شَعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشَّرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : سُئِلَ الشَّيْءُ عَنِ الْمُؤْمِنِ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ ، فَقَالَ : «اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ». [راجیع: ۱۳۸۳]

[6598] - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا الْلَّيْثُ عَنْ بُونُسَ ، عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ قَالَ : وَأَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ عَنْ ذَرَارَيِ الْمُشْرِكِينَ ، فَقَالَ : «اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ». [راجیع: ۱۳۸۴]

[6599] - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَاقِ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ : «مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَإِبْرَاهِيمَ يُهَوِّدُ إِنَّهُ وَيُنَصَّرَانِهِ كَمَا تُتْبِعُونَ الْجَهِيلَةَ ، هَلْ تَجِدُونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ حَشْىَ تَكُونُوا أَنْتُمْ

تَجْدِيدُهُنَّا؟». [راجع: ۱۳۵۸]

[6600] حضرت ابو ہریرہ رض سے مروی روایت کا حصہ ہے کہ صحابہ کرام رض نے پوچھا: اللہ کے رسول! اس بچے کے متعلق کیا خیال ہے جو بچپن ہی میں فوت ہو جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ بڑا ہو کر کیا عمل کرتا۔“

باب: 4- (ارشاد باری تعالیٰ ہے): ”اللہ کا حکم اُل اور ہو کر رہتا ہے۔“ کامیاب

[6601] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی عورت اپنی کسی بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ اس کے پیارے کو بالکل خالی کر دے بلکہ چاہیے کہ وہ نکاح کر لے کیونکہ اس کے لیے تو وہی کچھ ہے جو اس کا مقدر ہے۔“

[6602] حضرت اسماء رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا کہ اچانک آپ کے پاس آپ کی کسی صاحبزادوی کا قاصد آیا۔ اس وقت آپ کے پاس حضرت سعد، الی بن کعب اور حضرت معاذ رض بھی تھے۔ قاصد نے کہا کہ ان کا بچہ نزع کی حالت میں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پیغام بھیجا: ”اللہ ہی کا ہے جو وہ لے لیتا ہے اور اسی کا ہے جو وہ دے دے۔ ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے، اس لیے وہ صبر کریں اور اللہ سے اجر کی امید رکھیں۔“

[6603] حضرت ابو سعید خدری رض سے روایت ہے، انہوں نے خبر دی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں قبلیہ انصار کا ایک آدمی آیا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! ہم لوگوں سے ہم بستری کرتے ہیں لیکن

۶۶۰۰ - قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَرَأَيْتَ مِنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ؟ قَالَ: «اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ». [راجع: ۱۳۸۴]

(۴) باب: ﴿وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ فَدَرَا مَقْدُورًا﴾
[الأحزاب: ۲۸]

۶۶۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزَّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «لَا شَأْلٌ إِلَّا طَلَاقٌ أَخْتِهَا لِتَسْتَفِرُّ صَحْقَتَهَا وَلَتُشْكِنُّ، فَإِنَّ لَهَا مَا قُدْرَ لَهَا». [راجع: ۲۱۴۰]

۶۶۰۲ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَسَامَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذْ جَاءَهُ رَسُولُ إِحْدَى بَنَاتِهِ وَعِنْدَهُ سَعْدٌ وَأَبْيَ بْنُ كَعْبٍ وَمَعَادٌ أَنَّ ابْنَهَا يَجُودُ بِتَقْسِيمِهِ، فَبَعَثَ إِلَيْهَا: «إِنَّ اللَّهَ مَا أَخَدَ، وَلَلَّهِ مَا أَعْطَى، كُلُّ بَأْجَلٍ، فَلَا تَضِيرْ وَلَا تُحْسِبْ». [راجع: ۱۲۸۴]

۶۶۰۳ - حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّرِيزِ الْجُمَحِيِّ: أَنَّ أَبَا سَعِيدِ الْحُدَيْرِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ

تقریر سے متعلق احکام و مسائل

ہمیں اپنے مال سے بھی بہت پیار ہے، لہذا آپ کا عزل کرنے کے بارے میں کیا خیال ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا تم ایسا کرتے ہو؟ اگر تم ایسا نہ کرو تو تمہارے لیے کچھ قباحت نہیں کیونکہ جس جان کا پیدا ہوتا اللہ نے لکھ دیا ہے وہ تو پیدا ہو کر رہے گی۔“

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نُصِيبُ سَبِيلًا وَنُجْعَبُ الْمَالَ، كَيْفَ تَرَى فِي الْعَزْلِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: أَوْ إِنَّكُمْ تَفْعَلُونَ ذَلِكَ؟ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ لَيَسِّطُ سَمَةً كَتَبَ اللَّهُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَّا هِيَ كَائِنَةً۔ [راجع: ۲۲۲۹]

(6604) حضرت حدیفہؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے ہمیں ایک خطبہ دیا اور قیامت تک کوئی چیز نہ چھوڑی جس کا بیان نہ کیا ہو، جسے یاد رکھنا تھا اس نے یاد رکھا اور جسے بھولنا تھا وہ بھول گیا، لہذا جب میں کوئی فراموش کر دے چیز دیکھتا ہوں تو اس طرح اسے پہچان لیتا ہوں جس طرح وہ شخص جس کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو جب وہ اسے دیکھتا ہے تو فوراً پہچان لیتا ہے۔

(6605) حضرت علیؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ میٹھے ہوئے تھے اور آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ زمین کرید رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”تم میں سے ہر ایک کا جنت و جہنم میں نہ کانا لکھا جا چکا ہے۔“ حاضرین میں سے ایک آدمی نے کہا: اللہ کے رسول! پھر ہم کیوں نہ اس پر بھروسہ کر لیں۔ آپ نے فرمایا: ”نہیں، تم عمل کرو (جس کے لیے انسان پیدا کیا گیا ہے) اس کے لیے وہ چیز آسان کر دی گئی ہے۔“ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”جس نے اللہ کی راہ میں دیا اور تقویٰ اختیار کیا..... آخر تک۔“

٦٦٠٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيهِ وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا تَرَكَ فِيهَا شَيْئًا إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ، عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ، وَجَهَلَهُ مَنْ جَهَلَهُ، إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الشَّيْءَ قَدْ تَسْبَيْتُ فَأَغْرِفُهُ كَمَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ الرَّجُلُ إِذَا غَابَ عَنْهُ فَرَأَهُ فَعَرَفَهُ۔

٦٦٠٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الدَّاَنَ عَنْ أَبِيهِ حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْيَدَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلَمِيِّ، عَنْ عَلَيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْكُثُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَنَكَسَ فَقَالَ: «مَا مِنْكُمْ مَنْ أَحَدَ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعِدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ». فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَلَا نَتَكَلُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «لَا، إِعْمَلُوا فَكُلُّ مُبِيْرٍ»، ثُمَّ قَرَأَ «فَلَمَّا مَنْ أَعْطَنَ وَلَقَنَ» [آلہ: ۵] الْآيَةِ۔

[راجع: ۱۳۶۶]

باب: ۵- عمل کا اعتبار خاتے پر موقف ہے

(۵) بَابُ: الْعَمَلُ بِالْخَوَاتِيمِ

(6606) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، انہوں

٦٦٠٦ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا

نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ خیر میں تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے متعلق، جو آپ کے ساتھ شریک جہاد اور اسلام کا دعویدار تھا، فرمایا: "یہ جسمی ہے۔" جب جنگ شروع ہوئی تو اس آدمی نے بہت جم کر لڑائی میں حصہ لیا اور بہت زیادہ زخمی ہو گیا لیکن پھر بھی وہ ثابت قدم رہا۔ نبی ﷺ کے صحابہ کرام ﷺ میں سے ایک صحابی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اللہ کے رسول! اس شخص کے بارے میں آپ کو معلوم ہے جس کے متعلق ابھی آپ نے فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے؟ وہ اللہ کے راستے میں بہت جم کر لڑا ہے اور بہت زیادہ زخمی ہو گیا ہے۔ نبی ﷺ نے اب بھی یہی فرمایا: "وہ جسمی ہے۔" ممکن تھا کہ کچھ مسلمان شے میں پڑ جاتے لیکن اس دوران میں اس شخص نے زخمیں کی تاب نہ لارکا پنا ترکش کھولا اور اس سے ایک تیر نکالا، پھر اس سے خود کو ذبح کر لیا۔ اس کے بعد بہت سے مسلمان دوڑتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات پچی کر دکھائی ہے۔ اس شخص نے اپنے آپ کو ذبح کر کے خود کشی کر دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے بلال! انہوں اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوگا، نیز یہ (بھی اعلان کر دو) کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی خدمت کسی بے دین آدمی سے بھی لے لیتا ہے۔"

[6607] حضرت بکل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے ساتھ ایک لڑائی میں شرکت کی۔ بلاشبہ وہ بہت سے مسلمانوں سے کغاہت کرتے ہوئے (کافروں کے مقابلے میں اکیلا) بڑی بہادری سے لڑ رہا تھا۔ نبی ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا: "جو شخص کسی جسمی کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔" چنانچہ وہ شخص جب لے نے

عبدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسْبِطِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: شَهَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَمْنُونَ مَعَهُ يَدْعِي إِلَيْهِ الْإِسْلَامَ: «هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ»، فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالَ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ أَشَدَّ الْقِتَالِ، وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَأَتَيْتَهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ الَّذِي تَحْدَثَتْ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ قَدْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ أَشَدَّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ»، فَكَادَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَرْتَابُ، فَيَسِّرْتَهُ اللَّهُ عَلَى ذَلِكَ إِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ أَلْمَ الْجِرَاحِ فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى كَنَاثِيَّهُ فَأَنْتَزَعَ مِنْهَا سَهْمًا فَأَتَسْحَرَ بِهَا، فَأَسْتَدَدَ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! صَدَقَ اللَّهُ حَدِيثَكَ، قَدْ اسْتَسْحَرَ فُلَانٌ فَقُتِلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا بَلَالُ، قُمْ فَادْنُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيُؤْيِدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ». [۳۰۶۲] (راجع: ۳۰۶۲)

٦٦٠٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَانَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَعْظَمِ الْمُسْلِمِينَ عَنَّا عَنِ الْمُسْلِمِينَ فِي عَزَّوَةٍ غَرَاهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مَنْ أَحَبَ أَنْ يَنْتَظِرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْتَظِرْ إِلَى هَذَا». فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنْ الْقَوْمِ

میں مصروف تھا اور مشرکین کو اپنی بہادری کی وجہ سے سخت تر تکالیف میں بٹلا کر رہا تھا تو ایک مسلمان اس کے پیچھے پیچھے چلا۔ آخروہ زخمی ہو گیا اور جلدی سے مرنا چاہا، اس لیے اس نے اپنی تواریکی نوک سینے کے درمیان رکھی اور دباؤ دیا تو وہ تکوا اس کے شانوں کو پار کرنی ہوئی نکل گئی۔ اس کے بعد اس کا پیچھا کرنے والا شخص نبی ﷺ کی خدمت میں دوڑتا ہوا حاضر ہوا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”بات کیا ہے؟“ اس نے کہا: آپ نے فلاں شخص کے بارے میں فرمایا تھا: ”جو کسی جہنمی کو دیکھنا چاہے وہ اس کو دیکھ لے۔“ حالانکہ وہ شخص مسلمانوں کی طرف سے بڑی پا مردی سے لڑ رہا تھا۔ میں سمجھا کہ وہ کفر پر نہیں مرے گا لیکن جب وہ سخت زخمی ہو گیا تو مرنے میں جلدی سے کام لیا اور خود کشی کر لی۔ نبی ﷺ نے اس وقت فرمایا: ”بلاشہ بنہ الہ جہنم کے سے عمل کرتا رہتا ہے، حالانکہ وہ جتنی ہوتا ہے، اسی طرح دوسرا آدمی الہ جنت کے کام کرتا رہتا ہے، حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے۔ یقیناً اعمال کا اعتبار خاتمے پر موقوف ہے۔“

باب: 6- نذر، بندے کو تقدیر کی طرف لے جاتی ہے

[6608] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے نذر سے منع کرتے ہوئے فرمایا: ”نذر کوئی چیز رہ نہیں کر سکتی۔ بس اس کے ذریعے سے بخیل سے مال نکالا جاتا ہے۔“

[6609] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: نذر، بندے کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں لاتی جو

وہو علیٰ یہ لکھاں الححالِ منْ أَشَدَّ النَّاسِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ حَتَّى جُرَحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَجَعَلَ ذُبَابَةَ سَيْفِهِ بَيْنَ ثَدَيْهِ حَتَّى خَرَحَ مِنْ بَيْنِ كَثِيفَتِهِ، فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مُشْرِقاً فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ: ”وَمَا ذَاكَ؟“ قَالَ: قُلْتَ لِفُلَادَيْنِ: ”مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَيُنْظُرْ إِلَيْهِ“، وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِنَا غَنَاءً عَنِ الْمُسْلِمِينَ فَعَرَفَتْ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ عَلَى ذَلِكَ، فَلَمَّا جُرَحَ اسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْدَ ذَلِكَ: ”إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ“۔ [راجیع: ۲۸۹۸]

(۶) باب إلقاء العبد النذر إلى القدر

۶۶۰۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٌ: حَدَّثَنَا سُفيَّانُ عَنْ مَصْوِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ النَّذْرِ، فَقَالَ: ”إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا، إِنَّمَا يُسْتَخْرُجُ بِهِ مِنَ الْجَنِّيِّ“۔ [انظر: ۶۶۹۳، ۶۶۹۲]

۶۶۰۹ - حَدَّثَنَا يَسْرُرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنْبَهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”لَا يَأْتِي أَبْنَ

میں نے اس کے لیے مقدار نہ کی ہو بلکہ تقدیر اسے وہ جیز
دیتی ہے جو میں نے اس کے لیے مقرر کر دی ہے، البتہ میں
اس کے ذریعے سے بخیل سے مال نکولایتا ہوں۔“

آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ وَلَمْ يَكُنْ قَدْ فَدَرْتُهُ، وَلِكِنْ يُلْقِيَهُ
الْفَدَرُ وَقَدْ فَدَرْتُهُ لَهُ، أَسْتَخْرِجُ بِهِ مِنْ
الْبُخْلِ». [انظر: ۶۶۹۴]

باب: ۷- لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ كَابِيَان

[6610] حضرت ابو موسیٰ اشعریؑ سے روایت ہے،
انھوں نے کہا: ہم ایک جنگ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ
تھے۔ جب ہم کسی اوپری جگہ پر چڑھتے اور اس پر بلند ہوتے یا
کسی وادی کے شیب میں اترتے تو آواز بلند اللہ اکبر کرتے۔
اس دوران میں رسول اللہ ﷺ ہمارے قریب آئے اور
فرمایا: ”لوگو! اپنے آپ پر حرم کرو کیونکہ تم کسی بھرے یا
غیر حاضر کو نہیں پکار رہے، بلکہ تم اس حقیقت کو پکارتے ہو جو
بہت سنتے والا اور خوب دیکھتے والا ہے، پھر فرمایا: ”اے
عبداللہ بن قیس! کیا میں تھجے ایک کلمہ نہ سکھاؤں جو جنت کے
خراونوں میں سے ہے؟ وہ کلمہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
ہے۔“

باب: ۸- مَعْصُومٌ وَهُوَ جَاهِيَّ

عاصم کے معنی ہیں: روکنے والا۔ مجاهد نے کہا: سَدَّاً کے
معنی ہیں: حق سے آڑ، وہ گمراہی میں ڈال گرا رہے ہیں۔
”سَدَّاً“ کے معنی ہیں: اس نے اس کو گمراہ کر دیا۔

[6611] حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے، وہ
نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب بھی
کوئی شخص غلیظ بنایا جاتا ہے تو اس کے دو خفیہ مشیر ہوتے
ہیں: ایک اسے اچھے کام کا مشورہ دیتا ہے اور اس پر آمادہ

(۷) بَابُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

۶۶۱۰ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو
الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا حَالِدُ
الْحَدَّاءَ عَنْ أَبِي عُمَانَ النَّهَدِيِّ، عَنْ أَبِي
مُوسَىٰ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَزَّةٍ
فَجَعَلْنَا لَا نَضَعُدُ شَرَفًا وَلَا نَغْلُو شَرَفًا وَلَا
نَهْطُ فِي وَادٍ إِلَّا رَفَعْنَا أَصْوَاتَنَا بِالْتَّكْبِيرِ،
قَالَ: فَدَنَا مِنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا
النَّاسُ، ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، فَإِنْكُمْ لَا
تَدْعُونَ أَصَمًّا وَلَا غَائِبًا، إِنَّمَا تَدْعُونَ سَمِيعًا
بَصِيرًا»، ثُمَّ قَالَ: «يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ، أَلَا
أُعْلَمُكَ كَلِمَةً هِيَ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟ لَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ». [راجع: ۲۹۹۲]

(۸) بَابُ: الْمَعْصُومُ مِنْ عَصَمَ اللَّهَ

عَاصِمٌ: مَائِعٌ. قَالَ مُجَاهِدٌ: سُدًّا عَنِ
الْحَقِّ، يَتَرَدَّدُونَ فِي الضَّلَالِ. (وَدَسَّنَهَا)
[الشمس: ۱۰]: أَغْوَاهَا.

۶۶۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدَالْلَهُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ:
أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الرُّهْبَرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو
سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
قَالَ: «مَا اسْتَحْلَفَ خَلِيلَةً إِلَّا لَهُ بِطَانَاتٍ:

کرتا ہے اور دوسرا سے برائی کا حکم دیتا ہے اور اس پر اجھاتا ہے۔ اور مخصوص وہ ہے جسے اللہ (گناہوں سے) محفوظ رکھے۔“

بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ وَتَحْضُهُ عَلَيْهِ، وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ
بِالشَّرِّ وَتَحْضُهُ عَلَيْهِ، وَالْمَعْصُومُ مِنْ عَصَمِ
اللَّهِ». [انظر: ۷۱۹۸]

باب: ۹۔ جس بھتی کو ہم نے ہلاک کر دیا اس پر
واجب ہے کہ اس کے باشندے دنیا میں نہیں
آئیں گے

(ارشاد باری تعالیٰ ہے): ”جو لوگ تمہاری قوم سے
ایمان لے آتے ہیں، ان کے علاوہ اب اور کوئی ایمان
نہیں لائے گا۔“

نیز فرمایا: ”وہ بدکردار اور کافر لوگوں ہی کو جنم دیں
گے۔“

منصور بن نعمان نے عکرمه سے، انھوں نے ابن عباس
ؓ سے بیان کیا کہ حرم عجیب زبان میں ضروری اور واجب
کو کہتے ہیں۔

[6612] حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے، انھوں
نے بیان کیا کہ میں تو لمم کے مشابہ اس بات سے زیادہ
کوئی اور بات نہیں جانتا جو حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی ﷺ
سے بیان کی ہے: ”اللہ تعالیٰ نے انسان کے زنا کا کوئی نہ
کوئی حصہ لکھ دیا ہے جس سے لامحالہ اسے دوچار ہونا پڑے
گا۔ آنکھ کا زنا نظر بازی ہے۔ زبان کا گناہ لوح دار گفتگو
کرنا ہے۔ اور دل کا زنا خواہشات اور شهوت ہیں، پھر
شرمگاہ اس کی تصدیق کر دیتی ہے اور اسے جھلدادیتی ہے۔“

مشابہ نے کہا: ہم سے ورقاء نے بیان کیا، ابن طاؤس
سے، انھوں نے اپنے باپ طاؤس سے، انھوں نے حضرت
ابو ہریرہؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو

(۹) بَابُ : وَحْرَمٌ عَلَى فَرِيزَةِ أَهْلَكُنَا هَا [أَنَّهُمْ
لَا يَرْجِعُونَ]

﴿إِنَّمَا لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمَكَ إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ﴾
[۳۶: ۲۷]

﴿وَلَا يَلْدُقُ إِلَّا فَاجْرًا كَفَارًا﴾ [بیو: ۲۷]

وَقَالَ مَنْصُورُ بْنُ النُّعَمَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ : وَحْرَمٌ بِالْحَبْسِيَّةِ: وَجَبَ.

۶۶۱۲ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَيْلَانَ: حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبْنِ طَاؤُسٍ،
عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا
أَشَبَّ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى أَبْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَاءِ
أَذْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ، فَرِنَا الْعَيْنُ: النَّظَرُ،
وَزَرَنَا اللِّسَانُ: الْمَنْطِقُ، وَالْقَرْفُ تَمَثَّلَ
وَتَسْتَهِي، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ وَيُكَذِّبُهُ».

وَقَالَ شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبْنِ
طَاؤُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
ﷺ. [راجع: ۶۲۴۳]

بیان کیا۔

باب: ۱۰ - (ارشاد باری تعالیٰ): ”وَهُرْوَيَا (منظراً) جو
ہم نے آپ کو دکھایا اسے ہم نے لوگوں کے لیے
باعث آزمائش بنا دیا“ کا بیان

[6613] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں
نے درج ذیل آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ”وَهُرْوَيَا (منظراً) جو ہم
نے آپ کو دکھایا ہے اسے ہم نے لوگوں کے لیے باعث
آزمائش بنا دیا ہے۔“ انہوں نے فرمایا: اس سے مراد آنکھ سے
دیکھنا ہے جو رسول اللہ ﷺ کو معراج کی رات دکھایا گیا
جب آپ کو بیت المقدس تک رات کے وقت سیر کرائی
گئی۔ نیز فرمایا: قرآن مجید میں 『وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ』
سے مراد زقوم کا درخت ہے۔

(۱۰) باب: «وَمَا جَعَلْنَا أَرْثَمِيَا أَلَّقِيَ أَرْبَيْنَكَ
إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ» [الاسراء: ۶۰]

۶۶۱۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَكْرَمَةَ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا 『وَمَا جَعَلْنَا أَرْثَمِيَا أَلَّقِيَ أَرْبَيْنَكَ
إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ』 قَالَ: هِيَ رُؤْيَا عَنِيْنِ أُرْبَيْهَا
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنِيلَةً أُسْرَى بِهِ إِلَى بَيْتِ
الْمَقْدِسِ، قَالَ: 『وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ فِي الْقَرْمَانِ』
[الاسراء: ۶۰] قَالَ: هِيَ شَجَرَةُ الرَّفُومِ۔ [راجع:
[۲۸۸۸]

❖ فائدہ: اس حدیث میں واقعہ معراج کی طرف اشارہ ہے۔ یہ ایک خرق عادت و اقدار مجرمہ تھا لیکن اس کا بہت مذاق
ازیاگیا۔ پھر جن کافروں نے بیت المقدس دیکھا تھا انہوں نے آپ سے سوالات پوچھنا شروع کر دیے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ
ﷺ کے سامنے سے تمام جوابات دور کر دیے اور آپ نے ان کو تمام سوالات کے جواب دے دیے۔ اب چاہیے تو یہ تھا کہ کسی حسی
مجرمے کے طالب کفار ایمان لے آتے تھےں کا تباہی نے ان کے لیے کفر ہی مقدر کیا تھا، اس لیے وہ پہلے سے بھی زیادہ سرکشی
کی راہ اختیار کرنے لگے۔

**باب: ۱۱ - اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت آدم اور
مویی ﷺ کا مباحثہ کرنا**

(۱۱) باب: تَحَاجَ آدُمْ وَمُوسَى عِنْدَ اللَّهِ

[6614] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی
ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”حضرت آدم
اور مویی ﷺ نے مباحثہ کیا۔ مویی ﷺ نے آدم ﷺ سے کہا: اے
آدم! آپ ہمارے باپ ہیں، آپ ہی نے ہمیں محرومی سے
دوچار کیا اور جنت سے باہر نکال پھیکا۔ آدم ﷺ نے مویی

۶۶۱۴ - حَدَّثَنَا عَلَيْيَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْنَا مِنْ عَمْرِو بْنِ طَاؤُوسٍ:
سَوَعَتْ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَحْتَاجَ
آدُمْ وَمُوسَى، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: يَا آدُمُ! أَنْتَ
أَبُونَا خَيْسَنَا وَأَخْرَجْنَا مِنَ الْجَنَّةِ، قَالَ لَهُ آدُمُ:

لیلہ سے کہا: اے موئی اللہ تعالیٰ نے مجھے ہم کلامی کے ساتھ برگزیدہ کیا اور اپنے ہاتھ سے تیرے لیے (تورات کو) لکھا، کیا تم مجھے ایک ایسے کام پر ملامت کرتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا؟ آخر آدم عليه السلام اس مباحثے میں موئی عليه السلام پر غالب آگئے۔ آپ نے یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔

سفیان نے کہا: ہم سے ابو زناد نے بیان کیا اعرج سے، انہوں نے ابو ہریرہ رض سے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام سے اس جیسی حدیث بیان کی۔

باب: ۱۲۔ جو چیز اللہ دینا چاہے اسے کوئی روک نہیں سکتا

[6615] حضرت مغیرہ بن شعبہ رض کے آزاد کردہ غلام وزاد سے روایت ہے کہ حضرت امیر معاویہ رض نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رض کو خط لکھا کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام کی وہ دعا لکھ کیجیو جو تم نے آپ صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام کو نماز کے بعد کرتے سن ہو، چنانچہ حضرت مغیرہ رض نے مجھے کا حکم دیا اور کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام سے سنا ہے، آپ ہر نماز کے بعد یہ دعا کرتے تھے: "اللہ کے سوا کوئی معبد برق نہیں۔ وہ دیکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! جو تو دینا چاہے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکتا چاہے اسے کوئی دینے والا نہیں اور تیرے حضور کسی دولت مند کی دولت کچھ کام نہیں آسکتی۔"

ابن جریح نے کہا: مجھے عبده نے خبر دی اور انھیں وزاد نے بتایا، پھر اس کے بعد میں امیر معاویہ رض کے پاس گیا تو میں نے سنا کہ وہ لوگوں کو یہ دعا پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔

لقدر سے متعلق احکام و مسائل یا موسیٰ! اضطفانک اللہ بِكَلَامِهِ، وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهِ، أَتَلْوُنْيَ عَلَى أَمْرٍ فَدَرَ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً؟ فَحَجَّ آدُمُ مُوسَى، فَحَجَّ آدُمُ مُوسَى»، ثَلَاثًا۔ [راجع: ۳۴۹]

وَقَالَ سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الرِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام مِثْلُهُ.

(۱۲) بَابُ: لَا مَانِعٌ لِمَا أَعْطَى اللَّهُ

۶۶۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُهُ بْنُ أَبِي لَبَابَةَ عَنْ وَرَادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَّةَ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ: الْكُتُبُ إِلَيَّ مَا سَمِعْتُ الشَّيْءَ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ. فَأَمْلَى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعٌ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيٌ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْتَعِ ذَالْجَدِ مِنْكَ الْجَدُّ».

وَقَالَ أَبْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُهُ أَنَّ وَرَادًا أَخْبَرَهُ بِهَذَا، ثُمَّ وَفَدَتْ بَعْدُ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَسَمِعْتُهُ يَأْمُرُ النَّاسَ بِذَلِكَ الْقُولِ۔ [راجع: ۸۴۴]

باب: 13- جس نے بدجھتی اور بری تھا سے اللہ کی پناہ مانگی

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”کہہ دیجیے! میں صح کے رب کی پناہ طلب کرتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔“

[6616] [حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”مصیبت کی شدت، بدجھتی سے، برے خاتمے اور دشمن کی خوشی سے اللہ کی پناہ مانگا کرو۔“

باب: 14- اللہ بندے اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے

[6617] [حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ اکثر طور پر یوں قسم اٹھایا کرتے تھے: ”نہیں، نہیں، دلوں کو پھیرنے والے کی قسم!“

[6618] [حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے ابن صیاد سے فرمایا: ”میں نے تیرے لیے ایک بات اپنے دل میں چھپا رکھی ہے (بنا وہ کیا ہے؟) اس نے کہا: وہ دخ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بدجھت، دور ہو جا تو اپنی حیثیت سے ہرگز آگے نہیں بڑھ سکے گا۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ مجھے اجازت دیں، میں اس کی گردان اڑاؤں۔ آپ نے فرمایا: ”اے چھوڑ

(۱۳) باب مَنْ تَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ [الفاطر: ۲۰، ۲۱]

۶۶۱۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ﴿تَعَوَّذُوْا بِاللَّهِ مِنْ جَهَدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ، وَسَمَائِةِ الْأَغْدَاءِ﴾. [راجع: ۱۳۴۷]

(۱۴) باب: ﴿يَكُوْلُ يَتَكَبَّرُ الْمَرْءُ وَقَلِيلٌ﴾

۶۶۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقاَتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَفْبَةَ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَثِيرًا مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْلِفُ: «لَا، وَمُقْلِبُ الْقُلُوبِ». [انظر:

۷۳۹۱، ۶۶۲۸]

۶۶۱۸ - حَدَّثَنَا عَلَيْيَ بْنُ حَفْصٍ وَيَسْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِابْنِ صَيَّادٍ: «خَبَابُ لَكَ خَبِيبًا»، قَالَ الدُّخُونُ، قَالَ: «اَخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوْ قَدْرَكَ»، قَالَ عُمَرُ: اَئْذْنُ لَيْ فَأَضْرِبَ عَنْهُ، قَالَ: «دَعْهُ، إِنْ يَكُنْهُ فَلَا

تقریر سے متعلق احکام و مسائل

تُطْلِيقَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرٌ لَكَ فِي قَتْلِهِ». دو، اگر یہ وہی ہے تو تم اسے قتل نہیں کر سکتے اور اگر یہ وہ نہیں تو اس کے قتل کرنے میں تھیس کوئی فائدہ نہیں۔ [راجع: ۱۳۵۴]

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کا مطلب یہ تھا کہ اگر یہ وہی دجال ہے جس کا خروج اور لوگوں کو گراہ کرنا، اللہ کے علم میں ہے تو تمھارا خالق و مالک تھیس اس کو قتل کرنے کی قدرت نہیں دے گا بلکہ درمیان میں حائل ہو جائے گا۔ اگر تھجے اسے قتل کرنے کی قدرت دے دے تو اللہ کے علم میں تخلف آئے گا جو محال ہے۔ مقصود یہ ہے کہ تقدیر کا فیصلہ قطعی اور اصل ہے۔ اگر کہیں کسی کے لیے اسکتا تو آج حضرت عمر بن جہنم کو یہ کہہ کر مایوس نہ کیا جاتا کہ تم اس پرچے (ابن صیاد) کو قتل کر ہی نہیں سکتے۔ حضرت عیسیٰ میرزا کا دنیا میں دوبارہ آنا اور تشریف لا کر دجال کو قتل کرنا تقدیر کے ان حقیقی فیصلوں میں داخل ہو چکا ہے جو اصل ہیں۔

باب: ۱۵ - (ارشاد باری تعالیٰ): ”آپ کہہ دیں،
ہمیں صرف وہی (نقصان) پہنچ گا جو اللہ تعالیٰ نے
ہمارے لیے لکھ دیا ہے“ کا بیان

(۱۵) باب: ﴿ قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا
كَتَبَ اللَّهُ لَنَا ﴾ [التوبہ: ۵۱]

کتب کے معنی ہیں: قضی، یعنی اس نے فیصلہ کیا۔ مجاہد نے کہا: «پفاتین» کی تفسیر یہ ہے کہ تم کسی کو گراہ نہیں کر سکتے مگر اسے جس کی قسم میں اللہ تعالیٰ نے دوزخ لکھ دی ہے۔ اور انہوں نے «قدر فہدی» کی تفسیر کرتے ہوئے کہا: جس نے نیک بختی اور شفاوت دونوں تقدیر میں لکھ دیں اور جس نے جانوروں کو ان کی چڑاگاہ بتائی۔

قضی۔ قَالَ مُجَاهِدُ: «بِفَتْنَتِينَ» [الصافات: ۱۶۲]: بِمُضِلِّينَ إِلَّا مَنْ كَتَبَ اللَّهُ أَنَّهُ يَضْلِلَ الْجَحِيمَ۔ «فَدَرَ فَهَدَى» [الاعلیٰ: ۳]: فَدَرَ الشَّفَاءَ وَالسَّعَادَةَ، وَهَدَى الْأَنْعَامَ لِمَرَاتِبِهَا.

[۶۶۱۹] حضرت عائشہ بنت خدا سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ”طاعون ایک عذاب تھا، اللہ جس پر چاہتا اسے نازل کرتا، لیکن اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کے حق میں اسے باعث رحمت بنا دیا ہے، لہذا جو شخص طاعون میں مبتلا ہو اور یہ یقین رکھتا ہو کہ جو کچھ اس کے مقدار میں لکھا جا چکا ہے اس کے علاوہ اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچ سکتی، پھر صبر کے ساتھ ثواب کی امید میں اسی شہر میں پڑا رہے تو اسے شہید کے برابر ثواب ملتا ہے۔“

۶۶۱۹ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفَرَّاتِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرْيَدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُونِ، فَقَالَ: «إِنَّ عَذَابًا يَبْعَدُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ، فَجَعَلَهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ، مَا مِنْ عَبْدٍ يَكُونُ فِي بَلْدَةٍ يَكُونُ فِيهِ وَيَمْكُثُ فِيهِ لَا يَخْرُجُ مِنَ الْبَلْدَةِ صَابِرًا مُحْسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ

اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرٍ شَهِيدٌ». [راجح: ۲۴۷۴]

فَأَكْدَهُ طَاعُونَ كَيْمَارِي اِيكِ بِھُوڑے سے شروع ہوتی ہے جو بغل یا گردن پر لکھتا ہے۔ اس سے بخار میں بٹلا ہو کر انسان جلد ہی موت کا القسم بن جاتا ہے۔ طَاعُونَ جیسی تکالیف دی یکاری دنیا میں اپنے اسباب ہی سے آتی ہے لیکن اس یکاری کو رسول اللہ ﷺ کی امت کے لیے چند شرائط کے ساتھ باعثِ رحمت بنا دیا گیا ہے۔

باب: ۱۶ - (ارشاد باری تعالیٰ): ”اگر اللہ ہمیں یہ راہ نہ دکھاتا تو ہم کبھی یہ راہ نہ پاسکتے تھے۔“ نیز: ”اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت کی ہوتی تو میں اہل تقویٰ میں ہوتا۔“ کامیابی

(۱۶) باب: «وَمَا كَانَ لِهَنْدِيَ لَؤْلَا أَنْ هَدَنَا اللَّهُ» [الأعراف: ۴۳] «لَوْ أَكَ اللَّهُ هَدَنِي لَحَكِنْتُ مِنَ الْمُقْرِنِ» [الزمر: ۵۷]

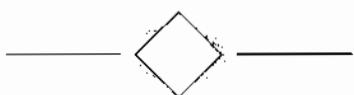
[6620] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے غزوہ خندق کے دن نبی ﷺ کو دیکھا، آپ ہمارے ساتھ مٹی اخہار ہے تھے اور فرمائے تھے:

”اللہ کی قسم! اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاسکتے نہ روزہ رکھ سکتے اور نہ نماز پڑھ سکتے اے اللہ! ہم پر سکینیت نازل فرمائے اگر ہم دشمن سے لڑیں تو ہمیں ثابت قدم رکھ مشرکین نے ہم پر زیادتی کی ہے جس وقت انھوں نے فتنے کا ارادہ کیا تو ہم نے انکار کر دیا۔“

۶۶۲۰ - حَدَّثَنَا أَبُو التَّعْمَانُ: أَخْبَرَنَا حَرِيرٌ - هُوَ ابْنُ حَازِمٍ - عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ الْخَنْدِقِ يَنْقُلُ مَعَنَا التَّرَابَ، وَهُوَ يَقُولُ:

«وَاللَّهُ لَؤْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدِيَّا وَلَا صُمِّنَا وَلَا صَلَّيَّا فَأَئِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَثَبَّتِ الأَقْدَامَ إِنْ لَاقِنَا وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبْيَنَا». [راجح: ۲۸۳۶]

فَأَكْدَهُ اس حدیث میں لؤلَا کا استعمال اللہ کے احسان کے طور پر استعمال ہوا ہے، ایسا جائز ہے اور قرآن کریم میں اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں، البته اپنے بجز کو ظاہر کرنے کے لیے یا تقدیر پر تمیز کو حاکم بنانے کے لیے لو کا استعمال شرعاً جائز نہیں۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

83۔ کتاب الائِمَانِ وَالنُّذُورِ

قسموں اور نذرتوں سے متعلق احکام و مسائل

(۱) [باب] قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: «لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ إِلَّا لِغُرُورٍ فِي أَيْمَانِكُمْ» آلَآلِيَةَ [المادة: ۸۹]

باب: ۱- ارشاد باری تعالیٰ: ”اللہ تعالیٰ تمہاری لغو
قسموں پر تمہاری گرفت نہیں کرے گا“ کا بیان

خطہ وضاحت: مہمل اور لغو قسموں سے مراد ایسی قسمیں ہیں جو انسان تکمیل کلام کے طور پر اٹھاتا ہے، جیسے لا والد اور بیلی والد، ایسی قسموں پر اللہ تعالیٰ مواعظہ نہیں فرمائے گا اور ان پر کوئی کفارہ بھی نہیں ہے۔

[۶۶۲۱] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کبھی قسم نہیں توڑتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کا کفارہ نازل فرمایا۔ اس وقت وہ کہنے لگے: اب اگر میں کوئی قسم کھاؤں گا، پھر اس کے خلاف کو اچھا اور بہتر سمجھوں گا تو میں اچھا اور بہتر کام کروں گا اور اپنی قسم کا کفارہ دے دوں گا۔

۶۶۲۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقاَبِيلٍ أَبُو الْحَسِنِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرِ الصَّدِيقِ لَمْ يَكُنْ يَحْنُثُ فِي يَمِينِ قَطُّ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ كَفَارَةَ الْيَمِينِ، وَقَالَ: لَا أَخْلُفُ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتُ عَيْرَهَا حَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ حَيْرٌ وَكَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي۔ [راجع: ۴۶۱۴]

[۶۶۲۲] حضرت عبدالرحمن بن سرہؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے عبدالرحمن بن سرہ! امارت طلب نہ کرنا کیونکہ اگر طلب کرنے سے تجھے امارت دی گئی تو تو اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر طلب کے بغیر تجھے امارت سونپ دی گئی تو تیری مدد کی جائے گی۔ اور جب تو قسم کھائے، پھر اس کی خلاف ورزی میں تجھے بہتری نظر

۶۶۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو التَّعْمَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمْرَةَ! لَا شَأْلٌ إِلَمَارَةٌ فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِسْتَهَا عَنْ مَسَأَلَةٍ وُكِلْتُ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُوتِسْتَهَا مِنْ عَيْرِ مَسَأَلَةٍ أُعِنْتُ

83- کتاب الائیمان والذور

عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفَتْ عَلَى يَوْمِنِ، فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا
خَيْرًا مِنْهَا فَكَفَرَ عَنْ يَمِينِكَ وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ
أَسْبَدَ رُكُونًا“ [٧١٤٦، ٦٧٢٢]

[6623] حضرت ابو موسیٰ اشعریؑ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں چند اشعری لوگوں کے ہمراہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے سواری کا مطالبہ کیا۔ آپ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم امیں تمھیں سواری نہیں دے سکتا اور نہ میرے پاس کوئی چیز ہی ہے جس پر تمھیں سوار کرو۔“ حضرت ابو موسیٰؑ نے کہا: پھر ہم جس قدر اللہ کو منظور تھا وہاں بھیڑے رہے، اس دوران میں سفید کوہاں والے میں اونٹ آپ ﷺ کے پاس لائے گئے تو آپ نے ہمیں ان پر سوار کر دیا۔ جب ہم وہاں سے روانہ ہونے لگے تو ہم نے یا ہم میں سے بعض نے کہا: اللہ کی قسم! ان میں ہمارے لیے کوئی برکت نہیں ہو گی کیونکہ ہم نبی ﷺ کے پاس آئے تھے اور آپ سے سواری کا مطالبہ کیا تھا تو آپ نے قسم اخھائی تھی کہ وہ ہمیں سواری مہیا نہیں کر سکتے پھر آپ نے ہمیں سواریاں عنایت کی ہیں، لہذا تم سب نبی ﷺ کی خدمت میں واپس جاؤ تاکہ ہم آپ کو قسم یاد دلائیں، چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: ”میں نے تمھیں سوار نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمھاری سواری کا بندوبست کیا ہے۔ اللہ کی قسم! ان شاء اللہ میں کسی چیز کے متعلق قسم نہیں اخھاتا مگر جب اس کے خلاف کو بھتر خیال کرتا ہوں تو اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں اور وہ کام کر گزرتا ہوں جو بھتر ہوتا ہے۔ یا (باہیں طور فرمایا کہ) بھتر کام کر لیتا ہوں، اور اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔“

[6624] حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے میان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”ہم آخری

۶۶۲۳ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ: «وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ»، قَالَ: ثُمَّ لَيْسَنَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَلْبَثَ ثُمَّ أَتَيْتُ بِنَلَاثَتِ ذَوْدٍ غَرَّ الدُّرِّي فَحَمَلْنَا عَلَيْهَا، فَلَمَّا أَنْطَلَقْنَا قُلْنَا - أَوْ قَالَ بَعْضُنَا - : وَاللَّهِ لَا يُتَارُكُ لَنَا، أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلَنَا، فَأَرْجِعُوا إِنَّا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَهُ فَأَتَيْنَاهُ فَقَالَ: «مَا أَنَا حَمِلْتُكُمْ بِلَ اللهِ حَمَلْكُمْ وَإِنِّي وَاللهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، أَوْ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَكَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي». [راجع: ۳۱۳۳]

۶۶۲۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ بْنِ مُنْبِهِ حِكْمَمٍ دَلَّلَ وَبِرَابِينَ سَعْدَ مَزِينَ، مَتْنَوْ وَمَنْفَرَدَ مَوْضِعَاتٍ پَرِ مشتملَ مفتَ آن لائِنَ مَكْتَبَه

امت میں اور قیامت کے دن جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے۔“

[6625] اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! اپنے اہل خانہ کے معاملے میں تمھارا اپنی قسموں پر اصرار کرتے رہنا اللہ کے ہاں اس سے زیادہ گناہ کی بات ہوتی ہے کہ وہ قسم توڑ کر اس کا کفارہ ادا کر دے جو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے۔“

[6626] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے گھر والوں کے معاملے میں قسم پر اڑا رہے وہ بہت گناہ گار ہے۔ اسے چاہیے کہ وہ نیکی کرے۔“ یعنی قسم توڑ کر اس کا کفارہ ادا کر دے۔

قالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا يَهُوَ الْمُرِيْرَةُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «نَحْنُ الْأَخْرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [راجع: ۲۳۸]

٦٦٢٥ - وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَاللَّهِ لَأَنْ يَلْجَأَ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ آثُمُ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَارَةَ الَّتِي افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ». [انظر: ۶۶۲۶]

٦٦٢٦ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةً عَنْ يَحْيَى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ اسْتَلَجَ فِي أَهْلِهِ بِيَمِينِ فَهُوَ أَعْظَمُ إِثْمًا لِتَبِرَّ»، يَعْنِي الْكُفَّارَةَ. [راجع: ۶۶۲۵]

باب: ۲- نبی ﷺ کا یوں قسم اٹھانا: ”وایم اللہ“

(۲) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «وَإِيمُّ اللَّهِ»

[6627] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا اور اس کا امیر حضرت اسماء بن زید رضی اللہ عنہما کو بنایا۔ کچھ لوگوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہما کی امارت پر اعتراض کیا تو رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”اگر تم اسماء کی امارت پر اعتراض کرتے ہو تو تم قبل ازیں اس کے والد کی امارت پر بھی اعتراض کر چکے ہو۔ اللہ کی قسم! وہ (زید رضی اللہ عنہ) امیر بنائے جانے کے قابل تھے اور مجھے سب لوگوں سے زیادہ عزیز تھے اور یہ (اسماء) ان کے بعد مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔“

٦٦٢٧ - حَدَّثَنَا قَتْبَيْهُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعْثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْثًا وَأَمْرَ عَلَيْهِمْ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدَ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمْرَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنْ كُشِّمْ تَطْعُنُونَ فِي إِمْرَتِهِ فَقَدْ كُشِّمْ تَطْعُنُونَ فِي إِمْرَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلٍ، وَإِيمُّ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنْ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ». [راجع: ۳۷۳۰]

باب: ۳- نبی ﷺ کی قسم کس طرح کی تھی؟

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے باتحم میں میری جان ہے!“

ابوقادہ کہتے ہیں: حضرت ابو مکر بن عقبہ نے نبی ﷺ کی موجودگی میں فرمایا تھا: لَا هَا اللَّهُ إِذَا "اللہ کی قسم! اب ایسا نہیں ہو سکتا۔“ قسم کے لیے اس طرح بھی کہا جاتا ہے: وَاللَّهُ يَا اللَّهُ اُور تَالَّهُ.

[6628] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی قسم: لَا وَمُقْلِبُ الْقُلُوبِ ہوتی تھی، یعنی دلوں کو پھیرنے والے کی قسم۔

[6629] حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب قیصر (شاہ روم) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر پیدا نہیں ہو گا اور جب کسری (شاہ ایران) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسری پیدا نہیں ہو گا۔ اور اس ذات کی قسم جس کے باتحم میں میری جان ہے! ان کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے گا۔“

[6630] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسری (شاہ ایران) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسری پیدا نہیں ہو گا اور جب قیصر (شاہ روم) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر پیدا نہیں ہو گا۔ اور اس ذات کی قسم جس کے باتحم میں محمد ﷺ کی جان ہے! ان کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں ضرور خرچ کیا جائے گا۔“

(۳) باب: کیف کانست یمین النبی ﷺ؟

وَقَالَ سَعْدٌ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ».

وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ: لَا هَا اللَّهُ إِذَا، يُقَالُ: وَاللَّهُ، وَبِاللَّهِ، وَتَأْلِهَةٍ.

۶۶۲۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَتْ یَمِینُ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا، وَمُقْلِبُ الْقُلُوبِ»۔ [راجع: ۶۶۱۷]

۶۶۲۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ جَابِرٍ بْنِ سَمْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدُهُ، وَإِذَا هَلَكَ كِسْرَى كِسْرَى بَعْدُهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَتَتَفَقَّنَ كُنُورُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ»۔ [راجع: ۶۶۱۸]

۶۶۳۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَتُ عَنِ الرَّهْبَرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبٍ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدُهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدُهُ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَتَتَفَقَّنَ كُنُورُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ»۔ [راجع: ۳۰۲۷]

قسموں اور نذریوں سے متعلق احکام و مسائل

[6631] حضرت عائشہؓؒ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اے امت محمد! اللہ کی قسم! اگر تھیں ان حقائق کا علم ہو جاتا جو میں جانتا ہوں تو تم زیادہ روتے اور بہت کم بنتے۔“

۶۶۳۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُهُ عَزْنٌ
هِشَامٌ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ أَمَّةَ
مُحَمَّدًا وَاللَّهُ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْشُمْ كَثِيرًا
وَلَضَحِّكُمْ قَلِيلًا». [راجح: ۱۰۴۴]

[6632] حضرت عبداللہ بن ہشام ؓؒ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ تھے جبکہ آپ نے حضرت عمر بن خطاب ؓؒ کا باتحو پکڑ رکھا تھا۔ حضرت عمر ؓؒ نے آپ سے کہا: اللہ کے رسول! آپ میری جان کے علاوہ مجھے برچیز سے زیادہ عزیز ہیں۔ نبی ﷺ نے انہیں فرمایا: ”نہیں نہیں، مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! (ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا) جب تک میری ذات تھیں اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز نہ ہو۔ حضرت عمر ؓؒ نے آپ سے کہا: ”اللہ کی قسم! اب آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے عمر! اب (تیر ایمان مکمل ہوا ہے)۔“

[6634, 6633] حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالدؓؒ سے روایت ہے، انہوں نے بتایا کہ دو آدمیوں نے رسول اللہ ﷺ کی محل میں اپنا ایک مقدمہ پیش کیا۔ ان میں سے ایک نے کہا: (اللہ کے رسول!) آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیں۔ دوسرا جو زیادہ سمجھ دار تھا، اس نے کہا: ہاں اللہ کے رسول! نیک ہے آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق ہی فیصلہ کریں لیکن مجھے اجازت دیں کہ میں اس معاملے میں کچھ عرض کروں۔ آپ ؓؒ نے فرمایا: ”ہاں تم بات کرو۔“ اس نے کہا: میرا بھی اس کے ہاں مزدور تھا..... امام مالکؓؒ نے کہا: عسیف مزدور

۶۶۳۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي
أَبْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ: حَدَّثَنِي أَبُو عُفَيْنٍ
رُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ: أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
هِشَامَ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَخْذُ بِيدِ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!
لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي،
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَشَى
أَكُونَ أَحَبًّا إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ». فَقَالَ لَهُ عُمَرُ:
«فِيمَا إِلَّا أَنَّ وَاللَّهَ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي،
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الآنِ يَا عُمَرُ». [راجح: ۳۶۹۴]

۶۶۳۳ ، ۶۶۳۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ:
حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَرَبِيعَدَ بْنِ حَالِيدٍ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ
أَخْصَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا:
أَفْضِلُ بَيْتَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ
أَفْقَهُهُمَا: أَجْلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَفْضِلُ بَيْتَنَا
بِكِتَابِ اللَّهِ وَالْأَذْنُ لَيْ أَنْ أَنْكَلَمْ، قَالَ:
«أَنْكَلَمْ». قَالَ: إِنَّ أَبْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا -
قَالَ مَالِكٌ: وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ - زَلْئِي بِأَمْرِ أَبِيهِ

کو کہتے ہیں..... اور اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا۔ لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو حرم کیا جائے گا تو میں نے اسے سو بکریوں اور ایک لوڈنگی کا تاوان دے دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطن ہونا ہے، سنگاری کی سر اصرف اس کی بیوی کو ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کروں گا۔ تمہاری بکریاں اور تمہاری لوڈنگی تھیں اپس ملے گی۔“ پھر آپ نے اس کے بیٹے کو سو کوڑے لگوائے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کر دیا۔ اور آپ نے حضرت امیں اسلیؓؓ کو حکم دیا کہ وہ دوسرے شخص کی بیوی کے پاس جائے، اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے سنگار کر دے، چنانچہ اس نے زنا کا اعتراف کر لیا تو انہوں نے اسے سنگار کر دیا۔

[6635] حضرت ابو بکرؓؓ سے روایت ہے، وہ بنی ملکیؓؓ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”مجھے بتاؤ اگر اسلام، غفار، مزینہ اور جہید کے قبائل، تمیم، عامر بن صعصعہ، غطفان اور اسد والوں سے بہتر ہوں تو یہ تمیم، عامر، غطفان اور اسد والے گھانے میں پڑے اور نقصان میں رہے یا نہیں؟“ صحابہ نے کہا: جی ہاں، یہ لوگ خارے میں رہے۔ پھر آپ نے فرمایا: ”مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! (پہلے) قبائل، ان (دوسروں) سے بہتر ہیں۔“

[6636] حضرت ابو حمید ساعدیؓؓ سے روایت ہے، انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عامل مقرر فرمایا۔ جب وہ اپنے کام سے فارغ ہو کر واپس آیا تو آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اللہ کے رسول! یہ آپ کا مال ہے اور یہ مجھے تھہ دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا:

فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَمِ، فَاقْتُدِيْتُ مِنْهُ بِمَا تَهَاجِرَ إِلَيْهِ وَجَارِيَةً، ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدٌ مِنَهُ وَتَغْرِيبٌ عَامٌ، وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِي! لَا أَفْسِيَ بِيَنْكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، أَمَا عَنْكُمَا وَجَارِيَتُكَ فَرَدْ عَلَيْكَ، وَجَلْدُ ابْنِهِ مِنَهُ وَغَرْبَهُ عَامًا، وَأَمْرَ أَئِيْسَا الْأَشْلَمِيَّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَهُ الْآخِرِ، فَإِنْ اغْتَرَفَتْ، رَجَمَهَا، فَاغْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔ [راجع: ۲۳۱۵، ۲۳۱۶]

[6635] - حدثنا عبد الله بن محمد: حدثنا وهب: حدثنا شعبة عن محمد بن أبي يعقوب، عن عبد الرحمن بن أبي بكر، عن أبيه عن النبي ﷺ قال: أرأيتم إن كان أسلم وغفار ومزينة وجهته خيرا من تميم وعامر بن ضغضة وغطفان وأسد، خابوا وخسروا؟ قالوا: نعم، فقال: واللذي نفسى بيده إنهم خير منهم۔ [راجع: ۲۵۱۵]

[6636] - حدثنا أبو اليمان: أخبرنا شعيب عن الزهرري قال: أخبرني عروة عن أبي حميد الساعدي: أنه أخبره أن رسول الله ﷺ استعمل عاملًا فجاءه العامل حين فرغ من عمله، فقال: يا رسول الله! هذا لكم وهذا

”تم اپنے والدین کے گھر کیوں نہیں بیٹھے رہے، پھر تم دیکھتے کہ تحسین کوئی تھنڈا تھا ہے یا نہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ رات کی نماز پڑھنے کے بعد کھڑے ہوئے، خطبہ پڑھا اور اللہ تعالیٰ کے شایان شان تعریف کی، پھر فرمایا: ”اما بعد اس عامل کا کیا حال ہے؟ ہم اسے کسی کام کے لیے تعینات کرتے ہیں، وہ ہمارے پاس آ کر کہتا ہے کہ یہ تو آپ کا وصول کردہ مال ہے اور یہ مجھے تھنڈہ دیا گیا ہے۔ وہ اپنے والدین کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا، پھر وہ دیکھتا کہ اسے تھنڈہ دیا جاتا ہے یا نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! اگر تم میں سے کوئی اس مال میں سے کچھ بھی خیانت کرے گا تو قیامت کے دن وہ اسے اپنی گروں پر اخھائے گا۔ اگر وہ اونٹ ہو گا تو وہ اس حال میں اسے لائے گا کہ وہ بلبلہ رہا ہو گا۔ اگر وہ گائے ہو گی تو وہ اسے لائے گا اور اس کے ڈکارنے کی آواز آری ہو گی۔ اگر بکری کی خیانت کی ہو گی تو وہ اسے اس حال میں لائے گا کہ وہ مہیا تی ہو گی۔ الغرض میں نے تحسین اللہ کا حکم پہنچا دیا ہے۔“

حضرت ابو حمید رض بیان کرتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک اس قدر اوپر اخھایا کہ ہمیں آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔ حضرت ابو حمید رض نے مزید فرمایا: میرے ساتھ یہ حدیث حضرت زید بن ثابت رض نے بھی نبی ﷺ سے سن تھی تم لوگ ان سے بھی پوچھ سکتے ہو۔

[6637] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابو القاسم رض نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر ان (اخروی حقائق) اور قیامت کی ہولناکیوں) کا تحسین علم ہو جائے، جو میں جاتا ہوں تو تم زیادہ روتے اور بہت کم بنتے۔“

اُهْدِيَ لِيْ، فَقَالَ لَهُ: «أَفَلَا قَعْدَةٌ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأَمْكَ فَنَظَرَتْ أَيْهُدِي لِكَ أَمْ لَا؟» ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَتَسْهَدَ وَأَتَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَا بَعْدُ! فَمَا بَالُ الْعَامِلِ نَسْتَعِمِلُهُ فَيَأْتِنَا فَيُتَشَوَّلُ: هَذَا مِنْ عَمَلِكُمْ، وَهَذَا أَهْدِيَ لِيْ أَفَلَا قَعْدَةٌ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأَمِّهِ فَنَظَرَ هَلْ يُهْدِي لَهُ أَمْ لَا، فَوَالَّذِي تَسْمُ مُحَمَّدٌ بِيَدِهِ! لَا يَعْلُمُ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى عَنْقِهِ، إِنْ كَانَ بَعِيرًا جَاءَ بِهِ لَهُ رُغَاءً، وَإِنْ كَانَتْ بَقَرَةً جَاءَ بِهَا لَهَا خُوَارٌ، وَإِنْ كَانَتْ شَاةً شَاءَ جَاءَ بِهَا تَيْعَرٌ، فَقَدْ بَلَّغَتْ». فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ حَتَّى إِنَّا لَنَنْظَرُ إِلَى عُفْرَةَ إِبْطِيهِ. قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: وَقَدْ سَمِعْ دُلْكَ مَعِيْ رَبِيدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنَ النَّبِيِّ صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلُوْهُ. [راجع: ۹۲۵]

6637 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هَشَامٌ - هُوَ ابْنُ يُوسُفَ - عَنْ مَعْمِرٍ، عَنْ هَنَامَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ رض: «وَالَّذِي تَسْمُ مُحَمَّدٌ بِيَدِهِ! لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكِيْمُ كَثِيرًا، وَلَصَحْكُسْمُ قَلِيلًا». [راجع:

[6638] حضرت ابوذر رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں آپ ﷺ تک پہنچا تو آپ کبھی کے سامنے میں بیٹھے فرمائے تھے: ”رب کعبہ کی قسم! وہی سب سے زیادہ خمارے والے ہیں۔ رب کعبہ کی قسم! وہی سب سے زیادہ نقصان الحمانے والے ہیں۔“ میں نے (دل میں) کہا: میری کیا حالت ہے شاید میرے متعلق کوئی جیز نظر آئی ہے؟ پھر میں آپ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا اور آپ مسلسل یہ فرماتے رہے تو میں خاموش نہ رہ سکا۔ اللہ کی مشیت کے مطابق مجھ پر ایک عجیب سی بے قراری طاری ہو گئی۔ میں نے پوچھا: اللہ کے رسول امیرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ وہ لوگ ہیں جن کے پاس مال زیادہ ہے، لیکن ان سے وہ مستثنی ہیں جنھوں نے اس طرح، اس طرح اور اس طرح (بے دریغ اللہ کی راہ میں) خرچ کیا ہو گا۔“

[6639] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حضرت سليمان علیہ السلام نے کہا: میں آج رات توے یوں یوں سے جماع کروں گا، ہر ایک بچہ بننے کی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ انہیں ان کے ساتھی نے کہا: ان شاء اللہ کہو لیکن انھوں نے ان شاء اللہ نہ کہا، چنانچہ سليمان علیہ السلام نے تمام عورتوں سے جماع کیا تو ان میں سے ایک عورت کے علاوہ کوئی بھی حاملہ نہ ہوئی اور اس نے بھی ناقام بچکو جنم دیا۔ اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! اگر وہ ان شاء اللہ کہہ دیتے تو سب بچے شہسوار ہن کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔“

[6640] حضرت براء بن عازب رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کی خدمت میں ریشم کا ایک لکڑا ہے

۶۶۳۸ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ : اتَّهَىَتِ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ : «هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبُّ الْكَعْبَةِ ! هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبُّ الْكَعْبَةِ !» ، قَلْتُ : مَا شَأْنِي ؟ أَيْمَنِي فَيَئِ شَيْءٌ ؟ مَا شَأْنِي ؟ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ - فَمَا أَسْتَطَعْتُ أَنْ أَسْكُنَ - وَتَعَشَّانِي مَا شَاءَ اللَّهُ ، قَلْتُ : مَنْ هُمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأَمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ : «الْأَكْفَارُ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هَذَا وَهَذَا وَهَذَا». [راجح: ۱۴۶۰]

۶۶۳۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ : حَدَّثَنَا أَبُو الزَّنَادِ عَنْ [عَبْدِ الرَّحْمَنِ] الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : «قَالَ شُلَيْمَانُ : لَا طُوفَنَ اللَّيْلَةَ عَلَى تَسْعِينَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ ثَانِيَ يَفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ : قُلْ : إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، فَلَمْ يَقُلْ : إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيعًا فَلَمْ يَتَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةً وَاحِدَةً جَاءَتْ بِشَقْ رَجُلٍ ، وَأَيْمَنُ الدَّى نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ : إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، لَجَاهُدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُونَ». [راجح: ۲۸۱۹]

۶۶۴۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ : حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ :

قوموں اور نذرول سے متعلق احکام و مسائل

کے طور پر پیش کیا گیا تو لوگ اسے دست بدست پکڑنے لگے اور اس کی خوبصورتی، رُزی پر اظہار حیرت کرنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں اس پر حیرت ہے؟“ صحابہ نے کہا: ہاں، اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جنت میں سعد (بن معاذ) کے رومال اس سے کہیں بڑھ کر ہیں۔“

شعبہ اور اسرائیل نے ابو اسحاق سے یہ روایت بیان کی تو اس میں والذی نفسی بینہ کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

6641] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہند بنت عتبہ بن ربیعہؓ نے کہا: اللہ کے رسول! روئے زمین پر جتنے خیسے والے ہیں، ان میں کسی کا ذمیل و خوار ہونا مجھے اتنا پسند نہیں تھا بتتا آپ کا، لیکن آج میرا یہ حال ہو گیا ہے کہ کوئی بھی اہل خیمد مجھے اس قدر پسند نہیں جس قدر آپ کا ذمیرہ مجھے محبوب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تیری فدا کاری میں مزید اضافہ ہو گا۔“ اس نے کہا: اللہ کے رسول! ابوسفیان ایک بخیل آدمی ہے، کیا مجھ پر کوئی حرج تو نہیں اگر میں اس کے مال سے بچوں کو کھلاوں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں، بشرطیکہ تم دستور کے مطابق خرچ کرو۔“

6642] حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کیمی چڑے کے خیسے سے پشت لگائے بیٹھے تھے کہ آپ نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا: ”کیا تم اس پر خوش ہو کہ تم اہل جنت کا چوتھا حصہ نہو؟“ انھوں نے کہا: کیوں نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے

اہدیٰ إِلَى التَّبَّیِّنَ سَرْفَةٌ مِّنْ حَرِیرٍ فَجَعَلَ النَّاسَ يَتَدَاوِلُونَهَا بَيْنَهُمْ وَيَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِهَا وَلَبِينَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَتَعْجَبُونَ مِنْهَا؟ قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِنِيهِ لَمْنَادِيلْ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ حَبِيرٌ مِّنْهَا.

لَمْ يَقُلْ شَعْبَةُ وَإِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِنِيهِ. [راجع: ۳۲۴۹]

6641 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا الْيَثْرَى عَنْ يُوسُفَ، عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الْرَّبِّيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا كَانَ مِمَّا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ أَخْبَاءِ أَوْ خِبَاءِ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَدْلِلُوا مِنْ أَهْلِ أَخْبَاءِ إِلَيَّ - أَوْ خِبَائِكَ - شَكَ يَحْيَى - لَمْ مَا أَضْبَغَ الْيَوْمَ أَهْلُ أَخْبَاءِ أَوْ خِبَاءِ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَعْزِزُوا مِنْ أَهْلِ أَخْبَاءِكَ أَوْ خِبَائِكَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِنِيهِ. قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَبَا سَفِيْيَانَ رَجُلًا مَسِيْكَ، فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنْ الَّذِي لَهُ؟ قَالَ: (لَا، إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ). [راجع: ۲۲۱۱]

6642 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا شُرَبِيْعُ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَمْوُنَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

فرمایا: "کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم اہل جنت کا ایک تھاںی حصہ ہو جاؤ؟" صحابہ کرام نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہو گے۔"

[6643] حضرت ابو سعید خدری رض سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ ایک صحابی نے دوسرے صحابی کو فل هو اللہ احد پڑھتے سا جو است بار بار پڑھ رہا تھا۔ جب صحیح ہوئی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے یہ واقعہ ذکر کیا۔ وہ صحابی اس سورت کی قراءت کو بہت کم خیال کرتا تھا لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ سورت، قرآن مجید کے ایک تھائی حصے کے برادر ہے۔"

[6644] حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے، انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "تم رکوع اور جبحوں کو پورے طور پر ادا کیا کرو۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جب تم رکوع اور جبحوں کو تھویں تھیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھ لیتا ہوں۔"

[6645] حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ ایک انصاری خاتون نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس کے ساتھ اس کے بچے بھی تھے۔ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے تم دوسرے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔" یہ الفاظ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمائے۔

مُضِيفٌ ظَهَرَ إِلَى قُبَّةٍ مِّنْ أَدَمَ يَمَانٍ إِذْ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: «أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُّعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قَالُوا: بَلَى، قَالَ: «أَفَلَمْ تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قَالُوا: بَلَى، قَالَ: «فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا بِنَصْفِ أَهْلِ الْجَنَّةِ». [راجح: ۶۵۲۸]

[6643] - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ [بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ]، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ «فُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ» يُرِدُّهَا، فَلَمَّا أَضْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، وَكَانَ الرَّجُلُ يَنْهَا لَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ». [راجح: ۵۰۱۳]

[6644] - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَامٌ: حَدَّثَنَا فَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنْسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ يَقُولُ: «أَتَيْمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهَرِي إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ». [راجح: ۴۱۹]

[6645] - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا شُعبَةُ عَنْ هَشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنْسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَتِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ مَعَهَا أُولَادُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنْكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ». قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ. [راجح: ۳۷۸۶]

باب: 4- اپنے باپ دادا کے نام کی قسم نہ اٹھاؤ

6646] حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ کو پایا جبکہ وہ ایک قافلے کے ساتھ چل رہے تھے اور اپنے باپ کی قسم اٹھا رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: ”آگر ہو! اللہ تعالیٰ نے تمھیں اپنے باپ دادا کی قسم کھانے سے منع کیا ہے، لہذا جو کوئی قسم کھائے وہ صرف اللہ تعالیٰ کی کھائے یا پھر خاموش رہے۔“

(۴) باب: لَا تَحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ

6646 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابَ وَهُوَ يَسِيرُ فِي رَكْبٍ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ: أَلَا إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ، مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَضْمُنْ”。
[راجع: ۲۶۷۹]

6647] حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے حضرت عمرؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمھیں اپنے باپ دادا کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے۔“ حضرت عمرؓ نے کہا: جب سے میں نے یہ بات نبی ﷺ سے سنی ہے میں نے اپنے باپ دادا کی قسم نہیں اٹھائی، نہ ذاتی طور پر اور نہ کسی دوسرے کی لفظ کرتے ہوئے۔

امام مجاہد نے کہا: سورہ احتقاف میں جو «أَوْ أَثْرَةَ مِنْ عِلْمٍ» ہے اس کے معنی ہیں: ”پہلے لوگوں کی خبر نقل کرنا۔“

حضرت امام زہری سے اس حدیث کو نقل کرنے میں عقیل، زیدی اور اسحاق کلبی نے یونس کی متابعت کی ہے۔

ایک عینیہ اور معمرنے امام زہری سے اس حدیث کو بایں سند بیان کیا ہے کہ حضرت سالم، ابن عمر سے، انہوں نے نبی ﷺ سے کہ آپ نے حضرت عمر کو غیر اللہ کی قسم کھاتے ہوئے سنा۔

6648] حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنے باپ دادا

6647 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ: قَالَ سَالِمٌ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ، قَالَ عُمَرُ: فَوَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا.

قَالَ مُجَاهِدٌ: «أَوْ أَثْرَقَ مَنْ عَلِمَ»
(الاحقاف: ۴)، يَأْثُرُ عِلْمًا .

تَابَاعَهُ عُقَيْلُ وَالزُّبَيْدِيُّ وَإِسْحَاقُ الْكَلَبِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ .

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمَعْمَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ.

6648 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ

کی قسم نہ اٹھاؤ۔“

قال: سمعت عبد الله بن عمر رضي الله عنهما يقول: قال رسول الله ﷺ: «لا تختلفوا يابائكم». [راجع: ٢٦٧٩]

[6649] حضرت زبدم سے روایت ہے، انہوں نے کہا: قبیلہ جرم اور اشعری حضرات کے درمیان محبت اور بھائی چارہ تھا۔ ہم ایک دفعہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رض کی خدمت میں موجود تھے کہ انھیں کھانا پیش کیا گیا۔ جس میں مرغ کا گوشت تھا۔ اس وقت آپ کے پاس قبیلہ بوتیم اللہ سے ایک سرخ رنگ کا آدمی موجود تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ غلاموں میں سے ہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رض نے اس کو کھانے کی دعوت دی تو اس نے کہا: میں نے مرغی کو گندی چیز کھاتے دیکھا تو مجھے گھن آئی، پھر میں نے قسم کھالی کہ آئندہ میں اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رض نے اس سے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ! میں تصحیں اس کے متعلق ایک حدیث سناتا ہوں۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس قبیلہ اشعر کے چند لوگوں کے ہمراہ حاضر ہوا۔ ہم نے آپ سے سواری کا مطالبہ کیا تو آپ نے فرمایا: "اللہ کی قسم! میں تصحیں سواری نہیں دے سکتا اور نہ ذاتی طور پر میرے پاس کوئی سواری ہی ہے جو تصحیں دے سکوں۔" پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس مال غنیمت سے کچھ اونٹ آئے تو آپ نے ہمارے بارے میں پوچھا: "اشعری حضرات کہاں ہیں؟" پھر آپ نے ہمیں سفید کوہاںوں والے پانچ عمدہ اونٹ عطا کرنے کا حکم دیا۔ جب ہم ان کو لے کر چلے تو ہم نے (آپس میں) کہا: یہ ہم نے کیا کیا؟ رسول اللہ ﷺ تو قسم کھا چکے تھے کہ وہ ہمیں سواری مہیا نہیں کریں گے اور نہ اس وقت آپ کے پاس سواری موجود ہی تھی، اس کے باوجود آپ نے ہمیں سواری مہیا کر دی ہے؟ ہم نے تو رسول اللہ

6649 - حَدَّثَنَا قُتْبَيْهُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَابِ عَنْ أَبِيهِ قِلَابَةَ، وَالْفَاظُّ الْمُؤْبَيِّ، عَنْ زَهْدَمَ قَالَ: كَانَ بَيْنَ هَذَا الْحَيَّ مِنْ حَرْمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيَّينَ وُدٌّ وَإِخَاءً، فَكُنَّا عِنْدَ أَبِيهِ مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، فَقَرَبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فِيهِ لَحْمٌ دَجَاجٌ، وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مَنْ بَنَى تَمِيمَ اللَّهَ أَخْمَرَ كَانَهُ مِنَ الْمَوَالِيِّ، فَدَعَاهُ إِلَى الطَّعَامِ، فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَا أَكْلُ شَيْئًا فَقَدْرُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا أَكْلُهُ، فَقَالَ: قُمْ فَلَا حَدَّثْنِكَ عَنْ ذَاكَ: إِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفْرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيَّينَ نَسْتَحْمِلُهُ، فَقَالَ: «وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ»، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبٍ إِلَيْلَ فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ: «أَيْنَ النَّفَرُ الْأَشْعَرِيُّونَ؟» فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسٍ ذَوْدٍ غَرَّ الدُّرَى، فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا: مَا صَنَعْنَا؟ حَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا ثُمَّ حَمَلَنَا؟ تَغْفَلْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمْنَهُ؟ وَاللَّهُ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا، فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ: إِنَّا أَتَيْنَاكَ لِتَحْمِلَنَا فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا وَمَا عِنْدَكَ مَا تَحْمِلُنَا، فَقَالَ: «إِنِّي لَسْتُ أَنَا حَمَلُكُمْ، وَلِكِنَّ اللَّهَ حَمَلُكُمْ، وَاللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَنْ يَوْمٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا»۔ [راجع: ۲۱۳۲]

عَنْ يَحْيَى كُوْتُم سے غافل کر دیا ہے۔ اللہ کی قسم! ہم تو اس حرکت کے بعد بھی فلاج سے ہمکنار نہیں ہو سکیں گے، چنانچہ ہم آپ کی طرف واپس آئے اور کہا: ہم آپ کے پاس آئے تھے کہ آپ ہمیں سواریاں مہیا کریں تو آپ نے قسم اٹھائی تھی کہ آپ ہمیں سواریاں نہیں دیں گے اور درحقیقت اس وقت آپ کے پاس سواریاں موجود بھی نہ تھیں۔ آپ عَنْ يَحْيَى نے یہ سن کر فرمایا: ”میں نے تھیں سواریاں نہیں دیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کا بندوبست کیا ہے۔ اللہ کی قسم! جب میں کوئی قسم اٹھاتا ہوں، پھر اس سے بہتر کوئی معاملہ دیکھتا ہوں تو وہی کرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے اور قسم سے علاج ہو جاتا ہوں۔“ یعنی اسے توز کراس کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

باب: 5- لات، عزی اور دیگر بتوں کی قسم نے اٹھائی جائے

(6650) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو کوئی قسم اٹھائے اور اپنی قسم میں کہے: لات اور عزی کی قسم تو اسے چاہیے کفر! لا الہ الا اللہ پڑھے۔“ اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا: آ، میں تیرے ساتھ جو اکھیتا ہوں تو اسے صدقہ کرنا چاہیے۔“

باب: 6- قسم کے مطالبے کے بغیر قسم کھانا

(6651) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بناؤ اور آپ نے اسے پہننا شروع کر دیا۔ آپ اس کا انگوٹھی ہتھیلی کے اندر وہی حصے کی

(۵) بَابٌ : لَا يُخَلِّفُ بِاللَّاتِ وَالْعَزَى ، وَلَا بِالطَّوَاغِيْتِ

۶۶۵۰ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الشَّيْءِ بِهِ لَمْ يَحْلِفْ قَالَ : «مَنْ حَلَّفَ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ : بِاللَّاتِ وَالْعَزَى ، فَلَيْقُلْ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ . وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ : تَعَالَ أَفَأَمْرُكَ ، فَلَيْتَيَصَدِّقُ». [راجیع: ۴۸۶۰]

(۶) بَابٌ مَنْ حَلَّفَ عَلَى الشَّيْءِ وَإِنْ لَمْ يُحَلِّفْ

۶۶۵۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةَ : حَدَّثَنَا الْلَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ بِهِ اصْطَطَعَ خَاتَمًا مَنْ ذَهَبَ ، وَكَانَ يُلْبِسُهُ ، فَجَعَلَ فَصَةً

طرف رکھتے تھے۔ پھر لوگوں نے بھی اسی انگوھیاں بنوا لیں۔ آپ ایک دن مخبر پر تشریف فرماء ہوئے اور اپنی انگوھی اتار کر فرمایا: ”میں اسے پہنچتا تھا اور اس کا نگینہ اندر کی طرف رکھتا تھا۔“ پھر آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا: ”اللہ کی قسم! اب میں اسے آئندہ نہیں پہنوں گا۔“ اس کے بعد لوگوں نے بھی اپنی انگوھیاں پھینک دیں۔

باب: 7- جس نے ملت اسلام کے علاوہ کسی اور ملت کی قسم اٹھائی

نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص لات و عزی کی قسم اٹھائے تو وہ فوراً کلمہ طیبہ پڑھے، یعنی لا إله إلا الله كهہ۔“ آپ ﷺ نے اسے کفر کی طرف منسوب نہیں کیا۔

66521) حضرت ثابت بن ضحاک رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے اسلام کے علاوہ کسی دوسرے مذهب کی قسم کھائی تو وہ ایسا ہی ہے جیسا اس نے کہا۔ اور جس نے کسی چیز کو قتل کیا اسے دوزخ کی آگ میں اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا۔ اور مومن پر لعنت کرنا قتل کے متراوٹ ہے اور جس نے کسی مومن پر کفر کا الزام لگایا وہ بھی قتل کے برابر ہے۔“

فائدہ: اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس نے دین اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی قسم اٹھائی، مثلاً: اگر میں نے یہ کام کیا تو میں یہودی بن جاؤں یا عیسائی ہو جاؤں، اس طرح کہنے والے کا اسلام ختم ہو جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ یہودی ہو جائے۔

باب: 8- کوئی یہ نہ کہے: جو اللہ چاہے اور جو تو چاہے۔ اور کیا یوں کہا جاسکتا ہے کہ مجھے اللہ کا سہارا ہے پھر آپ کا؟

(۷) بَابُ مَنْ حَلَّفَ بِمَلَةٍ سُوِّيٍّ [ملة] الإِسْلَامِ

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ حَلَّفَ بِاللَّادِبِ
وَالْعَزْرِيِّ فَلْبُلِّيْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَلَمْ يَنْسُبْهُ إِلَى
الْكُفَّرِ.

6652 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسْدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ
عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَّابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ
الضَّحَّاكِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ حَلَّفَ
بِغَيْرِ مَلَةِ الإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ
بِشَيْءٍ عُذْبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ
كَفَّلَهُ، وَمَنْ رَمَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَفَّلَهُ۔

[راجح: ۱۳۶۳]

(۸) بَابُ: لَا يَقُولُ: مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئَتْ،
وَهُلْ يَقُولُ: أَنَا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ؟

[6653] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انہوں نے نبی ﷺ کو یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ نے نبی اسرائیل کے تین آدمیوں کا امتحان لینے کا ارادہ کیا تو ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا۔ وہ کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے کہا: میرے تمام اسباب و ذرائع ختم ہو چکے ہیں، میرے لیے اب اللہ کے سوا پھر تیرے علاوہ کوئی سہارا نہیں ہے۔“ پھر راوی نے پوری حدیث بیان کی۔

۶۶۵۳ - وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا هَمَامٌ: حَدَّثَنَا إِشْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وساتھی يَقُولُ: «إِنَّ ثَلَاثَةَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْلِغَهُمْ، فَعَثَ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ، فَقَالَ: تَقْطَعُتْ بِي الْجِبَالُ فَلَا يَلَّا يَلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ يُلَّا»، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. [راجع: ۲۴۶۴]

(۹) بَابُ قُولِ اللَّهِ تَعَالَى: «وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهَدَ أَيْمَنِهِمْ» [آل‌آلٰ: ۱۰۹].

وَقَالَ أَبْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَوَاللَّهِ بِإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ لَشَدِّدَنِي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ فِي الرُّؤْيَا، قَالَ: «لَا تُفْسِمْ». .

حضرت ابن عباس رض نے کہا: حضرت ابو ہریرہ رض نے عرض کی: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! آپ مجھے ضرور بتائیں جو میں نے خواب کی تعبیر میں خطا کی ہے، تو آپ رض نے فرمایا: ”قسم نہ دو۔“

[6654] حضرت براء رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے ہمیں قسم اٹھانے والے کی قسم کو پورا کرنے کا حکم دیا۔

۶۶۵۴ - حَدَّثَنَا قِيَضَةُ: حَدَّثَنَا شَفِيعَانُ عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ مُعاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ بْنِ مُقْرَنٍ، عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وساتھی; ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنَّدُرُ: حَدَّثَنَا شَعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ مُعاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ بْنِ مُقْرَنٍ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمْرَنَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وساتھی بِإِبْرَارِ الْمُفْسِمِ. [راجع: ۱۳۳۹]

[6655] حضرت اسامہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک صاحبرادی نے آپ کو پیغام بھیجا۔ اس وقت آپ کے پاس حضرت اسامہ بن زید، حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت ابی بن کعب رض بھی تھے۔ (پیغام یہ تھا) کہ میرا

۶۶۵۵ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شَعْبَةُ: أَخْبَرَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَسَمَّةَ: أَنَّ ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وساتھی أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ - وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وساتھی أَسَمَّةَ

بینا قریب الوقات ہے، آپ تشریف لائیں۔ آپ نے جواب میں پیغام بھیجا کہ میرا سلام کہو اور اسے کہو: ”بے شک سب اللہ کا مال ہے جو اس نے لے لیا اور جو عنایت فرمایا۔ اس کے باہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے، لہذا اسے چاہیے کہ صبر کرے اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھے۔“ صاحبزادی نے دوبارہ پیغام بھیجا اور آپ کو قسم دی کہ ضرور تشریف لائیں، چنانچہ آپ اسی وقت اٹھے، ہم لوگ بھی آپ کے ساتھ تیار ہوئے۔ جب آپ وہاں جا کر بیٹھے تو پچھے اٹھا کر آپ کے پاس لا یا گیا۔ آپ نے اسے اپنی آنکھوں میں بھایا جبکہ وہ دم توڑ رہا تھا۔ یہ منظر دیکھ کر آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے تو حضرت سعد بن عبادہ رض نے پوچھا: اللہ کے رسول! یہ رونا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ رونا رحمت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جن کے دلوں میں چاہتا ہے اسے رکھ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے ان پر رحم کرتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔“

[6656] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں تو اسے جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی مگر صرف قسم کو پورا کرنے کے لیے ایسا ہو گا۔“

[6657] حضرت حارث بن وہب رض سے روایت ہے، انکوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سن: ”میں تمھیں بتاؤں کہ جنتی کون ہے؟ ہر وہ ناتوان جسے لوگ کمزور اور حقر خیال کرتے ہوں، اگر وہ کسی بات پر اللہ کی قسم اٹھائے تو اللہ اسے پورا کر دیتا ہے۔ اور اہل جہنم ہر وہ موٹی گردان والا، بد خلق اور تکبیر کرنے والا ہے۔“

[ابن زید] وَسَعْدٌ وَأُبَيٌّ أَوْ أُبَيٌّ - : أَنَّ أُبَيِّ قَدْ احْتُضَرَ فَأَشْهَدُنَا، فَأَرْسَلَ يَقْرَأُ السَّلَامَ وَيَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ مَا أَخْذَ وَمَا أَعْطَى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ مُسْمَىٰ، فَلَنْصِبُرْ وَتَحْتَسِبْ، فَأَرْسَلَتِ إِلَيْهِ تُقْسِيمٌ عَلَيْهِ فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ فَلَمَّا قَعَدَ رُفِعَ إِلَيْهِ فَأَقْعَدَهُ فِي حَجْرِهِ وَنَفْسُ الصَّبِيِّ تَقْعَدُ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ سَعْدٌ : مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ : هَذِهِ رَحْمَةٌ يَضْعُهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ، وَإِنَّمَا يَرِدُهُمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحْمَاءُ . [راجع: ۱۲۸۴]

۶۶۵۶ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ : حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ ، عَنْ أَبْنِ الْمُسِيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : لَا يَمُوتُ لَأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ تَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحْلِلُهُ الْقَسْمُ . [راجع: ۱۲۵۱]

۶۶۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسْنِيٍّ : حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ : حَدَّثَنَا شَعْبَةُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ حَالِدٍ : سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ الْبَيِّنَ رض يَقُولُ : أَلَا أَدْلُكُمْ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُّتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَيْهِ اللَّهُ لَأَبْرَهُ ، وَأَهْلِ النَّارِ : كُلُّ جَوَاطِعٍ عُتْلٌ مُّسْتَكْبِرٌ . [راجع:

**باب: ۱۰- جب کوئی کہے: میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں
یا میں نے اللہ کو گواہ بنایا**

[۶۶۵۸] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون لوگ اچھے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”میرے زمانے کے لوگ بہتر ہیں، پھر وہ لوگ جوان کے بعد آئیں گے، پھر وہ جوان کے قریب ہوں گے۔ پھر ایسے لوگ پیدا ہوں کہ ان کی گواہی قسم سے پہلے زبان پر آ جایا کرے گی اور ان کی قسم ان کی شہادت سے سبقت کرے گی۔“

ابراهیم تھنی نے کہا: جب ہم کسی منع کرتے تھے کہ ہم گواہی یا عہد میں قسم کھائیں۔

فائدہ: صرف ”میں گواہی دیتا ہوں“ کے الفاظ قسم کے لیے کافی نہیں بلکہ یوں کہا جائے کہ میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں اور قسم کا ارادہ کیا تو ایسا کہنا قسم ہے۔

باب: ۱۱- اللہ عزوجل کے عہد کا اظہار کرنا

[۶۶۵۹] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس نے جھوٹی قسم اس لیے کھائی کہ کسی مسلمان یا اپنے بھائی کا مال ہضم کرے تو اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہو گا۔“ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی تصدیق نازل فرمائی: ”بلاشبہ وہ لوگ جو اللہ کے عبد (اور اپنی قسموں) کو قلیل قسم میں بخواہتے ہیں۔“

**(۱۰) باب: إِذَا قَالَ: أَشْهُدُ بِاللَّهِ، أَوْ
شَهَدْتُ بِاللَّهِ**

[۶۶۵۸] - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا شَيْعَيْاً عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سُلِّيلُ النَّبِيِّ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: أَقْرَنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَحِيِّيُ قَوْمًا تَسْقِيْقُ شَهَادَةَ أَحَدِهِمْ يَمْبَيْنَةَ، وَيَمْبَيْنَةَ شَهَادَةَهُ۔ [راجیع: ۲۶۵۲]

قالَ إِبْرَاهِيمُ: وَكَانَ أَصْحَابُنَا يَتَهْوَنَّ وَيَخْرُجُ عَلِمَانٌ أَنْ تَحْلِفَ بِالشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ۔ [راجیع:

(۱۱) باب عَهْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

[۶۶۵۹] - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبْيَ عَدِيٌّ عَنْ شَعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَاتِّلَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ أَيُّهُنَّ قَالَ: مَنْ حَلَّفَ عَلَى يَوْمِنَ كَاذِبٍ لِيَقْطَعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ - أَوْ قَالَ: أَخِيهِ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبٌ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَضْدِيقَهُ فِي أَلْدَنِ يَشَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ۔ [آل عمران: ۷۷]

[6660] سلیمان نے بیان کیا کہ پھر حضرت اشعث بن قیس بن شوہاب سے گزرے تو انہوں نے پوچھا کہ حضرت عبد اللہ بن عثیمین سے کیا بیان کر رہے تھے؟ لوگوں نے انھیں بتایا تو حضرت اشعث بن عثیمین نے کہا: یہ آیت کریمہ میرے اور میرے ایک ساتھی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میرا ان سے ایک کنویں کے متعلق جھگڑا تھا۔

۶۶۶ - قَالَ سُلَيْمَانُ فِي حَدِيثِهِ: فَمَرَّ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ: مَا يُحَدِّثُكُمْ عَنِ اللَّهِ؟ قَالُوا لَهُ فَقَالَ الْأَشْعَثُ: تَرَكْتُ فِي وَفِي صَاحِبٍ لَّيْ فِي بِثْرٍ كَانَتْ بَيْتَنَا. [راجع: ۲۳۵۷]

فائدہ: اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ مجھ پر اللہ کا عبید ہے کہ میں فلاں کام ضرور کروں گا اور اس نے قسم کی نیت کی ہے تو کام نہ کرنے کی صورت میں اسے کفارہ دینا ہوگا۔

باب: ۱۲- اللہ تعالیٰ کی عزت، اس کی صفات اور اس کے کلمات کی قسم کھانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ فرمایا
کرتے تھے: ”اے اللہ! میں تیری عزت کی پناہ لیتا ہوں۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ”جنت اور دوزخ کے درمیان ایک آدمی باقی رہ جائے گا تو وہ عرض کرے گا: اے رب! میرا چہرہ دوزخ سے دوسری طرف پھر دے۔ تیری عزت کی قسم! اس کے علاوہ میں تھہ سے اور کچھ نہیں مانگوں گا۔“

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
”اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تیرے لیے یہ ہے اور اس سے دس گناہ اور زیادہ۔“

حضرت ایوب عليه السلام نے فرمایا: ”تیری عزت کی قسم! مجھے تیری برکت سے استغاثا نہیں ہے۔“

[6661] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”دوزخ، بیویشہ یہ کہتی رہے گی: کیا کچھ مزید ہے؟ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم

(۱۲) بَابُ الْحَلِيفِ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَصِفَاتِهِ وَكَلَامِهِ

وَقَالَ أَبْنُ عَبَّاسٍ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ.

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: يَقُولُ رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيَقُولُ: يَا رَبَّ! اضْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا.

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: قَالَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ وَعَشْرَةُ أَمْتَالِهِ.

وَقَالَ أَيُّوبُ: وَعِزَّتِكَ لَا غَنِيٌّ لِي عَنْ بَرَكَتِكَ.

۶۶۶ - حَدَّثَنَا آدُمُ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ: حَدَّثَنَا فَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَرَالُ جَهَنَّمَ تَقُولُ: هَلْ مِنْ مَزِيدٍ؟ حَتَّى يَضَعَ

قسموں اور نذر و مسالے سے متعلق احکام و مسائل

اس میں رکھ دے گا تو وہ کہہ اٹھے گی: بس بس، مجھے تیری عزت کی قسم! اس کا ایک حصہ سکڑ کر دوسرا سے مل جائے گا۔“ اس روایت کو شعبہ نے قادہ سے روایت کیا ہے۔

باب: 13۔ آدمی کا لعمر اللہ کہنا

حضرت ابن عباسؓ نے لعمر کے متعلق کہا ہے کہ اس سے مراد ”تیری زندگی کی قسم“ ہے۔

[6662] نبی ﷺ کی زوجہ حضرت ماریمؑ کے متعلق حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب بہتان تراشون نے ان پر طوفان باندھا، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی پاک دامنی واضح کر دی تو نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن ابی (رئیس المناقیف) سے انتقام کے متعلق فرمایا تو حضرت اسید بن حضیرؓ کھڑے ہوئے اور حضرت سعد بن عبادہؓ سے کہا: حیات الہی (اللہ کی بقا) کی قسم! اس کو ضرور قتل کریں گے۔

رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا فَدَمَهُ فَتَقُولُ: قَطْ قَطْ وَعَزْتِكَ، وَيَرْزُوِي بَعْضَهَا إِلَى بَعْضٍ». رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ فَتَادَةً. [راجع: ۴۸۴۸]

(۱۲) بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: لَعْمَرُ اللَّهُ

قالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَعْمَرُكَ﴾ (النَّجْرُ: ۷۲) لَعِيشُكَ.

[6662] - حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسٌ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: ح: وَحَدَّثَنَا حَجَاجُ أَبْنُ مِنْهَابٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ التَّمِيرِيُّ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ قَالَ: سَمِعْتُ الرُّهْرَيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الرُّبِّيرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَفَاصِ وَعَبْيَدَ اللَّهَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِلْفَكِ مَا قَالُوا فِي بَرَأَهَا اللَّهُ، وَكُلُّ حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِنَ الْحَدِيثِ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَاسْتَغَدَرَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَقَامَ أَسِيدُ بْنُ حُصَيْرٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ: لَعْمُرُ اللَّهِ لَنْقَنَتَهُ. [راجع: ۲۵۹۳]

(۱۴) بَابُ: ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ﴾ أَلْآيَةً [البَرَّ: ۲۲۵].

باب: 14۔ ارشاد باری تعالیٰ: ”اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں پر تمہاری گرفت نہیں کرے گا“ کا بیان

[6663] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انہوں نے ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: یہ آیت آدمی کے کلام: لا والله اور بلی والله کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

[6663] - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هَشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ﴾ قَالَ: قَالَتْ: أَنْزَلْتَ فِي قَوْلِهِ: لَا وَاللَّهِ، وَبَلَى وَاللَّهِ.

[راجع: ٤٦١٣]

باب: 15- جب کوئی بھول کر قسم توڑے تو

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو تم بھول کر کرو۔"

نیز فرمایا: "بھول چوک پر میرا موآخذہ نہ کرو۔"

فائدہ: امام بخاری رض نے بھول کر قسم توڑے والے کے متعلق کوئی حکم بیان نہیں کیا لیکن پیش کردہ آیات و احادیث سے ان کا رجحان یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھول اور غلطی کے عذر کی وجہ سے اس قسم کے متعلق زرم گوشہ رکھتے ہیں کہ اس میں کوئی کفارہ نہیں۔

[6664] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، وہ اسے مرفوع بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے میری امت سے دوسرا اور ان کے دل کی باتوں سے درگز فرمایا ہے، جب تک وہ ان پر عمل پیرانہ ہوں یا انھیں زبان پر نہ لے آئیں۔"

[6665] حضرت عبداللہ بن عمرہ بن عاصی رض سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن خطبہ ارشاد فرمرا ہے تھے، ایک صحابی کھڑے ہوئے اور کہا: اللہ کے رسول! میں فلاں فلاں ارکان کو فلاں فلاں ارکان سے پہلے خیال کرتا تھا۔ پھر ایک دوسرا کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں فلاں فلاں ارکان کے متعلق یونہی خیال کرتا تھا، اس کا اشارہ (حلق، رمی اور حرج) تینوں کی طرف تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یونہی کرلو (ان میں سے کسی کام کے پہلے یا بعد کرنے میں) کوئی حرج نہیں۔" چنانچہ اس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس کام کے متعلق بھی دریافت کیا گیا تو آپ نے یہی فرمایا: "یونہی کرلو، کوئی حرج نہیں۔"

(15) بَابٌ : إِذَا حَنَثَ نَاسِيَا فِي الْأَيْمَانِ

وَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى : «وَلَنَسْ عَيْتَكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ» [الأحزاب: ٥]

وَقَالَ : «لَا تُؤَاخِذُنِي بِمَا نَسِيَتْ» [الكهف: ٧٣].

۶۶۶۴ - حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ : حَدَّثَنَا فَتَادَةُ : حَدَّثَنَا رُزَارَةُ بْنُ أَوْفِي عَنْ أُبَيِّ هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ : «إِنَّ اللَّهَ تَجَاوِرَ لِأَمْتَيْ عَمَّا وَسَوَّسَتْ - أَوْ حَدَّثَ - بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ أَوْ تَكَلَّمْ». [راجع: ۲۵۲۸]

۶۶۶۵ - حَدَّثَنَا عُمَّانُ بْنُ الْهَيْشَمِ - أَوْ مُحَمَّدٌ : عَنْهُ - عَنْ أَبْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبْنَ شِهَابٍ يَقُولُ : حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْمَحَةَ : أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنَ الْعَاصِ حَدَّثَهُ : أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَسِمَّا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ التَّحْرِيرِ إِذْ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ : كُنْتُ أَخْبِرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا ، ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! كُنْتُ أَخْبِرُ كَذَا وَكَذَا لِيَهُؤُلَاءِ الشَّلَاثِ . فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم : «اَفْعُلْ وَلَا حَرَجَ» لَهُنَّ كُلُّهُنَّ يَوْمَيْدِ ، فَمَا سُئِلَ يَوْمَيْدِ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ : «اَفْعُلْ اَفْعُلْ وَلَا حَرَجَ». [راجع: ۸۳]

قہموں اور نذریوں سے متعلق احکام و مسائل

6666] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے کہا: میں نے رمی سے پہلے طواف زیارت کر لیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“ ایک دوسرے نے کہا: میں نے قربانی ذبح کرنے سے پہلے اپنا سر منڈادیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“ تیسرا نے کہا: میں نے رمی کرنے سے پہلے اپنی قربانی کو ذبح کر دالا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں۔“

6667] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے داخل ہوا جبکہ رسول اللہ ﷺ مسجد کے ایک کونے میں تشریف فرماتھے۔ نماز سے فراغت کے بعد وہ شخص آیا اور آپ کو سلام کیا تو آپ نے فرمایا: ”لوٹ جا، دوبارہ نماز پڑھ، تو نے نماز نہیں پڑھی۔“ وہ واپس گیا، نماز پڑھ کر دوبارہ آیا اور آپ کو سلام کیا تو آپ نے اس مرتبہ بھی سبکی فرمایا: ”واپس جا اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔“ آخر تیرتی مرتبتہ اس نے کہا: آپ مجھے نماز کا طریقہ سمجھادیں۔ آپ نے فرمایا: ”جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو پہلے اچھی طرح سے خضور کرو، پھر قبلہ روکو کہ تکمیر تحریم کہو اور قرآن کا جو حصہ آسانی سے پڑھ سکتے ہو اسے خلاصت کرو، اس کے بعد اطمینان کے ساتھ روکو، پھر اپنا سر اٹھاؤ، جب سید ہے کھڑے ہو جاؤ تو پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو، پھر اپنا سر اٹھاؤ بیہاں تک کہ سید ہے اطمینان سے بیٹھ جاؤ، پھر اطمینان سے سجدہ کرو، پھر اپنا سر اٹھاؤ بیہاں تک کہ سید ہے کھڑے ہو جاؤ۔ تم یہ عمل اپنی پوری نماز میں کرو۔“

6668] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: غزوہ احمد میں مشرکین شکست سے دوچار ہوئے اور

6666 - حَدَّثَنَا أَخْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبُو بُكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفِيعٍ، عَنْ عَطَاءَ، عَنْ أَبْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلَّهِبَيِّنَ: زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: «لَا حَرَجٌ»، قَالَ آخَرُ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ، قَالَ: «لَا حَرَجٌ»، قَالَ آخَرُ: دَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: «لَا حَرَجٌ». [راجع: ۸۴]

6667 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّي وَرَسُولُ اللَّهِ بِكَلَمَةٍ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَجَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ اللَّهُ: «إِرْجِعْ فَصَلَّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ». فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَالَ: «وَعَلَيْكَ، ارْجِعْ فَصَلَّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ». قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: فَأَعْلَمْنِي، قَالَ: «إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَشْعِنِ الْوُضُوءَ، ثُمَّ اسْتَفْلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِرْ وَأَفْرُأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَ رَاجِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِي وَتَطْمَئِنَ جَالِسًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِي قَائِمًا، ثُمَّ افْعُلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلُّهَا». [راجع: ۷۵۷]

6668 - حَدَّثَنَا فَرُوْهُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ: حَدَّثَنَا عَلَيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

انی شکست ان میں مشہور ہو گئی تو شیطان عین زور سے چالیا: اللہ کے بندو! اپنے پیچھے سے دشمن کا خیال کرو، چنانچہ آگے والے لوگ پیچھے کی طرف پلٹ پڑے، پھر یہ (آگے والے) اور پیچھے والے باہم مصروف پیکار ہو گئے۔ حضرت حدیفہ بن یمان رض نے دیکھا کہ اچانک ان کے والد اس جماعت میں ہیں۔ حضرت حدیفہ رض پکارنے لگے: یہ میرا باپ ہے۔ یہ میرا باپ ہے۔ حضرت عائشہ رض نے فرمایا: اللہ کی قسم! لوگ پھر بھی نہ رکے حتیٰ کہ انھیں قتل کر دیا۔ حضرت حدیفہ رض نے کہا: اللہ تعالیٰ تمھاری مغفرت کرے۔ حضرت عروہ نے کہا: اللہ کی قسم! حضرت حدیفہ رض کو اپنے والد گرامی کی اس طرح شہادت کا آخر وقت تک افسوس رہا یہاں تک کہ وہ اپنے اللہ سے جاتے۔

[6669] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے روزے کی حالت میں بھول چوک کر کھایا تو اسے چاہیے کہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اسے اللہ نے کھایا اور پلایا ہے۔“

[6670] حضرت عبد اللہ ابن بحیث رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک مرتبہ نماز پڑھائی اور پہلی دور کعتوں کے بعد بیٹھنے سے پہلے ہی کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھاتے رہے۔ پھر جب آپ نے اپنی نماز پوری کر لی تو لوگوں نے آپ کے سلام کا انتظار کیا لیکن آپ ﷺ نے اللہ اکبر کہا اور سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ کیا، پھر سر مبارک اخھایا اور اللہ اکبر کہا، اور سجدہ کیا، پھر سجدہ سے اپنا سر اخھایا اور سلام پھیر دیا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ أُخْدِيَ هَرَبِيمَةَ تُعْرَفُ فِيهِمْ، فَصَرَخَ إِبْلِيسُ: أَيْ عِبَادَ اللَّهِ! أَخْرَأْكُمْ، فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدُتْ هِيَ وَآخْرَاهُمْ، فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ، فَقَالَ: أَيْ بَنِي أَبِي، قَالَتْ: فَوَاللَّهِ! مَا أَنْجَبُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ. قَالَ عُرْوَةُ: فَوَاللَّهِ! مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةٌ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ. [راجیع: ۳۲۹۰]

[6671] حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ: حَدَّثَنِي عَوْفٌ عَنْ خِلَاسٍ وَمُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسّع نعمتہ: (مَنْ أَكَلَ نَاسِيًّا وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ). [راجیع: ۱۹۳۳]

[6672] حَدَّثَنَا آدُمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا أَبْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَبْنِ أَبِي حَيْيَةَ قَالَ: صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَيْنِ الْأُولَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ، فَمَضَى فِي صَلَاةِهِ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاةَهُ انتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ فَكَبَرَ وَسَجَدَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ كَبَرَ وَسَجَدَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَسَلَّمَ. [راجیع: ۸۲۹]

[6671] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انھیں ظہر کی نماز پڑھائی تو نماز میں کچھ اضافہ یا کمی کر دی۔۔۔۔۔ (راوی حدیث) منصور نے کہا: معلوم نہیں ہوا کہ ابراہیم سے وہم ہوا ہے یا علقہ بھول گئے ہیں۔۔۔۔۔ انھوں نے کہا: پوچھا گیا: اللہ کے رسول! نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: "اصل بات کیا ہے؟" لوگوں نے کہا: آپ نے اس طرح نماز پڑھائی ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے ساتھ دو سجدے کیے، پھر فرمایا: "یہ دو سجدے اس شخص کے لیے ہیں جسے معلوم نہ ہو کہ اس نے نماز میں کمی کی ہے یا زیادتی۔ اسے چاہیے کہ صحیح بات تک پہنچنے کے لیے اپنے ذہن پر زور ڈالے، پھر باقی ماندہ نماز کو پورا کرے، پھر بھوکے دو سجدے کرے۔"

[6672] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھ سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام کو درج ذیل آیت کی تفسیر کرتے ہوئے سنا: "اس چیز کے متعلق مجھ سے موآخذہ نہ کرنا جو مجھ سے بھول کی بنا پر سرزد ہو، نیز میرے کام میں مجھ پر تنگی نہ کرنا۔" آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "حضرت موسیٰ صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام سے پہلی مخالفت بھولنے کے باعث تھی۔"

[6673] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے ہاں کچھ مهمان خبرے ہوئے تھے۔ انھوں نے اپنے اہل خانہ سے کہا کہ ان کے واپس آنے سے پہلے جانور ذبح کر لیں تاکہ مهمان اسے تادول کریں، چنانچہ انھوں نے (عید الاضحیٰ کی) نماز سے قبل اپنا جانور ذبح کر لیا۔ پھر نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے حکم دیا کہ نماز کے بعد دوبارہ ذبح کریں۔ انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میرے

6671 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: سَمِعَ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ عَبْدِ الصَّمْدِ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَدَ أَوْ نَقَصَ مِنْهَا - قَالَ مَنْصُورٌ: لَا أَدْرِي إِبْرَاهِيمُ وَهُمْ أُمْ عَلْقَمَةَ - قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفْصَرَتِ الصَّلَاةُ أُمَّ نَبِيِّتِ؟ قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوا: صَلَّيَتْ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتِينِ، ثُمَّ قَالَ: «هَاتَانِ السَّاجِدَتَانِ لِمَنْ لَا يَدْرِي، رَأَدَ فِي صَلَاةِهِ أَمْ نَقَصَ فِي نَحْرِي الصَّوَابَ فَيُتِيمُ مَا يَقِيَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ». [راجیع: ۱۴۰۱]

6672 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسَ فَقَالَ: حَدَّثَنَا أُبَيْ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام يَقُولُ «فَإِنَّ لَوْلَجَدْنِي بِمَا نَبَيَتْ وَلَا تُرْهَقْنِي مِنْ أَمْرِي غُثْرًا» [الکھف: ۷۳] قَالَ: «كَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُؤْسِسِ نَسْيَانًا». [راجیع: ۷۴]

6673 - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: كَتَبَ إِلَيَّ مُحَمَّدٌ أَبْنُ بَشَارٍ: حَدَّثَنَا مُعاذُ بْنُ مُعاذٍ: حَدَّثَنَا أَبْنُ عَوْنَى عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَكَانَ عِنْدَهُمْ ضَيْفٌ لَهُمْ فَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يَذْبَحُوا قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ لِيَأْكُلَ ضَيْفَهُمْ، فَذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلشَّيْءِ صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام فَأَمَرَهُ أَنْ يُعَيَّدَ الذَّبْعَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عِنْدِي عَنَاقٌ

پاس دودھ پینے والا ایک بکری کا پچ ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ (رسول اللہ ﷺ نے وہی ذبح کرنے کی اجازت دے دی۔)

راویٰ حدیث کہتے ہیں: مجھے معلوم نہیں ہوا کہ کہ کوہ رخصت دوسرا لوگوں کے لیے بھی ہے یا صرف ان (حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ) کے لیے تھی۔

اس روایت کو ایوب نے ابن سیرین سے، انہوں نے حضرت انس سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے ذکر کیا ہے۔

[6674] حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں اس وقت موجود تھا جب نبی ﷺ نے نماز عید پڑھائی، پھر آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا: "جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا ہوا سے چاہیے کہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے اور جس نے ابھی ذبح نہ کیا ہوا سے چاہیے کہ اللہ کا نام لے کر اسے ذبح کر دے۔"

فائدہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور ان کے ماموں حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ ایک ہی مکان میں رہتے تھے، اس بنا پر ذکورہ واقعہ کی نسبت بھی تو حضرت براء بن نیار نے اپنی طرف کی ہے اور کبھی وہ اس واقعہ کو اپنے ماموں کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔

باب: ۱۶- جھوٹی قسم کا بیان

(ارشاد باری تعالیٰ ہے): "تم اپنی قسموں کو باہمی معاملات میں دھوکا دینے کا ذریعہ نہ بناو، ورنہ قدم جنم جانے کے بعد (اسلام سے) پھسل جائیں گے۔" دخالاً کے معنی ہیں: دعا اور فریب کا ذریعہ۔

[6675] حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "بڑے گناہ

83- کتاب الائمه والذور

جذع، عناق لَبِنْ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتِنِ لَحْمٍ.

وَكَانَ ابْنُ عَوْنَ يَقْفُ فِي هَذَا الْمَكَانِ عَنْ حَدِيثِ الشَّعَبِيِّ وَيُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيِّدِينَ يُمْثِلُ هَذَا الْحَدِيثَ، وَيَقْفُ فِي هَذَا الْمَكَانِ وَيَقُولُ: لَا أَدْرِي أَبْلَغَتِ الرُّحْصَةُ غَيْرَهُ أَمْ لَا؟

رَوَاهُ أَيُوبُ عَنْ ابْنِ سَيِّدِينَ، عَنْ أَنَسِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ۹۵۱]

٦٦٧٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعبَةُ عَنِ الأَشْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدِبًا قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَطَبَ، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ ذَبَحَ فَلْيَبْدُلْ مَكَانَهَا، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ، فَلْيَذْبَحْ بِإِسْمِ اللَّهِ». [راجع: ۹۸۵]

فائدہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور ان کے ماموں حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ ایک ہی مکان میں رہتے تھے، اس بنا پر ذکورہ واقعہ کی نسبت بھی تو حضرت براء بن نیار نے اپنی طرف کی ہے اور کبھی وہ اس واقعہ کو اپنے ماموں کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔

(۱۶) بَابُ الْيَمِينِ الْفَمُوسِ

﴿وَلَا تَنْجِدُوَا أَيْمَنَكُمْ دَخْلًا بَيْنَكُمْ فَتَرَأَ قَدْمَمْ بَعْدَ ثُبُوتِهَا﴾ الْآيَةُ (النَّحْل: ۹۴)، (دَخْلًا): مَكْرُّاً وَخِيَانَةً.

٦٦٧٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقاَتِلٍ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعبَةُ: حَدَّثَنَا فِرَاسٌ: قَالَ

قہموں اور نذریوں سے متعلق احکام و مسائل

یہ ہیں: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا، والدین کی نافرمانی کرنا، ناحق قتل کرنا اور جھوٹی فرم اٹھانا۔“

الشَّعْبِيُّ : عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «الْكُبَائِرُ : الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ ، وَفَلْلُ النَّفْسِ ، وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ ». [انظر: ۶۸۷۰، ۶۹۲۰]

باب: ۱۷- ارشاد باری تعالیٰ: ”بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو (تجھوڑی کی قیمت کے عوض) نیچے ڈالتے ہیں.....“ کا بیان

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تم اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بناؤ.....“

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ سے کیے ہوئے عہد کو تجوہ کی قیمت کے عوض مت فروخت کرو.....“

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اپنی قسموں کو پکارنے کے بعد مدت توڑ جگہ تم اپنے قول و اقرار پر اللہ کو ضامن بنا چکے ہو۔“

[6676] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے جھوٹی قسم بایس طور کھائی کہ اس کے ذریعے سے کسی مسلمان کا مال ناجائز طریقے سے حاصل کرے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر سخت غضبناک ہو گا۔“ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق بایں الفاظ نازل فرمائی: ”بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو معمولی قیمت کے عوض نیچے دیتے ہیں.....“

[6677] (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) جب یہ حدیث بیان کر رہے تھے تو حضرت اشعت بن قیس بن جہنہ آئے اور انہوں

(۱۷) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَنِهِمْ﴾ أَلْآيَةٌ [۷۷]

عمران: [۷۷]

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : ﴿وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عَرْضَكُمْ لِأَيْمَنِكُمْ﴾ [البر: ۲۲۴]

وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ : ﴿وَلَا تَشَرُّو بِعَهْدِ اللَّهِ ثُمَّاً قَلِيلًا﴾ [الحل: ۹۵]

[وَقَوْلِهِ تَعَالَى] ﴿وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَنَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْنَا اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا﴾ [الحل: ۹۱]

۶۶۷۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ﴿مَنْ حَلَفَ عَلَى يَوْمٍ صَبِرْ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالٌ أَمْرِيَءٌ مُسْلِمٌ لَقَيَ اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبٌ﴾ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقًا ذَلِكَ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَنِهِمْ ثُمَّاً قَلِيلًا﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ . [راجع: ۲۳۵۶]

۶۶۷۷ - فَدَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ : مَا حَدَّثَنَّكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ فَقَالُوا : كَذَا وَكَذَا ،

نے پوچھا کہ ابو عبد الرحمن نے تم لوگوں سے کیا حدیث بیان کی ہے؟ لوگوں نے کہا: انہوں نے ایسا ایسا بیان کیا ہے۔ انہوں نے کہا: یہ آیت تو میرے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میرے ایک پچڑا زاد بھائی کی زمین میں میرا ایک کنوں تھا، اس کے متعلق مقدمہ لے کر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ”تم اپنے گواہ لاوے بصورت دیگر مدعا علیہ سے قسم لی جائے گی۔“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! وہ تو جھوٹی قسم کھانے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے بد نیتی کے ساتھ جھوٹی قسم اس لیے اٹھائی کہ اس کے ذریعے سے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کر جائے تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) اس پر انتہائی غضبناک ہو گا۔“

باب: ۱۸- ایسی چیز کے متعلق قسم کھانا جس کا وہ مالک نہیں، نیز گناہ اور غصے میں قسم اٹھانا

[6678] حضرت ابو موسیٰ اشعریؑ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: مجھے میرے ساتھیوں نے نبی ﷺ کے پاس بھیجا تاکہ میں آپ سے سواریوں کا مطالبہ کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! میں تھیں کسی چیز پر سوار نہیں کروں گا۔“ اس وقت میں نے آپ ﷺ کو اس حالت میں پایا کہ آپ غصے میں تھے۔ پھر جب میں دوبارہ آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: ”تم اپنے ساتھیوں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو: اللہ تعالیٰ نے یا اللہ کے رسول ﷺ نے تھیں سواریاں مہیا کی ہیں۔“

[6679] امام زہری سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے عروہ بن زیر، سعید بن میتوب، علقہ بن وقار، اور عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ

قال: فی أَنْزِلْتُ، كَانَ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «بَيْتِكَ أَوْ يَمِينِهِ»، فَقُلْتُ: إِذَا يَحْلِفُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبِرٌ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِيٍّ مُسْلِمٍ لَقَدِ الَّهُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضِيبٌ». [راجع: ۲۳۵۷]

(۱۸) بَابُ الْيَمِينِ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَفِي الْمَغْصِيَةِ، وَالْغَضَبِ

[6678] - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرْيَدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَىٰ قَالَ: أَرْسَلَنِي أَصْحَاحِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَسْأَلُهُ الْحُمْلَادَةَ فَقَالَ: «وَاللَّهِ لَا أَخْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ»، وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضِيبٌ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ: «اَنْطَلِقْ إِلَى أَصْحَاحِكَ فَقُلْ: إِنَّ اللَّهَ أَوْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَحْمِلُكُمْ». [راجع: ۳۱۳۳]

[6679] - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الْحَجَاجُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ التَّمِيرِيُّ:

حضرت عائشہؓ کے متعلق ایک حدیث سنی جب ان پر بہتان تراشوں نے طوفان باندھا اور اللہ تعالیٰ نے انھیں اس بہتان سے پاک قرار دیا اور ان کی باتوں سے بری کیا۔ ان میں سے ہر ایک نے مجھے حدیث کا کچھ حصہ بتایا کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے «إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوكُمْ بِالْأَفْلَكِ عَصْبَةً مَنْتَهُمْ» سے دس آیات تک میری براءت نازل فرمائی۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا: اللہ کی قسم! میں مسطح پر خرچ نہیں کروں گا، جبکہ وہ مسطح پر قربت داری کی وجہ سے خرچ کیا کرتے تھے۔ یہ اس لیے کیا کہ انھوں حضرت عائشہؓ پر بہتان لگانے میں حصہ لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ”تم میں سے اہل فضل و وسعت فتنمیں نہ کھامیں کہ وہ اپنے اقارب پر خرچ نہیں کریں گے۔“ نزول آیات کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے کہا: اللہ کی قسم! کیوں نہیں، ہم یہ پسند کرتے ہیں کہ اللہ ہمیں بخش دے۔ پھر انھوں نے مسطح پر خرچ کرنا شروع کر دیا اور کہا: اللہ کی قسم! میں مسطح کا خرچ کبھی بند نہیں کروں گا۔

[6680] حضرت ابو موسیٰ اشعریؑ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں قبیلہ اشعر کے چند لوگوں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب میں آپ سے کے پاس آیا تو آپ بحالت غصہ تھے۔ ہم نے آپ سے سواریاں طلب کیں تو آپ نے قسم کھائی کہ آپ ہمیں سواریاں نہیں دیں گے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! اللہ نے چاہا تو میں کبھی ایسی قسم نہیں لکھاتا کہ اس کے سوا دوسری چیز کو بہتر خیال کروں تو وہی کرتا ہوں جس میں بھلاکی اور خیر خواہی ہے اور اپنی قسم توز کر اس کا کفارہ دے دیتا ہوں۔“

حدثنا يُونسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الرَّذْهَرِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الْزُّبِيرِ وَسَعِيدَ ابْنَ الْمُسَيْبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَاصِ وَعَبْيَدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عُتْبَةَ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِلْفَكِ مَا قَالُوا، فَبَرَأَهَا اللَّهُ مَمَّا قَالُوا، كُلُّ حَدِيثِي طَائِفَةٌ مِّنَ الْحَدِيثِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ هُوَ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِلْفَكَ» [النور: ١١-٢٠] العَشْرَ الآيَاتِ كُلُّهَا فِي بَرَاءَتِي، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ وَكَانَ يُنْفَقُ عَلَى مِسْطَحِ الْقُرْبَاتِ مِنْهُ: وَاللَّهِ لَا أُنْفَقُ عَلَى مِسْطَحِ شَيْئًا أَبْدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا يَأْتِي أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةُ أَنْ يَنْتَهِ أُولَى الْقُرْبَاتِ» الآيَةَ [النور: ٢٢]. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: بَلِي وَاللَّهِ إِنِّي لَا حِبَّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي، فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحِ النَّفَقَةِ الَّتِي كَانَ يُنْفَقُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: وَاللَّهِ! لَا أَنْزِعُهَا عَنِّي أَبْدًا. [راجٍ: ٢٥٩٣]

٦٦٨٠ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَارِثِ : حَدَّثَنَا أَيُوبُ عَنْ الْقَاسِمِ، عَنْ زَهْدِ
فَالْأَسْعَرِيِّ فَقَالَ : كُنَّا عِنْدَ أَبِيهِ مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقَالَ :
أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفْرَ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ ،
فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضِيبًا فَاسْتَحْمَلْنَاهُ ، فَخَلَفَ أَنْ
لَا يَحْمِلَنَا ، ثُمَّ قَالَ : « وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا
أَخْلُفُ عَلَى بَيْنِ فَأَرِى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا
أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا » . [رَاجِعٌ : ٣١٣٣]

باب: ۱۹- جب کسی نے کہا: اللہ کی قسم! میں آج کلام نہیں کروں گا، پھر اس نے نماز پڑھی یا قرآن کی تلاوت کی یا سبحان اللہ، اللہ اکبر، الحمد للہ یا لا اله الا اللہ کہا تو وہ اپنی نیت پر ہے

نبی ﷺ نے فرمایا: «أفضل کلام چار ہیں: سبحان اللہ، الحمد للہ، لا إله إلا اللہ اور اللہ اکبر»

حضرت ابوسفیان بن عثیمین نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ہر قل کو لکھا تھا: «تم اسی بات کی طرف آجائو جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے۔»

امام مجاهد نے کہا: کلمة التقویٰ سے مراد لا إله إلا اللہ ہے۔

[6681] حضرت سعید بن مسیب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: جب ابوطالب کی موت کا وقت قریب آیا تو رسول اللہ ﷺ اس کے پاس گئے اور اس سے کہا: «آپ لا إله إلا اللہ کہہ دیں، میں اس کلے کے سبب اللہ کے پاس تمہارے لیے جنت پیش کروں گا۔»

[6682] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «دو کلے زبان پر بلکہ، ترازو میں ورنی اور اللہ کو بہت پیارے ہیں: وہ سبحان اللہ وَبِحَمْدِهِ اور سبحان اللہ العظیم ہیں۔»

(۱۹) باب: إِذَا قَالَ: وَاللَّهِ لَا أَنْكَلُمُ
الْيَوْمَ، فَصَلَّى أَوْ قَرَأَ أَوْ سَيَّحَ أَوْ كَبَرَ أَوْ
حَمَدَ أَوْ هَلَلَ فَهُوَ عَلَى نِيَّتِهِ

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعٌ:
سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ،
وَاللَّهُ أَكْبَرُ». [آل عمران: ۶۴]

وَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: كَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى
هَرَقْلَ: «عَمَلُوكُوا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءً بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ»
[الفتح: ۲۶]. [راجع: ۶۶۸۱]

وَقَالَ مُجَاهِدُ: «كَلِمَةُ التَّقْوَىٰ»
[الفتح: ۲۶]: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

۶۶۸۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَتُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ،
عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبَ الْوَفَاءَ
جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ، كَلِمَةً أَحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ». [راجع:
۱۳۶۰]

۶۶۸۲ - حَدَّثَنَا قَتِيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
ابْنُ فَضْلَيْ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْمَقْعَدَ عَنْ أَبِي
زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَلِمَاتَنِي حَقِيقَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ
تَنْتَلِيَانِ فِي الْمِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ:
سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ».

[6683] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک کلمہ کہا اور میں نے (اس پر قیاس کرتے ہوئے) دوسرا کلمہ کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اس حالت میں مراد کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو تو وہ جہنم میں جائے گا۔“ میں نے دوسرا کلمہ کہا: جو شخص اس حالت میں فوت ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جہنّم میں جائے گا۔

باب: 20۔ جس نے قسم کھائی کہ وہ مہینہ بھرا پئی بیوی کے پاس نہیں جائے گا اور مہینہ اتنیں دن کا ہو

[6684] حضرت انس بن مالک سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے ایلاء فرمایا اور آپ کے پاؤں کو موقع آگئی تھی۔ آپ اپنے بالا خانے میں اتنیں دن تک قیام پذیر ہے، پھر وہاں سے نیچے اترے تو صحابہ کرام نے کہا: اللہ کے رسول! آپ نے تو ایک ماہ تک کے لیے ایلاء فرمایا تھا، یعنی آپ نے قسم کھائی تھی کہ ایک ماہ تک نہیں اتریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مہینہ اتنیں دن کا بھی ہوتا ہے۔“

باب: 21۔ اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ نبیذ نہیں پے گا اس کے بعد اس نے طلاء، سکر یا عصیر پی لیا تو بعض لوگوں کے نزدیک وہ حادث نہیں ہو گا کیونکہ ان کے نزدیک یہ چیزیں نبیذ نہیں ہیں

[6685] حضرت کعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے ایک صحابی حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ نکاح کیا اور

۶۶۸۳ - حدَثَنَا مُوسَى بْنُ إِشْمَاعِيلَ : حَدَثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ : حَدَثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَيْقِيقَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى ، قَالَ : «مَنْ مَاتَ يَجْعَلُ اللَّهُ بِنَدًا أَذْخِلَ النَّارَ». وَقُلْتُ أُخْرَى : مَنْ مَاتَ لَا يَجْعَلُ اللَّهُ بِنَدًا أَذْخِلَ الْجَنَّةَ ». [راجع: ۱۲۳۸]

(۲۰) بَابُ مَنْ حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَهْلِهِ شَهْرًا ، وَكَانَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعَشْرِينَ

۶۶۸۴ - حدَثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ : حَدَثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بَلَالٍ عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : أَلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَائِهِ وَكَانَتْ اسْكَنْتُ رِجْلَهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعَشْرِينَ لَيَّلَةً ثُمَّ نَرَأَ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَيْتَ شَهْرًا ، فَقَالَ : «إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعَشْرِينَ ». [راجع: ۳۷۸]

(۲۱) بَابٌ : إِذَا حَلَفَ أَنْ لَا يَشْرَبَ نَبِيَّا فَنَقَرَ طَلَاءً أَوْ سَكَرًا أَوْ عَصِيرًا لَمْ يَخْتَثْ فِي قَوْلِ بَعْضِ النَّاسِ ، وَلَيْسَ هَذِهِ بِأَنِيَّةٍ عِنْدَهُ

۶۶۸۵ - حَدَثَنِي عَلَيْهِ : سَمِعَ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ أَبِي حَازِمٍ : أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ :

اپنی شادی کے موقع پر انہوں نے نبی ﷺ کو دعوت دی۔ وہنہ ہی میرزا بنی کا کام کر رہی تھی۔ پھر حضرت سہل بن عوف نے لوگوں سے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس وہنہ نے کیا پایا تھا؟ اس نے رات ہی کو پھر کے ایک برت میں بھجوہیں بھگو رکھی تھیں حتیٰ کہ جب صبح ہوئی تو اس نے ان کا پانی ہی آپ ﷺ کو پایا تھا۔

6686] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: ہماری ایک بکری مرگی تو اس کے چڑے کو ہم نے دباغت دی، پھر ہم اس کی مشک میں نبیذ نہاتے رہے حتیٰ کہ وہ پرانی ہو گئی۔

باب: 22- اگر کسی نے قسم کھائی کہ سالن نہیں کھائے گا، پھر اس نے روٹی کے ساتھ کھجور کھائی، اور سالن کیا ہوتا ہے

6687] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: محمد ﷺ کے اہل خانہ کبھی مسلسل تین دن تک سالن کے ساتھ گیہوں کی روٹی نہیں کھا سکے حتیٰ کہ آپ اللہ تعالیٰ سے جاملے۔

اہن کثیر بیان کرتے ہیں: ہمیں سفیان نے بتایا، ان سے عبدالرحمٰن نے حدیث ذکر کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے یہی حدیث بیان کی۔

6688] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے حضرت ام سلمیم

آن آباً أَسْيِدٌ صَاحِبُ النَّبِيِّ يَعْلَمُ أَغْرَسَ فَدْعَا النَّبِيَّ يَعْلَمُ لِعْرِسِهِ، فَكَانَتِ الْعَرْوَسُ خَادِمَهُمْ فَقَالَ سَهْلُ لِلنَّقْوَمِ: هَلْ تَدْرُوْنَ مَا سَقَةُهُ؟ قَالَ: أَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرًا فِي تَوْرٍ مِنَ الْلَّيلِ حَتَّىٰ أَضْبَحَ عَلَيْهِ فَسَقَةُهُ إِيَّاهُ۔ [راجع: ۵۱۷۶]

6686 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقاَتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَكْرَمَةَ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ سَوْدَةَ رَوْجِ النَّبِيِّ يَعْلَمُهُ فَأَلَّتْ: مَاتَتْ لَنَا شَاءَ فَدَبَّغْنَا مَسْكَهَا ثُمَّ مَا زَلَّنَا نَبِّذْ فِيهِ حَتَّىٰ صَارَ شَنَّا۔

(۲۲) بَابٌ: إِذَا حَلَفَ أَنْ لَا يَأْتِدَمْ فَأَكْلَ تَمَرًا بِخُبْزٍ وَمَا يَكُونُ مِنْهُ الْأَذْمُ

6687 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَلَّتْ: مَا شَيَعَ آلُ مُحَمَّدٍ يَعْلَمُهُ مِنْ خُبْزٍ بُرُّ مَأَدُومٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّىٰ لِجَعَ بِاللَّهِ۔ [راجع: ۵۴۲۳]

وَقَالَ أَبْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ، بِهَذَا.

6688 - حَدَّثَنَا قُبَيْلٌ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ أَبْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنْسَ بْنَ

جس سے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ کی آواز کمزور سنائی دی ہے۔ مجھے اس میں بھوک کے اثرات معلوم ہوتے ہیں۔ کیا تم حمارے پاس کھانے کی کوئی چیز موجود ہے؟ انہوں نے کہا: بال، چنانچہ انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں، پھر اپنا دوپٹہ لیا اور اس کے ایک طرف انھیں لپیٹ دیا، پھر وہ دے کر انہوں نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا دیا۔ میں وہ روٹیاں لے کر گیا تو رسول اللہ ﷺ اس وقت مسجد میں تشریف فرماتھے۔ میں نے دیکھا کہ اس وقت آپ کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے۔ میں آپ کے پاس جا کر کہڑا ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ”کیا تمھیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟“ میں نے کہا: نہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں سے کہا جو آپ کے ساتھ تھے: ”انھوں“ چنانچہ وہ چلے اور میں ان کے آگے آگے چلاحتی کہ ابو طلحہؓ کے پاس آیا اور انھیں بتایا (کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں)۔ ابو طلحہؓ نے کہا: ام سلیم! رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے ہیں۔ میں جبکہ ہمارے پاس تو کوئی ایسا کھانا نہیں ہے جو سب کو پیش کیا جائے۔ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو زیادہ علم ہے۔ پھر حضرت ابو طلحہؓ تباہر لکھے اور رسول اللہ ﷺ سے ملے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اور ابو طلحہؓ نے گھر کی طرف بڑھتی کارروادا خل ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ام سلیم! جو کچھ حمارے پاس ہے میرے پاس لاو۔“ حضرت ام سلیم ﷺ کا وہ روٹیاں لے کر آئیں۔ حضرت انسؓ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ان روٹیوں کے ٹکڑے کر دیے گئے اور حضرت ام سلیم ﷺ نے اپنی کپی سے گھنی نچوڑا اور ان میں ملایا۔ گویا یہی سالن تھا، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ اللہ نے چاہا پڑھا، پھر فرمایا: ”دس دس آدمیوں کو اندر باؤ۔“

مالیک قائل: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمَّ سُلَيْمٍ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَغْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ، فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخْرَجْتُ أَفْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْدَثْ حِمَارًا لَهَا فَلَقَتِ الْحِبْزَ بِعَضِيهِ ثُمَّ أَرْسَلْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَتْ فَوَجَدَتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقَمَتْ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَأَرْسَلْتَ أَبُو طَلْحَةَ؟» فَقَلَّتْ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ: «فُوْمُوا»، فَانْطَلَقُوا، وَانْطَلَقَتْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! فَذَجَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [وَالنَّاسُ]، وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ، فَقَالَتْ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقَيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلْمِيٌّ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! مَا عِنْدَكَ»، فَأَنْتَ بِذَلِكَ الْحِبْزِ، قَالَ: فَأَمْرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ الْحِبْزِ فَقَتَ وَعَصَرَتْ أُمَّ سُلَيْمٍ عَكَّةً لَهَا فَأَدْمَتْهُ، ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ: «إِذْنُ لَعْشَرَةِ»، فَأَذْنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبَعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: «إِذْنُ لَعْشَرَةِ»، فَأَذْنَ لَهُمْ فَأَكَلَ الْقَوْمَ كُلُّهُمْ وَشَبَعُوا، وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ سَمَانُونَ رَجُلًا۔ [راجح: ۴۲۲]

انھیں بلا یا گیا۔ اس طرح سب لوگوں نے کھانا کھایا اور خوب سیر ہو گئے جبکہ وہ ستر (70) یا اسی (80) آدمی تھے۔

باب: 23۔ قسم میں نیت کا اعتبار کرنا

[6689] حضرت عمر بن الخطاب سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے شاہ: "اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے۔ ہر انسان کو وہی حاصل ہو گا جو اس نے نیت کی۔ جس شخص کی بھرتت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہو گی اس کی بھرتت واقعی اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہو گی اور جس کی بھرتت دنیا کمانے کے لیے یا کسی عورت سے شادی رچانے کے لیے ہو گی تو اس کی بھرتت اسی کے لیے ہو گی جس کے لیے اس نے بھرتت کی ہے۔"

(۲۳) باب النیۃ فی الائمه

۶۶۸۹ - حَدَّثَنَا قُتْبَيْهُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْمَدَ بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَنَّهُ سَمِعَ عَلَقَمَةَ بْنَ وَقَاصِ الْأَئِمَّةِ يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَةِ، وَإِنَّمَا لِامْرِيَّ مَا تَوَى، فَمَنْ كَانَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةً يَتَرَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهَا». [راجع: ۱]

(۲۴) باب: إِذَا أَهْدَى مَالَهُ عَلَى وَجْهِ التَّنْرِ وَالتَّوْيِةِ

[6690] عبد الرحمن بن عبد الله بن كعب بن مالک سے روایت ہے (وہ اپنے باپ عبد الله بن كعب سے بیان کرتے ہیں۔) اور جب حضرت كعب بن مالک رض نامی بنا ہو گئے تھے تو ان کی اولاد میں سے یہی (عبد الرحمن بن كعب) ان کو لے کر چلا کرتے تھے۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے كعب بن مالک رض سے ان کی حدیث سنی جو ان حضرات سے متعلق تھی جو غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے۔ انھوں نے اپنی سرگزشت کے آخر میں کہا: میں نے یہ پیش کش کی کہ اپنی توبہ کی خوشی میں میں اپنا مال اللہ اور اس کے

۶۶۹۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا أَبْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ أَبْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ - وَكَانَ قَائِدَ كَعْبَ مِنْ بَنِيِّهِ حِينَ عَمِيَ - قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ فِي حَدِيثِهِ، «وَعَلَى الْأَنْثَاثِ الَّذِينَ حَلَفُوا»، [التوبه، ۱۱۸] فَقَالَ فِي آخرِ حَدِيثِهِ: إِنَّ مِنْ تَوْيِيَّ أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيَّ صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ».

[راجع: ۲۷۵۷]

رسول ﷺ کے لیے صدقہ کر کے اس سے خالی ہوتا چاہتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اپنا کچھ مال اپنے پاس ہی رکھو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔“

باب: ۲۵۔ اگر کوئی اپنا کھانا خود پر حرام کر لے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے نبی! آپ کیوں اس چیزوں کو حرام کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے، آپ اپنی بیویوں کی خوشی چاہتے ہیں۔“

نیز فرمایا: ”جو پاکیزہ چیزیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں، انھیں حرام مت کرو۔“

6691] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ حضرت زینب بنت جحشؓ کے پاس ٹھبرا کرتے تھے اور وہاں شہد نوش فرماتے تھے۔ میں نے اور حضرت حفصہؓ نے پروگرام بنایا کہ جس کے پاس نبی ﷺ تشریف لائیں تو وہ کہے: میں آپ سے مغافیر کی بو پاتی ہوں۔ کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ چنانچہ جب آپ ایک کے ہاں تشریف لائے تو اس نے آپ سے بھی کہا۔ تو آپ نے فرمایا: ”میں نے مغافیر نہیں (کھایا) بلکہ زینب بنت جحشؓ کے ہاں شہد نوش کیا ہے، آئندہ میں شہد بھی نوش نہیں کروں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ”اے نبی! آپ ایسی چیزوں کو کیوں حرام کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے؟“ اس آیت کریمہ میں سے «إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ» سے حضرت عائشہ اور حضرت حفصہؓ کی طرف اشارہ ہے۔ اور وَ إِذْ أَسْرَ النَّبِيُّ سے مراد آپ کا یہ کہنا ہے: ”نہیں، بلکہ میں نے شہد نوش کیا ہے۔“

ایک روایت کے مطابق (آپ ﷺ نے فرمایا تھا):

(۲۵) بَابٌ : إِذَا حَرَمَ طَعَاماً

وَقَوْلُهُ تَعَالَى : ﴿يَأَيُّهَا الَّذِي لَمْ يُحِرِّمْ مَا أَحَلَ اللَّهُ لَكُمْ لَكُمْ تَبَغُّ مِرْضَاتَ أَرْوَاحِكُمْ﴾ [التحريم: ۱]

وَقَوْلُهُ : ﴿لَا تُحِرِّمُوا طَبِيبَتِ مَا أَحَلَ اللَّهُ لَكُمْ﴾

[المادة: ۸۷]

6691 - حَدَّثَنَا الْحَسْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا الْحَجَاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِنِ جُرَيْجٍ قَالَ: رَعَمَ عَطَاءً: أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَرْعَمُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ رَبِّبِ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَسْرُبُ عِنْدَهَا عَسْلًا، فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيْتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيَّ ﷺ فَلَتَقُلُّ: إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِرَ، أَكَلْتُ مَغَافِرَ؟ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَ ذُلِّكَ لَهُ، فَقَالَ: «لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسْلًا عِنْدَ رَبِّبِ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَئِنْ أَعُودَ لَهُ»، فَتَرَأَّسَ: ﴿يَأَيُّهَا الَّذِي لَمْ يُحِرِّمْ مَا أَحَلَ اللَّهُ لَكُمْ﴾، «إِنْ تَوَبَا إِلَى اللَّهِ» [التحريم: ۴] لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ «وَإِذْ أَسْرَ النَّبِيَّ إِنْ بَعْضَ أَرْوَاحِهِ حَيَّنَا» [التحريم: ۳] لِقَوْلِهِ: «بَلْ شَرِبْتُ عَسْلًا».

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ: «وَلَئِنْ

172 - ۸۳- بَيْنَ الْأَيْمَانِ وَالثَّدْرِ

أَعُوذُ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ، فَلَا تُخْبِرِي بِذَلِكَ أَعْوَادَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ، فَلَا تُخْبِرِي بِذَلِكَ أَحَدًا». [راجع: ۴۹۱۲]

”اب کبھی میں شہد نوش نہیں کروں گا۔ میں نے اس بات کی قسم کھائی ہے۔ تم اس کی کسی کو خبر نہ کرنا۔“ (پھر آپ نے اس قسم کو توڑ دیا اور کفارہ ادا کیا)۔

باب: ۲۶- نذر کا پورا کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”وَهَا أَنْذِرْتُكُمْ بِالْأَوَافِ“ [۱۷]

[۶۶۹۲] حضرت ابن عمر رضي الله عنهما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: کیا لوگوں کو نذر سے منع نہیں کیا گیا؟ بلاشبہ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”نذر کسی چیز کو آگے پیچھے نہیں کر سکتی، اس کے ذریعے سے تو صرف بختی سے مال نکالا جاتا ہے۔“

[۶۶۹۲] حضرت ابن عمر رضي الله عنهما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نذر ماننے سے منع کیا، نیز آپ نے فرمایا: ”یقیناً وَهُنَّ کسی چیز کو واپس نہیں کر سکتی، البتہ اس کے ذریعے سے بختی سے مال نکالا جاسکتا ہے۔“

[۶۶۹۴] حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنهما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”نذر، این آدم کو کوئی ایسی چیز نہیں دیتی جو اس کے مقدار میں نہ ہو لیکن وہ اسے (انسان کو) اس کام کی طرف لے جاتی ہے جو اس کے مقدار میں لکھ دیا ہوتا ہے، چنانچہ نذر کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ بختی سے مال نکالتا ہے، اس طرح وہ چیزیں صدقہ کر دیتا ہے جس کی اس سے پہلے اس سے امید نہیں کی جاسکتی تھی۔“

(۲۶) بَابُ الْوَفَاءِ بِالثَّدْرِ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى : «بِرُوقُونَ يَا لَنَدِرِ» [الإسان: ۲۷]

[۶۶۹۲] - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحَةُ ابْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَارِثِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَوْ لَمْ يُنْهَا عَنِ النَّدْرِ؟ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ النَّدْرَ لَا يُقْدِمُ شَيْئًا وَلَا يُؤْخِرُ، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرُجُ بِالنَّدْرِ مِنَ الْبَخِيلِ». [راجع: ۶۶۰۸]

[۶۶۹۳] - حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا شَفِيعَيْنَ عَنْ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ النَّدْرِ وَقَالَ: «إِنَّهُ لَا يَرْدُ شَيْئًا وَلَكِنَّهُ يُسْتَخْرُجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ». [راجع: ۶۶۰۸]

[۶۶۹۴] - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ: حَدَّثَنَا أَبُورِزَنَادٍ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَأْتِي أَبْنَ آدَمَ النَّدْرُ بِشَيْءٍ لَمْ أَكُنْ قَدَرْتُهُ، وَلَكِنْ يُلْقِيهِ النَّدْرَ إِلَى الْقَدْرِ قَدْ قَدَرَ لَهُ فَيُسْتَخْرُجُ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ، فَيُؤْتِيَنِي عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ يُؤْتِنِي عَلَيْهِ مِنْ قَبْلٍ». [راجع: ۶۶۰۹]

فائدہ: لوگوں کی عادت ہے کہ وہ کسی فائدے کے حصول کے لیے یا کسی نقصان کے دور ہونے کی نذر مانتے ہیں۔ اس قسم

قہموں اور نذریوں سے متعلق احکام و مسائل

کی نذر سے منع کیا گیا ہے کیونکہ ایسا کرنا بخیلوں کا کام ہے۔ وہ صدقہ خیرات نہیں کرتے لیکن جب کسی خوف یا حرص کے باعث کوئی نذر مانتے ہیں تو مال خرچ کرتے ہیں۔ اگر خوف یا طمع نہ ہو تو ایک کوڑی خرچ کرنے کے روادار نہیں ہوتے، جبکہ کجی آدمی ایسا نہیں کرتا بلکہ وہ تو سخاوت کے ساتھ کسی طمع یا خوف کو دوستی ہی نہیں کرتا۔

(۲۷) بَابُ إِثْمٍ مِّنْ لَا يَقِيِّ بِالنَّذْرِ

باب: ۲۷- اس شخص کا گناہ جو نذر کو پورا نہیں کرتا

۱۶۶۹۵ حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے میان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”تم میں سے بہتر لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں، پھر وہ جوان کے متصل ہیں، پھر وہ جوان کے متصل ہیں..... حضرت عمرانؓ کہتے ہیں: مجھے یاد نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد دو زمانوں کا ذکر کیا تھا یا تمیں کا..... پھر وہ لوگ آئیں گے جو نذر مانیں گے لیکن اسے پورا نہیں کریں گے، خیانت پیشہ ہوں گے، امانت کی حفاظت نہیں کریں گے اور گواہی دیں گے جبکہ ان سے گواہی کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔ ان میں موناپا نمایاں طور پر ظاہر ہو گا۔“

فائدہ: واضح رہے کہ حدیث میں مذکور موناپے سے مراد کسی موناپا ہے کیونکہ پیدائشی موناپا غیر اختیاری ہوتا ہے اور یہ قابل نہت نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قرب قیامت کے وقت لوگ عیش و عشرت کی زندگی گزاریں گے، نیز وہ حلال و حرام کی پروا نہیں کریں گے اور دنیا میں جانوروں کی طرح کھانیں گے، ان کا مقصد حیات صرف کھانا پینا ہو گا، اس بنا پر ان کے جسم پر چربی کی بہتات ہو گی اور ان میں موناپا نمایاں طور پر ظاہر ہو گا۔

(۲۸) بَابُ : النَّذْرُ فِي الطَّاعَةِ

﴿وَمَا أَنْفَقْتُم مِّنْ نَفْقَةٍ أَوْ نَذْرًا تُمْ يَنْذَرُ مَنْ كَذَرِ﴾ [آل بقرہ: ۲۷۰]

(ارشاد باری تعالیٰ ہے): ”تم جو بھی خرچ کرو کوئی خرچ یا نذر مانو کوئی نذر۔“

فائدہ: نذر کی چار اقسام ہیں: ۱۔ نذر طاعت، جیسے نماز پڑھنے کی نذر ماننا۔ ۲۔ نذر معصیت، جیسے شراب فوشی کی نذر ماننا۔ ۳۔ نذر مباح، جیسے ماہ چیزیں استعمال کرنے کی نذر ماننا۔ ۴۔ نذر مکروہ: کسی مکروہ چیز کی نذر ماننا، جیسے نوافل ترک کرنے کی نذر ماننا۔ ان میں صرف نذر طاعت لازم ہے اور نذر معصیت کا نہ کرنا ضروری ہے اور باقی پر عمل کرنا لازم نہیں۔

[6696] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، وہ بنی ملکہ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس نے نذر مانی کہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو وہ اسے پورا کرے اور جس نے نذر مانی کہ وہ اللہ کی تافرمانی کرے گا تو وہ اس (اللہ تعالیٰ) کی تافرمانی نہ کرے۔“

باب: 29- جب کسی نے دور جاہلیت میں نذر مانی یا قسم کھائی کہ کسی شخص سے بات نہیں کرے گا، پھر وہ مسلمان ہو گیا

[6697] حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا: ”اپنی نذر پوری کرو۔“

باب: 30- جو فوت ہو جائے اور اس کے ذمے نذر کی اواسیگی باقی ہو

حضرت ابن عمرؓ نے ایک عورت سے کہا جس کی ماں نے قباء میں نماز پڑھنے کی نذر مانی تھی: تو اس کی طرف سے نماز پڑھ لے۔ حضرت ابن عباسؓ نے بھی یہی کہا تھا۔

[6698] حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہؓ نے نبیؐ سے ایک نذر کے متعلق دریافت کیا جوان کی والدہ کے ذمے باقی تھی اور وہ نذر پوری کرنے سے پہلے وفات پائی تھیں، تو آپؐ نے انہیں فتوی دیا کہ وہ اپنی ماں کی طرف سے نذر پوری

83- کتاب الائیمان والذور
6696 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعْمَانْ: حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الْفَارِسِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلَيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيهِ فَلَا يَعْصِيهِ». [۶۷۰۰] (انظر:

(۲۹) بَابٌ : إِذَا نَذَرَ أَوْ حَلَفَ أَنْ لَا يَكُلُّ إِنْسَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَسْلَمَ

6697 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقاَبِلٍ أَبُو الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، قَالَ: «أُوفِ بِنَذِرِكَ».

[۲۰۳۲] (راجع:

(۳۰) بَابٌ مِنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ

وَأَمْرَ أَبْنِ عُمَرَ امْرَأَةً جَعَلَتْ أُمُّهَا عَلَى تَفْسِيْهَا صَلَاءَ بِقُبَّاءِ قَالَ: صَلَّى عَنْهَا. وَقَالَ أَبْنُ عَبَّاسٍ تَحْوَةً.

6698 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانَ: أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ سَعْدَ بْنَ عَبَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ اسْتَفْسَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ فَتُوَقِّيَّتْ قَبْلَ أَنْ تَفْضِيهَ فَأَفْتَاهُ أَنْ مَحْكُمْ دَلَّلَ وَبِرَابِينَ سَيِّ مِزِينٍ، مِتَّنُونَ وَمِنْفَرَدٍ مُوْسَوْعَاتٍ پِرْ مِشْتَمِلٍ مُفْتَ آنَ لَائِنَ مَكْتَبَه

کریں، پہنچ بعده میں یہی طریقہ مسنون قرار پایا۔

[6699] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسالم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میری بہن نے حج کرنے کی نذر مانی تھی لیکن وہ فوت ہو گئی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسالم نے فرمایا: ”اگر اس کے ذمے کوئی قرض ہوتا تو کیا تو اسے ادا کرتا؟“ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسالم نے فرمایا: ”پھر اللہ کے قرض کو بھی ادا کرو کیونکہ وہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔“

باب: ۳۱- ایسی چیز کی نذر ماننا جس کا وہ مالک نہیں اور معصیت کی نذر ماننا

[6700] حضرت عائشہ رضی اللہ علیہ وسالم سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسالم نے فرمایا: ”جس نے نذر مانی کہ وہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو اسے چاہیے کہ وہ اطاعت کرے اور جس نے اس (اللہ) کی نافرمانی کی نذر مانی تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔“

[6701] حضرت انس رضی اللہ علیہ وسالم سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسالم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسالم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس سے ہے پرواہے کہ یہ شخص اپنی جان کو عذاب میں ڈالے۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسالم نے اسے دیکھا کہ وہ اپنے دو بیٹوں کے درمیان چل رہا تھا۔

فراری نے حید سے بیان کیا، انھوں نے ثابت سے، انھوں نے حضرت انس رضی اللہ علیہ وسالم سے روایت کیا۔

[6702] حضرت ابن عباس رضی اللہ علیہ وسالم سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسالم نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو بیت اللہ کا طواف لگام وغیرہ کے ذریعے سے کر رہا تھا تو آپ نے اسے کاٹ دیا۔

قسموں اور نذر و مسائیں سے متعلق احکام و مسائل یقینیہ عنہما، فکائن سنتہ بعد۔ (راجع: ۲۷۶۱)

۶۶۹۹ - حدثنا آدم: حدثنا شعبة عن أبي شر
قال: سمعت سعيد بن جبير عن ابن عباس
رضي الله عنهما قال: أتى رجل النبي صلی اللہ علیہ وسالم
فقال له: إِنَّ أخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَحْجُجْ وَإِنَّهَا
مَائِئَةً، فقال النبي صلی اللہ علیہ وسالم: لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دِينٌ
أَكْنَتْ قَاضِيَهُ؟ قال: نعم. قال: «فَاقْضِ اللَّهُ
فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ». (راجع: ۱۸۵۲)

(۳۱) باب النذر فيما لا يملك، وفي معصية

۶۷۰۰ - حدثنا أبو عاصم عن مالك، عن
طلحة بن عبد الملك، عن القاسم، عن
عائشة رضي الله عنها قالت: قال النبي صلی اللہ علیہ وسالم:
«مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلَيُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ
يَعْصِيَ فَلَا يَعْصِيه». (راجع: ۶۶۹۶)

۶۷۰۱ - حدثنا مسدد: حدثنا يحيى عن
حميد، عن ثابت، عن أنس، عن النبي صلی اللہ علیہ وسالم
قال: إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيَ عَنْ تَعذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ،
وَرَاهُ يَمْسِيَ بَيْنَ أَبْيَهِ.

وقال الفزاري عن حميد: حدثني ثابت
عن أنس. (راجع: ۱۸۶۵)

۶۷۰۲ - حدثنا أبو عاصم عن ابن حريج،
عن سليمان الأ Howell، عن طاوس، عن ابن
عباس: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسالم رأى رجلاً يطوفُ

83- کتاب الائمه والذور

بِالْكَعْبَةِ بِرَمَامٍ أَوْ غَيْرِهِ فَقَطَّعَهُ . [راجع: ۱۶۲۰]

[6703] حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے، نبی ﷺ کعبہ کا طواف کر رہے تھے کہ آپ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو ایک انسان کو کھینچ رہا تھا جس کی ناک میں رسی تھی۔ نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک سے وہ کاٹ دی، پھر حکم دیا کہ اپنے ہاتھ سے اس کی رہنمائی کرے۔

[6704] حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ اچاک آپ نے ایک آدمی کو کھڑے ہوئے دیکھا۔ آپ نے اس کے متعلق پوچھا تو لوگوں نے کہا: یہ ابو اسرائیل ہے۔ اس نے نذر مانی تھی کہ کھڑا رہے گا بیشے کا نہیں، نہ سایا لے گا اور نہ کسی سے گفتگو ہی کرے گا، نیز روزے سے ہو گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسے کہو کہ گفتگو کرے، سایا لے، بیٹھ جائے اور روزہ پورا کرے۔“

عبد الوہاب نے کہا: ہمیں ایوب نے حضرت عکرمہ کے ذریعے سے نبی ﷺ سے خبر دی۔

باب: 32- جس نے نذر مانی کہ وہ چند دن کے روزے رکھے گا، اتفاقاً ان میں یوم فطر یا یوم انھی آگیا

[6705] حضرت عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے، ان سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے نذر مانی تھی کہ اس پر کوئی دن (فلاں دن) نہیں آئے گا مگر وہ اسی روز

۶۷۰۳ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَىٰ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ : أَنَّ ابْنَ جُرَيْجَ أَخْبَرَهُمْ قَالَ : أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ : أَنَّ طَاؤُسًا أَخْبَرَهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ وَهُوَ يَطْوُفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ يَقُولُ إِنْسَانًا بِجَزَاءِهِ فِي أَنْفُهُ ، فَقَطَّعَهَا النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ ثُمَّ أَمْرَهُ أَنْ يَقُولَهُ بِيَدِهِ . [راجع: ۱۶۲۰]

۶۷۰۴ - حَدَّثَنَا مُوسَىٰ بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا وَهَبِّبٌ : حَدَّثَنَا أَيُوبُ عَنْ عَكْرِمَةَ ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ ، فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا : أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُولَ وَلَا يَقْعُدَ ، وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ ، وَيَصُومَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ”مُرْهَ فَلْيَتَكَلَّمْ ، وَلْيَسْتَظِلَّ ، وَلْيَقْعُدْ ، وَلْيُتَمَ صَوْمَهُ“ .

قَالَ عَبْدُ الْوَهَابٍ : حَدَّثَنَا أَيُوبُ عَنْ عَكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

(۳۲) بَابُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ أَيَّامًا ، فَوَاقَ النَّحْرُ أَوِ الْفِطْرُ

۶۷۰۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ الْمُقَدَّمِيُّ : حَدَّثَنَا فَضِيلٌ بْنُ سُلَيْمَانَ : حَدَّثَنَا مُوسَىٰ بْنُ عُقْبَةَ : حَدَّثَنَا حَكِيمٌ بْنُ أَبِي حُرَةَ الْأَسْلَمِيُّ :

قصوں اور نذر و مسائل متعلق احکام و مسائل

روزے سے ہو گا، اگر اتفاق سے عید الفطر یا عید الاضحی کا دن آجائے تو کیا کرے؟ حضرت عبد اللہ بن عمر رض نے جواب دیا کہ یقیناً تم حمارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالہ وآلہ وسیرہ میں بہترین خصوصیت ہے۔ آپ یوم فطر اور یوم الاضحی کا روزہ نہیں رکھتے تھے اور نہ ہم ان دنوں میں روزہ رکھنا جائز سمجھتے تھے۔

اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : سُبْلَلَ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ لَا يَأْتِيَ عَلَيْهِ يَوْمٌ إِلَّا صَامَ ، فَوَافَقَ يَوْمَ أَصْحَى أَوْ فِطْرٍ فَقَالَ : لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْنَةً حَسَنَةً ، لَمَّا يَكُنْ يَصُومُ يَوْمَ الْأَصْحَى وَالْفِطْرِ ، وَلَا تَرِي صِيَامَهُمَا . [راجع: ۱۹۹۲]

[6706] حضرت زیاد بن جبیر سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں ایک دن حضرت ابن عمر رض کے ساتھ تھا، ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ میں نے ہر منگل یا بدھ کے دن زندگی بھر روزہ رکھنے کی نذر مانی تھی۔ اتفاق سے اس دن عید الاضحی آگئی ہے؟ حضرت ابن عمر رض نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور میں عید الاضحی کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت ہے۔ اس شخص نے دوبارہ اپنا سوال دہرا�ا تو آپ نے پھر اس قدر جواب دیا، اس پر کوئی اضافہ نہ کیا۔

باب: ۳۳۔ کیا قسم اور نذر میں زمین، بکریاں، کھیتی اور سماں وغیرہ بھی آجاتے ہیں؟

عبد اللہ بن عمر رض نے کہا: حضرت عمر رض نے نبی ﷺ سے کہا: مجھے اسی زمین مل گئی ہے کہ میں نے کبھی اس سے عمدہ مال نہیں پایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر چاہو تو اصل زمین اپنے پاس رکھو اور اس کی پیداوار صدقہ کر دو۔“

حضرت ابو طلحہ رض نے نبی ﷺ سے کہا: پیر حاء نامی با غ مجھے اپنے تمام اموال سے زیادہ پسند ہے، یہ با غ مسجد نبوی کے سامنے تھا۔

[6707] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انہوں

۶۷۰۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ رُبَيعٍ عَنْ يُوسُفَ ، عَنْ زِيَادَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ : نَذَرْتُ أَنْ أَصُومَ كُلَّ يَوْمٍ ثُلَاثَةَ أَوْ أَرْبَعَةَ مَا عَشْتُ ، فَوَافَقَتْ هَذَا الْيَوْمُ يَوْمُ النَّحْرِ ، فَقَالَ : أَمْرَ اللَّهِ بِوَفَاءِ النَّذْرِ ، وَنُهِيبَا أَنْ نَصُومَ يَوْمَ النَّحْرِ ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ مِثْلُهُ ، لَا يَرِيدُ عَلَيْهِ .

[راجع: ۱۹۹۴]

(۳۳) باب: هَلْ يَذْخُلُ فِي الْأَيَمَانِ وَالثُّدُورِ الْأَرْضُ وَالْفَنَمُ وَالرَّزْعُ وَالْأَمْتَةُ؟

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : قَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم : أَصَبَّتُ أَرْضًا لَمْ أَصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ مِنْهُ ، قَالَ : إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا .

وَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم : أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءُ ، لِحَائِطِ لَهُ مُسْتَقْبَلَةُ الْمَسْجِدِ .

۶۷۰۷ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ : حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ

نے کہا: ہم خیر کے دن رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ لکھے تو ہم نے سونے اور چاندی کی غنیمت نہ پائی بلکہ دیگر اموال، یعنی چوپائے، کپڑے اور سامان وغیرہ حاصل کیا۔ قبیلہ بنو ضعیف کے ایک آدمی نے جسے رفاعة بن زید کہا جاتا تھا، رسول اللہ ﷺ کو ایک غلام کا ہدیہ پیش کیا جسے معم کہا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے وادی القری بھیجا۔ وادی القری پہنچ کر وہ رسول اللہ ﷺ کا کجہوا اتار رہا تھا کہ اس کی پشت پر اچانک ایک تیر لگا جس کے مارنے والے کا علم کا نہ ہوسکا۔ اس تیر نے معم کو وہیں ڈھیر کر دیا۔ لوگوں نے کہا: اسے جنت مبارک ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہرگز نہیں، مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اوہ کبھی جو اس نے تقسیم سے پہلے خیر کے مال غنیمت سے چرا لیا تھا اس پر آگ بن کر بھڑک رہا ہے۔“ جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک شخص پہل کا ایک تسمہ یادوتے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ آگ کے ایک یادوتے ہیں۔“

ثور بن زید الدیلی، عن أبي العیث مولی ابن مطیع، عن أبي هریرة قال: حرجنا مع رسول الله ﷺ يوم خیر فلم نعْنَمْ ذهباً وَلَا فِضَّةً إِلَّا الْأُمُوالَ الْمُنَاعَ وَالنِّيَابَ، فَأَهْدَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي الصَّبَّيْبِ يُقَالُ لَهُ: رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَامًا يُقَالُ لَهُ: مَدْعُومٌ، فَوَجَهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى وَادِي الْقُرَى حَتَّى إِذَا كَانَ بِوَادِي الْقُرَى، بَيْنَمَا مَدْعُومٌ يَحْثُرُ رَحْلًا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ إِذَا سَهَمٌ عَاثِرٌ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ النَّاسُ: هَيْنَا لَهُ الْجَنَّةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّا وَالَّذِي تَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَخْدَهَا يَوْمَ خَيْرٍ مِنَ الْمَعَانِيمِ لَمْ تُصْبِبَا الْمَقَاسِمَ لِتَسْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا»، فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشَرَائِكٍ أَوْ شِرَائِكِينَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «شِرَائِكُ مِنْ نَارٍ، أَوْ شِرَائِكَانِ مِنْ نَارٍ»، [راجع: ۴۲۳۴]

فائدہ: اس حدیث سے امام بخاری جائز نے استدلال کیا ہے کہ مال کا اطلاق کپڑوں اور سامان پر بھی ہوتا ہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں وہاں مال غنیمت کے طور پر سونا چاندی نہیں بلکہ اموال، یعنی مویشی کپڑے اور دیگر سامان ملا تھا۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

84- کتاب کفارات الایمان

قسموں کے کفارے سے متعلق احکام و مسائل

باب: 1- ارشاد پاری تعالیٰ: ”پھر قسم کا کفارہ دس
مسائیں کو کھانا کھلانا ہے“ کا بیان

(۱) وَ[بَابُ] قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : ﴿كَفَرَهُمْ
إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسْكِينَ﴾ [المائدۃ: ۸۹]

درج ذیل آیت جب نازل ہوئی: ”پھر روزے، صدقہ
یا قربانی کافدیہ دینا ہے۔“ تو نبی ﷺ نے (حضرت کعب
بن عبیس کو) کیا حکم دیا؟ حضرت ابن عباس رض، حضرت عطاء
اور حضرت عکرمہ سے منقول ہے کہ قرآن مجید میں جہاں اُو،
اُو کا لفظ آیا ہے تو وہاں کفارہ دینے والے کو اختیار ہوتا ہے،
جیسا کہ نبی ﷺ نے حضرت کعب بن عبیس کو فدیہ کے معاملے
میں اختیار دیا تھا۔

[6708] حضرت کعب بن عجرہ رض سے روایت ہے،
انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ
نے فرمایا: ”قریب ہو جاؤ۔“ پھر میں قریب ہوا تو آپ نے
پوچھا: ”کیا تمھارے سر کی جو کیمیں تکلیف دے رہی
ہیں؟“ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”پھر روزے
رکھو، یا صدقہ دو یا قربانی کافدیہ دو۔“

وَمَا أَمْرَ النَّبِيِّ صلوات الله عليه وسلم حِينَ نَزَّلَتْ : ﴿فِي
صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ شُكْرٍ﴾ [البقرۃ: ۱۹۶] وَيُذَكَّرُ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَطَاءً وَعَكْرَمَةً : مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ
”أُو، أُو“ فَصَاحِبُهُ بِالْخَيَارِ، وَقَدْ خَيَّرَ النَّبِيِّ
صلوات الله عليه وسلم كَعْبًا فِي الْفِدْيَةِ.

۶۷۰۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ : حَدَّثَنَا أَبُو
شِهَابٍ عَنِ ابْنِ عَوْنَى، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ
قَالَ : أَتَيْتُهُ - يَعْنِي النَّبِيِّ صلوات الله عليه وسلم - فَقَالَ : «اَدْنُ» ،
فَدَعَوْتُهُ ، فَقَالَ : أَيُؤْذِنَكَ هَوَامِكَ؟» قُلْتُ :
نَعَمْ ، قَالَ : «فِدْيَةٌ مَنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ
شُكْرٍ» .

ابن عون کے طریق سے ایوب نے کہا: روزے تین دن

وَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَوْنَى، عَنْ أَيُوبَ قَالَ :

کے ہوں گے، قربانی ایک بکری کی اور کھانا چھ مسائیں کے لیے ہو گا۔

الصَّيَامُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، وَالنُّسُكُ: شَاءَ، وَالْمَسَاكِينُ: سِتَّةٌ۔ [راجح: ۱۸۱۴]

باب: ۲- مال دار اور فقیر پر کفارہ کب واجب ہوتا ہے؟

ارشاد باری تعالیٰ: "اللَّهُ تَعَالَى نَعَلَى نَعْمَلَةِ قَوْمٍ كَفَارَهُ مُقْرَرَدٌ يَأْتِي بِهِ... سَبْ كَچُو جَانِنَهُ وَالا، هُرْ جِيزَهُ سَبْ باخْبَرَهُ۔"

[6709] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: میں ہلاک ہو گیا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسالم نے دریافت فرمایا: "کیا بات ہے؟" اس نے کہا: میں نے رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: "کیا تم ایک غلام آزاد کر سکتے ہو؟" اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: "کیا تو طلاق رکھتا ہے کہ دو ماہ کے سلسل روزے رکھے؟" اس نے کہا: نہیں۔ پھر فرمایا: "کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟" اس نے کہا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسالم نے فرمایا: "بیٹھ جاؤ۔" اس کے بعد نبی ﷺ کے پاس ایک عرق لایا گیا جس میں سمجھو ریں تھیں..... عرق ایک بڑے بوکرے کو کہتے ہیں..... آپ نے فرمایا: "یہ لے لو اور اسے صدقہ کر دو۔" اس نے کہا: اپنے سے زیادہ محتاج پر صدقہ کروں؟ اس پر نبی ﷺ نہیں دیے حتیٰ کہ آپ کے سامنے والے دانت دکھانی دینے لگے، پھر آپ نے فرمایا: "اپنے الہ خانہ کو کھلا دو۔"

فائدہ: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد اس حدیث سے یہ ہے کہ جس طرح حدیث میں مذکور شخص نے روزے کے منافی کام کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے کفارہ دینے کی تلقین کی، اسی طرح قسم میں بھی اگر کوئی شخص قسم کے منافی کام کرے گا تو قسم کا کفارہ دینا پڑے گا۔

(۲) باب مَنْ تَحِبُّ الْكُفَّارَةَ عَلَى الْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ؟

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى : «قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لِكُلِّ نَعْمَلٍ أَنْتَنَكُمْ» إِلَى قَوْلِهِ «الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ» [التحريم: ۲]

۶۷۰۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفِيَّانُ عَنِ الرَّزْهَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ فِيهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسالم فَقَالَ: هَلْ كُنْتُ، قَالَ صلی اللہ علیہ وسالم: «وَمَا شَانْكَ؟»، قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: «تَسْتَطِعُ تُعْيِنَ رَقَبَةً؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَهُلْ تَسْتَطِعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَابِعَيْنِ؟»، قَالَ: لَا، قَالَ: «فَهُلْ تَسْتَطِعُ أَنْ تُطْعِمَ سَيِّئَ مَسْكِينًا؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «اجْلِسْ»، فَجَلَسَ فَأَتَيَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسالم بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ، - وَالْعَرَقُ: الْمُكْتَلُ الضَّحْمُ - قَالَ: «خُذْ هَذَا فَتَصَدِّقْ بِهِ»، قَالَ: عَلَى أَفْقَرِ مَنْ؟ فَضَحِّكَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسالم حَتَّى بَدَّتْ نَوَاجِذُهُ، قَالَ: «أَطْعِمْهُ عِبَالَكَ»۔ [راجح: ۱۹۳۶]

باب: 3- کفارے میں کسی تنگ دست کی مدد کرنا

[6710] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہا: میں تو تباہ ہو گیا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے پوچھا: ”کیا بات ہے؟“ اس نے کہا: میں رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”تیرے پاس کوئی غلام ہے (جسے تو آزاد کر سکے)؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: کیا تم متواتر دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: ”کیا تم سانحہ مکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟“ اس نے کہا: نہیں۔ اس دوران میں ایک انصاری بھجوڑوں سے بھرا ہوا ایک ”عرق“ لے کر حاضر ہوئے عرق بڑے ٹوکرے کو کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے فرمایا: ”لے جاؤ اور صدقہ کر دو۔“ اس نے کہا: اللہ کے رسول! کیا میں اپنے سے زیادہ ضرورت مند پر صدقہ کروں؟ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! مدینہ طیبہ کے ان دونوں کناروں کے درمیان ہم سے زیادہ کوئی اور محتاج نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے فرمایا: ”اچھا لے جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔“

فائدہ: کفارہ ہر شخص پر واجب ہے جو حرم کے منافی کام کرتا ہے، اگرچہ وہ تنگ دست ہی کیوں نہ ہو۔ تنگ دستی اس کی معانی کا سبب نہیں ہن سکتی۔

باب: 4- کفارے میں دس مساکین کو کھانا دیا جائے،
خواہ وہ قریبی رشتہ دار ہوں یا دور کے

[6711] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ و آله و سلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: میں تو ہلاک ہو گیا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے فرمایا:

(3) بَابُ مِنْ أَعْانَ الْمُغْسَرَ فِي الْكُفَّارَةِ

۶۷۱۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ : حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرُّهْبَرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ و آله و سلم فَقَالَ : هَلْ كُنْتُ ، فَقَالَ : «وَمَا ذَاكَ؟» ، قَالَ : «تَجِدُ رَقَبَةً؟» ، قَالَ : لَا ، قَالَ : «فَهَلْ تَسْتَطِعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟» قَالَ : لَا ، قَالَ : «فَهَلْ تَسْتَطِعُ أَنْ تُطْعِمَ سَيِّئَنَ مَسْكِينًا؟» قَالَ : لَا ، قَالَ : فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِعَرَقٍ - وَالْعَرَقُ الْمُكْتُلُ فِيهِ ثَمَرٌ - فَقَالَ : «إِذْهَبْ بِهَا فَتَصَدِّقْ بِهَا» ، قَالَ : أَعْلَى أَحْوَاجِنِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ وَالَّذِي بَعْثَنَا بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتِيهَا أَهْلُ بَيْتِ أَحْوَاجِنَا، ثُمَّ قَالَ : «إِذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ» . [راجع: ۱۹۳۶]

(4) بَابُ : يُعْطِي فِي الْكُفَّارَةِ عَشَرَةَ مَسَاكِينَ قَرِيبًا كَانَ أَوْ بَعِيدًا

۶۷۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ : حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ عَنِ الرُّهْبَرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ و آله و سلم فَقَالَ :

”کیا بات ہے؟“ اس نے کہا: میں نے ماہ رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”تیرے پاس کوئی غلام ہے جسے تو آزاد کر سکے؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: ”کیا تو مخواتر دو ماہ کے روزے رکھا سکتا ہے؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تو سانحہ ممکنیوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟“ اس نے کہا: نہیں۔ اس کے بعد نبی ﷺ کے پاس ایک ٹوکرہ لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ آپ نے فرمایا: ”اسے لے جاؤ اور صدقہ کر دو۔“ اس نے کہا: اپنے سے زیادہ محتاج پر؟ جبکہ مدینہ طیبہ کے دونوں کناروں کے درمیان ہم سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے۔ آخر کار آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے لے جاؤ اور اپنے اہل خانہ کو کھلا دو۔“

ہلَّكُتْ، قَالَ: «وَمَا شَأْنُكَ؟»، قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: «هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتَقُ رَفِيقَهُ؟»، قَالَ: لَا، قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟»، قَالَ: لَا، قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِعُ أَنْ تُطْعَمَ سَتِينَ مِشْكِينًا؟»، قَالَ: لَا أَجِدُ، فَأَتَيَ النَّبِيَّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ ثَمَرٌ، فَقَالَ: «خُذْ هَذَا فَتَصَدِّقْ بِهِ»، فَقَالَ: أَغْلِيَ أَفْقَرَ مِنَّا؟ مَا يَبْيَنُ لَآبَتِهَا أَفْقَرُ مِنَّا، ثُمَّ قَالَ: «خُذْهُ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ». [راجیع: ۱۹۳۶]

باب: ۵- مدینہ طیبہ کا صاع اور نبی ﷺ کا مردم، نیز اس میں برکت کا بیان اور اس کی وضاحت کہ ہر دور میں اہل مدینہ کا پیانہ ہی استعمال ہوتا جو انھیں نسل درسل درثیے میں ملا

(۵) بَابُ صَاعَ الْمَدِينَةِ، وَمَدَّ النَّبِيَّ ﷺ وَبِرَكَتِهِ، وَمَا تَوَارَثَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذَلِكَ قَرَنَا بَعْدَ قَرْنِ

۶۷۱۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْفَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيِّ: حَدَّثَنَا الْجَعْنَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ مُدَّاً وَثُلَثًا بِمُدْكُمٍ الْيَوْمَ، فَزِيدٌ فِيهِ فِي رَمَضَانَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

[راجیع: ۱۸۵۹]

۶۷۱۳] حضرت نافع سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت اہن عمر بن حفصہ رمضان المبارک کا فطرانہ نبی ﷺ ہی کے پہلے مد سے دیتے تھے اور قسم کا کفارہ بھی نبی ﷺ ہی

حدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْجَارُودِيُّ: حدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ وَهُوَ سَلْمَانُ: حدَّثَنَا مَالِكُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ أَبْنُ عُمَرَ يُعْطِي زَكَةَ رَمَضَانَ

قسموں کے کفار سے متعلق احکام و مسائل

بِمَدْ النَّبِيِّ ﷺ، الْمُدْ الْأَوَّلِ، وَفِي كَفَارَةِ
الْجِبِينِ بِمَدْ النَّبِيِّ ﷺ.

کے مدد سے دیا کرتے تھے۔

ابو قتیبہ کا بیان ہے کہ امام مالک نے ہم سے کہا: ہمارا اہل مدینہ کا مد تمہارے مد سے زیادہ باعظمت ہے اور ہم تو اسی مد کو افضل جانتے ہیں جو نبی ﷺ کا مد ہے۔ امام مالک نے مجھ سے (دوابرہ) کہا: (فرض کرو) اگر ایک حاکم آجائے اور نبی ﷺ کے مد سے چھوٹا مدرائی کر دے تو تم فطرانہ وغیرہ کس مد سے ادا کرو گے؟ میں نے کہا: ایسے حالات میں تو ہم نبی ﷺ کے مد ہی سے ادا کریں گے تو انہوں نے فرمایا: آخر کار نبی ﷺ کے مد کا اعتبار کیا جائے گا (تو اب بھی اسی مد کا حساب رکھو، تحسیں بخوبیہ کے مد سے کیا غرض ہے؟)

[6714] حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بایں الفاظ دعا فرمائی: "اے اللہ! ان کے پیانے، ان کے صاع اور ان کے مد میں برکت عطا فرماء۔"

باب: 6۔ ارشاد باری تعالیٰ: "یا غلام آزاد کرنا ہے۔"
نیز کس طرح کاغلام آزاد کرنا افضل ہے؟

[6715] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ (غلام کے) ایک ایک عضو کے بدے اس کا ایک ایک عضو جہنم سے آزاد کر دے گا حتیٰ کہ اس (غلام) کی شرمگاہ کے عوض اس (آزاد کرنے والے) کی شرمگاہ بھی دوزخ سے آزاد ہو جائے گی۔"

قالَ أَبُو قُتَيْبَةَ: قَالَ لَنَا مَالِكُ: مَذْنَا أَعْظَمُ مِنْ مَذْكُونَ، وَلَا تَرَى الْفَضْلَ إِلَّا فِي مَذْ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ لِي مَالِكُ: لَوْ جَاءَكُمْ أَمِيرٌ فَضَرَبَ مَذْ أَصْغَرَ مِنْ مَذْ النَّبِيِّ ﷺ، يَأْتِيَ شَيْءٌ كُثُشٌ تُعْطُونَ؟ قُلْتُ: كُنَّا نُعْطَى بِمَذْ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: أَفَلَا تَرَى أَنَّ الْأَمْرَ إِنَّمَا يَعُودُ إِلَى مَذْ النَّبِيِّ ﷺ؟

۶۷۱۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَّسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكَيَّا لَهُمْ وَصَاعِهِمْ وَمُدَّهُمْ». [راجع: ۲۱۳۰]

(۶) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةِ» [المائدَة: ۸۹] وَأَيُّ الرَّقَابِ أَرْكَنِي؟

۶۷۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا دَاؤُدُّ بْنُ رُشَيدٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَسَانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَلَيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْنَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْنَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عُضُوٍّ مِنْهُ»

عَصْوًا مِنَ النَّارِ حَتَّىٰ فَرَجَهُ بِفَرَجِهِ۔ [راجع:

[۲۵۱۷]

(۷) بَابُ عِثْقَةِ الْمُدَبَّرِ وَأُمِّ الْوَلَدِ وَالْمُكَاتِبِ
فِي الْكَفَارَةِ، وَعِنْقَةِ وَلَدِ الرَّزْنَا

وَقَالَ طَاؤُسٌ : يُبَجِّزِيُ الْمُدَبَّرِ وَأُمِّ الْوَلَدِ
امام طاؤس نے کہا: کفارے میں مدبر، ام ولد، مکاتب اور ولد
کرنا کافی ہے۔

وَضَاحَتْ: مدبر و غلام ہے جسے اس کے مالک نے کہا دیا ہو کہ تو میری موت کے بعد آزاد ہے۔ ام ولد وہ لونڈی ہے جس کا اس کے مالک سے بچہ پیدا ہو چکا ہو۔ ایسی لونڈی بھی مالک کی موت کے بعد خود بخود آزاد ہو جاتی ہے۔ مکاتب و غلام ہے جس نے اپنے آقا سے کسی مقررہ مدت میں ایک خاص رقم کی ادائیگی کا معابدہ طے کر لیا ہو۔ ان تمام صورتوں میں وہ نہ تو مکمل غلام ہے اور نہ مکمل آزاد ہے۔

(۶۷۱۶) حضرت جابر بن زيد سے روایت ہے کہ قبیلہ النصار میں سے ایک آدمی نے اپنے غلام کو مدبر بنایا جبکہ اس کے پاس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہ تھا۔ نبی ﷺ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا: ”یہ غلام مجھ سے کون خریدتا ہے؟“ نعیم بن نحیم نے آٹھ سورہ تم کے عوض اسے خرید لیا۔ حضرت جابر بن زيد کہتے ہیں: وہ ایک قبطی غلام تھا جو پہلے ہی سال مر گیا۔

باب:- مشترک غلام آزاد کرنے کا حکم

وَضَاحَتْ: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب کے تحت کوئی حدیث ذکر نہیں کی جس کی شارحین نے کئی توجیہات ذکر کی ہیں۔

باب:- جب غلام کو کفارے میں آزاد کیا تو والا کس کے لیے ہوگی؟

(۸) بَابُ : إِذَا أَعْنَقَ فِي الْكَفَارَةِ لِمَنْ
يَكُونُ وَلَائِفٌ

(۶۷۱۷) حضرت عائشہ عن نبی ﷺ: حَدَّثَنَا

محکم دلال و برایین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قہوں کے کفارے سے متعلق احکام و مسائل

حضرت بریرہؓ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو اس کے آفاؤں نے شرط عائد کی کہ ولا ان کی ہوگی۔ حضرت عائشہؓ نے جب نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ”اسے خرید کر آزاد کر دو، ولا تو اسی کے لیے ہوتی ہے جو آزاد کرتا ہے۔“

شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ شَسْتَرَيَ بَرِيرَةَ فَأَشْتَرَطُوا عَلَيْهَا الْوَلَاءَ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ بِيَقِنِّهِ فَقَالَ: «إِشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْنَقَ». [راجح: ٤٥٦]

باب: ۹- قسم اٹھاتے وقت ان شاء اللہ کہنا

(6718) حضرت ابو موی اشعریؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں اشعری قبیلے کے چند آدمیوں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے سواری کا مطالبہ کیا۔ آپؓ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! میں تھیں سواری نہیں دوں گا اور نہ میرے پاس کوئی سواری ہے جس پر میں تھیں سوار کروں۔“ پھر جس قدر اللہ نے چاہا ہم وہاں ٹھہرے۔ اس دوران میں آپ کے پاس اونٹ لائے گئے تو آپ نے ہمیں تین اونٹ دینے کا حکم دیا۔ جب ہم اونٹ لے کر چلے تو ہم نے ایک دوسرے سے کہا: اللہ تعالیٰ ہمیں ان میں کوئی برکت نہ دے گا کیونکہ ہم جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سواری لینے کے لیے آئے تھے تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ وہ ہمیں سواریاں مہیا نہیں کریں گے، اس کے بعد آپ نے ہمیں سواریاں دے دی تیں۔ حضرت ابو موی اشعریؓ نے کہا: ہم نبی ﷺ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے اور آپ سے یہ ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ”میں نے تھیں سواری نہیں دی بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا بندوبست کیا ہے۔ اللہ کی قسم! ان شاء اللہ اگر میں کسی چیز کے متعلق قسم کھالیتا ہوں، پھر اس سے بہتر کوئی چیز دیکھتا ہوں تو میں اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں اور وہ کام کر گزرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔“

(٩) باب الاستئناء في الأيمان

٦٧١٨ - حَدَّثَنَا قُتْبَيْهُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ عَيْلَانَ بْنِ حَرْبِرِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ بِيَقِنِّهِ فِي زَهْطٍ مِّنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ: «وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ، مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ»، ثُمَّ لَيَشَا مَا شَاءَ اللَّهُ فَأَتَيْتُ يَلَبِيلَ فَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثَ ذُؤُدٍ، فَلَمَّا انْطَلَقْنَا فَقَالَ بَعْضُنَا لِيَعْضُ: لَا يُتَارُكُ اللَّهُ لَنَا، أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ بِيَقِنِّهِ أَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ [أَنْ] لَا يَحْمِلُنَا فَحَمَلَنَا، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ بِيَقِنِّهِ فَذَكَرَنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: «إِنَّمَا أَنَا حَمِلُكُمْ، بَلِ اللَّهُ حَمِلُكُمْ، إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَخْلُفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا إِلَّا كَفَرْتُ عَنْ يَوْمِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَرْتُ». [راجح: ٣١٢٢]

[6719] ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں اور وہ کام کر گزرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے۔“ یا (بایں الفاظ فرمایا): ”میں بہتر کام کر گزرتا ہوں اور اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔“

۶۷۱۹ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانَ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ وَقَالَ: إِلَّا كَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، أَوْ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَرْتُ.

[راجح: ۳۱۲۳]

❖ فائدہ: اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ قسم کا کفارہ پہلے دے اور قسم کے منافی کام بعد میں کرے یا اس کے عکس قسم پہلے توڑے بعد میں اس کا کفارہ دے، دونوں صورتیں جائز ہیں۔

[6720] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ”حضرت سلیمان عليه السلام نے فرمایا: میں ضرور ایک رات اپنی نوے بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ان میں سے ہر ایک بچہ بننے کی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ ان کے ساتھی ”فرشتے“ نے کہا: ان شاء اللہ کہہ دیں۔ لیکن وہ بھول گئے، پھر انچھے وہ تمام بیویوں کے پاس گئے اور ان میں سے کسی بیوی کے ہاں بچہ پیدا نہ ہوا مگر ایک عورت نے تاصل بچہ جنم دیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ”اگر وہ ان شاء اللہ کہتے تو حاصل نہ ہوتے اور اپنا مقصد حاصل کر لیتے۔“

۶۷۲۰ - حَدَّثَنَا عَلَيْيَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفِّيَّانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَّيْرٍ، عَنْ طَاوُسِ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: «قَالَ سُلَيْمَانُ: لَا طُوفَنَ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ اَمْرَأَةً كُلُّ تَلْدُ غَلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ - قَالَ سُفِّيَّانُ: يَغْنِي الْمَلَكَ - : قُلْ: إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَسَيِّسِيْ، فَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَأْتِ اَمْرَأَةً مَنْهِنَ بِوَلَدٍ إِلَّا وَاجِدَةً بِشَقْ غَلَامٍ»، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ تَرْوِيهً: قَالَ: «لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْتَ وَكَانَ دَرَجَى فِي حَاجَيْهِ».

وَقَالَ مَرَّةً: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ اسْتَشْتَنَّ».

قال: وَحَدَّثَنَا أَبُو الزَّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ، [راجح: ۲۸۱۹]

(۱۰) بَابُ الْكَفَارَةِ قَبْلَ الْحِثْمَةِ وَبَعْدَهُ

باب: ۱۰- قسم کا کفارہ قسم توڑنے سے پہلے یا بعد ادا کرنا

[6721] حضرت زہم جرمی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت ابو موسیٰ اشعیٰ کے پاس تھے۔

۶۷۲۱ - حَدَّثَنَا عَلَيْيَ بْنُ حُجَّرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُوبَ، عَنِ الْفَاسِمِ

ہمارے اور اس قبیلہ جرم کے درمیان بھائی چارہ اور احسان شناسی کے تعلقات تھے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؑ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اس کھانے میں مرغ کا گوشت بھی تھا۔ ان لوگوں میں بتو قسم اللہ سے ایک سرخ رنگ کا آدمی تھا، وہ بظاہر غلام معلوم ہوتا تھا۔ وہ کھانے کے قریب نہ آیا تو حضرت ابو موسیٰ اشعریؑ نے کہا: کھانے کے قریب ہو کر کھاؤ، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس نے کہا: میں نے اسے گندگی کھاتے دیکھا ہے، اس لیے مجھے اس سے لگن آتی ہے اور میں نے قسم کھائی تھی کہ میں اسے کبھی نہیں کھاؤں گا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؑ نے فرمایا: کھانے میں شریک ہو جاؤ۔ میں تھیس قسم کے متعلق آگاہ کرتا ہوں۔ ہم قبیلہ اشعر کے لوگوں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں نے آپ سے سواری کا جانور طلب کیا۔ اس وقت آپ صدقے کے اوٹ تھیس کر رہے تھے۔ میرے خیال کے مطابق اس وقت آپ غصے کی حالت میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! میں تھیس سواری نہیں دوں گا اور نہ میرے پاس کوئی سواری ہے جو تھیس مہیا کر سکوں۔“ اس وقت ہم واپس چلے گئے، پھر آپ کے پاس تھیس کے اوٹ آئے تو آپ نے دریافت فرمایا: ”یہ اشعری لوگ کہاں ہیں؟ اشعری کہاں چلے گئے ہیں؟“ چنانچہ ہم آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہمیں پانچ سفید کوبہاں والے عمدہ اوٹ دینے کا حکم دیا۔ ہم وہاں سے روان ہوئے تو اس دوران میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تھے اور آپ سے سواری مہیا کرنے کا مطالبہ کیا تھا تو آپ

الشیعی، عَنْ زَهْدَمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِيهِ مُوسَى وَكَانَ يَيْتَنَا وَيَبَيِّنُ هَذَا الْحَقِّ مِنْ حَرْمَ إِحْمَاءٍ وَمَعْرُوفٍ، قَالَ: فَقَدْمَ طَعَامُهُ، قَالَ: وَقَدْمَ فِي طَعَامِهِ لَحْمُ دَجَاجٍ، قَالَ: وَفِي النَّوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمَّ إِلَهٌ - أَحْمَرُ كَانَهُ مَوْلَى - قَالَ: فَلَمْ يَدْعُ، فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى: ادْعُ فَإِنَّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا قَدِيرَتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا أَطْعَمَهُ أَبَدًا فَقَالَ: ادْعُ أُخْبِرُكَ عَنْ ذَلِكَ، أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَسْتَحْمِلُهُ وَهُوَ يَقْسِمُ نَعْمًا مِنْ نَعْمَ الصَّدَقَةِ - قَالَ أَيُّوبُ: أَحْسِبَهُ قَالَ: وَهُوَ غَضَبَانُ - قَالَ: وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ، وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهِي إِلَيْنِي، فَقَبِيلَ: أَيْنَ هُؤُلَاءِ الْأَشْعَرِيِّونَ؟ أَيْنَ هُؤُلَاءِ الْأَشْعَرِيِّونَ؟“ فَأَتَيْنَا، فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسٍ ذَوْدٍ غُرَ الدُّرِّي، قَالَ: فَانْدَفَعْنَا فَقُلْتُ لِأَصْحَابِيِّ: أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَعْحِلُنَا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْنَا فَحَمَلَنَا، تَسْبِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْبَلِيَّ يَمْبَلِيَّ؟ وَاللَّهِ لَيْسَ تَعْفَلَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْبَلِيَّ لَا تُنْلِحُ أَبَدًا، ارْجِعُوا بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَنْذَكْرُهُ يَمْبَلِيَّ، فَرَجَعْنَا فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَيْنَاكَ نَسْتَحْمِلُكَ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا تَحْمِلُنَا ثُمَّ حَمَلْنَا فَظَنَّنَا - أَوْ فَعَرَفْنَا - أَنَّكَ تَسْبِيَ بَيْسِنَكَ، قَالَ: «اَنْطَلِقُوا فَإِنَّمَا حَمَلْنَاكُمُ اللَّهُ، إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَوْمِ

فَأَرْأَى عَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ
وَتَحَلَّلَتُهَا». [راجع: ۳۱۳۲]

نے قسم کھائی تھی کہ ہمیں سواری نہیں دیں گے، پھر ہمیں بلا بھیجا اور سواری کے جانور عنایت فرمائے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی قسم بھول گئے ہوں گے؟ اللہ کی قسم! اگر ہم نے رسول اللہ ﷺ کو قسم کے متعلق غفلت میں رکھا تو ہم بھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ چلو ہم سب آپ کے پاس واپس چلیں اور آپ کو قسم کی یاد دہانی کرائیں، چنانچہ ہم واپس آئے اور کہا: اللہ کے رسول! ہم پہلے آئے تھے اور آپ سے سواری مہیا کرنے کے متعلق عرض کی تھی تو آپ نے قسم اٹھائی تھی کہ آپ اس کا انتظام نہیں کر سکتے۔ ہم نے خیال کیا شاید آپ اپنی قسم بھول گئے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جاؤ تھیں اللہ ہی نے سوار کیا ہے۔ واللہ! اگر اللہ نے چاہا تو میں جب بھی کوئی قسم کھالوں، پھر دوسرا کسی چیز کو اس کے مقابل بہتر سمجھوں تو وہی کرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔“

حماد بن زید نے ایوب سے روایت کرنے میں اسماعیل بن ابراہیم کی متابعت کی ہے۔ ہم سے قتبیہ بن سعید نے بیان کیا، ان سے عبد الوہاب نے، ان سے ایوب نے، ان سے ابو قلابہ اور قاسم تھیں نے اور ان سے زہم نے تبہی حدیث بیان کی۔ ہم سے ابو عمر نے، ان سے عبد الوارث نے، ان سے ایوب نے، ان سے قاسم نے، ان سے زہم نے یہ حدیث بیان کی۔

[6722] حضرت عبدالرحمن بن سرہ رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ازخود امارت کا سوال نہ کرو کیونکہ اگر تجھے یہ امارت مانگے بغیر مل جائے تو اس پر تیری مدد کی جائے گی اور اگر تجھے مانگنے سے دی جائے تو تجھے اس کے پرد کر دیا جائے گا، نیز جب تو کسی چیز پر قسم اٹھائے، پھر اس کا غیر اس سے بہتر دیکھئے تو وہ کرو

تَابَعَهُ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْفَالَّاقِسِمِ بْنِ عَاصِمِ الْكُنَيْبِيِّ. حَدَّثَنَا قُتَّيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَابٍ عَنْ أَيُوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْفَالَّاقِسِمِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ زَهْدَمٍ بِهَذَا. حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُوبُ عَنِ الْفَالَّاقِسِمِ، عَنْ زَهْدَمٍ بِهَذَا.

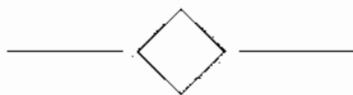
۶۷۲۲ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ: أَخْبَرَنَا أَبْنُ عَوْنَى عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسّلّم: «لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أَعْطَيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِنْ أَعْطَيْتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ

قسموں کے کفارے سے متعلق احکام و مسائل

علیٰ یَمِينِ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأَنْتِ الَّذِي جُوبَهُرُ ہوا اور اپنی قسم کا کفارہ دے دو۔“
هُوَ خَيْرٌ وَكَفْرٌ عَنْ يَمِينِكَ ॥ [راجع: ۶۶۲۲]

شہل نے ابن عون سے روایت کرنے میں عثمان بن عمر کی متابعت کی ہے۔ اور یونس، سماک بن عطیہ، سماک بن حرب، حمید، قادہ، منصور، ہشام اور رجیع نے بھی ابن عون کی متابعت کی ہے۔

تابعُهُ أَشْهَلُ عَنِ ابْنِ عَوْنَ، وَتَابَعُهُ يُونُسُ
وَسَمَاكُ بْنُ عَطِيهَ وَسَمَاكُ بْنُ حَرْبٍ وَحُمَيْدٌ
وَقَنَادَهُ وَمَنْصُورٌ وَهِشَامٌ وَالرَّبِيعُ.



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

85- کتاب الفرائض

وراثت سے متعلق احکام و مسائل

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ”اللَّهُ تَعَالَى حِصْنَ تَحْمَارِي أَوْلَادَ
كَمْ تَعْلَقُ حُكْمَ دِيَاتِهِ بِهِ... يَهُ اللَّهُ كَمْ طَرْفَ سَأَيْكَ
تَاكِيدِي حُكْمَ هِيَ، اللَّهُ تَعَالَى خُوبَ جَانِنَةَ وَالاَوْرَبِرَةَ
تَحْمَلُ وَالاَبَهِ“۔ کا بیان

[6723] حضرت جابر بن عبد اللہ رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک دفعہ بیمار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رض پریل چل کر میری عیادت کے لیے آئے۔ یہ دونوں حضرات جب آئے تو مجھ پر غشی طاری تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور وضو سے بچا ہوا پانی مجھ پر چھڑکا۔ مجھے جب ہوش آیا تو میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! میں اپنے مال کا کیا کروں؟ اپنے مال کے متعلق کیا فیصلہ کروں؟ (یہ سن کر) آپ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ میراث کی آیت کریمہ نازل ہوئی۔

باب: 2- فرائض کی تعلیم

حضرت عقبہ بن عامر رض بیان کرتے ہیں: مگاں سے گفتگو کرنے والوں سے پہلے پہلے علم حاصل کرو۔

(۱) وَ[بَابُ] قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : «بِوْبِيكُرُ اللَّهُ
فِي أَوْلَادِكُمْ» إِلَى قَوْلِهِ: «وَصَيْرَةُ مِنَ اللَّهِ
وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ» [الناء: ۱۲، ۱۱].

۶۷۲۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُتَكَبِّرِ قَالَ: سَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ
عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا] يَقُولُ:
مَرِضْتُ فَعَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا
مَا شِيَانِ، فَأَتَيْنَاهُ وَقَدْ أَغْمَيَ عَلَيَّ، فَوَضَّأَ
رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَصَبَّ عَلَيَّ وَضُوءَهُ فَأَفَقَتُ.
فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟
كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتَّى
نَرَأَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ۔ [راجع: ۱۹۴]

(۲) بَابُ تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ

وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ: تَعَلَّمُوا قَبْلَ الظَّانِينَ،
يَعْنِي الَّذِينَ يَكْلُمُونَ بِالظَّنِّ.

فائدہ: اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت لوگ ظن و تجھیں سے اجتناب کرتے تھے اور کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ سے آگئے نہیں بڑھتے تھے۔ اس قول میں اگرچہ تمام علوم آجاتے ہیں لیکن علم فرائض اس میں بطور خاص داخل ہے کیونکہ اس کے مسائل و احکام میں رائے اور قیاس کو قطعاً کوئی داخل نہیں، بلکہ دوسرے علوم میں رائے وغیرہ کا بہت عمل داخل ہے۔^۱

[6724] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "گمان سے اجتناب کرو کیونکہ بد ظنی انتہائی جھوٹی بات ہوتی ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کی تلوہ میں نہ رہو (ایک دوسرے کی برائی کی تلاش نہ کرو) اور نہ ایک دوسرے سے شخص ہی رکھو، نیز پیچھے پیچھے کسی دوسرے کی برائی بیان نہ کرو۔ اللہ کے بندوا بھائی بھائی بن کر رہو۔"

۶۷۲۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ : حَدَّثَنَا أَبْنُ طَاؤِسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِيهِ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّكُمْ وَالظَّنَّ فِي الظَّنِّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَحْسِنُوا وَلَا تَجْسِسُوا، وَلَا تَبَاغِضُوا وَلَا تَدَأْبِرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْرَاجًا». [راجع: ۵۱۴۳]

فائدہ: جس وقت علم اور علماء نہیں رہیں گے تو جہالت عام ہو گی۔ اس وقت گنگتوک دار و مدار صرف ظن و تجھیں پر ہو گا۔ ایسے لوگوں کی زبانوں پر جھوٹ جلدی جاری ہوتا ہے۔ جب کسی کو قرآن و حدیث کا علم نہیں ہوگا تو اپنے گمان سے فیصلے کرے گا، اس طرح علم فرائض بھی ان کی بھینٹ چڑھ جائے گا۔

باب: ۳- نبی ﷺ کے ارشاد: "ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہمارا ترکہ صدقۃ ہوتا ہے" کا بیان

(۳) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً»

[6725] حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ اور حضرت عباس رض، حضرت ابو بکر رض کے پاس آئے، وہ رسول اللہ ﷺ کے ترکے سے اپنا وراثی حصہ طلب کرتے تھے، یعنی یہ دونوں ذکر کی زمین اور ثیرہ سے اپنے حصے کا مطالیبہ کرتے تھے۔

۶۷۲۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرُّهْبَرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَاسَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَأْتِمْسَانِ مِيرَأَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا جِبِيَّنْ يَطْلُبَانِ أَرْضَهُمَا مِنْ فَدَكٍ وَ[سَهْمَهُمَا] مِنْ خَيْرٍ. [راجع: ۳۰۹۲]

[6726] حضرت ابو بکر رض نے ان سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: "ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم چھوڑیں وہ سب صدقہ ہے۔"

۶۷۲۶ - فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ». قَالَ أَبُو

^۱ فتح الباری: 12/7.

بلاشبہ حضرت محمد ﷺ کے اہل خانہ صرف اسی مال میں سے اپنے اخراجات پورے کریں گے۔ ”حضرت ابو بکرؓ نے مزید کہا: اللہ کی قسم! میں کوئی ایسی بات نہیں ہونے دوں گا بلکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جو کام کرتے دیکھا میں کبھی وہی کچھ کروں گا۔ اس وضاحت کے بعد سیدہ فاطمہؓ نے آپ سے مفارقت اختیار کر لی اور اپنی موت تک ان سے کلام نہ کیا۔

[6727] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہمارا کوئی وارث نہیں بن سکتا، ہم جو کچھ بھی چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔“

[6728] حضرت امام زہری سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے محمد بن جبیر بن مطعم نے حضرت مالک بن اوس بن حدثانؓ کی ایک حدیث بیان کی، پھر میں خود حضرت مالک بن اوسؓ کے پاس گیا تو ان سے مذکورہ حدیث کے متعلق دریافت کیا، انھوں نے بیان کیا کہ میں حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہواں ان کا دربیان یہاں ان کے پاس آیا اور کہا: حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمٰن، حضرت زبیر اور حضرت سعد بن عبادؓ آپ کے پاس آتا چاہتے ہیں اور وہ اجازت طلب کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا: اچھا انھیں آئے دو، چنانچہ اس نے انھیں اندر آنے کی اجازت دی۔ اس نے پھر کہا: کیا آپ حضرت علی اور حضرت عباسؓ کو بھی اندر آنے کی اجازت دیں گے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ حضرت عباسؓ نے کہا: امیر المؤمنین! میرے اور اس کے درمیان فصلہ کر دیجیے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: میں تھیں اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہے!

بَكْرٌ : وَاللَّهِ لَا أَدْعُ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُهُ فِيهِ إِلَّا صَنَعَهُ ، قَالَ : فَهَاجَرَهُ فَاطِمَةُ ، فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى مَاتَ . [راجح: ۳۰۹۳]

٦٧٢٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ: أَخْبَرَنَا أَبْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً» . [راجح: ۴۰۲۴]

٦٧٢٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا الْيَثْرَى عَنْ عُقَيْلٍ، عَنْ أَبْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أُوْسٍ بْنُ الْمَحْدَثَانِ، وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيرٍ بْنِ مُطْعَمٍ ذَكَرَ لِي ذَكْرًا مِنْ حَدِيثِهِ ذَلِكَ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: أَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَذْهَلَ عَلَى عُمَرَ فَاتَاهُ حَاجَةٌ يَرِفَّأُ فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالرُّبَيْبِ وَسَعْدِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَذْدَنْ لَهُمْ ثُمَّ قَالَ: هَلْ لَكَ فِي عَلَيِّ وَعَبَّاسِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ عَبَّاسُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! افْضِ بَيْنِي وَبَيْنِ هَذَا، قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي يَأْذِنُهُ تَقْوُمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ، هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً»، يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَفْسَهُ؟ فَقَالَ الرَّهْطُ: قُدْ قَالَ ذَلِكَ، فَأَقْبَلَ عَلَى عَلَيِّ وَعَبَّاسِ، فَقَالَ: هَلْ

کیا تحسین معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی، جو کچھ ہم چھوڑیں وہ سب اللہ کی راہ میں صدقہ ہوتا ہے۔" اس سے رسول اللہ ﷺ کی خود اپنی ذات ہی مراد تھی؟ جو حضرات وہاں موجود تھے سب نے کہا: ہاں رسول اللہ ﷺ نے ایسا فرمایا تھا۔ پھر آپ حضرت علی اور حضرت عباس بن علی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تحسین علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے ضرور ایسا فرمایا تھا۔ اس کے بعد حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا: اب میں آپ لوگوں سے اس معاملے میں گفتگو کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے لیے مال فی میں سے کچھ حصہ مخصوص فرمایا جو آپ کے سوا کسی اور کوئی نہیں ملتا تھا، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: «مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ... وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» یہ حصہ خالص رسول اللہ ﷺ کا تھا۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے تمہارے سوا کسی کے لیے اسے محفوظ نہیں کیا اور نہ تم پر کسی دوسرا کو ترجیح ہی دی۔ یقیناً آپ ﷺ نے وہ زمین تحسین دی اور تم میں ہی تقسیم کی جتی کہ اس میں سے یہ مال باقی رہ گیا۔ نبی ﷺ اس میں سے اپنے گھروں کے لیے سال بھر کا خرچ لیتے تھے، اس کے بعد جو کچھ باقی پچتا سے ان مصارف میں خرچ کرتے جو اللہ کے مقرر کردہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ طرز عمل زندگی بھر قائم رہا۔ میں تحسین اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: کیا آپ لوگوں کو اس کا علم ہے؟ حاضرین نے کہا: جی ہاں۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس بن علی سے کہا: میں تحسین بھی اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: کیا آپ لوگ بھی اس حقیقت سے آگاہ ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! میں اس کا علم ہے۔ حضرت عمر بن حنبل نے کہا: پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو وفات دی تو حضرت

تعلماً میں آنے رسول اللہ ﷺ قال ذلك؟ قال لا: فَذَكَرَ ذَلِكَ، قَالَ عُمَرُ: فَإِنِّي أَحَدُنُكُمْ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ، إِنَّ اللَّهَ قَدْ كَانَ حَصًّا لِرَسُولِهِ ﷺ فِي هَذَا الْقَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ، فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: «مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ، إِلَيْيْهِ قَوْلِهِ: «قَدِيرٌ» فَكَانَتْ حَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَوَاللَّهِ مَا احْتَارَهَا دُونُكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ، لَقَدْ أَعْطَاكُمْ وَبِئْهَا فِيْكُمْ حَتَّى يَقِنَّ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ، فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُنْقُضُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْ هَذَا الْمَالِ نَفَقَةً سَتَيْهُ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا يَقِنُّ فِيْجَعْلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللَّهِ، فَعَمِلَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَيَاةً، أَنْشَدَنُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسَ: أَنْشَدْنُكُمَا بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ، فَتَوَفَّى اللَّهُ نَبِيُّهُ ﷺ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَبَضُهَا، فَعَمِلَ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ: أَنَا وَلِيُّ [وَلِيٍّ] رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَبَضُتُهَا سَتَيْنَ أَعْمَلَ فِيهَا مَا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جَشَّانِي وَكَلِمَتُكُمَا وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ، جِئْتُنِي شَالَنِي نَصِيبِكَ مِنْ أَبْنَ أَخِيكَ، وَأَنَّابِي هَذَا يَشَالَنِي نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا، فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ، فَتَلَوَسَانِ مِنْيَ قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ؟ فَوَاللَّهِ الَّذِي يَأْذِنُهُ تَقْوُمُ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ لَا أَفْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ حَتَّى تَقْوُمَ السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيْكُمَا هَا۔ (راجیع:

ابو بکر بن شیعہ نے کہا: اب میں رسول اللہ ﷺ کے کاروبار کا متولی ہوں اور انہوں نے وہ مال اپنے بھنے میں کر لیا اور اس طرز عمل کو جاری رکھا جو رسول اللہ ﷺ اس میں سر انجام دیتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر بن شیعہ کو وفات دی تو میں نے کہا: اب میں رسول اللہ ﷺ کے جانشین کا نائب ہوں۔ میں بھی دوسال تک اس پر قابلِ رہا اور اس مال میں وہی کچھ کرتا رہا جو رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر بن شیعہ نے کیا۔ پھر آپ دونوں میرے پاس آئے، آپ دونوں کی بات بھی ایک تھی اور معاملہ بھی ایک تھا۔ آپ میرے پاس اپنے بھتیجی کی میراث سے اپنا حصہ لینے آئے اور یہ اپنی بیوی کے حصے کے طلبگار تھے جو ان کے والد کی طرف سے انھیں ملتا۔ میں نے کہا: اگر تم چاہتے ہو تو میں تم دونوں کو یہ مال دے دیتا ہوں (اس شرط پر کہ تم یہ مال انھیں مصارف میں خرچ کرو گے جن میں رسول اللہ ﷺ کرتے تھے) لیکن اب تم مجھ سے اس کے علاوہ فیصلہ چاہتے ہو (کہ ان کو آدھا آدھا تقسیم کر دوں؟) اس ذات کی قسم جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں میں اس مال میں اس کے سوا اور کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔ اگر آپ اس کے مطابق عمل نہیں کر سکتے تو وہ جائیداد مجھے واپس کر دیں میں (جہاں دوسرے سارے انتظامات کرتا ہوں اس کا بھی بندوبست کر لوں گا)۔

[6729] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے وارث کوئی دینار تقسیم نہ کریں۔ میں نے اپنی بیویوں کے خرچے اور عاملین کی تحریکوں کے بعد جو چھوڑا ہے وہ صدقہ ہے۔“

۶۷۲۹ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ : حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزَّنَادِ، عَنْ الْأَغْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يُقْسِمُ وَرَثَيْتِي دِينَارًا، مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةَ نِسَائِيٍّ وَمَؤْنَةَ عَامِلِيٍّ فَهُوَ صَدَقَةٌ». [راجح: ۲۷۷۶]

[6730] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب

۶۷۳۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ ،

رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے تو آپ کی ازدواج مطہرات نے ارادہ کیا کہ حضرت عثمان بن عفی کو حضرت ابو بکر بن ابی قحافی کے پاس بھیجنیں تاکہ ان سے اپنی وراثت کا مطالبه کریں۔ (اس وقت) حضرت عائشہؓ نے (انھیں یاد دلاتے ہوئے) کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا: "ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی، ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔"

عن ابن شہاب، عن عائشة رضي الله عنها: أن أزواج النبي عليهما السلام أردنا أن يعيش عثمان إلى أبيه رسول الله عليهما السلام أردنا أن يعيش عثمان إلى أبيه بكر يسألته ميراثهن، فقالت عائشة: أليس قال رسول الله عليهما السلام: لا نورث، ما تركنا صدقة؟؟ [راجع: ٤٠٣٤]

فائدہ: ہمارے رجحان کے مطابق ان احادیث کو حسب ذیل دو مقاصد کے لیے پیش کیا گیا ہے: ۱) حضرات انبیاء ﷺ بالخصوص رسول اللہ ﷺ کا ترک ایک قومی صدقہ ہے، اس میں ضابطہ وراثت جاری نہیں ہوگا، اگر ان کی طرف کسی مقام پر لفظ وراثت منسوب ہے تو اس سے علی اور دینی ورثہ مراد ہے جس کے حق دار تمام اہل اسلام ہیں۔ ۲) جو مال وقف ہوتا ہے وہ بھی ضابطہ وراثت سے مستثنی ہے کیونکہ جس مال میں ضابطہ میراث جاری ہوتا ہے اس کا ذاتی ملکیت ہونا ضروری ہے۔ حضرات انبیاء ﷺ کا مال وقف ہوتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

باب: 4- ارشاد نبوی: "جس نے مال چھوڑا وہ اس کے اہل خانہ کے لیے ہے۔" کا یہان

(۴) باب قول النبي عليهما السلام: «من ترك مالاً فلأهله»

[6731] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "میں اہل ایمان کا خود ان کی جانوں سے زیادہ تعلق دار ہوں، چنانچہ جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر قرضہ ہو اور اس کی اوایگی کے لیے اس نے کچھ نہ چھوڑا ہو تو اس کا دادا کرنا ہمارے ذمے ہے اور جو شخص مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے۔"

٦٧٣١ - حدثنا عبدان: أخبرنا عبد الله: أخبرنا يُونس عن ابن شهاب: حدثني أبو سلمة، عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي عليهما السلام قال: "أنا أولى بالمؤمنين من أنفسهم، فمن مات وعليه دين ولم يترك وفاء فعلينا قضاؤه، ومن ترك مالاً فهو لورثته". [راجع:

باب: 5- والدین کی طرف سے اولاد کی وراثت

(۵) باب میراث الولد من أبيه وأمه

حضرت زید بن ثابت ؓ نے فرمایا: بدب کوئی مرد: یا عورت ایک بیٹی چھوڑے تو اس کا نصف مال ہے، اگر دو یا زیادہ بیٹیاں ہوں تو انھیں دو تھائی حصہ ملے گا اور اگر ان سے

وقال زيد بن ثابت: إذا ترك رجل أو امرأة بنتاً فلها النصف، وإن كانت اثنتين أو أكثر فلهنَ الثنان، وإن كان معهنَ ذكر بديع من

شَرِكُهُمْ فِيؤْلَئِي فَرِيضَتُهُ، فَمَا بَقِيَ فَلِلذِّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيْنِ.

ساتھ کوئی میٹا بھی ہو تو پہلے وراثت کا آغاز دوسرے شرکاء سے کیا جائے گا اور جو باقی بچے گا اس میں سے بیٹے کو دو بیٹیوں کے برابر حصہ دیا جائے گا۔

[6732] حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”مقررہ حصے، ان کے حقداروں تک پہنچا دو اور جو باقی بچے وہ میت کے سب سے زیادہ قربتی مرد کے لیے ہے۔“

۶۷۳۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ : حَدَّثَنَا ابْنُ طَاؤسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «الْحِقُولُ الْفَرَائِضُ بِأَعْلَاهَا، فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَا ولِيَ رَجُلٌ ذَكَرٌ» . [انظر: ۶۷۴۶، ۶۷۳۷]

باب: ۶- بیٹیوں کی وراثت کا بیان

لطفہ وضاحت: دور جاہلیت میں عربوں کے ہاں ترکے کے وارث صرف وہ بیٹے خیال کیے جاتے تھے جو شہنشوہن سے لانے اور ان سے انتقام لینے کے اہل ہوتے، عورتوں کو بطور خاص وراثت میں شامل کرنے کا دستور نہیں تھا بلکہ عورت خود ترکہ شمار ہوتی تھی، اللہ تعالیٰ نے عورت کو اس ذات کے مقام سے نکال کر وراثت میں حصہ دار بنایا۔

[6733] حضرت سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں مکہ مکرمہ میں ایسا یہاں ہوا کہ مجھے موت نظر آنے لگی، نبی ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے پاس بہت سامال ہے جبکہ میری وارث صرف میری بیٹی ہے تو کیا میں اپنا دو تھائی مال صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ”ند“ میں نے پوچھا: پھر نصف مال صدقہ کر دوں؟ فرمایا: ”ند“ میں نے عرض کی: کیا ایک تھائی کی اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں، گو تھائی بھی بہت زیادہ ہے۔ اگر تم اپنے بچوں کو مال دار چھوڑو تو یہ اس سے بہت بہتر ہے کہ تم انھیں تنگ دست چھوڑو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ اور تم جو بھی خرچ کرو گے اس پر تمہیں ثواب ملے گا یہاں تک کہ اگر تو اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالے تو یہ بھی موجب اجر و

6733 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ : حَدَّثَنَا سُقْيَانُ : حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ [قَالَ] : أَخْبَرَنِي عَامِرٌ بْنُ سَعْدٍ ابْنُ أَبِي وَفَّاقِصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : مَرَضْتُ بِمَكَّةَ مَرَضًا فَأَشْفَقْتُ مِنْهُ عَلَى الْمُوْتِ فَأَتَانِي النَّبِيُّ ﷺ يَعْوَدُنِي ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّ لِي مَا لَا كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرْثِي إِلَّا ابْنَتِي ، أَفَأَنْصَدُ بِشُلُشِنِي مَالِي؟ قَالَ : «لَا» ، قَالَ : قُلْتُ : فَالشَّطْرُ؟ قَالَ : «لَا» ، قُلْتُ : الثُّلُثُ؟ قَالَ : «الثُّلُثُ كَبِيرٌ ، إِنَّكَ إِنْ تَرْكَتَ وَلَدَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَرْكُهُمْ عَالَهُ يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ ، وَإِنَّكَ لَنْ تُفْقِي نَفْقَةً إِلَّا أَجْرُهُتْ عَلَيْهَا حَتَّى الْلُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ» . فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَخْلَفُ عَنْ هُجْرَتِي؟ فَقَالَ : «لَنْ تُخَلِّفَ بَعْدِي

ثواب ہو گا۔“ میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا میں اپنی بھرپورت میں یقین ہے رہ جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا: ”اگر تو میرے بعد یقین ہے رہ بھی گیا تب بھی جو عمل کرے گا اور اس سے اللہ کی خوشنوデی مقصود ہو گی تو اس کے ذریعے سے تیرا درجہ اور مرتبہ بلند ہو گا۔ میرے بعد تم یقیناً زندہ رہو گے یہاں تک کہ تم سے بہت لوگوں کو فائدہ پہنچے گا جبکہ بہت سے لوگ ضرراً ٹھائیں گے۔ قابل افسوس تو سعد بن خولہ ہیں۔“ رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں اس لیے اظہار افسوس کیا کہ ان کی وفات مکہ مکرمہ میں ہی ہو گئی۔

سفیان نے کہا: سعد بن خولہ، قبیلہ بن عامرہ بن لوثی کے فرد تھے۔

[6734] حضرت اسود بن یزید سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہمارے پاس یہ میں میں حضرت معاذ بن جبل علیہ السلام یا امیر کی حیثیت سے آئے، ہم نے ان سے ایک ایسے شخص کے ترکے کے متعلق دریافت کیا جس کی وفات ہوئی ہو اور اس نے ایک بیٹی اور بہن چھوڑی ہوتا انہوں نے بیٹی کو نصف اور بہن کو نصف دیا۔

باب: 7- پوتے کی میراث جبکہ بیٹا نہ ہو

حضرت زید بن ثابت علیہ السلام نے فرمایا: بیٹوں کی اولاد بیٹوں کے درجے میں ہے۔ اگر مرنے والے کا کوئی بیٹا نہ ہو تو ایسی صورت میں پوتے بیٹوں کی طرح اور پوتیاں بیٹیوں کی طرح ہوں گی۔ انھیں اسی طرح وراثت ملے گی جس طرح بیٹوں اور بیٹیوں کو ملتی ہے۔ ان کی وجہ سے کچھ رشتہ دار اسی طرح حق وراثت سے محروم ہوں گے جس طرح بیٹوں اور بیٹیوں کی موجودگی میں محروم ہو جاتے ہیں، البتہ اگر بیٹا ہو تو پوتا وراثت میں سے کچھ نہیں پائے گا۔

فَعَمِلَ عَمَّلًا تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا ارْدَدَتْ بِهِ رِفْعَةً وَدَرَجَةً، وَلَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي حَتَّى يَتَّقِعَ بِكَ أَفْوَامُ وَيُضَرِّ بِكَ آخَرُونَ، وَلَكِنَ الْبَأْسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ» يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ.

قالَ سُفِيَّانُ: وَسَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَجُلٌ مَنْ يَرْثِي عَامِرٌ بْنُ لُؤَيٍّ. [راجع: ۵۶]

٦٧٣٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: أَتَانَا مُعاذُ بْنُ جَبَلَ بِالْيَمِّ مُعْلِمًا وَأَمِيرًا، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ رَجُلٍ تُوْفَى وَتَرَكَ ابْنَةً وَأُخْتَهُ، فَأَعْطَى الْإِبْنَةَ النَّصْفَ وَالْأُخْتَ النَّصْفَ. [انظر: ٦٧٤١]

(٧) بَابُ مِيرَاثِ ابْنِ الْأَبْنَاءِ إِذَا لَمْ يَكُنْ ابْنُ

وَقَالَ أَبْنُ ثَابِتٍ: وَلَدُ الْأَبْنَاءِ بِمَنْزِلَةِ الْوَلَدِ إِذَا لَمْ يَكُنْ دُونَهُمْ وَلَدٌ ذَكْرٌ، ذَكْرُهُمْ كَذَكْرِهِمْ، وَأُنْثَاهُمْ كَأُنْثَاهِمْ، يَرْثُونَ كَمَا يَرْثُونَ وَيَنْحِجُونَ كَمَا يَنْحِجُونَ، وَلَا يَرِثُ وَلَدُ الْأَبْنَاءِ مَعَ الْأَبْنَاءِ.

[6735] حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مقررہ حصے ان کے حق داروں کو دو اور جو باقی رہ جائے وہ اس (میت) کے قریبی ذکر رشته دار کے لیے ہے۔“

۶۷۳۵ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبْنُ طَاؤْسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْحَقُّوْا الْفَرَائِضُ يَأْهُلُهَا، فَمَا بَقَى فَلَاؤْلَى رَجُلٍ ذَكَرٌ». (راجع: [۶۷۳۲])

باب: 8۔ بیٹی کے ساتھ پوتی کی وراثت کا بیان

[6736] حضرت بذیل بن شرسصل سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابو موسیٰ اشعری رض سے بیٹی، پوتی اور بہن کی وراثت کے متعلق دریافت کیا گیا تو انھوں نے فرمایا: بیٹی کے لیے نصف اور بہن کے لیے بھی نصف ہے۔ تم حضرت ابن مسعود رض کے پاس جاؤ وہ بھی اس مسئلے میں میری موافقت کریں گے۔ پھر جب حضرت عبداللہ بن مسعود رض سے پوچھا گیا اور انھیں حضرت ابو موسیٰ اشعری رض کی بات پہچانی گئی تو انھوں نے فرمایا: اگر میں ایسا فتویٰ دوں تو یقیناً میں گمراہ ہو گیا اور ٹھیک راستے سے بھٹک گیا۔ میں اس کے متعلق وہی فیصلہ کروں گا جو نبی ﷺ نے کیا تھا کہ بیٹی کو نصف ملے گا، پوتی کو چھٹا حصہ دیا جائے گا، اس طرح دو تہائی پورے ہو جائیں گے اور جو باقی بچے گا وہ بہن کو دیا جائے گا۔ ہم دوبارہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رض کے پاس آئے اور انھیں حضرت ابن مسعود رض کے فتویٰ سے آگاہ کیا تو انھوں نے فرمایا: جب تک علم کا یہ سمندر تم میں موجود ہے مجھ سے مسائل نہ پوچھا کرو۔

باب: 9۔ باپ اور بھائیوں کے ساتھ دادے کی وراثت کا بیان

حضرت ابو بکر رض، حضرت ابن عباس رض اور حضرت

(۸) باب میراث ابنة ابنة مع ابنة

۶۷۳۶ - حَدَّثَنَا أَدْمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو قَيْسٍ: سَمِعْتُ هُزَيْلَ بْنَ شُرَحِيلَ قَالَ: سُئِلَ أَبُو مُوسَى عَنْ ابْنَةِ وَابْنَةِ ابْنِ وَأَخْتِ، فَقَالَ: لِلْإِبْنَةِ النَّصْفُ، وَلِلْأُخْتِ النَّصْفُ، وَأَئْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَيَّنَا بَعْنَيِّ، فَسُئِلَ أَبْنُ مَسْعُودٍ وَأَخْبَرَ بِقَوْلِ أَبِيهِ مُوسَى، فَقَالَ: لَقَدْ ضَلَّتُ إِذَا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهَمَّدِينَ، أَفَضَّلِي فِيهَا بِمَا فَضَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْإِبْنَةِ النَّصْفُ، وَلِلْأُخْتِ الْأَبْنَى الشَّدْسُ تَكْمِلَةُ النَّثَنِيَّ، وَمَا بَقَى فَلِلْأُخْتِ، فَأَتَيْنَا أَبَا مُوسَى فَأَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: لَا تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هَذَا الْحَبْرُ فِي كُمْ. (انظر: [۶۷۴۲])

(۹) باب میراث الجد مع الأب والأخوة

وقال أبو بكر وابن عباس وابن الزبير:

واراثت سے متعلق احکام و مسائل

عبداللہ بن زیمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دادا، باپ کی طرح ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بطور دلیل یہ آیات پڑھیں: ”اے آدم کے بیٹو!“ (حضرت یوسف رضی اللہ عنہ نے کہا:) ”میں نے اپنے باپ ابراہیم، اسحاق اور یعقوب رضی اللہ عنہ کے مسلک کو اختیار کیا ہے۔“ اس امر کا کہیں ذکر نہیں ہے کہ اس وقت کسی نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ان کے زمانے میں اختلاف کیا ہو، حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی تعداد اس وقت بہت زیادہ تھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مزید کہا: میرے وارث میرے پوتے ہوں گے بھائی نہیں ہوں گے لیکن میں اپنے پتوں کا وارث نہیں ہوں گا۔ حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابن مسعود اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اس مسئلے میں مختلف اقوال منقول ہیں۔

[6737] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”مقررہ حصے ان کے حقداروں تک پہنچا دو اور جو باقی رہ جائے وہ میت کے سب سے زیادہ قریب والے مرد کے لیے ہے۔“

[6738] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے: اگر میں اس امت میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو خلیل بناتا لیکن اسلام کی دوستی افضل یا بہتر ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دادے کو باپ کے قائم مقام قرار دیا ہے، یا انہوں نے فیصلہ دیا ہے کہ دادا، باپ کی جگہ پر ہے۔

باب : ۱۰ - اولاد وغیرہ کی موجودگی میں شہر کی میراث

الْجَدُّ: أَبٌ . وَقَرَا أَبْنُ عَبَّاسٍ ﴿بَيْنَ مَادَمَ﴾ [الأعراف: ۲۶] ﴿وَتَبَعَتْ مِلَةً كَبَائِوئَةً إِنْرَهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ﴾ [يوسف: ۳۸] وَلَمْ يُذْكُرْ أَنَّ أَحَدًا حَالَفَ أَبَا بَكْرٍ فِي زَمَانِهِ وَأَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ مُتَوَافِرُونَ . وَقَالَ أَبْنُ عَبَّاسٍ: يَرْشَنِي أَبْنُ ابْنِي دُونَ إِخْرَاجِي ، وَلَا أَرِثُ أَنَا أَبْنَ ابْنِي ، وَيُذْكُرُ عَنْ عُمَرَ وَعَلَيٍّ وَأَبْنِ مَسْعُودٍ وَرَبِيدٍ أَقَاوِيلُ مُخْتَلِفَةٌ .

۶۷۳۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَزَبٍ : حَدَّثَنَا وَهِبَّتْ عَنْ أَبْنِ طَاؤِسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : الْحِقْوَانُ الْفَرَائِضُ بِأَهْلِهَا ، فَمَا يَعْنِي فِلَّا وَلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ . [راجیع: ۶۷۳۲]

۶۷۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثٍ : حَدَّثَنَا أَيُوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الَّوْ كُنْتُ مُتَخَذِّلًا مِنْ هُذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيلًا لَا تَتَذَدَّدُ وَلِكُنْ أَخْوَةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ ، أَوْ قَالَ : خَيْرٌ ، فِلَّةٌ أَنْزَلَهُ أَبَا أُوْ قَالَ : قَضَاهُ أَبَا . [راجیع: ۴۶۷]

(۱۰) بَابُ مِيرَاثِ الرَّزْوِيِّ مَعَ الْوَلَدِ وَغَيْرِهِ

[6739] حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: پہلے سارا مال اولاد کے لیے ہوتا تھا اور والدین کے لیے وصیت تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں سے جو چاہا منسوخ کر دیا اور لڑکوں کو دولا کیوں کے برابر حصہ دیا، نیز والدین میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ دیا۔ اس کے علاوہ یہوی کے لیے آٹھواں اور چوتھا حصہ مقرر فرمایا اور شوہر کو نصف یا چوتھائی حصے کا حق دار قرار دیا۔

۶۷۴۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَرْقَاءِ، عَنْ أَبْنِ أَبِي تَجِيْحٍ، عَنْ عَطَاءِ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ الْمَالُ لِلْوَالِدِ، وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدِينَ، فَسَخَّنَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ، فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ، وَجَعَلَ لِلْأُبُوَيْنِ، لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ، وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الشُّمْنَ وَالرُّبُعَ، وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ. [راجع: ۲۷۴۷]

باب: ۱۱- اولاد غیرہ کی موجودگی میں یہوی اور شوہر کی میراث

[6740] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: «ولیان کی ایک عورت کے جنین کے متعلق فیصلہ فرمایا جو مردہ پیدا ہوا تھا کہ مارنے والی عورت ایک غلام یا لوگدی خون بہا کے طور پر ادا کرے، پھر وہ عورت جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا مرگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کی وراثت اس کے بیٹوں اور شوہر کے لیے ہے جبکہ دیت اس کے کنبے والوں کو ادا کرنا ہوگی۔

(۱۱) باب میراث المرأة والزوج مع الولد وغيره

۶۷۴۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا الْلَّيْثُ عَنْ أَبْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبْنِ الْمُسَيْبَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي جَنِينٍ أَمْرًا وَمِنْ بَنِي الْحَيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا، بِعُرْءَةٍ عَبْدٍ أَوْ أُمَّةً، ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى لَهَا بِالغُرْةِ تُؤْفَقُ، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِإِنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا، وَأَنَّ الْعُقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا. [راجع: ۵۷۵۸]

باب: ۱۲- بہنوں کی وراثت جبکہ وہ بیٹیوں کے ساتھ عصبه بن جامیں

[6741] حضرت اسود بن یزید سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت معاذ بن جبل رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہمارے درمیان یہ فیصلہ کیا تھا کہ آدھا بیٹی کو ملے گا اور آدھا بہن کو۔ پھر سلیمان نے یہ حدیث بیان کی تو

(۱۲) باب میراث الأخوات مع البنات عصبة

۶۷۴۲ - حَدَّثَنَا يَسْرُرُ بْنُ حَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ أَبْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِنْزَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَضَى فِيمَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: النَّصْفُ

وراثت سے متعلق احکام و مسائل

لِلْأَبْنَةِ، وَالظُّفُرُ لِلْأُخْرَتِ۔ ثُمَّ قَالَ سُلَيْمَانُ: اتناہی کہا کہ (حضرت معاذ رض نے) ہمارے درمیان فیصلہ قضی فینا، وَلَمْ يَذْكُرْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم کے عهد مبارک کا ذکر نہیں کیا۔

[راجع: ۶۷۳۴]

فَاكِدَة: علمائے امت کا اس امر پر اتفاق ہے کہ بہنیں، بھیوں کے ہمراہ عصبه ہوتی ہیں، یعنی بھیوں کا حصہ دینے کے بعد جو باقی بچے وہ بہنوں کو ملے گا، اس کی متعدد صورتیں ہو سکتی ہیں۔

[6742] حضرت ہذیل سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رض نے فرمایا: میں تو اس معاملے میں وہی فیصلہ کروں گا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا، آپ نے بھئی کو نصف، پوتی کو چھٹا حصہ اور جو باقی بچا وہ بہن کو دیا تھا۔

۶۷۴۲ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُرَيْلٍ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللَّهِ : لَا فَضْيَنَ فِيهَا بِقَضَاءِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم : لِلْأَبْنَةِ الظُّفُرُ ، وَلِلْأَبْنَةِ الْأَرْبَعَةِ السُّدُسُ ، وَمَا يَقِيَ فِلَلْأُخْرَاتِ . [راجع: ۶۷۳۶]

(۱۳) باب میراث الأخوات والأخوة

باب: 13- بہنوں اور بھائیوں کی وراثت کا بیان

تسلیم وضاحت: بہن بھائیوں کی تین اقسام ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے: ۱۔ حقیقی بہن بھائی، جو ماں باپ دونوں کی طرف سے ہوں۔ ۲۔ پدری: جن کا باپ ایک اور مامیں مختلف ہوں۔ ۳۔ مادری بہن بھائی: جن کی ماں ایک اور باپ مختلف ہوں۔ اس عنوان سے مراد پہلی دو اقسام ہیں۔

[6743] حضرت جابر رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے جبکہ میں بیار تھا۔ آپ نے پانی ملنگوایا اور وضو فرمایا، پھر اپنے وضو کے پانی سے مجھ پر چھینٹے مارے تو مجھے ہوش آگیا۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! میری بہنیں ہیں، اس پر فرائض سے متعلقہ آیت نازل ہوئی۔

۶۷۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَنَا مَرِيضٌ فَدَعَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ، ثُمَّ نَضَحَ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَأَفَقَتْ فَقَلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّمَا لِي أَخَوَاتٌ ، فَنَزَّلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ . [راجع: ۱۹۴]

باب: 14۔ ارشاد باری تعالیٰ: ”لوگ آپ سے کالا کے متعلق فتویٰ پوچھتے ہیں۔ آپ ان سے کہہ دیں: اللہ تعالیٰ تمیس کالا کے بارے میں یہ فتویٰ ادیتا ہے کہ اگر کوئی ایسا شخص مر جائے جس کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کی صرف ایک بہن ہو تو اسے ترک کا نصف ملے گا اور وہ (بھائی) خود اس (بہن) کا وارث ہو گا اگر اس (بہن) کی کوئی اولاد نہ ہو اور اگر بینیں دو ہوں تو انھیں ترکے کا دو تھائی ملے گا اور اگر وہ کسی بھائی بہن ہوں تو مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم بھکت نہ پھر و اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتے والا ہے۔“ کا بیان

[6744] حضرت براء بن عیاش سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: سب سے آخری آیت جو نازل ہوئی وہ سورہ نساء کا خاتمه ہے اور وہ یہ ہے: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يَقْتَيِّكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾

(۱۴) باب: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يَقْتَيِّكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنْ أَتَرُوا هَلْكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا يَصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ فَإِنْ كَانَتَا أَنْتَيْنِ فَلَهُمَا الْأُثْنَانِ إِنْ تَرَكَ وَلَدٌ كَانُوَا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ يَسْتَعِنُ اللَّهُ لَكُمْ أَنْ تَضْلُلُوا وَاللَّهُ يَعْلَمُ شَيْءًا عَلَيْمًا﴾ [النساء: ۱۷۶]

۶۷۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْيُودُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَخِرُّ آيَةٍ نَزَّلْتُ خَاتَمَةً سُورَةِ النِّسَاءِ ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يَقْتَيِّكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾. [راجیع: ۴۳۶۴]

(۱۵) باب: إِنَّمَا عَمَّ أَحَدُهُمَا أَخُ لَدَمْ وَالْأَخْرُ زَوْجٌ

وَقَالَ عَلَيْهِ: لِلزَّوْجِ النَّصْفُ، وَلِلأَخِ لَدَمْ إِلَّمَ السُّدُسُ، وَمَا بَقَيَ يَسْتَهِمَا نِصْفَانِ.

۶۷۴۵ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: أَخْبَرَنَا عَبْيُودُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،

باب: 15۔ پچھا کے دو بیٹے جن میں سے ایک میت کا مادری بھائی اور دوسرا اس کا شوہر ہوتا؟

حضرت علی بن عیاش نے فرمایا: خاوند کو نصف ملے گا اور مادری بھائی کو $\frac{1}{3}$ دیا جائے گا اور باقی ($\frac{1}{3}$) ان دونوں (خاوند اور مادری بھائی) میں برابر، برابر تقسیم کر دیا جائے گا۔

[6745] حضرت ابو ہریرہ بن عیاش سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اہل ایمان کا خود

باب: 17- لعان شدہ بچے کی وراثت کا بیان

(17) باب میراث الملاعنة

plex وضاحت: اگر خاوند اپنی بیوی پر تہمت لگائے اور اس کے پاس مدعای ثابت کرنے کے لیے کوئی گواہ نہ ہو تو وہاں بیوی اور خاوند کے درمیان لعان ہوتا ہے جس کی تفصیل سورہ النور آیت: 4: 9 میں بیان کی گئی ہے۔ اس لعان کے بعد جو بچہ پیدا ہوگا اسے ماں کی طرف منسوب کیا جائے گا۔ وہ بچہ ماں کا وارث ہوگی۔ لعان کرنے والی عورت کا خاوند اس بچے کے ماں کا وارث نہیں ہوگا۔

[6748] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے عہد مبارک میں اپنی بیوی سے لعان کیا اور اس کے بچے کو اپنا بچہ مانتے سے انکار کر دیا تو نبی ﷺ نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی کر دی اور بچے کو ماں کے ساتھ لاحق (منسوب) کر دیا۔

٦٧٤٨ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ فَرَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا لَّا يَعْنِي امْرَأَةً فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَإِنْتَفَعَ مِنْ وَلَدِهَا، فَفَرَقَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا وَالْحَقُّ الْوَلَدُ بِالْمَرْأَةِ۔ [راجع: ٤٧٤٨]

باب: 18- بچہ صاحب فراش کا ہے اسے جنم دینے والی خواہ آزاد ہو یا لوٹی

(18) باب: الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ حُرَّةٌ كَانَتْ أَوْ أَمْةً

[6749] حضرت عائشہ بنیٹا سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ عتبہ، اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی و قاص بن شعبہ کو وصیت کر گیا تھا کہ زمعہ کی لوٹی کا بینا میرا ہے، اسے اپنی پرورش میں لے لینا، چنانچہ فتح مکہ کے سال حضرت سعد بن عوف نے اسے لینا چاہا اور کہا: یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے اور اس نے مجھے اس کے متعلق وصیت کی تھی۔ عبد بن زمعہ بن عوف کھڑے ہوئے اور کہا: یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لوٹی کا لڑکا ہے، نیز اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ آخر یہ دونوں اپنا معاملہ نبی ﷺ کے پاس لے گئے تو حضرت سعد بن عوف نے کہا: اللہ کے رسول! یہ میرے بھائی کا بینا ہے جبکہ اس نے مجھے اس کے متعلق وصیت بھی کی تھی۔ حضرت عبد بن زمعہ بن عوف نے کہا: یہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کی

٦٧٤٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ عَبْرَةُ عَهْدِ إِلَيْيَ أَخِيهِ سَعْدٍ: أَنَّ أَبْنَ وَلِيَدَةَ رَمْعَةَ مِنِيْ فَاقْبَضَهُ إِلَيْنَا، فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ: أَبْنُ أَخِي عَهْدِ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَامَ عَبْدُ بْنُ رَمْعَةَ، فَقَالَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيَدَةَ أَبِي، وَلَدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَسَأَوَاقَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَبْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهْدِ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَالَ عَبْدُ بْنُ رَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيَدَةَ أَبِي وَلَدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فُوَّلَكَ يَا عَبْدُ بْنَ رَمْعَةَ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَالْلَّاعَاهِرُ الْحَجَرُ»، ثُمَّ

باب: 17- لعان شدہ بچے کی وراثت کا بیان

نکلہ وضاحت: اگر خاوند اپنی بیوی پر تہمت لگائے اور اس کے پاس مدعای ثابت کرنے کے لیے کوئی گواہ نہ ہو تو وہاں بیوی اور خاوند کے درمیان لعان ہوتا ہے جس کی تفصیل سورۃ النور آیت: ۹۴ میں بیان کی گئی ہے۔ اس لعان کے بعد جو بچہ پیدا ہوگا اسے ماں کی طرف منسوب کیا جائے گا۔ وہ بچہ ماں کا وارث ہوگا اور ماں اس بچے کی وارث ہوگی۔ لعان کرنے والی عورت کا خاوند اس بچے کے مال کا وارث نہیں ہوگا۔

[6748] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے عہد مبارک میں اپنی بیوی سے لعان کیا اور اس کے بچے کو اپنا بچہ مانتے سے انکار کر دیا تو نبی ﷺ نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی کر دی اور بچے کو ماں کے ساتھ لاحق (منسوب) کر دیا۔

باب: 18- بچہ صاحب فراش کا ہے اسے جنم دینے والی خواہ آزاد ہو یا لوٹی

(۱۷) بَابُ مِيرَاثِ الْمُلاعنةِ

۶۷۴۸ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَرَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا لَا يَعْنِي امْرَأَةً فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا، فَقَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَنْهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ۔ (راجع: ۶۷۴۸)

(۱۸) بَابُ: الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ حُرَّةُ كَانَتْ أَوْ أَمَةً

[6749] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ عنبه، اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی واقص رضی اللہ عنہ کو وصیت کر گیا تھا کہ زمود کی لوٹی کا بیٹا میرا ہے، اسے اپنی پروشوں میں لے لینا، چنانچہ فتح مکہ کے سال حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسے لینا چاہا اور کہا: یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے اور اس نے مجھے اس کے متعلق وصیت کی تھی۔ عبد بن زمود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لوٹی کا لڑکا ہے، نیز اس کے بستر پر بیدا ہوا ہے۔ آخر یہ دونوں اپنا معاملہ تبی ﷺ کے پاس لے گئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے جبکہ اس نے مجھے اس کے متعلق وصیت بھی کی تھی۔ حضرت عبد بن زمود رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کی

۶۷۴۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ عَنْبَهُ عَهْدٌ إِلَيْ أَخِيهِ سَعْدٍ: أَنَّ أَبْنَ وَلِيَدَةَ زَمْعَةَ مِنِي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكُ، فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَطْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ: أَبْنُ أَخِي عَهْدٌ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيَدَةَ أُبِي، وُلَدٌ عَلَى فِرَاشِهِ: فَتَسَاؤَقَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَبْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهْدٌ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيَدَةَ أُبِي وُلَدٌ عَلَى فِرَاشِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَالْعَاهِرُ الْحَجَرُ»، ثُمَّ

وراثت سے متعلق احکام و مسائل

لوندی کا بیٹا ہے اور اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ نبی ﷺ نے (بیانات سن کر) فرمایا: ”اے عبد بن زمده! یہ تمہارے پاس رہے گا۔ پچھلے اسی کا ہوتا ہے جس کے بستر پر وہ پیدا ہو اور زانی کے لیے تو پھر آپ نے ام المومنین حضرت سودہ بنت زمدهؓ سے فرمایا: ”اس سے پرده کیا کرو۔“ اس وجہ سے کہ آپ نے اس کی مشاہدت عتبہ سے دیکھی، پھر اس لڑکے نے پھر حضرت سودہ بنت زمدهؓ کو نہ دیکھا حتیٰ کہ فوت ہو گیا۔

[6750] حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”پچھے صاحب فراش کا ہو گا۔“

قالَ لِسَوْدَةَ بْنَ زَمْعَةَ: «إِحْتَجَبَيْتُهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهٍ بِعَنْتَةَ، فَمَا رَأَاهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ». [راجح: ۲۰۵۳]

٦٧٥٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ شُبَّةَ، عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ زِيَادٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْوَلَدُ لِصَاحِبِ الْفِرَاشِ».

[راجح: ۲۸۱۸]

باب: ۱۹۔ غلام لوندی کا ترکہ وہی لے گا جو اسے آزاد کرے، نیز لقطی کی وراثت کا بیان

(۱۹) بَابُ : الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْنَقَ، وَمِيرَاثُ الْقِطْطِ

حضرت عمرؓ نے فرمایا: لقطی آزاد ہے۔

وَقَالَ عُمَرُ : الْقِطْطُ حُرٌّ .

وضاحت: لقطی اس پنجے کو کہتے ہیں جو راستے میں پڑا ہوا ملے اور اسے اٹھا لیا جائے۔ حضرت عمرؓ نے اس کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ اسے غلام بتالینا جائز نہیں، وہ آزاد ہے۔ لا وارث ہونے کی وجہ سے اس کا ترکہ بیت المال میں جمع کرایا جائے کیونکہ اس کی ولادت تمام مسلمانوں کے لیے ہے۔

[6751] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے خرید لو، ولا تو اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرتا ہے۔“ حضرت بریرہؓ کو ایک بکری بطور صدقہ ملی تو آپؓ نے فرمایا: ”یہ اس کے لیے صدقہ تھی لیکن ہمارے لیے ہو یہ ہے۔“

حکم نے کہا: بریرہ کا شوہر آزاد تھا لیکن حکم کا قول مرسل

٦٧٥١ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُبَّةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ الْأَشْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِشْتَرَيْهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْنَقَ»، وَأَنْهَدَيَ لَهَا شَاءَ، فَقَالَ: «هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ».

قَالَ الْحَكَمُ : وَكَانَ رَوْجُهَا حُرٌّ، وَقَوْلُ

الحَكْمُ مُرْسَلٌ.

طور پر منقول ہے۔

حضرت ابن عباس رض نے فرمایا: میں نے اسے غلام دیکھا ہے۔

[6752] حضرت ابن عمر رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”ولا تو اسی کے لیے ہے جس نے آزاد کیا۔“

وَقَالَ أَبْنُ عَبَّاسٍ : رَأَيْتُهُ عَبْدًا . [راجع: ٤٥٦]

٦٧٥٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَقَ». [راجع: ٢١٥٦]

باب: ۲۰- سائبہ کی وراشت کا بیان

خطہ وضاحت: سائبہ سے مراد وہ غلام ہے جسے اس کا آقا کہتا کہ تجھ پر کسی کی ولایت نہیں اور تو سائبہ ہے۔ اس سے مراد اس کی آزادی ہوتی تھی۔ ایسا غلام اگر مر جائے تو اس کا ترک کے لیے گا؟ جمہور کا موقف ہے کہ اس کا ترک آزاد کرنے والے کو ملے گا۔

[6753] حضرت عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: مسلمان سائبہ نہیں بناتے (بتوں کے نام پر جانور نہیں چھوڑتے)۔ دور جاہلیت میں مشرکین (بتوں کے نام پر) آزاد کرتے تھے۔

٦٧٥٣ - حَدَّثَنَا فَيْصَةُ بْنُ عَقبَةَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي فَيْسِ ، عَنْ هُرَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْإِسْلَامِ لَا يُسَيِّبُونَ، وَإِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يُسَيِّبُونَ.

[6754] حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ انہوں نے بریرہ کو آزاد کرنے کے لیے خریدا تو اس کے آقاوں نے شرط عائد کر دی کہ اس کی ولائی و لامان کے لیے ہو گی۔ حضرت عائشہ رض نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے بریرہ کو آزاد کرنے کے لیے خریدنا چاہا لیکن اس کے آقاوں نے اپنے لیے اس کی ولائی کو مشروط کر دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے فرمایا: ”تو اس کو آزاد کر دے، ولا تو آزاد کرنے والے کے ساتھ قائم ہوتی ہے۔“ یا فرمایا: ”قیمت ادا کرنے والے کے

٦٧٥٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ الْأَسْوَدِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا اشْتَرَتْ بَرِيرَةً لِتَعْقِنَهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلَهَا وَلَا ظَعَّا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةً لِأَعْقِنَهَا، وَإِنَّ أَهْلَهَا يَشْتَرِطُونَ وَلَا ظَعَّا هَا فَقَالَ: «أَعْقِنِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَقَ»، أَوْ قَالَ: «أَعْطَى الشَّمَنَ»، قَالَ: فَاشْتَرَنِيهَا فَأَعْقِنَهَا، قَالَ: وَخُرُّثُ فَاخْتَارَثُ

لیے والا ہوتی ہے۔” راوی کہتے ہیں: حضرت عائشہؓ پر
نے اسے خرید کر آزاد کر دیا، پھر اسے اختیار دیا گیا کہ وہ اپنے
شوہر کے ساتھ رہ سکتی ہیں اور اس سے علیحدہ بھی ہو سکتی ہیں،
چنانچہ انھوں نے اپنے شوہر سے علیحدگی کو پسند کیا اور کہا: اگر
مجھے اتنا اتنا مال دیا جائے تو بھی اس کے ساتھ رہنا پسند نہیں
کروں گی۔ اسود نے کہا: اس کا شوہر آزاد تھا۔ ان کا قول
متفق ہونے کی وجہ سے قابل جست نہیں اور حضرت ابن
عباسؓ پر نہ کا قول صحیح تر ہے کہ میں نے اسے غلام دیکھا ہے۔

باب: 21- اس شخص کا گناہ جو اپنے آقاوں سے اطہار براءت کرے

167551 حضرت علیؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہمارے پاس اللہ کی کتاب کے علاوہ اور کوئی نوشہ نہیں جسے ہم پڑھتے ہوں، ہاں یہ ایک صحیفہ بھی ہے، چنانچہ آپ نے وہ صحیفہ نکالا تو اس میں زخموں کے قصاص اور انھوں کی زکاۃ کے مسائل تھے۔ اس میں یہ بھی تھا: ”مدینہ عمر پہاڑ سے ثور تک حرم ہے۔ اس میں جس نے کسی بدعت کو ایجاد کیا یا کسی بدعتی کو جگد کی تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اس کا کوئی نفل یا فرض قبول نہیں کیا جائے گا اور جس نے اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر دوسرا لوگوں سے موالات قائم کر لی، اس پر اللہ کی لعنت، نیز فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اس کا کوئی نفل یا فرض قبول نہیں ہو گا۔ مسلمانوں کا عہد ذمہ ایک ہی ہے۔ ادنیٰ مسلمان بھی اس کی تحریک میں کوشش کرے۔ جس نے مسلمانوں کے عہد کو پامال کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اس کا کوئی نیک عمل

نفسہا وَقَالَ: لَوْ أُعْطِيْتُ كَذَا وَكَذَا مَا كُنْتُ
مَعْهُ۔ قَالَ الْأَسْوَدُ: وَكَانَ زَوْجُهَا حُرَّاً، قَوْلُ
الْأَسْوَدِ مُنْقَطِعٌ، وَقَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ: رَأَيْتَهُ
عَبْدًا، أَصَحُّ۔ [راجع: ۴۵۶]

(۲۱) بَابُ إِثْمٍ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْ مَوَالِيهِ

6755 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيميِّ، عَنْ أَبِيهِ
قَالَ: قَالَ عَلَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ
نَقْرُؤُهُ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ عَيْرٌ هَذِهِ الصَّحِيفَةُ، قَالَ:
فَأَخْرَجَهَا فَإِذَا فِيهَا أَشْيَاءٌ مِنَ الْجَرَاحَاتِ
وَأَسْنَانِ الْأَبْلِيلِ، قَالَ: وَفِيهَا: «الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا
بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثُورٍ، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَّثًا، أَوْ
آوَى مُحْدَثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ
أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا
عَدْلٌ، وَمَنْ وَالَّى قَوْمًا بِعَيْرٍ إِذْنُ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ
لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ
مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَدَمَهُ
الْمُسْلِمِينَ وَاجِدٌ، يَسْعَى بِهَا أَذْنَاهُمْ، فَمَنْ
أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ
أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا
عَدْلٌ». [راجع: ۱۱۱]

فرض یا نقل قبول نہیں کیا جائے گا۔“

فائدہ: اس حدیث میں ”اجازت کے بغیر“ کے الفاظ حنفی اتفاقی ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اگر آقا اپنے غلام کو کسی دوسرے کی طرف نسبت کرنے کی اجازت دے تو ایسا کرنا جائز ہے۔

[6756] حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ولا کی خرید و فروخت اور اس کے ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

٦٧٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعْمَانْ : حَدَّثَنَا سُفِيَّانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَةِهِ . [٢٥٣٥] (راجع:)

باب: 22- جب کوئی کافر، کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام قبول کرے تو؟

امام حسن بصری اس کے ساتھ تعلق والا کو درست نہیں سمجھتے تھے کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”ولا صرف آزاد کرنے والے کے لیے ہے۔“ حضرت قیم داری ﷺ سے مرفوع روایت ہے: ”وَهُنَّا كُلُّهُمْ زَنْدَةٌ أَوْ مَوْتٌ وَلَا يُنَزَّلُ مَا بَيْنَ أَرْجُونَهُمْ وَمَا بَيْنَ أَرْجُونَهُمْ“۔ لیکن اس روایت کی صحت میں اختلاف ہے۔

[6757] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے لوٹدی (بریہ) خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو لوٹدی کے آقاوں نے کہا: ہم آپ کو لوٹدی اس شرط پر فروخت کرتے ہیں کہ اس کی ولا ہمارے لیے ہوگی۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ”ان کی شرط تحسیں خریدنے سے منع نہ کرے کیونکہ ولا کا حق دار تو وہی ہوتا ہے جو اسے آزاد کرتا ہے۔“

[6758] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے بریہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ کیا تو اس کے

(۲۲) باب: إِذَا أَسْلَمَ عَلَى يَدِهِ

وَكَانَ الْحَسَنُ لَا يَرِي لَهُ وِلَايَةً . وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْنَقَ ، وَيُذَكَّرُ عَنْ ظَبَّامِ الدَّارِيِّ رَفِيقَهُ قَالَ : هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتَهُ . وَأَخْتَلَفُوا فِي صِحَّةِ هَذَا الْخَبَرِ .

٦٧٥٧ - حَدَّثَنَا قَبِيلَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ أَبْنِ عُمَرَ : أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِي جَارِيَةً تُعْنِقُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا : نَبِيعُكِيهَا عَلَى أَنَّ وِلَاءَهَا لَنَا ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : لَا يَمْتَعِنُكِ ذَلِكَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْنَقَ . [٢١٥٦] (راجع:)

٦٧٥٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ : أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ

واراثت سے متعلق ادکام و مسائل

209

آقاوں نے والا پنے لیے رکھنے کی شرط عائد کی۔ میں نے اس امر کا تذکرہ نبی ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: ”تم اسے خرید کر آزاد کر دو، والا تو اس کے لیے ہوتی ہے جو روپے خرچ کرے، چنانچہ میں نے اسے خرید کر آزاد کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور اپنے خاوند کی زوجیت میں رہنے یا نہ رہنے کا اختیار دیا، حضرت بریرہؓ نے کہا: اگر وہ مجھے اتنا اتمام بھی دے تو میں پھر بھی اس کے پاس نہ رہوں گی، چنانچہ انھوں نے شوہر سے آزادی کو پسند کیا۔

باب: 23- عورتوں کا ولا کا وارث بننا

[6759] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ امام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو نبی ﷺ سے کہا: اس کے آقا اپنے لیے والا کی شرط لگاتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم بریرہ کو خرید لو، والا کی کے لیے ہے جو آزاد کرتا ہے۔“

[6760] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ولا تو اس کا حق ہے جو قیمت دے اور (اسے آزاد کر کے) احسان کرے۔“

باب: 24- کسی قوم کا آزاد کردہ غلام انھی میں سے ہے اور قوم کا بھانجا بھی انھی میں داخل ہوگا

[6761] حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”کسی

عائشہؓ رضی اللہ عنہا قالت: اشتريت بیربرہؓ فاشترطَ أهْلَهَا وَلَأَهْلَهَا فَذَكَرْتُ ذِلْكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «أَعْتَقْتُهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرَقَ»، قَالَتْ: فَأَعْتَقْتُهَا، قَالَتْ: فَدَعَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَقَالَتْ: لَوْ أَغْطَانِي كَذَا وَكَذَا مَا بِتْ عِنْدَهُ، فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا۔ [راجع: ۴۵۶]

(۲۳) بابٌ مَا يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ

[۶۷۵۹] - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْرِيَ بَرِيرَةَ فَقَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّهُمْ يَشْرِطُونَ الْوَلَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِشْرِيَهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ۔ [راجع: ۴۵۶]

[۶۷۶۰] - حَدَّثَنَا أَبْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرَقَ وَوَلَيَ النِّعْمَةَ»۔ [راجع: ۴۵۶]

(۲۴) بابٌ: مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَابْنُ الْأَخْتِ مِنْهُمْ

[۶۷۶۱] - حَدَّثَنَا آدُمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ فُرَّةَ وَفَتَادَهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ

85- کتاب الفرانض

گھرانے کا آزاد کردہ غلام اسی کا ایک فرد ہوتا ہے۔“ اُو کما
قال۔

67621 حضرت انس بن مالک رض سے روایت
ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:
”کسی گھرانے کا بھانجا اٹھی میں سے ہے۔“

باب: 25- قیدی کی وراثت کا بیان

قاضی شریح دشمن کے ہاتھوں قیدی کو ترکے سے حصہ
دلاتے تھے اور کہتے تھے: وہ تو اور زیادہ اس کا مختان ہے۔
حضرت عمر بن عبد العزیز نے کہا: قیدی کی وصیت، اس کی
آزادی اور جو کچھ وہ اپنے مال میں تصرف کرے وہ جائز
اور نافذ ہے جب تک وہ اپنے دین سے برگشته نہ ہو کیونکہ
وہ مال اسی کا ہے، وہ اس میں جس طرح چاہے تصرف کر
سکتا ہے۔

67631 حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، وہ نبی
ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس نے مال
چھوڑا وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے اور جس نے قرض یا
مختان اہل و عیال چھوڑا وہ ہمارے ذمے ہے۔“

باب: 26- مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا۔ اگر ترکہ تقسیم ہونے سے پہلے مسلمان ہو گیا تو بھی ترکے میں اس کا حق نہیں ہوگا

67641 حضرت اسامہ بن زید رض سے روایت ہے کہ
نبی ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اور نہ
کافر کسی مسلمان ہی کا وارث بنتا ہے۔“

الله عنہ عن النبی ﷺ قائل: ”مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنفُسِهِمْ“ اُو کما قال۔

6762 - حدثنا أبو الوليد: حدثنا شعبة عن
فتادة، عن أنسٍ عن النبي ﷺ قائل: ”أَئِنْ
أَخْبَتِ الْقَوْمَ بِنَفْسِهِمْ، أَوْ مِنْ أَنفُسِهِمْ“. (رابع: ۲۱۴۶)

(۲۵) باب میراث الأُسِير

قال: وَكَانَ شَرِيفُ يُورُثُ الْأُسِيرَ فِي أَيْدِي
الْعُدُوِّ وَيَقُولُ: هُوَ أَخْرُوجُ إِلَيْهِ. وَقَالَ عُمَرُ بْنُ
عَبْدِ الْعَزِيزِ: أَجْزِرْ وَصِيهَةَ الْأُسِيرِ وَغَنَائِفَهُ وَمَا
صَنَعَ فِي مَالِهِ مَا لَمْ يَتَعَيَّنْ عَنْ دِينِهِ، فَإِنَّمَا هُوَ
مَالُهُ يَضْطَعُ فِيهِ مَا يَشَاءُ.

6763 - حدثنا أبو الوليد: حدثنا شعبة عن
عديٍّ، عن أبي حازم، عن أبي هريرة، عن
النبي ﷺ قائل: ”مَنْ تَرَكَ مَالًا فِلَوْرَثَتِهِ، وَمَنْ
تَرَكَ كُلًا فَإِلَيْنَا“ (رابع: ۲۲۹۸)

(۲۶) باب: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ، وَإِذَا أَسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يُقْسِمَ المِيرَاثُ فَلَا مِيرَاثُ لَهُ

6764 - حدثنا أبو عاصمٍ عن ابن جریج،
عن ابن شهابٍ، عن عليٍّ بنِ حُسْنٍ، عن
عمرٍو بنِ عُثْمَانَ، عن أسامةٍ بنِ زيدٍ رَضِيَ اللَّهُ

وراثت سے متعلق احکام و مسائل

عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ». [راجیع: ۱۵۸۸]

باب: 27- عیسائی غلام اور عیسائی مکاتب کی وراثت کا بیان، نیز اس شخص کے گناہ کا بیان جو اپنے بچے کی نفی کرے

وضاحت: مکاتب وہ غلام ہوتا ہے جو اپنے آقا سے تحریری معاهدہ کرتا ہے کہ وہ ایک طے شدہ مدت میں مقررہ رقم ادا کر کے آزاد ہو جائے گا، امام بخاری رض نے اس کے متعلق کوئی حدیث پیش نہیں کی ہے کیونکہ اس کا حکم سابقہ حدیث سے اخذ کیا جاسکتا ہے کہ کوئی مسلمان کسی کافر کا مال بطور وراثت نہیں لے سکتا۔

باب: 28- جو کسی شخص کے متعلق اپنا بھائی یا بھتیجا ہونے کا دعویٰ کرے

[6765] حضرت عائشہ رض سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: سعد بن ابی وقار اور عبد بن زمعہ رض کا ایک لڑکے کے متعلق جھگرا ہوا۔ سعد رض نے کہا: اللہ کے رسول! یہ لڑکا میرے بھائی عتبہ بن ابی وقار کا بیٹا ہے۔ اس نے مجھے وصیت کی تھی کہ وہ اس کا بیٹا ہے۔ آپ اس کی شکل و صورت پر نظر فرمائیں۔ عبد بن زمعہ رض نے کہا: اللہ کے رسول! یہ میرا بھائی ہے۔ میرے والد کے بستر پر ان کی لوٹنڈی سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے لڑکے کی شکل و صورت دیکھی تو اس کی عتبہ سے واضح طور پر مشابہت تھی، چنانچہ آپ نے فرمایا: ”اے عبد بن زمعہ! یہ لڑکا آپ کے لیے ہے کیونکہ پچھے بستر والے کا ہوتا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں، اور اے سودہ بنت زمعہ! تم اس لڑکے سے پردہ کرو۔“ چنانچہ پھر اس لڑکے نے حضرت سودہ رض کو نہیں دیکھا۔

(۲۷) بَابُ مِيرَاتِ الْعَبْدِ النَّصَرَانِيِّ
وَالْمُكَاتَبِ النَّصَرَانِيِّ، وَإِثْمٌ مِنْ
أَنْتَفَى مِنْ وَلَدِهِ

(۲۸) بَابُ مَنِ ادْعَى أَخَا أَوْ ابْنَ أَخِي

٦٧٦٥ - حَدَّثَنَا قَتِيمَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْلَّيْثُ
عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا قَالَتِ: اخْتَصَّ سَعْدُ بْنُ أَبِي
وَقَاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ، فَقَالَ سَعْدُ:
هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي عَتَبَةَ بْنُ أَبِي
وَقَاصٍ، عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهَا ابْنَهُ، انْظُرْ إِلَيْ شَبَهِهِ،
وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: هَذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللَّهِ
وُلَدَ عَلَى فَرَاسِي أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ، فَنَظَرَ رَسُولُ
اللَّهِ صلی اللہ علیہ و آله و سلم إِلَيْ شَبَهِهِ فَرَأَى شَبَهَهَا بَيْتَنَا بَعْتَبَةَ، فَقَالَ:
”هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ، الْوَلَدُ لِلْفَرَاسِ
وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةَ بِنْتَ
رَمْعَةَ“، قَالَتِ: فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ بَعْدُ. [راجیع: ۲۰۰۳]

باب: 29۔ جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا

[6766] حضرت سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے اپنی نسبت اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف کی، حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں تو اس پر جنت حرام ہے۔“

[6767] میں نے اس حدیث کا ذکر حضرت ابو بکر رض سے کیا تو انھوں نے کہا: اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے میرے دونوں کانوں نے بھی سنائے اور میرے دل نے اس کو محفوظ (یاد) رکھا ہے۔

[6768] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”اپنے باپ پ دادا سے اعراض نہ کرو۔ جس نے اپنے باپ سے روگردانی کی، اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔“

فائدہ: دور جاہلیت میں لوگ جب کسی کو من بولا بیٹا بنا لیتے تو وہ بیٹا خود کو اپنے باپ کے علاوہ اسی کی طرف منسوب کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ احزاب میں اس بات کا تحفظ سے نوٹس لیا ہے۔ اتنا یعنی حکم کے باوجود آج اکثر لوگ لے پالک کو اپنی طرف ہی منسوب کرتے ہیں۔ شریعت میں اس کی قطعاً اجازت نہیں۔

باب: 30۔ جب کوئی عورت کسی بیٹے کا دعویٰ کرے

[6769] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دعاور تیس تھیں۔ ان کے ساتھ ان کے دو بیٹے بھی تھے۔ بھیڑ یا آیا اور ان میں سے ایک بیٹا اٹھا کر لے گیا۔ اس نے اپنی کشلی سے کہا کہ بھیڑ یا تیرا بیٹا لے گیا۔“

(۲۹) بَابُ مِنْ أَدْعَى إِلَى غَيْرِ أَيِّهِ

۶۷۶۶ - حَدَّثَنَا مُسْتَدْدٌ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ - هُوَ أَبُنْ عَبْدِ اللَّهِ - : حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مِنْ أَدْعَى إِلَى غَيْرِ أَيِّهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَيِّهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ». [راجح: ۴۳۲۶]

۶۷۶۷ - فَذَكَرْتُهُ لِأَبِيهِ بَكْرَةَ فَقَالَ: وَأَنَا سَمِعْتُهُ أُذْنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[راجح: ۴۳۲۷]

۶۷۶۸ - حَدَّثَنَا أَصْبَحَ بْنُ الْفَرَجَ: حَدَّثَنَا أَبُنْ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَزَالِيٍّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَرْغَبُوا عَنْ أَبَائِكُمْ، فَمَنْ رَغَبَ عَنْ أَيِّهِ فَهُوَ كُفُّرٌ.

(۳۰) بَابٌ إِذَا أَدْعَتِ الْمَرْأَةُ ابْنًا

۶۷۶۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ [قَالَ]: حَدَّثَنَا أَبُو الرِّنَادَ عَنِ الْأَعْرَاجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «كَانَتْ امْرَأَتُنَانِي، مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا، جَاءَ

ہے۔ دوسری عورت نے کہا: وہ تو تیرا بیٹا لے گیا ہے۔ دونوں حضرت داد علیہ کے پاس فیصلہ لے گئیں تو انھوں نے فیصلہ بڑی کے حق میں دے دیا۔ پھر وہ دونوں حضرت سلیمان علیہ کے پاس فیصلہ لے گئیں اور واقعہ سے انھیں آگاہ کیا تو انھوں نے فرمایا: میرے پاس چھری لاو، میں اس پچھے کو تم دونوں کے درمیان تقسیم کر دیتا ہوں، چھوٹی عورت نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر حرم کرے! آپ ایسا نہ کریں، یہ اس (بڑی) کا ہی بیٹا ہے۔ اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ نے چھوٹی کے حق میں فیصلہ کر دیا۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے اس دن سے پہلے کبھی سکین کا لظٹ نہیں سنتا تھا۔ ہم تو چھری کے لیے مدیہ کا لفظ بولتے تھے۔

باب: 31- قیافہ شناس کا بیان

خط وضاحت: قیافہ کے معنی ہیں: آثار کی جان بیجان، اصطلاح میں قائف اس شخص کو کہا جاتا ہے جو مشاہدت کو بیجانے اور آثار میں نظر کرے، ایسے شخص کو قائف اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ اشیاء کی تجییع و تلاش کرتا ہے، اسے کتاب الفراض میں اس لیے بیان کیا ہے کہ قیافہ شناسی کی بنا پر بعض اوقات ملحق اور متعلق بہ میں وراثت جاری ہوتی ہے۔ اس سے کوئی حکم تو ثابت نہیں ہوتا البتہ تائید کے لیے اسے پیش کیا جا سکتا ہے۔

[6770] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ علیہ السلام میرے ہاں ایک دفعہ بہت خوش خوش تشریف لائے، آپ کے چہرے کے خطوط چمک رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”اے عائشہ! تم نے نہیں دیکھا کہ مجرز (قیافہ شناس) نے ابھی ابھی زید بن حارثہ اور اسماعیل بن زید کو دیکھا تو کہا یہ پاؤں ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔“

الذَّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبِتَهَا: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، فَقَالَتْ الْأُخْرَى: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ، فَتَحَكَّمَتَا إِلَى دَاؤُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَضَى يَهُ لِلْكُبْرَى، فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاؤُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ: أَتُؤْنِي بِالسَّكِينِ أَشْغَعُهُ بِيَتْهُمَا، فَقَالَتِ الصُّغْرَى: لَا تَفْعَلْ، يَرْحَمُكَ اللَّهُ، هُوَ أَبُوهُمَا، فَقَضَى يَهُ لِلصُّغْرَى۔

قالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسَّكِينِ قَطُّ إِلَّا يَوْمَئِذٍ، وَمَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا: الْمُدْيَةَ.

[راجح: ۳۴۲۷]

(۳۱) باب القائف

۶۷۷۰ - حَدَّثَنَا فَتَيْهُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْبَيْثُ عن ابن شهاب، عن عروة، عن عائشة رضي الله عنها فقلت: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل على مسحوراً تبرق أساريرو وجهه فقال: (آلم تراني إلى مجرز نظر إنما إلى زيد بن حارثة وأسامه ابن زيد) فقلت: إن هذه الأقدام بعضها من بعض". [راجح: ۳۵۵۵]

۶۷۷۱ - حَدَّثَنَا فَتَيْهُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُقْيَانُ

[6771] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انھوں

نے کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے ہاں بہت خوش خوش تشریف لائے اور فرمایا: ”اے عائشہ! تم نے نہیں دیکھا کہ مجرز مددجی آیا اور اس نے حضرت اسماء اور زید کو دیکھا جبکہ ان دونوں کے جسم پر ایک چادر تھی، جس نے دونوں کے سروں کو چھپا رکھا تھا، ان کے صرف پاؤں کھلے تھے تو اس نے کہا: یہ پاؤں ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔“

عن الزہری، عن عروة، عن عائشة قالت: دخلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُورٌ فَقَالَ: «بَا عَائِشَةَ! أَلَمْ تَرَنِ أَنَّ مُجَرَّزاً الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ فَرَأَى أُسَامَةَ وَزَيْداً وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةً فَدَعَ غَطِيفَيَّ رُؤْسَهُمَا وَبَدَأَ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ

بعضِ». [راجع: ۲۰۵۵]

❖ فائدہ: زمانہ جاہلیت میں لوگ حضرت اسماء بنیثو کے نسب میں بہت طعن کرتے تھے کیونکہ ان کا رنگ انتہائی سیاہ تھا، جبکہ ان کے والدگرامی حضرت زید بن حارثہ بنیثو بہت زیادہ سفید تھے۔ حضرت اسماء بنیثو اس لیے سیاہ تھے کہ ان کی والدہ حضرت ام ایمن بنیثو سیاہ فام تھی۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

٨٦- كِتَابُ الْحُدُودِ حدود سے متعلق احکام و مسائل

باب: ١- حدود والے گناہوں کا بیان، نیوزنا کاری
اور شراب نوشی کا بیان

حضرت ابن عباس رض نے کہا: زنا کرتے وقت اس (زانی) سے نور ایمان انھا لیا جاتا ہے۔

[6772] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب بھی کوئی زنا کرتا ہے تو زنا کرتے وقت وہ مومن نہیں رہتا۔ جب بھی کوئی شراب نوشی کرتا ہے تو شراب پینے وقت وہ مومن نہیں رہتا۔ جب بھی کوئی چوری کرتا ہے تو چوری کرتے وقت وہ ایمان سے نہیں ہوتا۔ اور جب بھی کوئی لوٹنے والا لوٹتا ہے کہ لوگ اپنی نظریں انھا انھا کرائے دیکھتے ہیں تو وہ مومن نہیں رہتا۔“

ابن شہاب نے سعید بن مسیتب اور ابو سلمہ سے، وہ حضرت ابو ہریرہ رض سے، وہ نبی ﷺ سے لوٹ مار کے الفاظ کے بغیر اسے بیان کرتے ہیں۔

باب: ٢- شراب پینے والے کو مارنے کا بیان

(۱) بَابُ مَا يُخَذَّلُ مِنَ الْحُدُودِ - بَابُ الرَّبَّانَةِ
وَشَرْبِ الْخَمْرِ

وَقَالَ أَبْنُ عَبَّاسٍ : يُنْزَعُ مِنْهُ نُورُ الإِيمَانِ فِي
الرَّبَّانَةِ .

٦٧٧٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا الْيَثْعَابِيُّ
عَنْ عَقِيلٍ ، عَنْ أَبْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ : « لَا يَرْبِزُ الْرَّازِيَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ
مُؤْمِنٌ ، وَلَا يَسْرِفُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ
مُؤْمِنٌ ، وَلَا يَسْرِفُ حِينَ يَسْرِفُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ،
وَلَا يَتَهَبُ نَهَيَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارُهُمْ
وَهُوَ مُؤْمِنٌ » .

وَعَنْ أَبْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسْتَبِ
وَأَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ الشَّيْبِيِّ
رحمه الله بِشَيْلِهِ إِلَّا الشَّهَبَةَ . [راجع: ٢٤٧]

(۲) بَابُ مَا جَاءَ فِي ضَرْبِ شَارِبِ الْخَمْرِ

[6773] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے شراب نوشی کرنے پر بھور کی شاخوں اور جوتوں سے مارنے کا حکم دیا تھا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (شرابی کو) چالیس کوڑے مارے تھے۔

۶۷۷۳ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : حَ وَحَدَّثَنَا آدُمُ : حَدَّثَنَا شَعْبَةُ : حَدَّثَنَا فَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنَّعَالِ، وَجَلَّدَ أَبُو بَكْرَ أَرْبَعِينَ . [النظر: ۲۷۷۶]

باب: ۳- جس نے گھر میں حد لگانے کا حکم دیا

[6774] حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نعیمان یا ابن نعیمان کو نشے کی حالت میں لا یا گیا تو نبی ﷺ نے گھر میں موجود لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس کو ماریں، چنانچہ لوگوں نے اسے مارا۔ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے اسے جوتوں سے مارا تھا۔

(۳) بَابُ مَنْ أَمْرَ بِضَرْبِ الْحَدِّ فِي الْبَيْتِ

۶۷۷۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَابِ عَنْ أَيُوبَ، عَنْ أَبْنِ أَبِي مُلِيقَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : حِيَءَ بِالْتَّعِيمَانَ أَوْ بِأَبْنِ التَّعِيمَانَ شَارِبًا، فَأَمْرَ النَّبِيَّ صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ بِالْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُهُ، قَالَ : فَضَرَبُوهُ، فَكُنْتُ أَنَا فِيمَنْ ضَرَبَهُ بِالنَّعَالِ . [راجع: ۲۳۱۶]

(۴) بَابُ الضَّرْبِ بِالْجَرِيدِ وَالنَّعَالِ

[6775] حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں نعیمان یا اس کے بیٹے کو حاضر کیا گیا جبکہ وہ شراب کے نشے میں دھت تھا۔ آپ صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو یہ حالت بہت ناگوارگزرا تھا آپ نے گھر میں موجود لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس کو ماریں، چنانچہ انہوں نے بھور کی چھڑیوں اور جوتوں سے اس کو مارا۔ میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اسے مارا تھا۔

۶۷۷۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ : حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيُوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلِيقَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ : أَنَّ النَّبِيَّ صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِنَعِيمَانَ أَوْ بِأَبْنِ نَعِيمَانَ وَهُوَ سَكَرًا، فَشَوَّ عَلَيْهِ، وَأَمْرَ مَنْ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُهُ، فَضَرَبُوهُ بِالْجَرِيدِ وَالنَّعَالِ، وَكُنْتُ فِيمَنْ ضَرَبَهُ . [راجع: ۲۳۱۶]

۶۷۷۶ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ : حَدَّثَنَا فَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ : جَلَّدَ النَّبِيَّ صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنَّعَالِ، وَجَلَّدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ .

[6776] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے شراب نوشی پر چھڑی اور جوتوں سے مارا، اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگوائے تھے۔

فائدہ: شرابی کو کوڑے لگائے جائیں یا دیے ہی مارا جائے، اس کے متعلق نہیں موقف ہیں۔ راجح مذهب یہ ہے کہ اسے کوڑے بھی لگائے جاسکتے ہیں اور چھڑیوں اور جوتوں سے بھی اس کی مرمت کی جاسکتی ہے۔

(6777) حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے ابھی ابھی شراب نوشی کی تھی۔ آپ رض نے فرمایا: ”اسے مارو۔“ حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں: ہم میں سے بعض نے اسے مکون سے مارا۔ کچھ نے جوتوں اور کچھ نے کپڑوں سے اس کی مرمت کی۔ جب وہ جانے لگا تو کسی نے کہا: اللہ تجھے رسوا کرے۔ آپ رض نے فرمایا: ”ایسا مت کہو اور اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔“

(6778) حضرت علی رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں کسی پر حد قائم نہیں کرتا جس سے وہ مر جائے، پھر مجھے اس کا رنج ہو سوائے شرابی کے۔ اگر وہ حد قائم کرنے سے مر جائے تو میں اس کی دیت ادا کروں گا۔ یہ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کوئی حد مقرر نہیں فرمائی۔

(6779) حضرت سائب بن زید رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عبد مبارک میں حضرت ابو بکر رض کے دور خلافت اور حضرت عمر رض کے ابتدائی دور حکومت میں شراب پینے والے کو ہمارے پاس لایا جاتا تو ہم اسے اپنے باخھوں، جوتوں اور کپڑوں سے مارتے تھے۔ آخر

6777 - حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَسْنَى
عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ،
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:
أَبْنَى النَّبِيُّ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ قَالَ:
”اَسْرِبُوهُ“، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَيَمَّا
الضَّارِبُ بِيَدِهِ، وَالضَّارِبُ بِنَعْدِهِ، وَالضَّارِبُ
بِشَوْبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَخْرَكَ
اللَّهُ، قَالَ: ”لَا تَقُولُوا هَذَا، لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ
الشَّيْطَانَ“۔ (انظر: [۶۷۸۱])

6778 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَابِ:
حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ الْحَارِبِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ:
حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ: سَمِعْتُ عُمَيْرَ بْنَ سَعِيدَ
الْتَّحْمِيَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلَيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كُنْتُ لِأَقِيمَ حَدًا عَلَى
أَحَدٍ فَيُمْوَدُ فَأَجِدُ فِي تَفْسِيْرِهِ، إِلَّا صَاحِبَ
الْخَمْرِ فَإِنَّهُ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهُ، وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ يَسْتَئِنْ۔

6779 - حَدَّثَنَا مَكْيُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجَعِيدِ،
عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصْيَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ
قَالَ: كُنَّا نُؤْتَنِي بِالشَّارِبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ
بِرَجُلٍ وَإِمَرَةً أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرَا مِنْ حِلَافَةِ عُمَرَ،
فَنَثُومُ إِلَيْهِ يَأْنِدِينَا وَيَعَالِنَا وَأَرْدِينَا، حَتَّى كَانَ

آخرِ امْرَةِ عُمَرَ فَجَلَدَ أَرْبَعِينَ. حَتَّىٰ إِذَا عَنَوا وَفَسَقُوا جَلَدَ ثَمَانِينَ.

کار حضرت عمر بن الخطاب نے اپنے آخری دور خلافت میں شراب پینے والوں کو چالیس کوڑے لگوائے۔ پھر جب لوگوں نے مزید سرکشی کی اور فسق و فجور کرنے لگے تو حضرت عمر بن الخطاب نے آئی (80) کوڑے مارے۔

فائدہ: حافظ ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے کہ شرابی کو حد لگانے کے متعلق علمائے امت کی مختلف آراء ہیں۔ راجح یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق کوئی حد مقرر نہیں کی بلکہ شرابی کے حسب حال صرف زد کوب کیا جاتا تھا اور اسے شرمسار کیا جاتا، نیز عار دلانے پر اکتفا کیا جاتا تھا۔ اگر اس سلسلے میں کوئی حد مقرر کی ہوتی تو اسے وضاحت سے بیان کیا جاتا۔ جب حضرت عمر بن الخطاب کے دور حکومت میں یہ وبا زیادہ ہوئی تو آپ نے صحابہ کرام ﷺ سے مشورہ کیا اور چالیس (40)، پھر آئی (80) کوڑے مقرر کیے۔ جن سے مشورہ لیا گیا انہوں نے بھی رسول اللہ ﷺ کا کوئی ارشاد یا عمل پیش نہیں کیا بلکہ عقل و رائے سے کام لے کر اٹھیں مشورہ دیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی رجحان معلوم ہوتا ہے کیونکہ انہوں نے کوڑوں کی تعداد کے متعلق کوئی عنوان نہیں قائم کیا اور نہ تعداد کے تعین میں کوئی مرفوع حدیث ہی ذکر کی ہے، اس لیے رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ امر پر اکتفا کیا جائے یا زیادہ سے زیادہ حضرت عمر بن الخطاب کے فعلے پر عمل کیا جا سکتا ہے تاکہ لوگ اس ام المذاہش کو منہ لگانے سے احتساب کریں۔

باب: 5- شرابی پر لعنت کرنا مکروہ ہے اور وہ ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہوتا

(۵) بَابُ مَا يُكَرِّهُ مِنْ لَعْنِ شَارِبِ الْخَمْرِ،
وَإِنَّهُ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنَ الْمِلَةِ

[6780] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے زمانے میں ایک شخص کا نام عبداللہ اور اس کا لقب حمار تھا، وہ رسول اللہ ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا۔ نبی ﷺ نے اسے شراب پینے پر مارا تھا، ایک دن اس کو لایا گیا تو آپ ﷺ کے حکم سے اسے مارا گیا۔ حاضرین میں سے ایک آدمی نے کہا: اللہ اس پر لعنت کرے! اسے کہشت اس سلسلے میں لایا جاتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس پر لعنت نہ کرو، اللہ کی قسم! میں تو اس کے متعلق یہیں جانتا ہوں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔“

6780 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنِي الْيَثْرَى [قَالَ]: حَدَّثَنِي حَالِدُ بْنُ يَرِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ كَانَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ، وَكَانَ يُلْقَبُ حِمَارًا، وَكَانَ يُضْحِكُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ، فَأَتَيْتَهُ بِهِ يَوْمًا فَأَمْرَرَ بِهِ فَجُلَدَ، قَالَ رَجُلٌ مِنْ الْقَوْمِ: اللَّهُمَّ الْعَنْهُ، مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْثِنِي بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَلْعَنُهُ، فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ، أَنَّهُ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ۔

[6781] حضرت ابو ہریرہؓ نے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص نئے کی حالت میں لایا گیا تو آپ ﷺ نے اسے مارنے کا حکم دیا، چنانچہ ہم میں کچھ لوگ اسے ہاتھوں سے پینٹے لگے اور بعض حضرات نے اسے جوتے مارے جبکہ کچھ لوگوں نے کپڑوں (کوبث دے کر ان) سے اس کی مرمت کی۔ جب وہ چلا گیا تو ایک شخص نے کہا: اسے کیا ہو گیا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو رسوا کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بنو۔“

٦٧٨١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ : حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي سَلْمَةَ ، عَنْ أَبِي هَرِيْرَةَ قَالَ : أَتَيَ النَّبِيَّ ﷺ بِسَكَرَانَ فَأَمَرَ بِضَرْبِهِ ، فَمَنَّا مَنْ يَضْرِبُهُ بِيَدِهِ ، وَمَنَّا مَنْ يَضْرِبُهُ بِنَعْلِهِ ، وَمَنَّا مَنْ يَضْرِبُهُ بِثُوْبِهِ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ رَجُلٌ : مَا لَهُ أَخْزَاهُ اللَّهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « لَا تَكُونُوا عَوْنَ الشَّيْطَانِ عَلَى أَخْيَكُمْ ». أَخْيَكُمْ

[راجع : ۷۷۷]

فائدہ: جب کوئی اپنے جرم کی سزا بھگت لے تو اسے برا بھلا کہنا یا اس پر لعنت کرنا درست نہیں بلکہ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے لیے اللہ سے بخشش اور جرم کی دعا کرو۔“¹

باب: 6- چور، جب چوری کرتا ہے

[6782] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب زنا کرنے والا زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا اور چور بھی جب جوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا۔“

(٦) بَابُ السَّارقِ حِينَ يَسْرُقُ

٦٧٨٢ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلَيْهِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاؤِدَ : حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عَزْوَانَ عَنْ
عِكْرَمَةَ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَرْبُزُ الرَّازِيَ جِينَ يَرْبُزُني
وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرُقُ جِينَ يَسْرُقُ وَهُوَ

مُؤْمِنٌ ۝ . [٦٨٠٩ : ۱۰۰]

(٧) بَابُ لَعْنِ السَّارِقِ إِذَا لَمْ يُسْمَّ

[6783] حضرت ابو جریرہ عجیب سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ چور پر لعنت کرے کہ وہ ایک اندھا چراتا ہے تو اس کا اتھکاٹ دیا جاتا ہے، ایک ری چراتا ہے تو اس کا اتھکاٹ دیا جاتا ہے۔"

٦٧٨٣ - حَدَّثَنَا عُسْرٌ بْنُ حَمْصٍ بْنُ عِيَاثَ : حَدَّثَنِي أَبِي : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ : سَوَعَتْ أَبَا صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : لَا يَعْلَمُ اللَّهُ السَّارِقُ يَسْرُقُ الْيَيْضَهُ فَتَنْطَعُ يَدُهُ ،

سنن أبي داود، الأحاديث، حديث: 4478.

وَيَسِّرْقُ الْحَبْلَ فَتُقطَعُ يَدُهُ».

حضرت عمش نے کہا: اہل علم کے خیال کے مطابق
بیضہ سے مراد لو ہے کا خود ہے اور جبل سے مراد ایسی ری
جو کئی دراہم کے مساوی ہو۔

فَالَّذِي أَعْمَشُ: كَانُوا يَرَوْنَ اللَّهَ يَبْيَضُ
الْحَدِيدَ وَالْحَبْلَ، كَانُوا يَرَوْنَ اللَّهَ مِنْهَا مَا
يُسَاوِي دَرَاهِمَ۔ (انظر: ۶۷۹۹)

باب: 8- حدود کفارہ ہیں

[6784] حضرت عبادہ بن صامت رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ ایک مجلس میں تھے تو آپ نے فرمایا: ”مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراو گے، چوری نہیں کرو گے اور نہ زنا ہی کے مرتكب ہو گے۔ پھر آپ نے پوری آیت پڑھی۔ تم میں سے جو شخص اس عہد کو پورا کرے گا، اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہیں اور جس نے ان میں سے کسی جرم کا ارتکاب کیا، پھر اس پر اسے سزا ہوئی تو وہ اس کا کفارہ ہے اور جو شخص ان میں سے کوئی غلطی کر گزرا اور اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈالا تو اگر اللہ چاہے گا تو اسے معاف کر دے گا اور اگر چاہے گا تو اس پر عذاب دے گا۔“

فَأَكَمَهُ: ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نہیں جانتا کہ حدود کفارہ ہیں۔“ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو مطلع فرمایا کہ حدود کفارہ ہیں اور انہوں سے پاکیزگی کا ذریعہ ہیں۔

باب: 9- مومن کی پیشہ محفوظ ہے، ہاں حدیا کسی حق میں اسے مارا جاسکتا ہے

[6785] حضرت عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے جید الوداع کے موقع پر فرمایا: ”بِتَاؤ تم کس میں کو حمرت میں عظیم تر جانتے ہو؟“ صحابہ نے کہا: اسی میں (ذوالحجہ) کو۔ آپ نے فرمایا: ”بِتَاؤ تم

(۸) بَابُ: الْحَدُودُ كَفَارَةً

[6784] - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا أَبْنُ عَيْشَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسِ الْخَوَلَانِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِيتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ: «بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِفُوا، وَلَا تَزُنُوا - وَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ كُلُّهَا - فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوْقَبَ بِهِ فَهُوَ كَفَارَتُهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَرَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ، إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ، وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ». (راجع: ۱۸)

(۹) بَابُ: ظَهُورُ الْمُؤْمِنِ حِمْيٌ إِلَّا فِي حَدُّ أَوْ حَقٍّ

[6785] - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلَيِّ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ: سَمِعْتُ أَبِيهِ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةَ الْوَدَاعِ: «أَلَا أَيُّ

کس شہر کو سب سے زیادہ حرمت والا خیال کرتے ہو؟“ لوگوں نے جواب دیا: اسی شہر (مکہ) کو۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا: ”تم کس دن کو سب سے زیادہ عزت والا سمجھتے ہو؟“ صحابہ کرام نے کہا: اپنے اسی دن (یوم نحر) کو۔ آپ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے حق شرع کے سوا تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر حرام کر دی ہیں جیسا کہ اس دن کی حرمت اس شہر اور اس میں نے تھیں۔“ پھر آپ نے تین مرتبہ فرمایا: ”کیا میں نے یہی جواب دیا کہ ہاں پہنچا دیا ہے؟“ صحابہ کرام نے ہر مرتبہ اسیکی جواب دیا کہ ہاں پہنچا دیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ”تمہاری خرابی ہوا! میرے بعد تم کفار جیسے نہ بن جانا کا ایک دوسرا کی گرد نہیں اڑانے لگو۔“

باب: 10- حدود قائم کرنا اور اللہ کی حرمتوں کی وجہ سے انتقام لینا

[6786] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ کو جب بھی دو چیزوں میں سے ایک کے اختیار کرنے کا حکم دیا جاتا تو آپ ان میں سے آسان کو اختیار کرتے، بشرطیکہ اس میں گناہ کا کوئی پہلو نہ ہوتا۔ اگر اس میں گناہ ہوتا تو آپ اس سے بہت دور رہتے۔ اللہ کی قسم! آپ ﷺ نے کبھی اپنے ذاتی معاملے میں کسی سے بدلہ لیا، البتہ (جب) اللہ کی حرمتوں کو پامال کیا جاتا تو آپ اللہ کے لیے ضرور انتقام لیتے تھے۔

باب: 11- ہر معزز و حقیر پر حد قائم کرنا

[6787] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت

شہرِ تعلمو نہ اعظم حرمہ؟“، قالوا: ألا شہرُنَا هذَا، قَالَ: ألا أَيُّ بَلَدٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً؟“، قَالُوا: ألا بَلَدُنَا هذَا، قَالَ: ألا أَيُّ يَوْمٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً؟“، قَالُوا: ألا يَوْمُنَا هذَا، قَالَ: فِيَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ حَرَمَ دَمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَغْرَاضَكُمْ إِلَّا يَعْتَقِهَا كَحُرْمَةٍ يَوْمَكُمْ هذَا، فِي بَلَدِكُمْ هذَا، فِي شَہرِكُمْ هذَا، أَلَا هَلْ بَلَغْتُ؟“ ثالثاً، كُلُّ ذُلْكَ يُجِيئُنَّهُ: أَلَا نَعَمْ، قَالَ: وَيَحْكُمُ أَوْ وَيَلْكُمْ، لَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔ [راجع: ۱۷۴۲]

(۱۰) بَابُ إِقَامَةِ الْحُدُودِ وَالْإِنْقَامَ لِحُرْمَاتِ اللَّهِ

[6786] حَدَّثَنَا يَعْنَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا الْبَيْثَ عنْ عَفَّيْلٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: مَا خَيْرُ النَّبِيِّ فِي هَذِهِ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَأْتِمْ، فَإِذَا كَانَ الْأَثْمُ كَانَ أَبْعَدَهُمَا مِنْهُ، وَآتَهُ! مَا انْقَمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يُؤْتِي إِلَيْهِ قَطُّ حَتَّى تُشَهِّدَ حُرْمَاتُ اللَّهِ فَيُسْتَقِمُ لَهُ۔ [راجع: ۳۵۶۰]

(۱۱) بَابُ إِقَامَةِ الْحُدُودِ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ

[6787] حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا الْبَيْثُ عَنْ

اسامة بن زیدؑ سے نبی ﷺ سے ایک عورت کے متعلق سفارش کی تو آپ نے فرمایا: ”تم سے پہلے لوگ اس لیے بلاک ہوئے کہ وہ کمزورہ تھیر پر تحد قائم کرتے تھے اور بلند مرتبہ لوگوں کو چھوڑ دیتے تھے۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر (میری بیٹی) فاطمہؓ سے بھی بھی یہ (چوری) کی ہوتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔“

ابن شہابؓ، عنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَسَامِةَ كَلَمَ الرَّبِيعِ بْنَ لَيْلَةَ فِي امْرَأَةٍ فَقَالَ: «إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، أَنَّهُمْ كَانُوا يُقْبِلُونَ الْحَدَّ عَلَى الْوَضِيعِ وَيَرْجُونَ عَلَى الشَّرِيفِ، وَالَّذِي تَفَسِّي بِيَدِهِ لَوْ فَاطِمَةُ فَعَلَتْ ذَلِكَ لَقَطَعَتْ يَدَهَا». [راجیع: ۲۶۴۸]

باب: 12- جب حد کا مقدمہ عدالت میں پہنچ جائے تو پھر سفارش کرنا منع ہے

[6788] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک مخزومیہ عورت نے قریش کو پریشان کر دیا جس نے چوری کی تھی۔ قریش نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے محبو حضرت اسامہؓ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اس عورت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے لفتوں نہیں کر سکتا اور نہ کسی میں جرأت ہی بے کہ وہ آپ سے اس قسم کی بات کرے، چنانچہ حضرت اسامہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق بات کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اسامہ! کیا تم اللہ کی حدود میں سفارش کرنے آئے ہو؟“ پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا، پھر فرمایا: ”اے لوگو! تم سے پہلے لوگ صرف اس لیے گمراہ ہوئے کہ ان میں جب کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے۔ اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد (علیہما السلام) نے بھی چوری کی ہوئی تو محمد (علیہما السلام) اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالتے۔“

باب: 13- ارشاد باری تعالیٰ: ”پور، خواہ مرد ہو یا عورت، اس کا ہاتھ کاٹ دو“ کا یہاں، نیز کتنی مالیت (کی چوری) پر ہاتھ کاٹا جائے گا؟

(۱۲) بَابُ كَرَاهِيَةِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحَدِ إِذَا رُفِعَ إِلَى السُّلْطَانِ

۶۷۸۸ - حَدَثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُلَيْمَانَ: حَدَثَنَا الْمَلِّيثُ عَنْ أَبْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ قَرِيسًا أَهَمَّهُمُ الْمَرْأَةُ الْمَخْرُومِيَّةُ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ وَمَنْ يَجْتَرِي عَلَيْهِ إِلَّا أَسَامِةُ حِبْرُ رَسُولِ اللَّهِ؟ فَكَلَمَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ: أَتَسْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ؟ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ، فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّمَا حَلَّ مِنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ الشَّرِيفُ تَرْكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ الْمُضِيَّفُ فِيهِمْ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ. وَإِنَّمَا اللَّهُ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لِفَضْعٍ مُحَسَّدٌ يَدَهَا». [راجیع: ۲۶۴۸]

(۱۳) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُو أَيْدِيهِمَا» [المائدۃ: ۳۸] وَفِي كُمْ يُقْطَعُ؟

حضرت علیؓ نے ہٹلی سے ہاتھ کا ٹھاکر حضرت قادہؓ نے چوری کرنے والی عورت کے متعلق کہا جکہ اس کا بایاں ہاتھ کاٹ دیا گیا تھا: نیز یہی سزا کافی ہے۔

[6789] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”چوچانی دینار یا اس سے زیادہ مالیت چوری کرنے پر ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔“

عبد الرحمن بن خالد، امام زہری کے بھتیجے اور معمر نے زہری سے روایت کرنے میں ابراہیم بن سعد کی متابعت کی ہے۔

[6790] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”چور کا ہاتھ ربع دینار کی مالیت چوری کرنے پر کاٹ دیا جائے گا۔“

[6791] حضرت عائشہؓ سے ایک اور روایت ہے، انہوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ”ربع دینار کی مالیت چوری کرنے پر ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔“

فائدہ: اعشاری نظام کے مطابق دینار کا وزن 4.374 گرام، یعنی 4 ماشے 4 رتنی کے برابر ہے اور ربع دینار 1.0935 گرام، یعنی ایک ماش ایک رتنی کے مساوی سونا ہوگا، جس کی مالیت رائج وقت سونے کے بازاری بھاؤ سے بنائی جائے۔

[6792] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں چور کا ہاتھ چڑے کی ڈھال یا عام

وقطع علیٰ مِنَ الْكَفَّ. وَقَالَ فَتَادَهُ فِي امْرَأَةٍ سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ شِمَالُهَا: لَيْسَ إِلَّا ذَلِكَ.

۶۷۸۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «نَقْطَعُ الْيَدَ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا».

وَتَابِعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، وَابْنُ أَخْيَرِ الرَّهْرَيِّ، وَمَعْمَرَ عَنِ الرَّهْرَيِّ. [انظر: ۶۷۹۰]

[۶۷۹۱]

۶۷۹۰ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أَوْنِيسِ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيرِ وَعُمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «نَقْطَعُ يَدَ السَّارِقِ فِي رُبْعِ دِينَارٍ».

[راجع: ۶۷۸۹]

۶۷۹۱ - حَدَّثَنَا عَمْرَانُ بْنُ مَيَسَرَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عُمْرَةَ بْنِ يُثْنَيْلَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «نَقْطَعُ الْيَدَ فِي رُبْعِ دِينَارٍ». [راجع: ۶۷۸۹]

[۶۷۹۲]

۶۷۹۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

ڈھال کی چوری ہی پر کاٹا جاتا تھا۔

عثمان کہتے ہیں کہ ہمیں حمید بن عبد الرحمن نے، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے حضرت عائشہ میلہ نے اسی طرح بیان کیا۔

[6793] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: چور کا ہاتھ چڑے کی ڈھال یا عام ڈھال سے کم چوری پر نہیں کاٹا جاتا تھا اور یہ دونوں ڈھالیں قیمتی ہوتی تھیں۔

یہ حدیث وکیع اور ابن ادریس نے ہشام سے، انہوں نے اپنے والد عروہ سے مرسل طور پر بیان کی ہے۔

[6794] حضرت عائشہؓ سے ایک اور روایت ہے، انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ کے عہد مبارک میں چور کا ہاتھ چڑے کی ڈھال یا عام ڈھال کی قیمت سے کم پر نہیں کاٹا جاتا تھا، اور ان میں سے ہر ایک ڈھال قیمتی ہوتی تھی۔

[6795] حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈھال کے چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا تھا جس کی قیمت تین درهم تھی۔

محمد بن اسحاق نے مالک بن انس کی متابعت کی ہے اور لیث نے نافع سے ثمنہ کی جگہ قیمتہ کے الفاظ ذکر

اُخْبَرَنِي عَائِشَةً أَنَّ يَدَ السَّارِقِ لَمْ تُقْطَعْ عَلَى عَهْدِ الرَّبِّ إِلَّا فِي ثَمَنٍ وَجْهَ حَجَفَةَ أَوْ تُرْسِ .

حدَّثَنَا عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ . [انظر: ۶۷۹۴، ۶۷۹۳]

[6793] - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقاَتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمْ تَكُنْ تُقْطَعْ يَدُ السَّارِقِ فِي أَذْنِي مِنْ حَجَفَةَ أَوْ تُرْسِ، كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا دُورَثَمِنْ . [راجع: ۶۷۹۲]

رَوَاهُ وَكَيْعُ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلاً .

[6794] - حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا أُبُو أَسَامَةَ قَالَ: هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ عَلَى عَهْدِ الرَّبِّ إِلَّا فِي أَذْنِي مِنْ ثَمَنِ الْمِجْنَنِ: تُرْسٌ أَوْ حَجَفَةَ وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا دَأْثِنِ . [راجع: ۶۷۹۲]

[6795] - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَطَعَ فِي مِجْنَنٍ ثَمَنَهُ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمَ .

تَابِعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ قِيمَتُهُ . [انظر: ۶۷۹۶، ۶۷۹۷، ۶۷۹۸]

کیے ہیں۔

[6796] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ایک ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

[6796] ۶۷۹۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ أَبْنِ عُمَرَ قَالَ: قَطَعَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مَجْنَانَ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ . [راجع: ۶۷۹۵]

[6797] حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ایک ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

[6797] ۶۷۹۷ - حَدَّثَنَا مُسْدَدٌ : حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَطَعَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مَجْنَانَ ثَمَنَهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ . [راجع: ۶۷۹۵]

[6798] حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک مزید روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ایک چور کا ہاتھ ایک ڈھال چوری کرنے پر کاٹا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

[6798] ۶۷۹۸ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ : حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَطَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَ سَارِقٍ فِي مَجْنَانَ ثَمَنَهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ .

محمد بن اسحاق نے نافع سے روایت کرنے میں مویں بن عقبہ کی متابعت کی ہے۔ لیش نے کہا: مجھ سے نافع نے ثمنہ کے بجائے قیمتہ کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔

تابعہ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ . وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ: قِيمَتُهُ . [راجع: ۶۷۹۵]

[6799] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ چور پر لعنت کرے کہ ایک بیضہ چورا تاہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے اور ایک رسی چوری کرنے پر بھی اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔"

[6799] ۶۷۹۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: « لَعَنِ اللَّهِ الشَّارِقَ يَسْرِقُ الْبِيْضَةَ فَتَنْطَعُ يَدُهُ ، وَيَسْرِقُ الْحَجْلَ فَتَنْطَعُ يَدُهُ » . [راجع: ۶۷۸۳]

باب: ۱۴- چور کی توبہ کا بیان

[6800] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

(۱۴) بَابُ تُوبَةِ السَّارِقِ

۶۸۰۰ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

نے ایک عورت کا باتحکھ کانے کا حکم دیا۔ حضرت عائشہ رض نے فرمایا: وہ عورت اس کے بعد بھی آتی تھی اور میں اس کی ضروریات کو نبی ﷺ کے حضور پیش کرتی تھی۔ اس عورت نے توبہ کر لی تھی اور اچھی توبہ کا ثبوت دیا تھا۔

حدَّثَنِي أَبْنُ رَهْبَنْ وَهُبَّى عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ، عَنْ غُرْزَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ قَطْعَ يَدَ امْرَأَةٍ. قَالَتْ عَائِشَةَ: وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ فَارْفَعْ حَاجَتَهَا إِلَى النَّبِيِّ فَتَابَتْ وَحَسِنَتْ تَوْبَتْهَا. [راجع: ۲۶۴۸]

[6801] حضرت عبادہ بن صامت رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے چند لوگوں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تو آپ صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے فرمایا: ”میں تم سے اس شرط پر بیعت لیتا ہوں کہ کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہ کرو گے، نہ چوری کے مرتكب ہو گے اور نہ اپنی اولاد کو قتل ہی کرو گے اور اپنے ہاتھوں اور پاؤں سے کسی کے خلاف بہتان نہیں اٹھاؤ گے، نیز بھلے کاموں میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔ تم میں سے جس نے اپنے اس عبد کو پورا کیا اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے اور جو کوئی ان میں کوئی غلطی کر گزرے گا اور دنیا میں اسے سزا دے دی گئی تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ اور اس کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ نے پردہ ڈالا، اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو اسے معاف کر دے۔“

ابو عبد اللہ (الام بخاری رض) نے کہا: جب چور کا باتحکھ کاٹ دیا جائے پھر وہ توبہ کر لے تو اس کی گواہی قبول ہو گی، نیز ہر دو شخص جس پر حد کافی گئی ہو جب وہ توبہ کر لے تو اس کی گواہی قبول کی جائے گی۔

۶۸۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرُّثْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّاصَاتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَأَيْمَنِتْ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ و آله و سلم فِي رَهْطٍ فَقَالَ: «أَبَا يَعْكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرُفُوا، وَلَا تَقْتُلُوا أُولَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوا بِبِهَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَحَدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَأَخْذَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَارَةُ لَهُ وَطَهُورٌ، وَمَنْ سَرَرَهُ اللَّهُ، فَذَلِكَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَبَهُ، وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ». [راجع: ۱۸]

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: إِذَا تَابَ السَّارِقُ بَعْدَ مَا قَطْعَ يَدَهُ قُلْتُ شَهَادَتُهُ، وَكُلُّ مَحْدُودٍ كَذَلِكَ إِذَا تَابَ قُلْتُ شَهَادَتُهُ. [راجع: ۱۸]

(۱۵) بَابُ: كِتَابُ الْمُحَارِبِينَ
مِنْ أَهْلِ الْكُفْرِ وَالرَّدَدِ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: «إِنَّمَا جَزَّا فُلُونَ الَّذِينَ

باب: ۱۵- ان کفار و مرتدین کی سزا کا بیان جو مسلمانوں سے لڑتے ہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جو لوگ اللہ اور اس کے رسول

حدود سے متعلق ادکام و مسائل

سے جنگ کرتے ہیں ان کی جزا یہی ہے۔۔۔“

[6802] حضرت انس بن مالک سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس قبیلہ عکل کے چند آدمی آئے اور اسلام قبول کیا لیکن مدینہ طیبہ کی آب و ہوا ان کو موافق نہ آئی تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم صدقے کے اونٹوں کے پاس رہائش رکھو اور ان کا پیشاب اور دودھ نوش کرو۔ انھوں نے (ایسا) کیا تو سخت یا بہت ہو گئے، لیکن اس کے بعد وہ دین سے برگشتہ ہو گئے اور اونٹوں کے چرواتھوں کو قتل کر کے اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ آپ ﷺ نے ان کی تلاش میں سوار بھیج گئے اور انھیں گرفتار کر کے لے آئے۔ آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں (مخالف سمت سے) کاٹنے کا حکم دیا، نیز ان کی آنکھیں بھی پھوڑ دی گئیں، پھر آپ نے ان کے زخموں پر داغ نہ دیا حتیٰ کہ وہ سک سک کر مر گئے۔

باب: ۱۶- نبی ﷺ نے مرتد ڈاکوؤں کو داغ نہ دیا
حتیٰ کہ وہ مر گئے

[6803] حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اہل عربیہ کے ہاتھ پاؤں (مخالف سمت سے) کاٹنے کا حکم دیا لیکن انھیں داغ نہیں دیا حتیٰ کہ وہ مر گئے۔

باب: ۱۷- مرتد جگجوؤں کو پانی بھی نہ پلایا گیا حتیٰ کہ وہ مر گئے

[6804] حضرت انس بن مالک سے روایت ہے، انھوں نے

بُحَارِبُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَلْأَيَةٌ . [المادة: ۲۳].

۶۸۰۲ - حَدَّثَنَا عَلَيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأُوزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ [قَالَ]: حَدَّثَنِي أَبُو قَلَابَةَ الْجَرْمُوِيَّ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ نَفَرٌ مِّنْ عَكْلٍ فَأَسْلَمُوا، فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ، فَأَمْرَهُمْ أَنْ يَأْتُوا إِلَيَّ الصَّدَقَةَ فَيُشَرِّبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا، فَعَلَوْا فَصَحُّوا، فَارْتَدُوا وَقَتَّلُوا رُعَانَهَا وَاسْتَأْثُرُوا إِلَيْلَ بَعْثَ فِي آثارِهِمْ فَأَتَيْتَهُمْ فَقَطَعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَّلَ أَغْنِيَهُمْ، ثُمَّ لَمْ يَحْسِنُهُمْ حَتَّىٰ مَاتُوا . [راجیع: ۲۲۳]

(۱۶) بَابٌ: لَمْ يَخِسِّمْ النَّبِيُّ ﷺ
الْمُحَارِبِينَ مِنْ أَهْلِ الرَّدَّةِ حَتَّىٰ هَلَكُوا

۶۸۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلَتْ أَبُو يَعْلَمٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنِي الْأُوزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَىٰ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ: أَنَّ النَّبِيِّ ﷺ قَطَعَ الْعُرَيْبَيْنَ وَلَمْ يَحْسِنُهُمْ حَتَّىٰ مَاتُوا . [راجیع: ۲۲۳]

(۱۷) بَابٌ: لَمْ يُسْقَ الْمُرْتَدُونَ الْمُحَارِبِونَ حَتَّىٰ مَاتُوا

۶۸۰۴ - حَدَّثَنَا مُوسَىٰ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ

کہا: قبیلہ عکل کے چند لوگ نبی ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے صدھ میں رہائش رکھی لیکن مدینہ طیبہ کی آب و ہوا انھیں موافق نہ آئی تو انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہمارے لیے کہیں سے دودھ کا بندوبست کر دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہمارے لیے یہ انتظام تو مشکل ہے، البتہ تم رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں کے پاس جا کر رہو، چنانچہ وہ اونٹوں کے پاس آئے اور وہاں ان کا دودھ اور پیشافت پینے لگے۔ پھر صحت مند ہو کر خوب مولے تازے ہو گئے آخراً کار انہوں نے چروا ہے کو قتل کر دیا اور اونٹ ہامک کر لے گئے۔ اس دوران میں نبی ﷺ کے پاس ان کی خبر دینے والا آیا تو آپ نے ان کی تلاش میں چند سواروں کو روادہ کیا۔ ابھی دھوپ زیادہ نہیں پھیلی تھی کہ انھیں گرفتار کر کے آپ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔ آپ ﷺ کے حکم سے لو ہے کی سلانیاں گرم کی گئیں جنہیں آپ نے ان کی آنکھوں میں پھیر دیا، نیزان کے ہاتھ اور پاؤں بھی کاٹ دیے اور انھیں داغ بھی نہ دیا، پھر انھیں گرم پھر ملی زمین پر چینک دیا گیا۔ وہ پانی مانگتے تھے لیکن انھیں پانی نہیں دیا گیا حتیٰ کہ وہ مر گئے۔

(راویٰ حدیث) ابو قاتلہ نے کہا: ان کے ساتھ یہ بر تاؤ اس لیے کیا گیا کہ) انہوں نے چوری کی، چروا ہے کو قتل کیا اور اللہ اور اس کے رسول کے خلاف مسلح ارادات کی۔

باب: 18- نبی ﷺ کے مرتد عسکریت پسندوں کی آنکھوں میں گرم سلانیاں پھیرنے کا بیان

۱۶۸۰۵] حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ قبیلہ عکل کے چند آدمی مدینہ طیبہ آئے تو نبی ﷺ نے ان کے لیے دودھ دینے والی اونٹیوں کا بندوبست کر دیا اور فرمایا کہ وہ اونٹوں کے گلے میں جائیں اور ان کا پیشافت اور دودھ نوش

وہیب، عنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِيمَ رَهْطًا مِنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، كَانُوا فِي الصَّفَةِ، فَاجْتَوَوْا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَبْعَنَا رِسْلًا، فَقَالَ: «إِنَّمَا أَجِدُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْحَمُوا بِأَبْلِيلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ»، فَأَتَوْهَا فَشَرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، حَتَّىٰ صَحُّوَا وَسَمِّنُوا، وَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَأْفُوا الدَّوْدَ، فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّرِيفَ، فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثارِهِمْ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارَ حَتَّىٰ أُتْبَيِّبُهُمْ، فَأَمَرَ بِمَسَابِيرِ فَاحْمِيَّتْ فَكَحَلَّهُمْ بِهَا وَقَطَعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجَلَهُمْ وَمَا حَسَمَهُمْ، ثُمَّ أُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَمَا سُقُوا حَتَّىٰ مَاتُوا.

قالَ أَبُو قَلَابَةَ: سَرَقُوا وَقَتَلُوا، وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ. (راجیع: ۲۲۳)

(۱۸) بَابُ سَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ أَغْيَنَ الْمُحَارِبِينَ

۶۸۰۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَهْطًا مِنْ عُكْلٍ - أُوْ قَالَ: غُرْبَةً، وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ: مِنْ عُكْلٍ - قَدِيمُوا

کریں، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ جب وہ تدرست ہو گئے تو انہوں نے چر واہے کو قتل کر دیا اور انہوں کو ہاک کر لے گئے۔ نبی ﷺ کے پاس یہ خبر صح کے وقت پہنچی تو آپ نے ان کے تعاقب میں سوار دوزائے۔ ابھی دھوپ زیادہ نہیں پہنچی تھی کہ انھیں گرفتار کر کے لایا گیا۔ آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دینے کا حکم دیا اور ان کی آنکھوں میں لو ہے کی گرم سلامیاں پھیری گئیں۔ پھر انھیں پھر یہ گرم میدان میں پھینک دیا گیا۔ وہ پانی مانگتے تھے لیکن انھیں پانی نہ پلا یا گیا۔

ابوقلابہ نے کہا: یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے چوری کی، قتل کیا اور ایمان کے بعد کفر اختیار کیا تھا، نیز انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے خلاف باغیانہ کاروائی کی تھی۔

فائدہ: وہ نک حرام اپنی احسان فراموش نکل۔ ان کے ساتھ جو سلوک ہوا وہ انھی کا کیا دھرا تھا۔ انہوں نے انہوں کے چر واہے کے ساتھ اسی قسم کا برنا و کیا تھا۔

باب: ۱۹- اس شخص کی فضیلت جس نے فاحش کو چھوڑ دیا

[6806] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”سات آدمی ایسے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے سامے نے جگہ دے گا۔ اس دن اس کے سامے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہو گا: عادل حکمران، وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھا ہو، وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھیں بہہ پڑیں، وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے، وہ دو آدمی جو صرف اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں، وہ شخص جسے کوئی بلند مرتبہ اور خوب رو عورت اپنی

الْمَدِينَةَ، فَأَمَرَ رَبُّهُمُ النَّبِيَّ بِكِتَابٍ يَلْقَاهُ وَأَمْرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا، فَيُشَرِّبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَالْأَبْنَاهَا، فَشَرَبُوا حَتَّى إِذَا بَرِئُوا قَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَأْفُوا النَّعْمَ، فَبَلَغَ النَّبِيُّ بِكِتَابٍ عُذْوَةً فَبَعْثَ الْطَّلَبَ فِي إِثْرِهِمْ، فَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ حَتَّى جَيَءَ بِهِمْ، فَأَمَرَ بِهِمْ فَقَطْعَةً أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسُمَّرَ أَعْيُنَهُمْ، فَأَلْقُوا بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ۔ [راجع: ۲۳۳]

(۱۹) بَابُ فَضْلٍ مَنْ تَرَكَ الْفَوَاحِشَ

۶۸۰۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ خَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصَ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ بِكِتَابٍ قَالَ: «سَبْعَةُ يَظْلَمُهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّهِ يَوْمًا لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِيمَامٌ عَادِلٌ، وَشَافِعٌ شَافِعًا فِي عِبَادَةِ اللَّهِ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ فِي حَلَاءٍ فَقَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعْلَقٌ فِي الْمَسْجِدِ، وَرَجُلٌ ثَحَابًا فِي اللَّهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ إِلَى نَفْسِهَا

طرف بلے لیکن وہ کہے: میں اللہ سے ڈرتا ہوں، اور وہ شخص جس نے اس قدر پوشیدہ صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چل سکا کہ دائیں ہاتھ نے کتنا اور کیا صدقہ کیا ہے۔“

[6807] حضرت سہل بن سعد السعیدی رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: بنی رض نے فرمایا: ”جس نے مجھے اپنے دونوں پاؤں کے درمیان (شرماگہ) اور اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان (زبان) کی ضمانت دی تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔“

قال: إِنَّمَا أَخَافُ اللَّهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ [بِصَدَقَةٍ]
فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ سِيمَالُهُ مَا صَنَعَتْ
يَمِينُهُ». [راجح: ۶۶۰]

٦٨٠٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ : حَدَّثَنَا
عُمَرُ بْنُ عَلَيْهِ ح : وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةً : حَدَّثَنَا
عُمَرُ بْنُ عَلَيْهِ : حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ
سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : مَنْ تَوَكَّلَ
لِي مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ تَوَكَّلْتَ لَهُ
بِالْجَهَنَّمَ». [راجح: ۶۴۷۴]

باب: 20- زانوں کے گناہ کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”وہ زنانہیں کرتے۔“ نیز فرمایا: ”تم زنا کے قریب بھی نہ جاؤ بلاشبہ وہ بیشہ سے بے حیائی اور براراستہ ہے۔“

[6808] حضرت انس رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں تحسین ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جو میں نے نبی رض سے کی ہے اور یہ حدیث میرے بعد تحسین اور کوئی بھی بیان نہیں کرے گا۔ میں نے نبی رض سے سنا، آپ فرمارے تھے: ”اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی یا فرمایا: قیامت کی علامات میں سے ہے کہ علم الھالیا جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی، شراب کا دور دورہ ہو گا، زنا عام ہو گا، مرد کم ہوتے جائیں گے اور عورتوں کی کثرت ہو گی حتیٰ کہ پچاس عورتوں کا انتظام کرنے والا ایک شخص ہو گا۔“

(٢٠) بَابِ إِثْمِ الزُّنَاقِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : «وَلَا يَرْتُونَ»
[الفرقان: ٦٨] «وَلَا تَرْبُوَا الْزِنَقَ إِنَّمَا كَانَ فَحِشَةً
وَسَاءَةَ سَيِّلًا» [الاسراء: ٣٢]

٦٨٠٨ - حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَيْبٍ : حَدَّثَنَا هَمَامٌ
عَنْ قَتَادَةَ : أَخْبَرَنَا أَنَّسُ قَالَ: لَا حَدَّثَنَا كُمْ
حَدِيدًا لَا يُحَدِّثُكُمُهُ أَحَدٌ بَعْدِي ، سَمِعْتُهُ مِنْ
النَّبِيِّ ﷺ : سَمِعْتُ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ : (لَا تَقُومُ
السَّاعَةُ - وَإِمَّا قَالَ : مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ - أَنْ
يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرَ الْجَهَلُ، وَيُشَرَّبَ الْخَمْرُ،
وَيَظْهَرَ الرِّزْنَا، وَيَقْلُ الرِّجَالُ، وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ
حَتَّى يَكُونَ لِلْخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقِيمُ الْوَاحِدُ).

[راجح: ۸۰]

❖ فائدہ: زنا کے قریب نہ جانے کا مقصد اس کے مقدمات سے پرہیز کرنا ہے، مثلاً: نظر بازی کرنا، ہاتھ لگانا یا بوس و کنار کرنا، یا ایسے کام ہیں جو زنا تو نہیں لیکن زنا تک پہنچاتے ہیں۔ قرب قیامت کے وقت زنا عام ہو جائے گا کہ اسے چھپا کر نہیں کیا

حدود سے متعلق احکام و مسائل جائے گا بلکہ علایی گلی کو چوں میں اس کا ارتکاب ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قرب قیامت کے وقت اسی چیزیں بکثرت دستیاب ہوں گی جو زنا اور بدکاری کا پیش خیز ہوں گی، جس سے زنا کی وبا عام ہو جائے گی۔

۶۸۰۹] حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ جب زنا کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا، جب وہ چوری کرتا ہے تو اس وقت مومن نہیں رہتا، جب وہ شراب نوشی کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا اور جب قتل ناحق کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا۔“

۶۸۱۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُشْتِيُّ: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا الْفَضِيلُ بْنُ عَزْوَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَرْبِّنِي الْعَبْدُ حِينَ يَرْبِّنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ».

عکرمہ نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رض سے پوچھا: ایمان اس سے کیسے ڈال لیا جاتا ہے؟ انھوں نے اپنی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر پھر انھیں الگ کیا اور فرمایا: اس طرح۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو ایمان اس کے پاس لوٹ آتا ہے، پھر انھوں نے اپنی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر فرمایا کہ اس طرح واپس آ جاتا ہے۔

۶۸۱۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: كَيْفَ يُنْزَعُ مِنْهُ الْإِيمَانُ؟ قَالَ: هَكَذَا، وَشَبَّئِكَ بَيْنَ أَصَابِيعِهِ ثُمَّ أَخْرَجَهَا، فَإِنْ تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هَكَذَا، وَشَبَّئِكَ بَيْنَ أَصَابِيعِهِ. [راجح: ۲۷۸۲]

۶۸۱۰] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا۔ چوری کرنے والا جب چوری کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا۔ اور شرابی جب شراب نوشی کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا۔ پھر ان سب آدمیوں کے لیے توبہ کا دروازہ بہر حال کھلا رہتا ہے۔“

۶۸۱۱ - حَدَّثَنَا آدُمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَرْبِّنِي الرَّازِيُّ حِينَ يَرْبِّنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَالْتَّوْبَةُ مَعْرُوفَةٌ بَعْدُ». [راجح: ۲۴۷۵]

فائدہ: ان روایات میں زنا کی علیینی کو بیان کیا گیا ہے کہ حالت زنا میں انسان اور ایمان سے محروم ہو جاتا ہے۔ اگر اسی حالت میں مر جائے تو ایمان سے محروم ہو کر مرتا ہے۔

۶۸۱۱] حضرت عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے،

۶۸۱۲ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلَيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

انھوں نے کہا: میں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! کون سا
گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ کہ تم اللہ کے
ساتھ کسی کو شریک بناؤ، حالانکہ اس نے تھیں پیدا کیا ہے۔“
میں نے پوچھا: اس کے بعد کون سا گناہ عظیم تر ہے؟ آپ
نے فرمایا: ”یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس لیے قتل کرو کہ وہ تمہارے
ساتھ کھانا کھانے میں شریک ہوں گے۔“ میں نے پوچھا:
اس کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تمہارا
ایسے یہ وسی کی بیوی سے بدکاری کرنا۔“

یحییٰ نے بیان کیا: ان سے سفیان نے بیان کیا، ان سے واصل نے بیان کیا، ان سے ابو والی نے اور ان سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا: اللہ کے رسول! پھر اس حدیث کی طرح بیان کیا۔

عمرو نے کہا: پھر میں نے اس حدیث کا ذکر عبدالرحمٰن بن مهدی سے کیا، انہوں نے سفیان ثوری سے، انہوں نے اعْمَش، منصور اور واصل سے، ان سب نے ابو واش سے، انہوں نے ابو میسرہ سے بیان کیا۔ عبدالرحمٰن بن مهدی نے کہا: تم اس سند کو جانے دو، اسے چھوڑ دو۔

باب: 21- شادی شدہ زانی کو سنگار کرتا

حسن بھری نے کہا: جس نے اپنی بہن سے زنا کیا، اس کی حد بھی زنا کی حد ہے۔

❖ فائدہ: احسان، یعنی شادی شدہ سے مراد وہ عاقل، بالغ اور آزاد مسلمان ہے جو نکاح صحیح کے بعد اپنی بیوی سے ہم بستر ہو چکا ہو، ایسا آدمی جب بدکاری کا ارتکاب کرے تو اسے رجم کرنا چاہیے۔ حافظ ابن حجر عسقلان نے شارح بخاری ابن بطال کے حوالے سے لکھا ہے: اس امر پر تمام صحابہ کرام شافعی اور انہم عظام عالم یقین کا اتفاق ہے کہ شادی شدہ مرد یا عورت جب دیدہ دانست اپنے اختیار سے بدکاری کرے تو اس کی سزا استگفار کرنایے۔

[6812] حضرت علیؑ سے روایت ہے، جب انھوں

ابن سعید: حدثنا شفياً قال: حدثني منصور
وسليمان عن أبي وايل، عن أبي ميسرة، عن
عبد الله رضي الله عنه قال: قلت: يا رسول
الله! أي الذنب أعظم؟ قال: «أن تجعل الله
بندًا وهو خلقك»، قلت: ثم أي؟ قال: «أن
تقتل ولدك [من] أجل أن يطعم معك»،
قلت: ثم أي؟ قال: «أن تزاني حليلة
جارك»، [راجع: ٤٤٧٧]

فَالْيَحْيَىٰ : وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنِي
وَاصْلُ عَنْ أَبِي وَاثِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ : قُلْتُ : يَا
رَسُولَ اللَّهِ ، مَثْلُهُ .

قَالَ عُمَرُ : فَذَكِّرْتُهُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَ
حَدَّثَنَا عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورِ
وَوَاصِلِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ قَالَ :
دَعْهُ دَعْهُ .

(٢١) بَابُ رَجْمِ الْمُخْصَنِ

وَقَالَ الْحَسَنُ: مَنْ زَانِي بِأَخْرِيهِ فَحَدَّهُ حَدُّ
الرَّازِي.

❖ فائدہ: احسان، یعنی شادی شدہ سے مراد وہ عاقل، بالغ اور آزاد مسلمان ہے جو نکاح صحیح کے بعد اپنی بیوی سے ہم بستر ہو چکا ہو، ایسا آدمی جب بدکاری کا ارتکاب کرے تو اسے رجم کرنا چاہیے۔ حافظ ابن حجر عسقلان نے شارح بخاری ابن بطال کے حوالے سے لکھا ہے: اس امر پر تمام صحابہ کرام شافعی اور انہم عظام یزقش کا اتفاق ہے کہ شادی شدہ مرد یا عورت جب دیدہ دانست اینے اختیار سے بدکاری کرے تو اس کی سزا استگفار کرنائے۔

٦٨١٢ - حَدَّثَنَا أَدْمُونْ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا

حدود سے متعلق ادکام و مسائل

سَلَمَةُ بْنُ كَهْيَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ
[يُحَدِّثُ] عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ رَجَمَ
الْمَرْأَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ: قَدْ رَجَمْتُهَا بِسُسَةٍ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[6813] سلیمان شبائی سے روایت ہے، انہوں نے کہا:
میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اویٰ بن عثیمین سے پوچھا: کیا
رسول اللہ ﷺ نے کسی کو رجم کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہا۔
میں نے کہا: سورۃ نور کے نازل ہونے سے پہلے یا بعد؟
انہوں نے فرمایا: یہ مجھے معلوم نہیں۔

[6840] ۶۸۱۳ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا حَالِدٌ عَنِ
الشَّيْبَانِيِّ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُوْفَىٰ: هَلْ
رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: قَبْلَ
سُورَةِ النُّورِ أَمْ بَعْدُ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي. (انظر:

﴿فَاكِدْهُ﴾ حقیقت یہ ہے کہ جن آیات میں صرف سوکوڑوں کا ذکر ہے ان کا نزول مراتیٰ رجم سے پہلے ہے کیونکہ یہ سورت
6: بھری میں نازل ہوئی ہے اور رجم کے راوی حضرت ابو ہریرہ رض ہیں جو فتح نیبر کے موقع پر سات بھری میں مسلمان ہوئے
تھے۔ اس طرح رجم سے متعلقہ دافعے کی روایت حضرت ابن عباس رض سے بھی مردی ہے۔ ^۱ اور حضرت ابن عباس رض اپنی
والدہ کے ہمراہ فوج بھری میں مدینہ طیبہ تشریف لائے تھے۔

[6814] حضرت جابر بن عبد اللہ رض سے روایت ہے
کہ قبلہ اسلام کا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں
حاضر ہوا اور آپ سے کہا کہ اس نے زنا کیا ہے اور اپنے
آپ پر چار شہادتیں پیش کیں تو رسول اللہ ﷺ نے اس
کے متعلق رجم کا حکم دیا، چنانچہ اسے سنگار کیا گیا جبکہ وہ
شادی شدہ تھا۔

[6841] ۶۸۱۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقاَبِلٍ: أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا يُوسُفُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ
[قَالَ]: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،
عَنْ حَاجِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ
أَسْلَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَدَّدَهُ أَنَّهُ قَدْ زَانَ،
فَشَهَدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، فَأَمْرَرَ يَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْجَمَ وَكَانَ قَدْ أَحْصَنَّ. (راجع:

[۵۲۷۰]

باب : 22- پاکل مرد یا عورت کو سنگار نہیں کیا
جائے گا

(۲۲) بَابٌ: لَا يُرْجِمُ الْمَجْنُونُ وَالْمَجْنُونَةُ

۱ صاحیح البخاری، حدیث: 6824. ۲ فتح الباری: 12/147.

حضرت علیؑ نے سیدنا عمرؓ سے کہا: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ دیوانہ، ہوش آنے تک، بچ، بالغ ہونے تک اور سونے والا، بیدار ہونے تک مرفوع القلم ہے۔

وقالَ عَلَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَمَا عِلِّمْتَ أَنَّ الْقَلْمَ رُفِعَ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّىٰ يُفِيقَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّىٰ يُدْرِكَ، وَعَنِ النَّاسِ حَتَّىٰ يَسْتَقِطُ؟

فائدہ: حضرت عمرؓ کے پاس ایک دیوانی زنا کار عورت لائی گئی جو زنا سے حاملہ تھی تو انہوں نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا، اس وقت حضرت علیؑ نے یہ مذکورہ بالا الفاظ کہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر دیوانہ مرد یا عورت حالت دیوانگی میں زنا کریں تو بالاجماع انہیں رجم نہیں کیا جائے گا۔

[6815] حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپؐ مسجد میں تشریف فرماتے۔ اس نے کہا: اللہ کے رسول امیں نے زنا کیا ہے۔ آپؐ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ پھر اس نے یہ بات چار دفعہ دہرائی۔ جب اس نے چار مرتبہ اپنے خلاف گواہی دی تو نبی ﷺ نے اسے بلا یا اور دریافت فرمایا: ”کیا تو دیوانہ ہے؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپؐ نے دریافت فرمایا: ”کیا تو شادی شدہ ہے؟“ اس نے کہا: ہاں۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے لے جاؤ اور سنگسار کروو۔“

٦٨١٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا الْيَثْرَى عَنْ عَفَّيْلٍ، عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَلَّى رَجُلٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَئَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّىٰ رَدَّدَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَلِيَّكَ جُنُونٌ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَهَلْ أَخْصَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذْهَبُوا إِلَيْهِ فَارْجُمُوهُ». [راجع: ۵۲۷۱]

[6816] حضرت جابرؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اسے رجم کیا تھا۔ ہم نے اسے آبادی سے باہر عید گاہ کے پاس رجم کیا تھا۔ جب اس کو پھر پڑے تو بھاگ نکلا، لیکن ہم نے حرہ کے پاس اسے پالیا اور وہیں سنگسار کر دیا۔

٦٨١٦ - قَالَ أَبْنُ شَهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمْتُهُ، فَرَجَمْتَنَاهُ بِالْمُصْلِيِّ، فَلَمَّا أَذْلَقْتُهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ، فَأَذْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ. [راجع: ۵۲۷۰]

حدود سے متعلق ادکام و مسائل

6817] حضرت عائشہؓؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہؓؒ نے ایک بچے کے متعلق جھگڑا کیا تو نبی ﷺ نے فیصلہ فرمایا: ”اے عبد بن زمعہ! بچہ تم لے لو کیونکہ بچہ صاحب فراش کا ہوتا ہے۔ اے سودہ! تم اس سے پرداہ کیا کرو۔“

قتبیہ سے لیٹھ نے یہ اضافہ بیان کیا ہے: ”زانی کے حصے میں پھرولوں کی سزا ہے۔“

6818] حضرت ابو ہریرہؓؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”بچہ صاحب فراش کا ہے اور حرام کار کے لیے پھرولوں کی سزا ہے۔“

6817 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا الْيَثُّ عنْ أَبْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَزْرَوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتِ: اخْتَصَّ سَعْدٌ وَابْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سُودَةَ».

زاد لَنَا فُتْيَّةٌ عَنِ الْيَثِّ: «وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ». [راجع: ۲۰۵]

6818 - حَدَّثَنَا أَدَمُ: حَدَّثَنَا شُعبَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ».

[راجع: ۶۷۵۰]

باب: 24- بلاط میں رجم کرنا

(٢٤) بَابُ الرَّاجِمِ فِي الْبَلَاطِ

6819] حضرت ابن عمرؓؒ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک یہودی مرد اور یہودی عورت کو لایا گیا جنھوں نے زنا کیا تھا۔ آپ ﷺ نے ان سے دریافت کیا: ”تم اپنی کتاب (تورات) میں اس کی سزا کیا پاتے ہو؟“ انھوں نے کہا: ہمارے علماء نے اس جرم کی سزا بھرے کو کالا کرنا اور گدھے پر اثاثاً سوار کرنا تجویز کر لگی ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلامؓؒ نے کہا: اللہ کے رسول! انھیں تورات لانے کا کہیں۔ تورات لائی گئی تو ان میں سے ایک شخص نے آیت رجم پر اپنا باتھ رکھ دیا اور اس کے آگے پیچھے کی آیات پڑھنے لگا۔ حضرت عبداللہ بن سلامؓؒ نے اسے کہا: اپنا باتھ اٹھاؤ، کیا دیکھتے ہیں کہ آیت رجم اس کے باتھ کے نیچے تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق حکم دیا تو ان دونوں کو سنگسار کر دیا گیا۔ حضرت ابن عمرؓؒ نے فرمایا:

6819 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ [بْنِ كَرَامَةَ]: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلُدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِيَهُودِيَّةَ وَبَيْهُودِيَّةَ قَدْ أَحْدَثَ جَمِيعًا، فَقَالَ لَهُمْ: «مَا تَعْدُونَ فِي كِتَابِكُمْ؟» قَالُوا: إِنَّ أَخْبَارَنَا أَخْدَثُوا تَحْمِيمَ الْوَجْهِ وَالتَّجْبِيَّةِ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَبْنُ سَلَامَ: أُدْعُهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِالْتَّوْرَاءِ، فَأُتَيْتُ بِهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّاجِمِ وَجَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ أَبْنُ سَلَامَ: ارْفِعْ يَدَكَ، فَإِذَا آيَةُ الرَّاجِمِ تَخْتَ يَدِهِ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَجِمَا. قَالَ أَبْنُ عُمَرَ: فَرِجَمَا عِنْدَ الْبَلَاطِ، فَرَأَيْتُ الْيَهُودِيَّ

انھیں بلاط کے پاس رجم کیا گیا تھا۔ میں نے یہودی آشنا کو دیکھا کہ وہ اپنی داشت کو پچانے کے لیے اس پر بھک بھک پڑتا تھا۔

أَجْنَانًا عَلَيْهَا . [راجع: ١٣٢٩]

❖ فائدہ: مسجد نبوی کے دروازے کے سامنے بازار تک ایک میدانی علاقہ تھا جس پر پتھر وغیرہ بچھے ہوئے تھے اسی جگہ کا نام بلاط تھا۔ امام بخاری رض کا مقصد یہ ہے کہ رجم کی سزا دینے کے لیے کوئی خاص جگہ مقرر نہ تھی بلکہ کبھی عید گاہ میں رجم کیا جاتا اور کبھی مقام بلاط میں زانی کو سنگار کر کے نیست و نابود کیا جاتا۔

باب: 25- عید گاہ میں رجم کرنا

[6820] حضرت جابر رض سے روایت ہے کہ قبیلہ سلیمان کا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور زندگانی کا اقرار کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا تھی کہ اس نے اپنے خلاف چار مرتبہ گواہی دی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: ”کیا تو دیوانہ ہو گیا ہے؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تو شادی شدہ ہے؟“ اس نے کہا: بھی ہاں۔ پھر آپ نے اس کے متعلق حکم دیا تو اسے عید گاہ میں سنگار کر دیا گیا۔ جب اس پر پتھر پڑے تو بھاگ نکلا لیکن اسے پکڑ لیا گیا اور رجم کیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق کلمہ خیر کہا اور اس کا جنازہ بھی پڑھا۔

یونس اور ابن جریج نے امام زہری سے نماز جنازہ پڑھنے کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

ابو عبد اللہ (امام بخاری رض) سے پوچھا گیا کہ نماز جنازہ پڑھنے کے الفاظ ثابت ہیں یا نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: معمراً نے انھیں بیان کیا ہے۔ پھر ان سے پوچھا گیا: معمراً کے علاوہ کسی دوسرے راوی نے بھی ان الفاظ کو بیان کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔

(۲۵) بَابُ الرَّجْمِ بِالْمُصْلِي

٦٨٢٠ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَشْلَمَ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْرَفَ بِإِلَزَنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَاتِبٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (أَبِيكَ جُنُونٌ؟) قَالَ: لَا، قَالَ: (آخْصَتْ؟) قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ فَرُوجَمَ بِالْمُصْلِي، فَلَمَّا أَذْلَقَهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ، فَأَدْرَكَ فَرُوجَمَ حَتَّى مَاتَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ.

وَلَمْ يُقْلِلْ يُونُسُ وَابْنُ جُرَيْجَ عَنِ الزُّهْرِيِّ: وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ . [راجع: ٥٢٧٠]

شیل ابُو عَبْدِ اللَّهِ هَلْ قَوْلُهُ: فَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ يَصْحُحُ أَمْ لَا؟ قَالَ: رَوَاهُ مَعْمَرٌ، قِيلَ لَهُ: هَلْ رَوَاهُ غَيْرُ مَعْمَرٍ؟ قَالَ: لَا .

باب: 26- جس نے ایسے گناہ کا ارتکاب کیا جس پر حد لا گوئیں ہوتی اگر وہ فتوی پوچھنے کے لیے امام کو خبر دے تو گناہ سے توبہ کے بعد اسے کوئی سزا نہیں دی جائے گی

حضرت عطاء نے کہا: نبی ﷺ نے ایسی صورت میں کوئی سزا نہیں دی تھی۔ ابن حرثی نے کہا: آپ ﷺ نے اس شخص کو کوئی سزا نہیں دی جس نے بحالت روزہ رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا تھا۔ حضرت عمر بن الخطاب نے بھی حالت احرام میں ہرن شکار کرنے والے کو کوئی سزا نہیں دی تھی۔ اس مسئلے میں ابو عثمان نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی ﷺ سے ایک روایت بھی بیان کی ہے۔

[6821] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رمضان المبارک میں (بحالت روزہ) اپنی بیوی سے جماع کر لیا، پھر اس نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو غلام پاتا ہے؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تو دو ماہ کے روزے رکھ سکتا ہے؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”پھر تو ساخ مساکین کو کھانا کھلا۔“

[6822] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد بیوی میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: ”میں تو جمل بھن گیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا بات ہے؟“ اس نے کہا: میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(اس کی تلافی کے لیے) صدقہ کر،“ اس نے کہا: میرے پاس تو کچھ نہیں ہے۔ وہ بیٹھ گیا۔ اس دوران میں ایک آدمی اپنا گدھا ہاتھا ہوا آیا، اس کے پاس

(۲۶) بَابُ مَنْ أَصَابَ ذَبِيْهَا دُونَ الْحَدْدِ فَأَخْبَرَ الْإِمَامَ فَلَا عَقُوبَةَ عَلَيْهِ بَعْدَ التَّوْبَةِ إِذَا جَاءَ مُسْتَفْتِيًّا

فَالْعَطَاءُ: لَمْ يُعَاقِبْ النَّبِيَّ بِهِ. وَقَالَ ابْنُ حُرَيْبَعْ: وَلَمْ يُعَاقِبْ الْذِي جَاءَ فِي رَمَضَانَ، وَلَمْ يُعَاقِبْ عُمَرَ صَاحِبَ الظَّبْئِيْ، وَفِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ بِهِ.

۶۸۲۱ - حَدَّثَنَا قُتْبَيْهُ: حَدَّثَنَا الْمَلِيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِأَمْرِ أَبِيهِ فِي رَمَضَانَ فَاسْتَفْتَنِي رَسُولُ اللَّهِ بِهِ فَقَالَ: ”هَلْ تَجِدُ رَقْبَةً؟“ قَالَ: لَا، قَالَ: ”هَلْ تَسْتَطِعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ؟“ قَالَ: لَا، قَالَ: ”فَأَطْعِمْ سَتِينَ مِسْكِينًا“. (راجیع: ۱۹۳۶)

۶۸۲۲ - وَقَالَ النَّبِيُّ: عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ الرَّبِيْرِ، عَنْ عَبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّبِيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَتَى رَجُلُ النَّبِيِّ بِهِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: احْتَرَفْتُ، قَالَ: ”إِمَّا ذَاكَ؟“ قَالَ: وَقَعَتْ بِأَمْرِ أَبِيهِ فِي رَمَضَانَ، قَالَ لَهُ: ”تَصَدَّقْ“، قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ، فَجَلَسَ

غسلہ تھا..... راویٰ حدیث عبدالرحمٰن نے کہا: مجھے معلوم نہیں، اس پر کون سا غسلہ تھا..... وہ شخص نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: ”جلنے والا کہاں ہے؟“ اس نے کہا: میں ادھر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”اسے لے جاؤ اور صدقہ کر دو۔“ اس نے کہا: اپنے سے زیادہ محتاج پر صدقہ کرو؟ میرے اہل و عیال کے پاس کھانا نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”چلو تم ہی کھالو۔“

ابو عبد اللہ (امام بخاری رض) نے کہا: پہلی حدیث (حدیث ابو ہریرہ) زیادہ واضح ہے، اس میں ہے: ”اپنے اہل و عیال کو کھلا دو۔“

باب: 27- جس نے غیر واضح طور پر حد کا اقرار کیا تو کیا امام اس کی پردہ پوشی کر سکتا ہے؟

[6823] حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نبی ﷺ کے پاس تھا کہ آپ کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر کہا: اللہ کے رسول! مجھ پر حد واجب ہو چکی ہے، آپ اسے مجھ پر جاری فرمائیں۔ آپ ﷺ نے اس کے متعلق مزید پوچھ چکھنیں کی، پھر نماز کا وقت ہو گیا تو اس شخص نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب نبی ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ شخص آپ کے پاس گیا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! مجھ پر حد واجب ہو گئی ہے، آپ کتاب اللہ کے مطابق اسے مجھ پر جاری کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟“ اس نے کہا: ہاں پڑھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شکر اللہ تعالیٰ نے تیرا گناہ معاف کر دیا ہے، یا فرمایا: تیری حد معاف کر دی ہے۔“

فَأَتَاهُ إِنْسَانٌ يَسْوُقُ حِمَارًا وَمَعَهُ طَعَامٌ - فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: مَا أَدْرِي مَا هُوَ؟ - إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «أَيْنَ الْمُحْشَرُ؟» فَقَالَ: هَا أَنَا ذَا، قَالَ: «حُذْ هَذَا فَتَصَدِّقُ بِهِ»، قَالَ: عَلَى أَحْوَاجِنِي؟ مَا لِأَهْلِي طَعَامٌ، قَالَ: «فَكُلُوا». [راجح: ۱۹۳۵]

قالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ أَبْيَنُ: قَوْلُهُ: «أَطْعِمُ أَهْلَكَ».

(۲۷) بَابٌ : إِذَا أَفَرَّ بِالْحَدَّ وَلَمْ يُبَيِّنْ ، هَلْ لِإِلَامِ أَنْ يَسْتَرِ عَلَيْهِ؟

۶۸۲۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَدْوُسِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَاصِمِ الْكَلَابِيِّ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَصْبَتُ حَدًّا فَأَقْمِهُ عَلَيَّ، قَالَ: وَلَمْ يَسْأَلُهُ عَنْهُ، قَالَ: وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ قَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَصْبَتُ حَدًّا فَأَقْمِهُ فِي كِتَابَ اللَّهِ، قَالَ: أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعْنَاهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ، أَوْ قَالَ: حَدَّكَ.

باب: 28- کیا امام اقرار کرنے والے سے کہے کہ تو
نے ہاتھ لگایا ہو گایا اشارہ کیا ہو گا

(۲۸) بَابٌ : هَلْ يَقُولُ الْإِمَامُ لِلْمُفْرِّضِ : لَعَلَّكَ
لَمْسْتَ أَوْ عَمِرْتَ

[6824] حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: جب حضرت ماعز بن مالک رض کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: ”شاید تو نے بوس لیا ہو گا یا اشارہ کیا ہو گا یا نظر بازی کی ہو گی؟“ انہوں نے کہا: اللہ کے رسول انہیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تو نے اس سے جماعت کیا ہے؟“ آپ نے اس مرتبہ اشارے یا کنانے سے کام نہیں لیا۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ نے انہیں سنکار کرنے کا حکم دیا۔

۶۸۲۴ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفَرِيُّ : حَدَّثَنَا وَهُنْ بْنُ جَرِيرٍ : حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ : سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيمَ عَنْ عَكْرَمَةَ . عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَمَّا أَتَى مَاعِزَ ابْنُ مَالِكٍ الَّذِي يَقُولُ لَهُ : «الْعَلَّكَ قَبَّلَتْ أَوْ عَمِرْتَ أَوْ نَظَرْتَ؟» قَالَ : لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ . قَالَ : أَنْكَثْتَهَا؟ لَا يَكُنْيِ . قَالَ : فَعِنْدَ ذَلِكَ أَمْرٌ بِرَجْمِهِ .

فائدہ: معلوم ہوا کہ قاضی کے لیے زنا کا اقرار کرنے والے کو تلقین کرنا جائز ہے تاکہ وہ اپنا دفاع کر سکے کیونکہ زنا کا اطلاق نظر بازی اور بوس و کنار پر بھی ہوتا ہے، پھر دونوں الفاظ میں زنا کرنے کی وضاحت کرائے کیونکہ اشارات و کنایات سے حدود ثابت نہیں ہوتیں۔

باب: 29- اقرار کرنے والے سے قاضی کا سوال
کرنا: کیا تو شادی شدہ ہے؟

(۲۹) بَابٌ سُؤَالُ الْإِمَامِ الْمُفْرِّضِ : هَلْ
أَخْصَنْتَ؟

[6825] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالم کے پاس عام لوگوں میں سے ایک آدمی آیا جبکہ آپ اس وقت مسجد میں تشریف فرماتھے۔ اس نے آپ کو بآواز بلند پکارا: اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے۔ اس کی مراد خود اپنی ذات تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسالم نے اس سے اپنا نہ پھیر لیا۔ وہ بھی اسی طرف مڑا جس طرف آپ کارخ انور تھا۔ اس نے پھر کہا: اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسالم نے اپنا چہرہ انور و مسری طرف کر لیا۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسالم کے چہرہ انور کے اس طرف سے آیا جس طرف آپ

۶۸۲۵ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفَيْرٍ قَالَ : حَدَّثَنِي الْيَتُّ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ أَبِنِ شَهَابٍ ، عَنْ أَبِنِ الْمُسَبِّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ : أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ : أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسالم رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ ، فَنَادَاهُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي زَيَّتُ - يُرِيدُ نَفْسَهُ - فَأَغْرَضَ عَنْهُ الَّذِي صلی اللہ علیہ وسالم فَتَسْحَى لِشَقٍّ وَجْهِهِ الَّذِي أَغْرَضَ قِيلَهُ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي زَيَّتُ ، فَأَغْرَضَ عَنْهُ فَجَاءَ لِشَقٍّ وَجْهِ الَّذِي صلی اللہ علیہ وسالم أَغْرَضَ عَنْهُ ،

نے چہرہ پھیرا تھا۔ جب اس نے چار مرتبہ اپنے گناہ کا اقرار کر لیا تو نبی ﷺ نے اسے اپنے پاس بلایا اور پوچھا: ”کیا تو پاگل ہے؟“ اس نے کہا: اللہ کے رسول! نہیں، پاگل نہیں ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تو شادی شدہ ہے؟“ اس نے کہا: اللہ کے رسول! ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے لے جاؤ اور سنگار کر دو۔“

[6826] حضرت جابر بن عیاض سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے اسے سنگار کیا۔ ہم نے اسے عیدگاہ میں رجم کیا۔ جب اس پر پھر وہ کی بارش ہوئی تو بھاگ کھڑا ہوا لیکن ہم نے اسے مدینہ منورہ کی پھریلی زمین میں جالیا اور وہیں اس کو سنگار کر دیا۔

باب: 30- زنا کا اقرار کرنا

[6827] حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد بن عیاش سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے پاس تھے کہ اس دوران میں ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا: اللہ کے رسول! میں آپ کو تم دیتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کریں۔ پھر اس کا مخالف کھڑا ہوا وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا..... اس نے بھی کہا: واقعی آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کریں اور مجھے لگنگوکی اجازت دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بات کرو۔“ اس نے کہا: میرا بیٹا اس شخص کا ملازم تھا، اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا۔ میں نے اس کی طرف سے سو بکری اور ایک خادم بطور فدیہ دیا۔ پھر میں نے اہل علم حضرات سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر سوکوڑے اور ایک سال جلاوطنی کی سزا واجب ہے۔

فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَلِكَ جُنُونٌ؟»، قَالَ: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: «أَخْحَصْتَ؟»، قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «إذْهَبُوا فَأَرْجُمُوهُ». [راجع: ۱۵۲۷۱]

[6826] - قَالَ ابْنُ شَهَابٍ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ حَاجِرًا قَالَ: فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمْتُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلِّيِّ، فَلَمَّا أَدْلَفْتُهُ الْحِجَارَةَ جَمَرَ، حَتَّى أَدْرَكَنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ. [راجع: ۱۵۲۷۰]

(۳۰) بَابُ الْأَغْرَافِ بِالرَّبَّا

[6828] حَدَّثَنَا عَلَيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفِيَّانُ قَالَ: حَفِظْنَا مِنْ فِي الرُّهْبَرِيِّ، قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْيَدُ اللَّهِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ حَالِدٍ قَالَا: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ رَجُلٌ قَالَ: أَنْشَدْنَا اللَّهَ إِلَّا مَا قَضَيْتَ بِنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، فَقَامَ حَضْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَهُ مِنْهُ فَقَالَ: أَفْضِلُ بَنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَثْدَنْ لَيِّ، قَالَ: «قُلْ»، قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيْفًا عَلَى هُذَا، فَرَأَى بِإِمْرِ أَبِيهِ، فَأَفْتَدَيْتُهُ مِنْهُ بِمَا تَهْبِطُ شَاءَ وَخَادِمٌ، ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، فَأَخْبَرُوْنِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدٌ مِيَاهَةٌ وَتَغْرِيبٌ عَامٌ، وَعَلَى امْرَأَيْهِ الرَّجْمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَالَّذِي نَهَىٰ بِيَدِهِ! لَأَقْضِيَنَّ بِيَكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ،

اور اس کی بیوی کو سنگار کرنا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم ہے اس ذات کی جس کے ساتھ میں میری جان ہے! میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ کروں گا، سو بکریاں اور خادم تجھے واپس ملیں گے، نیز تمہارے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لیے اسے جلاوطن کیا جائے گا۔ اے انہیں! کل صبح تم اس کی بیوی کے پاس جاؤ، اگر وہ زنا کا اعتراف کرے تو اسے سنگار کر دو۔“ چنانچہ وہ صبح کے وقت اس عورت کے پاس گئے تو اس نے زنا کا اعتراف کر لیا تو انہوں نے اسے رجم کر دیا۔

علی بن عبد اللہ کہتے ہیں: میں نے سفیان بن عینہ سے پوچھا: اس شخص نے یہ نہیں کہا کہ مجھے اہل علم نے بتایا ہے کہ میرے بیٹے پر رجم ہے۔ انہوں نے کہا: مجھے اس کے متعلق شک ہے کہ زہری سے میں نے سنا ہے یا نہیں، اس لیے میں اسے کبھی بیان کر دیتا ہوں اور کبھی خاموشی اختیار کرتا ہوں۔

[6829] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: حضرت عمر بن عثمان نے فرمایا: مجھے اندریشہ ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مبادا کوئی شخص کہدے ہے کہ کتاب اللہ میں تو ہمیں رجم کا حکم کہیں نہیں ملتا، اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فریضے کو ترک کرنے کے باعث گراہ ہو جائے گا۔ آگاہ رہو! رجم کا قانون ہر اس شخص پر لاگو ہے جو زنا کرے اور شادی شدہ ہو بشرطیکہ گواہی سے ثابت ہو جائے، یا حمل ظاہر ہو یا وہ خود اقرار کرے۔

سفیان نے کہا: مجھے اس طرح یاد ہے کہ آگاہ رہو! رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور آپ کے بعد ہم نے رجم کیا ہے۔

الْمِائَةُ شَاهِيْهُ وَالْخَادِمُ رَدُّ [عَلَيْكَ]، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَاغْدُ يَا أُنْبِيُّ عَلَى امْرَأَةٍ هُذَا فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَأَرْجُمُهَا، فَعَدَا عَلَيْهَا فَاغْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا .

فَلَمْ يَقُلْ لِسُمِيَّانَ، لَمْ يَقُلْ : فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّاجِمَ، فَقَالَ: أَشْكُ فِيهَا مِنَ الرُّهْرِيَّ، فَرَبِّمَا فُلِتُّهَا وَرَبِّمَا سَكَثَ . [راجیع: ۲۳۱۴، ۲۳۱۵]

۶۸۲۹ - حَدَّثَنَا عَلَيْهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفِيَّانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لَقَدْ حَشِبَتْ أَنْ يَطْلُوَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ حَتَّى يَقُولَ فَائِلٌ: لَا نَجِدُ الرَّاجِمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ، فَيَضْلُّوا بِتَرْكِ فِرِيقَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ، أَلَا وَإِنَّ الرَّاجِمَ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَانَ وَقَدْ أَخْصَنَ إِذَا قَامَتِ الْبَيْنَةُ، أَوْ كَانَ الْحَمْلُ أَوِ الْاعْتِرَافُ .

قَالَ سُفِيَّانُ: كَذَا حَفِظْتُ، أَلَا وَقَدْ رَاجَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ . [راجیع: ۲۴۶۲]

باب: 31- زنا سے حاملہ عورت کو سنگسار کرنا جبکہ وہ
شادی شدہ ہو

[6830] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں مہاجرین کو (قرآن) پڑھایا کرتا تھا، جن میں حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ میں ایک دن منی میں ان کے لھر بیٹھا ہوا تھا جبکہ وہ حضرت عمر بن الخطاب کے آخری رجھ میں ان کے ساتھ تھے۔ جب وہ میرے پاس آئے تو انہوں نے کہا: کاش! تم آج اس شخص کو دیکھتے جو امیر المؤمنین کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ فلاں شخص سے باز پرس کریں گے جو کہتا ہے: اگر حضرت عمر بن الخطاب کا انتقال ہو گیا تو میں فلاں شخص کی بیعت کروں گا کیونکہ حضرت ابو بکر بن علی کی بیعت تو اچانک مکمل ہو گئی تھی، کسی کو سوچ پچار کا موقع نہیں ملا تھا۔ یہ سن کر حضرت عمر بن الخطاب بہت غصب ناک ہوئے، پھر فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو میں آج شام لوگوں سے خطاب کروں گا اور انھیں ان لوگوں سے خبردار کروں گا جو مسلمانوں سے ان کے حقوق غصب کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المؤمنین! ایسا نہ کیجیے کیونکہ موسم رجھ میں برے بھلے ہر قسم کے عوام بجھ ہوتے ہیں اور جب آپ خطاب کے لیے کھڑے ہوں گے تو اسی قسم کے عاوی لوگ آپ کے قریب ہوں گے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اگر آپ کھڑے ہو کر کوئی بات کریں گے تو وہ چاروں طرف پھیل جائے گی لیکن پھیلانے والے اسے صحیح طور پر یاد نہیں رکھ سکیں گے اور اسے غلط معنی پہنائیں گے۔ آپ مدینہ طیبہ پہنچنے تک انتظار کریں کیونکہ وہ بھرت اور سنت کا مقام ہے، وہاں آپ کو خالص دینی کم جو بوجھ رکھنے والے شریف الطبع لوگ میر آئیں گے، وہاں

(۳۱) باب رحم الحبلی فی الزنا إِذَا
أَخْصَنْتُ

٦٨٣٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ:
حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنْ
الرُّهْرَيْ. عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْتَةَ بْنِ
مَسْعُودٍ، عَنْ أَبْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ أُفْرِي
رِجَالًا مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
عُوْفٍ فَيَئِنَّمَا أَنَا فِي مَنْزِلِهِ بِمَمْلَكَتِي وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ
أَبْنِ الْحَطَابِ فِي آخِرِ حَجَّةِ حَجَّهَا، إِذْ رَجَعَ
إِلَيْيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ: لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا أَتَى
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الْيَوْمَ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ!
هَلْ لَكَ فِي فُلَانٍ يَقُولُ: لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ لَقَدْ
بَايَعْتُ فُلَانًا؟ فَوَاللَّهِ مَا كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ إِلَّا
فَلَتَّهُ فَتَمَّتْ. فَغَضِبَ عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي إِنْ
شَاءَ اللَّهُ لِقَاتِمُ الْعَشِيَّةِ فِي النَّاسِ فَمُحَدِّرُهُمْ
هُوَلَاءُ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَعْصِبُوهُمْ أُمُورَهُمْ.
قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ!
لَا تَفْعِلْ، فَإِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمِعُ رَعَاعَ النَّاسِ
وَغَوَّاغَاءُهُمْ، فَإِنَّهُمْ هُمُ الَّذِينَ يَغْلِبُونَ عَلَى
فُرِيَّكَ حِينَ تَقُولُ تَقْوُمُ فِي النَّاسِ، وَأَنَا أَخْشَى أَنْ
تَقُولَ فَتَقُولَ مَقَالَةً يُطَيِّرُهَا عَنْكَ كُلُّ مُطَيِّرٍ، وَأَنْ
لَا يَعْوَهَا وَأَنْ لَا يَصْعُوْهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا
فَأَمْهَلْ حَتَّى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ فَإِنَّهَا دَارُ الْهَجْرَةِ
وَالسُّنَّةِ، فَتَخْلُصَ بِأَهْلِ الْفِقْهِ وَأَشْرَافِ النَّاسِ
فَتَقُولَ مَا قُلْتَ مُتَمَكِّنًا، فَيَعِيْ أَهْلُ الْعِلْمِ

آپ جو کہنا چاہتے ہیں اعتماد کے ساتھ کہہ سکیں گے اور اہل علم وہاں آپ کے فرمودات کو یاد بھی رکھیں گے اور ان کا جو صحیح مطلب ہے وہی آگے بیان کریں گے۔ حضرت عمر بن عثمان نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ اللہ کی قسم! میں مدینہ طیبہ پہنچ کر سب سے پہلے بھی بیان کروں گا ان شاء اللہ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم آخر دا الجہ میں مدینہ طیبہ پہنچے۔ جمع کے دن میں نے سورج ڈھلتے ہی مسجد نبوی پہنچنے میں جلدی کی۔ وہاں پہنچنے کر میں نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل عثمانی کو منبر کے پاس بیٹھا ہوا پایا۔ میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا جبکہ میرا گھٹانا ان کے گھٹنے سے لگا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد حضرت عمر بن خطاب عثمانی تشریف لائے۔ جب میں نے انھیں آتے دیکھا تو سعید بن زید بن عمرو بن نفیل عثمانی سے کہا: آج حضرت عمر عثمانی ضرور اسی بات کیسیں گے جو انہوں نے خلیفہ بنے کے بعد اتنا تک نہیں کی۔ حضرت سعید بن زید عثمانی نے میری بات کا انکار کرتے ہوئے کہا: مجھے امید نہیں کہ وہ ایسی بات کیسیں جو قبل ازیں کبھی نہیں کی؟ اس دوران میں حضرت عمر عثمانی منبر پر تشریف فرمًا ہوئے۔ جب موذن اذان دے کر فارغ ہوئے تو آپ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے شایان شان حمد و شاشکی، پھر فرمایا: ابا عبد! آج میں تم سے ایسی بات کہوں گا جس کا کہنا میری تقدیر میں لکھا ہوا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ شاید وہ میری موت سے پہلے آخری بات ہو، لہذا جو شخص اسے سمجھے اور اسے یاد رکھ سکے تو اسے چاہیے کہ اس بات کو اس جگہ تک پہنچا دے جہاں تک اس کی سواری اسے لے جاسکتی ہے اور جس کو اندیشہ ہو کہ وہ اسے نہیں سمجھ سکے گا تو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ میری طرف غلط بات منسوب کرے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو حق دے

مقائلتک وَيَصْنُونَهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا۔ فَقَالَ عُمَرُ: أَمْ وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، لَا يَقُولُنَّ بِذَلِكَ أَوَّلَ مَقَامًا أَفُوْمُهُ بِالْمَدِينَةِ.

قالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فِي عَقْبِ ذِي الْحِجَّةِ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ عَجَّلْتُ الرَّوَاحَ حِينَ رَاغَبَ الشَّمْسُ حَتَّى أَجَدَ سَعِيدَ ابْنَ زَيْدَ بْنِ عَمْرُو بْنِ نُفَيْلٍ جَاءِنَا إِلَيْ رُكْنِ الْمُبَشِّرِ، فَجَلَسْتُ حَوْلَهُ تَمَسَّ رُكْبَتِي رُكْبَتَهُ، فَلَمْ أَشْبَثْ أَنْ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُ مُفْلِلاً قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرُو بْنِ نُفَيْلٍ: لِيَقُولَنَّ الْعَشِيَّةَ مَقَالَةً لَمْ يَقُلُّهَا مُنْذُ اسْتُخْلِفَ قَطُّ قَبْلَهُ، فَأَنْكَرَ عَلَيَّ وَقَالَ: مَا عَسَيْتَ أَنْ يَقُولَ مَا لَمْ يَقُلْ قَبْلَهُ؟ فَجَلَسَ عُمَرُ عَلَى الْمُبَشِّرِ، فَلَمَّا سَكَتَ الْمُؤْذِنُونَ قَامَ فَأَنْكَرَ عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّي فَأَقِيلُ لَكُمْ مَقَالَةً فَذُو فَرَّارٍ لِي أَنْ أَفُولَهَا، لَا أَدْرِي لَعَلَّهَا بَيْنَ يَدَيَ أَجْلِي، فَمَنْ عَقَلَهَا وَوَعَاهَا فَلَيُخَدِّثَ بِهَا حَيْثُ اتَّهَثَ بِهِ رَاجِلَهُ، وَمَنْ خَشِيَ أَنْ لَا يَعْقِلَهَا فَلَا أُجِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَتَكَبَّدَ عَلَيَّ، إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّداً بِرَحْمَةٍ بِالْحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ أَيْهُ الرَّجْمَ فَقَرَأَنَاها وَعَقَلَنَاها وَوَعَيْنَاها، رَاجِمٌ رَسُولُ اللَّهِ بِرَحْمَةٍ وَرَاجِمٌ بَعْدَهُ، فَأَخْشَى إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ فَأَقِيلُ: وَاللَّهِ مَا نَجِدُ أَيْهَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللَّهِ، فَيَضْلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ

کرم بعوث کیا ہے اور آپ پر یہ قرآن نازل فرمایا، اللہ تعالیٰ نے جو کچھ نازل فرمایا اس میں آیتِ رجم بھی تھی۔ ہم نے اسے پڑھا تھا، سمجھا تھا اور یاد رکھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور ہم نے بھی آپ کے بعد رجم کیا۔ مجھے ذر ہے کہ اگر لوگوں پر طویل عرصہ لگزگیا تو کوئی کہنے والا یہ کہے گا: اللہ کی قسم! ہم اللہ کی کتاب میں یہ آیت نہیں پاتے اور اس طرح وہ اس فرضیت کو چھوڑ کر گراہ ہوں گے جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تھا۔ یقیناً رجم کا حکم اللہ کی کتاب میں اس شخص کے لیے ثابت ہے جس نے شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کیا ہوا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیک ان پر گواہی ثابت ہو جائے یا عورت کو (تاجائز) حل ہو جائے یا وہ خود اقرار کرے، پھر ہم اللہ کی کتاب میں یہ بھی پڑھتے تھے کہ تم اپنے حقیقی باپ دادا کے علاوہ دوسروں کی طرف خود کو منسوب نہ کرو کیونکہ اپنے باپ سے اعراض کرنا کفر ہے۔ یا فرمایا: تمھارا باپ دادا سے روگردانی کرنا کفر ہے۔ آگاہ رہو! رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے: ”میری ستائش میں اس قدر مبالغہ کرو جیسے عیسیٰ ابن مريم کی تعریف میں مبالغہ کیا گیا ہے۔ میرے حق میں تم صرف یہ کہو کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔“

مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ تم میں سے کسی نے کہا ہے: اللہ کی قسم! اگر عمر کا انتقال ہو گیا تو میں فلاں کی بیعت کروں گا۔ دیکھو تم میں سے کسی کو یہ دھوکا نہ لگے کہ ابو بکر بن عثیمین کی بیعت یا کیک ہو گئی تھی، پھر وہ چل بھی گئی۔ بات یہ ہے کہ بلاشبہ حضرت ابو بکر بن عثیمین کی بیعت اچاک ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو شر سے بچالیا اور تم میں ابو بکر بن عثیمین کی مثل کوئی شخص ایسا نہیں جس کی طرف گرد نہیں جھکی ہوں۔ خبردار! تم میں سے کوئی شخص مسلمانوں کے صلاح و مشورے، اتفاق رائے کے

اُنزَلَهَا اللَّهُ، وَالرَّجُمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَانَ إِذَا أَخْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، إِذَا قَامَتِ الْبَيْتُهُ، أَوْ كَانَ الْحَبْلُ، أَوِ الْإِغْرَافُ، ثُمَّ إِنَّا كُنَّا نَفْرُأُ فِيمَا نَفْرَأُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ أَنْ لَا تَرْغَبُوا عَنْ أَبَائِكُمْ فَإِنَّهُ كُفُّرٌ بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ أَبَائِكُمْ، أَوْ إِنَّ كُفُّرًا بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ أَبَائِكُمْ。 أَلَا ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الآتُرُونِي كَمَا أُطْرِي عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَقُولُوا: عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ».»

ثُمَّ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ قَائِلًا مَنْكُمْ يَقُولُ: وَاللَّهِ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ بَابِيَعْتُ فُلَانًا، فَلَا يَعْتَرَنَّ امْرُؤُ أَنْ يَقُولَ: إِنَّمَا كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ فَلَتَهُ وَتَمَّتْ، أَلَا وَإِنَّهَا قَدْ كَانَتْ كَذِيلَكَ، وَلِكِنَّ اللَّهَ وَقَنِ شَرَّهَا، وَلَيُشَّ فِي كُمْ مَنْ تَقْطَعُ الْأَعْنَاقُ إِلَيْهِ مِثْلُ أَبِي بَكْرٍ، مَنْ بَايَعَ رَجُلًا مَنْ عَيْرَ مَشْوَرَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَا يُبَايِعُ هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ تَعْرَةً أَنْ يُقْتَلَ، وَإِنَّهُ قَدْ كَانَ مِنْ خَبَرِنَا حِينَ تَوْفَى

بغیر کسی کی بیعت نہ کرے۔ جو کوئی ایسا کرے گا اس کا نتیجہ یہی نکلے گا کہ بیعت کرنے والا اور بیعت لینے والا دونوں اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ واضح رہے کہ جب نبی ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت ابو بکر رض ہم میں سب سے بہتر تھے، البتہ انصار نے ہماری مخالفت کی تھی اور وہ سب لوگ سقیفہ بوساعدہ میں جمع ہو گئے تھے۔ اسی طرح حضرت علی، حضرت زبیر رض اور ان کے ساتھیوں نے بھی ہماری مخالفت کی تھی، تاہم مجاہرین حضرت ابو بکر رض کے پاس جمع ہو گئے۔ اس وقت میں نے حضرت ابو بکر رض سے کہا: ابو بکر! ہمیں آپ اپنے ان انصار بھائیوں کے پاس لے چلیں، چنانچہ ہم ان سے ملاقات کے لیے چل پڑے، پھر جب ہم ان کے قریب پہنچے تو ہمیں ان کے دو نیک آدمی طے۔ انھوں نے وہ چیز ذکر کی جس پر انصار کا اتفاق ہوا تھا۔ انھوں نے کہا: اے مجاہرین کی جماعت! تم کہاں جا رہے ہو؟ ہم نے کہا: ہم اپنے انصار بھائیوں کے پاس جا رہے ہیں۔ انھوں نے کہا: آپ حضرات وہاں ہرگز نہ جائیں بلکہ از خود جو کرتا ہے اسے عملی جامہ پہنادیں۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم وہاں ضرور جائیں گے، چنانچہ ہم آگے بڑھے اور انصار کے پاس سقیفہ بوساعدہ میں پہنچے۔ مجلس میں ایک صاحب چادر اپنے سارے جسم پر لپیٹے درمیان میں بیٹھے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت سعد بن عبادہ رض ہیں۔ میں نے پوچھا: انھیں کیا ہوا ہے؟ انھوں نے بتایا کہ انھیں بخار ہے۔

جب ہم تھوڑی دیر وہاں بیٹھے تو ان کے خطیب نے خطبہ پڑھا اور اللہ تعالیٰ کے شایان شان حمد و شناکی، پھر گویا ہوئے: ہم دینِ الہی کے مددگار اور انکشاف اسلام ہیں۔ اے مجاہرین کی جماعت! تم ایک گروہ ہو۔ تمہاری یہ تھوڑی سی

الله نَبِيُّهُ إِلَّا أَنَّ الْأَنْصَارَ حَالَفُونَا وَاجْتَمَعُوا بِإِسْرَاهِيمَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، وَخَالَفَ عَنَّا عَلَيَّ وَالرَّبِيعُ وَمَنْ مَعْهُمَا، وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: يَا أَبا بَكْرٍ! انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْرَاجِنَا هُؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَانْطَلَقْنَا تُرِيدُهُمْ، فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْهُمْ، لَقِيَنَا [مِنْهُمْ] رَجُلَانِ صَالِحَانِ، فَذَكَرَ أَمَّا تَنَالَ عَلَيْهِ الْقَوْمُ، فَقَالَا: أَئِنَّ تُرِيدُونَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ؟ فَقُلْنَا: تُرِيدُ إِخْرَاجَنَا هُؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَا: لَا، عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَقْرُبُوهُمْ، افْضُوا أَمْرَكُمْ، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَنَأْتِيَنَّهُمْ، فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَاهُمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، فَإِذَا رَجُلٌ مُّزَمِّلٌ بَيْنَ ظَهَرِ أَنْيَهُمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، فَقُلْتُ: مَا لَهُ؟ قَالُوا: يُوعَدُ.

فَلَمَّا جَلَسْنَا قَلِيلًا شَهَدَ خَطْبَتِهِمْ، فَأَقْلَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا بَعْدُ! فَكَحْنُ أَنْصَارَ اللَّهِ وَكَتِبَةَ إِلْسَلَامَ، وَأَنْتُمْ مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ رَهْطٌ، وَقَدْ دَفَتْ دَافَةً مِنْ قُوَّمِكُمْ،

تعداد اپنی قوم سے نکل کر ہمارے پاس آئی ہے۔ تم یہ چاہتے ہو کہ ہماری سچنگ کرنے کے خود غلیظہ بن جاؤ اور ہمیں اس سے محروم کر دو، ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ جب وہ اپنی تقریر پوری کر چکے تو میں نے ارادہ کیا کہ گفتگو کروں۔ میں نے ایک عمدہ تقریر اپنے ذہن میں ترتیب دے رکھی تھی۔ میری انتہائی خواہش تھی کہ حضرت ابو بکر رض کے بات کرنے سے پہلے ہی میں اپنی تقریر کا آغاز کروں اور انصار کی باتوں سے حضرت ابو بکر رض کو جو غصہ آیا ہے میں اس کو دور کر دوں، تاہم جس وقت میں نے تقریر کرنے کا ارادہ کیا تو ابو بکر رض نے فرمایا: تم خاموش رہو۔ میں حضرت ابو بکر رض کو جصہ نہیں دلانا چاہتا تھا۔ آخر انہوں نے اپنی گفتگو کا آغاز کیا۔ اللہ کی قسم اود مجھ سے زیادہ زیر ک، بردار اور باوقار تھے۔ اللہ کی قسم ا انہوں نے کوئی بات نہ چھوڑی جو میں نے بہترین پیرائے میں سوچ رکھی تھی مگر انہوں نے فی البدیہہ اس (میری سوچی ہوئی تقریر) جیسی بلکہ اس سے بھی بہترین تقریر کی، پھر وہ خاموش ہو گئے۔ ان کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا: ”انصار بھائیوں تم نے اپنی فضیلت اور بزرگی میں جو کچھ کہا ہے وہ سب درست ہے۔ یقیناً تم اس کے سزاوار ہو مگر خلافت قریش کے علاوہ کسی دوسراے خاندان کے لیے نہیں ہو سکتی کیونکہ قریش ازوئے نب اور ازوئے خاندان تمام عرب قوموں سے بڑھ کر ہیں۔ اب تم لوگ ایسا کرو کہ ان دو آدمیوں میں سے کسی ایک کے ہاتھ پر بیعت کرلو۔“ حضرت ابو بکر رض نے میرا اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح رض کا ہاتھ پکڑا جو ہمارے درمیان بٹھے ہوئے تھے۔ ان کی ساری گفتگو میں صرف یہی آخری بات مجھے ناگوار گز ری۔ اللہ کی قسم! مجھے آگے کر دیا جاتا اور میری گردن اڑادی جاتی تو یہ مجھے اس گناہ سے زیادہ پسند تھا کہ مجھے ایک ایسی قوم کا امیر بنایا جاتا

فَإِذَا هُمْ يُرِيدُونَ أَن يَخْتَلُونَا مِنْ أَصْلِنَا، وَأَن يَخْضُّونَا مِنَ الْأَمْرِ، فَلَمَّا سَكَتَ أَرْدَثَ أَنْ أَتَكَلَّمَ، وَكُنْتُ فَدَ رَوْزَثُ مَقَالَةً أَعْجَبَتْنِي أَرْدَثَ أَنْ أَقْدَمَهَا بَيْنَ يَدِيْ أَبِي بَكْرٍ، وَكُنْتُ أَدَارِيْ مِنْهُ بَعْضَ الْحَدَّ، فَلَمَّا أَرْدَثَ أَنْ أَتَكَلَّمَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: عَلَى رِشْلِكَ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَغْضِبَهُ، فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ هُوَ أَحَدَمُ مِنِي وَأَوْفَرَ، وَاللَّهُ مَا تَرَكَ مِنْ كَلِمَةٍ أَعْجَبَتْنِي فِي تَرْوِيَرِي إِلَّا قَالَ فِي بَدِيهَتِهِ مِثْلَهَا أَوْ أَفْضَلَ [مِنْهَا] حَتَّى سَكَتَ، فَقَالَ: مَا ذَكَرْتُمْ فِيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ فَأَنْتُمْ لَهُ أَهْلٌ، وَلَنْ يُعْرَفَ هَذَا الْأَمْرُ إِلَّا لِهَذَا الْحَيِّ مِنْ قُرْبَشِيِّ، هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ شَبَابًا وَدَارَا، وَقَدْ رَضِيَتْ لَكُمْ أَحَدَ هَذِينَ الرَّجُلَيْنِ، فَبَيَّنُوا أَيَّهُمَا شِئْمُ، فَأَخَذَ بَنِيْدِي وَبَنِيْدَ أَبِي عُيَيْدَةَ بْنِ الْجَرَاحِ، وَهُوَ جَالِسٌ بَيْنَنَا، فَلَمْ أَكْرَهْ مِمَّا قَالَ عَيْرَهَا، كَانَ وَاللَّهِ أَنْ أَقْدَمَ فَتُضْرَبَ عُنْقِي لَا يَقْرَبُنِي ذَلِكَ مِنْ إِيمَنِ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَأْمَرَ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ، اللَّهُمَّ إِلَّا أَنْ سُوَّلَ لِي نَفْسِي عِنْدَ الْمَوْتِ شَيْئًا لَا أَجِدُهُ الْآنَ.

جس میں حضرت ابو بکر بن عقبہ موجود ہوں۔ میرا ب تک بھی خیال ہے الائیک کہ مجھے میرا نشس بہکادے اور میں کوئی دوسرا خیال کروں جو میرے دل میں نہیں۔

پھر انصار میں سے ایک کہنے والے نے کہا: خبردار! میں ایک ایسی لکڑی ہوں جس سے خارشی اونٹ اپنا بدن رگز کر شفایا تے ہیں اور میں وہ باڑ ہوں جو درختوں کے ارد گردان کی حفاظت کے لیے لگائی جاتی ہے، میں تمھیں ایک عمدہ تمہیر بتاتا ہوں کہ تم دھلیئے ہالو! ایک ہماری قوم کا اور ایک قریش والوں کا۔ پھر شور و غل زیادہ ہو گیا اور آوازیں بلند ہوئے گیں۔ مجھے ذرا لگا کہ مبادا مسلمانوں میں پھوٹ پڑے جائے۔ بالآخر میں نے کہا: اے ابو بکر! اپنا ہاتھ بڑھاؤ۔ انہوں نے ہاتھ بڑھایا تو میں نے ان سے بیعت کی، پھر مہاجرین نے بھی بیعت کی، اس کے بعد انصار نے بیعت کی۔ ہم حضرت سعد بن عبادہ رض کے پاس گئے تو انصار میں سے کسی نے کہا: تم نے سعد بن عبادہ کو قتل کر دیا ہے۔ میں نے کہا: اللہ نے اس کا خون کیا ہے۔ حضرت عمر رض نے (اپنے خطے میں) یہ بھی فرمایا: اللہ کی قسم! ہم نے پیش آمدہ امر سے حضرت ابو بکر رض کی بیعت سے زیادہ کوئی اور معاملہ اہم نہ پایا کیونکہ ہمیں اندیشہ تھا کہ اگر ہم اسی حالت میں لوگوں سے جدا ہو گے اور ہم نے کسی کی بیعت نہ کی تو لوگ ہمارے بعد کسی شخص کی بیعت کر لیں گے تو پھر ہم ایسے شخص کی بیعت کرتے جس سے ہم خوش نہ تھے یا ان کی خالفت کرتے تو فساد پر پا ہوتا۔ (میں پھر یہی کہتا ہوں کہ) جو شخص کسی دوسرے کی مسلمانوں کے مشورے کے بغیر بیعت کرے گا تو دوسرے لوگ بیعت کرنے والے کی پیروی نہ کریں اور نہ اس کی بات مانی جائے جس سے بیعت کی گئی ہے کیونکہ وہ دونوں قتل کر دیے جائیں گے۔

فَقَالَ فَائِلٌ [مِنْ] الْأَنْصَارِ: أَنَا جُذَيْلَهُ
الْمُحَكَّكُ، وَعَذِيقُهَا الْمُرَجَّبُ، مِنَ أَمِيرِ
وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ، يَا مَعْسَرْ فُرَیْشَ! فَكَثُرَ اللَّعْطُ،
وَأَرْتَقَعَتِ الْأَصْوَاتُ، حَتَّى فَرَقْتُ مِنْ
الْإِخْتِلَافِ، فَقُلْتُ: أَبْسِطْ يَدَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ،
فَسَسَطْ يَدَهُ فَبَأَيْتُهُ وَبَأَيْغَهُ الْمُهَاجِرُونَ ثُمَّ بَأَيْعَثَهُ
الْأَنْصَارُ، وَتَرَوْنَا عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ
فَائِلٌ مِنْهُمْ: فَتَلَمُّسْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، فَقُلْتُ: فَتَلَمُّسْ
اللَّهُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، قَالَ عُمَرُ: وَإِنَّا وَاللَّهِ مَا
وَجَدْنَا فِيمَا حَضَرْنَا مِنْ أَمْرٍ أَفْوَى مِنْ مَبَايِعَةِ
أَبِي بَكْرٍ خَشِبَنَا إِنْ فَارَقْنَا الْقَوْمَ وَلَمْ تَكُنْ بَيْعَةُ
أَنْ يُبَايِعُوا رَجُلًا مِنْهُمْ بَعْدَنَا، فَإِمَّا بَأَيْعَنَا هُمْ
عَلَى مَا [لَا] تَرْضِي وَإِمَّا تُخَالِفُهُمْ فَيَكُونُ
فَسَادًا، فَمَنْ بَأَيَّعَ رَجُلًا عَلَى غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ
الْمُسْلِمِينَ فَلَا يُتَابَعُ هُوَ وَلَا الَّذِي بَأَيَّعَهُ تَعْرِةً
أَنْ يُقْتَلَا۔ [راجح: ۲۴۶۲]

باب: 32- غیر شادی شدہ زانی مرد، عورت کو کوڑے مارے جائیں اور جلاوطن کرو یا جائے

(ارشاد باری تعالیٰ ہے): ”زانی عورت ہو یا مرد، ان میں سے ہر ایک کو سو کوڑے الگا اور اگر تم اللہ پر ایمان اور آخرت پر یقین رکھتے ہو تو اللہ کے دین کے معاملے میں تحسیں ان دونوں پر کبھی ترس نہیں آنا چاہیے۔“

سفیان بن عیینہ نے رأفة کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا: حد قائم کرنے میں رحم نہ کرو۔

[6831] حضرت زید بن خالد چنی ہستی سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ حکم دے رہے تھے کہ جو غیر شادی شدہ ہو اور زنا کا ارتکاب کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور سال بھر کے لیے جلاوطن کیا جائے۔

[6832] حضرت عروہ بن زیر سے روایت ہے، انہوں نے کہا: حضرت عمر بن خطاب ہستی نے زانی کو جلاوطن کیا تھا، پھر یہ طریقہ جاری رہا۔

[6833] حضرت ابو ہریرہ ہستی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غیر شادی شدہ زانی کے متعلق فیصلہ کیا تھا کہ اسے حد لگانے کے ساتھ ایک سال تک ملک بدر بھی کیا جائے۔

(۳۲) باب : الْبَكْرَانِ يُجْلَدَانِ وَيُنْفَقَانِ

﴿الْزَانِيَةُ وَالْزَانِي فَاجْلَدُوْهُ كُلَّ وَجْهٍ مِّنْهُمَا وَإِذَا جَلَدُوهُمْ لَا تَأْخُذُمْ بِهِ رَأْفَةً فِي دِينِ اللَّهِ﴾ [آل‌آلیہ: ۲]

قالَ أَبْنُ عُيَيْنَةَ: رأْفَةٌ فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ.

[6831] - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنَا أَبْنُ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّيْءَ يَقْرَئُهُ يَأْمُرُ فِيمَنْ زَانَ وَلَمْ يُحْصِنْ: جَلْدٌ مِّنْهُ وَتَغْرِيبٌ عَامٌ. [راجع: ۲۲۱۴]

[6832] - قَالَ أَبْنُ شَهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيرِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ غَرَبَ ثُمَّ لَمْ تَرَلْ تِلْكَ السُّنَّةَ.

[6833] - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا الْأَئْبُثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسْتَبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ يَعِظُ قَضَى فِيمَنْ زَانَ وَلَمْ يُحْصِنْ يَسْقِي عَامٍ بِإِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَيْهِ. [راجع: ۲۲۱۵]

فائدہ: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ کتوارے مرد اور کنواری عورت جب زنا کریں تو ان کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے، لیکن کچھ لوگ جلاوطنی کی سزا کو نہیں مانتے، ان کا کہنا ہے کہ قرآن میں صرف سو کوڑوں کا ذکر ہے۔ امام جخاری نہ کہنا ہے کہ جس ہستی کے ذریعے سے ہمیں قرآن پہنچا ہے، اسی نے زانی کو جلاوطنی کی سزا دی۔ حدیث بھی قرآن کی طرح واجب

عمل ہے۔ جلاوطنی سے مراد ملک بدر کرنا نہیں بلکہ اتنے فاصلے پر بھیجنا ہے جس کو شرعی اصطلاح میں سفر کہہ سکتے ہیں۔ اور اس جلاوطنی کا مقصد یہ ہے کہ آئندہ کم از کم زانی جوڑے کے ملأپ کی راہ بند کر دی جائے اور اس کی امکانی صورتوں کو ختم کر دیا جائے اور یہ مقصد قید میں ڈالنے سے بھی پورا ہو سکتا ہے۔

باب: 33- بدکاروں اور یتھروں کو جلاوطن کرنا

168341) حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے ان مردوں پر لعنت کی ہے جو منش بنتے ہیں اور ان عورتوں پر بھی لعنت کی ہے جو مردوں کا روپ دھارتی ہیں، نبیؐ آپ نے فرمایا: ”انھیں اپنے گھروں سے نکال دو، چنانچہ آپ نے فلاں کو گھر سے نکالا تھا اور حضرت عمر رض نے بھی فلاں کو نکالا تھا۔

(۲۳) بَابُ نَفِيِّ أَهْلِ الْمَعَاصِيِّ وَالْمُخْتَيَّنِ

68342) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخْتَيَّنِ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجَّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ، وَقَالَ: «أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ»، وَأَخْرَجَ فُلَانًا، وَأَخْرَجَ عُمَرَ فُلَانًا.

فائدہ: مختین کی دو اقسام ہیں: ۱۔ بناوٹی۔ پیدائشی وہ ہوتے ہیں جن کا پیدائش کے وقت ہی سے معاملہ مشتبہ ہوا اور ان کی تذکیرہ و تائیش کا پتہ نہ مل سکے۔ بناوٹی وہ ہوتے ہیں جو بناوٹ اور تکلف سے مردوں اور عورتوں کی چال ڈھال اختیار کر لیتے ہیں۔ حدیث میں ایسے یتھروے مراد ہیں جو بناوٹی ہوں اور اپنی حرکات و سکنات سے دوسروں کے اخلاق و کردار کو خراب کرتے ہوں یا وہ منش جو فحش کلامی اور گندی حرکات کا ارتکاب کریں۔

باب: 34- جس نے کسی کو اپنی عدم موجودگی میں حد لگانے کا حکم دیا

16836, 16835) حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد رض سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی رض کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسالم بیٹھے ہوئے تھے، اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! (ہمارے درمیان) اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کریں۔ اس کا مخالف کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! اس نے صحیح کہا ہے۔ اس کا کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کریں۔ بات یہ ہے کہ میرا لڑکا اس کے ہاں ملازم تھا اور اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا ہے۔ لوگوں نے مجھے

(۴) بَابُ مِنْ أَمْرِ غَيْرِ الْإِلَامِ بِإِقَامَةِ الْحَدِّ غَائِيَةً عَنْهُ

6836 - حَدَّثَنَا عَاصِمٌ بْنُ عَلَيٍّ: حَدَّثَنَا أَبْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الرُّهْبَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَزِيدِ بْنِ حَالِدٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَغْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفْضِلِي كِتَابَ اللَّهِ، فَقَامَ حَضْمُهُ فَقَالَ: صَدَقَ، أَفْضِلِي لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يِكْتَابَ اللَّهِ، إِنَّ أَبْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَرَنَى بِإِمْرَأَتِهِ فَأَخْبَرَوْنِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ

ہتایا کہ میرے بیٹے کو رجم کیا جائے گا، چنانچہ میں نے اس سزا کے بد لے سو بکریاں اور ایک لوٹی کا فدیہ دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے رابطہ کیا تو انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ میرے لڑکے پر سوکوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی لازمی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تم دونوں کا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کروں گا۔ بکریاں اور کنیر تجھے واپس ملیں گی اور تمہارے لڑکے کو سوکوڑوں اور ایک سال جلاوطنی کی سزا دی جائے گی۔ اے ائمہ! تم صحیح اس عورت کے پاس جاؤ اور اسے رجم کرو۔“ چنانچہ ائمہ ﷺ کے اور انہوں نے اسے رجم کر دیا۔

فَاقْتَدَيْتُ بِمَا تَرَىٰ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ، فَعَمِلُوا أَنَّ مَا عَلَىِ النَّبِيِّ جَلَدُ مَا تَرَىٰ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، فَقَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا فَضْلَيْنَ بَيْتَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، أَمَّا الْغَنَمُ وَالْوَلِيدَةُ فَرَدٌ عَلَيْكَ، وَعَلَىِ النَّبِيِّ جَلَدُ مَا تَرَىٰ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا أَئِمَّةَ فَاغْدُ عَلَىٰ امْرَأَةٍ هُنَّا فَارِجُهُمَا»، فَعَدَا أَئِمَّةَ فَرَجَمُهُمَا.

[راجع: ۲۳۱۵، ۲۳۱۴]

باب: ۳۵۔ ارشاد باری تعالیٰ: اور جو شخص مالی طور پر آزاد عورتوں سے نکاح کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ تمہاری کنیزوں میں سے کسی مومنہ کنیر سے نکاح کرے جو تمہارے قبضے میں ہوں اور اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے۔ تمہارے بعض، بعض کی جنس سے ہیں، لہذا تم ان کے آقاوں کی اجازت سے انھیں نکاح میں لا سکتے ہو، پھر دستور کے مطابق انھیں ان کے حق مہرا دا کروتا کہ وہ حصار نکاح میں آجائیں نہ وہ شہوت رانی کرتی پھریں اور نہ خفیہ طور پر آشنا بنائیں۔ پھر نکاح میں آجائے کے بعد اگر بدکاری کی مرکب ہوں تو ان کی سزا آزاد عورتوں کی سزا سے نصف ہے۔ یہ (سیولت) تم میں سے اس شخص کے لیے ہے جو زنا کے گناہ میں جا پڑنے سے ڈرتا ہو۔ اور اگر صبر و ضبط سے کام لو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بے حد بخشش والا مہربان ہے“ کا بیان

(۳۵) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَىٰ: «وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِكْرُمَةً طَوْلًا أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَإِنَّ مَا مَلَكَ أَيْنَتُكُمْ وَمِنْ فَيْنَتُكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُمْ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ فَلَنْكُمُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَأَوْهُنَّ أَجْوَاهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرُ مُسْفَحَاتٍ» - رَوَاهِي - «وَلَا مُسْجَدَاتٍ أَخْدَانٍ» - أَخْلَاءٍ - «فَإِذَا أَحْسِنَ فَإِنَّ أَنِيْنَ يَنْكِحُونَ نَصْفَ مَا عَلَىِ الْمُحْصَنَاتِ مِنْ الْعَدَابِ ذَلِكَ لِمَنْ حَشِقَ الْعَنْتَ وَنَكِّمَ وَأَنْ تَصِرُّوا خَيْرًا لَكُمْ وَاللَّهُ عَفُورٌ رَحِيمٌ» [النَّاس: ۲۵].

فُلَطْه وضاحت: اس آیت کریمہ میں امام بخاری رض نے مکوود لوٹدی کی سزا بیان کی ہے جبکہ وہ زنا کی مرتكب ہو۔ اس میں صرف آیت کریمہ کا حوالہ دیا ہے جو درجہ اول کی دلیل ہے۔ واضح رہے کہ احسان (زنا سے بچاؤ) دو طرح سے ہوتا ہے: ایک تو آزادی سے کہ آزاد عورت خاندان کی حفاظت میں ہوتی ہے اور اگر لوٹدی آزاد ہو جائے تو اسے بھی احسان میسر آ جاتا ہے، دوسرا احسان نکاح سے ہوتا ہے کہ خاوند بھی زنا سے حفاظت کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ اس طرح محضات کا ترجمہ آزاد عورتیں بھی ہو سکتا ہے اور شادی شدہ عورتیں بھی۔ اور جب دونوں قسم کے احسان جمع ہو جائیں تو آزاد شادی شدہ عورتیں مراد ہوتی ہیں۔

باب:- جب لوٹدی زنا کرے

[6838, 6837] حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ سے سوال ہوا کہ غیر شادی شدہ لوٹدی زنا کرے تو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جب لوٹدی زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ۔ پھر زنا کرے تو کوڑے لگاؤ۔ پھر اگر زنا کرے تو کوڑے لگاؤ، پھر اسے فروخت کر دو، خواہ ایک رسی ہی قیمت میں ملے۔“

ابن شہاب نے کہا: مجھے معلوم نہیں کہ یہ تیسرا بار کے بعد فرمایا یا چوتھی بار کے بعد۔

باب:- 36- لوٹدی جب زنا کرے تو اسے ملامت نہ کی جائے اور نہ جلاوطن ہی کیا جائے

[6839] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر لوٹدی زنا کرے اور اس کا زنا واضح ہو جائے تو اسے (مالک کو) چاہیے کہ کوڑے مارے لیکن طعن و ملامت نہ کرے، پھر اگر زنا کرے تو کوڑے لگائے، اسے زجر و توبخ نہ کرے۔ پھر اگر تیسرا بار زنا کرے تو اسے فروخت کر دے، خواہ بالوں کی ایک رسی ہی کے بدے میں ہو۔“

باب: إذا زَنَتِ الْأُمَّةُ

٦٨٣٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيْدِ اللَّهِ بْنِ هُرَيْرَةَ وَرَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُلِّلَ عَنِ الْأُمَّةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْسِنْ ، قَالَ : إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ، ثُمَّ يَبْعُوْهَا وَلَوْ بَضْفِيرٍ .

قَالَ أَبْنُ شِهَابٍ : لَا أَدْرِي بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الْرَّابِعَةِ . [راجع: ٢١٥٤، ٢١٥٢]

(٣٦) بَابٌ : لَا يُنَزِّبُ عَلَى الْأُمَّةِ إِذَا زَنَتْ وَلَا تُنْفَى

٦٨٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ : حَدَّثَنَا الْلَّئِنُثُ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : إِذَا زَنَتِ الْأُمَّةُ فَتَبَيَّنَ زَنَاهَا فَلَا يُنَزِّبُهَا وَلَا يُنْفِيْهَا ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلَا يُنَزِّبُهَا وَلَا يُنْفِيْهَا ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ ثَالِثَةً فَلَيُنَزِّبُهَا وَلَوْ بَحْلِلَ مِنْ شَعَرٍ .

اسعیل بن امیہ نے سعید سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رض سے، انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کرنے میں لیٹ کی متابعت کی ہے۔

باب: 37- اہل ذمہ کے احکام، اور اگر شادی کے بعد انھوں نے زنا کیا اور امام کے سامنے پیش ہوئے تو اس کے احکام

[6840] حضرت شبیانی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اویی رض سے رجم کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے رجم کیا تھا۔ میں نے کہا: سورہ نور کے نزول سے پہلے یا بعد میں؟ انھوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔

علی بن مسیہ، خالد بن عبد اللہ، محاربی اور عبیدہ بن حمید نے شبیانی سے روایت کرنے میں عبد الواحد کی متابعت کی ہے۔ ان میں سے کچھ نے سورہ مائدہ کا ذکر کیا اور پہلی بات صحیح تر ہے۔

[6841] حضرت عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس یہودی آئے اور انھوں نے ذکر کیا کہ ان میں سے ایک مرد اور عورت نے زنا کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”رجم کے متعلق تم اپنی کتاب میں کیا پاتے ہو؟“ انھوں نے کہا: ہم انھیں ذلیل و خوار کرتے ہیں اور انھیں کوڑے لگائے جاتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن سلام رض نے کہا: تم جھوٹ بولتے ہو کیونکہ تورات میں تورجم کی سزا موجود ہے، چنانچہ وہ تورات لے آئے۔ جب اسے کھولا تو ایک شخص نے رجم کی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور اس کا مقابل اور مابعد پڑھ دیا۔ حضرت

تابعہ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه و آله و آلسَّلَامُ و آللَّهُ أَكْبَرُ .

(۳۷) بَابُ أَحْكَامِ أَهْلِ الدِّرْمَةِ وَإِحْصَانِهِمْ
إِذَا زَنَوْا، وَرُفِعُوا إِلَى الْإِلَامِ

[6840] - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ: سَأَلَتْ عَبْدَ اللَّهِ أَبْنَ أَبِي أُوفَى عَنِ الرَّاجِمِ فَقَالَ: رَجَمَ النَّبِيُّ صلی الله علیه و آله و آلسَّلَامُ و آللَّهُ أَكْبَرُ، فَقُلْتُ: أَفَبِلِ التُّورَ أَمْ بَعْدُ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي . [راجع: ۶۸۱۳]

تابعہ عَلَيُّ بْنُ مُسْهِبٍ، وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ،
وَالْمُحَارِبِيُّ، وَعَبِيْدَةُ [بْنُ حُمَيْدٍ] عَنِ
الشَّيْبَانِيِّ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: الْمَائِدَةُ، وَالْأَوَّلُ
أَصَحُّ . [راجع: ۶۸۱۳]

[6841] - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی الله علیه و آله و آلسَّلَامُ و آللَّهُ أَكْبَرُ. فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأً رَّأَيْنَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صلی الله علیه و آله و آلسَّلَامُ و آللَّهُ أَكْبَرُ: «مَا تَحِدُونَ فِي التَّوْرَأَةِ فِي شَأنِ الرَّاجِمِ؟» فَقَالُوا: نَضَحُّهُمْ وَيُجْلِدُونَ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامَ: كَذَبْتُمْ، إِنَّ فِيهَا الرَّاجِمَ، فَأَتَوْا بِالْتَّوْرَأَةِ فَنَسَرُوهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّاجِمِ فَقَرَأَ مَا فِيلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

عبدالله بن سلام یہ نے کہا: اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ جب اس نے ہاتھ اٹھایا تو دیکھا کہ اس میں آیت رجم موجود تھی۔ یہودیوں نے کہا: یا محمد! اس نے حق کہا ہے۔ اس میں آیت رجم موجود ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں (زاںی اور زانیہ) کے متعلق حکم دیا تو انھیں سنگسار کر دیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ مرد، اپنی داشتی کو پھرول سے بچانے کے لیے اس پر جھکا پڑتا تھا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب ذی، اہل اسلام کی طرف رجوع کریں تو اہل اسلام اپنی شریعت کے مطابق فیصلہ کرنے کے پابند ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے تورات کا حکم اس لیے پوچھا تھا تاکہ انھیں الزام دے کر خاموش کر دیا جائے۔

باب: ۳۸۔ جب کوئی اپنی یا کسی دوسرے کی بیوی پر حاکم یا لوگوں کے پاس زنا کی تہمت لگائے تو کیا حاکم کے لیے ضروری ہے کہ وہ کسی کو اس عورت کے پاس بھیجے جو اس سے تہمت کے متعلق باز پرس کرے؟

[6843، 6842] حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: دو آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنا مقدمہ لے کر آئے۔ ان میں سے ایک نے کہا: ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے ساتھ فیصلہ کریں۔ اور دوسرے نے جو ذرا زیادہ سمجھ دار تھا کہا: ہاں اللہ کے رسول! آپ ہمارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق ہی کریں لیکن مجھے کچھ عرض کرنے کی اجازت دیں۔ آپ نے فرمایا: ”ہاں تم بات کرو۔“ اس نے کہا: میرا بیٹا اس کے ہاں عسیف تھا..... روایتی حدیث مالک نے کہا: عسیف نوکر کو کہتے ہیں..... میرے بیٹے نے اس کی بیوی سے زنا کیا تو مجھے لوگوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا۔ میں نے اپنے بیٹے کی طرف سے سوکریاں اور ایک لوٹڑی

سلام: ارفع یدک، فرفع یدہ فإِذَا فِيهَا آیةُ الرَّجْمِ، قَالُوا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ، فِيهَا آیةُ الرَّجْمِ، فَأَمَرَّ يَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرُجِمَا، فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَخْنِي عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيْهَا الْجِحَارَةَ۔ [راجع: ۱۳۲۹]

(۳۸) بَابٌ : إِذَا رَمَى امْرَأَةٌ أَوْ امْرَأَةً غَيْرِهِ بِالزَّنَاءِ عِنْدَ الْحَاكِمِ وَالنَّاسِ ، هَلْ عَلَى الْحَاكِمِ أَنْ يَعْتَصِمَ إِلَيْهَا فَيَسْأَلُهَا عَمَّا رُمِيَتِ بِهِ؟

۶۸۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَزِيدِ بْنِ حَالِدٍ : أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَصَا إِلَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَحَدُهُمَا : إِفْضِلْ يَسْتَأْنِنَا بِكِتَابِ اللَّهِ ، وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا : أَجْلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! فَاقْضِ يَسْتَأْنِنَا بِكِتَابِ اللَّهِ ، وَإِنَّدُنْ لَيْ أَنْ أَتَكَلَّمَ ، قَالَ : «تَكَلَّمُ» ، قَالَ : إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا - قَالَ مَالِكٌ : وَالْعَسِيفُ الْأَجْبَرُ - فَرَأَى بِإِمْرَأَيْهِ ، فَأَخْبَرُونِي إِنَّمَا عَلَى ابْنِي الرَّجْمِ ،

بطور فدیہ دی۔ پھر میں نے اہل علم سے رابطہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ میرے بیٹے کوسوکوڑے لگنیں گے اور ایک سال جلاوطنی کی سزا بھگتا ہو گی، رجم صرف اس کی بیوی پر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سنوا! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہی کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ تمہاری بکریاں اور تمہاری لوئڈی تصحیح و اپس ہو گی۔“ پھر اس کے بیٹے کوسوکوڑے مارے اور ایک سال کے لیے شہر برداشت کیا۔ اور آپ نے حضرت انس اسلمی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ مذکورہ عورت کے پاس جائے: ”اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے سکسار کر دے۔“ چنانچہ اس نے اپنے جرم کا اعتراف کیا تو انہوں نے اسے سکسار کر دیا۔

❖ فائدہ: اس حدیث میں دوسرے کی عورت پر تہمت لگانے کا مسئلہ اس طرح ثابت ہوا کہ گفتگو کے وقت اس عورت کا خاوند بھی موجود تھا، اس نے اس واقعے کا انکار نہیں کیا، گویا وہ بھی اس تہمت میں شریک تھا۔

باب: ۳۹۔ حاکم وقت کی اجازت کے بغیر اگر کوئی اپنے گھروالوں یا کسی دوسرے کو تنبیہ کرے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیا: ”اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور دوسرے کوئی اس کے سامنے سے گزرے تو اسے روکنا چاہیے۔ اگر وہ نہ رکے تو اس سے لڑے۔“ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے یہی کام کیا تھا۔ (وہ ایک ایسے شخص سے لڑے تھے۔)

[6844] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے جبکہ رسول اللہ ﷺ میری ران پر اپنا سر رکھے ہوئے تھے۔ انہوں نے آتے ہی کہا: تو

فَأَفْتَدِيْتُ مِنْهُ بِمَا تَهْمَلُ شَاءَ وَبِجَارِيَّةِ لَيْ، ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى أَنْبِيَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبٌ عَامٌ، وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَأَفْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَّتُكَ فَرَدُّ عَلَيْكَ»، وَجَلَّدَ ابْنَةَ مِائَةَ وَغَرَبَةً عَامًا، وَأَمْرَأَتُهُ أُتْسِيَ الْأَسْلَمِيَّ أَنَّ يَأْتِي امْرَأَةُ الْآخِرِ «فَإِنْ اعْتَرَفْتُ فَارْجُمْهَا»، فَاعْتَرَفَ فَرَجُمْهَا۔ (راجع: ۲۳۱۴، ۲۳۱۵)

(۳۹) بَابُ مَنْ أَدَبَ أَهْلَهُ أَوْ غَيْرَهُ دُونَ السُّلْطَانِ

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا صَلَّى فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يُمْرِرَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَيْدُفَعْهُ، فَإِنْ أَبْلَى فَلْيُقَاتِلْهُ». وَفَعَلَهُ أَبُو سَعِيدٍ۔

6844 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَسُولُ اللَّهِ

حدود سے متعلق ادکام و مسائل

نے رسول اللہ ﷺ اور دیگر لوگوں کو روک رکھا ہے، حالانکہ یہاں پانی وغیرہ کا بندوبست نہیں ہے، چنانچہ وہ مجھ پر سخت ناراض ہوئے اور اپنے ترچھے ہاتھ سے میری کوکھ کو مارنے لگے مگر میں نے اپنے جسم میں کسی طرح کی حرکت نہ ہونے دی کیونکہ رسول اللہ ﷺ (میری گود میں سر رکھے) خواستہ تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آیت تحریم نازل فرمائی۔

[6845] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: حضرت ابو بکرؓ تشریف لائے اور انہوں نے آتے ہی مجھے زور سے گھونسا رسید کیا اور کہا کہ تو نے ایک ہارکی وجہ سے تمام لوگوں کو روک رکھا ہے۔ مجھے اس قدر درد ہوا کہ مرلنے کے قریب ہو گئی لیکن کیا کر سکتی تھی کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک میری ران پر تھا۔ (امام بخاریؓ نے کہا: لکڑ اور وکر و دنوں الفاظ ہم معنی ہیں۔

باب: 40- جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ کوئی آدمی دیکھے اور اسے قتل کر دے تو؟

[6846] حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: حضرت سعد بن عبادہؓ نے فرمایا: اگر میں کسی شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ (مصروف) دیکھوں تو درگزر کیے بغیر اسے تلوار سے قتل کر دوں گا۔ نبی ﷺ کو ان کے یہ جذبات پہنچنے تو آپ نے فرمایا: ”کیا تم سعد کی غیرت سے تعجب کرتے ہو؟ میں اس سے بھی زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیر ہو۔“

باب: 41- اشارے یا کنائے کے طور پر کوئی بات کہنا

[6847] حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول

ﷺ واضح رَأْسَهُ عَلَى فِحْدِيٍّ، فَقَالَ: حَبَسْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَا، فَعَابَنِي وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهِ فِي حَاجِزَتِي، وَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحْرُكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّيْمُمِ۔ [راجع: ۳۲۴]

6845 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي أَبْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَبْنَ الْفَاقِسِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَكَنَّنِي لَكُرْزَةً شَدِيدَةً وَقَالَ: حَبَسْتَ النَّاسَ فِي قِلَادَةٍ، فَيَمْنَعُنِي الْمَوْتُ لِمَكَانٍ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ أَوْجَعَنِي، تَحْوَهُ. لَكُرْزَ وَوَكَرَ وَاحِدٌ. [راجع: ۳۲۴]

(٤٠) بَابُ مَنْ رَأَى مَعَ امْرَأَهُ رَجُلًا فَقَتَلَهُ

6846 - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَرَادٍ عَنْ الْمُغَيْرَةِ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُضْفَعٍ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ! لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي۔ [انظر: ۷۴۱۶]

(٤١) بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعْرِيضِ

6847 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ

اللہ عزیز کے پاس ایک دیہاتی آیا اور کہا: اللہ کے رسول! میری بیوی نے کالا بچہ جتا ہے۔ آپ عزیز نے فرمایا: ”کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟“ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”ان کے رنگ کیسے ہیں؟“ اس نے کہا: وہ سرخ ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا ان میں کوئی سیاہ بھی ہے؟“ اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”وہ سیاہ کیسے ہو گیا؟“ اس نے کہا: میرے خیال کے مطابق کسی رنگ نے یہ رنگ سمجھ لیا ہے۔ آپ عزیز نے فرمایا: ”شاید تیرے بنیے کا رنگ بھی کسی رنگ نے سمجھ لما ہو۔“

ابن شهاب، عن سعيد بن المسيب، عن أبي هريرة رضي الله عنه: أنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَّلَهُ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ امْرَأَيِّي وَلَدَتْ غُلَامًا أَشْوَدَ، فَقَالَ: «هَلْ لَكَ مِنْ إِبْلٍ؟»، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «مَا الْوَانُهَا؟»، قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: «فِيهَا [مِنْ] أُورَقٌ؟»، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَإِنِّي كَانَ ذَلِكَ؟»، قَالَ: أَرَاهُ عِرْقٌ نَّزَعَهُ، قَالَ: «فَلَعْلَّ ابْنَكَ هَذَا نَزَعَهُ عِرْقٌ». [راجح:]

[32-3]

باب: 42۔ تغزیر اور تنہیہ کی مقدار کیا ہے؟

(٤٢) بَأْتُ: كَم التَّغْزِيرُ وَالْأَدْبُ؟

وضاحت: حد تعریز اور تهدید میں فرق یہ ہے کہ جو امر شارع ﷺ کی طرف سے متعین ہوا سے حد کہا جاتا ہے اور جو شارع ﷺ کی طرف سے متعین نہ ہو بلکہ حاکم کی صوابید پر موقوف ہوا سے تعریز کہا جاتا ہے اور یہ دس کوڑوں سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔

6848] حضرت ابو بردہ رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "حدود اللہ میں کسی مقررہ حد کے علاوہ کسی اور سزا میں دس کوڑوں سے زیادہ تعریز نہیں ہے۔"

٦٨٤٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ : حَدَّثَنَا
اللَّيْثُ : حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَيْبٍ عَنْ بُكَيْرٍ
ابْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرٍ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ : « لَا
يُجَلِّدَ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدْ مِنْ حُدُودِ
اللهِ ». [ابن حجر: ٦٨٤٩، ٦٨٥٠]

الله". [خط : ٦٨٤٩، ٦٨٥٠]

[6849] حضرت عبد الرحمن بن جابر سے روایت ہے، وہ اس صحابی سے بیان کرتے ہیں جنھوں نے نبی ﷺ سے سناء، آپ نے فرمایا: ”اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے علاوہ مجرم کو دس کوڑوں سے زیادہ سر اندھی جائے۔“

٦٨٤٩ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلَيْهِ حَدَّثَنَا فُضِيلُ
ابْنُ شَلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ:
حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ عَمْنَ سَمِيعَ الشَّيَّءِ
فَالْمُتَّقِيَّ قَالَ: «لَا عَقُوبَةَ فَوْقَ عَشْرِ ضَرَبَاتٍ إِلَّا فِي
حَدْمٍ: حُدُودَ اللَّهِ». [رَاجِعٌ: ٦٨٤٨]

[6850] حضرت ابو بردہ النصاریؒ سے روایت ہے،

٦٨٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا

انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سن: "حدود اللہ میں سے کسی حد کے علاوہ مجرم کو دیکھوں سے زیادہ کوڑے مت لگاؤ۔"

ابنُ وَهْبٍ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو : أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَنَا قَالَ : يَبْيَمًا أَتَى جَالِسًا عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ إِذْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ فَحَدَّثَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ فَقَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ : أَنَّ أَبَا هَدْيَةَ حَدَّثَهُ اللَّهُ سَمِعَ أَبَا بُرَدَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَقَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : «لَا تَجْلِدُوا فَوْقَ عَشَرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ» . [راجع: ۶۸۴۸]

[6851] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا تو ایک مسلمان صحابی نے کہا: اللہ کے رسول! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کون میرے جیسا ہے؟ میں رات برکرتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا پاتا ہے۔" جب لوگ وصال کے روزوں سے باز نہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن وصال کا روزہ رکھا، دوسرا دن پھر وصال کا روزہ رکھا، پھر لوگوں نے چاند دیکھ لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر چاند دکھائی نہ دیتا تو میں مزید وصال کے روزے رکھتا۔" یہ آپ نے بطور تنبیہ فرمایا کیونکہ لوگ وصال کے روزے رکھنے پر مصروف تھے۔

شیعیب، تیجی بن سعد اور یونس نے زہری سے روایت کرنے میں عقیل کی متابعت کی ہے، نیز عبد الرحمن بن خالد نے اہن شہاب سے، انھوں نے سعید سے، انھوں نے ابو ہریرہ رض سے، انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔

٦٨٥١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا الْلَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ ، عَنْ أَبِنِ شَهَابٍ : حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ : أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ ، فَقَالَ لَهُ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ : فَإِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُوَاصِلُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «أَيُّكُمْ مِثْلِي ؟ إِنِّي أَبِي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي» ، فَلَمَّا أَبْوَا أَنْ يَتَهَوَّهَا عَنِ الْوِصَالِ وَأَصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوَا الْهِلَالَ ، فَقَالَ : «لَوْ تَأْخَرُ لَزِدْتُكُمْ» ، كَالْمُنْكَلِبِ بِهِمْ حِنْ أَبْوَا .

تَابَعَهُ شُعَيْبٌ ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، وَيُوْنُسُ ، عَنِ الزَّهْرِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ : عَنِ أَبِنِ شَهَابٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . [راجع: ۱۹۶۵]

رض فائدہ: وصال کے معنی ہیں: دو روزوں کو اس طرح ملانا کہ ان کے درمیان کچھ کھایا یا بانہ جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنبیہ کے طور پر لوگوں کے ساتھ مذکورہ برتاؤ کیا۔

[6852] حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عبد مبارک میں ان لوگوں کو پیا جاتا تھا جو غلہ انداز سے سے خریدتے اور دوسرا جگہ منتقل کیے بغیر وہیں فروخت کر دیتے تھے۔ ہاں، اگر وہ غلہ اٹھا کر اپنے مٹھانے پر لے جاتے، پھر فروخت کرتے تو کچھ سزا نہ ہوتی۔

[6853] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے ذاتی معاملے میں بھی کسی سے بد نہیں لیا۔ ہاں، جب اللہ کی قائم کردہ حدود کو پامال کیا جاتا تو پھر آپ اللہ کے لیے بدلمہ لیتے تھے۔

**باب: ۴۳۔ گواہوں کے بغیر اکر کسی شخص کی بے حیائی،
بے شری اور بے غیرتی نمایاں ہو**

[6854] حضرت کہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے دلغان کرنے والوں کو دیکھا تھا۔ اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی۔ آپ ﷺ نے دونوں کے درمیان جدا تی کرادی تھی۔ شوہر نے کہا تھا: اگر اب بھی میں اپنی بیوی کو اپنے ساتھ رکھوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں جھوٹا ہوں۔ سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے زہری سے یہ روایت بایں الفاظ محفوظ رکھی: اگر اس عورت کے ہاں ایسا ایسا بچہ پیدا ہوا تو شوہر سچا ہے اور اگر اس کے ہاں ایسا بچہ پیدا ہوا جیسے چھپکی ہوتی ہے تو شوہر جھوٹا ہے۔ میں نے زہری سے سنا، وہ کہتے تھے کہ اس عورت نے مکروہ حال والے بچے کو جنم دیا تھا۔

[6855] حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے، انہوں

6852 - حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّزْهَرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُضْرِبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَوْا طَعَاماً جِزَافاً أَنْ يَبْيَعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ حَتَّى يَؤُوذُ إِلَيْ رِحَالِهِمْ. [راجع: ۲۱۲۳]

6853 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُوْسُفُ عَنِ الرَّزْهَرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُرُوْةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا اتَّقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يُؤْتَى إِلَيْهِ حَتَّى يُتَهَّكَ مِنْ حُرُمَاتِ اللَّهِ فَيَسْتَقِيمَ اللَّهُ [راجع: ۳۵۶۰]

(۴۳) بَابُ مَنْ أَظْهَرَ الْفَاحِشَةَ وَاللَّطْخَ وَالثَّمَمَ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ

6854 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفِّيَانُ: قَالَ الرَّزْهَرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: شَهَدْتُ الْمُتَلَّا عِنْنِي وَأَنَا أَنْبَى خَمْسَ عَشْرَةَ فَرَّاقَ بَيْتَهُمَا، فَقَالَ زَوْجُهَا: كَذَبْتُ عَلَيْهَا إِنْ أَمْسَكْتُهُمَا، قَالَ: فَحَفَظْتُ ذَلِكَ مِنَ الرَّزْهَرِيِّ إِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا وَكَذَا فَهُوَ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا وَكَذَا كَأَنَّهُ وَحْرَةً، فَهُوَ. وَسَمِعْتُ الرَّزْهَرِيَّ يَقُولُ: جَاءَتْ بِهِ لِلَّذِي يُكْرَهُ. [راجع: ۴۲۳]

6855 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا

نے کہا: حضرت ابن عباس رض نے دلavan کرنے والوں کا ذکر کیا تو حضرت عبد اللہ بن شداد رض نے پوچھا: کیا یہ وہی عورت تھی جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ”اگر میں کسی عورت کو بلاشبوب سنگار کرتا تو اسے ضرور کرتا؟“ حضرت ابن عباس رض نے کہا: نہیں، یہ بات آپ نے اس عورت کے متعلق کہی تھی جس کا بدکاری کے متعلق عام چرچا تھا۔

[6856] حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس لavan کا ذکر ہوا تو اس کے متعلق حضرت عاصم بن عدی رض نے کوئی بات کہی۔ پھر وہ ٹے گکے۔ اس کے بعد اس کی قوم میں سے ایک آدمی شکایت لے کر ان کے پاس آیا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی اجنبی مرد کو دیکھا ہے۔ حضرت عاصم رض نے کہا: میں خود اپنی اس بات کی وجہ سے آزمائش میں ڈالا گیا ہوں۔ پھر وہ اس شخص کو لے کر نبی ﷺ کی مجلس میں آئے اور آپ کو اس حالت کی اطلاع دی جس پر اس نے اپنی بیوی کو پایا تھا۔ وہ آدمی زرد رنگ، کم گوشت اور سیدھے بالوں والا تھا اور جس کے خلاف دعویٰ کیا تھا کہ اس نے اسے اپنی بیوی کے پاس پایا ہے، وہ گندی رنگ، موٹا تازہ اور پر گوشت آدمی تھا۔ نبی ﷺ نے دعا مانگی: ”اے اللہ! اس معاملے کو ظاہر کر دے۔“ چنانچہ اس عورت کے ہاں اس شخص کا ہم شکل پچھ پیدا ہوا جس کے متعلق شوہر نے کہا تھا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا ہے۔ پھر نبی ﷺ نے دونوں کے درمیان لavan کرایا۔

اس مجلس میں حضرت ابن عباس رض سے ایک شخص نے پوچھا: کیا یہ وہی عورت تھی جس کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا تھا: ”اگر میں کسی عورت کو بلاشبوب سنگار کرتا تو اسے سنگار

سُفِيَّانٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّنَادِ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: ذَكَرَ أَبْنُ عَبَّاسٍ الْمُتَلَاقِ عَنْهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَادَ: هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا إِمْرَأَةً عَنْ غَيْرِ بَيْتِهِ؟» فَقَالَ: لَا، تِلْكَ امْرَأَةً أَغْلَنْتُ. [راجح: ۵۲۱۰]

۶۸۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الْلَّيْثُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ذُكِرَ الْمُتَلَاقُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ عَاصِمٌ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُوُ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا، فَقَالَ عَاصِمٌ: مَا ابْتَلَيْتُ بِهِذَا إِلَّا لِقُولِي، فَذَهَبَ إِلَيْهِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَخْبَرَهُ بِالذِّي وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ أَنَّهُ وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُضْفِرًا، قَلِيلُ الْلَّحْمِ، سَيِطُ الشِّعْرِ، وَكَانَ الذِّي ادْعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَذْلًا، كَثِيرُ الْلَّحْمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: «اللَّهُمَّ بَيْنَنِ»، فَوَضَعَتْ شَبِيهُهَا بِالرَّجُلِ الذِّي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا، فَلَأَعْنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَهُمَا.

فَقَالَ رَجُلٌ لِأَبْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ: هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: «لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيْتِهِ رَجَمْتُ هَذِهِ؟»، فَقَالَ: لَا، تِلْكَ امْرَأَةً

کرتا؟“ انھوں نے فرمایا: نہیں، یہ تو وہ عورت تھی جو اسلام لانے کے بعد عالانیہ طور پر فشق و فجور کرنی تھی۔

باب: 44- پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں پھر چار گواہ پیش نہ کر سکیں تو انھیں (آئی کوڑے) لگاؤ.....“ میر فرمایا: ”جو لوگ پاک دامن اور بھولی بھالی مومن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر (دنیا میں بھی لعنت اور آخرت میں بھی) لعنت ہے۔“ میر فرمایا: ”اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور ان کے پاس گواہ بھی کوئی نہ ہو.....“

[6857] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”سات مہلک گناہوں سے اجتناب کرو۔“ صحابہ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، ناحق کسی کی جان لینا جسے اللہ نے حرام کیا ہے، سو دکھانا، تیتم کا مال ہڑپ کرنا، جنگ کے دن پیٹھ پھیرنا اور پاک دامن بھولی بھالی مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔“

باب: 45- غلاموں پر تہمت لگانا

[6858] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ فرم رہے تھے: ”جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی جبکہ وہ اس تہمت سے بری ہوتا سے قیامت کے دن کوڑے مارے

(٤٤) بَابُ رَمِيِّ الْمُحْصَنَاتِ

وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَالَّذِينَ يَرْمَوْنَ الْمُحْصَنَاتِ مُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَزْبَعَةٍ شَهَادَةً فَاجْلِدُوهُمْ» أَلْآيَةٌ . [النور: ٤] ، «إِنَّ الَّذِينَ يَرْمَوْنَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَنِيمَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لَعِنُوا» [٢٢] ، وَقَوْلُ اللَّهِ : «وَالَّذِينَ يَرْمَوْنَ أَرْوَاحَهُمْ وَلَا يَكُنْ لَّهُمْ شَهَادَةً» أَلْآيَةٌ . [٦]

٦٨٥٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثُورِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْعَيْثَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: «اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: «الشَّرُكُ بِاللَّهِ، وَالسَّخْرُ، وَقَتْلُ النَّسْسَ الَّتِي حَرَمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرَّبَّا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتَمِّ، وَالتَّوْلِي يَوْمَ الرَّحْفِ، وَقَدْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْعَافِلَاتِ» . [٢٧٦٦] [راجع: ٢٧٦٦]

(٤٥) بَابُ قَدْفِ الْعَيْدِ

٦٨٥٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ فُضِيلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ أَبْنِ أَبِي نُعْمَمْ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُولُ: «مَنْ قَدَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ

بَرِيْءٌ مَمَّا قَالَ جُلُّدَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ
جَائِسٌ لَهُ - هَذَا، اگر غلام ایسا ہو جیسا اس نے کہا تو سزا
نہیں ہوگی۔“

باب: 46- کیا حاکم وقت کسی دوسرے کو حکم دے سکتا
ہے کہ وہ حاکم سے غائب شخص کو حمل کائے؟

حضرت عمر بن الخطاب نے ایسا کیا تھا۔

[6860, 6859] حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد جہنمی میں تھا سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کریں، اس کا مقابل کھڑا ہوا اور وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا۔ اس نے کہا: ہاں یہ حق کہتا ہے۔ بلاشبہ آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق ہی فیصلہ کریں، تاہم اللہ کے رسول! مجھے بات کرنے کی اجازت دیں۔ آپ نے فرمایا: ”کہو۔“ اس نے کہا: میرا بینا اس کے گھر خدمت گار تھا، اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا۔ میں نے اس کے عوض ایک سو کبریاں اور خادم بطور فدیہ ادا کیا۔ میں نے اہل علم سے رابطہ کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی واجب ہے اور اس شخص کی بیوی پر حد رحم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے موافق ہی فیصلہ کرتا ہوں: سو کبریاں اور خادم تجھے واپس کر دیا جائے اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے۔ اے ائمہ! صح تم اس شخص کی بیوی کے پاس جاؤ اور اس سے باز پرس کرو، اگر وہ اقبال جرم کرے تو اسے سنگار کر دو۔“ چنانچہ اس عورت نے اعتراف کر لیا تو انہوں نے اسے رجم کر دیا۔

حدود سے متعلق احکام و مسائل
بَرِيْءٌ مَمَّا قَالَ جُلُّدَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ
كَمَا قَالَ .

(۴۶) بَابٌ : هَلْ يَأْمُرُ الْإِمَامُ رَجُلًا فَيَضْرِبُ
الْحَدَّ خَائِيًّا عَنْهُ؟

وَقَدْ فَعَلَهُ عُمَرُ .

٦٨٦٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ :
حَدَّثَنَا أَبْنُ عَيْنَةَ عَنِ الرَّزْهَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْتَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ حَارِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : أَنْشُدُكَ اللَّهُ إِلَّا فَضَيْطَ يَبْنَتَا بِكِتَابِ اللَّهِ، فَقَامَ حَضْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ، فَقَالَ : صَدَقَ، إِفْضِ
يَبْنَتَا بِكِتَابِ اللَّهِ، وَأَنْذَنْ لَيِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ،
فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : « قُلْ »، فَقَالَ : إِنَّ أَبْنَيِ كَانَ عَسِيفًا فِي أَهْلِ هَذَا، فَرَأَيْتَ يَأْمُرُ أَنَّهُ فَاقْتُدِيَ
مِنْهُ بِمَايَهُ شَاهَ وَخَادِمٍ، وَإِنَّكَ سَأَلْتَ رِجَالًا مِنْ
أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرْتُنِي أَنَّ عَلَى أَبْنَيِ جَلْدٌ مِائَةٌ
وَتَغْرِيبٌ عَامٌ، وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمُ،
فَقَالَ : « وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا فَضِيلَ يَبْنَكُمَا
بِكِتَابِ اللَّهِ : الْمِائَةُ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلَى
أَبْنَكَ جَلْدٌ مِائَةٌ وَتَغْرِيبٌ عَامٌ، وَيَا أَنَيْسُ! أُغْدِ
عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَسَلِّهَا، فَإِنْ اغْتَرَفْتَ
فَأَرْجُمْهَا، فَاغْتَرَفْتُ فَرَجَمْهَا ». [راجع: ۲۳۱۴]

۲۳۱۵

❖ فاکہہ: اس طرح کا ایک عنوان (34) پہلے بھی گزر چکا ہے۔ این بطال نے اس پر اعتراض کیا ہے کہ اس تکرار کی ضرورت نہیں لیکن ان میں کچھ فرق ہے۔ پہلے عنوان کا تقاضا ہے کہ حاکم وقت جسے سنگار کا حکم دے، یعنی مامور اس سے غائب ہو۔ اور دوسرے عنوان کا مطلب ہے کہ جسے سنگار کرنا ہے وہ حاکم وقت سے غائب اور دور ہو۔ اگرچہ دونوں کا نتیجہ ایک ہے، تاہم کچھ فرق ضرور ہے۔^۱



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

87- کتاب الدیات

دینوں سے متعلق احکام و مسائل

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ”جو کسی مومن کو دانتہ
قتل کرے اس کی سزا جہنم ہے“ کا بیان

(۱) وَ[بَابُ] قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : «وَمَن يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ»

[النساء: ۹۳]

6861) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے رسول! اللہ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ، حالانکہ اس نے تھصیں پیدا کیا ہے۔“ اس نے کہا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ”پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس ذر سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔“ اس نے پوچھا: پھر کون سا گناہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”پھر یہ کہ تم اپنے پڑوی کی بیوی سے زنا کرو۔“ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی: ”اور جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے اور نہ کسی ایسے انسان کی بجائی حق لیتے ہیں ہے اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے اور وہ زنا کرتے ہیں اور جو کوئی ایسا کرے گا اسے ختم گناہوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔“

6862) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں

6861 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَاثِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحِيلَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَنْ تَدْعُوا لِلَّهِ بِنَدَأً وَهُوَ خَلَقَكَ، قَالَ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ حَشْيَةً أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ، قَالَ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ثُمَّ أَنْ تُزَانِي بِخَلِيلَةَ جَارِكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَضْدِيقَهَا: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًاٰءَآخَرَ وَلَا يَقْتَلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقْقِ وَلَا يَرْثُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَنَّمَا﴾ الآلية [الفرقان: ۶۸]. [راجیع: ۴۴۷۷]

6862 - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ

نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن آدمی اس وقت تک اپنے دین کے بارے میں برابر کشادہ رہتا ہے جب تک خون ناقن نہ کرے۔“

سعید بن عمر و بن سعید بن العاص عن أبيه، عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: لا يزال المؤمن في فسحة من دينه ما لم يصب دمًا حراماً». [انظر: ٦٨٦٣]

فائدہ: مومن کا سینہ کشادہ رہتا ہے اور اسے ہر وقت مغفرت کی امید رہتی ہے لیکن جب وہ بلاوجہ کسی کو قتل کر دے تو تنگی میں پڑ جاتا ہے کیونکہ بلاوجہ قتل کرنے کے متعلق بہت سخت وعدہ آئی ہے، اتنی تنگی و عیکسی دوسرے جنم کے متعلق نہیں، اس وجہ سے اس کا دین اس پر تنگ ہو جاتا ہے۔

[6863] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: ہلاکت کا بھنور جس میں گرنے کے بعد پھر نکلنے کی امید نہیں ہے وہ ایسا ناقن خون کرتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔

٦٨٦٣ - حدثني أَخْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدَّثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ قَالَ: إِنَّ مِنْ وَرْطَاتِ الْأُمُورِ الَّتِي لَا مَخْرَجَ لِمَنْ أُوْقَعَ نَفْسَهُ فِيهَا: سُفْكُ الدِّمْعَرَامِ بِعَيْرِ حَلَّهُ. [راجع: ٦٨٦٢]

[6864] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلے قتل کے مقدمات کا فیصلہ کیا جائے گا۔“

٦٨٦٤ - حدثنا عبيد الله بن موسى عن الأعمش، عن أبي وايل، عن عبد الله بن مسعود قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوْلَ مَا يُفْضِي بَيْنَ النَّاسِ فِي الدَّمَاءِ». [راجع: ٦٥٣٣]

[6865] حضرت مقداد بن عمرو کندي رضی اللہ عنہ سے روایت ہے..... یہ بنو زہرہ کے حلیف اور غزوہ بدر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے..... انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر دوران جنگ میں میری کسی کافر سے مذہبیت ہو جائے، پھر ہم ایک دوسرے کو قتل کرنے کی کوشش میں لگ جائیں، پھر وہ کافر میرے ہاتھ پر اپنی تواریکار کاٹ دے، پھر کسی درخت کی آڑ لے کر کہے: میں اللہ کے تابع ہو گیا ہوں، تو کیا میں اس اقرار کے بعد اسے قتل کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے قتل مت کرنا۔“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! اس نے تو میرا ہاتھ کاٹ ڈالا ہے۔ میرا ہاتھ کاٹنے

٦٨٦٥ - حدثنا عبدان: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حدثني عطاء بن يزيد: أنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيًّا حَدَّثَنَا: أَنَّ الْمِقْدَادَ أَبْنَ عَمْرِو الْكَنْدِيَّ حَلِيفَ بْنِ زُهْرَةَ حَدَّثَهُ - وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ - أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ لَقِيْتُ كَافِرًا فَاقْتُلْنَا فَضَرَبَ يَدِي بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَأَدَّ بِشَجَرَةَ وَقَالَ: أَشْلَمْتُ لَهُ، أَقْتُلْهُ بَعْدَ أَنْ قَاتَلَهَا؟ قَالَ رَسُولُ الله ﷺ: «لَا تَقْتُلْهُ»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَإِنَّهُ طَرَحَ إِحْدَى يَدَيْ، ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَمَا قَطَعَهَا،

کے بعد اس نے یہ کلمات کہے ہیں، کیا اب بھی اسے قتل نہ کرو؟ آپ نے فرمایا: ”اسے قتل نہ کرنا۔ اگر تو نے اسے قتل کیا تو وہ تیرے مرتبے میں ہو گا جو تمہارا اسے قتل کرنے سے پہلے تھا اور تم اس کے مقام میں ہو گے جو اس کا اس اقرار سے پہلے تھا۔“

[6866] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے حضرت مقداد بن جبل سے فرمایا: ”اگر کوئی آدمی کافروں کے ساتھ رہتے ہوئے اپنا ایمان چھپاتا رہے پھر وہ اپنا ایمان ظاہر کر دے اور تو اس کو مارڈا لے (تو کیونکہ درست ہو سکتا ہے) کیونکہ تو بھی مکہ میں پہلے اپنا ایمان چھپائے پھرتا تھا۔“

فائدہ: اس حدیث کا آغاز اس طرح ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چوتا شکر بھیجا جس میں حضرت مقداد بن جبل بھی تھے۔ جب یہ شکر کافروں کی طرف بڑھا تو وہ منشر ہو گئے لیکن ایک مال دار شخص وہیں رہا اور اس نے کلمہ شہادت پڑھ لیا۔ حضرت مقداد بن جبل نے اسے آگے بڑھ کر قتل کر دیا۔ جب لوگوں نے یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ”تو نے ایک ایسے آدمی کو قتل کیا ہے جس نے لا الہ الا اللہ پڑھ لیا تھا۔“

باب: 2 - (ارشاد باری تعالیٰ): ”جس نے کسی کو قتل نا حق سے بچالیا“ کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کے معنی یوں کہے ہیں: جس نے نا حق خون کرنا حرام رکھا تو گویا اس نے اس عمل سے تمام لوگوں کو زندہ رکھا۔

[6867] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”دنیا میں کوئی قتل نا حق نہیں ہوتا مگر اس کے گناہ کا کچھ حصہ آدم رضی اللہ عنہ کے پہلے بیٹے کو ملتا ہے۔“

قتلہ؟ قال: ”لا تقتلہ، فإنْ قتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَثْلِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ، وَأَنْتَ بِمَثْلِكَ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ“۔ [راجح: ۴۰۱۹]

۶۸۶۶ - وَقَالَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْمُقْدَادَ: إِذَا كَانَ رَجُلٌ مِّنْ يُخْفِي إِيمَانَهُ مَعَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَأَظْهِرْ إِيمَانَهُ فَقَتْلَهُ، فَكَذَلِكَ كُنْتَ أَنْتَ تُخْفِي إِيمَانَكَ بِمَكَّةَ مِنْ قَبْلٍ“۔

(۲) باب: ﴿وَمَنْ أَخْيَاهَا﴾ [السادرة: ۳۲]

قَالَ أَبْنُ عَبَّاسٍ: مَنْ حَرَمَ قَتْلَهَا إِلَّا بِحَقٍّ ﴿فَكَانَآءَآ أَخْيَا النَّاسَ جَمِيعًا﴾ [السادرة: ۳۲]

۶۸۶۷ - حَدَثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَثَنَا سُفِيَّانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرْرَةَ، عَنْ مَسْرُوقَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ إِلَّا كَانَ عَلَى أَبْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كَفْلُ مِنْهَا“۔ [راجح: ۱۳۲۵]

[6868] حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”میرے بعد کافروں جیسے نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گرد نیں اڑانے لگو۔“

6868 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: وَأَقْدَمْ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ: سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». [۱۷۴۲] (راجع: ۱۷۴۲)

[6869] حضرت جریرؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے مجھ سے جستہ الوداع کے دن فرمایا: ”لوگوں کو خاموش کرو۔“ پھر آپ نے فرمایا: ”میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گرد نیں مارنے لگو۔“

6869 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلَيِّ بْنِ مُذْدِرٍ كَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنَ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «إِسْتَنْصِتُ النَّاسَ، لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». (راجع: ۱۷۴۳)

اس حدیث کو حضرت ابو بکرؓ اور حضرت ابن عباسؓؓ سے بیان کیا ہے۔

[6870] حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”بڑے بڑے گناہ یہ ہیں: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا، والدین کی نافرمانی کرنا۔“ یا فرمایا: ”جوہی قسم اٹھانا۔“ راوی حدیث شعبہ نے شک کیا ہے۔

6870 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْكَبَائِرُ: الإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ - أَوْ قَالَ: الْيَمِينُ الْغَمُوسُ، شَكْ شُعْبَةُ -». (۱۶۷۵)

معاذ نے کہا: ہم سے شعبہ نے بیان کیا: ”کبیرہ گناہ یہ ہیں: اللہ کا شریک بنانا، جوہی قسم اٹھانا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔“ یا فرمایا: ”کسی کی ناقص جان لینا۔“

وَقَالَ مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: «الْكَبَائِرُ: الإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، أَوْ قَالَ: وَقَتْلُ النَّفْسِ». (راجع: ۱۶۷۵)

[6871] حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”سب

6871 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

سے ہرے گناہ: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں، کسی کی
ناحق جان لینا، والدین کی نافرمانی کرنا اور محبوث بولنا۔“ یا
فرمایا: ”جموئی گوانی دینا ہیں۔“

أَبِي بَكْرٍ: سَمِعْ أَنَّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
ﷺ قَالَ: «الْكُبَائِرُ». وَحَدَّثَنَا عَمْرُو: حَدَّثَنَا
شَعْبَةُ عَنْ أَبْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَكْبَرُ الْكُبَائِرُ: إِلَاشْرَاكُ بِاللَّهِ،
وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقُولُ
الرُّؤْرِ، أَوْ قَالَ: وَشَهَادَةُ الرُّؤْرِ». [راجع:
[۲۶۵۳]

﴿ فَإِنَّمَا: ان گناہوں میں شرک ایسا جرم ہے جو قبہ کے بغیر معاف نہیں ہو گا۔ اگر انسان توبہ کے بغیر مرے گا تو ہمیشہ کے لیے دوزخ میں رہے گا کیونکہ شرک پر جنت حرام ہے۔

[6872] حضرت اسماء بن زید رض سے روایت ہے،
انھوں نے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ جہنیہ کی ایک
شاخ حرقة کی طرف روانہ کیا۔ ہم نے ان لوگوں کو صحیح سچ
ہی جالیا اور شکست سے دوچار کر دیا، چنانچہ میں اور انصار کا
ایک آدمی ان کے ایک شخص تک پہنچ۔ جب ہم نے اسے
گھیر لیا تو اس نے لا الہ الا اللہ کہہ دیا۔ انصاری نے تو (یہ سن
کر) اپنا ہاتھ روک لیا لیکن میں نے اپنے نیزے سے اس کا
کام تمام کر دیا۔ جب ہم واپس آئے تو نبی ﷺ کو اس
واقعہ کی اطلاع ملی۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: ”اے اسماء!
کیا تو نے اسے لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنے کے بعد قتل کر
ڈالا؟“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! اس نے صرف جان
بچانے کے لیے اقرار کیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تو نے
اسے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کر دیا؟“ آپ ﷺ اس
جملے کو بار بار دہراتے رہے حتیٰ کہ میرے دل میں یہ خواہش
پیدا ہو گئی: کاش! میں اس سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

٦٨٧٢ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ: حَدَّثَنَا
هُشَيْمٌ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ: حَدَّثَنَا أَبُو ظَبِيَّانَ قَالَ:
سَمِعْتُ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدَ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى
الْحُرْفَةِ مِنْ جُهَنَّمَةَ، قَالَ: فَصَبَّحَنَا الْقَوْمَ
فَهَزَّمَنَاهُمْ، قَالَ: وَلَحْقَتْ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ
الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ، قَالَ: فَلَمَّا غَشِيَّنَا قَالَ:
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، قَالَ: فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ
وَطَعَتْهُ بِرْمَحِي حَتَّى قَتَلَهُ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا
بَلْعَ ذَلِكَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فَقَالَ لِي: «يَا
أَسَامَةُ، أَقْتَلْتَهُ بَعْدَمَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟»،
قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا،
قَالَ: أَقْتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟»،
قَالَ: فَمَا زَالَ يَكْرُرُهَا عَلَيَّ حَتَّى تَمَسَّتْ أَنِي
لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ. [راجع: ۴۲۶۹]

٦٨٧٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنِي
الْيَتُّ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنِ

[6873] حضرت عبادہ بن صامت رض سے روایت ہے،
انھوں نے فرمایا: میں ان نقیبوں میں سے تھا جنھوں نے

رسول اللہ ﷺ سے (عقبہ کی رات) بیعت کی تھی۔ ہم نے آپ ﷺ سے اس امر پر بیعت کی کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ ہم زنا نہیں کریں گے، ہم چوری نہیں کریں گے۔ قتل نا حق نہیں کریں گے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔ ہم اوثکھوٹ نہیں کریں گے اور اگر ہم نے ان کاموں کی پابندی کی تو ہمارے جنت جانے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنے گی اور اگر ہم نے ان امور میں کوتاہی کی تو اس کا فیصلہ اللہ کے پردا ہے۔

[6874] حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس نے ہمارے خلاف تھیار اٹھائے وہ ہم سے نہیں ہے۔“

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی ﷺ سے یہ روایت بیان کی ہے۔

[6875] حضرت احلف بن قیس سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں اس شخص (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی مدد کرنے کے لیے تکلا تو مجھے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ ملے۔ انہوں نے پوچھا: کہاں کا رادا ہے؟ میں نے کہا: اس صاحب کی مدد کرنے جارہا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: واپس چلے جاؤ، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ”جب دو مسلمان تواریخ سوت کر ایک دوسرے سے بھڑ جائیں تو قاتل اور مقتول دونوں جنہی ہیں۔“ میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! قاتل تو جسمی ہوا، مقتول کو یہ سزا کیوں ملے گی؟ آپ نے فرمایا: ”وہ بھی اپنے حریف کے قتل پر آمادہ تھا۔“

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ”اے ایمان والو! مقتولوں کے بارے میں تم پر تھاص فرض ہے“ کا بیان

الصَّنَاعِحِيٍّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّابِطِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّي مِنَ النَّبِيِّينَ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلَا نَرْبِي، وَلَا نَشْرِقَ، وَلَا نَقْتَلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ، وَلَا نَنْهَبَ، وَلَا نَعْصِي، بِالْجَحْدَةِ إِنْ [فَعَلْنَا ذَلِكَ]. فَإِنْ غَشِيَّنَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءً ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ، [راجیع: ۱۸]

۶۸۷۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا جُوبِرِيَّةَ عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَأَلْيَسَ مِنَّا». [انظر: ۷۰۷۰]

روawah أبو موسى عن النبي ﷺ.

۶۸۷۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكَ : حَدَّثَنَا حَمَادَ بْنُ رَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُوبُ وَيُوْسُفُ عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْأَحْنَفِ [بْنِ قَيْسٍ] قَالَ: دَهْبَتُ لِأَنْصَرَ هَذَا الرَّجُلُ، فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةُ، فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قُلْتُ: أَنْصَرُ هَذَا الرَّجُلُ، قَالَ: ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمُونَ إِسْرَيْلَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بِالْمَقْتُولِ؟ قَالَ: «إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ». [راجیع: ۲۱]

(۳) باب قول الله تعالى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذْنَ عَلَيْكُمُ الْقُصْاصُ فِي الْقَتْلِ﴾ الآية [البقرة: ۱۷۸]

نہ وضاحت: دور جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ اگر کسی قبیلے کا کوئی معزز آدمی دوسرا سے قبیلے کے کسی عام آدمی کے ہاتھوں مارا جاتا تو وہ اصلی قاتل سے قصاص لینے کو کافی خیال نہیں کرتے تھے بلکہ وہ قتل کے قاتل کے قبیلے کے معزز آدمی کا انتخاب کرتے تا یا اس قبیلے کے کوئی آدمی موت کے لمحات اتنا دیتے۔ اس کے بعد مقتول اگر کوئی ادنی آدمی اور قاتل معزز ہوتا تو مقتول کے بدلے قاتل کے قتل کو گوارانہ کرتے تھے۔ امام بخاری ہذا نے اس آیت ہی کو کافی سمجھا اور اس کے لیے کوئی حدیث ذکر نہیں کی۔ آئندہ جو بھی عنوانات یا احادیث ہیں وہ اسی آیت کی تشریع ہیں۔ وَاللَّهُ أَعْلَمْ۔

باب: 4- حاکم وقت کا قاتل سے باز پس کرنا حتیٰ کہ وہ اقرار کرے اور حدود میں اقرار کافی ہے

[6876] حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے کسی لڑکی کا سردوپھروں کے درمیان رکھ کر پچل دیا۔ پھر اس لڑکی سے پوچھا گیا: تیرے ساتھ یہ برتاب کس نے کیا ہے؟ کیا فلاں نے؟ کیا فلاں نے؟ یہاں تک کہ اس یہودی کا نام لیا گیا (تو لڑکی نے سر کے اشارہ سے ہاں کہا)۔ پھر اس یہودی کو نبی ﷺ کے پاس لایا گیا۔ آپ اس سے مسلسل پوچھتے رہے حتیٰ کہ اس نے اقرار کر لیا تو اس کا سر بھی پھروں سے پچل دیا گیا۔

باب: 5- جب کوئی شخص پھر یا لٹھی سے قتل کرے تو؟

[6877] حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میدنہ طیبہ میں ایک لڑکی چاندی کے زیورات پہنے باہر نکلی۔ ایک یہودی نے اسے پھر مارا۔ اس میں آخری سائس تھے کہ اسے نبی ﷺ کے پاس لایا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ”کیا تجھے فلاں نے مارا ہے؟“ لڑکی نے (انکار کرتے ہوئے) اپنا سر اٹھایا۔ آپ ﷺ دوبارہ نے پوچھا: ”کیا تجھے فلاں نے مارا ہے؟“ لڑکی نے پھر (انکار کرتے ہوئے) اپنا سر اپر کیا۔ جب آپ ﷺ نے تیسرا مرتبہ پوچھا: ”کیا تجھے فلاں نے مارا ہے؟“ تو اس

(۴) بَابُ سُؤالِ الْقَاتِلِ حَتَّىٰ يُفَرَّ، وَالْأَقْرَارُ فِي الْحُدُودِ

۶۸۷۶ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَنَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَضَ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقَبَلَ لَهَا: مَنْ فَعَلَ بِكِ هَذَا؟ أَفْلَانُ أَوْ فُلَانُ؟ حَتَّىٰ سَمِّيَ الْيَهُودِيُّ، فَأَتَيَ بِهِ النَّبِيُّ صلی الله علیہ وسلم فَلَمْ يَرِلْ بِهِ حَتَّىٰ أَفَرَ، فَرُضِّضَ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ۔

[راجح: ۲۴۱۳]

(۵) بَابٌ: إِذَا قُتِلَ بِحَجَرٍ أَوْ بِعَصَا

۶۸۷۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَبْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ حَدِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: حَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا أُوْضَاحٌ بِالْمَدِيَّةِ، قَالَ: فَرَمَاهَا يَهُودِيٌّ بِحَجَرٍ، قَالَ: فَجَيَءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صلی الله علیہ وسلم وَبَهَا رَمَقٌ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صلی الله علیہ وسلم: ”فُلَانُ قَتَلَكِ؟“، فَرَفَعَتْ رَأْسَهَا، فَأَعْغَادَ عَلَيْهَا، قَالَ: ”فُلَانُ قَتَلَكِ؟“، فَرَفَعَتْ رَأْسَهَا، فَقَالَ لَهَا فِي النَّاثِلَةِ: ”فُلَانُ قَتَلَكِ؟“، فَخَضَضَتْ رَأْسَهَا،

نے (ہاں کرتے ہوئے) اپنا سر نیچے کر لیا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس (یہودی) کو بلا یا اور اس کا سر دو پھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا۔

فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَتَلَهُ بَيْنَ الْحَجَرَيْنَ .
[راجح: ۲۴۱۳]

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: ”جان کے بد لے جان ہے اور آنکھ کے بد لے آنکھ“ کا پیان

[6878] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی مسلمان اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی معبد برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں تو تین امور کے سوا اس کا خون کرنا جائز نہیں: ایک جان کے بد لے جان، دوسرا شادی شدہ زانی اور تیسرا دین سے نکلنے والا، جماعت کو چھوڑنے والا۔“

(۶) باب قول الله تعالى: ﴿أَنَّ النَّفَسَ يَأْتِيُ النَّفَسَ وَالْعَيْنَ يَأْتِيُ الْعَيْنَ﴾ [المائدہ: ۴۵]

۶۸۷۸ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْصَى : حَدَّثَنَا أَبِيهِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِيٍّ مُسْلِمٍ يَشَهُدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا يَأْخُذُنِي ثَلَاثَةٌ: النَّفَسُ بِالنَّفَسِ، وَالثَّيْبُ الرَّازِنِيُّ، وَالْمُغَارِقُ لِدِينِهِ التَّارِكُ لِلْجَمَائِعَةِ» .

فائدہ: واضح رہے کہ مذکورہ حدیث میں قتل کی تین صورتیں بیان ہوئی ہیں، ان کے علاوہ اور بھی صورتیں ہیں جن میں قتل کرنا جائز ہے اگرچہ تکلف کے ساتھ باقی صورتوں کو ان تین صورتوں میں داخل کیا جاسکتا ہے۔ وَاللَّهُ أَعْلَمْ

باب: 7- جس نے پھر سے قصاص لیا

[6879] حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے کسی لاڑکی کو اس کے زیورات کے لامبے میں آکر پھر سے قتل کر دیا۔ وہ لاڑکی نبی ﷺ کے پاس لائی گئی تو اس کے جسم میں کچھ جان باقی تھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ”کیا تھے فلاں نے مارا ہے؟“ اس نے سر کے اشارے سے انکار کر دیا۔ آپ ﷺ نے دوبارہ پوچھا تو اس مرتبہ بھی اس نے سر کے اشارے سے انکار کیا۔ پھر آپ ﷺ نے تیرتی مرتبہ پوچھا تو اس نے سر کے اشارے سے اقرار کیا، چنانچہ نبی ﷺ نے اس (قاتل یہودی) کو دو پھروں سے کچل کر قتل کر دیا۔

(۷) باب من أقاد بالحجارة

۶۸۷۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هَشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أُوْضَاحِ لَهَا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ فَجِيءَ بِهَا إِلَى السَّيِّدِ ﷺ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ: «أَقْتَلَكِ؟»، فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنَّ لَا، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّانِيَةِ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنَّ لَا، ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ نَعَمْ، فَقَتَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِحَجَرَيْنِ . [راجح: ۲۴۱۳]

باب: 8۔ جس کا کوئی عزیز قتل کر دیا جائے تو اسے دو
چیزوں میں سے بہتر کا اختیار ہے

(۸) بَابٌ : مَنْ قُتِلَ لَهُ قَبْيلٌ فَهُوَ بِخَيْرٍ
النَّظَرِينَ

[6880] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ فتح
مکہ کے موقع پر قبلہ خزانہ نے بولیٹ کا ایک شخص اپنے
جاہلیت کے مقتول کے بدے میں قتل کر دیا تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے
ہاتھیوں کے لشکر کو روک دیا تھا اور وقتی طور پر اپنے رسول اور
اہل ایمان کو اس پر مسلط کیا۔ آگاہ رہو! مجھ سے پہلے یہ کسی
کے لیے حلال نہیں کیا گیا اور نہ میرے بعد ہی کسی کے لیے
حلال ہو گا اور میرے لیے بھی صرف دن کے ایک حصے کے
لیے حلال ہوا، اب اس وقت اس کی حرمت پھر قائم ہو گئی
ہے۔ اس کا کائنات نہ توڑا جائے اور نہ اس کا کوئی درخت ہی
کاٹا جائے۔ اعلان کرنے والے کے علاوہ کوئی دوسرا اس
کی گردی پڑی چیز نہ اٹھائے۔ جس کا کوئی عزیز قتل کر دیا
جائے تو اسے دو باقوں میں سے ایک کا اختیار ہے: چاہے تو
قصاص لے لے یا دیدت قبول کر لے۔" اس دوران میں
ابو شاہ نامی ایک یمنی کھڑا ہوا اور کہا: اللہ کے رسول! مجھے یہ
خطبہ لکھ دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ابو شاہ کو یہ لکھ
دو۔" اس کے بعد ایک قریشی کھڑا ہوا اور کہنا لگا: اللہ کے
رسول! اذخر گھاس کائیں کی اجازت دیں، اسے ہم اپنے
گھروں اور قبروں میں بچھاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: "اذخر کاٹ سکتے ہیں۔"

عبداللہ نے شیبان سے ہاتھی کا واقعہ بیان کرنے میں ابو
نیعم کی متابعت کی ہے۔

بعض نے ابو نیعم سے الفیل کے بجائے القتل کا لفظ

۶۸۸ - حَدَثَنَا أَبُو هُنَيْمٌ : حَدَثَنَا شَيْبَانُ عَنْ
يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ
خُرَاعَةً قَتَلُوا رَجُلًا . وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءً :
حَدَثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى : حَدَثَنَا أَبُو سَلَمَةَ :
حَدَثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ : أَنَّهُ عَامَ فَتَحَ مَكَّةَ قَتَلَ
خُرَاعَةً رَجُلًا مَنْ بَنَى لَيْثَ بْنَ قَبَيلَ لَهُمْ فِي
الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ : «إِنَّ اللَّهَ
حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفَيْلَ وَسَلَطَ عَلَيْهِمْ رَسُولُهُ
وَالْمُؤْمِنِينَ، أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلْ لِأَحَدٍ قَبْلِيَّ،
وَلَا تَحِلْ لِأَحَدٍ بَعْدِي أَلَا وَإِنَّمَا أَحِلَّ لِي
سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ،
لَا يُخْتَلِّ شَوْكُهَا وَلَا يُغَصُّ شَجَرُهَا وَلَا
يُلْتَقِطُ سَاقِطَتِهَا إِلَّا مُشَدُّ، وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَبْيلٌ
فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرِينَ، إِمَّا يُودَى وَإِمَّا يُقَادُ»، فَقَامَ
رَجُلٌ مَنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ : أَبُو شَاءِ، فَقَالَ :
اَكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم :
«اَكْتُبُوا لِأَبْيِ شَاءِ»، ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مَنْ قُرِيشٌ
فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِلَّا إِلَّا لِذِخْرٍ فَإِنَّمَا تَجْعَلُهُ
فِي بَيْوَتِنَا وَقُبُورِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : «إِلَّا
إِلَّا لِذِخْرٍ».

وَتَابَعَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ فِي «الْفَيْلَ».

وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي هُنَيْمٍ : «الْقَتْلَ».

بیان کیا ہے۔

وَقَالَ عَبْيُدُ اللَّهِ إِمَّا أَنْ يُقَاتَلُ أَهْلُ الْقَتْلِ .
عَبْيَدُ اللَّهِ نَفَرَ بَنْ عَوَانَ اور حَدِيثٌ پیش کی ہے کہ قتل عدم میں بھی مقتول کے ورثاء کو اختیار ہے کہ وہ قصاص لیں یادیت لیں۔ بنی اسرائیل میں قصاص ہی لازم تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس امت کو دیت لینے کی سہولت دی ہے اور اسے اپنی طرف سے تخفیف قرار دیا ہے۔

[راجح: ۱۱۲]

فائدہ: امام بخاری بک نے جمہور کی تائید میں یہ عنوان اور حدیث پیش کی ہے کہ قتل عدم میں بھی مقتول کے ورثاء کو اختیار ہے کہ وہ قصاص لیں یادیت لیں۔ بنی اسرائیل میں قصاص ہی لازم تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس امت کو دیت لینے کی سہولت دی ہے اور اسے اپنی طرف سے تخفیف قرار دیا ہے۔

6881] حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: بنی اسرائیل میں قصاص تھا، دیت نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے فرمایا: ”اے ایمان والو! قتل کے مقدمات میں تم پر قصاص فرض کیا گیا ہے۔ پھر اگر قاتل کو اس کا بھائی کوئی چیز (قصاص) معاف کر دے۔“

حضرت ابن عباس رض نے فرمایا: عفو یہ ہے کہ مقتول کے وارث قتل عدم میں دیت پر راضی ہو جائیں۔ اور اتباع بالمعروف یہ ہے کہ مقتول کے وارث وستور کے مطابق قاتل سے دیت کا مطالبہ کریں اور قاتل اپنی طرح خوش دلی سے دیت ادا کرے۔

باب: ۹- جو کسی کا خون ناحن کرنے کی فکر میں ہو

6882] حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے ہاں لوگوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ تین طرح کے لوگ ہیں: حرم میں زیادتی کرنے والا، دوسرا جو اسلام میں جالمیت کی رسم کا خوگر ہوا اور تیرسا وہ جو کسی کا خون ناحن کرنے کے لیے اس کا چیخا کرے۔“

(۹) بَابُ مَنْ طَلَبَ دَمَ امْرِيٍ بِغَيْرِ حَقٍ

6882 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ: أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسْنَى: حَدَّثَنَا نَافِعٌ بْنُ جُعْنَى، عَنْ أَبْنِ عَبَاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ قَالَ: «أَبْغَضُ النَّاسَ إِلَى اللَّهِ ثَلَاثَةٌ: مُلْحَدٌ فِي الْحَرَمِ، وَمُبْتَغٍ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةُ الْجَاهِلِيَّةِ، وَمُطْلِبُ دَمِ امْرِيٍ بِغَيْرِ حَقٍ لِمُهْرِيقَ دَمَهُ». [۱۷۸]

باب: 10- قتل خطا میں موت کے بعد قاتل کو معافی دینا

6883 حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ غزوہ احمد میں مشرکین نے پہلے مسلمانوں سے شکست کھائی تھی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت عائشہؓ نے فرمایا: غزوہ احمد میں الہیں لوگوں میں باواز بلند چلایا: اے اللہ کے بندو! اپنے بیچھے والوں کو قتل کرو۔ اس کے بعد آگے والے اپنے پچھلوں پر ثبوت پڑے حتیٰ کہ انہوں نے حضرت یہاں جنتیں کو قتل کر دیا۔ حضرت حذیفہؓ نے کہا: یہ میرے والد ہیں، یہ میرے والد ہیں، لیکن لوگوں نے انہیں قتل کر کے دم لیا۔ حضرت حذیفہؓ نے کہا: اللہ تمہاری مغفرت کرے۔ روایت کا بیان ہے کہ مشرکین میں سے کچھ لوگ ہاگ کر طائف تک پہنچ چکے تھے۔

باب: 11- ارشاد باری تعالیٰ: ”کسی مومن کا یہ کام نہیں کہ وہ کسی مومن کو قتل کرے الایہ کہ غلطی سے ایسا ہو جائے.....“ کا بیان

۱۱) باب قول اللہ تعالیٰ: «وَمَا كَانَ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا حَطَّةً» آلۃ النساء: ۹۲

خطہ وضاحت: قتل کی اقسام ہم پہلے بیان کر آئے ہیں، وہاں ہم نے قتل خطا کی تعریف اور اس کی صورتوں کو بیان کیا تھا۔ یہ آیت دینت کے احکام اور قتل خطا کے مسائل میں بیانی دینیت کی حامل ہے، اس میں دو دینیں اور تین کفاروں کو بیان کیا گیا ہے، جنکی ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں: ۱) اگر مقتول کے وارث مسلمان ہیں اور قاتل نے دارالسلام میں کسی کو قتل کیا ہے تو کفارہ کے طور پر ایک غلام، خواہ مرد ہو یا عورت، آزاد کرنا ہوگا اور مقتول کے ورثاء کو خون بہا بھی ادا کرنا ہوگا جو سوادنٹ یا ان کی قیمت کے برابر ہوگا اور اگر قاتل کو غلام میسر نہ آئے تو اسے متواتر دو ماہ کے روزے رکھنا ہوں گے۔ ۲) اگر مقتول مومن ہو مگر دارالحرب میں دشمن قوم سے تعلق رکھتا ہو اور وہ مشرکین کے ساتھ صرف میں ہو تو اس صورت میں خون بہا تو نہیں دیا جائے گا البتہ کفارے کے طور پر ایک مسلمان غلام کو آزاد کرنا ہوگا اور اگر غلام میسر نہ ہو تو دو ماہ کے متواتر روزے رکھے، درمیان میں کسی عذر کے بغیر نامند نہ کرے۔ ۳) اگر مقتول کا تعلق کسی معاهدہ قوم سے ہو، تو اس صورت میں قاتل کو کفارے کے طور پر ایک مومن غلام آزاد کرنا ہوگا، اس کے ساتھ اس کے ورثاء، کو دینت بھی دینی ہوگی، یعنی اس کے وہی احکام ہیں جو پہلی صورت میں بیان ہو چکے

(۱۰) باب العفو فی الخطا بعد الموت

۶۸۸۳ - حدثنا فروة [بن أبي المغارب]: حدثنا علي بن مسهر عن هشام، عن أبيه، عن عائشة: هرم المشركون يوم أحد. وحدثني محمد بن حرب: حدثنا أبو مروان يحيى بن أبي زكريأ عن هشام، عن عروة، عن عائشة رضي الله عنها قالت: صرخ إلينيس يوم أحد في الناس: يا عباد الله! آخركم، فرجعت أولاًهم على آخرهم حتى قتلوا أيمان، فقال حذيفة: أبي أبي، فقتلوا، فقال حذيفة: عفر الله لكم، قال: وقد كان أنهم منهم قوم حتى لحقوا بالطائف. [راجع: ۳۲۹۰]

ہیں۔ قتل حظا کے کفارے اور دیت کو اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے لیکن قتل عمد کا دنیا میں کفارہ ممکن نہیں، اس لیے اللہ نے اسے بیان نہیں کیا بلکہ اللہ کے غصب اور اس کی لعنت کے الفاظ سے اس جرم کی شدت واضح ہو جاتی ہے۔

باب: ۱۲۔ جب قاتل نے ایک بار قتل کا اقرار کر لیا تو اسے قتل کر دیا جائے گا

(۶۸۸۴) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے کسی لڑکی کا سردوپتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا۔ اس لڑکی سے پوچھا گیا: تیرے ساتھ یہ برتابہ کس نے کیا ہے؟ کیا فلاں نے کیا ہے؟ کیا فلاں نے کیا ہے؟ آخر جب اس یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا۔ پھر اس یہودی کو لایا گیا تو اس نے اعتزاف کر لیا، چنانچہ نبی ﷺ کے حکم سے اس کا سر بھی پتھروں سے کچل دیا گیا۔

روایی حدیث ہمام نے کہا: اس یہودی کا سردوپتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا گیا۔

باب: ۱۳۔ قاتل مرد کو عورت کے بد لے میں قتل کرنا

(۶۸۸۵) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک یہودی کو ایک لڑکی کے بد لے میں قتل کر دیا تھا کیونکہ یہودی نے اس لڑکی کو اس کے زیورات کے لائق میں قتل کر دیا تھا۔

باب: ۱۴۔ مردوں اور عورتوں کے درمیان زخموں میں بھی قصاص ہوگا

اہل علم نے کہا ہے: مرد کو عورت کے بد لے میں قتل کیا جائے گا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: ہر قتل عمد یا اس سے کم

(۱۲) بَابُ: إِذَا أَفْرَأَ بِالْقُتْلِ مَرْءَةً قُتْلَ بِهِ

(۶۸۸۴) - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا فَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةً بَيْنَ حَجَرَيْنِ، فَتَبَرَّأَ لَهَا: مَنْ فَعَلَ بِكِ هَذَا: أَفْلَانُ؟ أَفْلَانُ؟ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَأَ بِرَأْسِهَا، فَجِيءَ بِالْيَهُودِيِّ فَاعْتَرَفَ فَأَمْرَأَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ.

وَقَدْ قَالَ هَمَّامٌ: بِحَجَرَيْنِ۔ [راجع: ۲۴۱۳]

(۱۳) بَابُ قَتْلِ الرَّجُلِ بِالْمَرْأَةِ

(۶۸۸۵) - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ فَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيًّا ﷺ قَتَلَ يَهُودِيًّا بِجَارِيَةٍ، فَتَأَلَّهَا عَلَى أَوْضَاحِ لَهَا۔ [راجع: ۲۴۱۳]

(۱۴) بَابُ الْقِصَاصِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي الْحِرَاجَاتِ

وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ: يُقْتَلُ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ، وَيُؤْذَكُ عَنْ عُمَرَ: تُقَاتَدُ الْمَرْأَةُ مِنَ الرَّجُلِ فِي

زخموں میں عورت کے بد لے میں مرد سے قصاص لیا جائے۔ یہی قول عمر بن عبد العزیز، ابراہیم، ابو زناد رضی اللہ عنہم کا اپنے اصحاب سے منقول ہے، چنانچہ رجع کی بہن نے ایک انسان کو رُخْنی کر دیا تو نبی ﷺ نے قصاص کا فیصلہ فرمایا تھا۔

[6886] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم نے نبی ﷺ کی بیماری میں آپ کے منہ میں آپ کی مرضی کے خلاف دوائی ڈالی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے طلق میں دوائی نہ ڈالو۔“ لیکن ہم نے خیال کیا کہ آپ بیمار ہونے کی وجہ سے دوائی کو پسند نہیں کر رہے۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا: ”تم جتنے لوگ گھر میں موجود ہو سب کے طلق میں زبردستی دوا ڈالی جائے، سوائے عباس کے کیونکہ وہ اس وقت تمہارے ساتھ شامل نہیں تھے۔“

باب: 15- جس نے اپنا حق یا قصاص حاکم وقت کی اجازت کے بغیر لے لیا

[6887] حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: ”هم آخری امت ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے آگے رہنے والے ہیں۔“

[6888] پہلی سند ہی سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر کوئی شخص تمہارے گھر میں تمہاری اجازت کے بغیر جھانک رہا ہو اور تم اسے کٹکری مارو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی سزا نہیں۔“

[6889] ایک دوسری روایت کے مطابق ایک آدمی نبی

کُلْ عَمَدٍ يَلْعُثُ نَفْسَهُ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْجِرَاحِ، وَيَهِيَ
قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزَ، وَإِبْرَاهِيمُ، وَأَبُو
الزَّنَادِ عَنْ أَصْحَابِهِ. وَجَرَحَتْ أُخْتُ الرَّبِيعِ
إِنْسَانًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (القصاص)۔

۶۸۸۶ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلَيْ: حَدَّثَنَا
يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُعِيَّاً: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي
عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَدَنَا النَّبِيُّ ﷺ فِي
مَرْضِهِ فَقَالَ: (لَا تَلْدُونِي)، فَقُلْنَا: كَرَاهِيَّةُ
الْمَرِيضِ لِلَّدُوَاءِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: (لَا يَقْنِي
أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا لَدَنِ غَيْرِ الْعَبَاسِ فَإِنَّهُ لَمْ
يَشَهِدْكُمْ). [راجیع: ۴۴۵۸]

(۱۵) بَابُ مَنْ أَخْذَ حَقَّهُ أَوْ اقْتَصَرَ دُونَ السُّلْطَانِ

۶۸۸۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ: أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ:
حَدَّثَنَا أَبُو الزَّنَادِ: أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ
أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ: (نَحْنُ الْأَخْرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ
الْقُيَامَةِ). [راجیع: ۲۲۸]

۶۸۸۸ - وَيَا سَنَادِهِ: (لَوْ اطَّلَعَ فِي بَيْتِكَ أَحَدٌ
وَلَمْ تَأْذِنْ لَهُ، خَدْفَتْهُ بِخَصَّاً فَفَقَاتَ عَيْنَهُ مَا
كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ). [انظر: ۶۹۰۲]

۶۸۸۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

سینہ کے گھر جماں کر رہا تھا تو آپ نے اس کی طرف تیر کا پھل سیدھا کیا۔ (یحییٰ نے کہا) میں نے (حمدیہ سے) پوچھا: یہ حدیث تم سے کس نے بیان کی ہے؟ تو انہوں نے کہا: حضرت انس بن مالک نے۔

❖ فاکدہ: حقوق کی دو اقسام ہیں: ۱۔ مالی حقوق۔ ۲۔ بدنی حقوق۔ مالی حقوق کے متعلق اجازت ہے کہ انسان انھیں حاکم وقت کے نوٹس میں لائے بغیر وصول کر سکتا ہے لیکن بدنی حقوق قصاص وغیرہ کا از خود نوٹس نہیں لینا چاہیے کیونکہ یہ حکومت کا کام ہے، البتہ شریعت نے اس قدر اجازت دی ہے کہ اگر کوئی انسان کسی کے گھر میں اجازت کے بغیر جہا نکلتا ہے تو اگر گھر کا مالک اس کی آنکھ پھوڑ دے تو اس پر کوئی تاو ان نہیں ہو گا۔

باب: ۱۶- جب کوئی ہجوم میں مر جائے یا قتل کر دیا جائے تو

[6890] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب احمدؓ کے دن مشرکین شکست کھا گئے تو ایکس بلند آواز سے چلا یا: اللہ کے بندو! پیچھے لوگوں کی طرف سے اپنا بچاؤ کرو، چنانچہ آگے والے، پیچھے والوں کی طرف پٹے، پھر آگے والے پیچھے والوں سے بھر گئے۔ اس دوران میں حضرت حدیفہؓ نے اچانک اپنے والد کو دیکھا تو انہوں نے کہا: اللہ کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں، یہ تو میرے باپ ہیں۔ (حضرت عائشہؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مسلمانوں نے انھیں قتل کر کے ہی دم لیا۔ اس پر حضرت حدیفہؓ نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے۔

حضرت عروہؓ نے کہا: آخر وقت تک حضرت حدیفہؓ کے یہی جذبات رہے، یعنی مسلمانوں سے محبت میں کمی نہ آئی۔

باب: ۱۷- جس نے خود کو غلطی سے قتل کر لیا اس کی کوئی دیت نہیں

حُمَيْدٌ: أَنَّ رَجُلًا اطْلَعَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَدَّ إِلَيْهِ مِسْقَصًا، فَقُلْتُ: مَنْ حَدَّثَكَ بِهَذَا؟ قَالَ: أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ۔ [راجیع: ۶۶۴۲]

(۱۶) بَابٌ: إِذَا مَاتَ فِي الرِّحَامِ أَوْ قُتِلَ بِهِ

۶۸۹۰ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو أَسَامَةَ قَالَ: هِشَامٌ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا كَانَ [يَوْمُ] أُحْدِي هُزُمَ الْمُشْرِكُونَ فَصَاحَ إِبْلِيسُ: أَيُّ عِبَادَ اللَّهِ! أُخْرَاكُمْ، فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدُتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةَ فَإِذَا هُوَ يَأْبِي الْيَمَانِ، فَقَالَ: أَيُّ عِبَادَ اللَّهِ! أَبِي أَبِي، قَالَتْ: فَوَاللَّهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتُلُوهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةَ: غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ.

قَالَ عُرُوْهُ: فَمَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ حَتَّى لَجَعَ بِاللَّهِ۔ [راجیع: ۳۲۹۰]

(۱۷) بَابٌ: إِذَا قَتَلَ نَفْسَهُ حَطَّاً فَلَا دِيَةَ لَهُ

دتوں سے متعلق احکام و مسائل

277

[6891] حضرت سلمہ بن اکوئی رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ خیر کی طرف نکلے۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا: اے عامر! ہمیں اپنے رجز سناؤ، حضرت عامر رض نے انھیں رجز پڑھ کر سنایا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”حدی خوانی کے ساتھ اونٹوں کو چلانے والا کون ہے؟“ لوگوں نے کہا: حضرت عامر رض۔ آپ رض نے فرمایا: ”اللہ اس پر حرم کرے!“ لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ نے ہمیں اس (عامر رض) سے فائدہ کیوں نہیں اٹھانے دیا، چنانچہ وہ اس رات کی صبح کے وقت شہید ہو گئے۔ لوگوں نے کہا: عامر کا عمل باطل ہو گیا ہے، اس نے خود کو قتل کر لیا ہے۔ جب میں واپس آیا تو لوگ باتیں کر رہے تھے کہ عامر کے اعمال بر باد ہو گئے ہیں۔ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! لوگ کہتے ہیں کہ عامر کے عمل بر باد ہو گئے ہیں۔ آپ رض نے فرمایا: ”جس نے یہ کہا ہے غلط کہا ہے۔ عامر کو تو دو ثواب حاصل ہیں: وہ اللہ کے راستے میں مشقت اٹھانے والے اور جہاد کرنے والے ہیں، اس سے کون ساقیل افضل ہو گا؟“

باب: ۱۸۔ جب کسی انسان نے دوسرے کو کاثا اور کائیے والے کے الگے دو دانت گر گئے تو؟

[6892] حضرت عمران بن حصین رض سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کا ہاتھ اپنے دانتوں سے کاٹا۔ دوسرے نے اپنا ہاتھ، کائیے والے کے مذہب سے حصینا تو اس کے الگے دو دانت نکل گئے۔ وہ نبی ﷺ کے پاس اس امر کا مقدمہ لے کر گئے تو آپ نے فرمایا: ”تم اپنے ہی بھائی کو اس طرح دانت سے کائیتے ہو جیسے اونٹ کاٹتا ہے!“ تھیں

۶۸۹۱ - حَدَّثَنَا الْمَكْيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: حَرَجَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَبِيرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: أَشْعِنَا بِإِيمَرٍ مِنْ هُنَيَّاتِكَ، فَحَدَّا بِهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَنِ السَّابِقُ؟)، قَالُوا: عَامِرٌ، فَقَالَ: «رَحْمَةُ اللَّهِ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَا أَمْعَنَّا بِهِ؟ فَأَصِيبَ صَبِيَّهَ لَيْلَتِهِ، فَقَالَ الْفَوْمُ: حَبَطَ عَمَلُهُ، قَتَلَ نَفْسَهُ، فَلَمَّا رَجَعَتْ وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ عَامِرًا حَبَطَ عَمَلُهُ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي، زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبَطَ عَمَلُهُ، فَقَالَ: «كَذَبَ مَنْ قَالَهَا، إِنَّ اللَّهَ لَا يَحِدُّ إِنَّمَا لِجَاهِدْ مُجَاهِدٌ، وَأَيُّ قَتْلٍ يَزِيدُهُ عَلَيْهِ». [راجع: ۲۴۷۷]

WWW.KitaboSunnat.com

(۱۸) بَابٌ: إِذَا عَضَ رَجُلًا فَوَقَعَتْ ثَنَاءُهُ

۶۸۹۲ - حَدَّثَنَا آدُمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا فَتَّادَةُ عَنْ زَرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ عُمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ رَجُلًا عَضَ يَدَ رَجُلٍ فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَوَقَعَتْ ثَنَاءُهُ، فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «يَعْضُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعْضُ الْفَحْلُ! لَا دِيَةَ لَهُ». لَا دِيَةَ لَهُ

اس کی کوئی دیت وغیرہ نہیں ملے گی۔“

[6893] حضرت صفوان بن یعلیٰ سے روایت ہے، وہ اپنے باپ حضرت یعلیٰ بن امیہؓ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں ایک غزوے میں لکا تو ایک آدمی نے دوسرے کو دانت سے کانا اور اس نے اس کے اگلے دانت نکال دیے۔ نبی ﷺ نے اس کی دیت باطل قرار دی۔

باب: ۱۹- دانت کے بد لے دانت

[6894] حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت نظرؓ کی بیٹی نے ایک لاکی کو طحانچہ مارا اور اس کے دانت توڑ دیے۔ وہ نبی ﷺ کے پاس مقدمہ لائے تو آپ نے قصاص کا حکم دیا۔

باب: ۲۰- الگیوں کی دیت

[6895] حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”یہ اور یہ، یعنی چھنگلی اور انگوٹھا برابر ہیں۔“

(ایک دوسری سند سے) حضرت ابن عباسؓ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے اس طرح سنائے۔

فائدہ: دیت میں چھوٹی بڑی انگلیاں برابر ہیں۔ ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہے، نیز ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں برابر ہیں، کسی کو دوسری پر برتری حاصل نہیں۔

باب: ۲۱- جب کئی لوگوں نے ایک آدمی کو قتل کیا ہو تو کیا سزا یا قصاص میں سب برابر ہوں گے؟

[6893] حدثنا أبو عاصم عن ابن حجر، عن عطاء، عن صفوان بن يعلى، عن أبيه قال: خرجت في غزوة فغض رجل فانشر شیشه فابطلها النبي عليه السلام. [راجع: ۱۸۴۸]

(۱۹) باب : السُّنَّ بِالسُّنَّ

[6894] حدثنا الأنصاري: عن حميد، عن أنس رضي الله عنه: أنَّ ابْنَ النَّضْرِ لَمَّا جَارَتْ فَكَسَرَتْ شَيْهَا، فَأَتَوْا النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ. [راجع: ۲۷۰۳]

(۲۰) باب دية الأصابع

[6895] حدثنا آدم: حدثنا شعبة عن قنادة، عن عكرمة، عن ابن عباس عن النبي عليه السلام قال: «هذا ولهذه سواه»، يعني الخنصر والإبهام.

حدثنا محمد بن بشير: حدثنا ابن أبي عدي عن شعبة، عن قنادة، عن عكرمة، عن ابن عباس قال: سمعت النبي عليه تحotope.

فائدہ: دیت میں چھوٹی بڑی انگلیاں برابر ہیں۔

(۲۱) باب : إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ مِّنْ رَجُلٍ: هُلْ يَعَاقِبُ أَوْ يَقْتَصُ مِنْهُمْ كُلُّهُمْ؟

مطرف نے امام شعیؑ سے بیان کیا کہ دو آدمیوں نے ایک آدمی کے متعلق گواہی دی کہ اس نے چوری کی ہے تو حضرت علیؓ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ اس کے بعد وہ دونوں ایک دوسرے شخص کو لائے اور کہا کہ ہم سے غلطی ہو گئی تھی (اصل میں چور یہ تھا)۔ تو آپ نے ان کی گواہی کو باطل قرار دیا اور ان سے پہلے کا خون بھا لیا اور فرمایا: اگر مجھے یقین ہوتا کہ تم لوگوں نے دانتہ ایسا کیا ہے تو میں تم دونوں کا ہاتھ کاٹ دیتا۔

[6896] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک لڑکے کو دھوکے سے قتل کر دیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہما: اگر اس قتل میں صنعت کے تمام لوگ شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کر دیتا۔

منیرہ بن حکیم نے اپنے والد سے بیان کیا کہ چار مردوں نے مل کر ایک بچے کو قتل کر دیا تو اس موقع پر بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے یہی بات فرمائی تھی۔

حضرت ابو بکر، ابن زییر، علی اور سوید بن مقرن رضی اللہ عنہما نے طماںچ مارنے کی وجہ سے قصاص دلایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے درہ مارنے کا قصاص لیا۔ حضرت علیؓ نے تین کوڑے مارنے کا قصاص لیا۔ قاضی شریح نے کوڑے مارنے اور خراش لگانے کی سزا دی تھی۔

فائدہ: یعنی کے دار الحکومت صنعت میں ایک عورت کا خاوند کہیں باہر گیا اور اپنے ایک بچے کو، جو اس آدمی کی دوسری بیوی سے تھا، موجودہ بیوی کی گود میں چھوڑ گیا تاکہ وہ اس کی غمہداشت کرے۔ اس کے باہر جانے کے بعد عورت نے اپنا ایک آشنا بنا لیا اور اسے کہا کہ پہلے اس بچے کو ملکانے لگاؤ کیونکہ یہ ہمیں کسی وقت بھی ذلیل کر سکتا ہے۔ اس آشنا نے پہلے تو انکار کیا لیکن پھر مان گیا۔ اس بچے کے قتل میں عورت کا آشنا، ایک دوسرਾ شخص، وہ عورت اور اس کا خادم شریک ہوئے۔ اسے قتل کرنے کے بعد انہوں نے اسے گلڑے گلڑے کیا اور بوری میں بند کر کے ایک دریاں کوئی میں پھیک دیا۔ بعد ازاں اس کے آشنا کو گرفتار کر لیا گیا تو اس نے اقرار جرم کر لیا۔ باقی قائل بھی مان گئے۔ حضرت یعلیؓ بن امیہ رضی اللہ عنہما جس وقت صنعت کے حاکم تھے، انہوں نے اس مقدمے

وَقَالَ مُطَرَّفٌ عَنِ الشَّعَبِيِّ فِي رَجُلَيْنِ شَهِدَا [عَلَى] رَجُلٍ أَنَّهُ سَرَقَ فَقَطَعَهُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ جَاءَهُ بَاخْرَ وَقَالَ : أَخْطَلَنَا ، فَأَبْطَلَ شَهَادَتَهُمَا وَأَخْدَدَ بِدِيَةَ الْأَوَّلِ ، وَقَالَ : لَوْ عِلِّمْتُ أَنْكُمَا نَعْمَلُنَا لَقَطَعْتُكُمَا .

۶۸۹۶ - وَقَالَ لَيْلَيْ إِبْرَاهِيمَ بْنَ شَارِرٍ : حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ عَلَامًا قُتِلَ غَيْلَةً ، فَقَالَ عُمَرُ : لَوْ أَشْتَرَكَ فِيهَا أَهْلَ صَنْعَاءَ لَقَتَلْنَاهُمْ .

وَقَالَ مُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ : إِنَّ أَرْبَعَةَ قَتَلُوا صَبِيًّا فَقَالَ عُمَرُ .. مِثْلُهُ .

وَأَقَادَ أَبُو بَكْرٍ ، وَابْنُ الزُّبَيرِ ، وَعَلَيْهِ وَسُوَيْدَ بْنُ مُقْرَنَ مِنْ لَطْمَةٍ ، وَأَقَادَ عُمَرُ مِنْ ضَرْبَةٍ بِالدَّرَّةِ ، وَأَقَادَ عَلَيْهِ مِنْ ثَلَاثَةَ أَسْوَاطٍ ، وَأَفْصَصَ شَرِيعَةَ مِنْ سُوْطٍ وَخُمُوشٍ .

87- کتاب الدیات کے متعلق حضرت عمر بن عبید اللہ کو لکھا تو انہوں نے جواب میں لکھا کہ ان سب کو قتل کر دیا جائے۔ مزید فرمایا: اگر تمام اہل صنائع اس قتل میں شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کرنے کا حکم دیتا۔

[6897] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کی بیماری کے وقت آپ کے منہ میں دوائی ڈالی تو آپ نے ہمیں اشارہ فرمایا: ”تم ایسا نہ کرو۔“ ہم نے سمجھا کہ آپ ﷺ کا منع کرنا اس لیے ہے کہ بیمار کو دوائے ناگواری ہوتی ہے، چنانچہ جب آپ کو افراط ہوا تو آپ نے فرمایا: ”میں نے تھیس دوائی ڈالنے سے روکا نہیں تھا؟“ ہم نے کہا: ہم یہ سمجھتے تھے کہ دوائی کی ناپسندیدگی کی وجہ سے آپ ایسا فرم رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے ہر ایک کے منہ میں دوائی ڈالی جائے اور میں دیکھا رہوں گا، البتہ عباس کے ساتھ یہ سلوک نہ کیا جائے کیونکہ وہ تمہارے ساتھ شامل نہیں تھے۔“

باب: 22- قسامہ کا بیان

حضرت اشعث بن قیسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنے دو گواہ لاو بصورت دیگر اس (مدئی علیہ) کی قسم پر فیصلہ ہو گا۔“

ابن ابو ملکیہ نے کہا: قسامت میں حضرت معاویہؓ نے قصاص نہیں لیا (صرف دیت دلائی)۔

حضرت عمر بن عبد العزیزؓ نے اپنے بصرہ کے امیر عدی بن ارطاء کو ایک مقتول کے بارے میں لکھا جو کھی بینے والوں کے محلے میں ایک گھر کے پاس پایا گیا تھا، اگر مقتول کے وارث کوئی گواہی پیش کریں تو تھیک بصورت دیگر لوگوں پر ظلم نہ کرنا کیونکہ ایسے معاملے کے متعلق قیامت تک فیصلہ نہیں ہو سکتا۔

٦٨٩٧ - حَدَّثَنَا مُسْدَدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفِيَّاً: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَدَدْنَا رَسُولَ اللَّهِ بِكَلَمَةٍ فِي مَرْضِهِ وَجَعَلَ يُشَيِّرُ إِلَيْنَا: «لَا تَلْدُونِي»، قَالَ: فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ بِالدَّوَاءِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: «أَلَمْ أَنْهَكُ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ بِكَلَمَةٍ فِي مَرْضِهِ وَجَعَلَ يُشَيِّرُ إِلَيْنَا: «لَا يَبْتَغِي مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا لَدَّ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهُدْنِي». [٤٤٥٨]

(۲۲) بَابُ الْقَسَامَةِ

وَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (شَاهِدًاكَ أَوْ يَوْمِيْنَ).

وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: لَمْ يُعْذَدْ بِهَا مُعَاوِيَةً.

وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزَ إِلَى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاءَ، وَكَانَ أَمْرَهُ عَلَى الْبَصْرَةِ، فِي قَبْلِ وُجُودِ عِنْدِ بَيْتِ مَنْ بُيُوتِ السَّمَانِيَّ: إِنْ وَجَدَ أَصْحَابَهُ بَيْنَهُ وَإِلَّا فَلَا تَظْلِمِ النَّاسَ، فَإِنَّ هَذَا لَا يُفَضِّلُ فِيهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

١ فتح الباري: 283/12.

دیوں سے متعلق ادکام و مسائل

[6898] حضرت بشیر بن یسار سے روایت ہے، انھوں نے کہا: انصار کے ایک صاحب حضرت سہل بن ابی حمہ رضی اللہ عنہ اور انصار کے چند لوگ خبر گئے اور وہاں جا کر اپنے اپنے کام کے لیے جدا جدا ہو گئے۔ پھر وہاں انھوں نے اپنے میں سے ایک شخص کو مقتول پایا۔ جہاں مقتول ملا تھا وہاں کے لوگوں سے انھوں نے کہا: تم نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے۔ انھوں نے کہا: ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ ہم قاتل ہیں کو جانتے ہیں۔ پھر یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اللہ کے رسول! ہم خیر گئے تھے، وہاں ہم نے اپنے میں سے ایک مقتول کو پایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جو بڑا ہے وہ بات کرے۔“ نیز آپ نے فرمایا: ”تم اس پر گواہ پیش کرو جس نے قتل کیا ہے۔“ انھوں نے کہا: ہمارے پاس اس کے متعلق کوئی گواہ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تمہارے پاس گواہ نہیں (یہود) تو وہ (یہودی) قسم کھائیں گے۔“ انھوں نے کہا: ان (یہود) کی قسم پر ہمیں اعتماد نہیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے یہ پسند نہ فرمایا کہ مقتول کا خون رایگاں جائے تو آپ نے صدقے کے اونٹوں میں سے سوانح دیت میں دیے۔

[6899] حضرت ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے ایک دن دربارِ عام منعقد کیا۔ سب لوگوں کو شامل ہونے کی اجازت دی۔ لوگ آئے تو انھوں نے پوچھا: قسامت کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ لوگوں نے کہا: قسامت کے ذریعے سے قصاص برحق ہے کیونکہ خلافاء نے اس کے ذریعے سے قصاص لیا ہے۔ ابو قلابہ کہتے ہیں کہ انھوں نے مجھ سے کہا: اے ابو قلابہ! تمہاری کیا رائے ہے؟ مجھے انھوں نے عوام کے سامنے لاکھڑا کیا۔ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ کے پاس عرب کے بڑے

6898 - حدثنا أبو نعيم: حدثنا سعيد بن عبد الله عن شيرين بن يسار: رأى عمّا أنزلنا من الأنصار - يقال له: سهل بن أبي حمزة - أخباره أن نفراً من قومه انطلقا إلى خيبر فتلقوها فيها، فوجدوا أحد هم قتيلا، و قالوا للذى وجد فيهم: قد قتلتم صاحبنا، قالوا: ما قتلنا ولا علمنا قاتلا، فانطلقا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا: يا رسول الله! انطلقا إلى خيبر فوجدنا أحدنا قتيلا، فقال: "الكبير الكبير"، فقال لهم: "أتلوك يا بنيه على من قتله؟" قالوا: ما لنا بيته، قال: "فيحلون"، قالوا: لا ترضى بآيمان اليهود، فكره رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يظل دمه، فوداه مائة من إيل الصدقة. [راجع: ٢٧٠٢]

6899 - حدثنا قتيبة بن سعيد: حدثنا أبو بشير إسماعيل بن إبراهيم الأسدي: حدثنا الحجاج بن أبي عثمان: حدثني أبو رجاء من آل أبي قلابة: حدثني أبو قلابة: أن عمر بن عبد العزير أبرز سريره يوما للناس ثم أذن لهم فدخلوا، فقال: ما تقولون في القسامية؟ قالوا: نقول: القسامية القواد بها حق، وقد أفادت بها الخلفاء، قال لي: ما تقول يا أبا قلابة؟ ونصبني للناس، فقلت: يا أمير

ہرے لوگ اور سردار موجود ہیں، آپ ہی بتائیں اگر ان میں سے پچاس آدمی مشق میں رہنے والے کسی شادی شدہ شخص کے متعلق گواہی دیں کہ اس نے زنا کیا ہے جبکہ ان لوگوں نے اسے دیکھا ہی نہیں تو کیا ان کی گواہی پر آپ اس شخص کو سنگار کر دیں گے؟ امیر المؤمنین نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: آپ ہی بتائیں اگر ان میں سے پچاس آدمی حص میں رہنے والے کسی شخص کے متعلق گواہی دیں کہ اس نے چوری کی ہے، حالانکہ انہوں نے اسے چوری کرتے ہوئے نہیں دیکھا تو کیا آپ اس کا ہاتھ کاٹ دیں گے؟ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا: نہیں (ایسا تو نہیں ہو سکتا)۔ پھر میں نے کہا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کو تین حالتوں کے علاوہ قتل نہیں کیا: ایک وہ شخص جس نے کسی دوسرے کو ناحق قتل کیا ہو اسے قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ دوسرا وہ جس نے شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کیا ہو۔ تیسرا وہ جس نے اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی اور دین اسلام سے برگشہ ہو گیا (انھیں قتل کر دیا جائے گا)۔

یہ بات سن کر لوگوں نے کہا: کیا حضرت انس بن مالک نے یہ حدیث بیان نہیں کی کہ رسول اللہ ﷺ نے چوری کے معاملے میں ہاتھ پاؤں کاٹ دیے تھے اور مجرموں کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیر کر انھیں دھوپ میں ڈال دیا تھا؟ حضرت ابو قلابہ نے کہا: میں تحسین حضرت انس بن مالک نے بیان کیا کہ حدیث سناتا ہوں: مجھ سے حضرت انس بن مالک نے بیان کیا کہ قبیلہ عکل کے آٹھ افراد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اسلام پر بیعت کی۔ انھیں مدینہ طیبہ کی آب و ہوا موفق نہ آئی اور وہ بیمار ہو گئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی۔ آپ نے ان سے فرمایا: ”کیا تم ہمارے چروہے کے ساتھ اونٹوں کے

المُؤْمِنِينَ! عِنْكَ رُؤُسُ الْأَجْنَادِ وَأَشْرَافُ الْعَرَبِ، أَرَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ مَّحْسُنٍ بِدِمَشْقٍ أَهُدْ زَنِي، لَمْ يَرَوْهُ، أَكُنْتَ تَرْجُمَهُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِحِمْصَةِ سَرْقَ، أَكُنْتَ تَقْطَعُهُ وَلَمْ يَرَوْهُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَوَاللَّهِ مَا قُتِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا فِي إِخْدَى ثَلَاثَ حِصَالٍ: رَجُلٌ قُتِلَ بِحِرَرِ رَبِيعَةِ نَفْسِهِ فُقِيلَ، أَوْ رَجُلٌ زَنِي بَعْدَ إِحْصَانٍ، أَوْ رَجُلٌ حَازَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَارْتَدَ عَنِ الْإِسْلَامِ.

فَقَالَ الْقَوْمُ: أَوْ لَيْسَ قَدْ حَدَثَ أَنَّسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَطَعَ فِي السَّرْقَ وَسَمَرَ الْأَعْنَى ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ؟ فَقُلْتُ: أَنَا أَحَدُكُمْ حَدِيثَ أَنَّسٍ: حَدَثَنِي أَنَّسٌ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلِ ثَمَائِيَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيَاعُوا عَلَى الْإِسْلَامِ، فَاسْتَوْخَمُوا الْأَرْضَ فَسَقَمَتْ أَجْسَامُهُمْ، فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ”أَفَلَا تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِيَتِكُمْ فِي إِلَهِ فَتَصِيبُونَ مِنْ أَبْيَانِهَا وَأَبْوَاهَا؟“ قَالُوا: بَلِى، فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْيَانِهَا وَأَبْوَاهَا فَصَحُّوا، فَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَطْرَدُوا

بائزے میں نہیں چلے جاتے، پھر تم وہاں ان کا دودھ اور پیشاب پیتے؟“ انہوں نے کہا: کیوں نہیں، چنانچہ وہ گئے اور انہوں کا دودھ اور پیشاب پیا تو صحت یا بہر ہو گئے۔ اس کے بعد انہوں نے چروائی ہے کو قتل کر دیا اور اونٹ ہائک کر لے گئے۔ رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع پہنچی تو آپ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجی، چنانچہ انھیں گرفتار کر کے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔ آپ نے ان کے ہاتھ، پاؤں کاٹنے کا حکم دیا اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھروادیں، پھر انھیں دھوپ میں پھینک دیا تھی کہ وہ مر گئے۔

میں نے کہا: ان کے عمل سے بڑھ کر اور کیا جرم ہو سکتا ہے؟ وہ اسلام سے پھر گئے، انہوں نے قتل کیا اور چوری کے مرکلب ہوئے۔ حضرت عنسہ بن سعید نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے آج جیسی بات کبھی نہیں سنی تھی۔ میں نے کہا: اے عنسہ! کیا تو میری بیان کردہ حدیث مسترد کرتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں بلکہ تم نے یہ حدیث حقیقت حال کے مطابق بیان کی ہے۔ اللہ کی قسم! یہ لشکر اس وقت تک خبر و عاقیت سے رہے گا جب تک یہ شیخ ان میں موجود ہیں گے۔

میں نے کہا: قامات کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی سنت یہ ہے کہ آپ ﷺ کے پاس انصار کے کچھ لوگ آئے اور آپ سے باتمیں کرتے رہے، پھر ان کے سامنے ان کا ایک شخص باہر نکلا اور وہاں قتل کر دیا گیا۔ اس کے بعد دوسرے لوگ باہر نکلو تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان کا ساتھی خون میں ترپ رہا ہے۔ ان لوگوں نے واپس آ کر رسول اللہ ﷺ کو اس واقعہ کی خبر دی اور کہا: اللہ کے رسول! ہمارا ساتھی ابھی ابھی ہمارے ساتھ گفتگو کر رہا تھا۔ وہ ہمارے سامنے باہر نکلا تو اب تم نے دیکھا ہے کہ وہ خون میں لٹ پت ہے۔ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور پوچھا: ”تصحیں

النَّعْمَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَرْسَلَ فِي أَثَارِهِمْ فَأَذْرِكُوا فِي هِيَةٍ بِهِمْ فَقَطَّعُتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنُهُمْ ثُمَّ تَبَدَّهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتَّىٰ مَاتُوا.

فُلْتُ: وَأَيُّ شَيْءٍ أَشَدُ مِمَّا صَنَعَ هُؤُلَاءِ؟ ارْتَدُوا عَنِ الْإِسْلَامِ، وَقَتَّلُوا وَسَرَقُوا، فَقَالَ عَبْسَةُ بْنُ سَعِيدٍ: وَاللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ كَالْيَوْمَ قَطُّ، فَقُلْتُ: أَتَرُدُ عَلَيَّ حَدِيثَيْ یَا عَبْسَةً؟ قَالَ: لَا، وَلِكِنْ حِثْتُ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ، وَاللَّهِ لَا يَرَأُ إِلَّا الْجُنُدُ بِخَيْرٍ مَا عَاشَ هَذَا الشَّيْخُ بَنْ أَظْهَرَهُمْ.

فُلْتُ: وَقَدْ كَانَ فِي هَذَا سَنَةَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، دَخَلَ عَلَيْهِ نَفْرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَتَحَدَّثُوا عِنْهُ، فَخَرَجَ رَجُلٌ مِنْهُمْ بَنْ أَيْدِيْهِمْ فَقُتِلَ، فَخَرَجُوا بَعْدَهُ، فَإِذَا هُمْ بِصَاحِبِهِمْ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ، فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! صَاحِبُنَا كَانَ يَتَحَدَّثُ مَعْنَى، فَخَرَجَ بَنْ أَيْدِيْنَا فَإِذَا نَحْنُ بِهِ يَتَشَحَّطُ فِي الدَّمِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِيمَانُ تَنْظُنَوْنَ أَوْ تُرُونَ قَتْلَهُ؟، قَالُوا: نُرَى أَنَّ الْيَهُودَ قَتَلُوا، فَأَرْسَلَ إِلَى الْيَهُودِ فَدَعَاهُمْ، فَقَالَ: أَنْتُمْ

کس پر شہر ہے؟“ انھوں نے عرض کیا: ہمارے خیال کے مطابق اسے یہودیوں نے قتل کیا ہے۔ آپ ﷺ نے انھیں پیغام بھیج کر اپنے پاس بلایا اور ان سے پوچھا: ”کیا تم نے اسے قتل کیا ہے؟“ انھوں نے صاف انکار کر دیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ یہودیوں میں سے پچاس آدمی قسم کھائیں کہ انھوں نے قتل نہیں کیا؟“ انھوں نے کہا: وہ تو یہ بھی پروانہیں کرتے کہ ہم سب کو قتل کر دیں، پھر قسمیں کھا جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے پچاس آدمی قسم اٹھائیں اور خون بھاکے مستحق ہو جائیں۔“ انھوں نے کہا: ہم بھی قسم اٹھانے کے لیے تیار نہیں ہیں، چنانچہ آپ ﷺ نے اپنی طرف سے اس کی دیت ادا کر دی۔

(ابو قلابہ کہتے ہیں): میں نے کہا: زمانہ جاہلیت میں قبیلہ بذیل کے لوگوں نے اپنے ایک آدمی کو قبیلے سے نکال دیا تھا، پھر وہ رات کے وقت وادیٰ بطحاء میں ایک بینی کے گھر آیا، اس دوران میں ان میں سے ایک شخص بیدار ہوا اور اس نے تلوار سے وار کر کے قبیلہ بذیل کے آدمی کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد بذیل کے لوگ آئے اور قاتل بینی کو گرفتار کر کے جو کے موقع پر حضرت عمر بن حفظ کے ہاں پیش کر دیا اور کہا: اس نے ہمارے آدمی کو قتل کر دیا ہے۔ بینی نے کہا: انھوں نے اسے اپنی برادری سے نکال دیا تھا۔ حضرت عمر بن حفظ نے فرمایا: اب قبیلہ بذیل کے پچاس آدمی قسم اٹھائیں کہ اسے انھوں نے نہیں نکالا تھا، چنانچہ ان میں سے انچاس آدمیوں نے قسمیں کھائیں، پھر اس قبیلے کا ایک شخص شام سے آیا تو انھوں نے اس سے بھی قسم دینے کا مطالبہ کیا لیکن اس نے اپنی قسم کے عوض ایک ہزار درهم ادا کر کے قسم سے اپنا پیچھا چھڑایا۔ قبیلہ بذیل کے لوگوں نے اس کی جگہ ایک

قتلُّمْ هَذَا؟“ قَالُوا: لَا، قَالَ: أَتَرْضُونَ نَفْلَ حَمْسِينَ مِنَ الْيَهُودَ مَا قَتَلُوهُ؟“، قَالُوا: مَا يُبَالُونَ أَنْ يَقْتُلُونَا أَجْمَعِينَ، ثُمَّ يَنْقُلُونَ، قَالَ: أَفَسْتَجْعَلُونَ الدِّيَةَ بِأَيْمَانِ حَمْسِينَ مِنْكُمْ؟ قَالُوا: مَا كُنَّا لِنَحْلِفَ، فَوَدَاهُ مِنْ عِنْدِهِ.

فُلْثٌ: وَقَدْ كَانَتْ هُدَيْلٌ حَلَعُوا خَلِيلًا لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَطَرَقَ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْيَمَنِ بِالْبَطْحَاءِ فَاتَّبَعَهُ لَهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ، فَحَدَّفَهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ، فَجَاءَتْ هُدَيْلٌ، فَأَخْذَذُوا الْيَمَانِيَ فَرَفَعُوهُ إِلَى عُمَرَ بِالْمُؤْسِمِ وَقَالُوا: قَتَلَ صَاحِبَنَا، قَالَ: إِنَّهُمْ قَدْ خَلَعُوهُ، فَقَالَ: يُقْسِمُ حَمْسُونَ مِنْ هُدَيْلٍ مَا حَلَعُوا، قَالَ: فَأَقْسَمَ مِنْهُمْ تِسْعَةُ وَأَرْبَعُونَ رِجَالًا، وَقَدِمَ رَجُلٌ مِنْهُمْ مِنَ الشَّامِ، فَسَأَلُوهُ أَنْ يُقْسِمَ، فَأَفْتَدَهُ يَمِيَّةٌ مِنْهُمْ بِأَلْفِ دُرْهَمٍ، فَأَدْخَلُوا مَكَانَةَ رَجَالًا آخرَ، فَدَفَعَهُ إِلَى أَخِيِّ الْمَقْتُولِ، فَقَرِنَتْ يَدُهُ بِيَدِهِ، قَالَ: قَالُوا: فَانْطَلَقْنَا وَالْحَمْسُونَ الَّذِينَ أَفْسُمُوا، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِنَخْلَةٍ، أَخْدَثَهُمُ السَّمَاءُ، فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْهَجَمُوا عَلَى الْحَمْسِينَ الَّذِينَ أَفْسُمُوا فَمَا ثُوا

دوسرے آدمی کو تیار کر لیا، پھر انہوں نے قاتل مقتول کے بھائی کے حوالے کر دیا اور اس کا ہاتھ اس کے ہاتھ کے ساتھ باندھ دیا گیا۔ انہوں نے بیان کیا: پھر ہم اور وہ پچاس آدمی جنہوں نے قسمِ اٹھائی تھی روانہ ہوئے۔ جب مقامِ خلکہ پر پہنچے تو وہاں انھیں بارش نے آ لیا، چنانچہ سب لوگ پہاڑ کی ایک عارمیں گھس گئے۔ غار ان پچاس آدمیوں کے اوپر گر پڑی جنہوں نے قسمیں اٹھائی تھیں اور وہ سب کے سب مر گئے، البتہ جن دو آدمیوں نے ہاتھ باندھے تھے وہ نجٹ گئے۔ ان کے پیچھے بھی ایک پھر لاحک کر گرا اور اس نے مقتول کے بھائی کا ٹخنا توڑ دیا۔ اس کے بعد وہ ایک سال زندہ رہا، پھر مر گیا۔

میں نے کہا: حضرت عبد الملک بن مروان نے ایک آدمی سے قیامت کی بنیاد پر قصاص لیا تھا، پھر انھیں اپنے کے پر ندامت ہوئی تو انہوں نے ان پچاس آدمیوں کے متعلق جنہوں نے قسمِ اٹھائی تھی حکم دیا کہ ان کے نام رجڑ سے کاث دیے جائیں، پھر انھیں شام کی طرف جلاوطن کر دیا۔

باب: 23۔ جس نے لوگوں کے گھر میں جھانکا اور انہوں نے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو اس کے لیے کوئی دیت نہیں

[6900] حضرت انس بن میثاق سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے ایک حجرے میں جھانکنے لگا تو آپ ﷺ تیر کا پھل لے کر اس کی طرف گئے۔ آپ چاہتے تھے کہ انہیں طور پر اسے مار دیں۔

[6901] حضرت سہل بن سعد بن میثاق سے روایت ہے کہ

جَمِيعًا وَأَفْلَىتُ الْقُرِينَانِ وَاتَّبَعَهُمَا حَجَرٌ فَكَسَرَ رِجْلَ أَخْيَى الْمَقْتُولِ، فَعَاشَ حَوْلًا ثُمَّ مَاتَ.

فُلُتُّ : وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ أَقَادَ رَجُلًا بِالْقَسَامَةِ ثُمَّ نَدَمَ بَعْدَمَا صَنَعَ، فَأَمْرَ بِالْحَمْسِينَ [الَّذِينَ أَفْسَمُوا] فَمُحْوِرًا مِنَ الدِّيَوَانِ وَسَيِّرَهُمْ إِلَى الشَّامِ۔ (راجع: ۲۲۳)

(۲۳) بَابُ مَنْ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ فَفَقَئُوا عَيْنَهُ فَلَا دِيَةَ لَهُ

۶۹۰۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ رَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ حُجْرٍ فِي بَعْضِ حُجَّرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ إِلَيْهِ بِمُشَقَّصٍ أَوْ مَشَاقِصٍ وَجَعَلَ يَخْتَلُهُ لِيَطْعَنَهُ۔ (راجع: ۶۲۴۲)

۶۹۰۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ

ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے مجرے کے دروازے کے ایک سوراخ سے اندر جھانکنے لگا جبکہ اس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس سرکھلانے کا ایک آلہ تھا جس سے اپنا سرکھلارہے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا: ”اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو مجھے جھانک رہا ہے تو میں اس کے ساتھ تیری آنکھ پھوڑ دیتا۔“ پھر آپ نے فرمایا: ”کسی کے گھر آنے کے لیے اجازت لینے کا حکم اس لیے شروع ہے کہ نظر نہ پڑے۔“

[6902] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: ”اگر کوئی شخص تمہاری اجازت کے بغیر تھیس جھانک کر دیکھے تو تم سنکری سے اس کی آنکھ پھوڑ دو، اس پر مجھے کوئی گناہ نہیں ہوگا۔“

عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ: أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ فِي جُنُبٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِدْرَى يَحْكُمُ بِهِ رَأْسَهُ، فَلَمَّا رَأَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ: «لَوْ أَغْلَمْتُ أَنْكَ تَتَظَرِّفُنِي لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ»، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ: «إِنَّمَا جَعَلَ الْإِذْنَ مِنْ قَبْلِ الْبَصَرِ». [راجع: ۵۹۲۴]

٦٩٠٢ - حَدَّثَنَا عَلَيُّ [بْنُ عَبْدِ اللَّهِ]: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزَّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْفَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ: «لَوْ أَنَّ امْرًا أَطْلَعَ عَلَيْكَ بِعِنْدِ إِذْنِ فَخَدْفَتَهُ بِحَصَّةٍ فَفَقَاتَ عَيْنَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ جُنَاحٌ». [راجع: ۶۸۸۸]

باب: 24- عاقله کا بیان

(٢٤) باب العاقلة

نکھل وضاحت: عاقله، عاقل کی جمع ہے۔ اس کے معنی میں: دیت دینے والا۔ دیت کو عقل کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے کیونکہ دیت کے اونٹ مقتول کے ورثاء کے گھر باندھے جاتے ہیں۔ عقل کے معنی روکنا اور باندھنا ہیں۔ عقل بھی انسان کو فوایش و منکرات سے روکتی ہے۔ کثرت استعمال کی وجہ سے عقل کا استعمال دیت پر کیا جاتا ہے، اگرچہ دیت اونٹ کی صورت میں نہ ہو۔ چونکہ برادری، قاتل سے قتل کو روکتی ہے، اس لیے اسے عاقله کہا جاتا ہے۔ یہ برادری سے اس لیے لی جاتی ہے کہ شاید قاتل کے سارے مال سے پوری نہ ہو سکے اور اگر دیت کے بغیر قاتل کو چھوڑ دیا جائے تو مقتول کا خون رائیگاں جاتا ہے۔

[6903] حضرت ابو جیہہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے حضرت علیؑ سے پوچھا: کیا تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہے جو قرآن میں یا لوگوں کے پاس نہیں ہے؟ حضرت علیؑ نے جواب دیا: حضم ہے اس ذات کی جس نے دانہ چھاڑا اور انسان کو پیدا کیا! ہمارے پاس قرآن مجید

٦٩٠٣ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا أَبْنُ عَيْنَةَ: قَالَ مُطَرْفٌ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَلَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ؟ وَقَالَ مَرْأَةً: مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ؟ فَقَالَ: وَالَّذِي

کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ ہاں، یہیں بصیرت ملی ہے جو قرآن نہیں کے لیے ہوتی ہے، نیز ہمارے پاس وہ کچھ ہے جو اس سچیتے میں ہے۔ میں نے کہا: اس صحیفے میں کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: دیت اور قید بول کو چھڑانے کے مسائل ہیں، نیز اس میں ہے کہ کوئی مسلمان کسی کافر کے بد لے قتل نہیں کیا جائے گا۔

فَلَقَ الْحَبَّ وَبَرَا النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فَهُمَا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ، قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: الْعُقْلُ وَفِكَارُ الْأَسِيرِ، وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ۔ [راجع: ۱۱۱]

فائدہ: قتل کرنے والے کے عصہ رشتہ داروں پر دیت کی ادائیگی واجب ہوتی ہے کیونکہ (صحیح البخاری، حدیث: 6910) میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: دیت، قاتل کے عصہ رشتہ داروں پر لازم ہے۔

باب: 25- عورت کے پیٹ کا پچ

(۲۵) بَابُ حَنِينِ الْمَرْأَةِ

[6904] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ قبلہ نہیں کی دعوتوں میں سے ایک نے دوسروں کو پتھر مارا تو اس کا پچہ گردایا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے ایک غلام یا کنیز دینے کا فیصلہ کیا۔

۶۹۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ امْرَأَيْنِ مِنْ هُذِئِلِ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَطَرَحَتْ حِينَهَا فَقَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيهَا بُرْرَةً عَبْدُ أُوْ أَمَّةٍ۔ [راجع: ۵۷۵۸]

[6905] حضرت عمر بن الخطاب سے روایت ہے، انہوں نے لوگوں سے عورت کا حمل گرا دینے کی دیت کے متعلق مشورہ کیا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ نے کہا: نبی ﷺ نے غرو، یعنی غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ کیا تھا۔

۶۹۰۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ الْمُغَيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ الْمُغَيْرَةُ: قَضَى النَّبِيُّ ﷺ بِالْغُرْرَةِ عَبْدُ أُوْ أَمَّةٍ۔ [انظر: ۷۳۱۷، ۶۹۰۸، ۶۹۰۷]

[6906] حضرت عمر بن الخطاب نے کہا: کوئی آدمی لا اور جو یہ گواہی دے کہ آپ ﷺ نے واقعی یہ فیصلہ کیا ہے تو حضرت محمد بن مسلمہ ؓ نے بھی گواہی دی کہ جب نبی ﷺ نے اس کے متعلق فیصلہ فرمایا تھا تو وہ اس وقت وہاں حاضر تھے۔

۶۹۰۶ - قَالَ: أَئْتَ مَنْ يَشَهُدُ مَعَكَ، فَشَهَدَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَضَى بِهِ۔

[انظر: ۷۳۱۸، ۶۹۰۸]

[6907] حضرت عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب

۶۹۰۷ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ

نے لوگوں سے قسم دے کر پوچھا: کس نے نبی ﷺ سے حمل گرنے کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں ہے؟ حضرت مغیرہ بن عقبہ نے کہا: میں نے نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے اس میں ایک غلام یا کنیرہ دینے کا فیصلہ کیا تھا۔

[6908] حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا: اس بات پر اپنا کوئی گواہ پیش کرو تو حضرت محمد بن مسلمہ بن عقبہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی ﷺ نے یہ فیصلہ کیا تھا۔

(۶۹۰۸) (۲) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ حضرت عمر بن الخطاب سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے لوگوں سے عورت کا حمل گردانے کے بارے میں اسی طرح مشورہ کیا تھا۔

باب: 26- عورت کے پیٹ کے بچے کا بیان، نیز دیت (قاتل کے) والد اور والد کے عصہ پر ہے بچوں پر نہیں

[6909] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بولجیان کی ایک عورت کے بچے کے متعلق ایک غلام یا کنیرہ دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ پھر وہ عورت جس کے خلاف آپ نے دیت دینے کا فیصلہ کیا تھا مرگی تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی وراشت اس کے بیٹوں اور اس کے شوہر کو ملے گی اور دیت کی ادائیگی دھیاں والوں کو کرنی ہوگی۔

[6910] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: بونذیل کی دو عورتیں آپس میں لڑ پڑیں۔ ان میں سے ایک نے دوسری عورت پر پھر پھینک مارا جس سے وہ

ہشام، عن أبيه: أَنَّ عُمَرَ نَشَدَ النَّاسَ: مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قُضِيَ فِي السُّقْطَةِ؟ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ: أَنَا سَمِعْتُهُ قُضِيَ فِيهِ بِغْرَةٍ عَبْدٌ أُوْمَةٌ. [راجح: ۶۹۰۵]

[6908] - قَالَ: أَنْتَ مَنْ يَشَهِدُ مَعَكَ عَلَى هَذَا، فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ: أَنَا أَشَهِدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِمَثْلِ هَذَا. [راجح: ۶۹۰۶]

[6908] - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَبْنُ عَرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شَعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ، وَمُثْلَهُ. [راجح: ۶۹۰۵]

(۲۶) بَابُ جَنِينِ الْمَرْأَةِ، وَأَنَّ الْعُقْلَ عَلَى الْوَالِدِ وَعَصْبَةُ الْوَالِدِ لَا عَلَى الْوَلَدِ

[6909] - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الْلَّيْثُ عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِيهِ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُضِيَ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مَنْ بَنَى لِجَنِينِهِ بِغْرَةً عَبْدٌ أُوْمَةٌ، ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قُضِيَ عَلَيْهَا بِالْغَرْةِ تُؤْقَيَتْ فَقَضِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَرَزْوَجَهَا، وَأَنَّ الْعُقْلَ عَلَى عَصَبَيْهَا. [راجح: ۵۷۵۸]

[6910] - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا أَبْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبِنِ الْمُسَيْبِ وَأَبِيهِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ أَبَا

عورت اپنے بیٹ کے پچھے سمیت مرگی۔ مقتولہ کے رشتے دار، بنی عبیدہ کے پاس مقدمہ لے کر گئے تو آپ نے فیصلہ فرمایا کہ بیٹ کے پچھے کی دیت ایک غلام یا کنیر ہے اور عورت کی دیت قاتلہ عورت کے دھھال والوں پر واجب قرار ہے۔

ہریزہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِفْتَأَلْتَ أَمْرَأَنَانِ مِنْ هَذِئِلِ فَرَمَتْ إِخْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهُمَا وَمَا فِي بَطْنِهَا، فَأَخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ فَقَضَى أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةً عَنْدَ أَوْرَلِيدَةَ، وَقَضَى أَنَّ دِيَةَ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا۔ (راجع: ۵۷۵۸)

فائدہ: اگرچہ ان احادیث میں والد کا ذکر نہیں ہے لیکن اس حدیث کے دوسرے طرق میں والد کی صراحت ہے، یعنی مقتولہ عورت کی دیت قاتلہ کے والد اور اس کے دیگر عصبات کے ذمے ہے، اس کے لڑکوں پر نہیں ہوگی۔

باب: ۲۷- جس نے غلام پچھے سے تعاون لیا

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت ام سليم رض نے مدرسہ کے معلم کو پیغام بھیجا کہ اون صاف کرنے کے لیے میرے پاس کچھ غلام پچھے بھیجنیں، کسی آزاد کو نہ بھیجنیا۔

(۲۷) بَابُ مَنِ اسْتَعَانَ عَبْدًا أَوْ صَبِيًّا

وَيُذَكِّرُ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمَ بَعَثَتْ إِلَى مُعَلَّمِ الْكُتَّابِ: ابْعُثْ إِلَيَّ عِلْمَانًا يَنْتَشِرُونَ صُوفًا وَلَا تَبْعُثْ إِلَيَّ حُرَّاً.

[۶۹۱۱] حضرت انس رض سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ شریف لائے تو حضرت ابو طلحہ رض نے میرا باتھ کہا اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اور کہا: اللہ کے رسول! انس! ڈھین بچ ہے یا آپ کی خدمت کرے گا۔

۶۹۱۱ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ ذُرَارَةَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِنْزَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَخْذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَأَنْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَنْسًا عَلَامٌ كَيْسٌ فَلَيَخْدُمْكَ.

قال: فَخَدَمْتُهُ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَوَاللَّهِ مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتَهُ: لَمْ صُنِعْ هَذَا هَكَذَا؟ وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْهُ: لَمْ لَمْ تَصُنِعْ هَذَا هَكَذَا؟ (راجع: ۶۷۶۸)

حضرت انس رض بیان کرتے ہیں کہ میں نے سفر و حضر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزاری کا فریضہ ادا کیا۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کے متعلق جو میں نے کیا ہے نہیں کہا: تو نے یہ کام اس طرح کیوں کیا؟ اور نہی کسی کام کے متعلق جو میں نے نہ کیا، یہ کہا کہ تو نے وہ کام اس طرح کیوں نہیں کیا؟

(۲۸) بَابُ: الْمَغْدِنْ جُبَارُ وَالْيَثْرُ جُبَارُ

باب: ۲۸- کان میں دب کر اور کنویں میں گر کر مر جانے والے کا خون معاف ہے

[۶۹۱۲] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول

۶۹۱۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا

اللَّهُ عَزَّلَهُ نَفْعَنَ فَرِمَيَ: "حَيَوانَاتُ كَاسِيٍّ كُوْرَثِيٍّ كِرْنَا قَبْلَ مَعْانِيٍّ هُنَّ بَشَّارٌ مِّنْ گَرْ كَرْ مَرْ جَانَةٍ پَرْ كَوَافِيٍّ دَيْتَ نَهِيَّسِ - كَانَ مِنْ دَبْ كَرْ مَرْ نَهِيَّنَ پَرْ كَوَافِيٍّ تَادَانَ نَهِيَّسِ - اُورْ مَدْفُونَ خَرَانَ مَلْنَهُ پَرْ پَانْجَوَالَ حَصَدَيَا بَهِيَّهِ -"

اللَّيْلُ: حَدَّثَنَا أَبْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبْيَ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْعَجْمَاءُ جُرْخُهَا جُبَارٌ، وَالْبَيْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ». [راجع: ۱۴۹۹]

باب: ۲۹- چوپائے کا نقسان رائیگاں ہے

اُن سیرین بیان کرتے ہیں: علماء، جانور کے لات مارنے کے نقسان پر کوئی تاداں نہیں دلاتے تھے، ہاں لگام موڑتے وقت نقسان کی صورت میں تاداں دلاتے تھے۔

جماد نے کہا: جانور کے لات مارنے پر تاداں نہیں ہوتا، البتہ اگر کوئی جانور کو اکسائے تو نقسان ہونے پر تاداں ہے۔

قاضی شریح نے کہا: اگر کوئی چوپائے کو مارے، پھر چوپایہ اسے لات مار دے تو اس میں بھی کوئی تاداں نہیں۔

حکم اور جماد نے کہا: اگر کوئی مژدور گدھے کو ہاٹک رہا، وہ جس پر عورت سوارتی، پھر وہ عورت گرجائے تو مژدور پر کوئی تاداں نہیں۔

امام شعی نے کہا: جب کوئی شخص جانور کو ہاٹک رہا ہو، پھر اسے تھکا دے تو اس وجہ سے اگر نقسان پہنچا تو وہ ضامن ہو گا اور اگر کوئی جانور کے پیچھے رہ کر آہستگی سے ہاٹک رہا ہو تو اس صورت میں با لکنے والا ضامن نہ ہو گا۔

[6913] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: "جانور کسی کو رُثَنِی کرے تو اس کی پچھو دیت نہیں۔ اسی طرح کان میں کام کرنے سے کوئی نقسان پہنچ یا کنویں میں گرنے سے کوئی نقسان آئے تو اس میں بھی کوئی تاداں نہیں۔ اگر کہیں سے مُدْفُونَ خَرَانَ باتھ آئے تو اس میں پانچواں حصہ بحقِ سرکار لیا جائے گا۔"

(۲۹) باب : الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ

وَقَالَ أَبْنُ سِيرِينَ: كَانُوا لَا يُضْمِنُونَ مِنَ النَّفْحَةِ، وَيُضْمِنُونَ مِنْ رَدَّ الْعَنَانِ.

وَقَالَ حَمَادُ: لَا تُضْمِنُ التَّفْحَةَ إِلَّا أَنْ يَنْحُسَ إِنْسَانُ الدَّابَّةِ.

وَقَالَ شُرِيعُ: لَا يُضْمِنُ، مَا عَاقَبَتْ أَنْ يَضْرِبَهَا فَتَضْرِبَ بِرِجْلِهَا.

وَقَالَ الْحَكَمُ وَحَمَادُ: إِذَا سَاقَ الْمُكَارِي حِمَارًا، عَلَيْهِ امْرَأَةٌ فَتَبَخِرَ، لَا شَيْءَ عَلَيْهِ.

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: إِذَا سَاقَ دَابَّةً فَأَتَعَبَهَا فَهُوَ ضَامِنٌ لِمَا أَصَابَتْ، وَإِنْ كَانَ خَلْفَهَا مُتَرَسِّلاً لَمْ يَضْمِنْ.

6913 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ] عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْعَجْمَاءُ عَقْلُهَا جُبَارٌ، وَالْبَيْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ». [راجع: ۱۴۹۹]

باب: ۳۰- اس شخص کا گناہ جو کسی ذمی کو بے گناہ مارڈا لے

[6914] حضرت عبد اللہ بن عمر و مسلمہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جس کسی نے ایسے شخص کو مارا جس سے عہد کیا گیا تھا، وہ جنت کی خوشبو تک نہیں سوئے گا، حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے پائی جاتی ہے۔"

فائدہ: حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں: معابد سے مراد وہ غیر مسلم ہے جس کی حفاظت کا ذمہ مسلمانوں پر عائد ہوتا ہو، یعنی وہ اسلامی حکومت کا شہری ہو جسے سربراہ ملکت کی طرف سے جزیے یا صلح پر امان دی گئی ہو یا کسی مسلمان نے اسے پناہ دے رکھی ہو۔ ان سب صورتوں میں کسی کافر کو مارنا جائز نہیں۔ (فتح الباری: 12/323)

باب: ۳۱- کسی مسلمان کو کافر کے بدے میں قتل نہ کیا جائے

[6915] حضرت ابو حییم ثناۃ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے حضرت علیؓ سے پوچھا کیا آپ لوگوں کے پاس کوئی چیز ہے جو قرآن میں نہ ہو یا جو لوگوں کے پاس نہ ہو؟ حضرت علیؓ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے غدالا گایا اور مخلوقات کو پیدا کیا! ہمارے پاس وہی ہے جو اس قرآن میں ہے۔ ہاں، وہ نہم و فراست ہے جو اللہ تعالیٰ کی کو قرآن کے متعلق عطا کرتا ہے اور جو کچھ اس صحیفے میں ہے، میں نے کہا: اس صحیفے میں کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس میں دیت اور قیدی چھڑانے کے احکام ہیں اور یہ (بھی ہے) کہ کوئی مسلمان کسی کافر کے بدے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

باب: ۳۲- جب مسلمان کسی یہودی کو غصے کی حالت میں طناچہ مارے

(۳۰) بَابُ : إِنْمَنْ قَتْلَ ذَمِيًّا بِغَيْرِ جُرْمٍ

۶۹۱۴ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ : حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مَعَاهِدًا لَمْ يُرْجِعْ رَأْيَهُ الْجَنَّةَ ، وَإِنْ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا» . [راجیع: ۳۱۱]

(۳۱) بَابُ : لَا يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالْكَافِرِ

۶۹۱۵ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ : أَخْبَرَنَا أَبْنُ عَيْنَةَ : حَدَّثَنَا مُطَرْفٌ قَالَ : سَمِعْتُ الشَّغِيْرَ يُحَدِّثُ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَحْيَةَ قَالَ : سَأَلْتُ عَلَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مَمَّا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ؟ وَقَالَ أَبْنُ عَيْنَةَ مَرَّةً : مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ ، فَقَالَ : وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسْمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ، إِلَّا فَهُمَا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ، وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ . قُلْتُ : وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ : الْعَقْلُ، وَفِكَكُ الْأَسْبِرِ، وَأَنْ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ . [راجیع: ۱۱۱]

(۳۲) بَابُ : إِذَا لَطَمَ الْمُسْلِمُ بِهُودِيًّا عِنْدَ النَّعَصِ

اس سلسلے میں حضرت ابو ہریرہ رض نے نبی ﷺ سے ایک روایت بیان کی ہے۔

رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

[6916] حضرت ابو سعید خدری رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے مابین ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دو۔“

[6917] حضرت ابو سعید خدری رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جبکہ اسے کسی نے طماںچہ لگایا تھا۔ اس نے کہا: یا محمد تمھارے اصحاب میں سے ایک انصاری نے مجھ کو طماںچہ مارا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اسے بلاو۔“ لوگوں نے اس کو بلا یا تو آپ نے فرمایا: ”تو نے اس کو چہرے پر طماںچہ مارا ہے؟“ اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں یہودیوں کے پاس سے گزرا تو میں نے سنا کہ یہ (یہودی) کہہ رہا تھا: مجھے اس ذات کی قسم جس نے موی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انسانوں پر فضیلت دی ہے! میں نے کہا: کیا وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل ہیں؟ مجھے اس وقت غصہ آیا تو میں نے اس کے منہ پر طماںچہ رسید کر دیا۔ آپ نے فرمایا: ”مجھے دوسرے انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر برتری نہ دیا کرو کیونکہ لوگ قیامت کے دن بے ہوش ہو جائیں گے، پھر مجھے سب سے پہلے ہوش آئے گا تو اچاک موسی صلی اللہ علیہ وسلم کا پایہ پکڑے ہوں گے، نہ معلوم وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے یا کوہ طور پر جو بے ہوش ہو چکے تھے اس کے بد لے وہ آخرت میں بے ہوش ہی نہ ہوئے ہوں۔“

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ایک کو دوسرے پر اس طرح فضیلت دینے سے منع فرمایا ہے جس سے کسی پیغمبر کی توبہ یا حقارت کا پبلو نہیاں ہوتا ہو۔ ویسے تو برتری کا انداز قرآن کریم سے ثابت ہے: ”یہ رسول (جو صحیح گئے) ہم نے انھیں ایک دوسرے پر فضیلت دی۔“ اللہ تعالیٰ نے از خود بعض رسولوں کو بعض پر فضیلت عطا فرمائی ہے، تاہم ہمیں یہ حق دیا ہے کہ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات متعین کرنا تمہارا کام نہیں۔ ان کے باہمی تقابل سے کسی نبی کی تحقیر کا امکان ہے۔

۶۹۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو سُعِيدٍ : حَدَّثَنَا سُفِينْيَانُ عَنْ عَمْرِو أَبْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «لَا تُخْيِرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ». [راجع: ۲۴۱۲]

۶۹۱۷ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ : حَدَّثَنَا سُفِينْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لَطَمَ وَجْهَهُ قَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! إِنَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِكَ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ لَطَمَ وَجْهِي . قَالَ : «إِذْعُوهُ» فَدَعَاهُ إِلَيْهِ قَالَ : «أَلَطَمْتُ وَجْهَهُ؟» قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنِّي مَرَرْتُ بِالْيَهُودَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : وَالَّذِي اضطُفتُ مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ ، قَالَ : قُلْتُ : أَعْلَمُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَطَمَهُ فَلَطَمْتُهُ ، قَالَ : «لَا تُخْيِرُونِي مِنْ بَيْنِ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَضْعَفُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفْقَدُ ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى أَخْدُ بِقَائِمَةَ مِنْ قَوَاعِدِ الْعَرْشِ ، فَلَا أَدْرِي أَفَاقَ قَبْلِي أَمْ جُوزِي بِصَعْقَةِ الطُّورِ». [راجع: ۲۴۱۲]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

88- کتاب استئناف المرتدین والمعاندین وقتالہم

مرتدین، دشمنان اسلام سے توبہ کرنے اور ان سے جنگ کرنے کا بیان

باب: 1- اس شخص کا گناہ جو اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے، نیز اس کی دنیوی اور اخروی سزا کا بیان

(۱) بَابُ إِثْمٍ مِّنْ أَشْرَكَ بِاللَّهِ، وَغُقُونَتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک شرک بہت برا ظلم ہے“
نیز فرمایا: ”اگر آپ نے شرک کیا تو یقیناً آپ کا عمل ضائع ہو جائے گا اور آپ ضرور بالضرور خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔“

قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿إِنَّ الشَّرَكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ [النساء: ۱۲] وَ ﴿لِئِنْ أَشْرَكْتَ لِيَحْبِطَ عَلَكَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْتَسِرِينَ﴾ [الروم: ۶۵]

[6918] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ”جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم سے ملوٹ نہ کیا۔“ تو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام پر بہت گران گزری، انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم میں سے کون ہے جس نے اپنے ایمان کو ظلم سے آلووہ نہ کیا ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”درachi یہ بات نہیں، کیا تم نے حضرت لقمان کی بات نہیں سنی، انہوں نے کہا تھا: ”یقیناً شرک بہت برا ظلم ہے۔“

۶۹۱۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَّلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلِسُوْا إِيمَانَهُ بِظُلْمٍ﴾ [الأنعام: ۸۲] شَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا: أَيُّهُنَا لَمْ يَلِسُ إِيمَانُهُ بِظُلْمٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ لَيْسَ بِذَلِكَ، أَلَا تَسْمَعُونَ إِلَى قَوْلِ لُقْمَانَ: ﴿إِنَّ الشَّرَكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ . [راجح: ۳۲]

[6919] حضرت ابو بکرہؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ہے، پھر والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا ہے اور جھوٹی گواہی دینا ہے..... یہ بات آپ نے تین مرتبہ دہرانی..... یا فرمایا: جھوٹی بات کرنا ہے۔“ پھر بار بار یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ ہم نے آرزو کی: کاش! آپ خاموش ہو جائیں۔

[6920] حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! بڑے بڑے گناہ کوں سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ کا شریک ہنانا۔“ اس نے پوچھا: اس کے بعد کوں سا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”والدین کی نافرمانی کرنا۔“ اس نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جھوٹی قسم اخنا۔“ میں نے پوچھا: میکن غموں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جان بوجہ کراس کے ذریعے سے کسی کامال تھیا لے، حالانکہ وہ اس (قسم) میں جھوٹا ہے۔“

[6921] حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے رسول! ہم نے جو گناہ زمانہ جاہلیت میں کیے ہیں کیا ان کا موآخذہ بھی ہم سے ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اسلام کی حالت میں نیک اعمال کرتا رہا اس سے تو جاہلیت کے گناہوں کا موآخذہ نہیں ہو گا اور جو شخص مسلمان ہو کر بھی برے کام کرتا رہا اس سے پہلے اور بعد والے دونوں گناہوں کے

6919 - حَدَّثَنَا مُسْلِدٌ: حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ الْمُفَضْلِ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ وَحَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ: أَلِإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَشَهَادَةُ الرَّزُورِ، وَشَهَادَةُ الرَّزُورِ - ثَلَاثًا - أَوْ قَوْلُ الرَّزُورِ. فَمَا زَالَ يُكَرِّهُهَا حَتَّى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ. [راجیع: ۲۶۵۴]

6920 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَبْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ أَغْرَابِيَّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا الْكَبَائِرُ؟ قَالَ: أَلِإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: الْيَمِينُ الْغَمُوسُ، قُلْتُ: وَمَا الْيَمِينُ الْغَمُوسُ؟ قَالَ: الَّذِي يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيهَا كَاذِبٌ. [راجیع: ۱۶۷۵]

6921 - حَدَّثَنَا حَلَّادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائلٍ، عَنْ أَبْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنُواخْذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ: أَمَنْ أَحْسَنَ فِي الإِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخْذُ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَنْ أَسَاءَ فِي الإِسْلَامِ أُخْجَدٌ بِالْأُولَى وَالْآخِرِ.

مرتدین، دشمنان اسلام سے توبہ کرنے کا بیان اور ان سے جنگ کرنے کا بیان

متعلق باز پر س ہو گی۔“

باب: 2- مرتد مرد اور مرتد عورت کا حکم اور ان سے توبہ کرنے کا بیان

(۲) بَابُ حُكْمِ الْمُرْتَدَ وَالْمُرْتَدَةِ وَاسْتِبَاتِهِمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، امام زہری اور ابراہیم بن نجی کہتے ہیں: مرتد عورت کو بھی قتل کیا جائے گا، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اللہ ایسے لوگوں کو کیسے ہدایت دے جو اپنے ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے؟ حالانکہ وہ گواہی دے چکے ہیں کہ یقیناً یہ رسول صاحب ہے..... یقیناً اللہ تعالیٰ بے حد بخشے والا نہایت مہربان ہے۔ بے شک جن لوگوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کا راستہ اختیار کیا، پھر اس کفر میں بڑھتے ہی چلے گئے، ان کی توبہ ہرگز قول نہیں کی جائے گی اور وہی لوگ گمراہ ہیں۔

نیز فرمایا: ”اے ایمان والو! اگر تم اہل کتاب کے ایک فریق کی بات مان لو گے تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تھیں کافر بنا کے چھوڑیں گے۔“

نیز فرمایا: ” بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے (پھر ایمان لائے، پھر کافر ہو گئے، پھر کفر میں بڑھتے ہی چلے گئے، اللہ انھیں ہرگز نہیں بخشے گا اور نہ انھیں) سیدھا راستہ ہی دھائے گا۔“

نیز فرمایا: ”(اے ایمان والو!) تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ غفریب ایسے لوگ لے آئے گا جن سے وہ محبت کرتا ہو گا اور وہ اس (اللہ) سے محبت کرتے ہوں گے۔“

نیز فرمایا: ” اور لیکن جو کفر کے لیے (اپنا) سینہ کھول دے..... اور یہی لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ کپکی

وَقَالَ أَبْنُ عُمَرَ وَالْأَذْهَرِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ: تُقتلُ الْمُرْتَدَةُ، وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهَدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿عَفُورٌ رَحِيمٌ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ إِيمَانَهُمْ إِيمَانُهُمْ ثُمَّ أَزَادُوا كُفْرًا لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَأَذْلَلُكُمْ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾ [آل عمران: ۸۶-۹۰]

وَقَالَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ شَطَطْيُعُوا فِي بَعْدِ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ يُرَدُّوْكُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كُفَّارِنَ﴾ [آل عمران: ۱۰۰]

وَقَالَ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا﴾ إِلَى سِيلَأَ [النساء: ۱۳۷]

وَقَالَ: ﴿مَنْ يَرْتَدَ مِنْكُمْ عَنِ دِيَرِهِ فَسُوفَ يَأْتِيَ اللَّهُ بِقَوْمٍ يُخْبِثُهُمْ وَيُخْبُثُونَهُ﴾ [المائدۃ: ۵۴]

وَقَالَ: ﴿وَلَكِنَّ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفَّرِ صَدَرًا﴾ إِلَى ﴿وَأَذْلَلُكُمْ هُمُ الظَّالِمُونَ لَا جَحَرَ أَنَّهُمْ فِ

٨٨- کتاب استیابة المُرْتَدِّین وَالْمُغَانِدِین وَقِتَالِیم

بات ہے یقیناً یہی لوگ آخرت میں نقصان اٹھانے والے ہیں بے حد بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔“

نیز فرمایا: ”یہ لوگ ہمیشہ تم سے لڑتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان کا بس چلے تو تصحیح تھارے دین سے پھر دیں یہی لوگ جنمی ہیں جو اس میں ہمیشور ہیں گے۔“

[6922] حضرت عکرمہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: حضرت علیؓ کے پاس زنداقی لائے گئے تو انہوں نے انھیں جلا دیا۔ یہ بات حضرت ابن عباسؓ تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا: اگر میں ہوتا تو انھیں نہ جلاتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق حکم انتہائی جاری کرتے ہوئے فرمایا ہے: ”اللہ کے عذاب کے ساتھ کسی کو عذاب نہ دو۔“ بلکہ میں انھیں قتل کرتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”جو شخص اپنا دین بدل دے اسے قتل کر دو۔“

[6923] حضرت ابو مویی اشعریؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ قبیله اشعر کے دو آدمی تھے۔ ان میں سے ایک میری دامیں جانب اور دوسرا بامیں طرف تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس وقت سواک کر رہے تھے۔ انہوں نے آپ ﷺ سے عہدے کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو مویی یا اے عبداللہ بن قیس!“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھجا ہے، انہوں نے اپنے دل کی بات سے مجھے مطلع نہیں کیا تھا اور نہ مجھے ہی معلوم ہوا کہ یہ دونوں عبده طلبی کے لیے آئے ہیں، گویا میں اب بھی رسول اللہ ﷺ کی سواک آپ کے ہونٹوں تک دیکھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی ہم سے عبده طلب کرتا ہے ہم اسے وہ عبده نہیں مُوسیٰ - اُو یا عبد اللہ بن قیس - إِلَى الْيَمِّنِ۔“

﴿وَلَا يَرَوُنَّكُمْ حَقَّ يَرِدُوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنْ أَسْتَطَعُوكُمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَأُولَئِكَ أَصْحَبُ النَّارِ هُمْ فِيهَا حَكَلُدُوكَ﴾ [البقرة: ٢١٧].

[٦٩٢٢] - حَدَّثَنَا أَبُو الصَّعْدَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: أَتَيَ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَرَنَادِقَةٌ فَأَخْرَقَهُمْ فَبَلَّغَ ذَلِكَ أَبْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أَخْرِقْهُمْ لَنْهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُعَذِّبُوا بِعِذَابِ اللَّهِ»، وَلَقَتَتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ». [راجح: ٣٠١٧]

[٦٩٢٣] - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ قُرَةَ أَبْنِ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هَلَالٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: أَقْبَلَتِ إِلَى الشَّيْءِ ﷺ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ: أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي، وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَأْكُ، فَكَلَّا هُمَا سَأَلَ فَقَالَ: «يَا أَبَا مُوسَى! أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسِ!»، قَالَ: قُلْتُ: وَالَّذِي بَعْثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَطْلَعْتَنِي عَلَى مَا فِي أَنفُسِهِمَا، وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْ سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ فَلَمَضَتْ، فَقَالَ: «لَنْ - أَوْ لَا - نَسْتَعِمْ عَلَى عَمَلِنَا مِنْ أَرَادَهُ، وَلَكِنْ اذْهَبْ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى - أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسِ - إِلَى الْيَمِّنِ».

مرتدین، دشمنان اسلام سے توبہ کرنے اور ان سے جنگ کرنے کا بیان 297

دیتے ہیں لیکن اے ابو موسیٰ یا اے عبداللہ بن قیس! تم خدمت کی بجا آوری کے لیے) نیکن جاؤ۔“ اس کے بعد آپ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو ان کے پیچھے روانہ کیا۔ جب حضرت معاذ بن جبلؓ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے پاس آئے تو انہوں نے ان کے لیے گدا پچھا دیا اور کہا: سواری سے اترے اور گدے پر تشریف رکھو۔ اس وقت ان کے پاس ایک آدمی تھا جس کی مشکلیں بندھی ہوئی تھیں۔

حضرت معاذ بن جبلؓ نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے پوچھا: یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ یہودی تھا، پھر مسلمان ہوا، اب پھر یہودی ہو گیا ہے۔ انہوں نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو دوبارہ بیٹھنے کے لیے کہا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق اسے قتل نہ کر دیا جائے۔ یہ بات انہوں نے تین مرتبہ دہرائی، چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے حکم پر اسے قتل کر دیا گیا۔ پھر دونوں نے آپس میں رات کے قیام کا تذکرہ کیا۔ ان میں سے ایک نے کہا: میں تو رات کو عبادت بھی کرتا ہو اور سوتا بھی ہوں، اور مجھے امید ہے کہ سونے میں بھی مجھے وہی اجر ملے گا، جو رات کے وقت عبادت کرنے میں ملتا ہے۔

باب: 3- فرائض اسلام کے منکر اور ارتکاد کی طرف منسوب قتل کرنا

[6924] حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: جب نبی ﷺ نے وفات پائی اور حضرت ابو بکرؓ خلیفہ مقرر ہوئے تو عرب کے کچھ قبائل کفر کی راہ پر چل پڑے۔ حضرت عمرؓ نے کہا: اے ابو بکر! آپ ان لوگوں سے کیے جنگ کریں گے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

ثُمَّ أَتَبْعَهُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلَ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ الْقَيْلَةُ وَسِادَةُ قَالَ: إِنْزِلْ، فَإِذَا رَجَلٌ عِنْدَهُ مُوقِنٌ، قَالَ: مَا هَذَا؟ قَالَ: كَانَ يَهُودِيًّا فَأَشْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ، قَالَ: اجْلِسْ، قَالَ: لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ، فَصَاءَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، ثَلَاثَ مَرَأَتٍ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ، ثُمَّ تَذَكَّرًا قِيَامَ اللَّيْلِ، فَقَالَ أَخْدُهُمَا: أَمَا أَنَا فَأَفُؤُمُ وَأَنَّامُ، وَأَرْجُو فِي نَوْمِي مَا أَرْجُو فِي قَوْمِي۔ [راجح: ۲۲۶۱]

(۳) بَابُ قَتْلٍ مِنْ أَلْيَ قَبْوَ الْفَرَائِضِ، وَمَا نُسِبُوا إِلَى الرَّدَّةِ

۶۹۲۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكْرٍ: حَدَّثَنَا الْيَثْعَابُ عَنْ عَقِيلٍ، عَنْ أَبْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَبْيَضُ اللَّهِ أَبْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا تُوْفِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَسْتَحْلِفَ أَبُو بُكْرٍ، وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، قَالَ عُمَرُ: يَا أَبَا بُكْرٍ! كَيْفَ

”مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک وہ لا الہ الا اللہ کہہ دیں، پھر جس نے لا الہ الا اللہ کہہ دیا اس نے مجھ سے اپنا مال اور اپنی جان کو بچایا۔ ہاں، اسلام کا حق وصول کرنے کے لیے اس کی جان یا مال کو نقصان پہنچایا جاسکتا ہے اور اس کا حساب لینے والا اللہ تعالیٰ ہے؟“

۶۹۲۴ - تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «أَمْرُتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَمَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، غَصَّمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ؟». (راجع: [۱۳۹۹]

۶۹۲۵ - حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تو اس شخص سے ضرور بالضرور جنگ کروں گا جو نماز اور زکاۃ میں فرق کرے گا کیونکہ زکاۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ مجھ سے بکری کا پچ روک لیں جو رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو میں اس کے نہ دینے پر بھی ان سے جنگ کروں گا۔ حضرت عمر بن الخطاب نے کہا: اللہ کی قسم! اس بات کے بعد میں سمجھ گیا کہ حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن کے دل میں جوڑائی کا ارادہ پیدا ہوا ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور میں نے پہچان لیا کہ ابو بکر بن عبد الرحمن کی رائے برحق ہے۔

فائدہ: جو شخص فرائض، مثلاً: زکاۃ وغیرہ دینے سے انکار کرتا ہے، اس کے متعلق تحقیق کی جائے۔ اگر وہ وجوہ کا قائل ہے لیکن دینے سے انکار کرتا ہے تو اس سے جو اڑاکہ وصول کی جائے اور اس سے جنگ نہ کی جائے اور اگر منع کرنے کے ساتھ ساتھ لڑائی کرنے پر آمادہ ہے تو پھر ایسے شخص کو معاف نہ کیا جائے بلکہ ایسے شخص سے قبال کیا جائے۔

(۴) باب: إِذَا عَرَضَ الدَّمَيْأَ أَوْ غَيْرَهُ بِسَبَبِ النَّبَيِّ ﷺ وَلَمْ يُصْرَخْ، تَحْوَ قَوْلِهِ: السَّامُ عَلَيْكُمْ

باب: ۴- اگر کوئی ذمی یا کوئی دوسرا شخص نبی ﷺ کو اشارے کنائے میں برا بھلا کہے، جیسے: السام علیکم

۶۹۲۶ - حضرت انس بن مالک بن عوف سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزر اتو اس نے کہا: تم پر ہلاکت ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے (اس کے جواب میں) فرمایا: ”تجھ پر بھی۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ کرام سے) پوچھا: ”تصھیں معلوم ہے کہ

۶۹۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقاَتِلٍ أَبُو الْحَسِينِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا شَعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: مَرْ يَهُودِيٌّ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَعَلَيْكَ»،

مرتدين، وثمانان اسلام سے توبہ کرنے کا بیان 299
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَتَدْرُونَ مَا يَقُولُ؟ قَالَ: اس نے کیا کہا تھا؟ اس نے السام علیک کہا تھا۔» صحابہ
 السَّامُ عَلَيْكَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا
 كرام نے کہا: اللہ کے رسول! اسے ہم قتل نہ کر دیں؟ آپ
 نے فرمایا: ”نہیں، جب تمھیں اہل کتاب سلام کہیں تو تم
 الْكِتَابِ، فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ“ [راجح: ٦٢٥٨]

جواب میں یہ کہہ دیا کرو: وَعَلَيْکُمْ ”تم پر بھی ہو۔“

فائدہ: امام بخاری مذکور کا موقف یہ ہے کہ جب کوئی ذمی یا معاذہ رسول اللہ ﷺ کے متعلق اعلانیہ سب و شتم نہ کرے بلکہ تعریض و اشارے کے ذریعے سے اپنے دل کی بھروس نکالتا رہے تو اسے قتل نہیں کیا جائے گا جیسا کہ اس حدیث میں صراحت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ یہودی کے متعلق قتل کرنے کی اجازت نہیں دی۔

[6927] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: چند یہودیوں نے نبی ﷺ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی۔ (جب وہ آئے) تو انہوں نے کہا: السام علیک ”تم پر موت ہو۔“ میں نے جواب میں کہا: بلکہ تم پر موت اور لعنت ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نزی کرتا ہے اور ہر کام میں نزی کو پسند کرتا ہے۔“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ نے وہ نہیں سا جو انہوں نے کہا تھا؟ آپ نے فرمایا: ”میں نے کہہ تو دیا تھا کہ ”تم پر بھی ہو۔“

[6928] حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہودی لوگ جب تم میں سے کسی کو سلام کرتے ہیں تو سام علیک ”تم پر موت ہو۔“ کہتے ہیں۔ تم جواب میں یہی کہہ دیا کرو: تم پر بھی یہی کچھ ہو۔“

٦٩٢٧ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذِنْ رَهْطً مِنَ الْيَهُودِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ: بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ! إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفِيقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ، قُلْتُ: أَوْ لَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: قُلْتُ: وَعَلَيْكُمْ [راجح: ٦٢٣٥]

٦٩٢٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمُوا عَلَى أَحَدِكُمْ إِنَّمَا يَقُولُونَ: سَامُ عَلَيْكَ، فَقُلْ: عَلَيْكَ. [راجح: ٦٢٥٧]

باب: 5- بلا عنوان

[6929] حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: گویا میں اب نبی ﷺ کو دیکھ رہا ہوں آپ ایک پیغمبر کی حکایت بیان کر رہے تھے جسے اس کی قوم نے

(۵) باب:

٦٩٢٩ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي شَوَّيْقَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: كَانَى أَنْظَرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَحْكِي نَيْأَا

مار کر لیوہاں کر دیا تھا۔ وہ اپنے چہرے سے خون صاف کرتے اور اللہ کے حضور دعا کرتے تھے: ”اے اللہ! میری قوم کو معاف کر دے کیونکہ وہ نادان ہیں۔“

88- کتاب استبابة المرتدين والمعاندين وقتلهم مِنَ الْأَنْبيَاءِ، ضَرَبَهُ قَوْمٌ فَأَدْمَوْهُ فَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ: «رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ». [راجع: ۳۴۷۷]

(٦) بَابُ قَتْلِ الْخَوَارِجَ وَالْمُلْحِدِينَ بَعْدَ إِقَامَةِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: «وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضَلِّ فَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّى يَتَبَرَّكُ لَهُمْ مَا يَنْقُوتُ» [التوبه: ١١٥]

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللهِ، وَقَالَ: إِنَّهُمْ أَنْطَلَقُوا إِلَى آيَاتِنَا تَزَلَّ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوهَا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ وہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ کر دے یہاں تک کہ ان کے لیے وہ چیزیں واضح کر دے جن سے انہوں نے بچتا ہے۔“

حضرت عبداللہ بن عمر بن عثمان (خارجی) لوگوں کو اللہ کی بدترین مخلوق خیال کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: یہ لوگ ان آیات کو جو کفار کے متعلق نازل ہوئی تھیں انھیں مسلمانوں پر چیپاں کرتے تھے۔

فائدہ: خوارج، خارجہ کی جمع ہے۔ یہ ایک گروہ ہے جو دین سے نکل گیا تھا۔ انھیں خوارج اس لیے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے نیک لوگوں پر خروج کیا تھا۔ ہر وہ شخص جو امام حق کے خلاف خروج کرے وہ خارجی ہے، اگرچہ وہ صحابہ کرام کے زمانے میں ہو۔ اس گروہ کی ابتداء حضرت عثمان بن عفی کے آخری دور خلافت میں ہوئی۔ یہ لوگ بظاہر بڑے عابد، زاہد اور قاریٰ قرآن تھے لیکن ان کے دلوں میں ذرا بھر بھی قرآن کا نور نہیں تھا۔ جب حضرت علی بن ابی طالبؑ غیفہ بنے تو شروع شروع میں یہ لوگ حضرت علی بن ابی طالبؑ کے ساتھ رہے، جنگ صفين کے بعد جب حکیم کی رائے پر اتفاق ہوا تو اس وقت یہ لوگ حضرت علی بن ابی طالبؑ سے الگ ہو گئے اور انھیں بھی برا بھلا کرنے لگے۔ آپ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو انھیں سمجھانے کے لیے بھیجا اور خود بھی انھیں سمجھاتے رہے مگر انہوں نے کسی کی بات نہ سئی، بالآخر حضرت علی بن ابی طالبؑ نے انھیں نہروان میں قتل کر دیا۔ یہ کم بخت حضرت علی، حضرت علی، حضرت زیر اور حضرت عائشہؓ کی عکیف کرتے اور عیض کی حالت میں عورت پر نماز واجب قرار دیتے تھے۔

٦٩٣٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ عَيَّاثٍ: [٦٩٣٠] حضرت سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا أَكْعَمْشُ: حَدَّثَنَا حَيْشَمٌ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَفْلَةً: قَالَ عَلَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا، فَوَاللَّهِ لَأَنْ أَخْرُّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ

مرتدین، دشمنان اسلام سے توبہ کرنے اور ان سے جنگ کرنے کا بیان

در میان ہے تو بلاشبہ لاثائی دھوکے کا نام ہے۔ بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”عقریب آخر زمانے میں ایک ایسی قوم ظاہر ہوگی جو نو خیز، کم عقل لوگوں پر مشتمل ہوگی۔ ظاہر میں تمام مخلوق میں بہتر کلام (قرآن مجید) کو پڑھیں گے لیکن ایمان کا نور ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے آرپا رہ جاتا ہے۔ تم جہاں بھی ان سے ملوان کو قتل کر دی کیونکہ ان کے قتل کرنے والے کو قیامت کے دن بہت ثواب ملے گا۔“

[راجح: ۳۶۱۱]

فائدہ: امام بخاری رضی اللہ عنہ کا مقصود یہ ہے کہ خوارج اور ملدین پر جدت قائم کرنے کے بعد حضرت علی رضا علیہ السلام نے انھیں قتل کیا۔ اسی طرح آئندہ بھی اگر ایسے لوگ پیدا ہوں تو انھیں ابتداء ہی میں قتل نہیں کرنا چاہیے بلکہ ان پر پہلے جدت قائم کی جائے، حق واضح کیا جائے اور ان کے شبہات دور کیے جائیں۔ جب وہ حق قبول کرنے سے انکار کر دیں تو ایسے لوگوں کو قتل کرنا مباح ہے کیونکہ ان کا وجود دین حق کی نشر و اشاعت کے لیے خطراک ثابت ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم.

[6931] حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور عطاء بن يسار سے روایت ہے، وہ دونوں حضرت ابو سعید خدري رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے حروریہ (خوارج) کے متعلق سوال کیا کہ تم نے ان کے متعلق نبی ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ انھوں نے فرمایا: حروریہ کے متعلق تو میں کچھ نہیں جانتا کہ وہ کون ہیں، البتہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اس امت میں ایک قوم ظاہر ہوگی..... یہ نہیں فرمایا کہ اس امت سے ظاہر ہوگی..... تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں بہت تھیر خیال کرو گے۔ وہ قرآن کی تلاوت بھی خوب کریں گے لیکن قرآن ان کے حلق یا گلے سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے۔ تیر انداز اپنے تیر کو دیکھتا ہے، اس کے پھل کو دیکھتا ہے، اس کے پروں کو دیکھتا ہے، اس کی جڑ کو دیکھتا ہے،

٦٩٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُشْتَى : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَابِ قَالَ : سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ : أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ سَلَمَةَ وَعَطَاءَ بْنِ يَسَارٍ : أَنَّهُمَا أَتَيَا أَبَاهَا سَعِيدَ الْخُذْدِرِيَّ فَسَأَلَاهُ عَنِ الْحَرُورِيَّةِ : أَسْمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ ؟ قَالَ : لَا أَدْرِي مَا الْحَرُورِيَّةُ ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : (يَخْرُجُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ - وَلَمْ يَقُلْ : مِنْهَا - قَوْمٌ تَحْتَرُونَ صَلَاتُكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِرُ حُلُوقِهِمْ أَوْ حَنَاجِرَهُمْ ، يَمْرُغُونَ مِنَ الدِّينِ مُرْوَقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَيَنْظُرُ الرَّامِيَ إِلَى سَهْمِهِ ، إِلَى نَصْلِهِ ، إِلَى رِصَافِهِ ، فَيَسْمَارِي فِي الْفُوْقَةِ : هَلْ عَلِقَ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَيْءٌ ؟) . [راجح: ۳۲۴۴]

اس کو شک ہوتا ہے کہ شاید اس پر کچھ خون لگا ہو؟ (مگر وہ بھی صاف ہوتا ہے)۔

16932] حضرت ابن عمر رض سے روایت ہے، انہوں نے ایک مرتبہ حروریہ کا ذکر کیا اور کہا: نبی ﷺ نے ان کے متعلق فرمایا تھا: ”وہ اسلام سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جس طرح تیر کمان سے باہر ہو جاتا ہے۔“

٦٩٣٢ - حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ شَلَيْهِمَانَ: حَدَّثَنَا أَبْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ: أَنَّ أَبَاهَا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَبْنِ عُمَرَ، وَذَكَرَ الْحَرُورِيَّةَ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَمْرُّونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرْوَقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيمَةِ».

باب: 7- جس نے خوارج کے ساتھ تالیف قلبی کی وجہ سے قاتل نہ کیا تاکہ لوگوں میں نفرت کے جذبات پیدا نہ ہوں

16933] حضرت ابو سعید خدری رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ ایک دفعہ مال تقسیم کر رہے تھے کہ عبد اللہ بن ذی الخوبیہ رض آیا اور کہنے لگا: اللہ کے رسول! آپ انصاف کریں۔ آپ نے فرمایا: ”تیری ہلاکت ہوا اگر میں نے انصاف نہ کیا تو اور کون کرے گا؟“ حضرت عمر رض نے کہا: آپ مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا: ”نہیں، اسے چھوڑ دو۔ اس کے کچھ ایسے ساتھی ہوں گے کہ تم ان کی نماز، روزے کے مقابلے میں اپنی نماز اور روزے کو حیر خیال کرو گے لیکن وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کو خوشی کر کے نکل جاتا ہے۔ تیر کے پر کو دیکھا جائے تو اس پر کوئی نشان نہیں ہوتا۔ اس کے پہل کو دیکھا جائے تو وہاں بھی کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ اس کے پیکاں کو دیکھا جائے تو وہاں خون کا دھبا نہیں ہوتا۔ اس کی لکڑی کو دیکھا جائے تو وہاں بھی کوئی نشان نہیں ہوتا، حالانکہ وہ شکار کی غلاظت اور خون سے گزر کر گیا

(٧) بَابُ مَنْ تَرَكَ قِتَالَ الْخَوَارِجِ لِلتَّأْلِيفِ،
وَلَئِلًا يَنْفَرُ النَّاسُ عَنْهُ

٦٩٣٣ - حدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ذِي الْخُوبِرَةِ التَّيِّمِيِّ، فَقَالَ: أَعْدِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: «وَيُحَكَّ! وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟» قَالَ عُمَرُ أَبْنُ الْخَطَابِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِذْنْ لِي فَاضْرِبْ مُعْنَقَهُ، قَالَ: «دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَاحًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتُهُ مَعَ صَلَاتِهِ، وَصِيَامُهُ مَعَ صِيَامِهِ، يَمْرُّونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيمَةِ، يُنْظَرُ فِي قُلُّذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافَهُ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَصِيَّهُ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفُرْثَ وَالدَّمَ، آتَيْهُمْ رَجْلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ - أُو قَالَ:

مرتدین، دشمنان اسلام سے توبہ کرنے کا بیان ہے۔ ان کی نئی ایک آدمی ہو گا جس کا ایک ہاتھ یا چھاتی عورت کی چھاتی کی طرح یا گوشت کے ٹکڑے کی طرح حرکت کرتا ہو گا۔ یہ لوگ مسلمانوں میں بہوت کے وقت پیدا ہوں گے۔“

حضرت ابوسعید خدری رض بیان کرتے ہیں کہ میں اس بات کی گواہ دیتا ہوں کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے اور میں یہ بھی گواہ دیتا ہوں کہ حضرت علی رض نے (علاقہ نہروان میں) ان سے جنگ کی تھی اور میں اس جنگ میں آپ کے ہمراہ تھا جبکہ ان لوگوں کے ایک آدمی کو لایا گیا تو اس میں وہ تمام چیزیں تھیں جو نبی ﷺ نے بیان فرمائی تھیں۔ (راوی نے بیان کیا کہ جب نبی ﷺ پر اس نے اعتراض کیا تو) اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: ”ان میں سے وہ شخص بھی ہے جو آپ پر تقسیم صدقات کے متعلق حرف گیری کرتا ہے۔“

[6934] حضرت یسیر بن عمرو سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے حضرت سہل بن حیف رض سے پوچھا: کیا آپ نے نبی ﷺ کو خوارج کے متعلق کچھ فرماتے ہوئے سنائے؟ انہوں نے کہا: میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنائھا، آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے عراق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ”وہاں سے ایک قوم لکھی گی۔ یہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے طبق سے یقینیں اترے گا۔ وہ اسلام سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جس طرح تیر شکار کو زخمی کر کے نکل جاتا ہے۔“

باب: ۸- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ”قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ دو جماعتیں برس پیکار ہوں گی جن کا ایک ہی دعویٰ ہو گا“ کا بیان

نَذِيْهٖ - مِثْلُ شَذِيْهِ الْمَرْأَةِ - أَوْ قَالَ: مِثْلُ الْبَضْعَةِ - تَدَرَّدُ، يَخْرُجُونَ عَلَى خَيْرٍ فُرْقَةٌ مِنَ النَّاسِ».

قال أبو سعيد: أَشْهَدُ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلَيْنَا فَلَهُمْ وَأَنَا مَغْفُلٌ، جَيْهٌ بِالرَّجُلِ عَلَى التَّعْتِيْبِ الَّذِي نَعَمَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَتَرَكْتُ فِيهِ: «وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِعُكَ فِي الصَّدَّافَتِ» [التوبہ: ۵۸]. [راجع: ۳۳۴۴]

٦٩٣٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ: حَدَّثَنَا يُسَيْرُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: قُلْتُ لِسَهْلٍ بْنِ حُسَيْنٍ: هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْخَوَارِجِ شَيْئًا؟ قَالَ: سَمِعْتَهُ يَقُولُ، وَأَهْوَى بِيَدِهِ فِي الْعَرَاقِ: ”يَخْرُجُ مِنْهُ قَوْمٌ يَقْرَؤُنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاؤُهُمْ تَرَاقِيْهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرْوِقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيْةِ“، [راجیع: ۳۳۴۴]

(۸) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقْتَلَ فِتَّانٌ دَعَوْا هُمْ وَاحِدَةً»

[6935] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو ایسے گروہ آپس میں جنگ نہ کریں جن کا دعویٰ ایک ہوگا۔"

۶۹۳۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ؛ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ؛ حَدَّثَنَا أَبُو الزَّنَادَ عَنِ الْأَغْرَجِ، عَنْ أَبِيهِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وساتھی: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْبَلَ فِتْنَانٍ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةً».

[راجع: ۸۵]

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ دو بڑی جماعتوں کے درمیان جنگ عظیم ہوگی۔ ان دونوں بڑی جماعتوں سے مراد حضرت علی اور حضرت معاویہ رض کی جماعتوں ہیں اور جنگ عظیم سے مراد جنگ صفين ہے۔ ان دونوں کا دعویٰ ایک، یعنی اسلام تھا۔ ان میں ہر گروہ یقین رکھتا تھا کہ وہ حق پر ہے۔

باب: ۹- تاویل کرنے والوں کے متعلق احادیث میں کیا آیا ہے؟

(۹) بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَأْوِلِينَ

[6936] حضرت عمر بن خطاب رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں ہشام بن حکیم رض کو سورۃ فرقان پڑھتے ہوئے سن۔ میں نے ان کی قراءت کی طرف کان لگایا تو وہ بہت سی ایسی قراءتوں کے ساتھ پڑھ رہے تھے جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائی تھیں۔ قریب تھا کہ میں نماز ہی میں ان پر حملہ کر دیتا لیکن میں نے انتظار کیا۔ جب انھوں نے سلام پہنچا تو میں نے ان کی یا اپنی چادر ان کے گلے میں ڈالی اور کہا: یہ سورت تسمیں کس نے پڑھائی ہے؟ انھوں نے کہا: مجھے یہ سورت رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! تم غلط یا نی کرتے ہو۔ یہ سورت مجھے بھی رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے جو میں نے ابھی تم سے پڑھتے سنے ہے، چنانچہ میں انھیں کھینچتا ہو ارسل اللہ ﷺ کے پاس لے آیا اور کہا: اللہ کے رسول! میں نے انھیں سورۃ فرقان ایک

۶۹۳۶ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ النَّبِيُّ: حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَرِيدَ عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزَّيْنِ: أَنَّ الْمَسْوَرَ بْنَ مَحْرُومَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ الْفَارِيِّ أَخْبَرَاهُ: أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابَ يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وساتھی، فَاسْتَمَعْتُ لِيَقْرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرُئُهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئُنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وساتھی كَذَلِكَ، فَكَذَّثَ أُسَارِورَهُ فِي الصَّلَاةِ فَأَنْتَظَرْتُهُ حَتَّى سَلَّمَ ثُمَّ لَبَّيَهُ بِرِدَائِيَّهُ أَوْ بِرِدَائِيَّهِ، فَقُلْتُ: مَنْ أَفْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ؟ قَالَ: أَفْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وساتھی، قُلْتُ لَهُ، كَذَّبَتْ، فَوَاللهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وساتھی أَفْرَأَنِي هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرُئُهَا، فَانْطَلَقْتُ أَفْوُدَهُ إِلَى رَسُولِ

1 صحیح البخاری، الفتن، حدیث: 7121.

مردمیں، دشمنان اسلام سے توبہ کرنے اور ان سے جنگ کرنے کا بیان

اور انداز سے پڑھتے ہوئے سنائے، حالانکہ آپ نے مجھے اس انداز سے وہ سورت نہیں پڑھائی جبکہ آپ ہی نے مجھے وہ سورت پڑھائی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عمر! اسے چھوڑ دو۔ اے ہشام! تم اس سورت کو پڑھو،“ انہوں نے اسی انداز سے پڑھا جس طرح میں نے انہیں پڑھتے ہوئے سن تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی تھی۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عمر! اب تم پڑھو،“ میں نے اسے پڑھا تو آپ نے فرمایا: ”یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی تھی۔“ پھر آپ نے فرمایا: ”بے شک یہ قرآن سات حرفاً میں نازل ہوا ہے، جو قراءت تحسیں آسان ہو، اس میں پڑھ لیا کرو۔“

[6937] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ”جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے آلوہ نہ کیا.....“ تو نبی ﷺ کے صحابہ کو بہت پریشانی ہوئی۔ انہوں نے کہا: ہم میں سے کون ہے جس نے اپنے آپ پر ظلم نہ کیا ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کا وہ مطلب نہیں جو تم سمجھ رہے ہو، بلکہ یہ تو ایسے ہے جیسے حضرت لقمان نے اپنے لخت جگر سے کہا تھا: ”اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا بے شک شرک یقیناً بہت برا ظلم ہے۔“

[6938] حضرت عقبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس صبح صحیح تشریف لائے تو ایک آدمی نے کہا: مالک بن دشمن کہاں ہے؟ ہم میں سے ایک آدمی نے کہا: وہ منافق ہے۔ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت نہیں کرتا۔ نبی ﷺ نے

الله ﷺ فقلتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئُنِيهَا، وَأَنْتَ أَقْرَأْنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَرْسِلْنَا يَا عُمَرُ! أَفْرَا يَا هِشَامُ، فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرُؤُهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هَكَذَا أُنْزِلَتْ، لَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَفْرَا يَا عُمَرُ، فَقَرَأَتْ، فَقَالَ: هَكَذَا أُنْزِلَتْ، لَمْ قَالَ: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَخْرَفِ، فَاقْرُؤُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔ (راجیع: ۲۴۱۹)

۶۹۳۷ - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ: ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَّلَ هَذِهِ الْآيَةَ: (الَّذِينَ ءاْمَنُوا وَلَمْ يَلِمُسُوا اِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ) (الأنعام: ۸۲) شَوَّذَ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَاحِ الْبَيْهَقِيِّ وَقَالُوا: أَيْنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِنَّسَ كَمَا تَظْنُونَ، إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لَفْمَانُ لِإِبْرَاهِيمَ: (يَبْتَئِلُ لَا تُشْرِكُ بِاللَّهِ إِلَّا شَرْكٌ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ)). (راجیع: ۳۲)

۶۹۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الدَّاْنِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمُرُ عَنِ الرِّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الرِّبِيعِ قَالَ: سَمِعْتُ عَقبَانَ بْنَ مَالِكَ يَقُولُ: عَدَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ: أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مَنَّا ذَلِكَ

فرمایا: ”اسے تم یوں کیوں نہیں کہتے کہ وہ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے اور اس کا مقصد صرف اللہ کی رضا جوئی ہے؟“ اس نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”بے شک جو بندہ بھی قیامت کے دن اس کلے کو لے کر آئے گا اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دے گا۔“

[6939] سعد بن عبیدہ علمی سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابو عبد الرحمن اور حبان بن عطیہ کا آپس میں اختلاف ہوا۔ اس دوران میں ابو عبد الرحمن نے حبان سے کہا: مجھے معلوم ہے کہ آپ کے ساتھی کو کسی چیز نے خون ریزی پر دلیر کیا ہے۔ اس سے مراد حضرت علیؓ تھے۔ حبان نے کہا: تمرا باپ نہ ہوا وہ کیا ہے؟ ابو عبد الرحمن نے کہا: میں نے انھیں یہ کہتے ہوئے ساختا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے، حضرت زیر اور حضرت ابو مرشدؓ کو ایک ہم کے لیے بھیجا تھا، ہم گھوڑوں پر سوار تھے۔ آپ نے فرمایا: ”جاؤ اور روضہ حاج پہنچو۔۔۔ ابوسلم نے کہا: ابو عوانہ نے اسی طرح (روضہ حاج) کے بجائے روضۃ حاج کہا ہے۔۔۔ وہاں ایک عورت ہے، اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہے جو اس نے مشرکین مک کے نام لکھا ہے۔ تم وہ (خط) میرے پاس لاو۔“ ہم اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر دوڑ پڑے، پتائی تھی۔ اسے اسی جگہ پایا جہاں رسول اللہ ﷺ نے بتایا تھا۔ وہ عورت اپنے اونٹ پر سوار ہو کر جاری تھی۔ حاطب بن ابی بلتعہؓ نے اہل مکہ کو رسول اللہ ﷺ کی آمد کی اطلاع دی تھی۔ ہم نے اس عورت سے کہا: تمھارے پاس وہ خط کہاں ہے؟ اس نے کہا: میرے پاس تو کوئی خط وغیرہ نہیں۔ ہم نے اس کا اونٹ بٹھا دیا اور اس کے کجاوے کی تلاشی لی تیکن ہمیں اس میں کوئی خط نہ ملا۔ میرے ساتھی نے کہا: اس کے پاس تو کوئی خط معلوم نہیں ہوتا۔ (حضرت

88- کتاب استباہة المرتذين والمعاذين وفتاہم منافق، لا يُحث الله ورسوله، فقال النبي ﷺ: ألا تقولونه يقول: لا إله إلا الله، يعني بذلك وجه الله؟ قال: بلى، قال: فإذا لا يُوافي عبد يوم القيمة به إلا حرم الله عليه النار]. [راجع: ۴۲۴]

۶۹۳۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنِ ، عَنْ فُلَانِ قَالَ : تَنَازَعَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَجَبَانُ بْنُ عَطِيَّةَ ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لِجَبَانَ : لَقَدْ عَلِمْتُ مَا الَّذِي جَرَأَ صَاحِبَكَ عَلَى الدَّمَاءِ ، يَعْنِي عَلَيْهَا ، قَالَ : مَا هُوَ لَا أَبِالَّكَ ؟ قَالَ : شَيْءٌ سَمِعْتُهُ يَقُولُهُ ، قَالَ : مَا هُوَ ؟ قَالَ : بَعْثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالرَّبِّ وَآبَا مَرْئِي وَكُلُّنَا فَارِسٌ ، قَالَ : (ا)نْطَلَقُوا حَتَّى تَأْتِي رَوْضَةَ حَاجَ - قَالَ أَبُو سَلَمَةَ : هَكَذَا قَالَ أَبُو عَوَانَةَ : حَاجٌ - فَإِنَّ فِيهَا امْرَأَةً مَعَهَا صَحِيفَةً مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُسْرِكِينَ ، فَأَتَوْنِي بِهَا ، فَانْطَلَقْنَا عَلَى أَفْرَاسِنَا حَتَّى أَدْرَكْنَاهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ تَسِيرْ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا ، وَكَانَ كَتَبٌ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ يَمْسِيرُ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَيْهِمْ ، فَقُلْنَا : أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكِ ؟ قَالْتُ : مَا مَعِيَ كِتَابٌ ، فَأَنْخَنَاهَا بَعِيرَهَا فَابْتَغَيْنَا فِي رَحْلَهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا ، فَقَالَ صَاحِبِي : مَا تَرَى مَعَهَا كِتَابًا ، قَالَ : فَقُلْتُ : لَقَدْ عَلِمْنَا مَا كَذَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، ثُمَّ حَلَفَ عَلَيْيُ : وَالَّذِي يَحْلِفُ بِهِ لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَا جَرَدَنَّكِ ، فَأَهْوَتُ إِلَى

اعلیٰ ہی پیش کہتے ہیں): میں نے کہا: ہمیں یقین ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غلط بات نہیں کی، پھر حضرت علیؓ نے قسم اٹھائی کہ اس ذات کی قسم جس کے نام کی قسم اٹھائی جاتی ہے اسے غلط نکال دے بصورت دیگر میں تجھے ضرور بالضد رنگا کر دوں گا۔ پھر وہ عورت اپنی چادر کے بند کی طرف جگی۔ اس نے ایک چادر اپنی کمر پر باندھ رکھی تھی۔ اس نے وہاں سے خط نکالا، چنانچہ وہ لوگ خط لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت حاضر ہوئے۔ حضرت عمر بن الخطاب نے یہ حالات دیکھ کر عرض کی: رسول اللہ کے رسول! یقیناً اس نے اللہ سے، اس کے رسول اور تمام مسلمانوں سے خیانت کی ہے۔ آپ مجھے اجازت دیں میں اس کی گردان اڑاؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے حاطب! جو کچھ تو نے کیا ہے، اس پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟“ حاطب ﷺ نے کہا: اللہ کے رسول! کیا مجھ سے یہ ممکن ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان نہ رکھوں۔ اس (خط لکھنے) سے میرا مقصد صرف یہ تھا کہ میرا ملک مکہ پر ایک احسان ہو جائے جس کی وجہ سے میں اپنی جائیداد اور اپنے بال بچوں کو محفوظ کرلوں۔ دراصل بات یہ ہے کہ آپ کے اصحاب میں سے کوئی ایسا نہیں جس کے مکہ مکرہ میں ان کی قوم سے ایسے لوگ نہ ہوں جن کی وجہ سے اللہ ان کے بچوں اور جائیداد پر کوئی آفت نہیں آنے دیتا، البتہ میرا ایسا عزیز وہاں کوئی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”حاطب نے سچ کہا ہے۔ اسے بھلانی کے علاوہ کچھ نہ کہو۔“ حضرت عمر بن الخطاب نے دوبارہ عرض کی: اللہ کے رسول! اس نے اللہ سے، اس کے رسول ﷺ اور اہل ایمان سے خیانت کا ارتکاب کیا ہے۔ مجھے اجازت دیں تاکہ میں اس کی گردان ماروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا یہ اہل بدر سے نہیں؟ کیا تھیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال سے

حُجَّرَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجَزَةٌ بِكَسَاءٍ فَأَخْرَجَتِ
الصَّحِيفَةَ، فَأَتَوْا بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ خَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
وَالْمُؤْمِنِينَ، دَعَنِي فَأَضْرِبَ عَنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا حَاطِبُ! مَا حَمَلْتَ عَلَى مَا
صَنَعْتَ؟»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا لِي أَنْ لَا
أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَلَكِنِي أَرَدْتُ أَنْ
يَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدْيُدْفَعُ بِهَا عَنْ أَهْلِي
وَمَالِي، وَلَيْسَ مِنْ أَصْحَابِكَ أَحَدٌ إِلَّا لَهُ
هُنَالِكَ مِنْ قَوْمٍ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهَ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ
وَمَالِهِ، قَالَ: «صَدَقَ، وَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا
خَيْرًا». قَالَ: فَعَادَ عُمَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!
قَدْ خَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، دَعَنِي
فَلَا أَضْرِبَ عَنْهُ، قَالَ: «أَوْلَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ؟
وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ اطْلَعَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ:
أَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ أُوجَبْتُ لَكُمُ الْجَنَّةَ؟»،
فَأَغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.

[٣٠٨]

88۔ کتاب استئابة المرتدين والمعاذين وقتلهم

308:

واقف تھا، اس نے ان کے متعلق فرمایا ہے: تم جو چاہو کرو،
میں نے تمہارے لیے جنت لکھ دی ہے۔ یہ سن کر حضرت
عمر بن الخطابؓ کی آنکھوں میں آنسو بھرا آئے اور انھوں نے کہا: اللہ
کے رسول! اللہ اور اس کے رسول سے یقین ہی حقیقت حال سے
زیادہ واقف ہیں۔

ابو عبدالله (امام بخاری بنہ) فرماتے ہیں: حدیث میں
خاخ ہی زیادہ صحیح ہے لیکن ابو عوانہ نے حاج ہی کہا ہے۔ اور
لفظ حاج تصحیف ہے۔ یہ ایک جگہ کا نام ہے۔ راویٰ حدیث
ہشیم نے ”خاخ“ ہی بیان کیا ہے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: خَاخٌ أَصَحُّ وَلَكِنْ كَذَا
قَالَ أَبُو عَوَانَةَ: حَاجٌ. وَحَاجٌ تَصْحِيفٌ وَهُوَ
مَوْضِعٌ وَهُشَيْمٌ يَقُولُ: خَاخٌ.



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

89- کتابِ الإِكْرَاهِ

جبر و اکراہ کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: (جس شخص نے ایمان لانے کے بعد اللہ تعالیٰ سے کفر کیا) سوائے اس کے جسے مجبور کر دیا جائے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو (تو یہ معاف ہے) مگر جس نے برضاء رغبت کفر قبول کیا تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہے اور انھی کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔“

نیز فرمایا: (اہل ایمان کو چاہیے کہ وہ مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو ہرگز دوست نہ بنایں اور جو ایسا کرے گا اسے اللہ سے کوئی واسطہ نہیں) الا یہ کہ تھیں ان (کافروں) سے بچنے کے لیے اس قسم کا طرز عمل اختیار کرنا پڑے۔“ آیت کریمہ میں تنقہ کے محتی تلقیہ ہیں۔

نیز ارشاد گرامی ہے: ”یقیناً جو لوگ اپنے آپ پر ظلم کرتے رہے جب فرشتے ان کی روح قبض کرنے کے لیے آتے ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں: تم کس حال میں بتلا تھے؟ وہ کہتے ہیں، ہم اس سرز میں میں بالکل کمزور تھے..... بے حد معاف کرنے والا نہایت بخشنے والا ہے۔“

نیز فرمایا: ”جبکہ کئی کمزور مرد، عورتیں اور بچے ایسے ہیں جو یہ فریاد کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں اس سمتی

وَقُولُ اللَّهِ تَعَالَى : ﴿إِلَّا مَنْ أَشْرَكَهُ وَقَبْلُهُ مُظْمِنٌ بِإِيمَانِيْنَ وَلَدُكَنْ مَنْ شَجَرَ بِالْكُفَّرِ صَدَرَأَ فَعَلَيْهِمْ عَصَبٌ مِنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ [الحل: ۱۰۶]

وَقَالَ : ﴿إِلَّا أَنْ تَكْفُرُوا مِنْهُمْ تَقْدِهَ﴾ [آل عمران: ۲۸] وَهِيَ تَقْيِيَةٌ

وَقَالَ : ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّهُمُ السَّمَاءُكَهُ طَالِبِيْنَ أَنْفِسِهِمْ قَاتَلُوا فِيمَا كُنُّمْ قَاتَلُوا كُلًا مُسْتَضْعِفِيْنَ فِي الْأَرْضِ﴾ إِلَى فَوْلِيه: ﴿عَفُوا عَفُوا﴾ [النساء: ۹۷] ۹۹

وَقَالَ : ﴿وَالْمُسْتَضْعِفِيْنَ مِنَ النِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوَلَدَيْنَ الَّذِيْنَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرِيْبَةِ﴾

89- بَكَابُ الْإِكْرَاهِ
الظَّالِمُ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلَيْاً وَاجْعَلْ
لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا ﴿٧٥﴾ (النساء: ٧٥)

سے نکال لے جس کے باشندے ظالم ہیں اور اپنی جناب
سے ہمارے لیے کوئی حامی اور مددگار بیڈا فرمادے۔“

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کمزور لوگوں کو اللہ
کے احکام نہ بجالانے سے معدوز رکھا اور جس کے ساتھ جر
کیا جائے وہ بھی کمزور ہی ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جس
کام سے منع کیا ہے وہ اس کے کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔

امام حسن بصری نے کہا: تقویہ کرنے کا جواز قیامت تک
کے لیے ہے۔

حضرت ابن عباس رض نے فرمایا: جس کے ساتھ
چوروں نے زبردستی کی ہو، پھر اس نے ان کے جر کرنے پر
اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو وہ واقع نہیں ہوگی۔ ابن زبیر،
شعی اور حسن بصری کا بھی یہی موقف ہے اور نبی ﷺ کا
ارشاد گرامی ہے: ”اعمال نیت پر موقوف ہیں۔“

40- حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ نبی
ﷺ نماز میں (ان الفاظ کے ساتھ) دعا کرتے تھے: ”اے
اللہ! عیاش بن ابو ربیعہ، سلمہ بن ہشام اور ولید بن ولید
ؑ کو نجات دے۔ اے اللہ! توبے بس اور مجبور مسلمانوں
کو نجات دے۔ اے اللہ! مضر قبیلے پر اپنی گرفت سخت
کر اور ان پر ایسا قحط مسلط کر جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانے
میں آیا تھا۔“

فَعَذَرَ اللَّهُ الْمُسْتَضْعَفِينَ الَّذِينَ لَا يَمْتَعُونَ
مِنْ تَرْكِهِ مَا أَمْرَ اللَّهُ بِهِ، وَالْمُكْرَهُ لَا يَكُونُ إِلَّا
مُسْتَضْعِفًا غَيْرَ مُمْتَنِعٍ مِنْ فَعْلِ مَا أَمْرَ بِهِ.

وَقَالَ الْحَسَنُ: التَّقْيَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيمَنْ يُكْرِهُهُ اللُّصُوصُ
فَيُطْلِقُ: لَيْسَ بِشَيْءٍ، وَبِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ
الرَّبِيعِ وَالشَّعْبِيِّ وَالْحَسَنُ. وَقَالَ الشَّيْبَانِيُّ
«الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ».

٦٩٤٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا الْلَّيْثُ
عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ،
عَنْ هَلَالِ بْنِ أَسَامَةَ: أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ الشَّيْبَانِيَّ
كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ: «اللَّهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ
أَبِي رَبِيعَةَ، وَسَلَمَةَ بْنَ هَشَامَ، وَالْوَلِيدَ بْنَ
الْوَلِيدِ، اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ، اللَّهُمَّ اشْدُذْ وَطَأْتَكَ عَلَى مُضَرَّ،
وَابْعَثْ عَلَيْهِمْ سِينَ كَسِينَ يُوسُفَ». [راجع:
797]

باب: 1- جس نے کفر پر مار کھانے، قتل کیے جانے
اور ذلت برداشت کرنے کو اختیار کیا

(۱) بَابٌ: مَنْ اخْتَارَ الضَّرْبَ وَالْقَتْلَ
وَالْهُوَانَ عَلَى الْكُفَّارِ

[6941] حضرت انس بن مالک سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عن خصلتیں ایسی ہیں جس میں وہ پائی جائیں وہ ایمان کی مٹھاں (اور لذت) پچھلیتا ہے: اللہ اور اس کے رسول، اسے سب سے زیادہ پیارے اور محبوب ہوں۔ دوسرا یہ کہ وہ کسی سے محبت صرف اللہ کے لیے کرے۔ تیسرا یہ کہ اسے کفر میں لوٹ جانا اتنا برالگے ہے جیسے وہ آگ میں ڈالے جانے کو برا خیال کرتا ہے۔"

[6941] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ الطَّافِيُّ ثُ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَابٍ : حَدَّثَنَا أَبْيُوبُ ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ ، عَنْ أَنْسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ثَلَاثَةُ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاؤَةً إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا ، وَأَنْ يَرْجِعَ الْمَرْءُ لَا يُبَعِّدُ إِلَّا اللَّهُ ، وَأَنْ يَكُرْهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ ، كَمَا يَكُرْهُ أَنْ يَقْدَفَ فِي النَّارِ ۔ [راجیع: ۱۶]

فائدہ: اگرچہ جبر و اکراه کے وقت کفر یہ کام یا کفر یہ بات کرنے کی رخصت ہے لیکن صحابہ کرام ﷺ کے کردار سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے رخصت پر عمل پیرا ہونے کے بجائے عزیمت کو اختیار کیا اور کفار کے مصائب و آلام کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا لیکن کلمہ کفر کہہ کر اہل کفر کے لکیجے کو خندہ نہیں کیا۔

[6942] حضرت سعید بن زید محدث سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ حضرت عمر بن الخطاب مجھے اسلام لانے کی پاداش میں باندھ دیا کرتے تھے۔ اور اب تم نے حضرت عثمان بن عفان محدث کے ساتھ جو برداشت کیا ہے اس پر اگر احمد پیارا مکملے مکملے ہو گئے تو جائے تو اسے ایسا ہونا ہی چاہیے۔

[6942] حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ : حَدَّثَنَا عَبْدًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ : سَمِعْتُ قَيْسًا : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ : لَقَدْ رَأَيْتِنِي وَإِنِّي عَمَّرْ مُوْتَقِيَ عَلَى الْإِسْلَامِ ، وَلَوْ اتَّقْضَ أَحُدُّ مَمَّا فَعَلْتُمْ بِعُثْمَانَ كَانَ مَحْفُوفًا أَنْ يَتَّقْضَ ۔ [راجیع: ۲۸۶۲]

فائدہ: حضرت سعید بن زید اور ان کی زوجہ محترمہ حضرت فاطمہ بنت خطاب محدثہ نے حضرت عمر بن الخطاب کی طرف سے ذلت و رسولی اور مار پیٹ کو گوارا کر لیا لیکن اسلام کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ اسی طرح حضرت عثمان بن عفان نے باغیوں کے ہاتھوں قتل ہونا گوارا کر لیا لیکن ان کا کہا نہ مانا تو کفر پر بطریق اولی و قتل ہو جانا گوارا کرتے۔

[6943] حضرت خباب بن ارت محدث سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی حالت زار بیان کی جبکہ اس وقت آپ کعبے کے سامنے میں اپنی چادر اوڑھے بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے عرض کی: آپ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے مدد کیوں نہیں مانگتے؟ آپ ہمارے لیے

[6943] حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا قَيْسٌ ، عَنْ خَبَابِ بْنِ الْأَرْزَثَ قَالَ : شَكُونَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَبْدَةَ لَهُ فِي ظَلِيلِ الْكَعْبَةِ ، فَقُلْنَا : أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا ؟ أَلَا تَدْعُونَا ؟ فَقَالَ : « قَدْ كَانَ مَنْ فَبَلَكْمُ

دعا کیوں نہیں کرتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم سے پہلے جو لوگ تھے ان میں سے کسی ایک کو پکڑ لیا جاتا، زمین میں اس کے لیے گڑھا کھود کر اس میں اسے بخادیا جاتا، پھر آرا لایا جاتا اور اس کے سر پر رکھ کر اس کے دملکے کر دیے جاتے اور لوہے کی نگاہیوں سے ان کے گوشت اور بڈیوں کو الگ الگ کر دیا جاتا لیکن یہ آزمائش اسے اپنے دین سے برگشتہ نہ کرتی تھیں۔ اللہ کی قسم! یہ (اسلام کا) کام ضرور مکمل ہو گا حتیٰ کہ صنعت سے حضرموت کا سفر کرنے والا شخص اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرے گا اور نہ بھیڑیے کے علاوہ بکریوں کو کسی سے خطرہ ہو گا لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو۔“

یُؤْخُذُ الرَّجُلُ فَيُخْتَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهَا، فَيَجْهَأُ بِالْيَسْرَارِ فَيُوَضِّعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُجْعَلُ بِصَفَقَيْنِ، وَيُمْسِطُ بِأَمْسَاطِ الْحَدِيدِ مِنْ دُونَ لَحْمِهِ وَعَضْبِهِ، فَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللَّهُ أَلْيَسْمَنَ هَذَا الْأَمْرُ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَةٍ إِلَى حَضَرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهُ وَالذَّلِيلُ عَلَى غَنَمَهُ، وَلَكِنْكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ۔

(راجع: ۱۳۶۱۲)

باب: ۲- مجبور اور اس کی طرح کسی دوسرے شخص کا اپنے حقوق وغیرہ کو فروخت کرنا

(۲) بَابٌ : فِي بَيْعِ الْمُكْرَهِ وَنَحْوِهِ فِي الْحَقِّ وَغَيْرِهِ

حل: وضاحت: اس شخص کا اپنی ملکوکہ اشیاء فروخت کرنا جس پر جبر کیا جا رہا ہو یا وہ شخص جو مظلومی کی وجہ سے اپنا مال بیچے، ان دونوں کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ پہلے کو مجبور اور دوسرے کو مضرط کہتے ہیں۔

[6944] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک دفعہ ہم مسجد میں تھے کہ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ، ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ”یہودیوں کے پاس چلو۔“ ہم آپ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ جب ہم بیت المدراس پہنچے تو نبی ﷺ نے ان کو آواز دی: ”اے قوم یہود! اسلام قبول کر لو تم سلامتی میں رہو گے۔“ انہوں نے کہا: اے ابو القاسم! آپ نے حکم پہنچا دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہی میرا راواہ ہے۔“ پھر آپ نے دوبارہ فرمایا تو انہوں نے کہا: اے ابو القاسم! آپ نے تبلیغ کر دی۔ آپ ﷺ نے تیری مرتبہ یہی فرمایا۔ پھر آپ نے انہیں وارنگ دی اور فرمایا: ”تھیس معلوم ہونا چاہیے کہ زمین اللہ

۶۹۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي الْيَتْمَى عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْتَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسالم فَقَالَ: «اَنْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ» فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمَدْرَاسِ فَقَاتَمَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسالم فَنَادَاهُمْ: «يَا مَعْشَرَ يَهُودَ! أَسْلِمُوهُا تَسْلِمُوهَا»، فَقَالُوا: قَدْ بَلَغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، فَقَالَ: «ذَلِكَ أُرِيدُ»، ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالُوا: قَدْ بَلَغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ: «أَعْلَمُوهُا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ، وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَنُكُمْ». فَمَنْ

اور اس کے رسول کی ہے اور میں تصحیح جلاوطن کرنا چاہتا ہوں، تم میں سے جس کے پاس مال ہوا سے چاہیے کہ جلاوطن ہونے سے پہلے پہلے اسے فروخت کر دے بصورت دیگر تصحیح پتہ ہونا چاہیے کہ یہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔“

وَجَدَ مِنْكُمْ يَمَالِيَ شَيْئًا فَلْيَعِيْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ». [راجح: ۳۱۶۷]

باب: ۳- مجبور شخص کا نکاح جائز نہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم اپنی لوگوں کو زنا پر مجبور نہ کرو..... بے حد بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔“

[6945] حضرت خسرو خسرو بنت خدام انصاریہؓ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے ان کی شادی کر دی جبکہ وہ شوہر دیدہ تھیں۔ انھوں نے اس نکاح کو تائید کیا اور وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے اس نکاح کو مسترد کر دیا۔

[6946] حضرت عائشہؓ سے فرماتی ہیں: میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا عورتوں سے ان کے نکاح کے ملٹے میں اجازت لی جائے گی؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“ (حضرت عائشہؓ سے کہتی ہیں: میں نے کہا: اگر کنوواری لڑکی سے پوچھا جائے تو وہ شرم کرے گی اور خاموش رہے گی۔ آپ نے فرمایا: ”اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔“

باب: ۴- اگر کسی کو مجبور کیا گیا حتیٰ کہ اس نے غلام ہبہ کیا یا فروخت کیا تو ایسا ہبہ اور فیض درست نہیں

(۲) باب: لَا يَجُوزُ نِكَاحُ الْمُكْرَهِ

﴿وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَبَيَّنُ عَلَى الْإِعْلَمِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ
﴿غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [السور. ۲۳]

[۶۹۴۵] - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَّاعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُجَمِّعِ الْبَنِيِّ تَرْبِيدَ بْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ حَنْسَاءَ بِنْتِ خِدَامِ الْأَنْصَارِيِّ: أَنَّ أَبَاهَا رَوَجَهَا وَهِيَ ثَيْبٌ فَكَرِهْتُ ذَلِكَ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَرَدَ نِكَاحَهَا.

[راجح: ۵۱۳۸]

[۶۹۴۶] - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفِيَّاً عَنْ أَبِينِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِينِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أَبِي عَمْرُو - هُوَ ذَكْوَانُ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! سُتَّاً مِّنْ النِّسَاءِ هُنَّيْ أَبْصَاعُهُنَّ؟ قَالَ: «لَعْمٌ»، قُلْتُ: فَإِنَّ الْبِكْرَ سُتَّاً مِّنْ فَتَسْتَحِي فَتَسْكُنُ. قَالَ: «سُكَّاتُهُنَّا إِذْنُهُنَّا». [راجح: ۵۱۳۷]

(۴) باب: إِذَا أُمْكِرَهَ حَتَّىٰ وَهَبَ عَنْدَأُوْ
بَا عَهْ لَمْ يَجْزُ

بعض لوگوں نے کہا ہے: اگر کوئی مجبور سے کوئی چیز خریدے، پھر خریدار نے اس میں نذر مانی۔ اسی طرح خریدار نے اس غلام کو مدد کر دیا تو ایسا کرنا بھی اس کے خیال کے مطابق درست ہو گا۔

خطہ وضاحت: اگر کسی شخص کو اس کے غلام کی بیع یا اسے کسی دوسرے کو بہبہ کرنے پر مجبور کیا گیا، اس طرح کہ مجبور شخص کو قتل کی حکمی دی گئی اور اس نے اپنے غلام فروخت کر دیا یا کسی کو بہبہ کر دیا تو اس کا تصرف غیر نافذ ہے اور وہ غلام بدستور مجبور شخص کی ملکیت میں رہے گا۔

[6947] حضرت جابر بن عثیمین سے روایت ہے کہ ایک انصاری آدمی نے اپنے ایک غلام کو مدد کر دیا جبکہ اس کے پاس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا: ”مجھ سے یہ غلام کون خریدتا ہے؟“ نعیم بن حمام نے اسے آٹھ سو رہم میں خرید لیا۔ حضرت جابر بن عثیمین نے فرمایا: وہ غلام جبھی قبطی تھا جو پہلے ہی سال فوت ہو گیا تھا۔

وَبِهِ قَالَ بَعْضُ النَّاسِ قَالَ: إِنْ نَذَرَ الْمُشْتَرِي فِيهِ نَذْرًا فَهُوَ جَائِزٌ بِزَعْمِهِ، وَكَذَلِكَ إِنْ ذَبَرَهُ.

۶۹۴۷ - حَدَّثَنَا أَبُو التَّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَادَ بْنُ رَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَبَرَ مَمْلُوكًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنْيِ؟»، فَاشْتَرَاهُ نَعِيمُ بْنُ النَّحَامِ بِشَيْئًا مِائَةً دِرْهَمًا، قَالَ: فَسَمِعَتْ جَابِرًا يَقُولُ: عَبْدًا قِبْطَيًا مَاتَ عَامَ أَوَّلَ.

[۲۱۴۱]

باب: ۵- مجبور کرنے کے گناہ کا بیان

کرھا اور کرھا کے ایک ہی معنی ہیں۔

[6948] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے درج ذیل آیت: ”اے ایمان والو! تمہارے لیے یہ جائز نہیں کہ تم زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ“ کے متعلق فرمایا: زمانہ جاہلیت میں جب کوئی مر جاتا تو اس کے وارث اس کی عورت کے حق دار بنتے۔ ان میں سے اگر کوئی چاہتا تو اس سے شادی کر لیتا۔ اگر چاہتا تو اس کا کسی دوسرے سے نکاح کر دیتا۔ اور اگر چاہتے تو اسے شادی کے بغیر ہی

(۵) باب: من الائکرائے

﴿كَرْهَهَا﴾ [النساء: ۱۹] وَ ﴿كُرْهَهَا﴾ [الاحقاف: ۱۵] وَاحِدُّ.

۶۹۴۸ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ فَيْرُوْزٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ. وَقَالَ الشَّيْبَانِيُّ: وَحَدَّثَنِي عَطَاءُ أَبُو الْخَسْنِ السُّوَائِيُّ، وَلَا أَظُنُهُ إِلَّا ذَكْرَهُ عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ﴿يَتَأَبَّهَا الَّذِينَ ءاَمَنُوا لَا يَجِدُّ لَكُمْ أَنْ تَرْبُوَا النِّسَاءَ كَرْهَهَا﴾ الآلية [النساء: ۱۹]

جبرا اکراہ کا بیان

رہنے دیتے، یعنی وہ عورتوں کے گھروں والوں سے زیادہ حق دار ہوتے، اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

فَالْيَوْمَ إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ كَانَ أُولَئِكُوْهُ أَحَقُّ
بِإِنْ شَاءَ بَعْضُهُمْ تَرَوْجِهَا، وَإِنْ شَاءُوا
رَوْجُوهَا وَإِنْ شَاءُوا لَمْ يُرَوْجُوهَا، فَهُمْ أَحَقُّ
بِهَا مِنْ أَهْلِهَا، فَنَزَّلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ فِي ذَلِكَ.

[راجح: ٤٥٧٩]

باب: ٦- جب کسی عورت سے زبردستی زنا کیا جائے تو اس پر کوئی حد نہیں

ارشاد باری تعالیٰ: ”جو کوئی نہیں مجبور کرے گا تو یقیناً اللہ تعالیٰ ان کے مجبور کیے جانے کے بعد بے حد معاف کرنے والا نہایت مہربان ہے۔“

[6949] حضرت نافع سے روایت ہے کہ صفیہ بنت ابو عبید نے بتایا: ایک مرتبہ حکومت کے غلاموں میں سے ایک غلام نے خمس کی ایک لوٹی سے صحبت کر لی اور اس کے ساتھ زبردستی کر کے اس کی بکارت توزیٰ ڈالی۔ تو حضرت عمر بن عوف نے حد کے طور پر غلام کو کوڑے لگائے اور شر بدر کر دیا لیکن باندی پر حد جاری نہیں کی کیونکہ غلام نے اس کے ساتھ زبردستی کی تھی۔

امام زہری نے اس لوٹی کے متعلق کہا جس کے ساتھ آزاد مرد نے ہم بستری کر لی ہو: حاکم وقت کو چاہیے کہ وہ کنواری لوٹی کی بکارت رائل ہونے سے جو قیمت کم ہو گئی ہے وہ زبردستی کرنے والے سے وصول کرے اور اسے کوڑے لگائے اور شیبہ لوٹی سے زنا کرنے کی صورت میں انہیں فقد کے نیچے میں تاو ان نہیں صرف اس پر حد لگائے۔

[6950] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حضرت ابراہیم عليه السلام نے

**(٦) بَابٌ : إِذَا اسْتَكْرَهَتِ الْمَرْأَةُ عَلَى الرِّزْنَادِ
فَلَا حَدَّ عَلَيْهَا**

لِقَوْلِهِ تَعَالَى : «وَمَنْ يُكَرِّهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ
إِكْرَاهِهِنَّ عَفُورٌ رَّحِيمٌ» [النور: ٣٣]

٦٩٤٩ - وَقَالَ الْلَّيْثُ : حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ صَفِيَّةَ
بْنِتَ أَبِي عَبِيدٍ أَخْبَرَتْهُ : أَنَّ عَبْدًا مِنْ رَّجُلِ
الْإِمَارَةِ وَقَعَ عَلَى وَلِيَدَةِ مَنَّ الْخُمُسِ
فَاسْتَكْرَهَهَا حَتَّى افْتَصَّهَا، فَجَلَّدَهُ عُمَرُ الْحَدَّ
وَنَفَاهُ، وَلَمْ يَجْلِدِ الْوَلِيَّدَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ
اسْتَكْرَهَهَا .

وَقَالَ الرَّهْرِيُّ فِي الْأَمَةِ الْبَكْوِيِّ يَفْتَرِعُهَا
الْحُرُّ : يُقْبِلُ ذَلِكَ الْحَكْمُ مِنَ الْأَمَةِ الْعَذْرَاءِ
يَقْدِرُ ثَمَنِهَا وَيُجْلِدُهُ، وَلَا يَسِّرُ فِي الْأَمَةِ الشَّيْبِ فِي
فَضَاءِ الْأَئِمَّةِ غُرْمٌ وَلِكِنْ عَلَيْهِ الْحَدُّ .

٦٩٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانٍ : أَخْبَرَنَا شُعْبَتْ :
حَدَّثَنَا أَبُو الزَّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت سارہ کو ساتھ لے کر بھرت کی تو ایک اسی بھتی میں پہنچ جس میں ظالم بادشاہوں میں سے ایک ظالم بادشاہ رہتا تھا۔ اس ظالم نے حضرت ابراہیم ﷺ کو پیغام بھیجا کہ میرے پاس سارہ کو بھیج دو۔ حضرت ابراہیم ﷺ نے سارہ کو اس کے پاس بھیج دیا۔ جب وہ ان کے پاس گیا تو وہ خسرو کے نماز پڑھ رہی تھیں، انھوں نے دعا کی: "اے اللہ! اگر میں تجوہ پر اور تیرے رسول پر ایمان رکھتی ہوں تو مجھ پر اس کا فرکومسلط نہ کر۔" پھر ایسا ہوا کہ اس ظالم کا مگھنے لگا اور گر کر زمین پر پاؤں مارنے (ایڑیاں رگڑنے) لگا۔"

باب: 7- کسی آدمی کا اپنے ساتھی کے لیے قسم کھانا کہ وہ اس کا بھائی ہے جبکہ اس پر قتل وغیرہ کا اندر یہشہ ہو۔

ایسے ہی ہر مجبور جوڑتا ہو تو ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ ظالم کے ظلم کو اس سے روکے۔ اسے بچانے کے لیے ظالم سے جنگ کرے اور اسے رسوانہ ہونے دے۔ پھر اگر اس نے مظلوم کی حمایت کرتے ہوئے ظالم کو ماریں ڈالا تو اس پر نہ قصاص ہے اور نہ دیت کا ادا کرنا واجب ہے۔ اگر اسے کہا جائے کہ تو شراب پی یا مردار کھایا اپنا غلام فروخت کریا اتنے قرض کا اقرار کر یا فلاں چیز ہبہ کر یا کوئی عقد توڑ بصورت دیگر تو اپنے والد یا کسی اسلامی بھائی کو قتل کر بیٹھے گا (یعنی ہم اسے قتل کر دیں گے) تو مجبور انسان کو یہ کام کرنے جائز ہو جائیں گے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: "مسلمان دوسرا مسلمان کا بھائی ہے۔"

بعض لوگ کہتے ہیں: اگر مجبور شخص سے کہا جائے کہ تو شراب پی یا مردار کھا بصورت دیگر تو اپنے بیٹے یا باپ یا کسی رشتہ دار کو مرروا بیٹھے گا تو اسے یہ کام جعلانے کی اجازت نہیں کیونکہ یہ شخص درحقیقت مجبور نہیں، پھر خود ہی

قال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَا جَرَ إِنْزَاهِيمْ بِسَارَةَ دَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ مَنْ الْمُمْلُوكُ أَوْ جَبَارٌ مَنْ الْجَبَابِرَةِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنْ أُرْسِلُ إِلَيْهَا، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَقَاتَمْ تَقَوَّضًا وَتُصْلِي، فَقَاتَلَتِ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ أَمْتَثِلُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ فَلَا تُسْلِطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ، فَفُطَّحَتِ رَكْضَ بِرِ جَلِيلِهِ». [راجیع: ۲۲۱۷]

(۷) بَابُ يَوْمِ الرَّجْلِ لِصَاحِبِهِ: أَنَّهُ أَخُوهُ، إِذَا خَافَ عَلَيْهِ الْقُتْلُ أَوْ نَحْوُهُ

وَكَذَلِكَ كُلُّ مُكْرَهٍ يَخَافُ فَإِنَّهُ يَذْبَثُ عَنْهُ الظَّالِمَ وَيَقْاتِلُ دُونَهُ وَلَا يَخْدُلُهُ، فَإِنْ قَاتَلَ دُونَ الْمُظْلُومِ فَلَا قَوْدَ عَلَيْهِ وَلَا قِصَاصَ، وَإِنْ قِيلَ لَهُ: لَتُشَرِّبَنَّ الْحَمْرَ، أَوْ لَتَأْكُلَنَّ الْمَيْتَةَ، أَوْ لَتَبْيَعَنَّ عَبْدَكَ، أَوْ لَتُتَقْرِرَ بِدَيْنِ، أَوْ تَهْبُطْ هِبَةً، أَوْ تَحْلُّ عَدَدَةً، أَوْ لَتُتَقْتَلَنَّ أَبَاكَ أَوْ أَخَاكَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَا أَشْبَهَ ذَلِكَ، وَسِعَةُ ذَلِكَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ».

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: لَوْ قِيلَ لَهُ: لَتُشَرِّبَنَّ الْحَمْرَ، أَوْ لَتَأْكُلَنَّ الْمَيْتَةَ، أَوْ لَتُتَقْتَلَنَّ أَبْنَكَ أَوْ أَبَاكَ أَوْ ذَا رَحْمَ مَحْرَمٍ لَمْ يَسْعَهُ، لِأَنَّ هَذَا لَيْسَ بِمُضطَرٍ، ثُمَّ نَاقَضَ فَقَالَ: إِنْ قِيلَ لَهُ:

اس کے بر عکس کہتا ہے کہ اگر اسے کہا جائے کہ ہم تیرے باپ یا بیٹے کو قتل کر دیں گے، بصورت دیگر تو اپنا یہ غلام فروخت کر یا قرض کا اقرار کر یا فلاں چیز بھے کر دے تو قیاس کے مطابق یہ سب معاملے صحیح اور نافذ ہوں گے لیکن ہم احسان پر عمل کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ ایسی حالت میں ایق، ہبہ اور عقد اقرار باطل ہو گا۔ ان حضرات نے رشتے دار اور غیر رشتے دار میں بھی فرق کیا ہے جس پر قرآن و حدیث سے کوئی دلیل نہیں ہے اور نبی ﷺ کا ارشاد گرامی نیت سے کوئی دلیل نہیں ہے اور نبی ﷺ کا متعلق فرمایا تھا: ”حضرت ابراہیم عليه نے اپنی بیوی کے متعلق فرمایا تھا: یہ میری بیکن ہے۔ یہ اللہ کے راستے میں ایسا کیا جانا۔“ امام تجھی نے کہا: اگر قسم لینے والا ظالم ہو تو قسم کھانے والے کی نیت کا اعتبار ہو گا اور قسم لینے والا مظلوم ہو تو قسم لینے والے کی نیت معتبر ہو گی۔

نہلہ وضاحت: اہل کوفہ نے صحیح احادیث کو رد کرنے کے لیے احسان کا قاعدہ بنایا ہے۔ وہ اسے قیاس خفی کا نام دیتے ہیں جس کی کتاب و سنت میں کوئی دلیل نہیں۔ اس کی آڑ میں وہ جس مسئلے کے متعلق اپنے اصول و قواعد کے خلاف کرنا چاہئیں، کر ذاتے ہیں، پھر کہتے ہیں کہ قیاس جلی تو یہ چاہتا ہا کہ اس کے اصول و ضوابط کے مطابق یہ حکم دیا جاتا مگر احسان، یعنی قیاس خفی کے پیش نظر ہم نے یہ حکم دیا ہے۔ حضرت امام بخاری مذک ان لوگوں کے متعلق بتانا چاہتے ہیں کہ یہ حضرات ایک قاعدہ خود مقرر کرتے ہیں پھر جب چاہتے ہیں احسان کے بہانے اس قاعدے کو توڑ ذاتے ہیں۔ یہ شریعت کی بیرونی نہیں بلکہ اپنی من مانی ہے جو ایک فتح حرکت ہے۔

[6951] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ اسے کسی دوسرے کے حوالے ہی کرتا ہے۔ اور جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگا ہو گا اللہ تعالیٰ اس کی دوسری ضروریات پوری کرے گا۔“

[6952] حضرت انس بن مالک سے روایت ہے، انہوں نے

6951 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكْرٍ : حَدَّثَنَا الْبَيْثَانِيُّ عَنْ عَفَّيْلٍ ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ : أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةٍ أَخْبَيْهُ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَجِهِ» . [راجع: ۲۴۴۲]

6952 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ : حَدَّثَنَا

سعید بن سعید: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَثِيْدٌ
كہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ
الله بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ
وَهُنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: «اَنْصُرْ اَخَاهَ
ظَالِمًا اَوْ مَظْلُومًا»، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ
اللَّهِ! اَنْصُرْهُ إِذَا كَانَ مَظْلُومًا، اَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ
ظَالِمًا، كَيْفَ اَنْصُرُهُ؟ قَالَ: «تَحْجُزُهُ اَوْ تَمْنَعُهُ
مِنَ الظُّلُمِ، فَإِنَّ ذَلِكَ نَصْرًا». [راجع: ۲۴۴۲]



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

٩٠- كِتَابُ الْحِيلِ

حيلوں کا بیان

باب: ۱- حیله سازی ترک کر دینے کا بیان، نیز ہر انسان کو وہی کچھ ملے گا جو اس نے نیت کی، نیت کا اعتبار قسموں وغیرہ میں بھی ہوتا ہے

[6953] حضرت علقمہ بن وقاری سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے حضرت عمر بن الخطابؓ کو دوران خطبہ میں کہتے ہوئے شاکر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنائے: ”اے لوگو! اعمال کا دارود مار نیتوں پر ہے۔ ہر آدمی کو وہی کچھ ملے گا جس کی وہ نیت کرے گا، لہذا جس شخص کی بھرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے تو یقیناً اس کی بھرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہوگی اور جس کی بھرت دنیا کمانے اور کسی عورت سے شادی رچانے کے لیے ہے تو اس کی بھرت اسی کے لیے ہوگی جس کے لیے اس نے بھرت کی ہے۔“

باب: ۲- نماز میں حیله کرنے کا بیان

[6954] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی

(۱) بَابٌ : فِي تَرْكِ الْحِيلِ ، وَأَنَّ لِكُلِّ أَمْرٍ مَا نَوِيَ فِي الْأَيْمَانِ وَغَيْرِهَا

٦٩٥٣ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعَمَانُ : حَدَّثَنَا حَمَادَ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَاصٍ قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «يَا أَيُّهَا النَّاسُ ! إِنَّمَا الْأَعْمَالَ بِالْإِيمَانِ ، وَإِنَّمَا لِأَمْرِي مَا نَوِيَ ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ، وَمَنْ هَاجَرَ إِلَى ذُنُوبِهِ أَوْ امْرَأَةٍ يَتَرَوَّجُهَا ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ». [راجع: ۱]

(۲) بَابٌ : فِي الصَّلَاةِ

٦٩٥٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصِيرٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّزَاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَامَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَقْبِلُ اللَّهُ صَلَّاهُ أَحَدُكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَثْنَى بِتَوْضَأْ». [راجیع: ۱۳۵]

میں سے کسی کی نماز قبول نہیں کرتا جب وہ بےوضو ہو جائے حتیٰ کہ وہ وضو کرے۔“

فائدہ: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آخری تشبید میں اگر کوئی تشبید مکمل کرنے کے بعد دانستہ طور پر کوئی ایسا فل سر انجام دے جو نماز کے منافی ہو اور سلام نہ پھیرے تو نماز مکمل ہے جیسا کہ شرح و قایہ میں ہے کہ سلام کے وقت دانستہ بےوضو ہو جائے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ امام بخاریؓ نے ان حضرات کی تردید کی ہے۔ یہ حدیث لاکرہ بتانا چاہتے ہیں کہ نماز سے باہر ہونا بھی نماز کا رکن ہے جو سلام پھیرنے سے پورا ہوتا ہے، اگر اس آخری رکن کو بےوضو ہو کر ادا کیا گیا تو نماز نہیں ہوگی۔

باب: 3- زکۃ میں حیله کرنے کا بیان اور یہ کہ جو مال اکٹھا ہوا سے زکۃ کے ذر سے الگ الگ نہ کیا جائے اور جو جدا جدا ہوا سے اکٹھا نہ کیا جائے

69551] حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: حضرت ابو بکرؓ نے انھیں زکۃ کے متعلق ایک حکم نامہ لکھ کر بھیجا جو رسول اللہ ﷺ نے فرض قرار دیا تھا: ”زکۃ کے خوف سے متفرق چیزوں کو جمع نہ کیا جائے اور جمع شدہ چیزوں کو الگ الگ نہ کیا جائے۔“

(۳) باب : فِي الرَّزَاكَةِ وَأَنْ لَا يُفَرَّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ، وَلَا يُجْمَعَ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ خُشْبَيَ الصَّدَقَةِ

6955 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنِي ثَمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ: أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَنِي: أَنَّ أَبَا بَكْرَ كَتَبَ لَهُ فِرِيقَةً الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، «وَلَا يُجْمَعَ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلَا يُفَرَّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خُشْبَيَ الصَّدَقَةِ». [راجیع: ۱۴۴۸]

فائدہ: حدیث میں ترک زکۃ کے متعلق جس حیله سازی کی ممانعت ہے اس کی دو صورتیں حسب ذیل ہیں: ۱) دو آدمیوں میں سے ہر ایک کے پاس چالیس چالیس بکریاں ہیں۔ ان دونوں میں سے ہر ایک پر ایک ایک بکری زکۃ ہے۔ وہ دونوں شراکت کر لیں تو اس بھانے ان بکریوں پر صرف ایک بکری زکۃ دینا ہوگی۔ اس حیله گری سے منع کیا گیا ہے۔ ۲) دو شرکیوں کے پاس بچاس بکریاں ہیں اور اس تعداد میں ایک بکری زکۃ دینی پڑتی ہے۔ وہ زکۃ سے بچنے کے لیے اپنی بکریاں الگ الگ کر لیں تو اس صورت میں کوئی زکۃ نہیں ہوگی۔ اس قسم کی حیله سازی کی ممانعت ہے۔

6956 - حَدَّثَنَا فُتَيْبَيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي شَهْبَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِي شَهْبَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ

1 شرح و قایہ، کتاب الصلوٰۃ، باب صفة الصلوٰۃ: 510/1.

حاضر ہوا کہ اسکے بال پر انگدھ تھے۔ اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(دن رات میں) پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ ہاں، اگر تو افضل پڑھو تو الگ بات ہے۔“ اس نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنے روزے فرض کیے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”ماہ رمضان کے روزے فرض کیے ہیں الیہ کہ تم نفل روزے رکھ لیا کرو۔“ اس نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی زکاۃ فرض کی ہے؟ آپ ﷺ نے کہا: مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو یہ عزت بخشی ہے! اللہ تعالیٰ نے مجھ پر جو فرض کیا ہے میں اس سے ن زیادہ کروں گا اور نہ اس میں کسی کمی کا مرکب ہوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر اس نے صحیح کہا ہے تو نجات پا گیا۔“ یا فرمایا: ”جنت میں داخل ہو گیا۔“

بعض لوگوں نے کہا: ایک سو بیس اونٹوں میں دو حصے دینے پڑتے ہیں۔ اگر کسی نے اونٹوں کو دانتہ بلاک کر دیا کسی کو ہبہ کر دیے یا زکاۃ سے فرار کرتے ہوئے کوئی حیلہ نہیں تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہوگی۔

فائدہ: اس حدیث کے آخر میں ہے کہ اگر اس نے حق کہا ہے تو ضرور جنت میں داخل ہو گا، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر، ادکام و فرائض میں کوئی نہیں کرے گا اور حیلوں بہانوں کے ذریعے سے فرائض و احکام میں کسی کا مرکب نہیں ہو گا تو کامیابی، حق دار ہو گا، اس لیے انسان کو ادکام کی بجا آوری میں جیلے بہانے نہیں کرنے چاہیں۔ امام بخاری جنت کا مقصد یہ ہے کہ اگر کسی نے اسقاط زکاۃ کے لیے حیلہ سازی یا بہانہ گزی سے کام لیا تو قیامت کے دن اس سے باز پرس ہو گی۔

6957] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی کا خزانہ قیامت کے دن گنجام سانپ بن کر آئے گا۔ خزانے کا مالک اس سے بھاگے گا لیکن وہ سانپ اسے تلاش کر رہا ہو کہ

عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَعْرَابِيَا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَأْرِ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فَقَالَ أَصْلَوْاتِ الْخَمْسَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا فَقَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّيَامِ فَقَالَ شَهْرَ رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا فَقَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الرِّكَاةِ فَقَالَ فَأَخْبِرْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَاعِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لَا أَنْطَوَعُ شَيْئًا وَلَا أَنْقُضُ مِمَّا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ أَوْ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فِي عِشْرِينَ وَمَا تَهِي بِعِيرٍ حِفَّاتٌ فِي أَهْلِكَهَا مُتَعَمِّدًا أَوْ وَهَبَهَا أَوْ احْتَالَ فِيهَا فِرَارًا مِنَ الزَّكَاةِ فَلَا شَيْءٌ عَلَيْهِ ۖ ارجع: ۱۴۶

فائدہ: اس حدیث کے آخر میں ہے کہ اگر اس نے حق کہا ہے تو ضرور جنت میں داخل ہو گا، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر، ادکام و فرائض میں کوئی نہیں کرے گا اور حیلوں بہانوں کے ذریعے سے فرائض و احکام میں کسی کا مرکب نہیں ہو گا تو کامیابی، حق دار ہو گا، اس لیے انسان کو ادکام کی بجا آوری میں جیلے بہانے نہیں کرنے چاہیں۔ امام بخاری جنت کا مقصد یہ ہے کہ اگر کسی نے اسقاط زکاۃ کے لیے حیلہ سازی یا بہانہ گزی سے کام لیا تو قیامت کے دن اس سے باز پرس ہو گی۔

6957 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَنْ الرَّوَّاقيِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَامَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ كَنْزٌ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا

اور کہے گا: میں تیرا خزانہ ہوں۔ اللہ کی قسم! وہ اس کو تلاش کرتا رہے گا یہاں تک کہ خزانے کا مالک اپنا ہاتھ لے کرے گا تو وہ سانپ اسے اپنے منہ کا لقہ بنالے گا۔“

[16958] رسول اللہ ﷺ نے مزید فرمایا: ”جب حیوانات کا مالک ان کا شرعی حق ادا نہیں کرے گا تو قیامت کے دن وہ جانور اس پر مسلط کر دیے جائیں گے اور وہ اپنے کھروں سے اس کے چہرے کو نوجیں گے۔“

بعض لوگوں نے ایسے شخص کے متعلق کہا ہے کہ جس کے پاس اونٹ ہیں اور اسے اندیشہ ہے کہ اس پر زکۃ واجب ہو جائے گی تو اگر اس نے ان اونٹوں کو ان کی مثل دوسرے اونٹوں کے عوض یا بکریوں کے عوض یا گاہیوں کے عوض یا دراہم کے عوض سال پورا ہونے سے ایک دن قلیل زکۃ سے بچنے کے لیے فرودخت کر دیا تو اس پر کوئی زکۃ نہیں، حالانکہ یہی لوگ کہتے ہیں کہ اگر سال گزرنے سے ایک دن یا چھ دن پہلے زکۃ ادا کر دی جائے تو جائز ہے، یعنی اس سے زکۃ ادا ہو جائے گی۔

فائدہ: اس حدیث میں زکۃ نہ دینے کی سزا ذکر کی گئی ہے۔ یہ سزا اس شخص کے لیے بھی ہے جو کوئی حیله نکال کر زکۃ کو اپنے ذمے سے ساقط کر دے۔ امام محمد بن شکر لکھتے ہیں: اگر کوئی حرام سے بچنے یا حلال تک بچنے کے لیے حیله کرتا ہے تو ایسا حیله کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر کسی کا حق باطل کرنے کے لیے یا کسی باطل کو ثابت کرنے کے لیے حیله کرتا ہے تو ایسا کرنا مکروہ ہے اور ان کے نزد یک مکروہ حرام کے قریب ہے۔^۱ اس کے باوجود یہ حضرات زکۃ سے بچنے کے لیے لوگوں کو مختلف حیلوں کی تلقین کرتے ہیں۔

[16959] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: حضرت سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے ایک نذر کے متعلق سوال کیا جو ان کی والدہ کے ذمے تھی، اور ان کی وفات نذر پورا کرنے سے پہلے ہو گئی

افرعَ يَقُولُ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَيَطْلُبُهُ وَيَقُولُ: أَنَا كَنْزُكُ، قَالَ: وَاللَّهِ لَنْ يَرَأَ يَطْلُبُهُ حَتَّى يَسْطُطَ يَدْهُ فَيَلْقِمَهَا فَاهُ». [راجع: ۱۴۰۲]

٦٩٥٨ - وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا مَا رَبَّ النَّعْمَ لَمْ يُعْطِ حَقَّهَا سُلَطْنَةً عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَتَخْرِطُ وَجْهَهُ بِأَخْفَافِهَا.

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فِي رَجُلِ لَهُ إِيلٌ فَخَافَ أَنْ تَجِبَ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ فَبَاعَهَا بِإِيلٍ مُّتَلِّهَا أَوْ بِعَشْمٍ أَوْ بِنَعْرٍ أَوْ بِدَرَاهِمٍ فَرَأَاهُ مِنَ الصَّدَقَةِ بِيَوْمِ الْحِتَّاَلَا: فَلَا شَيْءٌ عَلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: إِنْ رَأَكَ إِلَهٌ قَبْلَ أَنْ يَحْوُلَ الْحَوْلَ يَوْمٍ أَوْ بِسِيَّةٍ جَازَتْ عَنْهُ. [راجع: ۱۴۰۲]

نَذِرٌ كَانَ عَلَى أُمّهٗ تُؤْفَيْتُ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْصُدُ عَنْهَا».

تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اس کی طرف سے نذر پوری کر دو۔“

بعض لوگ کہتے ہیں: جب اونٹوں کی مقدار نہیں ہو جائے تو ان میں چار مکریاں دینا ضروری ہیں۔ اگر سال پورا ہونے سے پہلے کسی کو اونٹ بہہ کر دے یا اسے فروخت کر دے، یہ حیله زکاۃ سے راہ فرار اختیار کرنے کے لیے اختیار کرے تو اس پر کوئی چیز واجب نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر وہ ان کو تلف کر دے اور خود ساقط ہو جائے تو اس کے مال میں کوئی چیز واجب نہیں۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی نے نذر مانی اور وہ اسے پورا کرنے سے پہلے مر گیا تو اس کے ورثاء پر نذر کا پورا کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح زکاۃ کا حکم ہے کہ صاحب زکاۃ کے مرنے کے بعد وہ ساقط نہیں ہوگی بلکہ ورثاء کو چاہیے کہ وہ اس کے مال سے پہلے زکاۃ ادا کریں، پھر اس کا ترکہ تقسیم کریں۔ جب نذرموت سے ساقط نہیں ہوتی تو زکاۃ بطریق اولی ساقط نہیں ہوگی۔

باب: ۴- نکاح میں حیله کرنے کا بیان

[6960] حضرت عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا ہے۔ (راوی حدیث عبد اللہ نے کہا) میں نے حضرت نافع سے شغار کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا: کوئی آدمی دوسرے کی بیٹی سے نکاح کرتا ہے اور وہ اس کے نکاح میں اپنی بیٹی دیتا ہے، اس (بادلے) کے علاوہ اور کوئی حق مهر نہیں ہوتا۔ اور مهر کے بغیر کسی آدمی کی بہن سے نکاح کرے اور وہ اس کو اپنی بہن کا نکاح حق مهر کے بغیر کر دے۔

بعض لوگوں نے کہا: اگر کسی نے حیله کر کے نکاح شغار کر لیا تو عقد نکاح درست، البتہ شرط باطل ہے۔ پھر نکاح متعہ کے متعلق کہا کہ یہ نکاح بھی فاسد ہے اور شرط بھی باطل

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِذَا بَلَغَتِ الْإِلْبُ عِشْرِينَ فَفِيهَا أَرْبَعُ شِيَاهٍ، فَإِنْ وَهَبَهَا قَبْلَ الْحَوْلِ أَوْ بَاعَهَا فِرَارًا أَوْ اخْتِلَالًا لِإِسْقاطِ الزَّكَاءِ فَلَا شَيْءٌ عَلَيْهِ، وَكَذَلِكَ إِنْ أَنْفَقَهَا فَمَا تَفَرَّجَ فِي مَالِهِ۔ [راجح: ۲۷۶۱]

(۴) بَابُ الْعِيلَةِ فِي النِّكَاحِ

۶۹۶ - حَدَّثَنَا مُسْدَدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي نَافعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشَّغَارِ، فُلْتُ لِنَافِعٍ: مَا الشَّغَارُ؟ قَالَ: يَنْكُحُ ابْنَةَ الرَّجُلِ وَيَنْكُحُهُ ابْنَتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ، وَيَنْكُحُ أُخْتَ الرَّجُلِ وَيَنْكُحُهُ أُخْتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ۔

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنَّ الْحَتَّالَ حَتَّى تَرْوَجَ عَلَى الشَّغَارِ فَهُوَ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ باطِلٌ، وَقَالَ فِي الْمُمْتَعَةِ: النِّكَاحُ فَاسِدٌ وَالشَّرْطُ باطِلٌ۔

90- کتاب الحیل
وَقَالَ بَعْضُهُمْ: الْمُتَّعَةُ وَالشَّغَارُ حَاجِزَانِ،
وَالشَّرْطُ باطِلٌ۔ [راجع: ۵۱۱۲]

ہے۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ نکاح متعدہ اور نکاح شغار دونوں جائز ہیں، البتہ شرط باطل ہوگی۔

[۶۹۶۱] حضرت علیؓ سے روایت ہے، ان سے کہا گیا کہ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ عورتوں کے متعدہ میں کوئی حرج نہیں سمجھتے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر متعدہ سے اور پالتوگھوں کے گوشت سے منع کر دیا تھا۔

بعض لوگ کہتے ہیں: اگر کسی نے حیلہ کر کے متعدہ کر لیا تو نکاح فاسد ہے جبکہ کچھ دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ نکاح جائز ہے، البتہ (معاد کی) شرط باطل ہے۔

باب: ۵- خرید و فروخت میں حیلہ کرنا منع ہے، اسی طرح ضرورت سے زائد پانی کے استعمال سے نہ روا کا جائے تاکہ اس بہانے وال تو گھاس سے منع کیا جائے

[۶۹۶۲] حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ضرورت سے زائد پانی سے منع نہ کیا جائے تاکہ اس بہانے وال تو گھاس بھی محفوظ رہے۔“

فائدہ: اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص کنویں کا مالک ہے، اس میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔ کنویں کے ارد گرد گھاس کی چراغاگاہ ہے جوہر ایک کے لیے مباح ہے۔ کنویں کا مالک چاہتا ہے کہ کوئی شخص گھاس نہ چڑائے تو وہ اپنے کنویں کے زائد پانی پر پابندی لگادے تاکہ لوگوں کے چار پائے پانی پی کر گھاس نہ چریں۔

باب: 6- بلا وجہ قیمت بڑھانا منع ہے

۶۹۶۱ - حَدَّثَنَا مُسَدِّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: حَدَّثَنَا الرُّهْرَيْثُ عَنْ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللَّهِ أَبْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلَيْهِ، عَنْ أَبِيهِمَا: أَنَّ عَلَيَّاً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَيْلَ لَهُ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسَ لَا يَرِي بِمُتَّعَةِ النِّسَاءِ بِأَسَا، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ نَبِيَّهُ عَنْهَا يَوْمَ خَيْرٍ، وَعَنْ لَحُومِ الْحُمُرِ الْأَسْبَيْةِ.

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنَّ احْتَالَ حَتَّى تَمَسَّخَ فَالنِّكَاحُ فَاسِدٌ۔ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: النِّكَاحُ حَاجِزٌ وَالشَّرْطُ باطِلٌ۔ [راجع: ۴۲۱۶]

(۵) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَخْيَالِ فِي الْبَيْوَعِ، وَلَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ فَضْلُ الْكَلَالِ

۶۹۶۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ أَبِي الرَّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ نَبِيَّهُ قَالَ: «لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ فَضْلُ الْكَلَالِ». [راجع: ۲۲۵۳]

(۶) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّاجِشِ

٦٩٦٣ - حَدَّثَنَا فُطِيْبَيْهُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ لَهُ مَالِكَ نَهْرَى عَنِ النَّجْشِ. [رَاجِع: ٢١٤٢]

فائدہ: مجھ سے یہ ہے کہ کسی چیز کی قیمت بڑھانا، جبکہ اسے خریدنے کا ارادہ نہ ہوتا کہ اس طرح دوسرے لوگوں کو وہ چیز خریدنے پر آمادہ کیا جائے۔ چونکہ ایسا کرنا قیمت زیادہ کرنے کا حل ہے، اس لیے رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ لَهُ مَالِكَ نَهْرَى نے منع فرمایا ہے۔

(٧) بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ الْخَدَائِعِ فِي الْبُيُّوْعِ

حضرت ایوب سختیانی نے کہا: وہ کم بخت اللہ تعالیٰ کو اس طرح دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں جس طرح کسی آدمی کو (خرید و فروخت میں) دھوکا دیتے ہیں۔ اگر وہ صاف صاف بات کھول کر کہہ دیں تو یہ میرے نزدیک آسان ہے۔

وَقَالَ أَيُّوبُ: يُخَادِعُونَ اللَّهَ كَائِنَّا يُخَادِعُونَ آدَمِيًّا، لَوْ أَتَوْا الْأَمْرَ عِيَانًا كَانَ أَهْوَانَ عَلَيْهِ.

٦٩٦٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِلشَّيْءِ بِهِ أَنَّهُ يُخَدِعُ فِي الْبُيُّوْعِ فَقَالَ: «إِذَا بَأْيَعْتَ فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ». [رَاجِع: ٢١١٧]

فائدہ: امام بخاریؓ کا مقصد یہ ہے کہ حیله سازی بھی دھوکے کی ایک قسم ہے، اس بنا پر مسلمان کی شان نہیں کہ وہ حیله سازی کر کے شرعی احکام سے پہلو تھی کرے۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو اس کا عند اللہ محاذہ ہو گا۔ واللہ اعلم۔

(٨) بَابُ مَا يُنْهَى عَنِ الْأَحْيَاءِ لِلْوَلِيِّ فِي الْأَيْتِمَةِ الْمَرْغُوبَةِ، وَأَنَّ لَا يُكَمِّلَ لَهَا صَدَاقَهَا

باب: ٨- یتیم لاکی جو سیرت و صورت کے اعتبار سے پسندیدہ ہو، ناکمل مہر کے عوض اس سے نکاح کرنے میں ولی کے لیے حیله سازی کرنے کی ممانعت کا بیان

٦٩٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانَ: حَدَّثَنَا شَعِيبُ عَنِ الرُّثْمَرِيِّ قَالَ: كَانَ عُرْوَةُ يَحْدُثُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ «وَإِنْ خَفْتُمْ أَلَا تُقْسِطُوا فِي الْأَيْتِمَةِ فَلَا تَكُونُوا مَا

النصاف نہ کر سکو گے تو پھر دوسرا عورتوں سے نکاح کر لو جو
تخصیص پسند ہوں۔ ”حضرت عائشہؓ نے اس کی تفسیر
کرتے ہوئے فرمایا: اس سے مراد ایسی تیم بچی ہے جو اپنے
سرپرست کی کفالت میں ہو اور وہ اس کے مال و متنازع اور
حسن و جمال کی وجہ سے اس میں شوق رکھتا ہو۔ پھر دوسرا
عورتوں کے معروف ہر سے کم حق مہر دے کر اس سے نکاح
کرے۔ ایسے سرپرستوں کو ان لڑکیوں سے نکاح کرنے
سے منع کیا گیا ہے۔ ہاں، اگر وہ (سرپرست) پورا حق مہر
دے کر انصاف کرے تو جائز ہے۔ اس کے بعد لوگوں نے
رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے درج ذیل
آیت نازل فرمائی: ”اور لوگ آپ سے عورتوں کے متعلق
فتاویٰ پوچھتے ہیں۔“ پھر انہوں نے بقیة حدیث ذکر فرمائی۔

طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ ﴿النَّاسَ: ۳﴾ قَالَتْ: هِيَ
الْيَتِيمَةُ فِي حَجَرٍ وَلِيَهَا فَيُرْغَبُ فِي مَالِهَا
وَجَمَالِهَا فَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَذْنِي مِنْ سُنَّةِ
نِسَائِهَا، فَهُوَا عَنْ نِكَاجِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا
لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ، ثُمَّ اسْتَفْتَنَنِي النَّاسُ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿وَتَسْتَفْتُوكُمْ فِي
النِّسَاءِ﴾ ﴿النَّاسَ: ۱۲۷﴾، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ . [راجع:
۲۴۹۴]

**باب: ۹۔ جب کسی نے دوسرے کی لوٹی زبردستی
چھین لی، پھر کہا کہ وہ مرگی ہے ایسے حالات میں مردہ
لوٹی کی قیمت ادا کرنے کا فیصلہ کر دیا گیا، اس کے
بعد اصل مالک کو وہ لوٹی زندہ مل گئی تو وہ اپنی لوٹی
لے لے گا اور اس کی (وصول کردہ) قیمت واپس کر دی
جائے گی اور وہ قیمت شمن نہیں ہوگی**

بعض لوگوں نے کہا ہے: وہ لوٹی چھیننے والے کی ہو
جائے گی کیونکہ مالک اس کی قیمت وصول کر چکا ہے، گویا
جس لوٹی کی کسی آدمی کو خواہش ہو اور مالک اسے بچانے
چاہتا ہو تو اس کو حاصل کرنے کے لیے یہ حیلہ سازی ہے کہ
وہ اس لوٹی کو زبردستی چھین لے۔ جب مالک اس کے
خلاف دعویٰ کرے تو وہ اس کے مرجانے کا بیان دے گا
اور اس کی قیمت مالک کو ادا کر دے گا، اس کے بعد وہ پرانی
لوٹی سے مزے اڑاتا رہے گا کیونکہ اس کے خیال کے

(۹) بَابٌ : إِذَا غَصَبَ جَارِيَةً فَرَعَمَ أَنَّهَا
مَاتَتْ ، فَقُضِيَ بِقِيمَةِ الْجَارِيَةِ الْمُبَيَّنَةِ ، ثُمَّ
وَجَدَهَا صَاحِبَهَا فَهِيَ لَهُ ، وَتَرَدَّ الْقِيمَةُ ، وَلَا
تَكُونُ الْقِيمَةُ لَمَنْ

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: الْجَارِيَةُ لِلْغَاصِبِ
لِأَخْدُوهُ الْقِيمَةُ مِنْهُ ، وَفِي هَذَا احْتِيَالٌ لِمَنْ
اשْتَهَى جَارِيَةً رَجُلٌ لَا يَبْيَعُهَا فَعَصَبَهَا وَاعْتَلَ
بِإِنَّهَا مَاتَتْ حَتَّى يَأْخُذَ رِبَّهَا قِيمَتَهَا فَتَطَبِّبُ
لِلْغَاصِبِ جَارِيَةً عَغْرِيَةً .

مطابق لوئڈی اس کے لیے حلال ہو گئی ہے، حالانکہ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”ایک دوسرے کے مال تم پر حرام ہیں، نیز قیامت کے دن ہر دغا باز کے لیے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا۔“

[6966] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”ہر دھوکا دینے والے کے لیے ایک جھنڈا ہو گا جس کے ذریعے سے وہ پہچانا جائے گا۔“

باب: 10- بلاعنوان

[6967] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میں ایک انسان ہوں اور بعض اوقات جب تم باہمی جھگڑا لاتے ہو تو ممکن ہے کہ تم میں کوئی دوسرا اپنے فریق مخالف کے مقابلے میں زیادہ چالاکی سے بولنے والا ہو، اس طرح میں اس کے مطابق فیصلہ کر دوں جو میں اس سے سنتا ہوں، لہذا ایسے حالات میں جس شخص کے لیے بھی اس کے بھائی کے حق میں کسی چیز کا فیصلہ کر دوں تو وہ اسے نہ لے کیونکہ اس طرح میں اسے جہنم کا ایک تکڑا کاٹ کر دیتا ہوں۔“

باب: 11- نکاح (کے متعلق جھوٹی گواہی) کا بیان

[6968] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”کنواری لڑکی کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اور کسی یہود کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کا امر نہ معلوم کر لیا جائے۔“ پوچھا گیا: اللہ کے رسول! کنواری لڑکی کی اجازت کیسے ہو گئی؟ آپ

قالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمْوَالُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، وَلِكُلٍّ غَادِرٌ لَوَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۶۹۶۶ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِلَّا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَحْتَصِمُونَ، وَلَعَلَّ بَغْضَكُمْ أَنْ يُكُونَ الْحَنْدَقَةُ مِنْ بَعْضٍ، وَأَفْضِيَ لَهُ عَلَى تَحْوِيْلِ مَمَّا أَسْمَعَ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقٍّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ»۔ [راجیع: ۳۱۸۸]

(۱۰) بَابُ :

۶۹۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَحْتَصِمُونَ، وَلَعَلَّ بَغْضَكُمْ أَنْ يُكُونَ الْحَنْدَقَةُ مِنْ بَعْضٍ، وَأَفْضِيَ لَهُ عَلَى تَحْوِيْلِ مَمَّا أَسْمَعَ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقٍّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ»۔ [راجیع: ۲۴۵۸]

(۱۱) بَابُ : فِي النِّكَاحِ

۶۹۶۸ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تُنْكِحُ الْإِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ، وَلَا الشَّيْبَ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ»، فَقَيْلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: «إِذَا سَكَتَتْ»۔

نَبِيُّهُ نے فرمایا: ”اس کی خاموشی اس کی اجازت ہے۔“

بعض لوگ کہتے ہیں: اگر کتواری لڑکی سے اجازت نہ ملی گئی اور نہ اس کا نکاح ہی کیا گیا لیکن کسی شخص نے حیلہ سازی کر کے دوجھوئے گواہ بنالیے کہ اس نے لڑکی سے اس کی رضا مندی سے نکاح کر لیا ہے اور قاضی نے اس نکاح کے متعلق فیصلہ دے دیا، حالانکہ شوہر جانتا ہے کہ گواہی جھوٹ پر مبنی اور باطل ہے، اس کے باوجود اس لڑکی سے جماعت کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ نکاح صحیح ہے۔

فائدہ: امام بخاری رض نے اس عنوان میں حیلہ سازوں کی مکاری اور فریب وہی سے پرداہ اٹھایا ہے کہ ان کے نزدیک ایک مخصوص کتواری لڑکی کے متعلق جھوٹے گواہ پیش کر دینے کے بعد اگر کسی نے عدالت سے اپنے حق میں فیصلہ لے لیا تو وہ کتواری لڑکی اس کی بیوی بن جائے گی اور عند اللہ بھی اس ”حرام کاری“ پر اس سے کوئی موآخذہ نہیں ہوگا، حالانکہ حدیث کی رو سے نکاح کے لیے لڑکی کی اجازت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ سرپرست کی رضا مندی اور اجازت کی حیثیت بھی تسلیم شدہ ہے لیکن حیلہ سازی کے ذریعے سے فریب کاری پر متنی نکاح میں سرپرست کی اجازت حاصل کی گئی اور نہ لڑکی کی اجازت ہی کو پیش نظر کھا گیا، صرف دوجھوئے گواہوں کی گواہی کی بنا پر عدالت سے فیصلہ حاصل کر کے مخصوص لڑکی کو بیوی بنالیا گیا۔ اَنَّ اللَّهَ وَ اَنَا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

۶۹۶۹] حضرت قاسم سے روایت ہے کہ حضرت جعفر علیہ السلام میں سے ایک خاتون کو اس امر کا خطروہ ہوا کہ اس کا سرپرست ایسے شخص سے اس کا نکاح کر دے گا جسے وہ ناپسند کرتی ہے، چنانچہ اس نے انصار کے دو بزرگوں عبد الرحمن بن جاریہ اور مجھ بن جاریہ کو پیغام بھیجا۔ انھوں نے تسلی دی کہ اس سلسلے میں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ خسائے بہت خدام کا نکاح ان کے والد نے ان کی ناپسندیدگی کے باوجود کر دیا تھا تو نبی ﷺ نے اس نکاح کو مسترد کر دیا تھا۔

سفیان نے کہا: عبد الرحمن کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا، وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ خسائے (کا نکاح اس

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنْ لَمْ يُسْتَأْذِنِ الْبُكْرُ وَلَمْ يُتَرْوَجْ فَإِخْتَالٌ رَجْلٌ فَأَقَامَ شَاهِدَيْنِ زُورًا أَنَّهُ تَرَوْجَهَا بِرِضَاهَا، فَأَبْتَأَتِ الْفَاعِضِي نِكَاحَهَا، وَالرَّزْوُجْ يَعْلَمُ أَنَّ الشَّهَادَةَ بَاطِلَةً، فَلَا يَأْسَ أَنْ يَطَأَهَا، وَهُوَ تَرَوْجُ صَحِيقٌ۔ [راجع: ۵۱۳۶]

۶۹۶۹ - حَدَّثَنَا عَلَيْهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفِيَّانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ: أَنَّ امْرَأَةً مِنْ وَلَدِ جَعْفَرٍ تَحْوَفَتْ أَنْ يُتَرَوْجَهَا وَلِيَهَا وَهِيَ كَارِهٌ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ شَهِيدَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَمُجَمِّعَ ابْنِي جَارِيَةَ، قَالَا: فَلَا تَخْسِنَ فَإِنَّ حَسَنَاءَ يُنْتَ خَدَامَ أَنْكَحَهَا أَبُوها وَهِيَ كَارِهٌ، فَرَدَ النَّبِيُّ ﷺ ذَلِكَ.

قَالَ سُفِيَّانُ: وَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَسَمِعَتْهُ يَقُولُ عَنْ أَبِيهِ، إِنَّ حَسَنَاءَ۔ [راجع: ۵۱۳۸]

کے والد نے کر دیا تھا)۔

[6970] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیوہ کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کا امرمنہ معلوم کر لیا جائے اور کسی کنواری کا نکاح نہ کیا جائے حتیٰ کہ اس سے اجازت لے لی جائے۔“ لوگوں نے پوچھا: اس کی اجازت کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اس کا خاموش رہنا ہی اس کی اجازت ہے۔“

اس حدیث کے باوجود کچھ لوگ کہتے ہیں: اگر کسی نے دو جھوٹے گواہوں کے ذریعے سے یہ حیلہ کیا کہ کسی بیوہ سے اس کی اجازت سے نکاح کر لیا اور قاضی نے بھی اس کے حق میں نکاح کا فیصلہ کر دیا، حالانکہ مرد کو جوئی علم ہے کہ اس نے عورت سے نکاح نہیں کیا، اس کے باوجود یہ نکاح جائز ہے اور اس مرد کے لیے اس عورت کے ساتھ رہنے میں کوئی حرج نہیں۔

[6971] حضرت عائشہ رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کنواری لڑکی سے نکاح کی اجازت لی جائے گی۔“ میں نے کہا: کنواری لڑکی تو شرمائے گی۔ آپ رض نے فرمایا: ”اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔“

اس کے باوجود بعض لوگوں نے کہا ہے: اگر کوئی یتیم پیچی یا کنواری لڑکی سے نکاح کرنا چاہے لیکن لڑکی نکاح پر رضا مند نہ ہو تو یہ حیلہ کرے کہ دو جھوٹے گواہ لائے جو گواہی دیں کہ اس مرد نے اس عورت سے نکاح کیا ہے، جب لڑکی کو خبر پہنچی تو وہ بھی راضی ہو گئی، قاضی نے بھی جھوٹی گواہی قبول کر لی، حالانکہ شوہر جانتا ہے کہ اس نے نکاح نہیں کیا، اس کے باوجود اس کا عورت سے جماعت کرنا جائز ہے۔

۶۹۷۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعْمَانْ : حَدَّثَنَا شِيَّانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُنكِحُ الْأَيْمَنَ حَتَّى تُسْتَأْمِرَ، وَلَا تُنكِحُ الْبِكْرَ حَتَّى تُسْتَأْذِنَ»، قَالُوا: كَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: أَنْ تَسْكُنْ». [راجح: ۵۱۳۶]

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنِّي اخْتَالَ إِنْسَانً
بِشَاهِدَيْنِ رُورِ عَلَى تَزْوِيجِ امْرَأَةٍ تَبَرِّأُ مِنْهَا،
فَأَبَتَ القَاضِي نِكَاحَهَا إِيَّاهَا، وَالرَّوْجُ يَعْلَمُ أَنَّهُ
لَمْ يَتَزَوَّجْهَا قَطُّ، فَإِنَّهُ يَسْعَهُ هَذَا النِّكَاحُ، وَلَا
بِأَسْ بِالْمُقَامِ لَهُ مَعْهَا.

۶۹۷۱ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمَ عَنْ أَبِنِ حُرَيْبَعِ ،
عَنْ أَبْنِ أَبِي مُلِينَكَةَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«الْبِكْرُ تُسْتَأْذِنَ»، قَلَّتْ: إِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحِي؟
قَالَ: إِذْنُهَا صَمَاهُنَا». [راجح: ۵۱۳۷]

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنْ هُوَيَ إِنْسَانٌ جَارِيَةٌ
يَتَبَيَّمَةً أَوْ يُكْرِأً فَأَبَتْ فَاحْتَالَ فَجَاءَ بِشَاهِدَيْنِ
رُورِ عَلَى أَنَّهُ تَزَوَّجْهَا فَأَدْرَكَتْ فَرِضَيْتِ
الْبَيْتَمَةَ، فَقَبِيلَ القَاضِي بِشَهَادَةِ الرُّورِ، وَالرَّوْجُ
يَعْلَمُ بِيُطْلَانِ ذَلِكَ: حَلَّ لَهُ الْوَطْءُ .

فائدہ: امام بخاری رض نے حیلہ سازی کی برائی کو بیان کرنے کے لیے مختلف اسلوب اختیار کیے ہیں۔ پہلی صورت کنواری لڑکی کے متعلق تھی، دوسرا شوہر دیدہ کے بارے میں اور تیسرا صورت میں گواہی کے بعد اعتراض ہے۔ امام بخاری رض کا مقصود سب صورتوں میں ایک ہی موقف کو بار بار بیان کرتا ہے کہ عدالت کا فیصلہ ظاہری طور پر تو نافذ ہو سکتا ہے لیکن باطنی اعتبار سے اس کی کوئی دیشیت نہیں بلکہ ایسا شخص قیامت کے دن اللہ کے ہاں قابلِ موت اخذہ ہو گا۔

باب: 12- عورت کا اپنے شوہر اور سوکنوں سے حیلہ کرنے کی ممانعت اور اس کے متعلق نبی ﷺ پر جو وحی نازل ہوئی اس کا بیان

[6972] حضرت عائشہ رض سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ میلخی چیز اور شہد کو بہت پسند کرتے تھے۔ آپ ﷺ جب عصر کی نماز پڑھ لیتے تو اپنی بیویوں کے پاس تشریف لے جاتے اور ان کے قریب ہوتے۔ ایک مرتبہ آپ حضرت خصہ رض کے گھر گئے اور ان کے ہاں اس سے زیادہ قیام فرمایا جتنی دیر قیام کا معمول تھا۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ اس کی قوم سے ایک عورت نے انھیں ایک کپی شہد بطور ہدیہ بھیجا ہے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کا شربت پلایا تھا۔ میں نے (اپنے دل میں) کہا: اللہ کی قسم! اب میں آپ کے متعلق ضرور کوئی حیلہ کروں گی، چنانچہ میں نے اس کا ذکر حضرت سودہ رض سے کیا اور انھیں کہا: جب تمہارے پاس آپ ﷺ تشریف لائیں تو آپ کے قریب بھی آئیں گے۔ اس وقت تم نے یہ کہنا ہوگا: اللہ کے رسول! (کیا) شاید آپ نے مغافر کھایا ہے؟ آپ فرمائیں گے: نہیں۔ تم کہنا: پھر یہ کوئی ہے؟ رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بہت ناگوار تھی کہ آپ کے جسم کے کسی حصے سے بوآئے، چنانچہ آپ ﷺ اس کا یہ جواب دیں گے کہ حصہ نے مجھے شہد پلایا تھا، اس پر ان سے کہنا کہ شاید شہد کی مکھیوں نے عرفط کا رس چوسا ہو گا۔

(۱۲) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنِ الْخَيَالِ الْمَرْأَةُ مَعَ الزَّوْجِ وَالضَّرَائِرِ، وَمَا نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي ذَلِكَ

۶۹۷۲ - حَدَّثَنَا عَبْيُدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ ، وَيُحِبُّ الْعَسْلَ ، وَكَانَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ أَجَازَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَدْنُو مِنْهُنَّ ، فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ ، فَاحْتَبَسَ عِنْدَهَا أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ ، فَسَأَلَتْ عَنْ ذَلِكَ ، فَقَبِيلَ لَيْ : أَهَدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِّنْ قَوْمِهَا عَكَّةً عَسْلَ فَسَقَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْهُ شَرْبَةً ، فَقُلْتُ : أَمَا وَاللَّهِ لَنْخَالَنَّ لَهُ ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِسَوْدَةَ ، وَقُلْتُ لَهَا : إِذَا دَخَلَ عَلَيْكَ فَإِنَّهُ سَيَدُنُو مِنْكِ ، فَقَوْلِي لَهُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَكْلَ مَعَافِرَ ? فَإِنَّهُ سَيَقُولُ : لَا ، فَقَوْلِي لَهُ : مَا هَذِ الرِّيحُ ? وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَدِعُ عَلَيْهِ أَنْ يُوَجَّدَ مِنْهُ الرِّيحُ ، فَإِنَّهُ سَيَقُولُ : سَقَشَنِي حَفْصَةُ شَرْبَةً عَسْلَ ، فَقَوْلِي لَهُ : جَرَسْتُ تَحْلُمُ الْعُرْفَطَ ، وَسَأَقُولُ ذَلِكَ ، وَقَوْلِي أَنْتِ يَا صَفِيفَةُ ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى سَوْدَةَ قُلْتُ : تَقُولُ سَوْدَةُ : وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كِدْتُ أَنْ

میں بھی (رسول اللہ ﷺ سے) یہی بات کہوں گی اور صافیہ! تم نے بھی یہی کہنا ہوگا، چنانچہ آپ ﷺ جب حضرت سودہ بیٹھا کے ہاں تشریف لے گئے تو ان کا بیان ہے: اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبد و رحمت نہیں! انہارے خوف کی وجہ سے قریب تھا کہ میں اس وقت آپ ﷺ سے یہ بات جلدی میں کہہ دوں جبکہ آپ ابھی دروازے ہی پر تھے۔ آخر جب رسول اللہ ﷺ قریب آئے تو میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ نے مخافیر کھایا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں۔“ میں نے کہا: پھر یہ کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”محظے تو خصے نے شہد پلایا ہے۔“ میں نے کہا: اس شہد کی مکھیوں نے عرفط کا رس پوسا ہوگا۔ جب آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے بھی ایسے ہی کہا اور حضرت صافیہ بیٹھا کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی یہی کہا۔ پھر جب آپ حضرت خصہ بیٹھا کے ہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! کیا میں آپ کو شہد کا شربت نہ پاؤں؟ آپ نے فرمایا: ”محظے اس کی حاجت نہیں ہے۔“ اس پر حضرت سودہ بیٹھا نے کہا: سبحان اللہ! ہم نے آپ کو شہد سے محروم کر دیا ہے۔ میں نے ان سے کہا: خاموش رہو!

باب: 13 - طاعون سے بھاگنے کے لیے حیله کتنا معن ہے

[6973] حضرت عبد اللہ بن عامر بن ربيعہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب شام (کا علاقہ فتح کرنے کے لیے) روانہ ہوئے۔ جب مقام سر غر پر پہنچے تو انہیں اطلاع ملی کہ شام و بائی بیماری کی لپیٹ میں ہے۔ اس دوران میں حضرت عبدالرحمن بن عوف بیٹھا نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تھیس پڑے چلے کہ کسی سرز میں میں وبا پھیلی

أَبَادَةَ بِالَّذِي قُلْتَ لِي وَإِنَّهُ لَعَلَى الْبَابِ فَرَقَ
مَنْكِ، فَلَمَّا دَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ لَهُ: يَا
رَسُولَ اللَّهِ! أَكُلْتَ مَغَايِرَ? قَالَ: «لَا»، قُلْتُ:
فَمَا هَذِهِ الرِّيحُ؟ قَالَ: «سَقَنْتِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ
عَسْلِ»، قُلْتُ: جَرَسْتَ نَحْلَهُ الْعُرْفُطَ، فَلَمَّا
دَخَلَ عَلَيَّ، قُلْتُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، وَدَخَلَ عَلَى
صَفَيَّةَ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى
حَفْصَةَ قَالَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا أَشْقِيكَ
مِنْهُ؟ قَالَ: «لَا حَاجَةَ لِي بِهِ»، قَالَتْ: ثُقُولُ
سَوْدَةُ: سُبْحَانَ اللَّهِ لَقَدْ حَرَّمْنَاهُ، قَالَتْ: قُلْتُ
لَهَا: اشْكُنْتِي۔ [راجح: ۴۹۱۲]

(۱۳) بَابُ مَا يُنْكَرُ مِنَ الْأَخْتِيَالِ فِي الْفَرَارِ مِنَ الطَّاغُونِ

۶۹۷۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ،
عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ
رَبِيعَةَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ،
فَلَمَّا جَاءَ بِسْرَغَ بِلَغَةَ أَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ،
فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدِمُوا

عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْشَمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مَنْهُ». فَرَجَعَ عُمَرُ مِنْ سَرْغٍ. [راجع: ۵۷۲۹]

ہوئی ہے تو وہاں مت جاؤ۔ اور اگر کسی مقام پر دبا پھوٹ پڑے اور تم وہاں موجود ہو تو راه فرار اختیار کرتے ہوئے وہاں سے نقل مکانی نہ کرو۔ ”چنانچہ حضرت عمر بن الخطاب مقام سرگ سے واپس آگئے۔

ابن شہاب سالم بن عبد اللہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب، حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کی حدیث سن کر واپس ہوئے تھے۔

[6974] حضرت سعد بن ابی و قاصؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے طاعون کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ”یہ ایک عذاب ہے جس کے ذریعے بعض امتوں کو عذاب دیا گیا تھا۔ اس کے بعد اس کا کچھ حصہ باقی رہ گیا تھا جو کبھی آتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے۔ جو کوئی کسی سرز میں میں اس کے پھیلنے کے متعلق سنے تو وہاں نہ جائے، لیکن اگر کوئی کسی مقام پر ہو اور وہاں یہ دبا پھوٹ پڑے تو وہاں سے بھانگنے کی کوشش نہ کرے۔“

وَعَنْ أَبْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَالِمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ إِنَّمَا اُنْصَرَفَ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

٦٩٧٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْوَجَعَ فَقَالَ: «رِجْزٌ أَوْ عَذَابٌ عَذَابٌ بِهِ بَعْضُ الْأُمَمِ ثُمَّ يَتَبَيَّنُ مِنْهُ بِقِيَةٍ فَيُذَهَّبُ الْمَرَأَةُ وَيَأْتِيُ الْأُخْرَى، فَمَنْ سَمِعَ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا يُقْدِمَنَّ عَلَيْهِ، وَمَنْ كَانَ بِأَرْضٍ وَقَعَ بِهَا فَلَا يَخْرُجُ فِرَارًا مَنْهُ». [راجع: ۳۴۷۳]

فائدہ: اللہ کی تقدیر تو واقع ہو کر رہتی ہے، پھر وہی امراض سے احتیاطی تدابیر کے کیا معنی؟ کہ وہاں سے مت نکلو جہاں دبا پھیلی ہو اور وہاں مت جاؤ جہاں دبا پھیلی ہو! اس کا بہترین جواب حضرت عمر بن الخطابؓ نے دیا تھا۔ جب ان سے حضرت عبیدہ بن جراحؓ نے کہا: امیر المؤمنین! کیا آپ اللہ کی تقدیر سے فرار ہونا چاہتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر ہی کی طرف فرار ہوتے ہیں۔ اگر تم ایسی وادی میں پڑا اور جہاں سر بزر اور خشک علاقہ ہو، اگر سر بزر علاقے میں اپنے اونٹ چڑا تو یہ اللہ کی تقدیر ہے اور اگر خشک علاقے میں اونٹ چرس تو بھی اللہ کی تقدیر ہے۔¹

(١٤) بَابُ : فِي الْهِبَةِ وَالشُّفْعَةِ

بعض لوگوں نے کہا ہے: اگر کسی نے ایک ہزار یا اس سے زیادہ درہم کسی دوسرے کو بہہ کیے حتیٰ کہ وہ اس کے

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنْ وَهَبَ هِبَةً أَلْفَ دِرْهَمٍ أَوْ أَكْثَرَ حَتَّىٰ مَكَثَ عِنْدَهُ سِينَينَ وَاحْتَالَ

¹ صحیح البخاری، الطب، حدیث: 5729.

پاس کئی سال رہے، پھر ان میں اس طرح حیلہ کیا کہ بہہ کرنے والے نے وہ درہم اس سے والبیں لے لیے تو ان دونوں میں سے کسی پر بھی زکاۃ واجب نہیں۔ ان حضرات نے بہہ کے معاملے میں رسول اللہ ﷺ کی کھلی خلافت کی ہے، مزید برآں انہوں نے زکاۃ بھی ساقط کر دی ہے۔

[6975] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”اپنے بہہ کو واپس لینے والا اس کے کی طرح ہے جو اپنی قے کو خود چاٹ جاتا ہے۔ مارے لیے اس طرح کی بری مثال مناسب نہیں۔“

[6976] حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے شفعہ کا حق ہر اس چیز میں دیا ہے جو تقسیم نہ کی گئی ہو۔ جب حد بندی ہو جائے اور راستے الگ الگ کر دیے جائیں تو پھر شفعہ نہیں ہوتا۔

اس کے باوجود بعض لوگوں نے کہا ہے: شفعہ کا حق پڑوی اور ہمسائے کو بھی ہوتا ہے۔ پھر جس چیز (ہمسائے کے حق شفعہ) کو مضمون کیا تھا اسے خود ہمی باطل قرار دیا اور کہا کہ اگر کسی نے کوئی گھر خریدا، پھر اسے خطرہ محسوس ہوا کہ اس کا پڑوی شفعہ کی بنیاد پر اس سے گھر لے لے گا تو اسے چاہیے کہ وہ مکان کے سو حصوں میں سے پہلے ایک حصہ خرید لے، پھر باقی حصے خرید کرے۔ ایسی صورت میں پڑوی کو صرف پہلے خرید کردہ حصے میں شفعہ کا حق ہو گا۔ مکان کے باقی حصوں میں اسے حق شفعہ حاصل نہیں ہو گا۔ خریدار اس مکان کے متعلق اس قسم کا حلیہ کر سکتا ہے۔

فِي ذَلِكَ ثُمَّ رَجَعَ الْوَاهِبُ فِيهَا، فَلَا زَكَاءً عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا، فَخَالَفَ الرَّسُولَ فِي الْهِبَةِ وَأَسْقَطَ الزَّكَاءَ.

٦٩٧٥ - حَدَّثَنَا أَبُو تُعْمِيرٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «الْعَائِذُ فِي هِبَةِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْمَهِ ، لَيْسَ لَنَا مَثُلُ السَّوْءِ» .

[راجح: ۲۵۸۹]

٦٩٧٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا هَشَّامُ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مَعْمُرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلْمَةَ ، عَنْ جَابِرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : إِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسِمْ ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصَرَّفَتِ الظُّرُفُ فَلَا شُفْعَةَ . [راجح: ۲۲۱۳]

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ : الْشُّفْعَةُ لِلْجَوَارِ ، ثُمَّ عَمِدَ إِلَى مَا شَدَّدَهُ فَأَبْطَلَهُ ، وَقَالَ : إِنِّي أَشَرَّى دَارًا فَخَافَ أَنْ يَأْخُذَهَا الْجَارُ بِالشُّفْعَةِ فَأَشَرَّى سَهْمًا مِنْ مَائَةِ سَهْمٍ ، ثُمَّ أَشَرَّى الْبَاقِي ، وَكَانَ لِلْجَارِ الشُّفْعَةُ فِي السَّهْمِ الْأَوَّلِ وَلَا شُفْعَةُ لَهُ فِي بَاقِي الدَّارِ ، وَلَهُ أَنْ يَحْتَالَ فِي ذَلِكَ .

[6977] حضرت عمرہ بن شرید سے روایت ہے، انہوں نے کہا: حضرت مسور بن مخرمہ رض آئے اور انہوں نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا، پھر میں ان کے ساتھ حضرت سعد بن مالک کے پاس گیا۔ (وہاں) ابو رافع نے حضرت مسور سے کہا: کیا تم حضرت سعد رض سے میری سفارش نہیں کرتے کہ وہ میرا مکان خرید لیں جو میری حولی میں ہے؟ انہوں نے کہا: میں تو چار سو درهم سے زیادہ نہیں دوں گا اور وہ بھی قسطوں میں ادا کروں گا۔ ابو رافع نے کہا: مجھے تو اس کے پانچ سو نقدل رہے تھے لیکن میں نے انکار کر دیا۔ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہ سنا ہوتا: ”ہمسایہ اپنے قرب کے باعث زیادہ حق دار ہے۔“ تو میں تحسیں یہ مکان فروخت نہ کرتا یا تجھے نہ دیتا۔

(راوی کہتا ہے کہ) میں نے سفیان بن عینہ سے پوچھا کہ معمر نے تو اس طرح بیان نہیں کیا۔ سفیان نے کہا: لیکن مجھے تو ابراہیم بن مسروہ نے یہ حدیث اسی طرح لقل کی ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں: جب کوئی اپنا مکان فروخت کرنے کا ارادہ کرے تو اس کے لیے جائز ہے کہ وہ حیله کرے اور حق شفعت کو غیر موثر کرے۔ وہ اس طرح کہ بیچنے والا، خریدار کو وہ مکان ہبہ کر دے اور اس کی حد بندی کر کے اس کے حوالے کر دے۔ پھر خریدار، اس ہبہ کے معاوضے میں مالک کو ایک ہزار بطور معاوضہ ادا کر دے اس طرح شفعت کرنے والے کو اس میں شفعت کرنے کا حق نہیں رہے گا۔

[6978] حضرت ابو رافع رض سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن مالک رض نے ان کے ایک مکان کی چار سو هفتالی قیمت لگائی۔ انہوں نے کہا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ نہ سنا ہوتا کہ ”ہمسایہ اپنی ہمسائیگی کی وجہ سے زیادہ

۶۹۷۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الشَّرِيدَ قَالَ: جَاءَ الْمُسَوْرُ بْنُ مَعْرِمَةَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى مَكْبِيٍ فَانطَلَقَتْ مَعَهُ إِلَى سَعْدٍ، فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ لِلْمُسَوْرِ: أَلَا تَأْمُرُ هَذَا أَنْ يَشْتَرِي مِنِّي مَا يَبْتَغِي الَّذِي فِي دَارِي؟ فَقَالَ: لَا أَرِيدُهُ عَلَى أَرْبَعِمَائِةِ، إِنَّمَا مُقْطَعَةٌ وَإِنَّمَا مُنْجَمَةٌ، قَالَ: أُغْطِيْتُ خَمْسَمَائِةً نَقْدًا فَمَنَعْتُهُ، وَلَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: «الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقِيَّهٖ» مَا بِعْتُكُمْ أَوْ قَالَ: مَا أَغْطَيْتُكُمْ.

فُلْتُ لِسُفْيَانَ: إِنَّ مَعْمَرًا لَمْ يَقُلْ هَكَذَا، قَالَ: لَكِنَّهُ قَالَهُ لِي هَكَذَا۔ [راجح: ۲۲۵۸]

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِذَا أَرَادَ أَنْ يَبْيَعَ الشُّفْعَةَ فَلَمْ يَحْتَالْ حَتَّى يُنْظَلَ الشُّفْعَةَ، فَيَهُبُّ الْبَاعِثُ لِلْمُشْتَرِي الدَّارَ وَيَحْدُثُهَا وَيَدْفَعُهَا إِلَيْهِ، وَيَعْوَضُهُ الْمُشْتَرِي أَلْفَ دِرْهَمٍ، فَلَا يَكُونُ لِلْسَّفِيعِ فِيهَا شُفْعَةٌ۔

۶۹۷۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرَو بْنِ الشَّرِيدَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ: أَنَّ سَعْدًا سَاؤَةً يَبْتَغِي بِأَرْبَعِمَائِةِ مِنْقَالٍ، فَقَالَ: لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ

حق دار ہے، تو میں یہ مکان تھیس نہ دیتا۔

رسول اللہ ﷺ یقُولُ: «الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ لَمَا أَغْطَيْتُكُمْ». [راجع: ۲۲۵۸]

(اس کے باوجود) بعض لوگ کہتے ہیں: اگر کسی نے مکان کا کچھ حصہ خریدا اور وہ چاہتا ہے کہ حق شفعت کو باطل کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے نابالغ بیٹے کو بہر کر دے، اس صورت میں نابالغ پر قسم نہیں ہوگی۔

باب: ۱۵- عامل کا تحفہ لینے کے لیے حیلہ کرنا

[6979] حضرت ابو حمید ساعدی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو بنی سلیم کے صدقات وصول کرنے کے لیے عامل بنایا ہے ابن تیہ کہا جاتا تھا۔ جب وہ صدقات لے کر واپس آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے حساب کتاب لیا۔ اس نے کہا: یہ تمہارا مال ہے اور یہ (میرا) ہدیہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تو سچا ہے تو اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہ بیخا رہا، وہیں یہ تھاں تیرے پاس آجائے۔“ اس کے بعد آپ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا، اللہ کی حمد و شکر کے بعد فرمایا: ”اما بعد اسیں تم میں سے کسی کو اس کام پر عامل بناتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے میرے پر کر دیا ہے، پھر وہ شخص میرے پاس آ کر کہتا ہے: یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ وہ اپنے والدین کے گھر کیوں نہیں بیخا رہتا تاکہ وہیں اسے ہدایا جائیں؟ اللہ کی قسم! تم میں سے جو بھی حق کے بغیر کوئی چیز لے گا، وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس چیز کو اٹھائے ہوئے ہو گا۔ میں تم میں سے ہر اس شخص کو بیچاں لوں گا جو اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ وہ اونٹ اٹھائے ہوئے ہو گا جو بلبارہا ہو گایا گائے اٹھائے ہوئے ہو گا جو اپنی آواز نکال رہی ہو گی یا

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: إِنَّ اشْتَرَى نَصِيبَ دَارِ فَأَرَادَ أَنْ يُبْطِلَ الشُّفْعَةَ وَهَبَ مَا اشْتَرَاهُ لِأَبْنَى الصَّغِيرِ، وَلَا يَكُونُ عَلَيْهِ يَوْمَنْ.

(۱۵) بَابُ الْخِتَالِ الْعَامِلِ لِبَهْدِيِّ لَهُ

۶۹۷۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الدِّينِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ: أَسْتَعْمَلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنَ الْمُثِيَّ، فَلَمَّا جَاءَ حَاسِبَهُ قَالَ: هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَهَلَا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأَمْكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا؟» ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ! فَإِنِّي أَسْتَعْمَلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَأَنِّي اللَّهُ فِي أَنْتِي فَيَقُولُ: هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّهُ أَهْدَيْتُ لَيِّ، أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأَمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ؟ وَاللَّهُ أَلَا يَأْخُذُ أَحَدًا مِنْكُمْ شَيْئًا بِعِيرَ حَمَّهِ إِلَّا لِقَنِيَ اللَّهُ بِحَمْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَلَا عَرِفَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ لِقَنِيَ اللَّهُ بِحَمْلِ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءً، أَوْ بَقَرَةً لَهَا حُوَارٌ، أَوْ شَاءَ تَبَعَّرًا، ثُمَّ رَفَعَ يَدِيهِ حَتَّى رُؤْيَ بِيَاضِ إِبْطِهِ، يَقُولُ: «اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ؟» بَصَرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أَذْنِي. [راجع: ۹۲۵]

بکری اٹھائے ہوئے ہوگا جو میسر ہی ہوگی۔“ پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔ پھر آپ نے فرمایا: ”اے اللہ! میں نے تیرا حکم لوگوں تک پہنچا دیا ہے؟“ راوی کہتا ہے: یہ مظہر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور میرے کانوں نے ان باقتوں کو سناء۔

[6980] حضرت ابو رافع رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”پڑوی اپنی ہمسائیگی کی وجہ سے زیادہ حق دار ہے۔“

۶۹۸۰ - حَدَّثَنَا أُبُو نُعَيْمٌ : حَدَّثَنَا سُفيَّانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ عُمَرِ وَبْنِ الشَّرِيدَ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ : قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ : «الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقْبِهِ» . [راجع: ۲۲۵۸]

(اس کے باوجود بعض لوگوں نے کہا ہے: اگر کسی نے میں ہزار درہم میں مکان خریدا تو (اسقطاط حق شفہ کے لیے) حیلہ کرنے میں کوئی قباحت نہیں کہ میں ہزار درہم کا سودا کرے لے، پھر مکان کے مالک کو نو ہزار نو سو نانوے درہم تقدیم دے اور میں ہزار میں سے باقی (وہ ہزار ایک) درہم کے عوض اسے ایک دینار دے۔ اس صورت میں اگر شفہ کرنے والا اس مکان کو لینا چاہے گا تو اسے میں ہزار ہی میں لینا ہوگا ورنہ اسے مکان کے سلسلے میں کوئی اختیار نہیں ہوگا۔ پھر اگر مکان کا کوئی اور حق دار نکل آیا تو خریدار، فروخت کرنے والے سے وہی رقم واپس لے گا جو اس نے دی ہے اور وہ نو ہزار نو سو نانوے درہم اور ایک دینار ہے کیونکہ اس گھر کا جب اور کوئی حق دار نکل آیا تو یعنی صرف جو دینار کے متعلق ہوئی تھی ختم ہو گئی۔ اور اگر اس گھر میں کوئی عیوب ثابت ہوا اور اس کا کوئی دوسرا حق دار نہ نکلا تو وہ اسے میں ہزار درہم کے عوض واپس کرے گا۔

ابو عبد اللہ امام بخاری رض کہتے ہیں: ان لوگوں نے مسلمانوں کے درمیان مکروہ فریب کو جائز رکھا، حالانکہ نبی

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ : إِنَّ اشْتَرَى دَارًا بِعِشْرِينَ الْفَ دِرْهَمَ فَلَا يَأْسَ أَنْ يَعْتَدَ حَتَّى يَشْتَرِيَ الدَّارَ بِعِشْرِينَ الْفَ دِرْهَمَ وَيَنْقُذَهُ تِسْعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَتِسْعَمِائَةَ دِرْهَمٍ وَتِسْعَةَ وَسِعِينَ ، وَيَنْقُذَهُ دِينَارًا بِمَا يَقِيَ مِنَ الْعِشْرِينَ الْفَ ، فَإِنَّ طَلَبَ الشَّفِيعَ أَحَدُهَا بِعِشْرِينَ الْفَ دِرْهَمٍ وَإِلَّا فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَى الدَّارِ ، فَإِنَّ اسْتِحْقَاقَ الدَّارِ رَجَعَ الْمُشْتَرِي عَلَى الْبَاعِثِ بِمَا دَفَعَ إِلَيْهِ وَهُوَ تِسْعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَتِسْعَمِائَةَ وَتِسْعَةَ وَسِعِينَ دِرْهَمًا وَدِينَارًا ، لِأَنَّ الْبَيْعَ حِينَ اسْتُحْقِقَ الْنَّقْضَ الصَّرْفُ فِي الدَّارِ ، فَإِنْ وَجَدَ بِهِذِهِ الدَّارِ عِيشَا وَلَمْ يُسْتَحْقَقْ فَإِنَّهُ يَرُدُّهَا عَلَيْهِ بِعِشْرِينَ الْفَ .

قَالَ : فَأَجَازَ هَذَا الْجِدَاعَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ : «بَيْعُ الْمُسْلِمِ لَا دَاءَ وَلَا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ”ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کی خرید فروخت میں کوئی عیب، خباشت اور آفت نہیں ہونی چاہیے۔“

[6981] حضرت عمر بن شرید سے روایت ہے کہ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو ایک گھر چار سو مثقال میں فروخت کیا اور فرمایا: اگر میں نے نبی ﷺ سے یہ بات نہ سکنی ہوتی کہ ”پڑوی ہمسائیگی کا زیادہ حق دار ہے، تو میں آپ کو یہ گھر فروخت نہ کرتا۔“

حیلوں کا بیان
جِبْتَهُ وَلَا غَائِلَةً۔

٦٩٨١ - حَدَّثَنَا مُسْتَدْدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْشَّرِيدِ: أَنَّ أَبَا رَافِعَ سَأَوْمَ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ بَيْتًا بِأَرْبَعِمَائِةِ مِثْقَالٍ، قَالَ: وَقَالَ: لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقِيهِ» مَا أُعْطَيْتُكَ . [راجعاً. ۲۲۵۸]



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

٩١- كِتابُ التَّغْيِيرِ

خوابوں کی تعبیر کا بیان

باب: ۱- رسول اللہ ﷺ پر وحی کا آغاز سے خواب
سے ہوا

(۱) بَابٌ : أَوْلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحةُ

6982] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ پر وحی کا آغاز بحالت نیند سے خواب کے ذریعے سے ہوا۔ آپ ﷺ جو خواب بھی دیکھتے وہ صحیح روشی کی طرح سامنے آ جاتا۔ آپ غار حراء میں تشریف لاتے اور اس میں تہا پندراتیں عبادت کرتے۔ ان چند راتوں کا تو شہ بھی ساتھ لاتے۔ پھر جب حضرت خدیجہؓ سے کہا گیا کہ پاس والپیں تشریف لے جاتے تو وہ اتنا ہی تو شہ آپ کے سامنے آگیا کہ دیتیں حتیٰ کہ اچانک آپ کے پاس قن آگیا جبکہ آپ غار حراء میں تھے، چنانچہ اس میں فرشتہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: پڑھیے۔ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ”میں پڑھا ہو انہیں ہوں۔ آخر اس نے مجھے پکڑ لیا اور زور سے دبایا جس کی وجہ سے مجھے بہت تکلیف ہوئی، پھر اس نے مجھے چھوڑ کر کہا: پڑھیے۔ میں نے کہا: میں پڑھا ہو انہیں ہوں۔ پھر اس نے اس طرح دبایا کہ میں بے قابو ہو گیا۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا: پڑھیے! میں نے کہا: میں پڑھا ہو انہیں

٦٩٨٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكْرٍ : حَدَّثَنَا الْيَتْمَ
عَنْ عُمَيْلٍ ، عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ . وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ
أَبْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَاقِ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ :
قَالَ الرَّزْهَرِيُّ : فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : أَوْلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحةُ فِي النَّوْمِ ،
فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْهُ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ،
فَكَانَ يَأْتِي حِرَاءَ فَيَتَحَثَّثُ فِيهِ - وَهُوَ التَّعْبُدُ -
اللَّيَالِيَ دَوَابِ الْعَدَدِ ، وَيَتَرَوَدُ لِذِلِّكَ ثُمَّ يَرْجِعُ
إِلَى حَدِيْجَةَ فَتَرَوَدُ لِمِثْلِهَا حَتَّى فَجِعَةُ الْحَقِّ
وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءِ ، فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فِيهِ فَقَالَ :
اَفْرَأَ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : « مَا أَنَا بِقَارِئٍ ،
فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِي الْجُهْدُ ، ثُمَّ
أَرْسَلَنِي فَقَالَ : اَفْرَأَ ، فَقُلْتُ : مَا أَنَا بِقَارِئٍ ،
فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِي الْجُهْدُ ،

ہوں تو اس نے مجھے تیرسی مرتبہ پکڑا اور خوب دبایا یہاں تک کہ میں نے بے حد تکلیف محسوس کی۔ آخر چھوڑ کر اس نے مجھے سے کہا: اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا کیا تھی کہ مالکِ یَعْلَمْ تک پہنچا۔ آپ ﷺ ان آیات کو ساتھ لے کر وہاں سے واپس آئے، اس وقت آپ کی گروں اور کندھے کے درمیان کا گوشت حرکت کر رہا تھا تھی کہ حضرت خدیجہؓ کے ہاں تشریف لے گئے اور فرمایا: ”مجھے چادر اور ٹھاڑو۔ مجھے چادر اور ٹھاڑو۔“ انہوں نے آپ کو چادر میں لپیٹ دیا، پھر جب آپ کا خوف وہ راس دور ہوا تو آپ نے فرمایا: ”خدیجہ! میرا حال کیا ہو گیا ہے؟“ پھر آپ نے اپنی سرگزشت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ”مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے۔“ حضرت خدیجہؓ نے کہا: اللہ کی قسم! ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا، آپ شادوں ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوائیں کرے گا کیونکہ آپ تو صدر جی کرتے ہیں، کچی بات کرتے ہیں، ناداروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، مہماں نوازی کرتے ہیں اور حق کی راہ میں آنے والی صیبوں میں مدد کرتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت خدیجہؓ آپ کو ورقہ بن نوافل بن عبد بن عبدالعزیز بن قصی کے پاس لا میں جو ان کے پیچا زاد تھے اور وہ زمانہ جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے اور وہ عربی لکھ لیتے تھے، اور اللہ کی توفیق سے وہ عربی میں انجیل کا ترجمہ لکھا کرتے تھے، نیز وہ اس وقت بہت بوڑھے ہو چکے تھے تھی کہ ان کی بیانی بھی جاتی رہی تھی۔ ان سے حضرت خدیجہؓ نے کہا: برادرِ میرا! اپنے سُبْحَانَ کی بات نگور سے سنیں۔ ورقہ نے پوچھا: سُبْحَانَ! تم کیا دیکھتے ہو؟ نبی ﷺ نے جو دیکھا تھا اسے ذکر کر دیا۔ ورقہ نے سن کر کہا: یہ تو وہی ناموس ہے جو حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوا تھا۔ کاش! میں ایام نبوت میں نوجوان ہوتا اور زندہ رہتا جب تحسین تھماری

ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: أَفْرَا، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِيءٍ، فَأَخْذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِي الْجَهَدُ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: «أَفْرَا إِلَيْهِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ» حَتَّى بَلَغَ «مَا لَرْبِّي»، (العلق: ۱-۵) فَرَجَعَ بَهَا تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى حَدِيجَةَ فَقَالَ: «زَمْلُونِي زَمْلُونِي»، فَزَمَلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ: «يَا حَدِيجَةُ! مَا لَيْ؟» وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرُ وَقَالَ: «قَدْ حَشِيشَتْ عَلَيَّ» فَقَالَتْ لَهُ: كَلَّا أَبْشِرُ. فَوَاللَّهِ! لَا يُخْزِيَكَ اللَّهُ أَبْدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّاجِمَ وَتَضْدُدُ الْحَدِيثَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الصَّيْفَ، وَتَعْبِينَ عَلَى نَوَابِ الْحَقِّ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ بِهِ حَدِيجَةَ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةُ بْنُ نَوَافِلِ بْنِ أَسَدٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ فَضْيَّ - وَهُوَ ابْنُ عَمِ حَدِيجَةَ أَخُو أَيْهَا وَكَانَ امْرًا تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ، فَيَكْتُبُ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنِ الْإِنْجِيلِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا فَذَعْمِي - فَقَالَتْ لَهُ حَدِيجَةُ: أَيِ ابْنُ عَمِ! إِسْمَاعِيلُ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ، فَقَالَ وَرَقَةُ: ابْنُ أَخِي! مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَا رَأَى، فَقَالَ وَرَقَةُ: هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى، يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا أَكُونُ حَيَا حِينَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَوَ مُخْرِجِي هُمْ؟» فَقَالَ وَرَقَةُ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِي، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرُكَ نَصْرًا مُؤْزِراً، ثُمَّ لَمْ يَنْتَزِبْ وَرَقَةُ أَنْ تُؤْفَى وَقَاتِرُ الْوَحْيِ فَتَرَهُ حَزِنَ النَّبِيُّ ﷺ فِيمَا بَلَغَنَا

قوم یہاں سے نکال دے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا یہ مجھے یہاں سے نکال دیں گے؟“ ورقہ نے کہا: ہاں، جب بھی آپ جیسا کوئی پیغام لے کر آیا تو اس کے ساتھ دشمنی کی گئی۔ اور اگر میں نے تمہارے وہ دن پا لیے تو میں تمہاری بھرپور مدد کروں گا۔ لیکن کچھ ہی دنوں بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد وہی کا سلسلہ بھی منقطع ہو گیا۔ (رواہ کہتا ہے کہ) ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ نبی ﷺ کو اس وجہ سے اس قدر غم تھا کہ آپ نے کئی مرتبہ پہاڑ کی بلند چوٹی سے خود کو گرا دینا چاہا لیکن جب بھی آپ کسی پہاڑ کی چوٹی پر چڑھتے تاکہ اس پر سے خود کو گرا دیں تو حضرت جبریل علیہ السلام نمودار ہو کر فرماتے: یا محمد! یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں، اس سے آپ ﷺ کو سکون ملتا اور واپس آجاتے، لیکن جب سلسلہ وہی زیادہ دنوں تک رکارہا تو ایک مرتبہ آپ نے دوبارہ ایسا ارادہ کیا۔ جب آپ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھے تو حضرت جبریل علیہ السلام سامنے آئے اور انہوں نے آپ ﷺ سے اسی طرح کی بات پھر کہی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فالق الاصباح سے مراد ہے: دن کے وقت سورج کی روشنی اور رات کے وقت چاند کی روشنی۔

باب: 2- نیک لوگوں کے خواب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بِلَا شَهِيدٍ اللَّهُعَالِيٌّ نَّے اپنے رسول کا خواب چاکر دکھایا، ایک حقیقت تھی کہ تم ان شاء اللہ مسجد حرام میں اسکن کے ساتھ داخل ہو گے..... ایک قریبی فتح تھیں عطا فرمادی۔“

[6983] حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ

حُزْنًا عَذَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْنَ يَتَرَدُّى مِنْ رُؤُسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ، فَكُلَّمَا أُوفِيَ بِذِرْوَةِ جَبَلِ لَكَيْنَ يُلْقَيَ مِنْهُ نَفْسَهُ تَبَدُّى لَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ حَقًّا، فَيَسْكُنُ لِذِلِّكَ جَاسِهُ وَتَقْرُ نَفْسَهُ فَيَرْجِعُ، فَإِذَا طَالَتْ عَلَيْهِ فَتْرَةُ الْوَحْيِ، عَذَا لِمِثْلِ ذَلِكَ، فَإِذَا أُوفِيَ بِذِرْوَةِ جَبَلِ تَبَدُّى لَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ . [راجع: ۲]

وقال ابن عباس: «فالق الإضباج»: [الأنعام: ۹۶] ضوء الشمس بالنهار، وضوء القمر بالليل.

(۲) باب رُؤيا الصالحين

وقوله تعالى: «لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُرَسُولُهُ أَرْءَيَا بِالْحَقِّ لِتَدْخُلَنَ الْمَسِيْدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَمْنِيْنَ» إلى قوله: «فَتَحَمَّا فَرِيْبَ» [الفتح: ۲۷].

6983 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ ،

خوابوں کی تعبیر کا بیان

ﷺ نے فرمایا: ”کسی نیک آدمی کا اچھا خواب نبوت کا چھپا لیسوں حصہ ہوتا ہے۔“

عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّأْيِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِيَّئَةِ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النَّبُوَّةِ». [انظر: ۱۹۹۴]

باب: 3- خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے

[6984] حضرت ابو قادہ ۃدری سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”چے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے دکھائے جاتے ہیں۔“

(۳) بابُ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ

۶۹۸۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا زُهْرَيْ: حَدَّثَنَا يَحْيَى - هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ - قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا فَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ، وَالْحَلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ». [راجع: ۳۲۹۲]

[6985] حضرت ابو سعید خدری ۃدری سے روایت ہے، انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سن: ”جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے ہے وہ پسند کرتا ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے، لہذا وہ اس وقت اللہ کی حمد و شکر کرے اور اسے کسی سے بیان کرے۔ اور اگر اس کے برعکس کوئی ایسا خواب دیکھے ہے وہ ناپسند کرتا ہو تو یہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، لہذا وہ اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگئے اور کسی سے اس خواب کا ذکر نہ کرے، اس طرح یہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔“

۶۹۸۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الْبَلْيُثُ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللَّهِ، فَلَيَحْمِدِ اللَّهَ عَلَيْهَا وَلَيُحَدِّثْ بِهَا وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلَيَسْتَعْدِ مِنْ شَرَّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ». [انظر: ۷۰۴۵، ۶۹۸۹]

باب: 4- اچھا خواب نبوت کا چھپا لیسوں حصہ ہے

(۴) بابُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةِ جُزْءٌ مِّنْ سِيَّئَةِ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النَّبُوَّةِ

[6986] حضرت ابو قادہ ۃدری سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور برے خواب شیطان کی دراندازی

۶۹۸۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ - وَأَنَّهُ عَلَيْهِ خَيْرٌ، لَقِيَتُهُ بِالْيَمَامَةِ - عَنْ أَبِيهِ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ

أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ، وَالْحَلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَعْوَذْ مِنْهُ وَلَا يُصْنَعْ عَنْ شَمَائِلِهِ فَإِنَّهَا لَا تَنْصُرُهُ». [راجع: ۳۲۹۲]

ایک روایت میں عبداللہ بن ابو قاتاہ اپنے باپ ابو قاتاہؓ سے، وہ نبی ﷺ سے یہ حدیث اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

[6987] حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”مؤمن کا خواب نبوت کے چھیالیں حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔“

یہ روایت ثابت، حمید، اسماعیل بن عبد اللہ اور حضرت شعیب نے حضرت انسؓ سے، انہوں نے نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔

[6988] حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مؤمن کا خواب نبوت کے چھیالیں حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔“

[6989] حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سن: ”اچھا خواب نبوت کے چھیالیں حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔“

وَعَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

۶۹۸۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِيتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ».

رَوَاهُ ثَابِتٌ وَحَمِيدٌ وَإِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَشُعَيْبٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۶۹۸۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَرَعَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ». [انظر: ۷۰۱۷]

۶۹۸۹ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَأَوْرِيُّ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ». [راجع: ۷۰۱۷]

[6985]

خوابوں کی تعمیر کا بیان

فائدہ: حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ نبوت کے ختم ہونے کے بعد یہ دعویٰ کرنا کہ نبوت کے کچھ اجزاً بھی باقی ہیں بہت مشکل امر ہے، اس لیے مذکورہ حدیث کی تعریف میں مندرجہ ذیل توجیہات کی گئی ہیں: ۱۔ اگر بھی خواب دیکھتا ہے تو حقیقی طور پر نبوت کا جز ہے اور اگر کوئی امتی اچھا خواب دیکھتا ہے تو اس کے مجازی معنی مراد ہوں گے۔ ۲۔ اس سے مراد حضرات انبیاء ﷺ کے خوابوں کے موافق خواب دیکھتا ہے۔ یہ مراد نہیں کہ نبوت کا کوئی حصہ باقی ہے۔ ۳۔ اچھا خواب علم نبوت کا حصہ ہے، نبوت کا جز نہیں کیونکہ علم نبوت تو قیامت تک باقی رہے گا۔ ۴۔ پسندیدہ اور سچا خواب صداقت کے اعتبار سے نبوت سے مشاہدہ رکھتا ہے۔ ۵۔ کچھ حضرات نے اس کی توجیہ بائیں طور پر بیان کی ہے کہ وحی کی ابتداء سے رسول اللہ ﷺ کی وفات تک تین سال کی مدت ہے، ان میں تیرہ سال مکمل مکرمہ میں اور دس سال مدینہ منورہ میں وحی نازل ہوتی رہی اور ابتدائی زمانہ نبوت میں چھ ماہ تک خواب میں وحی نازل ہوتی رہی۔ یہ نصف سال ہے۔ اس طرح تین سال کا نصف چھ ماہیں ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے اچھے خواب کو نبوت کا چھ ماہیں سوال حصہ فرار دیا گیا ہے۔ وَاللَّهُ أَعْلَمْ۔

باب: ۵-مبشرات کا بیان

[6990] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سن: ”نبوت میں سے اب صرف مبشرات باقی رہ گئی ہیں۔“ صحابہ کرام نے پوچھا: مبشرات سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ”(مبشرات) اتنے خواب ہیں۔“

(۵) باب المُبَشِّرات

۶۹۹۰ - حَدَّثَنِي أَبُو الْيَمَانُ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسِيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: «لَمْ يَقِنْ مِنَ النَّبُوَةِ إِلَّا الْمُبَشِّراتُ»، قَالُوا: وَمَا الْمُبَشِّراتُ؟ قَالَ: «الرُّؤْيَا الصَّالِحةُ».

باب: 6-حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جب یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا تھا: ابا جان! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گیارہ ستارے، سورج اور چاند مجھے سجدہ کر رہے ہیں..... سب کچھ جانے والا کمال حکمت والا ہے۔“

(۶) باب رُؤْيَا يُوسُفَ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: «إِذَا قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَكْأَبْتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْنَكًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَيِّدِنِي» إِلَى قَوْلِهِ «عَلِيِّمٌ حَكِيمٌ» [یوسف: ۶-۴]

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: «يَكْأَبْتَ هَذَا تَأْوِيلُ دُمْبَنِي مِنْ قَبْلِ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّ حَقًا» إِلَى قَوْلِهِ «وَالْحَقِيقَ يَالْحَقِيقَ يَالْحَقِيقَ» [یوسف: ۱۰۰-۱۰۱]

فتح الباری: 455/12

نیک لوگوں میں شامل کر لے۔“ تک۔

ابو عبد اللہ (امام بخاری) رضی اللہ عنہ اور حافظ عاصم عینی ہیں۔ اور بدء اور بادئ سے ہے کے معنی جنگل اور دیہات ہیں۔

باب: 7۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خواب کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”پھر جب وہ (بیٹا) ان کے ہمراہ دوز و ہوپ کی عمر کو پہنچ گیا..... ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح صد دیتے ہیں۔“

مجاہد نے کہا: اسلما کے معنی ہیں: دونوں اس حکم کے سامنے جگ گئے جو انھیں دیا گیا تھا۔ تَلَهُ کے معنی ہیں: انہوں نے اس کی پیشانی زمین پر رکھی، یعنی اسے اوندوہا لشادیا۔

باب: 8۔ خواب پر اتفاق، یعنی ایک ہی خواب کی آدمی دیکھیں

6991 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں کو خواب میں شب قدر سات آخری تاریخوں میں دکھائی گئی جبکہ کچھ لوگوں کو دکھائی نہیں کہ وہ آخری دس تاریخوں میں ہوگی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم اسے آخری سات تاریخوں میں تلاش کرو۔“

باب: 9۔ قیدیوں، فسادیوں اور مشرکین کے خواب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ دو اور نوجوان بھی قید خانے میں داخل ہوئے..... تم اپنے مالک

قالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: فَاطِرٌ وَالْبَدِيعُ وَالْمُبْدِعُ وَالْبَارِيُّ وَالْحَالِقُ وَاجْدُ، مِنَ الْبُدُوءِ وَبَادِيهِ.

(7) باب رُؤيا إبراهيم

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: «فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيٍ» إِلَى قَوْلِهِ: «بَنِيَ الْمُحْسِنِينَ» [الصافات: ۱۰۵-۱۰۲]

قالَ مُجَاهِدٌ: أَسْلَمَا: سَلَّمَا مَا أُمِرَّ بِهِ وَتَلَهُ: وَضَعَ وَجْهَهُ بِالْأَرْضِ.

(8) باب التواتر على الرؤيا

6991 - حَدَثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَثَنَا الْيَثْرَى عَنْ عُقَيْلٍ، عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أَنَاسًا أُرْوَوا لِيَنَةَ الْقُدْرِ فِي السَّعْيِ الْأُولَاءِ، وَأَنَّ أَنَاسًا أُرْوَهَا فِي الْعُشْرِ الْأَوَّلِيِّ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الْأَتْمِسُوهَا فِي السَّعْيِ الْأُولَاءِ». [راجع: ۱۱۵۸]

(9) باب رُؤيا أهل السُّجُونِ وَالْفَسَادِ وَالشُّرُكِ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: «وَدَخَلَ مَعَهُ الْسِّجْنَ فَتَبَيَّنَ إِلَى قَوْلِهِ: «أَرْجِعْ إِلَى رَبِّكَ»» [یوسف: ۳۶-۵۰]

کے پاس جاؤ۔“

حضرت فضیل نے اپنے بیکاروں میں سے کسی کو کہا: اے عبد اللہ! کیا متفرق رب بہتر ہیں یا ایک ہی اللہ جو سب پر غالب ہے؟ واد کر یہ لفظ دکر سے باب افعال ہے۔ اُمَّةٌ کے معنی ہیں: قرن، یعنی زمانہ۔ اسے اُمَّہ بھی پڑھا گیا ہے جس کے معنی ہیں: بھول۔

حضرت ابن عباس رض نے کہا: یعصرُونَ کے معنی ہیں: انکوں نچوڑیں گے اور تیل نکالیں گے۔ تخصیصُونَ کے معنی ہیں: جس کی تم حفاظت کرو گے۔

فائدہ: ان آیات سے خواب کے متعلق درج ذیل نکات اخذ کیے جاسکتے ہیں: ۱۔ قیدیوں، فسادیوں اور بے دین لوگوں کے خواب بھی بعض اوقات پچ اور قبل تعبیر ہوتے ہیں۔ ۲۔ کاروباری مصروفیات اور ذاتی رحمات کا خواب پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ ۳۔ خواب کی تعبیر کے لیے کسی نیک سیرت، بالا خلاق اور حجر پر کار آدمی کا انتخاب کرنا چاہیے جو ضرورت پر نے پر حفاظتی تدابیر بھی تنا سکے۔ ۴۔ خوابوں کی تعبیر بتانا بہترین ذریعہ تبلیغ ہے۔ رسول اللہ ﷺ بھی اس ذریعے کو استعمال کرتے تھے۔ ۵۔ جو خواب پر الگہ خیالات کی پیداوار ہوں وہ قابل تعبیر نہیں ہوتے لیکن یہ معلوم کرنے کے لیے گہری بصیرت کی ضرورت ہے۔ ۶۔ جس خواب کی تعبیر کے متعلق شرح صدر نہ ہو، اس کے متعلق جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیے بلکہ اس سے صاف صاف مفررت کر لی جائے۔

[6992] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں اتنے دن قید میں رہتا جتنے دن حضرت یوسف رض تھہرے رہے، پھر میرے پاس بلانے والا آتا تو میں اس کی دعوت کو فوراً قبول کر لیتا۔“

باب: ۱۰۔ جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا

وَقَالَ الْفَضِيلُ لِيَعْصِمِ الْأَئْمَاءِ: يَا عَبْدَ اللَّهِ! أَرْبَابُ مُتَقْرِفُونَ خَيْرٌ أَمْ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ؟ وَادْكُرْ: افْعَلَ، مِنْ ذَكْرِكُ، بَعْدَ أُمَّةً: قَرْنٍ، وَيُقْرَأُ: أَمَّهٗ: نَشْيَانٍ.

وَقَالَ أَبْنُ عَبَّاسٍ: يَعْصِرُونَ الْأَغْنَىَبَ وَالدَّهْنَ. تُحْصِسُونَ: تَحْرُسُونَ.

۶۹۹۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَسْمَاءَ: حَدَّثَنَا جُوبِرِيَّةُ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَبِّبِ وَأَبَا عَبْدِ الْحَمْرَاءَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «لَوْلَيْتُ فِي السَّجْنِ مَا لَيْتَ يُوشِفُنِّمْ أَتَانِي الدَّاعِي لِأَجْبَتِهِ». [راجع: ۲۳۷۲]

(۱۰) بَابُ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْمَنَامِ

[6993] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا: ”جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو (کسی دن) وہ مجھے بیداری

۶۹۹۳ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونَسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: «مَنْ

رَأَنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ، وَلَا يَتَمَثَّلُ كُرْكَلَةً
مِنْ بَحْرِي دِيكَبَ لَهُ گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں
کر سکتا۔“

ابو عبد اللہ (امام جخاری رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ ابن سیرین
نے بیان کیا: جب کوئی شخص آپ ﷺ کو آپ کی اپنی اصلی
صورت میں دیکھے۔

[6994] حضرت انس بن مالک سے روایت ہے، انہوں نے
کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے مجھے خواب میں
دیکھا تو اس نے واقعی مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری
صورت اختیار نہیں کر سکتا اور من کا خواب نبوت کے
چھیا لیں حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔“

[6995] حضرت ابو قادہ بن سعید سے روایت ہے، انہوں
نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”اپنے خواب اللہ کی طرف سے
ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہیں، لہذا
جو شخص کوئی برآخواب دیکھے تو وہ بائیں جانب تین مرتبہ تھوک
دے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے، اس طرح یہ
خواب اس کے لیے نقصان دہ نہیں ہو گا۔ اور شیطان کبھی
میری شکل میں نہیں آ سکتا۔“

[6996] حضرت ابو قادہ بن سعید سے روایت ہے، انہوں
نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے مجھے دیکھا اس نے
حق دیکھا۔“

زبیدی کی زہری سے روایت کرنے میں یونس اور زہری
کے سنتیجے نے متاثر ہی ہے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ ابْنُ سَيِّدِنَا: إِذَا رَأَاهُ
فِي صُورَتِهِ. [راجع: ۱۱۰]

٦٩٩٤ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ
أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فِي الشَّيْطَانَ لَا
يَتَمَثَّلُ بِي، وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سَيِّةِ
وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ». [راجع: ۶۹۸۳]

٦٩٩٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا النَّبِيُّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي فَتَادَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:
«الرُّؤْيَا الصَّالِحةُ مِنَ اللَّهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ
الشَّيْطَانِ، فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفِقْهُ عَنْ
شَيْمَالِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا لَا
تَضُرُّهُ، وَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَرَاءَى بِي». [راجع:
٣٢٩٢]

٦٩٩٦ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَلَبِيٍّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
ابْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنِي الرُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ: قَالَ
أَبُو سَلَمَةَ: قَالَ أَبُو فَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ
النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ».

تَابَاعَهُ يُونُسُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ. [راجع: ۳۲۹۲]

[6997] حضرت ابو سعید خدری رض سے روایت ہے، انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنایا: ”جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا کیونکہ شیطان مجھے جیسا نہیں بن سکتا۔“

۶۹۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الْلَّيْلُ: حَدَّثَنِي أَبْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ رَأَيَ فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَكَوَّنُنِي».

فائدہ: یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ شیطان خواب کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلّم کا روپ دھار کر در اندازی نہیں کر سکتا مگر یہ ممکن ہے کہ وہ کسی دوسری شکل میں آ کر یہ باور کرائے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس صورت حال میں وہ شخص تو وہ کوئی نہیں کھا سکتا جس نے آپ کو زندگی میں پیچشم خود دیکھا تھا یا وہ آپ کے طبقے مبارک سے واقف ہے لیکن عام آدمی ہے آپ کے طبقے سے کوئی آشنا نہیں وہ یقیناً وہ کو کھا سکتا ہے۔ اس صورت میں اگر بحالت خواب ایسا حکم دیا جائے جو ظاہری طور پر اسلامی تعلیمات سے مگر اتنا ہے تو اس کی طرف قطعاً التفات نہیں کیا جائے گا کیونکہ اسلام مکمل ہو چکا ہے اور اس قسم کا خواب شرعی طور پر کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ واضح رہے کہ اگر کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلّم کے طبقے مبارک کی دل آؤزی اور حسن و رعنائی کو الفاظ میں دیکھنے کا خواہش مند ہو تو وہ شیخ ابراہیم بن عبد اللہ حازمی کی تالیف ”الرسول کائن تراہ“ کا مطالعہ کرے جسے راقم المرhof نے ”آئینہ جمال نبوت“ کے نام سے اردو میں ڈھالا ہے اور دارالسلام نے اسے انتہائی خوبصورت انداز میں شائع کیا ہے۔

باب: ۱۱- رات کے خواب کا بیان

(۱۱) بَابُ رُؤْيَا اللَّيْلِ

اس سے متعلقہ حدیث حضرت سره رض نے بیان کی
ہے۔

رَوَاهُ سَمْرَةُ.

[6998] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مجھے جو اعم کلمات دیے گئے ہیں اور رعب کے ذریعے سے میری مدد کی گئی ہے۔ میں گز شترات سویا ہوا تھا کہ اچانک مجھے زمین کے خزانوں کی چاہیاں پیش کی گئیں حتیٰ کہ انھیں میرے ہاتھ پر رکھ دیا گیا۔“

۶۹۹۸ - حَدَّثَنَا أَخْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ الْعِجْلَيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّفَاوِيُّ: حَدَّثَنَا أَبْيُوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أُغْطِيَتُ مَفَاتِيحَ الْكَلِمِ، وَنُصْرِتُ بِالرُّغْبِ، وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ الْبَارِحَةُ إِذَا أُتَبِتُ بِمَفَاتِيحِ حَزَائِنِ الْأَرْضِ حَتَّىٰ وُضِعَتْ فِي يَدِي».

حضرت ابو ہریرہ رض نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلّم تو دنیا سے تشریف لے گئے اور تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو۔

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ و سلّم وَأَنْتُمْ تَتَسْقَلُونَهَا . [راجح: ۲۹۷۷]

[6999] حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں نے آج رات خود کو کعبہ کے پاس دیکھا، پھر میں نے وہاں ایک گندی رنگ کے آدمی کو دیکھا۔ وہ گندی رنگ کے سب سے خوبصورت آدمی کی طرح تھے۔ اس کے لئے بال تھے جیسے تم خوبصورت لے بالوں والے آدمی دیکھتے ہو۔ اس نے بالوں میں لکھی کر رکھی تھی جبکہ ان سے پانی کے قطرے پکڑ رہے تھے۔ وہ دو آدمیوں کے سہارے یا ان کے شانوں کے سہارے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ مجھے بتایا گیا: یہ حضرت عیسیٰ ابن مریم رضی اللہ عنہ ہے۔ پھر اچاک میں نے سخت گھلکریا لے بالوں والے آدمی کو دیکھا جس کی دلیں آنکھ کانی تھی، گویا وہ خلک انگور کی طرح اور انھی ہوئی تھی۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ سچ دجال ہے۔"

[7000] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: میں نے آج رات ایک خواب دیکھا ہے، پھر اس حدیث کو بیان کیا۔

اس روایت کی متابعت سلیمان بن کثیر، زہری کے صحیح اور سفیان بن حسین نے زہری سے کہا ہے، انھوں نے عبید اللہ سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا اور انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔

زبیدی نے زہری سے بیان کیا، ان سے عبید اللہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ یا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

شیعہ اور اسحاق بن حیی نے زہری سے بیان کیا کہ

۶۹۹۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَرَانِي الْلَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ مِنْ أَدَمَ الرَّجَالِ، لَهُ لِمَةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ مِنْ الْمَمَّ، فَذَرْجَلَهَا تَقْطُرُ مَاءً، مُتَكَبِّلاً عَلَى رَجُلَيْنِ - أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ - يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَسَأَلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَيْلَ: الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ، وَإِذَا أَنَا بِرِجْلٍ جَعَدْ قَطْطِيْعَ أَغْوَرَ الْعَيْنِ الْيَمِنِيِّ كَأَنَّهَا عِنْبَةٌ طَافِيَّةٌ، فَسَأَلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَيْلَ: الْمَسِيحُ الدَّجَاجُ». [راجع: ۳۴۴۰]

۷۰۰۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا الْلَّيْلُ عَنْ يُوسُفَ، عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ أَبْنَ عَبَّاسَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي أَرَيْتُ الْلَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

وَنَابَةُ شُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرَى وَسُفْيَانُ بْنُ حُسْنَى، عَنِ الزُّهْرَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ أَبْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ السَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وَقَالَ الرَّبِيعِيُّ عَنِ الزُّهْرَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ أَبْنَ عَبَّاسٍ - أَوْ أَبَا هُرَيْرَةَ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وَقَالَ شَعِيبٌ وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى عَنِ

خوابوں کی تعبیر کا بیان
الزُّهْرِيٌّ : كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ حضرت ابو ہریرہ رض اس حدیث کو نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

حضرت عمر پہلے اسے سند کے ساتھ بیان نہیں کرتے تھے لیکن اس کے بعد سند کے ساتھ ذکر کرنے لگے تھے۔

وَكَانَ مَعْمَرٌ لَا يُسْنِدُهُ حَتَّىٰ كَانَ بَعْدُ . [انظر: ۷۰۴۶]

باب: 12- دن کے خواب کا بیان

(۱۲) بَابُ الرُّؤْيَا بِالنَّهَارِ

ابن عون نے امام ابن سیرین سے نقل کیا ہے کہ دن کے خواب بھی رات کے خواب کی طرح ہیں۔

وَقَالَ ابْنُ عَوْنَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ: رُؤْيَا النَّهَارِ مِثْلُ رُؤْيَا اللَّيلِ .

[7001] حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ام حرام بنت ملحاں بنت جاکے ہاں تشریف لے جایا کرتے تھے، وہ حضرت عبادہ بن صامت رض کی بیوی تھیں، چنانچہ ایک دن آپ ان کے گھر تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ کو کھانا پیش کیا اور (عورتوں کی عادت کے مطابق) آپ رض کے سر مبارک سے جو میں نکالنے لگیں۔ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ سو گئے، پھر بیدار ہوئے تو آپ مسکرا رہے تھے۔

۷۰۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَّسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَدْخُلُ عَلَى أُمَّ حَرَامَ بِنْتَ مُلْحَانَ، وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّاصِمِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَأَطْعَمَهُ، وَجَعَلَتْ تَقْلِيَ رَأْسَهُ، فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ اسْتَيقْظَ وَهُوَ يَضْحَكُ . [راجع: ۲۷۸۸]

[7002] انہوں نے کہا: میں نے آپ سے دریافت کیا: اللہ کے رسول! آپ کیوں مسکرا رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: "میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں، وہ سمندر کے وسط میں اس طرح سوار ہیں، گویا تختوں پر بیٹھے ہوئے باڈشاہ ہیں۔" ام ملحاں کہتی ہیں کہ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! آپ دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی، پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر مبارک رکھا اور سو گئے، پھر جب بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ کیوں نہیں

۷۰۰۲ - قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «نَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي عَرِضُوا عَلَيَّ غَرَاءً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يَرْكَبُونَ تَبَعَ هَذَا الْبَحْرِ مُلْوِكًا عَلَى الْأَسِيرَةِ، أَوْ مِثْلُ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِيرَةِ»، شَكَّ إِسْحَاقُ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَاهَا لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَيقْظَ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «أَنَاسٌ مِّنْ أُمَّتِي عَرِضُوا عَلَيَّ غَرَاءً فِي سَبِيلِ اللَّهِ» - كَمَا قَالَ فِي الْأُولَى - قَالَتْ:

رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے لائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں۔“ جیسا کہ آپ نے پہلی مرتبہ فرمایا تھا۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! دعا فرمائیں مجھے بھی اللہ ان میں سے کر دے۔ آپ نے فرمایا: ”تم سب سے پہلے لوگوں میں ہو گی۔“ چنانچہ امام حرام رض حضرت امیر معاویہ رض کے زمانے میں سمندری سفر پر روانہ ہوئیں اور جب سمندر سے باہر آئیں تو سواری سے گر کر شہید ہو گئیں۔

باب: ۱۳- عورتوں کا خواب دیکھنا

[7003] حضرت خارجہ بن زید بن ثابت سے روایت ہے کہ ام العلانی انصاری عورت جس نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی، انہوں نے مجھے بتایا کہ جب انصار نے مہاجرین کو قرعد اندازی کے ذریعے سے تقسیم کیا تو ہمارے حصے میں حضرت عثمان بن مظعون رض آئے۔ ہم نے انھیں اپنے گھر میں ٹھہرایا، پھر وہ یہاں ہو گئے اور ان کی وفات ہو گئی۔ جب وہ فوت ہوئے تو انھیں غسل دے کر ان کے کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے کہا: اے ابو سائب! مجھ پر اللہ کی رحمت ہوا تیرے لیے میری گواہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ضرور عزت دی ہو گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تحصیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں عزت بخشی ہے؟“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، پھر اللہ کس کو عزت دے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! ان پر موت تو آپکی ہے اور اللہ کی قسم! میں بھی ان کے لیے بھلائی کی امید رکھتا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں اللہ کا رسول ہونے کے باوجود (حتی طور پر یہ) نہیں جانتا کہ

فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أُذْعُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ: «أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ»، فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصَرَعَتْ عَنْ دَائِبِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ.

[راجع: ۲۷۸۹]

(۱۳) باب رُؤْيَا النِّسَاء

۷۰۰۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفَيْرٍ: حَدَّثَنِي الْلَّيْثُ: حَدَّثَنِي عَفَيْلٌ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ: أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ بْنِ ثَابَتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، بَأَيَّتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمْ افْتَسَمُوا الْمُهَاجِرِينَ فُرْعَةً، قَالَتْ: فَطَارَ لَنَا عُمَّانُ بْنُ مَطْعُونٍ وَأَنْزَلَنَاهُ فِي أَيَّاتِنَا، فَوَجَعَ وَجْهُهُ الَّذِي تُوفَّى فِيهِ، فَلَمَّا تُوفِّيَ غُشْلًا وَكُفْنًا فِي أَنْوَاهِهِ، دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ: فَقُلْتُ: رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقْدَ أَكْرَمَكَ اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَمَا يُدْرِيكُ أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَهُ؟» فَقُلْتُ: يٰ أَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَنْتَ يُكْرِمُهُ اللَّهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَمَّا هُوَ فَوَاللَّهِ لَقْدَ جَاءَهُ الْيَقِينُ، وَاللَّهُ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ، وَوَاللَّهِ مَا أَدْرِي - وَإِنَّا رَسُولُ اللَّهِ - مَاذَا يَفْعَلُ بِي». فَقَالَتْ: وَاللَّهِ لَا أُرْكَيَ بَعْدَهُ أَحَدًا أَبَدًا۔ [راجع: ۱۲۴۳]

میرے ساتھ کیا بتاؤ کیا جائے گا۔” اس (النصاری عورت) نے کہا: اللہ کی قسم! اس کے بعد میں کبھی کسی کی براءت نہیں کروں گی۔

[7004] ایک دوسری روایت کے مطابق جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا؟“ تو مجھے بہت رنج ہوا، چنانچہ میں سوگی تو میں نے خواب میں حضرت عثمان بن مظعون ﷺ کا چشمہ دیکھا جو جاری تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا: ”یا ان (عثمان وغیرہ) کا نیک عمل ہے۔“

باب: ۱۴- برا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔
اگر کوئی برا خواب دیکھے تو اسیں جانب تھوک دے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے

[7005] حضرت ابو قادہ ﷺ سے روایت ہے جو نبی ﷺ کے صحابی اور آپ کے شہسواروں سے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ”اجھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے آتے ہیں، لہذا جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اسے چاہیے کہ اپنی بامیں جانب تھوک دے اور اس سے اللہ کی پناہ مانگے، اس طرح وہ اسے ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔“

باب: ۱۵- خواب میں دودھ دیکھنا

[7006] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ”میں سویا ہوا تھا، اس دوران میں میرے پاس دودھ کا

4 - ۷۰۰۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ: أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا، وَقَالَ: «مَا أَذْرِي مَا يُفْعَلُ بِهِ؟» قَالَتْ: وَأَحْرَزَنِي فَنَمَتْ، فَرَأَيْتُ لِعْشَانَ عِنْنَا تَجْرِي، فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «ذَلِكَ عَمَلُهُ». [راجح: ۱۲۴۳]

(۱۴) بَابُ: الْحَلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ فَلَيْبِصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلَيُسْتَعِدْ بِاللَّهِ غَرْبَ وَجَلَّ

۷۰۰۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا الْيَثْرَى عَنْ عَقِيلٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلْمَةَ: أَنَّ أَبَا فَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ السَّيِّدِ ﷺ وَفُرْسَانِهِ - قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الرُّؤُيا مِنَ اللَّهِ، وَالْحَلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمُ الْحَلْمَ يَكْرَهُهُ فَلَيْبِصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، وَلَيُسْتَعِدْ بِاللَّهِ مِنْهُ فَلَنْ يَصْرُرَهُ». [راجح: ۲۲۹۲]

(۱۵) بَابُ اللَّبِنِ

۷۰۰۶ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

ایک پیالہ لایا گیا۔ میں نے اس سے پیا حتیٰ کہ اس کی سیرابی کا اثر اپنے ناخنوں میں ظاہر ہوتا دیکھا۔ اس کے بعد میں نے بچا ہوا دودھ عمر کو دیا۔ ”صحابہ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول! اس کی آپ نے کیا تعبیری ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اس کی تعبیر علم ہے۔“

بَلَّهٗ يَقُولُ: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحٍ لِّبْنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّىٰ إِنِّي لَأَرَى الرَّبِّ يَخْرُجُ فِي أَظَافِيرِي، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي - يَعْنِي - عُمَرَ»، قَالُوا: فَمَا أَوْلَئِنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «الْعِلْمُ»۔ [راجع: ۸۲]

باب: ۱۶- جب کوئی شخص دودھ کو خواب میں اپنے ناخنوں اور دیگر اعضاء سے پھوٹا دیکھے

[7007] حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ میں نے اس سے نوش کیا یہاں تک کہ میں نے سیرابی کا اثر جسم کے اطراف میں نمایاں دیکھا۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔“ آپ کے جو صحابہ کرام وہاں موجود تھے، انھوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اس سے مراد علم ہے۔“

(۱۶) بَابٌ إِذَا جَرَى الْبَنْ في أَطْرَافِهِ أَوْ أَظَافِيرِهِ

۷۰۰۷ - حَدَّثَنَا عَلَيْهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنْ أَبْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحٍ لِّبْنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّىٰ إِنِّي لَأَرَى الرَّبِّ يَخْرُجُ مِنْ أَطْرَافِي، فَأَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ»، فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ: فَمَا أَوْلَئِنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «الْعِلْمُ»۔ [راجع: ۸۲]

باب: ۱۷- خواب میں قیص دیکھنا

[7008] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک دفعہ میں سورا تھا، میں نے لوگوں کو دیکھا کہ میرے سامنے پیش کیے جا رہے ہیں اور وہ قیصیں پہنے ہوئے ہیں۔ ان میں سے کچھ کی قیصیں تو ان کے سینے تک ہیں اور کچھ لوگوں کی اس سے بڑی ہیں۔ اس دوران میں عمر بن خطاب میرے پاس

(۱۷) بَابُ الْقَمِيصِ فِي الْمَنَامِ

۷۰۰۸ - حَدَّثَنَا عَلَيْهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنِي أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَالِحٍ، عَنْ أَبْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي أَبُو أَمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعَرِّضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمْصٌ، مِنْهَا مَا يَلْعُغُ

خواہوں کی تعبیر کا بیان
353
سے گزرے تو ان کی قیص زمین پر گھست رہی تھی۔ ”صحابہ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ”اس سے مراد ”دین“ ہے۔“

باب: ۱۸- خواب میں قیص گھیث کر چلنا

[7009] حضرت ابو سعید خدری رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”میں ایک مرتبہ سویا ہوا تھا، اس دوران میں لوگوں کو دیکھا کہ وہ قیصیں پہنے ہوئے تھے۔ ان میں کچھ کی قیصیں تو سینے تک تھیں اور کچھ کی ان سے بڑی تھیں۔ پھر میرے سامنے عمر بن خطاب کو پیش کیا گیا تو ان کی قیص زمین پر گھست رہی تھی۔ ”صحابہ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تاویل کی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اس کی تاویل دین ہے۔“

الثَّدِيَ وَمِنْهَا مَا يَلْفُغُ دُونَ ذِلْكَ، وَمَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ
ابْنُ الْحَطَابِ وَعَلَيْهِ قَبِيسْ يَجْرُّهُ، قَالُوا: مَا
أَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «الَّذِينَ». [راجع: ۲۳] (الدین)

(۱۸) بَابُ جَرِ الْقَبِيسِ فِي الْمَنَامِ

٧٠٩ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفْيَرٍ: حَدَّثَنِي
اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ:
أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَّامَةَ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: سَيُغْتَ
رَسُولُ اللَّهِ يَقُولُ: «يَسِّنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ
النَّاسَ عَرِضُوا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ فُمْصُ، فَمِنْهَا مَا
يَلْفُغُ الثَّدِيَ وَمِنْهَا مَا يَلْفُغُ دُونَ ذِلْكَ، وَعَرِضَ
عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْحَطَابِ، وَعَلَيْهِ قَبِيسْ يَجْرُّهُ
يَجْرُّهُ»، قَالُوا: فَمَا أَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ:
«الَّذِينَ». [راجع: ۲۳] (الدین)

فائدہ: قیص بدن کو چھپاتی ہے اور سردی گرمی سے چھاتی ہے، اسی طرح دین بھی روح کی حفاظت کرتا ہے اور اسے برائی سے بچاتا ہے۔ خواب میں قیص کو زمین پر گھیث کر چلانا دین میں صلاحت اور چیختی کی علامت ہے۔ یہ امر خواب میں تو قابل تعریف ہے لیکن عالم بیداری میں مذموم ہے کیونکہ احادیث میں اس کی ممانعت اور ختن وعید ہے۔

باب: ۱۹- خواب میں بزرہ اور ہر بھر باغ دیکھنا

[7010] حضرت قیس بن عباد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا جس میں حضرت سعد بن مالک اور حضرت ابن عمر رض بھی تھے۔ وہاں سے حضرت عبد اللہ بن سلام رض گزرے تو لوگوں نے کہا: یہ آدمی جنتی ہے۔ میں نے ان سے کہا: یہ لوگ آپ کے متعلق اس طرح کی باتیں کہہ رہے ہیں۔ انھوں نے فرمایا: سبحان اللہ! ان کو

٧١٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ:
حَدَّثَنَا الْحَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ: حَدَّثَنَا فَرَّةُ بْنُ خَالِدٍ
عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ سَبِيرِينَ: قَالَ قَبِيسُ بْنُ عَبَادٍ:
كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَأَبْنُ عُمَرَ،
فَمَرَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامَ فَقَالُوا: هَذَا رَجُلٌ مِنْ
أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّهُمْ قَالُوا كَذَا وَكَذَا،

یہ مناسب نہیں کہ وہ امی باقیں کریں جن کا انھیں علم نہیں۔ میں نے تو صرف ایک خواب دیکھا تھا کہ ایک ستون، سربز و شاداب باغ میں نصب کیا ہوا ہے۔ اس کے سرے پر ایک کنڈا (کڑا) لگا ہوا تھا، اس کے نیچے منصف ہے، منصف خادم کو کہتے ہیں۔ مجھے کہا گیا: اس پر چڑھ جاؤ۔ میں اس پر چڑھ گیا یہاں تک کہ میں نے کنڈا پکڑ لیا۔ میں نے یہ خواب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ”عبداللہ کا جب انتقال ہو گا تو وہ عروہ و قُلی کو پکڑے ہوئے ہو گا۔“

باب: 20- خواب میں عورت کا چہرہ دیکھنا

[7011] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے تم خواب میں دو مرتبہ دکھائی گئی۔ ایک آدمی تھیں ریشی کپڑے میں اٹھائے ہوئے مجھ سے کہہ رہا تھا: یہ آپ کی بیوی ہے۔ میں نے اسے کھولا تو وہ تو تھی۔ میں نے سوچا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے، تو وہ خود ہی اسے انعام تک پہنچائے گا۔“

باب: 21- خواب میں ریشی کپڑے دیکھنا

[7012] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سے شادی کرنے سے پہلے مجھے تم دو مرتبہ دکھائی گئی۔ میں نے فرشتے کو دیکھا وہ تھیں ریشی کپڑے میں اٹھائے ہوئے تھا۔ میں نے اسے کہا: اسے کھولو۔ اس نے کھولا تو وہ تم تھی۔ میں نے کہا: اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے ضرور پورا کرے گا، پھر تم

قال: سُبْحَانَ اللَّهِ، مَا كَانَ يَتَبَغِي لَهُمْ أَنْ يَقُولُوا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ إِنَّمَا رَأَيْتُ كَانُمَا عَمُودٌ وُضِعَ فِي رَوْضَةِ حَضْرَاءَ فَصَبَّ فِيهَا وَفِي رَأْسِهَا عُرْوَةً وَفِي أَسْفَلِهَا مِنْصَفٌ - والْمِنْصَفُ: الرَّصِيفُ - فَقَيلَ: أَرْفَهْ، فَرَقِيتُ حَتَّى أَخْدُثُ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَمُوتُ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ آخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْمُوْثَقِيِّ“۔ [راجح: ۳۸۱۳]

(۲۰) بَابُ كَشْفِ الْمَرْأَةِ فِي الْمَنَامِ

٧٠١١ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرْءَيْنِ إِذَا رَجَلٌ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةٍ مَّنْ حَرِيرٍ فَيَقُولُ: هَذِهِ امْرَأَتُكَ، فَأَكْشِفُهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ، فَأَقُولُ: إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِيهِ»۔ [راجح: ۳۸۹۵]

(۲۱) بَابُ ثِيَابِ الْحَرِيرِ فِي الْمَنَامِ

٧٠١٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعاوِيَةَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُرِيتُكِ قَبْلَ أَنْ أَتَرْوَ جَلَكَ مَرْءَيْنِ، رَأَيْتُ الْمَلَكَ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةٍ مَّنْ حَرِيرٍ، فَقُلْتُ لَهُ: أَكْشِفُ، فَكَشَفَ فَإِذَا هِيَ أَنْتِ، فَقُلْتُ: إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِيهِ،

خواہوں کی تعبیر کا بیان

مجھے دکھائی گئیں۔ وہ (فرشتہ) تحسیں ریشی کپڑے میں اٹھائے ہوئے تھا۔ میں نے اسے کہا: اسے کھلو۔ اس نے کھولا تو وہ تم تحسیں۔ میں نے کہا: اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے ضرور پورا کرے گا۔“

لَمْ أُرِتُكْ يَحْمُلُكْ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيرٍ فَقُلْتُ : إِنَّكَ شَفَّافٌ ، فَكَشَّافَ فَإِذَا هِيَ أَنْتُ ، فَقُلْتُ : إِنَّكَ هُدَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِيهِ . [راجع: ۲۸۹۵]

باب: 22- بحالت خواب ہاتھ میں چاپیاں دیکھنا

[7013] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”مجھے جو امع المکم دے کر بھیجا گیا ہے۔ اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے۔ ایک وقت میں سورہ تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی چاپیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ پر انہیں رکھ دیا گیا۔“

ابو عبد اللہ (امام بخاری رض) نے فرمایا: جو امع المکم سے مراد یہ ہے کہ بہت سے امور جو آپ صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کتابوں میں لکھے ہوئے تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے ایک یادو امور وغیرہ میں جمع کر دیا ہے۔

(۲۲) باب المفاتیح فی البد

٧٠١٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ : حَدَّثَنَا الْبَيْثُ : حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنْ أَنْبَى شَهَابٍ : أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسْتَبِ ، أَنَّ أَبا هُرَيْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُولُ : بَعْثَتِ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ ، وَنُصْرَتِ بِالرُّغْبِ ، وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُبَيَّثُ مَفَاتِيحَ حَرَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتِ فِي يَدِي .

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : وَبَلَغْنِي أَنَّ جَوَامِعَ الْكَلِمِ أَنَّ اللَّهَ يَجْمِعُ الْأُمُورَ الْكَثِيرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُكْتَبُ فِي الْكُتُبِ قَبْلَهُ فِي الْأَمْرِ الْوَاحِدِ وَالْأَمْرَيْنِ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ . [راجع: ۲۹۷۷]

باب: 23- خواب میں (خود کو) کندے یا حلقتے سے لکھا ہوا دیکھنا

[7014] حضرت عبد اللہ بن سلام رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے خواب میں دیکھا گویا میں ایک باغ میں ہوں اور باغ کے درمیان ایک ستون ہے اور ستون کے اوپر ایک کڑا ہے۔ مجھے کہا گیا: اس پر چڑھ جاؤ۔ میں نے کہا: مجھے میں اتنی بہت نہیں ہے۔ اس دوران میں میرے پاس ایک خادم آیا۔ اس نے میرے کپڑے اٹھائے تو میں

(۲۳) باب التعلیقُ بِالْعُرُوهِ وَالْحَلْقَةِ

٧٠١٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا أَزْهَرُ عَنْ أَبْنِ عَوْنَى ; ح : وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةً : حَدَّثَنَا مُعاذٌ : حَدَّثَنَا أَبْنُ عَوْنَى عَنْ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عَبَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ : رَأَيْتُ كَانِي فِي رَوْضَةٍ ، وَسَطَ الرَّوْضَةَ عَمُودٌ ، فِي أَعْلَى الْعَمُودِ عُرُوهٌ ، فَقَبَّلَ لَبِي :

اوپر چڑھ گیا اور میں نے کڑے کو پکڑ لیا۔ میں اسے کچڑے ہوئے تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے یہ خواب بنی مالک عليه السلام سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ”وَهُبَّ، إِسْلَامٌ كَا بَاغٍ تَحَمَّلُهُ وَسَتُونٌ إِسْلَامٌ كَا سَتُونٍ تَحَمَّلُهُ اَوْرَهُ حَلْقَةً عَرْوَةَ وَلُثْفَى تَحَمَّلُهُ“ تمہاری ہمیشہ اسلام پر مضبوطی سے جنم رہو گے یہاں تک کہ تمہاری وفات ہو جائے گی۔“

اڑھہ، قُلْتُ: لَا أَسْتَطِعُ، فَأَتَانِي وَصِيفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِي فَرَقِيتُ فَأَشَتَّسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ، فَأَنْبَهْتُ وَأَنَا مُسْتَمْسِكٌ بِهَا فَفَضَضْتُهَا عَلَى الْتَّيْيَيْتِ عليه السلام فَقَالَ: «تِلْكَ الرَّوْضَةُ رَوْضَةُ إِلْسَلَامِ، وَذَلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ إِلْسَلَامِ، وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ الْعُرْوَةُ الْوُلْقَى، لَا تَرَالُ مُسْتَمْسِكًا بِإِلْسَلَامِ حَتَّى تَمُوتَ»۔ [راجع: ۳۸۱۳]

باب: 24- خواب میں خیہے کا ستون اپنے شکے کے نیچے دیکھنا

(۲۴) بَابُ عَمُودِ الْفُسْطَاطِ تَحْتَ وِسَادَتِهِ

فائدہ: دراصل امام بخاری رض نے اس عنوان کے ذریعے ایک حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے جو ان کی شرط کے مطابق نہ تھی، اس لیے عنوان سے اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ الفاظ یہ ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے خواب میں عودۃ الکتاب، یعنی قرآن کے متن کو دیکھا کہ اسے میرے شکے کے نیچے سے نکلا جا رہا ہے۔ میں نے اسے دیکھا تو ستون کی شکل میں ایک بلند نور تھا جسے علاقہ شام میں گاڑ دیا گیا۔ یقیناً جب فتنے بر پا ہوں گے تو شام کی سر زمین میں ایمان اور امان ہو گا۔“^۱

باب: 25- خواب میں ریشم کچڑے دیکھنا اور جنت میں داخل ہونا

(۲۵) بَابُ الْإِسْتِبْرِقِ، وَدُخُولِ الْجَنَّةِ فِي الْمَنَامِ

فائدہ: خواب میں ریشم دیکھنا بزرگی اور شرافت کی دلیل ہے کیونکہ ریشم تمام لباسوں سے اعلیٰ اور اسی طرح دین کی تعلیم تمام علوم سے افضل ہے، نیز جنت میں داخل ہونا اسلام میں داخل ہونے کی دلیل ہے کیونکہ اسلام دخول جنت کا سبب اور ذریعہ ہے۔^۲

[7015] حضرت ابن عمر رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک ریشم کا ٹکڑا ہے اور میں جنت کے جس مقام کی خواہش کرتا ہوں وہ مجھے اس طرف ازاں لے جاتا ہے۔ میں نے یہ خواب

۷۰۱۵ - حَدَّثَنَا مُعْلَمٌ بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَبِي بَعْدَجَلٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدِي سَرَفَةً مِنْ حَرَيرٍ لَا أَهْوِي بِهَا إِلَى مَكَانٍ فِي

۱. استاذ الحاکم: 509/4. ۲. عمدۃ القاری: 16/296.

خوابوں کی تعبیر کا بیان
الْجَنَّةُ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ، فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ . [راجح: ٤٤٠]

[٧٠١٦] حضرت سیدہ حضرة صلی اللہ علیہ وساتھی یہ خواب نبی ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ” بلاشبہ تمہارے بھائی نیک سیرت آدمی ہیں۔“ یا فرمایا: ” عبد اللہ نیک آدمی ہے۔“

٧٠١٦ - فَقَصَصْتُهَا حَفْصَةً عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أَخَاكَ رَجُلٌ صَالِحٌ، أَوْ: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ . [راجح: ١١٢٢]

فائدہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا مذکورہ ارشاد گرامی اس خواب کا حصہ ہے جس میں انھیں آگ سے ڈر لیا گیا تھا اور ایک فرشتے نے انھیں تسلی دی تھی کہ گھبرا نے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں۔ آپ اس میں داخل نہیں ہوں گے۔ آپ نماز تجد پڑھنے کا اہتمام کیا کریں۔ واللہ اعلم۔

باب: 26- حالت خواب میں پاؤں میں بیزیاں دیکھنا

[٧٠١٧] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ” جس وقت (دن رات کا) زمانہ قریب ہو جائے تو مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہو گا کیونکہ مومن کا خواب نبوت کے چھیالیں حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور جنبوت سے ہو وہ جھوٹ نہیں ہوتا۔“ محمد بن سیرین کہتے ہیں: میں بھی یہی کہتا ہوں۔

(٢٦) بَابُ الْقِيْدِ فِي الْمَنَامِ

٧٠١٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ عَوْفًا قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سِيرِينَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا اقْتَرَبَ الرَّمَادُ لَمْ تَكُنْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِيبٌ، وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِيَّئَةِ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَمَا تَأَنَّ مِنَ النُّبُوَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَكْذِبُ - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَأَنَا أَقُولُ هَذِهِ - قَالَ:

کہا جاتا ہے کہ خواب تین طرح کے ہیں: دل کے خیالات، شیطان کا ڈرانا اور اللہ کی طرف سے خوشخبری۔ جس نے خواب میں کسی بڑی چیز کو دیکھا تو چاہیے کہ اسے کسی سے بیان نہ کرے اور کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ حضرت ابن سیرین نے کہا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ خواب میں طوق کو ناپسند کرتے تھے اور بیزیاں دیکھنے کو اچھا سمجھتے تھے کیونکہ اس سے مرادوں میں ثابت قدمی ہے۔

وَكَانَ يُقَالُ: الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: حَدِيثُ النَّفْسِ، وَتَحْوِيفُ الشَّيْطَانِ، وَسُرْرَى مِنَ اللَّهِ، فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلَا يَقُصُّهُ عَلَى أَحَدٍ وَلَيَقُولُ فَلِصَلِّ، قَالَ: وَكَانَ يَكْرَهُ الْغُلَّ فِي النَّوْمِ وَكَانَ يُعْجِبُهُمُ الْقِيْدُ وَيُقَالُ: الْقِيْدُ شَبَاتٌ فِي الدِّينِ .

قادہ، یونس، ہشام اور ابو ہلال نے ابن سیرین سے نقل کیا ہے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے، انہوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔ کچھ راویوں نے یہ تمام باقیں حدیث میں شمار کی ہیں لیکن عوف کی مذکورہ روایت زیادہ واضح ہے۔

یونس نے کہا: میری کے متعلق روایت کو میں نبی ﷺ کی حدیث ہی خیال کرتا ہوں۔

ابو عبد اللہ (امام بخاری ؓ) نے فرمایا: طوق ہمیشہ گردنوں میں ہوتے ہیں۔

باب: 27- خواب میں جاری چشمہ دیکھنا

[7018] حضرت ام العلاءؑ سے روایت ہے، جو انصار کی عورتوں سے ہیں اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی، فرماتی ہیں: جب انصار نے مهاجرین کے قیام کے لیے قرص اندازی کی تو حضرت عثمان بن مظعونؑ کا قرعہ ہمارے نام نکلا۔ وہ ہمارے ہاں آکر پیار ہو گئے۔ ہم نے ان کی حمارداری کی لیکن وہ اس پیاری میں وفات پا گئے۔ ہم نے انھیں ان کے کپڑوں میں کفن دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے تو میں نے کہا: ابو سائب! تم پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔ میری گواہی ہے کہ تحسین اللہ نے عزت بخشی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «تھسین یہ کیسے معلوم ہوا؟» میں نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں۔ آپ نے فرمایا: " بلاشبہ اسے موت آپکی ہے اور میں اس کے لیے خیر و برکت کی امید رکھتا ہوں لیکن اللہ کی قسم! میں اللہ کا رسول ہونے کے باوجود نہیں جانتا کہ خود میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا

ورَوَاهُ فَتَادَهُ وَيُوسُفُ وَهِشَامٌ وَأَبُو هَلَالٍ عَنْ أَبْنَ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَدْرَجَهُ بَعْضُهُمْ كُلَّهُ فِي الْحَدِيثِ، وَحَدِيثُ عَوْفٍ أَيْمَنٍ.

وَقَالَ يُوسُفُ: لَا أَخْسِبُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقَيْدِ.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: لَا تَكُونُ الْأَعْلَالُ إِلَّا فِي الْأَعْنَاقِ.

(۲۷) بَابُ الْعَيْنِ الْجَارِيَةِ فِي الْمَنَامِ

٧٠١٨ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ أَبْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ وَهِيَ امْرَأَةٌ مِنْ سَاسَاهُمْ بَأْيَعَثُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ: طَارَ لَنَا عُشَمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ فِي السُّكْنِيِّ حِينَ افْتَرَعَتِ الْأَنْصَارُ عَلَى سُكْنِيِّ الْمُهَاجِرِينَ، فَاسْتَكَنَ فَمَرَضَتْ حَتَّى تُوْفَى، ثُمَّ جَعَلْنَاهُ فِي أَنْوَابِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَتْلُتْ: رَحْمَةً اللَّهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّابِ، فَسَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقْدَ أَكْرَمَكَ اللَّهُ، قَالَ: «وَمَا يُنْدِرِيكَ؟» قَتْلُتْ: لَا أَدْرِي وَاللَّهُ، قَالَ: «أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ، إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ مِنَ اللَّهِ، وَاللَّهُ مَا أَدْرِي - وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ - مَا يَفْعَلُ بِهِ وَلَا يَكُونُ». قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ: فَوَاللَّهِ لَا أَرْكَيْ أَحَدًا بَعْدَهُ، قَاتَلَتْ: وَرَأَيْتُ لِعْشَانَ فِي النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِي فَجَثَ

خواہوں کی تعبیر کا بیان

سلوک ہوگا؟» حضرت ام العلاء رض نے کہا: اللہ کی قسم! اس کے بعد میں کسی کا ترکیہ نہیں کروں گی۔ انہوں نے مزید کہا: میں نے خواب میں حضرت عثمان بن مظعون رض کے لیے ایک جاری چشمہ دیکھا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله و سلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: "یہ ان کا نیک عمل ہے جس کا ثواب ان کے لیے جاری رہے گا۔"

باب: 28- خواب میں کنویں سے پانی کالانا حتیٰ کہ لوگ سیراب ہو جائیں

اس مضمون کی حدیث حضرت ابو ہریرہ رض نے نبی صلی اللہ علیہ و آله و سلم سے بیان کی ہے۔

فلاحت: امام بخاری رض نے اس روایت کو خود ہی اس عنوان کے تحت متصل سند سے بیان کیا ہے جس کی صراحت آنکہ ہو گی۔^۱

[7019] حضرت ابن عمر رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے فرمایا: "ایک دفعہ میں کنویں سے پانی نکال رہا تھا کہ اچاکم میرے پاس ابو بکر اور عمر آئے اور پھر ابو بکر نے ڈول لے لیا اور ایک یا دو ڈول پانی نکالا۔ ان کے پانی نکالنے میں کچھ کمزوری تھی۔ اللہ تعالیٰ انھیں معاف فرمائے۔ اس کے بعد عمر رض آئے۔ انہوں نے ابو بکر کے ہاتھ سے ڈول لے لیا اور وہ ڈول ان کے ہاتھ میں برا ڈول بن گیا۔ میں نے لوگوں میں کسی ماہر کو نہیں دیکھا جو عمر کی طرح پانی کھینچتا ہو تھی کہ لوگوں نے اونٹوں کے پینے کے لیے پانی سے حوض بھر لیے۔"

رسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ و آله و سلم فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: «ذَلِكَ عَمَلُهُ يَعْجِزُنِي لَهُ». [راجح: ۱۲۴۳]

(۲۸) بَابُ نَزَعِ الْمَاءِ مِنَ الْبَرِّ حَتَّىٰ يَرْوَى النَّاسُ

رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ و آله و سلم

۷۰۱۹ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا شَعْبَنَ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا صَحْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ و آله و سلم: «يَسِّنَا أَنَا عَلَىٰ بَئْرٍ أَنْزَعُ مِنْهَا إِذْ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ الدَّلْوَ، فَنَزَعَ دَلْوًا أَوْ دَلْوَيْنَ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِيهِ بَكْرٍ فَاسْتَحَالَ فِي يَدِهِ غَرْبًا، فَلَمْ أَرْ عَبْرِيَّا مِنْ النَّاسِ يَقْرِي فَرِيَةً حَتَّىٰ ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطْنِي». [راجح: ۳۶۳۴]

فلاحة: اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله و سلم کا ایک خواب بیان ہوا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله و سلم کا خواب وحی ہوتا ہے۔ اس کی تعبیر

صحیح البخاری، التعبیر، حدیث: 7021.

خلافت و امارت کا عمل ہے۔ پانی نکالنا لوگوں کے لیے اجتماعی خدمات سر انجام دینا ہے۔ خلافت کا عمل حضرت ابو بکر رض نے دو یا تین سال کیا۔ ان کے دور خلافت میں داخلی انتشار کی وجہ سے فتوحات نہ ہو سکیں جس کی طرف کمزوری کی صورت میں اشارہ کیا گیا ہے۔ ان کے بعد حضرت عمر رض نے اس عمل کو سنبھالا تو انہوں نے پوری قوت کے ساتھ اس عمل کو سر انجام دیا، فتوحات ہوئیں، اسلامی حکومت خوب و سعی ہوئی، مال نیمیت سے لوگوں میں آسودگی آئی اور داخلی طور پر بھی اتحاد کام پیدا ہوا۔ اس خواب میں واضح اشارہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد خلافت کا عمل حضرت ابو بکر رض اس منصب پر فائز ہوں گے۔ واللہ أعلم۔

باب: ۲۹۔ خواب میں کنویں سے پانی کے ایک یادو ڈول کمزوری کے ساتھ نکالنا

70201] حضرت ابن عمر رض سے روایت ہے، انہوں نے حضرت ابو بکر رض اور حضرت عمر رض کے متعلق نبی ﷺ کا ایک خواب بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وس ع نے فرمایا: ”میں نے لوگوں کو دیکھا کہ دن چھ ہو گے ہیں۔ اس دوران میں ابو بکر کھڑے ہوئے، انہوں نے ایک یادو ڈول پانی نکالا۔ ان کے پانی نکالنے میں کچھ کمزوری تھی۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔ پھر ابن خطاب کھڑے ہوئے تو ڈول ایک بڑے ڈول کی شکل اختیار کر گیا۔ میں نے لوگوں میں کسی کو اتنی مہارت کے ساتھ پانی نکالنے نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگوں نے خوض بھر لیے۔“

70211] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں سورہ تحا کہ اس دوران میں نے خود کو ایک کنویں پر دیکھا۔ وہاں ایک ڈول بھی تھا۔ جس قدر اللہ کو مظہور تھا میں نے اس سے پانی نکالا۔ پھر اس ڈول کو ابن ابو قافلہ نے لے لیا۔ انہوں نے ایک یادو ڈول نکالے اور ان کے پانی نکالنے میں کچھ کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ ان کی بخشش کرے۔ پھر وہ ڈول ایک بڑا ڈول بن گیا۔

(۲۹) بَابُ تَزْعُجِ الدُّنْوِ وَالدُّنْوَيْنِ مِنَ الْبَثْرِ بِضَعْفِ

7020 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا رُهْبَرٌ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رُؤْبَيَا النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وس ع فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، قَالَ: «رَأَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوا فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَتَزَعَّجَ ذُنُوبًا أَوْ ذُنْوَيْنِ، وَفِي تَزَعُّعِهِ ضَعْفٌ، وَاللَّهُ يَعْفُرُ لَهُ، ثُمَّ قَامَ أَبْنُ الْخَطَابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرَبَاً، فَمَا رَأَيْتُ فِي النَّاسِ مَنْ يَقْرِي فَرِيَةً حَتَّىٰ ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنِ». (راجیع: ۱۳۶۳۴)

7021 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفَيْرٍ: حَدَّثَنِي الْلَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ أَبْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وس ع قَالَ: «يَئِنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَىٰ فَلَيْلٍ وَعَلَيْهَا دَلْوٌ فَتَرَعَّتْ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا أَبْنُ أَبِي قَحَافَةَ فَتَزَعَّجَ مِنْهَا ذُنُوبًا أَوْ ذُنْوَيْنِ وَفِي تَزَعُّعِهِ ضَعْفٌ، وَاللَّهُ يَعْفُرُ لَهُ، ثُمَّ

خواہوں کی تعبیر کا بیان
اور اے عمر بن خطابؓ نے اٹھالیا۔ میں نے کسی ماہر کو عمر کی طرح پانی کھینچتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگوں نے اونٹوں کے پینے کے لیے حوض بھر لیے۔“

اسْتَحَالتُ غَرِبًا فَأَخَذَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرْ عَبْرِيَا مِنَ النَّاسِ يَنْزَعْ نَزْعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسَ بِعَطَّينَ۔ [راجع: ۳۶۶۴]

فائدہ: حدیث میں جس کمزوری کا ذکر ہے اس سے مراد مدت خلافت کی کمی ہے، اس میں سیدنا صدیق کی خدمت یا آپ کو نجاد کھانا تصور نہیں بلکہ حقیقت حال کو ظاہر کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے، یہ کلمات بھی عرب کے ہاں رائج اسلوب کے پیش نظر استعمال ہوئے ہیں۔

باب: 30- خواب میں آرام کرنا

[7022] حضرت ابو ہریرہؓ نے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں سویا ہوا تھا، اس دوران میں نے خواب میں دیکھا کہ میں حوض پر ہوں اور لوگوں کو سیراب کر رہا ہوں، پھر میرے پاس ابو بکرؓ آئے اور مجھے آرام دینے کے لیے میرے ہاتھ سے ڈول لے لیا، تاہم انہوں نے دو ڈول کھینچنے اور ان کے کھینچنے میں کچھ کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ انہیں معاف کرے، پھر عمر بن خطاب آئے اور ان سے ڈول لے لیا اور وہ دیر تک ڈول نکلتے رہے یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو کر چلے گئے جبکہ حوض برابر جوش مار رہا تھا۔“

(۳۰) باب الاستراحة في المساء

۷۰۲۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَامَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ أَنِّي عَلَى حَوْضٍ أَسْقَيْتِ النَّاسَ، فَأَتَانِي أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِي لِيُرْبَحَنِي فَنَزَعَ دَنْوَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَعْفُرُ لَهُ، فَأَتَى أَبُنُ الْخَطَّابِ فَأَخَذَ مِنْ فَلْمَ بَرَّلٍ يَنْزَعُ حَتَّى تَوَلَّ النَّاسُ وَالْحَوْضُ يَنْفَحِرُ». [راجع: ۳۶۶۴]

باب: 31- خواب میں محل دیکھنا

[7023] حضرت ابو ہریرہؓ نے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا: ”میں ایک وقت سورہ باتھا کر میں نے خواب میں خود کو جنت میں دیکھا۔ وہاں ایک عورت ایک محل کے کونے میں وضو کر رہی تھی۔ میں نے

(۳۱) باب القصر في المساء

۷۰۲۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفَيْرٍ: حَدَّثَنِي الْلَّئِنُ: حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبٍ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: «إِنَّمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ» قَالَ: «إِنَّمَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا

پوچھا: یہ محل کس کا ہے؟ بتایا کہ یہ محل عمر بن خطاب کا ہے۔ مجھے عمر کی غیرت یاد آگئی تو میں وہاں سے لوٹ آیا۔“ حضرت ابو ہریرہ رض نے کہا: یہ سن کر حضرت عمر بن الخطاب روپے، انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کیا میں آپ پر غیرت کرتا؟

[7024] حضرت جابر بن عبد اللہ رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں (بمحالت خواب) جنت میں داخل ہوا۔ وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ سونے کے ایک محل میں داخل ہو رہا ہوں۔ میں نے پوچھا: یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ محل ایک قریشی مرد کا ہے۔ اے ابن خطاب! مجھے اس کے اندر جانے سے تمہاری غیرت نے روک دیا جسے میں خوب جانتا ہوں۔“ حضرت عمر بن الخطاب نے کہا: اللہ کے رسول! کیا میں آپ پر غیرت کر سکتا ہوں؟

امرأة تتوضأ إلى جانب قصر، فقلت: لمن هذا القصر؟ قالوا: لعمر بن الخطاب، فذكرت غيرته فوليت مدبراً، قال أبو هريرة: فبكى عمر بن الخطاب ثم قال: أعلينك يا أبي أنت وأمي يا رسول الله أغمار؟ [راجع: ۳۲۴۲]

۷۰۲۴ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلَيْهِ : حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ ابْنُ شَلَيْمَانَ : حَدَّثَنَا عَبْيَضُ اللَّهِ بْنُ عَمْرَو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «ذَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا يَقْطِرِ مَنْ ذَهَبَ، فَقُلْتُ : لِمَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا : لِرَجُلٍ مَنْ قُرِيشٌ، فَمَا مَنَعَنِي أَنْ أَدْخُلَهُ يَا ابْنَ الْخَطَابِ إِلَّا مَا أَعْلَمُ مَنْ غَيْرِتَكَ» ، قَالَ : وَعَلَيْكَ أَغْمَارُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ [راجع: ۳۶۷۹]

باب: ۳۲- خواب میں وضو کرنا

[7025] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے، اس دوران آپ نے فرمایا: ”ایک وقت میں سورہ تھا کہ میں نے خود کو جنت میں دیکھا، وہاں ایک عورت محل کے کونے میں وضو کر رہی تھی، میں نے کہا: یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ محل عمر کا ہے۔ مجھے اس کی غیرت یاد آگئی تو میں وہاں سے واپس چلا آیا۔“ حضرت عمر بن الخطاب نے کہا: اور کہا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان، میں نے آپ پر غیرت کرنی تھی؟

(۳۲) باب الوضوء في المنام

۷۰۲۵ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكْرٍ : حَدَّثَنَا الْلَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ : أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبٍ : أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ : يَبْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَبْنَانَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ : لِمَنْ هَذَا الْقَصْر؟ فَقَالُوا : لِعُمَرَ، فَذَكَرَتْ غَيْرَتُهُ فَوليت مدبراً، فبكى عمر و قال: علىك يا أبي أنت وأمي يا رسول الله - أغمار؟ [راجع: ۳۲۴۲]

باب: 33- خواب میں کعبہ کا طواف کرنا

[7026] حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک دفعہ میں سو رہا تھا کہ میں نے خود کو کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا۔ اس دوران میں نے ایک گندم گول آدمی دیکھا جس کے بال سیدھے تھے، وہ دو آدمیوں کے درمیان اس حالت میں تھا کہ اس کے سر سے پانی ٹک کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ عیسیٰ ابن مریم ہیں۔ پھر میں جانے لگا تو اچاک ایک سرخ بھاری جسم والے پر نظر پڑی جس کے بال گھنگریا لے تھے اور وہ دو ایس آنکھ سے کانا تھا، گویا اس کی آنکھ ابھرے ہوئے انگور کی طرح تھی۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ دجال ہے۔ اس کی شکل و صورت ابن قطن سے ملتی جلتی تھی۔“ ابن قطن خزامہ قبیلے سے ہو مصلحت کا ایک فرد تھا۔

باب: 34- جب کسی نے خواب میں اپنا بچا ہوا کسی دوسرے کو دیا

[7027] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنایا: ”میں ایک دفعہ سورا تھا، اچاک میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ میں نے اس سے خوب سیر ہو کر نوش کیا تھی کہ میں نے سیرابی کو ہرگز وپے میں پایا۔ پھر میں نے بچا ہوا عمر کو دے دیا۔“ صحابہ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تعبیر کی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”علم۔“

(۳۳) بَابُ الطَّوَافِ بِالْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ

٧٠٢٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ: أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ عَنِ الرَّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أَطْوَفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدُمٌ سِيطُ الشَّعْرِ يَبْيَنْ رَجُلَيْنِ يَنْظِفُ رَأْسَهُ مَاءً، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: أَبْنُ مَرْيَمَ، فَذَهَبْتُ أَتَتَقْرِبُ فَإِذَا رَجُلٌ أَخْمَرُ جَسِيمٍ جَعْدُ الرَّأْسِ أَغْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنِيِّ كَأَنَّ عَيْنَهُ عَيْنَةً طَافِيَّةً، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: الدَّجَّالُ، أَفَرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهَا أَبْنُ قَطْنَ، وَابْنُ قَطْنٍ رَجُلٌ مَنْ بَنَى الْمُصْطَلِقَ مِنْ خُرَاجَةً۔ [راجح: ۳۴۴۰]

(۳۴) بَابُ: إِذَا أُعْطِيَ فَضْلَةٌ غَيْرَةٌ فِي النَّوْمِ

٧٠٢٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا الْلَّيْثُ عَنْ عَفِيلٍ، عَنْ أَبْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: (بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتَيْتُ بِقَدَحٍ لَبِنَ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرَّيْأَ يَجْرِي، ثُمَّ أُعْطِيَتُ فَضْلَةً عُمَرًا)، قَالُوا: فَمَا أُولَئِنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: (الْعِلْمَ)۔ [راجح: ۳۴۴۱]

باب: 35- خواب میں اُن اور گبراہت کا دور ہوتا دیکھنا

[7028] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں کچھ صحابہ کرام خواب دیکھتے، پھر اسے رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے تو رسول اللہ ﷺ اس کی تعبیر کرتے جیسا کہ اللہ تعالیٰ چاہتا۔ میں اس وقت نو عمر لڑکا تھا۔ نکاح کرنے سے پہلے میرا گھر مسجد ہی تھا۔ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ اگر تجھے میں کوئی خیر ہوتی تو تجھے بھی ان لوگوں کی طرح کے خواب آتے، چنانچہ ایک دفعہ جب میں لینا تو دل میں کہا: اے اللہ! اگر تو مجھ میں کوئی بھلائی دیکھتا ہے تو مجھے کوئی خواب دکھا۔ سونے کے بعد اچانک میرے پاس دو فرشتے آئے، ان میں سے ہر ایک کے پاس لو ہے کا ہتھوا تھا۔ وہ مجھے دوزخ کی طرف لے گئے اور میں ان کے درمیان اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے جا رہا تھا: اے اللہ! میں جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ پھر مجھے یہ دکھایا گیا کہ مجھے ایک فرشتہ ملا۔ اس کے ہاتھ میں بھی لو ہے کا ہتھوا تھا۔ اس نے مجھے اسی دی کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ تم اچھے آدمی ہو اگر تم زیادہ نماز پڑھنے کا اہتمام کرو۔ بہر حال وہ مجھے لے گئے اور دوزخ کے کنارے پر مجھے کھڑا کر دیا۔ میں دیکھتا ہوں کہ جہنم، کنویں کی طرح گول ہے۔ اس کی لکڑیاں ہیں جیسا کہ کنویں کے اوپر لکڑیاں گاڑی ہوتی ہیں۔ ہر دو لکڑیوں کے درمیان ایک فرشتہ تھا جس کے ہاتھ میں لو ہے کا ہتھوا تھا۔ میں نے دوزخ میں ایسے لوگ دیکھے جنہیں میں نے پہچان لیا۔ پھر وہ ہوئے تھے۔ ان کے سر نیچے تھے۔ میں نے اس سے کچھ قریش کے لوگ دیکھے جنہیں میں نے پہچان لیا۔ پھر وہ

(۳۵) بَابُ الْأَمْنِ وَذَهَابِ الرَّوْعِ فِي الْمَنَامِ

٧٠٢٨ - حَدَّثَنِي عَبْيَضُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِيمٍ: حَدَّثَنَا صَحْرُ بْنُ جُوَيْرَةَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: إِنْ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَرْوَنَ الرَّوْءِيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقْصُدُونَهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ وَأَنَا غُلَامٌ حَدِيثُ الشَّنَّ وَبَيْتِي الْمَسْجِدُ قَبْلَ أَنْ أَنْكُحَ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: لَوْ كَانَ فِيَكَ حَرْبٌ لَرَأَيْتُ مِثْلَ مَا يَرَى هُؤُلَاءِ، فَلَمَّا اضطَجَعْتُ لِلَّيْلَةِ قُلْتُ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ فِي خَيْرٍ فَارْبِرْنِي رُؤْيَا، فَبَيْتَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ جَاءَنِي مَلَكًا نَبِيًّا يَدِي كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَقْمَعَةً مِنْ حَدِيدٍ يُشَبَّلَانِ بِي إِلَى جَهَنَّمَ، وَأَنَا بَيْنَهُمَا أَدْعُوكَ اللَّهَ: اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهَنَّمَ، ثُمَّ أَرَانِي لَقَبِيبِي مَلَكٌ فِي يَدِهِ مَقْمَعَةً مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ: لَمْ تُرَعِ، نَعْمَ الرَّجُلُ أَنْتَ لَوْ تُنْكِثُ الصَّلَاةَ، فَانْطَلَقُوا بِي حَتَّى وَقَفُوا بِي عَلَى شَفِيرِ جَهَنَّمِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبَرِّ لَهُ قُرُونُ الْبَرِّ، بَيْنَ كُلَّ قَرْبَنِ مَلَكٌ بِيَدِهِ مَقْمَعَةٌ مِنْ حَدِيدٍ، وَأَرَى فِيهَا رِجَالًا مُعَلَّقِينَ بِالسَّلَالِ رُؤُوسُهُمْ أَسْفَلُهُمْ، عَرَفْتُ فِيهَا رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ، فَانْصَرَفُوا بِي عَنْ ذَاتِ الْيَمِينِ۔ (راجع: ۱۴۴۰)

(فرشتے) مجھے دائیں جانب لے کر چلے۔

[7029] میں نے اس خواب کا ذکر کیا (پیغمبر و ام المومنین) حضرت حضرة پیغمبر سے کیا۔ حضرت حضرة پیغمبر نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ”عبداللہ اچھا آدمی ہے (اگر وہ تجد کا اہتمام کرے)۔“ (راوی حدیث) حضرت نافع نے کہا: اس خواب کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہ نماز (تجبد) کا بہت خیال کرتے تھے۔

فائدہ: ابن بطال کہتے ہیں کہ کچھ خواب ایسے ہوتے ہیں جن کی تعبیر نہیں کی جاتی، جیسا نہیں میں دکھایا جاتا ہے بیداری میں وہ اسی طرح ہوتا ہے جیسا کہ مذکورہ خواب میں رسول اللہ ﷺ نے کوئی تعبیر نہیں کی بلکہ جو کچھ انہوں نے خواب میں دیکھا تھا سے بیان کر دیا۔ خواب میں فرشتے نے انہیں کہا تھا کہ تم اچھے آدمی ہو کاش کنماز تجد کا اہتمام کرو۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی وہی الفاظ ادا فرمائے ہیں۔

باب: 36- خواب میں خود کو دائیں جانب چلتے دیکھنا

[7030] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں کنوارہ نوجوان تھا۔ رات کو مسجد میں سوتا تھا۔ جو شخص بھی کوئی خواب دیکھتا وہ اسے نبی ﷺ سے بیان کرتا تھا۔ میں نے ایک دن اپنے دل میں کہا: اے اللہ! اگر تیرے ہاں میری کوئی بھلانی ہے تو مجھے بھی کوئی خواب دکھا، رسول اللہ ﷺ اس کی تعبیر کریں، چنانچہ میں سویا تو میں نے خواب میں دو فرشتے دیکھے جو میرے پاس آئے اور مجھے اپنے ساتھ لے گئے۔ ان دونوں سے ایک تیرا فرشتہ بھی آلا اور اس نے مجھ سے کہا: مت گھبرا تو تم نیک آدمی ہو۔ بہر حال وہ مجھے دوزخ کی طرف لے گئے۔ اس کی کتویں کی طرح منڈیر بنی ہوئی تھی۔ میں نے اس میں کچھ لوگوں کو دیکھا۔ ان میں سے بعض کو میں پہچانتا ہوں۔ پھر وہ دونوں فرشتے مجھے دائیں طرف لے گئے۔ جب صحیح ہوئی تو میں نے اس

٧٠٢٩ - فَقَصَضْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَضْتُهَا حَفْصَةً عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ . فَقَالَ نَافِعٌ : لَمْ يَرَلْ بَعْدَ ذَلِكَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ . [راجع: ۱۱۲۲]

(۳۶) بابُ الْأَخْدِ عَلَى الْيَمِينِ فِي النَّوْمِ

٧٠٣٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مَعْمُرٌ عَنِ الرَّهْبَرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبْنِ عُمَرَ قَالَ : كُنْتُ غُلَامًا شَابًا عَزَّبًا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَكُنْتُ أَيْسُتُ فِي الْمَسْجِدِ ، وَكَانَ مِنْ رَأْيِي مَنَامًا فَصَهَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ : اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ لِي عِنْدَكَ حَيْثُ فَأَرَنِي مَنَامًا يُعْبَرُ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، فَيَمْتَ فَرَأَيْتُ مَلَكَيْنِ أَتَيَانِي فَانْطَلَقَا بِي فَلَقِيْهِمَا مَلَكٌ أَخْرَ فَقَالَ لِي : لَمْ تُرَاغْ ، إِنَّكَ رَجُلٌ صَالِحٌ ، فَانْطَلَقَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْئِرْ ، فَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُ بَعْضَهُمْ فَأَخْدَانِي ذَاتُ الْيَمِينِ فَلَمَّا أَضْبَحْتُ ذَكْرَ ذَلِكَ لِحَفْصَةَ . [راجع: ۴۴۰]

خواب کا ذکر حضرت خصہ پیشہ سے کیا۔

[7031] ام المؤمنین حضرت خصہ پیشہ سے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ”عبداللہ نیک آدمی ہے اگر وہ رات کو بکثرت نماز پڑھے۔“

امام زہری نے کہا: اس (فرمانِ رسول) کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر علیہ السلام رات میں نفل نماز زیادہ پڑھا کرتے تھے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اگر بحالت خواب چلتے وقت دائیں جانب اختیار کرتا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ قیامت کے دن اصحابِ لسمیں، یعنی اہل جنت سے ہوگا۔¹

باب: 37- خواب میں پیالہ دیکھنا

[7032] حضرت عبداللہ بن عمر علیہ السلام سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”میں ایک وقت سورہ تھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا، میں نے اس سے (دودھ) پیا، پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب کو دیا۔“ صحابہ کرام علیہم السلام نے پوچھا: اللہ کے رسول! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اس کی تعبیر علم ہے۔“

باب: 38- جب خواب میں کوئی چیز اڑتی ہوئی نظر آئے

[7033] حضرت عبداللہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس علیہ السلام سے رسول اللہ علیہ السلام کے اس خواب کے متعلق دریافت کیا جو انہوں نے بیان کیا تھا۔

٧٠٣١ - فَرَعَمْتُ حَفْصَةَ أَنَّهَا قَصَّهَا عَلَى النَّبِيِّ فَقَالَ: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ لَوْ كَانَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيلِ.

قال الزہری: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بَعْدَ ذَلِكَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ مِنَ اللَّيلِ. [راجیع: ۱۱۲۲]

(۳۷) بابُ الْقَدْحِ فِي النَّوْمِ

٧٠٣٢ - حَدَّثَنَا قَتْبِيَّةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْيَثُورُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامَ يَقُولُ: «إِنَّمَا نَأْتِيْمُ أَتَيْتُ بِقَدْحٍ لِبَنِ فَشَرِّتُ مِنْهُ ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلَيْهِ عُمَرَ بْنَ الْحَطَّابَ». قَالُوا: فَمَا أَوْلَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «الْعِلْمُ». [راجیع: ۸۲]

(۳۸) بابُ: إِذَا طَارَ الشَّيْءُ فِي الْمَنَامِ

٧٠٣٣ - حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْجَرْمَنِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ ابْنِ عَبِيَّدَةَ بْنِ نَشِيطٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ

۱. فتح الباري: 12/524.

ابن عباسٰ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللَّهِ الَّتِي ذَكَرَ . [راجع: ۳۶۲۰]

(7034) حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: میرے پاس اس بات کا تذکرہ کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں ایک دفعہ سویا ہوا تھا، اس دوران میں میں نے دیکھا کہ میرے ہاتھوں میں سونے کے دو لگن رکھے گئے ہیں تو مجھے ان سے تکلیف پہنچی اور اپنے بائی ناگواری محسوس ہوئی۔ پھر مجھے اجازت دی گئی تو میں نے ان پر پھونک ماری، چنانچہ وہ دونوں اڑ گئے۔ میں نے ان کی تعمیر یوں کی کہ دو لذاب ظاہر ہوں گے۔“

(راویٰ حدیث) عبید اللہ نے کہا: ان میں سے ایک تو اسود عسکی تھا جسے سمن میں فیروز نے قتل کیا تھا اور دوسرا مسیلمہ کذاب تھا۔

باب: ۳۹- جب خواب میں گائے کو ذبح ہوتے دیکھے

(7035) حضرت ابوالموی اشعریؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ مکرمہ سے ایسی زمین کی طرف بھرت کر رہا ہوں جہاں بکھریں ہیں تو میرا ذہن اس طرف گیا کہ وہ مقام یکامہ یا بھر ہے لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ یہ مدینہ، یعنی بیتبہ ہے۔ اور میں نے خواب میں گائے دیکھی، اور اللہ کے ہاں خیر ہی خیر ہے، تو اس کی تعمیر ان مسلمانوں کی صورت میں آئی جو جنگِ احمد میں شہید ہوئے، اور خیر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے مال وغیرہ دیا اور سچائی کا بدله وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے بدکے بعد عنایت فرمایا۔“

فائدہ: اس حدیث میں اگرچہ گائے کے متعلق ذبح ہونے کا ذکر نہیں، تاہم امام بخاریؓ نے اس طریق کی طرف اشارہ

۷۰۳۴ - فَقَالَ أَبْنُ عَبَّاسٍ : ذُكِرَ لِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ الَّتِي ذَكَرَ فَأَلَّا يَعْلَمَنِي رَأَيْتُ أَنَّهُ وُضَعَ فِي يَدَيِ سَوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَفُظِّعْتُهُمَا وَكَرِهْتُهُمَا ، فَأَذِنَ لِي فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا ، فَأَوْلَاهُمَا كَذَانِي بِحُرْجَانٍ .

فَقَالَ عَبْيُودُ اللَّهِ : أَحَدُهُمَا الْعَسْبِيُّ الَّذِي قَتَلَ فَيُرُوَّزُ بِالْيَمِينِ ، وَالْآخَرُ مُسَيْلَمَةُ . [راجع: ۳۶۲۱]

(۳۹) بَابٌ : إِذَا رَأَى بَقَرًا تُنْحرُ

۷۰۳۵ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءَ : حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ ، عَنْ جَدِّهِ أَبِيهِ بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ مُوسَى ، أَرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَلَّا يَعْلَمَنِي أَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضِ بَهَنَخْلٍ ، فَذَهَبَ وَهَلَّي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوِ الْهَمَجَرُ ، فَإِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَنْرُبُ ، وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا ، وَاللَّهُ خَيْرٌ ، فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحْدِي ، وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابُ الصَّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللَّهُ [بِهِ] بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ .

[راجع: ۳۶۲۲]

فرمایا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: ”میں نے خواب دیکھا گویا اس محفوظ تلے میں ہوں اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ گائے ذئع کی جاری ہے۔“^①

باب: 40- خواب میں پھونک مارنا

[7036] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”هم سب امتوں میں سے آخری امت ہیں اور (جنت میں جانے کے اعتبار سے) سب امتوں میں سے پہلی امت ہوں گے۔“

[7037] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں سویا ہوا تھا کہ اس دوران میں زمین کے خزانے مجھے پیش کیے گئے، نیز میرے ہاتھ میں سونے کے دو لکنگن رکھ دیے گئے جو مجھے بہت ناگوار گزرے اور انہوں نے مجھے پریشان کر دیا۔ چنانچہ میری طرف وحی کی گئی کہ میں ان پر پھونک مار دوں۔ میں نے پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ میں نے ان کی تعبیر دو کہذابوں سے کی، جن کے درمیان میں ہوں: ایک صاحب صنائع اور دوسرا صاحب یمامہ ہے۔“

باب: 41- جب خواب میں دیکھا کہ ایک چیز کو کون سے نکال کر اسے دوسرا جگہ رکھ دیا ہے

[7038] حضرت عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں نے (خواب میں) دیکھا کہ ایک سیاہ عورت، جس کے بال پر آنکہ تھے، مدینہ طیبہ سے نکلی ہیاں تک مہیع میں جا کر اس نے پڑا وہ کیا۔ مہیع مجھے کا مقام ہے۔ میں نے اس کی تعبیر کی کہ مدینہ طیبہ کی وبا جنہے

(٤٠) بَابُ النَّفْخِ فِي الْمَنَامِ

٧٠٣٦ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَاقُ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ بْنِ مُنْبِهٍ قَالَ : هَذَا مَا حَدَّثَنَا يَهُوَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «نَخْرُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ». [راجح: ٢٢٨]

٧٠٣٧ - وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «يَبْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أُتِيتُ خَرَائِنَ الْأَرْضِ، فَوَضَعَ فِي يَدِي سَوَارِينِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبَرَا عَلَيَّ وَأَهْمَمَايِّ، فَأَوْجَنِي إِلَيَّ أَنِ افْخُمْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوْلَتُهُمَا الْكَذَابِيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا يَبْنِهِمَا : صَاحِبَ صَنْعَاءَ، وَصَاحِبَ الْبَيْمَامَةِ». [راجح: ٣٦٢١]

(٤١) بَابٌ : إِذَا رَأَى أَنَّهُ أَخْرَجَ الشَّيْءَ مِنْ كُوَّةٍ فَأَسْكَنَهُ مَوْضِعًا آخَرَ

٧٠٣٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ : حَدَّثَنِي أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَلَالٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ سَالِمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : «رَأَيْتُ كَانَ امْرَأَةً سُودَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى

کی طرف منتقل کر دی گئی ہے۔“

قَامَتْ بِمَهِيَّةً، وَهِيَ الْجُحْفَةُ. فَأَوْلَتْ أَنَّهُ وَبَاءَ
الْمَدِينَةَ نُقْلَ إِلَيْهَا». (انظر: ۷۰۴۰، ۷۰۳۹)

باب: 42- سیاہ عورت کو خواب میں دیکھنا

[7039] حضرت سالم بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر بن شٹسے مدینہ کے متعلق آپ ﷺ کا خواب بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں نے ایک پرالگندہ بالوں والی کالی عورت دیکھی جو مدینہ طیبہ سے نکلی اور مہیعہ میں جا کر تھہر گئی۔ میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ مدینہ طیبہ کی وبا مہیعہ، یعنی بحمدہ منتقل ہو گئی ہے۔“

(۴۲) بَابُ الْمَرْأَةِ السَّوْدَاءِ

[7039] - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرُ الْمَقْدَمِيُّ: حَدَّثَنَا
فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنِي
سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي رُوْبَاتِ
الشَّيْءِ فِي الْمَدِينَةِ: «رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ
ثَائِرَةَ الرَّأْسِ حَرَجْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى نَزَّلتْ
بِمَهِيَّةٍ فَتَأَوْلَتْهَا أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةَ يُنْقَلُ إِلَى
مَهِيَّةً» وَهِيَ الْجُحْفَةُ. [راجع: ۷۰۳۸]

باب: 43- خواب میں پرالگندہ بال عورت کو دیکھنا

[7040] حضرت عبد اللہ بن عمر بن شٹسے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں نے خواب میں ایک کالی عورت کو دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ وہ مدینہ طیبہ سے نکلی اور مہیعہ میں جا کر تھہر گئی۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ مدینہ طیبہ کی وبا مہیعہ، یعنی بحمدہ منتقل کر دی جائے گی۔“

(۴۳) بَابُ الْمَرْأَةِ الثَّائِرَةِ الرَّأْسِ

[7040] - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنِي
أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي أُونِيسٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ
مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ
الشَّيْءِ فِي الْمَدِينَةِ قَالَ: «رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ
الرَّأْسِ حَرَجْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى نَزَّلتْ
بِمَهِيَّةٍ، فَأَوْلَتْ أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةَ يُنْقَلُ إِلَى
مَهِيَّةً» وَهِيَ الْجُحْفَةُ. [راجع: ۷۰۳۸]

باب: 44- خواب میں تکوار لہراتا

[7041] حضرت ابو موسیٰ اشعریؑ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میں نے خواب میں خود کو تکوار لہراتے ہوئے دیکھا تو وہ درمیان

(۴۴) بَابُ: إِذَا هَرَّ سَبِقَا فِي الْمَنَامِ

[7041] - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو
أَسَامَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ
جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى أَرَادَهُ عَنِ النَّبِيِّ

سے لوٹ گئی۔ اس کی تعبیر غزوہ احمد میں مسلمانوں کے شہید ہونے کی صورت میں سامنے آئی۔ پھر میں نے اسے دوبارہ لہرایا تو وہ تکوار پہلے سے بھی اچھی حالت میں لوٹی تو اس کی تعبیر فتح اور مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کی صورت میں سامنے آئی۔“

بُشِّرَةَ قَالَ : «رَأَيْتُ فِي رُؤْيَايِي أَنِّي هَرَزَتُ سِيفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحْدِي، ثُمَّ هَرَزَتُهُ أُخْرَى، فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ، فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتَمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ». [راجع: ۳۶۲۲]

باب: 45- جس نے جھوٹا خواب بیان کیا

[7042] حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس نے ایسا خواب بیان کیا جو اس نے نہ دیکھا ہو تو قیامت کے دن اسے جو کے دو دنوں میں گرہ لگانے کی تکلیف دی جائے گی جسے وہ ہرگز نہیں کر سکے گا۔ اور جس شخص نے کسی قوم کی ہاتوں پر کان لگایا، حالانکہ وہ اسے ناپسند سمجھتے ہوں یا وہ اس سے راہ فرار اختیار کرتے ہوں تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پکھلا کر ڈالا جائے گا۔ اور جو کوئی تصویر بنائے گا اسے عذاب دیا جائے گا اور اس پر زور دیا جائے گا کہ وہ اس میں روح ڈالے جو وہ نہیں کر سکے گا۔“

سفیان نے کہا: ہم سے ایوب نے یہ حدیث متصل سند سے بیان کی ہے اور قتیبہ بن سعید نے کہا: ہم سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے قیادہ سے، انہوں نے عکرمه سے، انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ جو اپنے خواب کے سلسلے میں جھوٹ بولے۔ شعبہ نے ابوہاشم رمانی سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے عکرمه سے سن، انہوں نے ابو ہریرہ رض سے ان کا یہ قول بیان کیا: جو شخص تصویر بنائے، جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے اور جو شخص کان لگا کر دوسروں کی بات سنے۔

(٤٥) بَابُ مَنْ كَذَبَ فِي حُلْمِهِ

٧٠٤٢ - حَدَّثَنَا عَلَيْهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبْنَ عَبَّاسَ عَنِ الشَّبِّيِّ رض قَالَ: «مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرِهِ كُلُّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَمْ يَفْعَلْ، وَمَنْ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ أَوْ يَفْرُوْنَ مِنْهُ صُبَّ فِي أَذْنِهِ الْأَنْكُ بَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ صَوَرَ صُورَةً عُذْبَ وَكُلُّفَ أَنْ يَفْتَحَ فِيهَا وَلَيْسَ بِنَافِعٍ».

قَالَ سُفْيَانُ : وَصَلَّهُ لَنَا أَيُّوبُ . وَقَالَ قُتْبَيْهُ :

حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَوْلُهُ: مَنْ كَذَبَ فِي رُؤْيَايَهُ . وَقَالَ شُعْبَهُ عَنْ أَبِي هَاشِمِ الرُّمَانِيِّ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ، قَوْلُهُ: مَنْ صَوَرَ صُورَةً وَمَنْ تَحَلَّمَ وَمَنْ اسْتَمَعَ.

حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: جس شخص نے کسی دوسرے کی بات کان لگا کر سئی، جس نے غلط خواب بیان کیا اور جس نے تصویر بنائی۔

ہشام نے عکرمہ سے، حضرت ابن عباس رض سے ان کا قول نقل کرنے میں خالد حذاء کی متابعت کی ہے۔

[7043] حضرت ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے بدترین جھوٹ یہ ہے کہ انسان خواب میں ایسی چیز دیکھنے کا دعویٰ کرے جو اس کی آنکھوں نے نہ دیکھا ہو۔“ یعنی وہ جھوٹا خواب بیان کرے۔

باب: 46- جب کوئی برا خواب دیکھے تو اس کے متعلق کسی کو خبر نہ دے اور نہ کسی سے ذکر ہی کرے

[7044] حضرت ابوسلہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں ایسے خوفناک خواب دیکھتا تھا جو مجھے بیمار کر دیتے ہیں تک کہ میں نے حضرت ابو قادہ رض کو فرماتے سن: میں ایسے خواب دیکھتا جو مجھے بیمار کر دیتے حتیٰ کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سن: ”اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے، اس لیے جب تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو وہ صرف اس سے بیان کرے جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ اور جب کوئی ناپسند خواب دیکھے تو اس کے شر اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، تین بار تھوڑو کرے اور وہ کسی سے بیان نہ کرے۔ ایسا کرنے سے وہ اسے کوئی نقصان نہیں دے سکے گا۔“

[7045] حضرت ابوسعید خدری رض سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سن: ”جب تم

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا خَالِدُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنِ اسْتَمَعَ وَمَنْ تَحَلَّمَ وَمَنْ صَوَرَ . نَحْوَهُ .

تابعہ ہشام عن عکرمہ، عن ابن عباس
قوله۔ [راجع: ۲۲۲۵]

٧٠٤٣ - حَدَّثَنَا عَلَيُّ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى أَبْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسّلّم قَالَ: «إِنَّ مِنْ أَفْرَى الْفَرَى أَنْ يُرِيَ عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَ» .

(٤٦) بَابٌ : إِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلَا يُخْبِرُ بِهَا
وَلَا يَذْكُرُهَا

٧٠٤٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا شَعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِيعَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ: لَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا فَتَمْرِضُنِي حَتَّى سَمِعْتُ أَبَا فَتَادَةَ يَقُولُ: وَأَنَا كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا فَتَمْرِضُنِي حَتَّى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسّلّم يَقُولُ: «الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ اللَّهِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثُ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ، وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَلْيَتَفَلَّ ثَلَاثًا وَلَا يُحَدِّثُ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ» . [راجع: ۳۲۹۲]

٧٠٤٥ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنِي أَبْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوِرِدِيِّ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ

میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو یقیناً وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور اسے بیان کرے۔ اور اگر اس کے سوا دیکھے جسے وہ برا خیال کرتا ہو تو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ اسے چاہیے کہ اس کے شر سے پناہ مانگے اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے۔ اس طرح وہ اسے ہرگز کوئی نقصان نہیں دے گا۔“

باب: 47۔ اگر پہلی تعبیر دینے والا غلط تعبیر دے تو اس کی تعبیر سے کچھ نہ ہو گا

[7046] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میں نے آج رات خواب میں دیکھا ہے کہ بادل کے ٹکڑے سے گھنی اور شہد پیک رہا ہے۔ میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ اپنے باتھوں میں لے رہے ہیں، کچھ زیادہ اور کچھ کم۔ پھر اچاک ایک رسی دیکھی جو آسمان سے زمین کی طرف لٹک رہی ہے۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اس رسی کو پکڑا اور اپر چڑھ گئے۔ پھر ایک اور صاحب آئے وہ بھی رسی کو پکڑ کر اپر چڑھ گئے۔ اس کے بعد تیرے صاحب نے اسے پکڑا تو رسی ٹوٹ گئی اور پھر جڑ گئی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، مجھے اجازت دیں میں اس کی تعبیر کروں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، آپ اس کی تعبیر کریں۔“ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: بادل سے مراد دین اسلام ہے۔ جو گھنی اور شہد پیک رہا تھا وہ قرآن کریم کی حلاوت اور مٹھا سے ہے، کچھ لوگ اسے زیادہ لینے والے ہیں اور کچھ لوگوں کی قسم میں تھوڑا حصہ ہے۔ اور آسمان سے زمین تک لٹکنے والی رسی سے مراد وہ سچا طریق حق ہے جس پر

الله بن حبیب، عن أبي سعيد الخدري: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّهَا مِنَ اللَّهِ، فَلَيُحِمِّدَ اللَّهَ عَلَيْهَا، وَلَيُحَدِّثَ بِهَا، وَإِذَا رَأَى غَيْرُ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلَيُسْتَعِدَّ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرُهَا إِلَّا حِدَةً فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ».

(۴۷) باب مَنْ لَمْ يَرِ الرُّؤْيَا لِأَوَّلِ عَابِرٍ إِذَا لَمْ يُصْبِتْ

٧٠٤٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا الْيَثْرَى عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَنْهُمَا كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ الْلَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلْلَةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسْلَ، فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقْلُ، وَإِذَا سَبَبَ وَأَصْلَى مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ فَأَرَاكَ أَخْدَثَ يَهْ فَعَلَوْتَ، ثُمَّ أَخْدَثَ يَهْ رَجُلٌ أَخْرُ فَعَلَاهُ يَهْ، ثُمَّ أَخْدَثَ يَهْ رَجُلٌ أَخْرُ فَعَلَاهُ يَهْ، ثُمَّ أَخْدَثَ يَهْ رَجُلٌ أَخْرُ فَانْقَطَعَ ثُمَّ وُصِلَ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللهِ! يَا أَبَّي أَنَّتْ وَاللهُ لَتَدْعُنِي فَأَغْبَرُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ: «أَغْبَرُهَا». قَالَ: أَمَّا الظُّلَّةُ فِي الْإِسْلَامِ، وَأَمَّا الَّذِي يَنْطِفُ مِنَ الْعَسْلِ وَالسَّمْنِ فَالْقُرْآنُ، حَلَاؤْهُ تَنْطِفُ، فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقْلُ، وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنَّتْ عَلَيْهِ

آپ گامزن ہیں اور آپ اسے پکڑے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ری کے ساتھ آپ کو بام عروج تک لے جائے گا۔ پھر آپ کے بعد اسے ایک اور آدمی پکڑے گا۔ پھر اس کے بعد دوسرا آدمی پکڑے گا، پھر اس کو جب تیرا آدمی پکڑے گا تو وہ بھی چڑھ جائے گا۔ اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، مجھے اس تعبیر کے متعلق بتائیں صحیح ہے یا غلط ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کچھ تعبیر تو صحیح ہے اور کچھ غلط ہے۔“ حضرت ابو بکر رض نے عرض کی: (اللہ کے رسول!) آپ کو اللہ کی قسم ہے آپ میری غلطی کو ضرور ظاہر کریں۔ آپ رض نے فرمایا: ”تم قسم نہ دو۔“

تَأْخُذُ بِهِ فَيَعْلِمُكَ اللَّهُ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ فَيَعْلُمُ بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ فَيَعْلُمُ بِهِ، ثُمَّ يُوَصَّلُ لَهُ فَيَعْلُمُ بِهِ، فَأَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَأْبِي أَنْتَ: أَصَبَّتْ أَمْ أَخْطَأْتْ؟ قَالَ النَّبِيُّ صلوات الله عليه وآله وسليمه: أَصَبَّتْ بَعْضًا وَأَخْطَأْتْ بَعْضًا، قَالَ: فَوَاللَّهِ لَتُحَدِّثَنِي بِالَّذِي أَخْطَأْتْ، قَالَ: لَا تُقْسِمْ». [راجع: ۷۰۰۰]

باب: 48- نماز صبح کے بعد خواب کی تعبیر بیان کرنا

170471 حضرت سکرہ بن جندب رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی بہتر صحابہ کرام سے فرمایا کرتے تھے: ”کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟“ جس نے خواب دیکھا ہو تو اہو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آپ کو بیان کرتا۔ آپ رض نے ایک صحیح فرمایا: ”آج رات میرے پاس دو آنے والے آئے، انہوں نے مجھے اٹھایا اور مجھ سے کہا: (ہمارے ساتھ) چلو۔ میں ان کے ساتھ چل دیا، چنانچہ تم ایک آدمی کے پاس آئے جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا آدمی اس کے پاس ایک پتھر لیے کھڑا تھا۔ اچانکہ وہ اس کے سر پر پتھر مارتا تو اس کا سر تو زدیتا اور پتھر لڑھک کر دور چلا جاتا۔ وہ پتھر کے پتھپے جاتا اور اسے اٹھاتا۔ اس کے واپس آنے سے پہلے پہلے دوسرا کا سر صحیح ہو جاتا جیسا کہ پہلے تھا۔ کھڑا ہوا شخص پھر اسی طرح مارتا اور وہی صورت پیش آتی جو پہلے آتی تھی۔ آپ رض نے فرمایا: میں نے ان دونوں سے کہا: سبحان اللہ! کیا ماجرا ہے؟ یہ دونوں شخص کون ہیں؟ انہوں نے کہا: آگے چلو، آگے

(48) بَابُ تَغْيِيرِ الرُّؤْيا بَعْدَ صَلَةِ الصُّبْحِ

7047 - حَدَّثَنَا مُؤَمِّلُ بْنُ هِشَامَ أَبُو هِشَامَ: حَدَّثَنَا إِشْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا سَمْرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلوات الله عليه وآله وسليمه يَعْنِي مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ: «هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ مَنْ رُؤْيَا؟» قَالَ: فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُصَّ، وَإِنَّهُ قَالَ ذَاتَ غَدَاءَ: «إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ أَتِيَانٌ، وَإِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِي وَإِنَّهُمَا قَالَا لِي: إِنْطِلُقْ، وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا، وَإِنَّا أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَإِذَا أَخْرُ قَاتِمٌ عَلَيْهِ يَصْخَرَةٌ وَإِذَا هُوَ يَهُوِي بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهِ فَيَنْتَلِعُ رَأْسُهُ فَيَنْتَهِدُ الْحَجَرُ هَا هُنَا، فَيَتَبَعُ الْحَجَرَ فَيَأْخُذُهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ حَتَّى يَصْحَّ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ، ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ مَرَّةً الْأُولَى، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: سُبْحَانَ اللَّهِ، مَا هُدَانِ؟

چلو۔ ہم چل دیے تو ایک آدمی کے پاس پہنچ جو پیٹھ کے بل چت لیتا ہوا تھا اور دوسرا شخص اس کے پاس لو بے کا آنکھا لیے کھڑا تھا۔ وہ اس کے چہرے کے ایک طرف آتا اور اس کے جبڑے کو گدھی تک، اس کے نہنچے کو گدھی تک اور اس کی آنکھ کو گدھی تک پھر دیتا۔ پھر چہرے کے دوسری طرف جاتا تو ادھر بھی اسی طرح چرتا جس طرح اس نے پہلی جانب کیا تھا۔ وہ ابھی دوسری جانب سے فارغ نہ ہوتا تھا کہ پہلی جانب اپنی صحیح حالت میں آ جاتی۔ پھر دوبارہ وہ اسی طرح کرتا جس طرح اس نے پہلی مرتبہ کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ان سے کہا: سبحان اللہ! یہ دونوں کون ہیں؟ انہوں کے کہا: آگے چلو، آگے چلو، چنانچہ ہم آگے چلے۔ پھر ہم ایک تور جیسی چیز پر آئے۔ اس میں شور و غل کی آواز تھی۔ ہم نے جھانک کر دیکھا تو اس میں ننگے مرد اور ننگی عورتیں تھیں۔ جب ان کے پاس پہنچے سے آگ کا شعلہ آتا تو وہ چلانے لگتے۔ میں نے ان دونوں سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے کہا: آگے چلو آگے چلو، چنانچہ ہم آگے بڑھے اور ایک نہر پر آئے۔ وہ نہر خون کی طرح سرخ تھی۔ اس میں ایک تیرنے والا آدمی تیر رہا تھا۔ نہر کے کنارے اور آدمی تھا جس کے پاس بہت سے پھر جمع تھے۔ جب تیر نے والا آدمی اس شخص کے پاس پہنچا جس نے پھر جمع کر کر کھتھتے تو وہ اس کامنہ کھول دیتا اور زور سے پھر مار کر اسے پیچھے دھکیل دیتا اور وہ پھر تیر نے لگتا۔ پھر اس کے پاس لوٹ کر آتا جیسے پہلے آیا تھا تو وہ اس کامنہ کھول دیتا اور منہ پر زور سے پھر مار کر اسے پیچھے دھکیل دیتا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: آگے چلو، آگے چلو، چنانچہ ہم آگے بڑھے تو ایک انتہائی بد صورت آدمی کے پاس پہنچے جتنے بد صورت تم نے دیکھے ہوں گے وہ ان سب سے زیادہ بد صورت تھا۔ اس کے پاس آگ جل رہی تھی اور وہ اسے خوب تیز کر رہا تھا اور اس کے ارد گرد دوڑ رہا تھا۔ میں نے

قَالَ: قَالَا لَيْ: إِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُّسْتَلِقٍ لِفَقَاهَ وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِكَلُوبٍ مِّنْ حَدِيدٍ، وَإِذَا هُوَ يَأْتِي أَحَدَ شِقَانِ وَجْهِهِ فِي شَرِشُرٍ شَدِيقَةٍ إِلَى فَقَاهَ، وَمَنْخِرَةٍ إِلَى فَقَاهَ، وَعَيْنَهُ إِلَى فَقَاهَ - قَالَ: وَرَبِّمَا قَالَ أَبُو رَجَاءٍ: فَيَشُقُّ - قَالَ: ثُمَّ يَتَحَوَّلُ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْأَوَّلِ، فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذَلِكَ الْجَانِبِ حَتَّى يَصْحَّ ذَلِكَ الْجَانِبَ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةُ الْأُولَى، قَالَ: قُلْتُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، مَا هُدَانِ؟ قَالَ: قَالَا لَيْ: إِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى مِثْلِ الشَّوَّرِ - قَالَ: وَأَخْسِبُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: - فَإِذَا فِيهِ لَعْظُ وَأَصْوَاتُ، قَالَ: فَاطَّلَعْنَا فِيهِ فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاءٌ، وَإِذَا هُمْ يَأْتِيُهُمْ لَهُبٌ مِّنْ أَشْفَلَ مِنْهُمْ، فَإِذَا أَتَاهُمْ ذَلِكَ اللَّهُبُ ضَوْضَوًا، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هُؤُلَاءِ؟ قَالَ: قَالَا لَيْ: إِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ - حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: - أَحْمَرَ مِثْلَ الدَّمِ، وَإِذَا فِي النَّهَرِ رَجُلٌ سَابِعُ يَسْبَحُ، وَإِذَا عَلَى شَطِ النَّهَرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً كَثِيرَةً، وَإِذَا ذَلِكَ السَّابِعُ سَبَعَ مَا سَبَحَ، ثُمَّ يَأْتِي ذَلِكَ الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ فَيَفْغُرُ لَهُ فَاهُ فَيَلْقِمُهُ حَجَرًا فَيَنْطَلِقُ يَسْبَحُ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ، كُلَّمَا رَجَعَ إِلَيْهِ فَغَرَّ لَهُ فَاهُ فَالْقُمَمُ حَجَرًا، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هُدَانِ؟ قَالَ: قَالَا لَيْ: إِنْطَلِقْ اِنْطَلِقْ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ كَرِيمٍ

ان دونوں سے پوچھا: یہ کیا ماجرا ہے؟ انہوں نے مجھے کہا: آگے چلو، آگے چلو۔ ہم آگے بڑھتے تو ایک ایسے باغ میں پہنچ جو سربرز و شاداب تھا اور اس میں موسم بہار کے سب پھول تھے۔ اس باغ کے درمیان ایک لمبے قد والا آدمی تھا، اتنا لامبا کہ میرے لیے اس کا سردیکھنا مشکل ہو گیا گویا وہ آدمان سے باقیں کر رہا تھا۔ اس کے ارد گرد بہت سے بچے تھے۔ میں نے اتنے بچے کبھی نہیں دیکھے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا: یہ کون ہے؟ اور بچوں کی حقیقت کیا ہے؟ انہوں نے کہا: آگے چلے۔ ہم آگے بڑھتے تو ہم ایک عظیم الشان باغ تک پہنچے۔ میں نے اتنا بڑا اور اتنا خوبصورت باغ کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ان دونوں نے کہا: اس پر چڑھیے۔ جب ہم اس پر چڑھتے تو وہاں ایک ایسا شہر دکھائی دیا جس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی تھی۔ ہم اس شہر کے دروازے پر آئے اور ہم نے اسے کھلوایا تو وہ ہمارے لیے کھول دیا گیا۔ ہم اس میں داخل ہوئے تو ہمارا استقبال ایسے لوگوں نے کیا جن کے جسم کا نصف حصہ انتہائی خوبصورت اور دوسرا حصہ انتہائی بد صورت تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ان دونوں ساتھیوں نے ان لوگوں سے کہا: اس نہر میں کود جاؤ۔ وہاں ایک نہر بہرہ رہی تھی جس کا پانی انتہائی سفید اور صاف شفاف تھا۔ وہ لوگ گئے اور اس میں کوڈ پڑے، پھر جب وہ ہمارے پاس آئے تو ان کی بد صورتی جاتی رہی اور اب وہ نہایت خوبصورت ہو گئے تھے۔ ان دونوں نے مجھے کہا: یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کی منزل ہے، جب میری نظر اور پر اٹھی تو سفید بادل کی طرح وہاں مجھے ایک محل نظر آیا۔ انہوں نے مجھے کہا: اس جگہ آپ کا مقام ہے۔ میں نے ان سے کہا: اللہ تھیں برکت عطا فرمائے! مجھے چھوڑ دو تاکہ میں اس محل کے اندر داخل ہو جاؤ۔ انہوں نے کہا: اس وقت تو آپ نہیں جا سکتے لیکن آئندہ آپ اس میں ضرور جائیں گے۔ میں نے ان سے کہا: آج

المُرْأَةُ كَأَكْرَهَ مَا أَنْتَ رَاءِ رَجُلًا مَرْأَةً، فَإِذَا عِنْدَهُ نَارٌ يَحْسُنُهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَا؟ قَالَ: قَالَا لِي: إِنْطَلِقْ إِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْنَمَةٍ فِيهَا مِنْ كُلَّ لَوْنٍ الرَّبِيعُ، وَإِذَا بَيْنَ ظَهَرِيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ لَا أَكَادُ أَرْدِي رَأْسَهُ طُولًا فِي السَّمَاءِ، وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وَلُدَانٍ رَأَيْتُهُمْ قَطُّ، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَا؟ مَا هُؤُلَاءُ؟ قَالَ: قَالَا لِي: إِنْطَلِقْ إِنْطَلِقْ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ لَمْ أَرْ رَوْضَةَ قَطُّ أَعْظَمُ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ، قَالَ: قَالَا لِي: إِرْقَ، فَارْتَقَيْتُ فِيهَا، قَالَ: فَارْتَقَيْنَا فِيهَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْيَيَّةٍ بَلِينَ ذَهَبٍ وَلَبِينَ فِضَّةٍ، فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَهُنَا فَفَتَحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَنَلَقْنَا فِيهَا رِجَالٌ شَطَرٌ مِنْ حَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءُ، وَشَطَرٌ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءُ، قَالَ: قَالَا لَهُمْ: اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذَلِكَ النَّهْرِ، قَالَ: وَإِذَا نَهَرٌ مُغْرِضٌ يَخْرِي كَأَنَّ مَائِهَ الْمَخْضُ مِنَ الْبَيْاضِ، فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَذْ ذَهَبَ ذَلِكَ السُّوءَةُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ، قَالَ: قَالَا لِي: هَذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ وَهَذَاكَ مَنْزِلُكَ، قَالَ: فَسَمَا بَصَرِي صُعْدًا فَإِذَا قَضَرَ مِثْلُ الرَّبَابِيَّةِ الْبَيْضَاءِ، قَالَ: قَالَا لِي: هَذَاكَ مَنْزِلُكَ، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: بَارَكَ اللَّهُ فِي كُمَا، ذَرَانِي فَأَذْخُلْهُ، قَالَا: أَمَّا الْآنَ فَلَا وَأَنْتَ دَاخِلُهُ، قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ مُنْدَلِ الْلَّيْلَةِ عَجَبًا، فَمَا هُذَا الَّذِي رَأَيْتُ؟ قَالَ: قَالَا

رات میں نے بہت عجیب و غریب چیزیں دیکھیں ہیں۔ بہر حال جو کچھ میں نے دیکھا ہے ان کی حقیقت کیا ہے؟ انھوں نے مجھ سے کہا: ہم ابھی آپ سے بیان کرتے ہیں، پہلاً آدمی جس کے پاس آپ گئے تھے اور اس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا یہ وہ شخص ہے جو قرآن سیکھتا، پھر اسے چھوڑ دیتا اور فرض نماز پڑھے بغیر سو جاتا تھا۔ اور وہ شخص جس کے پاس آپ گئے تھے اور اس کا جبراً گدی تک، اس کے نتھنے گدی تک اور اس کی آنکھیں گدی تک چیری جاری تھیں وہ ایسا شخص ہے جو صحن اپنے گھر سے نکلتا اور سارا دن جھوٹ بولتا رہتا تھا کہ دور دراز تک اس کا جھوٹ پہنچ جاتا۔ اور وہ نیگے مرد اور نیگی عورتیں جو سور میں آپ نے دیکھے وہ زنا کار مرد اور زنا کار عورتیں تھیں۔ اور آپ جس آدمی کے پاس آئے اور وہ خونی نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منڈ میں پتھر مارے جا رہے تھے وہ سودخور تھا۔ اور وہ بد صورت شخص جو آگ بھڑکا رہا تھا اور اس کے ارد گرد دوڑ رہا تھا، وہ جنم کا دار و نعمہ مالک نامی فرشتہ ہے۔ اور باغ میں لمبے قد والے آدمی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر فوت ہو گئے۔ اس پر کچھ صحابہ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا مشرکین کے بچے بھی ان میں شامل ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، مشرکین کے بچے بھی ان میں داخل ہیں، اب رہے وہ لوگ جن کا نصف بدن خوبصورت اور نصف بد صورت تھا! تو یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے اسے مجھے اور برے دلوں قسم کے عمل کیے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے درگز فرمایا اور انھیں معاف کر دیا۔“

لی: أَمَا إِنَّا سَنُحْرِبُكَ، أَمَّا الرَّجُلُ الْأَوَّلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلِعُ رَأْسَهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ الْأَخْدُدُ الْقُرْآنَ فَيَرْفَضُهُ وَيَنَمُّ عَنِ الصَّلَاةِ الْمُكْتُوبَةِ، وَأَمَّا الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرِّشُ شِدْفَهُ إِلَى قَفَاءٍ وَمَنْخُرَهُ إِلَى قَفَاءٍ وَعَيْنَهُ إِلَى قَفَاءٍ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَعْدُو مِنْ بَيْتِهِ فَيَكْذِبُ الْكَذْبَةَ تَلْعَبُ الْأَفَاقَ، وَأَمَّا الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعَرَاءُ الَّذِينَ فِي مِثْلِ بَنَاءِ التَّتَوْرِ فَهُمُ الْرُّثَاءُ وَالرَّوَانِيُّ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبَحُ فِي النَّهَرِ وَيُلْقِمُ الْحِجَارَةَ فَإِنَّهُ أَكْلُ الرَّبَّا، وَأَمَّا الرَّجُلُ الْكَرِيمُ الْمَرْأَةُ الَّذِي عِنْدَ النَّارِ يَحْسُنُهَا وَيَسْعِيَ حَوْلَهَا فَإِنَّهُ مَالِكُ حَازِنُ جَهَنَّمَ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَمَّانٍ، وَأَمَّا الْوَلْدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ». قَالَ: فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ، وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطَرًا مِنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطَرًا مِنْهُمْ شَيْءٌ فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا، تَجَاوِزُ اللَّهُ عَنْهُمْ».

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

92- کِتَابُ الْفِتْنَ

فتنوں کا بیان

باب: 1- ارشاد باری تعالیٰ: ”اوْرَثْتُمْ اسْ فَتْنَةً سَعَىْ دُرُونَ
جُوْ خَاصَّ اُنْهِيَ لَوْگُوْنَ کُوْ نَهِيَنَ پَنْچَےْ گَا جَنْهُوْنَ نَعَاصَ
طُورَ پَرْ تَمَّ مِنْ سَعَىْ ظَلْمَ کِيَا ہَوَگَا۔“ نَيْزَ نَبِيَّ ﷺ کَا اپَنِيَ
امَّتَ کَوْ فَتَنَوْ سَعَىْ خَرْدَارَ کَرَنَےْ کَا بَيَانَ

[7048] حضرت اسماء بنت ابی بکر رض سے روایت ہے،
وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میں
اپنے حوض پر ان لوگوں کا انتظار کروں گا جو میرے پاس
آئیں گے۔ پھر کچھ لوگوں کو میرے پاس پنچھے سے پہلے ہی
گرفتار کر لیا جائے گا تو میں کہوں گا: یہ تو میری امَّتَ کے
لوگ ہیں۔ جواب ملے گا: آپ نہیں جانتے یہ لوگ تو (دین
اسلام سے) اٹھ پاؤں پھر گئے تھے۔“

ابن ابی مليکہ کہا کرتے تھے: اے اللہ! ہم تیری پناہ
ماگئے ہیں کہ ہم ایڑیوں کے مل پھر جائیں یا کسی فتنے میں
بچتا ہو جائیں۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دین اسلام میں سب سے بڑا فتنہ یہ ہے کہ انسان، کسی بدعت کا مرتكب ہو اور اس طرح وہ دین اسلام سے پھر جائے۔ اس جرم کی پاداش میں انسان رسول اللہ ﷺ کی سفارش سے محروم ہو سکتا ہے اور اس کے نیک اعمال ضائع ہو سکتے ہیں۔

(۱) بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى :
«وَأَنْقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَ الَّذِينَ طَلَمُوا مِنْكُمْ
خَاتَمَةً» [الأنفال: ۲۵] وَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ
يُحَدِّرُ مِنَ الْفِتْنَ

٧٠٤٨ - حَدَّثَنَا عَلَيْهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا يُشْرِ
ابْنُ السَّرِّيِّ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ بْنُ عَمْرٍ عَنْ أَبِي
مُلِيْكَةَ قَالَ: قَالَتْ أَشْمَاءُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:
”أَنَا عَلَى حُوْضِي أَنْتَظِرُ مَنْ يَرُدُّ عَلَيَّ، فَيُؤْخَذُ
بِنَاسٍ مِنْ دُونِي فَأَقُولُ: أَمْتَنِي، فَيَقُولُ: لَا
تَدْرِي مَشْوَأْ عَلَى الْفَهْرَارِيِّ“.

قَالَ أَبْنُ أَبِي مُلِيْكَةَ: اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ
تُرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا أَوْ نُفْقَنَ . [راجع: ۶۵۹۳]

[7049] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "میں حوض کو شرپ تھمارا انتظار کروں گا۔ اور تم میں سے کچھ لوگ میری طرف آئیں گے۔ جب میں انھیں پانی دینے کے لیے جھکوں گا تو انھیں میرے سامنے سے دور کر دیا جائے گا۔ میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی (امتی) ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آپ کو معلوم نہیں کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد دین میں کیا نئی باتیں نکال لی تھیں۔"

[7051, 7050] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "میں حوض پر تھمارا انتظار کروں گا جو کوئی وہاں آئے گا، وہ اس سے پانی پیے گا اور جس نے اس (حوض) سے پانی پیا اس کے بعد وہ کبھی پیاسا نہیں ہو گا۔ میرے پاس وہاں ایسے لوگ بھی آئیں گے جنھیں میں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھ پہچانتے ہوں گے، پھر میرے اور ان کے درمیان پرده حائل کر دیا جائے گا۔"

ابوالحازم نے کہا کہ نعمن بن ابو عیاش نے مجھے بیان کرتے سناتو کہا: تم نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے اسی طرح سنائے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انھوں نے کہا: میں گواہ دیتا ہوں کہ میں نے بھی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت اسی طرح سنی ہے، البتہ وہ اس میں اضافہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ لوگ مجھ سے ہیں۔ آپ کو کہا جائے گا: تم نہیں جانتے کہ انھوں نے تھمارے بعد کیا تبدیلیاں کر دی تھیں۔ اس وقت میں کہوں گا: دوری ہو، دوری ہو ان کے لیے جھکوں نے میرے بعد (دین میں) تبدیلیاں کر دیں۔"

۷۰۴۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ أَبِي وَاثِيلَ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللَّهِ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، فَلَيْرُفَعَنَ إِلَيَّ رِجَالٌ مَنْكُمْ حَتَّى إِذَا أَهْوَيْتُ لِأَنَا وَلَهُمُ الْحَتْلَجُوا دُونِيِّ، فَأَقُولُ : أَبِي رَبَّ ! أَصْحَابِيِّ، فَيَقُولُ : لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَوَا بَعْدَكَ». [راجیع: ۶۵۷۵]

۷۰۵۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ : سَمِعْتُ النَّبِيًّا ﷺ يَقُولُ : «أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، مَنْ وَرَدَهُ شَرِبَ مِنْهُ وَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ】 أَبَدًا ، لَيْرَدَنَ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَغْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ» .

قال أبو حازم: فَسَمِعْنِي التَّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ وَأَنَا أَحَدُهُمْ هُذَا فَقَالَ: هَكَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا؟ فَقَلَّتْ: نَعَمْ، قَالَ: وَأَنَا أَشْهُدُ عَلَى أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ فِيهِ: قَالَ: إِنَّهُمْ مِنِّي، فَيَقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا بَدَلُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ: سُخْنًا سُخْنًا لَمَنْ بَدَلَ بَعْدِي». [راجیع: ۶۵۸۳، ۶۵۸۴]

باب: 2- نبی ﷺ کا ارشاد گرامی: ”میرے بعد تم ایسے کام دیکھو گے جو تھیں برے لگیں گے“ کا بیان۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرمایا: ”تم (ان کاموں پر) صبر کرو حتیٰ کہ حوض کوڑ پر مجھ سے ملاقات کرو۔“

[7052] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ”تم میرے بعد اپنے خلاف ترجیحات اور ایسے امور دیکھو گے جو تھیں پسند نہیں ہوں گے۔“ صحابہ کرام ﷺ نے پوچھا: اللہ کے رسول! (ایسے حالات میں) ہمارے لیے آپ کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تم انھیں ان کے حقوق ادا کرتے رہو اور اپنے حقوق کا اللہ سے سوال کرو۔“

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ میرے بعد ایسے حکمران آئیں گے جو حقوق کے معاملے میں اقرباً پروری کریں گے اور انھیں دوسروں پر ترجیح دیں گے اور ان کے حقوق پامال کریں گے اور امور دین کے متعلق ان کا یہ حال ہو گا کہ وہ ایسے کام کریں گے جنہیں دین دار طبق پسند نہیں کرے گا۔ ایسے حالات میں رسول اللہ ﷺ کی ہدایت ہے کہ ہم لوگ شرعی واجبات، مثلاً: زکۃ کی ادائیگی اور جہاد کے وقت ان کے ساتھ شامل ہوں اور ان کے خلاف بغاوت نہ کریں اور جہاں تک اپنے حقوق کا تعلق ہے ان کے متعلق اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ انھیں عدل کرنے اور انصاف پسندی کی توفیق دے۔

[7053] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے امیر میں کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے تو صبر کرے کیونکہ اگر کوئی اپنے امیر کی اطاعت سے باشست بھر بھی باہر لکھا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔“

[7054] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس نے

(۲) باب قول النبی ﷺ: «سَتَرُونَ بَعْدِي أُمُورًا تُنْكِرُونَهَا»

وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَيْدٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اضْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ». [۳۶۰۳]

۷۰۵۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا رَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أُثْرَةً وَأُمُورًا تُنْكِرُونَهَا». قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «أَدْوُا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللَّهَ حَقَّكُمْ». (راجع: ۳۶۰۳)

۷۰۵۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ، عَنِ الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ، فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شَيْرًا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً». (انظر: ۷۰۵۴، ۷۰۵۳)

۷۰۵۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَانَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ رَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ: حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ

اپنے امیر میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھی تو اسے چاہیے کہ صبر کرے، اس لیے کہ جس نے جماعت سے باشٹ بھر دی علیحدگی اختیار کی اور اسی حالت میں مر گیا تو وہ جامیت کی موت مرے گا۔

الْعَطَّارِدِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ رَأَى مِنْ أَمْيَرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلَا يُضِيرُ عَلَيْهِ، فَإِنَّمَا مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شَيْرًا فَمَاتَ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً۔

[راجع: ۷۰۵۳]

[7055] حضرت جنادہ بن امیر سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم حضرت عبادہ بن صامت رض کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ وہ بیمار تھے۔ ہم نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو صحبت و سلامتی عطا کرے! آپ رض کوئی ایسی حدیث بیان کریں جس سے اللہ تعالیٰ آپ کو فتح پہنچائے اور جسے آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وس علیہ سے سنا ہو۔ انہوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وس علیہ نے ہمیں بلا یا تو ہم نے آپ کی بیعت کی۔

[7056] انہوں نے مزید کہا: آپ صلی اللہ علیہ وس علیہ نے ہم سے جن باتوں کا عہد لیا تھا وہ یہ تھیں کہ ہم خوش و ناگواری، تنگی و کشادگی اور اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دینے کی صورت میں بھی اپنے امیر کی باتیں گے اور اس کی اطاعت کریں گے اور حکمرانوں کے ساتھ حکومتی معاملات میں کوئی جگڑا نہیں کریں گے: ”الا یہ کہ تم انھیں اعلانیہ کفر کرتے دیکھو اور تمہارے پاس اس کے متعلق کوئی واضح دلیل ہو۔“

[7057] حضرت اسد بن حفیر رض سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وس علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اللہ کے رسول! آپ نے فلاں آدمی کو عہدہ دیا ہے لیکن مجھے کوئی عہدہ نہیں دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وس علیہ نے فرمایا: ”تم میرے بعد اپنی حق تلفی دیکھو گے، ایسے حالات میں صبر کرنا حتیٰ کہ تم قیامت کے دن مجھ سے آلو۔“

٧٠٥٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عُمَرِ وَهْبِ بْنِ بُكْرٍ، عَنْ بُشَّرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِدِ وَهُوَ مَرِيضٌ، فَقُلْنَا: أَصْلَحْنَكَ اللَّهُ، حَدَّثْنَا بِحَدِيثٍ يَقْعُدُهُ اللَّهُ يَهُ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: دَعَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَبَيَّنَاهُ۔ [راجع: ۷۰۵۴]

٧٠٥٦ - فَقَالَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ بَأَيَّنَا عَلَى السَّمْعِ وَالظَّاعَةِ فِي مَسْطِينَا وَمَكْرُهَنَا، وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا، وَأَثْرَةَ عَلَيْنَا، وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأُمَرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوَا كُفُراً بَوَاحَّا عِنْدَكُمْ مِنَ اللَّهِ فِيهِ بُرْهَانٌ۔ [انظر: ۷۲۰۰]

٧٠٥٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْغَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَسَيْدِ ابْنِ حُضَيْرٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اسْتَعْمَلْتُ فُلَانًا وَلَمْ شَتَّعْمُلْنِي، قَالَ: إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أَثْرَةَ فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي۔ [راجیع: ۳۷۹۲]

باب: 3- نبی ﷺ کے فرمان: ”میری امت کی تباہی چند بے وقف لذکوں کی حکومت سے ہوگی“ کا بیان

[7058] حضرت عمرو بن عجیب بن سعید سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے میرے دادا نے بتایا کہ میں مدینہ طیبہ میں نبی ﷺ کی مسجد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور ہمارے ساتھ مروان بھی تھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے صادق و مصدقوں ﷺ کو فرماتے ہوئے سننا: ”میری امت کی تباہی قریش کے چند چھوکروں کے ہاتھوں سے ہوگی۔“ مروان نے کہا: ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں ان کے خاندان سمیت ان کے نام بتانا چاہوں تو ان کی نشان وہی کر سکتا ہوں۔ پھر جب بنو مروان شام کی حکومت پر قابض ہو گئے تو میں اپنے دادا کے ہمراہ ان کی طرف جاتا تھا، انھوں نے جب وہاں ان کے چھوکروں کو دیکھا تو کہا: شاید یہ انھی میں سے ہوں۔ ہم نے کہا: ان کے متعلق تو آپ ہی بہتر جانتے ہیں۔

باب: 4- نبی ﷺ کے فرمان: ”عرب کی ہلاکت ایک ایسی آفت سے ہوگی جو قریب آگئی ہے“ کا بیان

[7059] حضرت زہب بخت جحش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک مرتبہ نبی ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا چہرہ انور سرخ تھا۔ اس وقت آپ نے فرمایا: ”اللہ کے سوا کوئی معبد برحق نہیں، عربوں کی تباہی اس آفت سے ہوگی جو قریب ہی آگئی ہے۔ آج یا جوچ ما جوچ کی دیوار سے اتنا سوراخ ہو گیا ہے۔“ سفیان نے نوے یا سو کا اشارہ کر کے بتایا: پوچھا کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے مجکہ ہم میں

(۳) باب قول النبی ﷺ: «هَلَكَ أُمَّتِي عَلَى يَدِنِي أَغْلِمَةٌ سُفَهَاءٌ»

۷۰۵۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي جَدِّي قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِيهِ هُرَيْرَةَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ وَمَعَنَا مَرْوَانٌ ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَضْدُوقَ يَقُولُ : «هَلَكَهُ أُمَّتِي عَلَى يَدِنِي غِلْمَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ» ، قَالَ مَرْوَانُ : لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ غِلْمَةٌ ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ : يَنْبَيُ فُلَانٍ وَيَنْبَيُ فُلَانٍ لَقَعْلُتُ ، فَكُنْتُ أَخْرُجُ مَعَ جَدِّي إِلَى يَنْبَيِ مَرْوَانَ حِينَ مَلَكُوا بِالشَّامِ فَإِذَا رَأَهُمْ غِلْمَانًا أَخْدَائًا قَالَ لَنَا : عَسَى هُؤُلَاءِ أَنْ يَكُونُوا مِنْهُمْ ، قُلْنَا : أَنْتَ أَعْلَمُ . [راجیع: ۳۶۰۴]

(۴) باب قول النبی ﷺ: «وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٌّ قَدِ اقْتَرَبَ»

۷۰۵۹ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الرُّهْبَرَ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بْنِتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أَمْ حَبِيبَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بْنِتِ جَحْشِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ أَنَّهَا قَالَتْ : اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ التَّوْمَ مُخْمَرًا وَجْهُهُ وَهُوَ يَقُولُ : «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٌّ قَدِ اقْتَرَبَ»، فُتَحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمٍ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ

مِثْلُ هَذِهِ» وَعَقَدَ سُفْيَانُ تِسْعَيْنَ أَوْ مِائَةً. قَالَ: أَنَّهُ لِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: «أَنَّمَّا إِذَا كَثُرَ الْخَبِيثُ». [رَاجِع: ۳۳۴۶]

فَالْكَدْهَ: عَرَبُونَ كَهْ بَاهْ نُوَسْ كَيْ گَنْتِي اس طَرَحَ هَيْ كَشَادَتْ دَالِي الْكَلِيْ كَاسْرَانْ گُوشَيْ كَيْ جَزْ پَرْ كَھِيْ بَهْ رَانْ گُوشَيْ كَوْ الْكَلِيْ كَيْ سَاتِهِ مَلَادِيْنَ كَهْ انْدَرْ گُولَ دَارِرَے كَاثَانَ بَنْ جَاءَ.

[7060] حَضَرَتْ اسَامَهْ بْنَ زَيْدَ تِسْعَيْنَ سَعَيْتَهَا رَوْيَتْ هَيْ، اَنْهُوْنَ نَسَهَ كَهْ بَاهْ نِبِيلَهِ مَدِينَهِ كَيْ ٹَلَوْنَ مِنْ سَهَ اِيكَ ٹَلِيْ پَرْ چَرْخَهَ تَوْ فَرَمَيَا: «مِنْ جَوْ كَچَهِ دَيْكَهَا هَوْنَ كَيَا تَمْ بَهِيْ دَيْكَهَهَ هَوْ؟ صَاحِبَهَ نَسَهَ كَهْ بَاهْ بَهِيْنَ. آَپَ نَسَهَ فَرَمَيَا: «مِنْ فَتَنَهَ دَيْكَهَهَ هَوْنَ كَهْ بَاهْ بَارِشَ كَيْ قَطْرَوْنَ كَيْ طَرَحَ تَمَهَارَهَ گَهْرَوْنَ مِنْ دَاخِلَهَ هَوْرَهَ هَيْنَ.»

٧٠٦٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٌ: حَدَّثَنَا أَبْنُ عَيْنَةَ عَنِ الرُّهْرِيِّ، وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُطْمَمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ: «هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «فَإِنِّي لَأَرَى الْفَقْنَ تَقْعُ خَلَالَ يُوتِكُمْ كَوْقَعَ التَّقْطُرِ». [رَاجِع: ۱۸۷۸]

باب: ۵- فَقْنُونَ کے ظہور کا بیان

[7061] حَضَرَتْ ابُو هَرِيرَهِ تِسْعَيْنَ سَعَيْتَهَا رَوْيَتْ هَيْ، وَهَيْ بَنِي مَلِكَهَا سَهَ بَاهَنَ کَرْتَهَ ہِیْنَ کَهْ آَپَ نَسَهَ فَرَمَيَا: «زَمَانَ قَرِيبٍ بُوتَهَا جَاءَ کَاهْ، عَلِلَ کَمْ ہَوْ جَاهِیْنَ گَهْ، لَائِیْ ڈَلوْنَ مِنْ ڈَالَ دِیَا جَاءَ کَاهْ. فَتَنَهَ زِيَادَهَ ہَوْنَے لَگَیْنَ گَهْ اَورْ هَرَجَ کَیْ کَثَرَتْ ہَوْ گَهْ۔» صَاحِبَهَ نَسَهَ عَرْضَ کَیَا: اللَّهُ کَرَ رسولُ اَللَّهِ! هَرَجَ کَیَا ہَيْ؟ آَپَ تِسْعَيْنَ نَسَهَ فَرَمَيَا: «قَلْ، قَلْ،»

(۵) بَابُ ظُهُورِ الْفَقْنِ

٧٠٦١ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَتَقَارَبُ الرَّمَانُ وَيَنْتَصِرُ الْعَمَلُ، وَيُلْقَى الشَّجَرُ، وَيَظْهَرُ الْفَقْنُ، وَيَكْتُرُ الْهَرَجُ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّمَا هُوَ؟ قَالَ: «الْفَقْنُ الْفَقْنُ». [رَاجِع: ۱۸۵]

بُونَسْ، شَعِيبَ، لِيَثَ اَوْ اَمَامَ زَهْرَى کَکَتْجَيْ نَسَهَ اَمَامَ زَهْرَى سَهَ بَاهَنَ کَیَا، اَنْهُوْنَ نَسَهَ مَحِيدَ سَهَ، اَنْهُوْنَ نَسَهَ ابُو هَرِيرَهِ تِسْعَيْنَ سَعَيْتَهَا، اَنْهُوْنَ نَسَهَ نَبِيُّ كَرِيمٌ مَلِكَهَا سَهَ۔

وَقَالَ يُونُسُ وَشَعِيبُ وَاللَّئِيْثُ وَابْنُ أَحْيَى الرُّهْرِيِّ عَنِ الرُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[7062] حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؑ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے شک قیامت سے کچھ وقت پہلے جہالت عام ہو جائے گی اور علم الٹھالیا جائے گا۔ اس زمانے میں ہرج بکثرت ہو گا۔ اور ہرج قتل ہے۔“

٧٠٦٣، ٧٠٦٤ - حَدَّثَنَا مُسَدِّدٌ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِيهِ مُوسَى فَقَالَا: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهَلُ، وَيُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ، وَيَكُثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ، وَالْهَرْجُ: الْقَتْلُ۔ (انظر: ٧٠٦٤، ٧٠٦٥، ٧٠٦٦)

[7064] حضرت شقیق بن حوشیار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؑ بیٹھے باقیں کر رہے تھے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؑ نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے شک قیامت سے پہلے ایسے دن آئیں گے جن میں علم الٹھالیا جائے گا، جہالت اتر پڑے گی اور ہرج کی کثرت ہو گی۔“ اور ”ہرج“ کے معنی ہیں: قتل۔

٧٠٦٤ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِيهِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا شَقِيقٍ قَالَ: جَلَسَ عَبْدُ اللَّهِ وَأَبُو مُوسَى فَتَحَدَّثَ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ، وَيَنْزِلُ فِيهَا الْجَهَلُ، وَيَكُثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ، وَالْهَرْجُ: الْقَتْلُ۔ (راجع: ٧٠٦٣)

[7065] حضرت ابو واکلؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؑ کے پاس بیٹھا تھا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعریؑ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے سنा۔ اسی (سابقہ حدیث) کی مثل (بیان کیا)۔ جب شیعی زبان میں ”ہرج“ کے معنی ہیں: قتل۔

٧٠٦٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيهِ وَائِلٍ قَالَ: إِنِّي لِجَالِسٍ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِيهِ مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: سَعَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مِثْلَهُ۔ وَالْهَرْجُ بِلِسَانِ الْحَبَشِ: الْقَتْلُ۔ (راجع: ٧٠٦٣)

[7066] حضرت ابو واکلؓ سے روایت ہے، وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے بیان کرتے ہیں میرا (ابو واکل کا) خیال ہے کہ انہوں نے یہ حدیث مرفوع بیان کی تھی آپ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت سے پہلے ہرج کے دن ہوں گے۔ ان (دنوں) میں علم ختم ہو جائے گا جبکہ جہالت کا غلبہ ہو گا۔“ حضرت ابو موسیٰ اشعریؑ نے فرمایا: جب شیعی زبان میں ”ہرج“ کے معنی ہیں: قتل۔

٧٠٦٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شَعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ أَبِيهِ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَأَخْسِبَةِ رَفِعَةٍ - قَالَ: ”بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامٌ الْهَرْجُ، يَزُولُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ فِيهَا الْجَهَلُ۔“ قَالَ أَبُو مُوسَى: وَالْهَرْجُ: الْقَتْلُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ۔ (راجع: ٧٠٦٢)

[7067] حضرت ابو موسیٰ اشعریؑ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عبدالله بن مسعودؓ سے کہا: آپ وہ حدیث جانتے ہیں جو نبی ﷺ نے ایام ہرج کے متعلق بیان فرمائی تھی؟

حضرت عبدالله بن مسعودؓ نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”لوگوں میں بدترین اور شریدہوں گے جن کی زندگی میں قیامت آئے گی۔“

باب: 6۔ بعد میں آنے والا دور پہلے سے بدتر ہو گا

[7068] حضرت زیر بن عدیؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت انسؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حاجج سے پہنچنے والی تکلیفوں کی شکایت کی۔ انھوں نے فرمایا: صبر کرو کیونکہ، بعد میں آنے والا دور پہلے دور سے بدتر ہو گا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جاملو۔ میں نے یہ بات تمہارے نبی ﷺ سے سنی ہے۔

[7069] نبی ﷺ کی زوجہ حضرت مادام المؤمنین سیدہ ام سلمہؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک رات گھبرا کر بیدار ہوئے تو فرمایا: ” سبحان اللہ! اس رات اللہ تعالیٰ نے کیسے کیسے خزانے اتارے ہیں اور کس طرح کے فتنے نازل کیے ہیں؟ کوئی شخص ہے جو ان جرحوں میں خوش استراحت (سوئی ہوئی) خواتین (آپ کی بیویوں) کو جگائے تاکہ یہ اٹھ کر نماز پڑھیں؟ بہت سی دنیا میں لباس پہننے والی عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی۔“

۷۰۶۷ - وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ غَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ: تَعْلَمُ الْأَيَّامَ الَّتِي ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ الْهَرْجِ؟ نَحْوَهُ.

وَقَالَ أَبْنُ مَسْعُودٍ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مِنْ شَيْرِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَا». .

(۶) بَابٌ: لَا يَأْتِي زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي
بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ

۷۰۶۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الرُّبَّيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ: أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا يَلْقَوْنَ مِنَ الْحَجَاجِ فَقَالَ: «اصْبِرُوا فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا وَالَّذِي بَعْدَهُ أَشَرُّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ»، سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷۰۶۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعِيبٌ عَنِ الرُّهْبَرِيِّ حٍ: وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلٌ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي عَيْقِيقٍ، عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ، عَنْ هَنْدِ بْنِتِ الْحَارِثِ الْفَرَاسِيَّةِ: أَنَّ أَمَّ سَلَمَةَ رَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنِلَةً فَرَعَّا يَقُولُ: «سُبْحَانَ اللَّهِ! مَاذَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْخَزَائِنِ؟ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفَتَنِ؟ مَنْ يُوْقَطُ صَوَاحِبَ الْحُجَّرَاتِ - يُرِيدُ أَرْوَاجَهُ - لِكُنْ يُصَلِّيَنَّ؟ رَبُّ كَاسِيَّةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَّةٍ فِي الْآخِرَةِ».

[راجع: ۱۱۵]

باب: ۷ - نبی ﷺ کے فرمان: "جس نے ہمارے خلاف تھیار اٹھایا وہ ہم سے نہیں" کا بیان

[7070] حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے ہمارے خلاف تھیار اٹھایا وہ ہم سے نہیں ہے۔"

(۷) باب قویٰ النبی ﷺ: «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا»

۷۰۷۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا». [۶۸۷۴] [راجع: ۶۸۷۴]

[7071] حضرت ابو موسیٰ اشعریٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جس نے ہم مسلمانوں کے خلاف تھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔"

۷۰۷۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ بُرِيْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرَدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَىٰ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا».

[7072] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی بھی اپنے (مسلمان) بھائی کی طرف تھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ وہ (اس کے انجام کو) نہیں جانتا ممکن ہے کہ شیطان اس کے باٹھ سے دار کرادے، پھر وہ (اس وجہ سے) دوزخ کے گڑھ میں جا گرے۔"

۷۰۷۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَاقِ عَنْ مَعْمِرٍ، عَنْ هَمَّامٍ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخْيَهِ بِالسَّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعْلَ الشَّيْطَانَ يَشْرُعُ فِي يَدِهِ فَيَقُولُ فِي حُفْرَةِ مَنَّ التَّارِ».

[7073] حضرت سفیان بن عینیہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا: اے ابو محمد! آپ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے نہیں کہ انہوں نے کہا: ایک صاحب تیر لے کر مسجد سے گزرے تو اسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تیر کی نوک کا خیال رکھو؟" عمرو نے کہا: ہاں میں نے نہیں۔

۷۰۷۳ - حَدَّثَنَا عَلَيْهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفِيَّاً قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرِو: يَا أَبَا مُحَمَّدِ! سَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمْسِكْ بِصَالِهَا؟» قَالَ: نَعَمْ. [راجع: ۴۴۵۱]

[7074] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد سے تیر لے کر گزار جن کے پھل باہر نکلے ہوئے

۷۰۷۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَارَ: حَدَّثَنَا حَمَادَ بْنَ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَجُلًا

تھے۔ اسے حکم دیا گیا کہ ان کے پھل پکڑ کو، ایسا نہ ہو وہ کسی کو زخمی کر دیں۔

مرَّ فِي الْمَسْجِدِ بِأَشْهُمْ قَدْ بَدَا نُصُولَهَا فَأَمَرَ أَنْ يَأْخُذَ بِنُصُولِهَا لَا يَعْدِشُ مُسْلِمًا». [راجع: ۴۵۱]

[7075] حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد یا ہمارے بازار سے گزرے اور اس کے پاس تیر ہوں تو ان کی نوک کا خیال رکھے.....” یا فرمایا..... ”انھیں اپنے ہاتھ میں تھامے رکھے، ایسا نہ ہو اس سے کسی مسلمان کو نقصان پہنچے۔“

٧٠٧٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَىٰ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيَنْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا - أَوْ قَالَ: فَلْيُقْبِضْ بِكَفِهِ - أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا بِشَيْءٍ“ [راجع: ۴۵۲].

باب: 8- ارشاد نبوی: ”میرے بعد تم کافرنے بن جانا کہ ایک دوسرے کی گرد نیں مارنے لگو“ کا بیان

[7076] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔“

(۸) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ»

٧٠٧٦ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَصْنِي: حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا شَقِيقُ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُسُوقُ، وَقَاتَالُهُ كُفُّرٌ». [راجع: ۴۸]

فائدہ: امام بخاری رضی اللہ عنہا میں ”کفار“ کے معنی معین کرنے کے لیے یہ حدیث بیان کی ہے کہ کفر، کفر کی اقسام ہیں اور اس مقام پر کفر کبیر ہ گناہ کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اس سے خروج مراد نہیں۔

[7077] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنा: ”میرے بعد کافرنے بن جانا کہ ایک دوسرے کی گرد نیں مارنے لگ جاؤ۔“

٧٠٧٧ - حَدَّثَنَا حَاجَاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعبَةُ: أَخْبَرَنِي وَأَقْدُمْ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَا تَرْجِعُونَ بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». [راجع: ۱۷۴۶]

[7078] حضرت ابو بکرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: ”کیا تحسیں معلوم

٧٠٧٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْمَلِي: حَدَّثَنَا فَرَّةُ بْنُ حَالِدٍ: حَدَّثَنَا أَبُنُ سَيِّدِنَا عَنْ عَبْدِ

ہے کہ آج کون سادن ہے؟" صحابہ کرام نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ ہم نے سمجھا شاید آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، لیکن آپ نے فرمایا: "کیا یہ قربانی کا دن نہیں؟" ہم نے کہا: اللہ کے رسول! کیوں نہیں! پھر آپ نے فرمایا: "یہ کون سا شہر ہے؟ کیا یہ حرمت والا شہر نہیں؟" ہم نے کہا: اللہ کے رسول! کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "بے شک تمہارے خون، تمہارے مال، تمہاری عزت اور تمہارے بدنا تم پر حرام ہیں جس طرح اس دن کی حرمت اس میں ہے اور اس شہر میں ہے۔ خردرا کیا میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا ہے؟" ہم نے کہا: جی ہا۔ آپ نے فرمایا: "اے اللہ! تو گواہ رہنا۔ یہاں موجود لوگ میرا یہ پیغام غیر موجود لوگوں کو پہنچا دیں کیونکہ بسا اوقات سننے والے سے وہ شخص زیادہ یاد رکھتا ہے جسے حکم پہنچایا جائے۔" چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا: "میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردیں مارنے لگو۔"

پھر جب وہ دن آیا جب عبد اللہ بن عمر و بن حضری ﷺ کو جلا دیا گیا تھا، انھیں جاریہ بن قدامہ نے جلا یا تو اس (جاریہ) نے کہا: ابو بکرہ ﷺ کو دیکھو (وہ کس خیال میں ہے؟) لوگوں نے کہا: یہ ابو بکرہ ﷺ موجود ہیں اور تمھیں دیکھ رہے ہیں۔ عبد الرحمن نے کہا: مجھے میری والدہ نے بتایا کہ اس وقت ابو بکرہ ﷺ نے کہا: اگر وہ لوگ (جاریہ کے لشکر والے) میرے گھر میں گھس آئیں تو میں انھیں بانس کی چجزی بھی نہ ماروں۔

[7079] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "تم میرے بعد والے پاؤں

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَعَنْ رَجُلٍ أَخْرَ - هُوَ أَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَنْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ - عَنْ أَبِي بَكْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ قَالَ: «أَلَا تَذَرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟» قَالُوا: إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ - قَالَ: حَتَّىٰ ظَنَّا أَنَّهُ سَيِّسَمُهُ بِغَيْرِ اسْتِهْدَافٍ - قَالَ: «أَلَيْسَ يَوْمُ النَّحْرِ؟» قُلْنَا: بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «أَمَّا بَلَىٰ هَذَا؟ أَنَّهُ يَسْتَبَطُ بِالْبَلْدَةِ الْحَرَامِ؟» قُلْنَا: بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَغْرَاضَكُمْ وَأَبْشَارَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، أَلَا هَلْ بَلَغْتُ؟» قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: «اللَّهُمَّ اشْهِدْ، فَلَيْلَكَ الشَّاهِدُ الْعَائِبُ، فَإِنَّهُ رَبُّ مُبْلَغٍ يُبَلَّغُهُ مَنْ هُوَ أَوْعَىٰ لَهُ». فَكَانَ كَذَلِكَ. قَالَ: «لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَصْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ».

فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ حُرُقَ أَبْنُ الْحَاضِرِ مِنِيْ، حِينَ حَرَقَهُ جَارِيَهُ بْنُ قُدَامَهُ، قَالَ: أَشْرُفُوا عَلَى أَبِي بَكْرَةَ، فَقَالُوا: هَذَا أَبُو بَكْرَةَ يَرَاكُ، قَالَ عَنْدَ الرَّحْمَنِ: فَحَدَّثَنِي أُمِّي عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: لَوْ دَخَلُوا عَلَيَّ مَا بَهَشْتُ بِقَضَيَّةٍ . [راجع:

۶۷

۷۰۷۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَطَّيْرَةَ، عَنْ

پھر کافرنہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گرد نیں مارنے لگو۔“

ابن عبّاس رضي الله عنهمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَرْتَدُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». [راجع: ۱۷۳۹]

[7080] حضرت جریر بن حوشش سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے جمۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: ”لوگوں کو خاموش کراؤ۔“ پھر آپ نے فرمایا: ”میرے بعد کافرنہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گرد نیں مارنے لگو۔“

٧٠٨٠ - حَدَّثَنَا سَلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلَيِّيْ بْنِ مُذْرِيْكِ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَرَيْرٍ، عَنْ جَدِّهِ حَرَيْرٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «إِشْتَصِّبُ النَّاسَ»، ثُمَّ قَالَ: «لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». [راجع: ۱۲۱]

(٩) بَابٌ: تَكُونُ فِتْنَةُ الْقَاعِدِ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ

باب: ۹- ایسا فتنہ جس میں بیٹھ رہنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہو گا

[7081] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عقریب ایسے فتنے رونما ہوں گے کہ ان میں بیٹھ رہنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہو گا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہو گا اور ان میں چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہو گا۔ جو شخص ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے گا وہ (فتنه) اسے اپنی پیٹ میں لے لیں گے۔ ایسے حالات میں جس کسی کو کوئی بھی جائے پناہ یا تحفظ کی جگہ جائے وہ اس میں چلا جائے۔“

٧٠٨١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَحَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَتَكُونُ فِتْنَةُ الْقَاعِدِ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاقِمِ، وَالْمَاقِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيِّ، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشِرُّهُ، فَمَنْ وَجَدَ فِيهَا مُلْجَأً أَوْ مَعَادًا فَلْيَعُذْ بِهِ». [راجع: ۳۶۰۱]

[7082] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایسے فتنے برپا ہوں گے کہ ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہو گا، کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہو گا اور چلنے والا

٧٠٨٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَتَكُونُ فِتْنَةُ الْقَاعِدِ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ مُحکم دلائل و برایین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وڑنے والے سے بہتر ہو گا۔ اگر کوئی ان کی طرف جھاک کر دیکھے گا تو وہ اسے اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ ایسے حالات میں اگر کوئی محفوظ جگہ یا جائے پناہ پائے تو اسے اس میں پناہ لے لئی چاہیے۔“

الْقَائِمُ، وَالْفَقَائِمُ خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيِّ، وَالْمَاشِيِّ
فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيِّ، مِنْ تَشَرَّفَ لَهَا
تَسْتَشِرُفُهُ، فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلَيُعْذَّ
بِهِ۔ [راجع: ۲۶۰۱]

باب: ۱۰- جب دو مسلمان اپنی تواریں لے کر ایک دوسرے سے بھڑ جائیں تو؟

[7083] حسن بصری سے روایت ہے، انہوں نے (احنف بن قیس سے بیان کیا، انہوں نے) کہا: میں فسادات کے زمانے میں اپنے بھتیار لے کر تکاوراتے میں حضرت ابو بکرہ (رض) سے ملاقات ہو گئی۔ انہوں نے پوچھا: کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پچاڑا (حضرت علیؑ) کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب دو مسلمان اپنی تواریں لے کر ایک دوسرے سے بھڑ جائیں تو دونوں دوزخی ہیں۔“ کہا گیا: یہ تو قاتل تھا لیکن مقتول کا کیا قصور ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اس نے بھی تو اپنے مقابل کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔“

حmad بن زید نے کہا: میں نے یہ حدیث ایوب اور یوسف بن عبید سے ذکر کی۔ میرا مقصد یہ تھا کہ وہ دونوں بھی مجھ سے یہ حدیث بیان کریں۔ ان دونوں نے کہا: یہ حدیث حضرت حسن بصری نے احمد بن قیس سے، انہوں نے حضرت ابو بکرہ (رض) سے روایت کی ہے۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا: (انہوں نے کہا): تم سے حماود بن زید نے یہی حدیث بیان کی۔

اور موسیٰ بن ہشام بیان کرتے ہیں کہ ہم سے حماود بن زید نے کہا، ہمیں ایوب، یوسف، ہشام اور معلیٰ بن زیاد نے حسن بصری سے، انہوں نے احمد سے، انہوں نے ابو بکرہ

(۱۰) باب: إذا التقى المسلمان بِسَيْفَيْهِمَا

٧٠٨٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَابِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: حَرَجْتُ بِسِلَاجِي لِتَالِيِّ الْفَتْنَةِ فَاسْتَقْبَلَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ: أَيْنَ شَرِيدُ؟ قُلْتُ: أُرِيدُ نُصْرَةَ ابْنِ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ بَطَّالَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ بَطَّالَةَ: إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَكِلَّا هُمَا مِنْ أَهْلِ التَّارِ، قَيلَ: فَهَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ.

قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِأَبْيَوْبَ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ يُحَدَّثَنِي بِهِ فَقَالَا: إِنَّمَا رَأَوْيَ هَذَا الْحَدِيثَ الْحَسَنُ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ.

حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهَذَا.

وَقَالَ مُؤْمَلٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبْيَوْبَ وَيُونُسَ وَهِشَامٌ وَمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْأَحْنَفِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ

نحو سے، انہوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی۔

النَّبِيُّ ﷺ.

معمر نے بھی ایوب سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ اور بکار بن عبد العزیز اپنے والد کے طریق سے ابو بکر سے بیان کرتے ہیں۔

وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ . وَرَوَاهُ بَكَارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ .

غدر نے کہا: ہم سے شعبہ نے منصور سے بیان کیا، انہوں نے ربیع بن حراش سے، وہ حضرت ابو بکر رض سے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔ سفیان نے بھی منصور سے بیان کیا ہے لیکن مرفوع ذکر نہیں کیا۔

باب: 11- جب جماعت نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

[7084] حضرت حدیفہ رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے لیکن میں اس ڈر سے شر کے متعلق سوال کرتا تھا کہ میری زندگی ہی میں شر پیدا شہ ہو جائے، چنانچہ میں نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! ہم جاہلیت اور شر کے دور میں تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس خیر سے نوازا تو کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا زمانہ آئے گا؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“ میں نے پوچھا: کیا اس شر کے بعد پھر خیر کا دور آئے گا؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں، لیکن اس میں کچھ ”دخن“ ہو گا۔“ میں نے پوچھا: اس کا دخن کیا ہو گا۔“ آپ نے فرمایا: ”کچھ لوگ ہوں گے جو میرے تائے ہوئے طریقے کے برکت چلیں گے۔ ان کی کچھ باتیں اچھی ہوں گی اور بعض باتوں میں تم دراہی دیکھو گے۔“ میں نے پوچھا: کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا دور آئے گا؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں، جہنم کے دروازوں پر اس کی دعوت دینے والے لوگ ہوں گے۔ جوان کی دعوت قبول کرے گا وہ اسے جہنم میں پھینک دیں گے۔“ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے لیے ان کی صفات بیان

وَقَالَ عُنْدَرٌ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعَيٍ [نَبْنِ حِرَاشٍ] ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَرْفَعْهُ سُفْيَانٌ عَنْ مَنْصُورٍ . [راجح: ۲۱]

(۱۱) باب: کیف الامر إذا لم تكن جماعة

٧٠٨٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُشْنِى : حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ : حَدَّثَنَا ابْنُ حَابِرٍ : حَدَّثَنِي بُشْرٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَاضِرِيُّ : أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوَلَانِيَّ : أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ : كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةً أَنْ يُدْرِكَنِي ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٌّ فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ ، فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ : «نَعَمْ» ، فَقُلْتُ : وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ : «نَعَمْ» ، وَفِيهِ دَخْنٌ» ، فَقُلْتُ : وَمَا دَخْنُهُ؟ قَالَ : «قَوْمٌ يَهْدُونَ بِعَيْنِهِمْ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَشَتَّكُرُ». فَقُلْتُ : فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ : «نَعَمْ» ، دُعَاءً عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ ، مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا فَلَدُفُوهُ فِيهَا». فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا ، قَالَ : «هُمْ مِنْ جِلْدِنَا وَبِتَكْلُمُونَ بِالْسِيَّتاً». قُلْتُ :

کریں۔ آپ نے فرمایا: ”وہ ہمارے ہی جیسے ہوں گے اور ہماری زبانوں میں گفتگو کریں گے۔“ میں نے پوچھا: اگر مجھے اس دور سے واسطہ پڑے تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”تم اس وقت مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑنا۔“ میں نے کہا: اگر مسلمانوں کی جماعت نہ ہو اور نہ ان کا امام ہی ہو تو؟ آپ نے فرمایا: ”ایسے حالات میں تم تمام فرقوں سے الگ رہو اگرچہ تجھے درخت کی جڑیں چبانا پڑیں یہاں تک کہ اسی حالت میں تھیں موت آجائے۔“

باب: ۱۲۔ جس نے قشہ پرور اور ظلم پیشہ لوگوں کی جماعت بڑھانے کو مکروہ خیال کیا

[7085] حضرت ابو اسود سے روایت ہے، انہوں نے کہا: اہل مدینہ کا ایک لٹکر تیار کیا گیا تو میرا بھی اس میں نام لکھا گیا۔ میں حضرت عمر مدد سے ملا تو میں نے انھیں بتایا۔ انہوں نے بڑی تختی سے اس میں شرکت سے منع کیا۔ پھر انہوں نے کہا: حضرت ابن عباس رض نے مجھے بتایا کہ کچھ مسلمان جو مشرکین کے ساتھ رہتے تھے وہ رسول اللہ ﷺ کے خلاف مشرکین کی تعداد بڑھانے کا باعث بنتے، پھر کوئی تیر آتا تو تیر لگنے سے وہ قتل ہو جاتا یا انھیں کوئی تکوار سے مار دیتا تو ایسے حالات میں یہ آیت نازل ہوئی: ”بے شک وہ لوگ جنہیں فرشتے اس حالت میں فوت کرتے ہیں کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں۔“

باب: ۱۳۔ جب کوئی برے اور ناکارہ لوگوں میں رہ جائے تو کیا کرے؟

فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَذْرَكَنِي ذَلِكَ؟ قَالَ: «تَلْرَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ». قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةً وَلَا إِمَامًا؟ قَالَ: «فَاغْتَرِلْ بِلَكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعْضُّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَ الْمَوْتَ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ». [۲۶۰۶]

(۱۲) بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُكْثِرَ سَوَادَ الْفِتْنَ وَالظُّلْمِ

٧٠٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَعَيْرَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدُ، وَقَالَ الْمَيْثُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: قُطِعَ عَلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَعْثَ فَاكْتَبْتُ فِيهِ فَلَقِيَتْ عِكْرِمَةَ فَأَخْبَرَهُ فَنَهَايِي أَشَدَ النَّهَيِ ثُمَّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أَنَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا مَعَ الْمُسْرِكِينَ يُكْثِرُونَ سَوَادَ الْمُسْرِكِينَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ، فَيَأْتِيَ السَّهْمُ بِغِرْمِيٍّ بِهِ فَيُصِيبُ أَحَدَهُمْ فَيُقْتَلُهُ أَوْ يَضْرِبُهُ فَيَقْتُلُهُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ॥ إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَالِبِي أَنْفِسِهِمْ ॥ [النساء: ۹۷]. [۴۵۹۶]

(۱۳) بَابٌ: إِذَا بَقَيَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ

[7086] حضرت حدیفہؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے تمیں دو احادیث بیان کی تھیں، ان میں سے ایک کا تو میں نے مشاہدہ کر لیا ہے اور دوسرا کا انتظار ہے۔ ہم سے آپ نے بیان کیا تھا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی جڑ میں نازل ہوئی تھی، پھر انھوں نے اسے قرآن سے سیکھا، اس کے بعد سنت سے اس کی حقانیت کو معلوم کیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ہم سے اس (امانت) کے اٹھ جانے کا ذکر کیا اور فرمایا: ”آدمی ایک بار سوئے گا تو امانت اس کے دل سے اٹھائی جائے گی اور اس کا نشان ایک دبے جتنا باقی رہ جائے گا۔ پھر سوئے گا تو امانت اٹھائی جائے گی، دل میں اس کا اثر ابھرے ہوئے آبلے کی طرح رہ جائے گا جس طرح آگ کے انگارے کو پاؤں پر لڑکا دیا جائے اور وہ یوں اثر انداز ہو کر ابھرنے والا آبلہ بن جائے جس میں کوئی چیز نہ ہو۔ لوگ خرید و فروخت کریں گے لیکن ان میں کوئی امانت ادا کرنے والا نہیں ہو گا، پھر کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے میں ایک امانت دار آدمی ہے۔ کسی مرد کے متعلق کہا جائے گا: وہ کس قدر عقل مند، خوش طبع اور دلاور آدمی ہے، حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان نہیں ہو گا۔“ یقیناً مجھ پر ایک ایسا زمانہ گزرا ہے میں پر انہیں کرتا تھا کہ میں تم میں سے کس کے ساتھ خرید و فروخت کرتا ہوں۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کا اسلام اسے میرا حق ادا کرنے پر مجبور کرتا اور اگر وہ عیسائی ہوتا تو اس کے حکمران اسے ایمانداری پر مجبور کرتے لیکن آج کل تو میں صرف فلاں فلاں ہی سے لین دین کرتا ہوں۔

باب: 14- فتنہ و فساد کے وقت آبادی سے باہر
رہائش اختیار کرنا

٧٠٨٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا حُذَيْفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ.

حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَّلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ، ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنْنَةِ. وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفِيعَهَا قَالَ: «يَنَامُ الرَّجُلُ التَّوْمَةَ فَتَقْبَضُ الْأَمَانَةَ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظْلِمُ أَثْرَهَا مِثْلَ أَثْرِ الْوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ التَّوْمَةَ فَتَقْبَضُ فَيَمْلِي فِيهَا أَثْرَهَا مِثْلَ أَثْرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَخْرَجَتْ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفَطَ، فَتَرَاهُ مُتَبَرِّاً وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ، وَيُضَيِّعُ النَّاسُ يَتَبَاعِعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤْدِي الْأَمَانَةَ فَيَقُولُ: إِنِّي فِي بَيْنِ فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا، وَيَقُولُ لِلرَّجُلِ: مَا أَعْقَلْهُ وَمَا أَطْرَفْهُ وَمَا أَجْلَدْهُ، وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ خَرَدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ». وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَلَا أُبَالِي أَبِيكُمْ بَايَعْتُ لَيْنَ كَانَ مُسْلِمًا رَدَهُ عَلَيَّ إِلْسَامٌ، وَإِنْ كَانَ نَصَرَائِيَا رَدَهُ عَلَيَّ سَاعِيَهِ، وَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا۔ [راجع: ۶۴۹۷]

(۱۴) بَابُ التَّعَرُّفِ فِي الْفِتْنَةِ

[7087] حضرت سلمہ بن اکوئے سے روایت ہے کہ وہ ماجن بن یوسف کے پاس گئے تو اس نے کہا: اے ابن اکوئے! تم ائے پاؤں پھر گئے ہو، تم نے آبادی سے باہر رہا۔ شرکھ لی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ایسا نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے جنگل میں رہنے کی اجازت دی ہے۔

بیزید بن ابو عبید نے کہا: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کر دیے گئے تو حضرت سلمہ بن اکوئے نے ربذه میں رہا۔ شرکھ لی، انہوں نے وہاں ایک عورت سے شادی کی اور ان کے پچھے بھی پیدا ہوئے۔ وہاں ربذه میں ہی رہے، وہاں تک کہ وفات سے چند دن پہلے مدینہ طیبہ آگئے تھے۔

[7088] حضرت ابو عبید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ وقت قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال وہ بکریاں ہوں گی جنھیں وہ لے کر پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش برنسے کی جگہوں پر چلا جائے گا۔ وہ فتنوں سے اپنے دین کو بچانے کے لیے (آبادی سے) بھاگ نکلے گا۔“

۷۰۸۷ - حَدَّثَنَا فَتَيْهُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عَبِيدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجَ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ! إِذْنَدْتَ عَلَى عَقِيقِكَ، تَعَرِّبْتَ؟ قَالَ: لَا، وَلِكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْنَ لَيْ فِي الْبَدْوِ.

وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عَبِيدٍ قَالَ: لَمَّا قُتلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَانَ خَرَجَ سَلَمَةَ بْنُ الْأَكْوَعَ إِلَى الرَّبَّنَةَ وَتَرَوَّجَ هُنَاكَ أَمْرَأَةً وَوَلَدَتْ لَهُ أُولَادًا فَلَمْ يَرَأْ لِهَا حُثْنًا قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِلِيَالٍ تَرَزَّلَ الْمَدِينَةَ.

۷۰۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ عَنْمَ يَتَّسِعُ لِهَا شَعَفُ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعُ الْقَطْرِ، يَقْرُبُ بِدِينِهِ مِنَ الْفَتَنِ». [راجح: ۱۹]

❖ فائدہ: انسان کے لیے اس کا دین ہی سب سے قسمی چیز ہے۔ اگر آبادی میں رہتے ہوئے اسے نقصان کا خطہ ہو تو ایسی آبادی کو چھوڑ دینا ضروری ہے۔ اگرچہ جموروں میں علم کا موقف ہے کہ فتنوں کے دور میں لوگوں کی اصلاح کرنے کے لیے آبادی میں رہنا زیادہ فضیلت کا باعث ہے کیونکہ وہاں تکی کے بہت سے کام کرنے کا موقع ملتا ہے، تاہم فتنوں کے دور میں اگر ایمان کو خطہ ہو تو علیحدگی اختیار کرنے میں ہی عافیت ہے۔

باب: ۱۵۔ فتنوں سے پناہ مانگنا

(۱۵) بَابُ التَّعْوِذِ مِنَ الْفَتَنِ

[7089] حضرت انس بن مالک سے روایت ہے، انہوں نے کہا: لوگوں نے نبی ﷺ سے سوالات کیے اور جب سوالات کرنے میں مبالغہ سے کام لیا تو آپ ایک دن منبر پر

۷۰۸۹ - حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَتَنَادَةَ، عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحْفَوْهُ بِالْمُسَأَلَةِ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تشریف فرمادی اور فرمایا: ”آج تم مجھ سے جو سوال بھی کرو گے میں تحسین اس کا جواب دوں گا۔“ پھر میں دائیں بائیں دیکھنے لگا تو ہر شخص اپنا سراپے کپڑے میں لپیٹ کر رہا تھا۔ آخر ایک شخص نے خاموشی توڑی۔ اس کا جب کسی سے جھگڑا ہوتا تو اسے اس کے باپ کے علاوہ کسی دوسرے شخص کی طرف منسوب کیا جاتا۔ اس نے کہا: اللہ کے رسول! میرا والد کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تیرا والد حدا فہ ہے۔“ پھر حضرت عمر بن الخطاب کھڑے ہوئے اور کہا: ہم اللہ پر اس کے رب ہونے کے اعتبار سے، اسلام پر اس کے دین ہونے کے لحاظ سے اور حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ ہم برے فتوؤں سے پناہ مانگتے ہیں۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں نے خیر و شر جو آج دیکھی ہے، اس جیسی کبھی نہ دیکھی تھی، میرے سامنے جنت اور دوزخ کی صورت کو پیش کیا گیا بھاں تک کہ میں نے ان دونوں کو دیوار کے قریب دیکھا۔“

حضرت قتادہ نے کہا: یہ حدیث درج ذیل آیت کے ساتھ ذکر کی جاتی ہے: ”ایمان والوں کی چیزوں کے متعلق سوال نہ کرو اگر وہ تمہارے لیے ظاہر کر دی جائیں تو تحسین بری لگیں۔“

[7090] حضرت انس بن مالک ہی سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ نے یہ حدیث بیان کی تو ہر شخص اپنے کپڑے میں سر پیش رہا تھا اور فتوؤں سے اللہ کی پناہ مانگ رہا تھا یوں کہہ رہا تھا: میں فتوؤں کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

[7091] حضرت انس بن مالک ہی سے ایک اور روایت ہے،

بِسْمِ اللَّهِ ذَاتِ يَوْمِ الْمُبْتَرِ فَقَالَ: «لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيْتَ لَكُمْ». فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ بِيَمِنِيَا وَشِمَاءً لَا فِيْدَا كُلُّ رَجُلٍ رَأْسُهُ فِي ثُوِّبِهِ يَنْكِي، فَأَنْشَأَ رَجُلًا كَانَ إِذَا لَاحَى يُدْعَى إِلَى غَيْرِ أَيِّهِ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! مَنْ أَبِي؟ فَقَالَ: «أَبُوكَ حُذَافَةَ». ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرَ فَقَالَ: رَضِيَّنَا بِاللَّهِ رَبِّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ سُوءِ الْفِتْنَةِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ فَطُّ، إِنَّهُ صُورَتْ [لِي] الْجَنَّةُ وَالثَّارُ حَتَّى رَأَيْتُهُمَا دُونَ الْحَاجَيْطِ».

قَالَ قَتَادَةُ: يُذْكُرُ هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدَ هُذِهِ الْأُنْيَةِ ﴿يَأْتِيهَا الْأَيْدِيْسُ مَاءْمُوا لَا تَشْلُوْا عَنْ أَشْبَاهِ إِنْ بُدَّ لَكُمْ تَسْوِيْكُمْ﴾ [المائدۃ: ۱۰۱]. [راجیع: ۹۳]

٧٠٩٠ - وَقَالَ عَبَّاسُ التَّرْسِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ رُزْيَعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: أَنَّ أَنْسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ بِهَذَا، وَقَالَ: كُلُّ رَجُلٍ لَا فَأَا رَأْسُهُ فِي ثُوِّبِهِ يَنْكِي، وَقَالَ: عَائِدًا بِاللَّهِ مِنْ سُوءِ الْفِتْنَةِ، أَوْ قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ سُوءِ الْفِتْنَةِ. [راجیع: ۹۳]

٧٠٩١ - وَقَالَ لَيْلِيَّهُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

رُرَيْع: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَمُعْقِمٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَنْهُوْنَ نَبِيٌّ لَّهُمَّ سَمِعْتَ مِنْهُ حَدِيثَ نَقْلٍ كَيْ، اسْمِنْ "فَقْتُوْنَ" فَقَنَادَةً: أَنَّ أَنْسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ بَلَّغَهُ بِهَذَا، كَيْ بِرَائِيْ" كَيْ بِجَاءَ "فَقْتُوْنَ" كَيْ شَرَّ كَانْفَاظَ هُوَ.

باب: 16- نبی ﷺ کے فرمان: ”فتنہ، مشرق کی طرف سے اٹھے گا“، کا بیان

(١٦) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «الْفِتْنَةُ مِنْ قِبْلِ الْمَشْرِقِ»

وَضَاحَتْ: رسول اللہ ﷺ نے فتوؤں کی سرزی میں کے لیے مشرق کی طرف اشارہ کیا اور مدینہ طیبہ سے مشرق کی طرف عراق وغیرہ کا علاقہ پڑتا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ سرزی میں عراق بیشہ سے فتوؤں کی تحریم ریزی کے لیے بڑی زرخیز واقع ہوئی ہے۔ ہم محض طور پر ان فتوؤں کی نشاندہی کرتے ہیں جنہوں نے عراق کے علاقے سے جنم لیا یا آئندہ ادھر سے ظاہر ہوں گے۔ * حضرت نوح ﷺ کی دعوت توحید کے مقابلے میں وہ، سواع، بیغوث، بیوق اور نسر جیسے بتوں کو سرزی میں عراق میں نصب کیا گیا تھا کہ شیطان کی عبادت کو رواج دیا جائے۔ * حضرت ابراہیم ﷺ نے جب ڈنکے کی چوتھی اللہ کی توحید بیان کی تو حکومتی سلطنت پر ان کی مخالفت کی گئی، انھیں زندہ جلانے کے لیے آگ کا جوالاہ تیار کیا گیا تھا وہ بھی عراق میں تھا۔ * سیدنا عثمان بن عفون کے خلاف علم بخاوت بلند کرنے والے بھرا نہیں شہید کرنے والے بھی عراقی تھے جنہوں نے طرح طرح کے الزامات بھی آپ پر لگائے تھے۔ * حضرت علی بن ابی طالب نے مدینہ طیبہ کے بجائے جب کوفہ کو اپنا دارالخلافہ قرار دیا تو اہل کوفہ نے آپ کو اس قدر پر بیثان کیا کہ آپ ساری عمر اپنے سے نہر آزمائہ۔ * پارسائی اور دینداری کے روپ میں اٹھنے والا خوارج کا فتنہ تکفیر بھی سرزی میں عراق سے پیدا ہوا جنہوں نے اسلام کے عینی شاہد صحابہؓ کرام تک کو کافر قرار دے ڈالا۔ * حضرت حسین بن علی کو اپنی ہمدردیوں کا جھانسی دے کر جام شہادت نوش کرنے پر مجبور کرنے والے عراقی ہی تھے، امت مسلمہ اس فتنے کی میں ابھی تک محسوس کر رہی ہے۔ * تاتاریوں کا فتنہ بھی اسی طرف سے شروع ہوا جنہوں نے مسلمانوں کا سرمایہ علم و ادب دریائے دجلہ کی نذر کرنے کے ساتھ ساتھ بہت سے اسلامی ملکوں کو تھس کر ڈالا۔ * کتاب و سنت کی روشنی میں تحریک آزادی فکر کے مقابلے میں رائے اور قیاس کا فتنہ بھی کوفہ سے الگ۔ انہوں نے صحیح احادیث کو رد کرنے کے لیے عجیب و غریب اصول وضع کیے۔

٧٠٩٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هَشَامٌ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَاتَلَ إِلَى جَنْبِ الْمِيَمِيرَ فَقَالَ: «الْفَتْنَةُ هُنَا، الْفَتْنَةُ هُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَوْنُ الشَّيْطَانِ، أَوْ قَالَ: قَوْنُ الشَّمْسِ». [رَاجِعٌ: ٣١٠٤]

[7093] حضرت ابن عمر رضي الله عنهما سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جبکہ آپ شرق کی طرف مدد کیے ہوئے تھے اور فرمادے تھے: ”آگاہ رہوا فتنہ اسی طرف سے رونما ہو گا جو دھر سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔“

7093 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَشِلٌّ الْمَسْرَقَ يَقُولُ: «أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَا هُنَا مِنْ حِينَ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ». [راجع: ۳۱۰۴]

﴿ فَإِذَا قَرَنَ كَمْيَتَ قُوَّتْ كَمْيَتَ شَيْطَانِي قُوَّتْ كَمْيَتَ طَلْبَرْ ہوَ گا۔ ﴾

[7094] حضرت عبد اللہ بن عمر رضي الله عنهما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے دعا فرمائی: ”اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے ملک شام میں برکت دے۔ اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے ملک یمن میں برکت عطا فرم۔“ صحابہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! اور ہمارے نجد میں بھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے ملک شام میں برکت دے۔ اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے ملک یمن میں برکت عطا فرم۔“ میراً گمان ہے کہ آپ ﷺ نے تیسری بار فرمایا: ”ہاں زور لے اور فتنہ رونما ہوں گے، نیز ہاں سے شیطان کا سینگ لکھے گا۔“

[7095] حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عبد اللہ بن عمر رضي الله عنهما سے پاس آئے تو ہم نے امید کی کہ وہ ہم سے کوئی عمدہ حدیث بیان کریں گے۔ اس دوران میں ایک آدمی ہم سے پہلے ان کے پاس پہنچ گیا اور کہنے لگا: اے ابو عبد الرحمن! ہمیں فتنے کے دور میں جنگ و قتل کے متعلق کوئی حدیث بیان کریں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”تم ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے۔“ حضرت ابن عمر رضي الله عنهما نے فرمایا: تجھے تیری ماں روئے! کیا تجھے معلوم ہے کہ فتنہ کیا ہوتا ہے؟ حضرت محمد ﷺ تو (فتختم کرنے کے لیے) مشرکین سے جنگ کرتے

7094 - حَدَّثَنَا عَلَيْهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ أَبْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبْنِ عَوْنَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبْنِ عُمَرَ قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمِنِنَا». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَفِي نَجْدِنَا؟ قَالَ: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمِنِنَا»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَفِي نَجْدِنَا؟ فَأَظْنَهُ قَالَ فِي النَّالِنَةِ: «هُنَاكَ الرِّلَازُلُ وَالْفِتْنَةُ، وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ». [راجع: ۱۰۳۷]

7095 - حَدَّثَنَا إِشْحَاقُ الْوَاصِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيْانٍ، عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيرٍ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ أَبْنُ عُمَرَ فَرَجَجُونَا أَنْ يُخَدِّثَنَا حَدِيثًا حَسَنًا، قَالَ: فَبَادَرَنَا إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ! حَدَّثَنَا عَنِ الْفِتْنَةِ وَاللَّهُ يَقُولُ: «وَقَنِيلُهُمْ حَتَّى لا تَكُونَ فِتْنَةً» [البرة: ۱۹۳] فَقَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا الْفِتْنَةُ ثَكْلَاثُ أُمُّكَ؟ إِنَّمَا كَانَ مُحَمَّدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ، وَكَانَ الدُّخُولُ فِي دِينِهِمْ فِتْنَةً، وَلَيْسَ كَفِتَالِكُمْ عَلَى

المُلْك . [راجع: ۳۱۳۰]

تھے، ان کے نزدیک مسلمانوں کا دین اسلام میں داخل ہوتا باعث فتنہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی جنگ تحریری طرح ملک گیری کے لیے تھی۔

فائدہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی رائے یہ تھی کہ فتنے کے زمانے میں مسلمانوں کا آپس میں جنگ کرنا جائز نہیں۔ آیت کریمہ میں ”فتنہ“ سے مراد کفر ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی جنگ کفر ختم کرنے کے لیے تھی اور اب اسلام کا عالمہ ہے، کفر مغلوب ہو چکا ہے لیکن تحریری جنگ کفر کے خاتمے کے لیے نہیں بلکہ ملک گیری اور لوگوں میں فساد برپا کرنے کے لیے ہے۔ میرے نزدیک ایسی جنگ جائز نہیں، اس لیے میں اس میں حصہ نہیں لیتا، لیکن جہور اہل علم کا موقف ہے کہ جب ایک گروہ کے متعلق پڑھ جائے کہ وہ باغی ہے تو ایسے حالات میں اسے اطاعت کی طرف لانے کے لیے جنگ کرنا قتنہ نہیں۔

(۱۷) بابُ الفتنَةِ الَّتِي تَمُوجُ كَمْوِجِ الْبَحْرِ

باب: ۱۷- وَهَذِهِ جَوَنْدَرَكِي الْهُرُولِي طَرْحٌ مُوجِزٌ
(ٹھانجیں مارنے والا) ہوگا

سفیان بن عینیہ نے خلف بن حوشب سے بیان کیا کہ سلف فتنے کے زمانے میں درج ذیل اشعار کی مثال دینا پسند کرتے تھے جنھیں امر، اقیس نے کہا ہے:

ابتداء میں ایک جواں عورت کی صورت ہے یہ جنگ دیکھ کر ناداں اسے ہوتے ہیں عاشق اور دنگ جبکہ بھڑکے شعلے اس کے کچل جائیں ہر طرف تب وہ ہو جاتی ہے بوڑھی اور بدلت جاتی ہے رنگ ایسی بوصورت کو رکھے کون چونڈا ہے سفید سو گلخے اور چونمنے سے اس کے سب ہوتے ہیں تنگ

وَقَالَ أَبْنُ عُيُّونَةَ عَنْ خَلْفِ بْنِ حَوْشَبِ :
كَانُوا يَسْتَحْبُونَ أَنْ يَشْمَلُوا بِهِنْدِ الْأَمِيَّاتِ عِنْدَ
الْفَتَنِ ، قَالَ أَمْرُؤُ الْقَيْسِ :

الْحَرْبُ أَوَّلُ مَا تَكُونُ فَتِيَّةً
تَسْعَى بِرِبَاطِهَا لِكُلِّ جَهُولٍ
حَثَّى إِذَا اشْتَعَلَتْ وَشَبَّ ضَرَامَهَا
وَلَتْ عَجْوَزًا غَيْرَ ذَاتِ حَلِيلٍ
شَمْطَاءٌ نُكْرٌ لَوْنَهَا وَتَغْيِيرَتْ
مَكْرُوَهَةٌ لِلَّهُمَّ وَالثَّقَبِيلِ .

وضاحت: مندرجہ بالامثلہ ترجمہ مولانا وحید الزمان نے کیا ہے۔

[7096] حضرت حذیفہ بن عباد سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک دفعہ ہم حضرت عمر بن الخطاب کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے اپاکن دریافت کیا: تم میں سے کون ہے جو فتنے کے متعلق نبی ﷺ کا فرمان یاد رکھتا ہو؟ حضرت عمر اذ قائل: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فِي

حدیفہ ٹیکھنے کہا: ”انسان کی آزمائش اس کی بیوی، اس کے والد، اس کی اولاد اور اس کے پڑوی کے معاملات میں ہوتی ہے جس کا لفارة نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور نبی عن المکر کر دیتا ہے۔“ حضرت عمر بن حفیظ نے فرمایا: میں اس کے بارے میں نہیں پوچھتا بلکہ میں اس فتنے کے بارے میں پوچھتا ہوں جو دریا کی طرح خالی ہیں مارے گا۔ حضرت حدیفہ ٹیکھنے کہا: امیر المؤمنین! تم پر اس کا کوئی خطرہ نہیں کیونکہ تم حمارے اور اس کے درمیان ایک بندرووازہ حائل ہے۔ حضرت عمر بن حفیظ نے پوچھا: کیا وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا یا اسے کھولا جائے گا؟ حضرت حدیفہ ٹیکھنے کہا: توڑ دیا جائے گا۔ حضرت عمر بن حفیظ نے فرمایا: پھر وہ توکھی بند نہیں ہو سکے گا۔ میں نے کہا: جی ہاں (وہ بند نہیں ہو سکے گا)۔ ہم نے حضرت حدیفہ ٹیکھنے سے پوچھا: کیا حضرت عمر بن حفیظ دروازے کے متعلق جانتے تھے؟ حضرت حدیفہ ٹیکھنے کہا: ہاں، جس طرح وہ جانتا ہے کہ کل سے پہلے رات آئے گی اور یہ اس لیے کہ میں نے ان سے ایک ایک بات بیان کی تھی جو پہلی یا چیستاں نہیں تھی۔ بہر حال ہمیں ان سے یہ پوچھتے ہوئے ذر محسوں ہوا کہ وہ دروازہ کون ہے؟ چنانچہ ہم نے مسروق سے کہا۔ جب اس نے پوچھا کہ وہ دروازہ کون ہے؟ تو حضرت حدیفہ ٹیکھنے کہا: وہ دروازہ خود حضرت عمر بن حفیظ کی ذات گرامی تھی۔

[7097] حضرت ابوالموی اشعری ٹیکھنے سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ مدینہ طیبہ کے باعثات میں سے کسی باعث کی طرف اپنی کسی ضرورت کے لیے تشریف لے گئے۔ میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے گیا۔ جب آپ باعث میں داخل ہوئے تو میں اس کے دروازے پر بیٹھ گیا اور میں نے (دل میں) کہا: آج میں نبی ﷺ کا چوکیدار بنوں گا، حالانکہ آپ

الفتنہ؟ قال: «فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأُمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُهُ عَنِ الْمُنْكَرِ»، قال: لیسَ عَنْ هَذَا أَشَالِكَ، وَلَكِنَّ اللَّهَ تَمْوِيجٌ كَمْوِيجَ الْبَحْرِ، فَقَالَ: لیسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا، قَالَ: أَعْمَرُ أَيْكُسْرُ الْبَابُ أَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: لَا، بَلْ يُنْكَسِرُ، قَالَ أَعْمَرُ: إِذَا لَا يُعْلَقُ أَبْدًا، قُلْتُ: أَجَلْ، قُلْنَا لِحَدِيفَةَ: أَكَانَ أَعْمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدِيلَةً، وَذَلِكَ أَنِّي حَدَّثْتُ حَدِيثًا لَنِسَاءَ بِالْأَغَالِيْطِ، فَهِبْنَا أَنْ شَأْلَهُ: مَنِ الْبَابُ؟ فَأَمْرَنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: مَنِ الْبَابُ؟ قَالَ: أَعْمَرُ، [راجیع: ۵۲۵]

7097 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى حَاطِطٍ مِنْ حَوَائِطِ الْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ وَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ، فَلَمَّا دَخَلَ الْحَاطِطَ جَلَسْتُ عَلَى بَابِهِ وَقُلْتُ: لَا كُونَنَ

نے مجھے حکم نہیں دیا تھا، چنانچہ نبی ﷺ نے تشریف لے گئے، اپنی حاجت کو پورا کیا پھر واپس آ کر کنویں کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ آپ نے اپنی دونوں پنڈلیاں کھول کر انھیں کنویں میں لٹکالیا۔ اس کے بعد حضرت ابوکر ؓ آئے اور اندر جانے کی اجازت طلب کی۔ میں نے ان سے کہا: آپ سینکر ہیں، میں آپ کے لیے اجازت لے کر آتا ہوں، چنانچہ وہ (وہیں) تھہر گئے۔ میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: اللہ کے رسول! حضرت ابوکر ؓ آپ کے پاس آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”انھیں اجازت دے دو اور انھیں جنت کی بشارت نہ دو۔“ چنانچہ وہ اندر گئے اور نبی ﷺ کی دامیں جانب آ کر انھوں نے بھی اپنی پنڈلیاں کھول کر انھیں کنویں میں لٹکالیا۔ اتنے میں حضرت عمر ؑ آئے۔ میں نے ان سے کہا: تھہرو، میں آپ کے لیے اجازت لے لوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ان کو بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت نہ دو۔“ چنانچہ وہ بھی آئے، کنویں کی منڈیر پر نبی ﷺ کی بامیں جانب بیٹھے اور اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکا دیں۔ اب کنویں کی منڈیر پھر گئی اور وہاں کوئی جگہ باقی نہ رہی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے، میں نے ان سے بھی کہا: آپ ذرا تھہریں یہاں تک کہ میں آپ ﷺ سے آپ کے متعلق اجازت لے لوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”انھیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت نہ دیں لیکن اس کے ساتھ ایک آزمائش ہو گی جو انھیں پہنچے گی۔“ چنانچہ وہ تشریف لائے اور ان کے ساتھ بیٹھنے کی جگہ نہ پائی تو گھوم کر ان کے سامنے کنویں کے کنارے پر آئے۔ پھر انھوں نے بھی اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں پاؤں لٹکا لیے۔ پھر میرے دل میں اپنے بھائی کے متعلق خواہش پیدا ہوئی تو میں اللہ سے

الْيَوْمَ بَوَابَ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَمْ يَأْمُرْنِي، فَذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَضَى حَاجَتَهُ وَجَلَسَ عَلَى قُفَّ الْبَرِّ فَكَشَفَ عَنْ سَاقِيهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبَرِّ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ لِيَدْخُلَ، فَقَلَّتْ: كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ، فَوَقَفَ فَجَهَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَلَّتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ. فَقَالَ: «إِذْنُ لَهُ وَبَشَّرْهُ بِالْجَنَّةِ». فَدَخَلَ فَجَاءَ عَنْ يَمِينِ النَّبِيِّ ﷺ، فَكَشَفَ عَنْ سَاقِيهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبَرِّ، فَجَاءَ عَنْ يَمِينِ الْبَرِّ: كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذْنُ لَهُ وَبَشَّرْهُ بِالْجَنَّةِ». فَجَاءَ عَنْ يَسَارِ النَّبِيِّ ﷺ فَكَشَفَ عَنْ سَاقِيهِ فَدَلَّاهُمَا فِي الْبَرِّ، فَامْتَلَأَ الْفَفُّ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ مَجْلِسٌ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقَلَّتْ: كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذْنُ لَهُ وَبَشَّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَهَا بِلَاءُ يُصِيبُهُ»، فَدَخَلَ فَلَمْ يَجِدْ مَعَهُمْ مَجْلِسًا فَتَحَوَّلَ حَتَّى جَاءَ مُقَابِلَهُمْ عَلَى شَفَةِ الْبَرِّ فَكَشَفَ عَنْ سَاقِيهِ ثُمَّ دَلَّاهُمَا فِي الْبَرِّ، فَجَعَلْتُ أَنَّمَّا أَخَالَيَ وَأَدْعُوكُ اللَّهُ أَنْ يَأْتِي.

ان کے آنے کی دعا کرنے لگا۔

ابن میتب نے کہا: میں نے اس سے ان حضرات کی قبروں کی تاویل کی جو ایک جگہ موجود ہوں گی اور حضرت عثمان رض کی قبران سے الگ ہوگی۔

[7098] حضرت ابووالی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت اسماء رض سے کہا گیا: آپ حضرت عثمان رض سے گفتگو کیوں نہیں کرتے؟ انھوں نے فرمایا: میں نے کسی فتنے کا دروازہ کھولے بغیر ان سے گفتگو کی ہے۔ میں ایسا آدمی نہیں ہوں کہ سب سے پہلے کسی فتنے کا دروازہ کھولنے والا ہوں۔ میں کسی کی اس حد تک خوشامد نہیں کرتا کہ اگر اسے دوآ دیوں پر امیر بنا دیا جائے تو اسے کہوں: تو سب سے بہتر ہے جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: ”قیامت کے دن ایک شخص کو لاکر اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر وہ اس میں گدھے کی طرح چلی پیسے گا، یعنی وہ اپنی انتزیوں کے گرد چکر لگائے گا۔ اہل جہنم اس کے گرد جمع ہو کر پوچھیں گے: اے فلاں! کیا تو امر بالمعروف اور نبی عن المنکر نہیں کیا کرتا تھا؟ وہ کہے گا: میں اچھی بات کے لیے لوگوں کو ضرور کہتا تھا لیکن اس پر خود عمل نہیں کرتا تھا اور بری بات سے لوگوں کو منع کرتا تھا لیکن خود اس کا مر جکب ہوتا تھا۔“

❖ فائدہ: حضرت عثمان رض کے مادر زاد ولید بن عقبہ نے شراب نوشی کی تو آپ نے تحقیق مکمل ہونے تک اس پر حد لگانے سے سکوت کیا۔ اس تاریخ میں لوگوں کے اندر شکوہ و شبہات نے جنم لیا۔ سازشی گروہ نے اس بات کو بہت اچھا، چنانچہ کسی نے حضرت اسماء رض سے کہا کہ لوگوں میں ولید بن عقبہ کی شراب نوشی کا بہت چرچا ہو رہا ہے، آپ اس سلسلے میں حضرت عثمان رض سے گفتگو کیوں نہیں کرتے؟ انھوں نے فرمایا: تم میرے متعلق یہ گمان نہ کرو کہ میں حضرت عثمان کو اچھی بات کہنے کے لیے سستی یا مدعاہت سے کام لیتا ہوں اور نہ میں خوشامدی ہی ہوں کہ ان کے حاکم ہونے کی وجہ سے ان کی بے جا تعریف کروں۔ میں نے ان سے مصلحت، ادب و احترام اور رازداری کے طور پر بات کی ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ برسراں ان سے گفتگو کروں جس سے فتنے کی آگ مزید بھڑک لٹھے اور سب سے پہلے میں فتنہ اٹھانے والا بن جاؤں۔

قالَ أَبْنُ الْمُسَيَّبِ: فَتَأَوَّلُتُ ذَلِكَ ثُبُورَهُمْ
اجْتَمَعْتُ هُنَّا وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ۔ [راجع: ۱۳۶۷۴]

٧٠٩٨ - حَدَّثَنِي شُرُبُّ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ
أَبْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ شَلِيمَانَ: سَمِعْتُ
أَبَا وَاقِلَ قَالَ: قَبِيلَ لِإِسَامَةَ: أَلَا تُكَلِّمُ هَذَا؟
قَالَ: فَذَكَرْتُهُ مَا دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا أَكُونُ أَوَّلَ
مَنْ يَفْتَحُهُ، وَمَا أَنَا بِالَّذِي أَقُولُ لِرَجُلٍ - بَعْدَ
أَنْ يَكُونَ أَمِيرًا عَلَى رَجُلَيْنِ - : أَنْتَ خَيْرٌ،
بَعْدَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُولُ: إِيجَادُ
بَرَجْلٍ فَيُطْرَحُ فِي النَّارِ فَيُطْحَرُ فِيهَا كَطْحَنٌ
الْحِمَارِ بِرَحَاهُ، فَيُطَلِّفُ بِهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ:
أَيُّ فُلَانٌ! أَلَنْتَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَا
عَنِ الْمُنْكَرِ؟ فَيَقُولُ: إِنِّي كُنْتُ أَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ
وَلَا أَفْعَلُهُ، وَأَنْهَا عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَفْعَلُهُ۔ [راجع:
٣٢٦٧]

باب: ۱۸- بلا عنوان

(۱۸) باب:

[7099] حضرت ابو بکرہ رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے یامِ جمل کے دوران میں ایک ہی بات کے ذریعے سے فائدہ پہنچایا۔ جب نبی ﷺ کو معلوم ہوا کہ اہل فارس نے کسری کی بیٹی کو اپنا سربراہ بنایا ہے تو آپ نے فرمایا: ”وَهُوَ قَوْمٌ كَمَا يَأْبَى لَهُمْ هُوَ سَقِيٌّ جَنُونٌ نَّأَيْضًا“ تو آپ نے اپنے (حکومتی) معاملات ایک عورت کے حوالے کر دیے ہیں۔“

[7100] حضرت ابو مریم عبد اللہ بن زیاد اسدی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب حضرت طلحہ، حضرت زیر اور حضرت عائشہ رض بصرے کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت علی رض نے حضرت عمار بن یاسر اور حسن بن علی رض کو بھیجا۔ یہ دونوں بزرگ ہمارے پاس کو فدا کے اور منبر پر تشریف فرمائے۔ حضرت حسن رض منبر کے اوپر سب سے اوپر جگہ پر تھے اور حضرت عمار بن یاسر رض ان سے نیچے کی سیڑھی پر تھے۔ ہم ان کے پاس جمع ہو گئے۔ پھر میں نے حضرت عمار بن یاسر رض کو یہ کہتے ہوئے سنا: ام المؤمنین حضرت عائشہ رض بصرہ کی طرف روانہ ہو چکی ہیں۔ اللہ کی قسم اور دنیا اور آخرت میں تمہارے نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے تمہارا امتحان لینا چاہتا ہے کہ تم صرف اسی کی اطاعت کرتے ہو یا حضرت عائشہ رض کا کہما نتے ہو۔

[7101] حضرت ابو وائل سے روایت ہے کہ کوفہ میں حضرت عمار رض منبر پر کھڑے ہوئے اور انھوں نے حضرت عائشہ رض اور ان کی روائی کا ذکر کیا اور فرمایا: بے شک وہ

۷۰۹۹ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَمَّامِ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: لَقَدْ تَعَنَّتِي اللَّهُ بِكَلْمَةٍ أَيَّامَ الْحَمْلِ، لَمَّا بَلَغَ النَّيْمَةَ أَنَّ فَارِسًا مَلَكُوا ابْنَةَ كَسْرَى قَالَ: «إِنَّ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَوْا أَمْرَهُمْ امْرَأً»۔ [راجع: ۴۴۲۵]

۷۱۰۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا بَحْرَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مَرِيمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادِ الْأَسْدِيِّ قَالَ: لَمَّا سَارَ طَلْحَةُ وَالزَّبِيرُ وَعَائِشَةُ إِلَى الْبَصْرَةِ بَعْثَ عَلَيْهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَحَسَنُ بْنُ عَلَيْهِ فَقَدِمَا عَلَيْنَا الْكُوفَةَ فَصَعَدَا الْمِنْبَرَ، فَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلَيْهِ فَوْقَ الْمِنْبَرِ فِي أَعْلَاهُ، وَقَامَ عَمَّارٌ أَسْفَلَ مِنَ الْحَسَنِ فَاجْتَمَعَا إِلَيْهِ فَسَمِعَتْ عَمَّارٌ يَقُولُ: إِنَّ عَائِشَةَ قَدْ سَارَتْ إِلَى الْبَصْرَةِ، وَوَاللَّهِ إِنَّهَا لَرَوْجَةٌ تَبَرِّكُمْ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَلِكُنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ابْتَلَاكُمْ لِتَعْلَمُ إِيَّاهُ تُطْبِعُونَ أَمْ هِيَ۔ [راجع: ۳۷۷۲]

۷۱۰۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعِيمَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي غَيْثَةَ عَنِ الْحَكْمَ، عَنْ أَبِي وَاقِلٍ: قَامَ عَمَّارٌ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ فَذَكَرَ عَائِشَةَ وَذَكَرَ مَسِيرَهَا وَقَالَ:

دنیا و آخرت میں تمہارے نبی ﷺ کی زوجہ مختومہ ہیں لیکن تحسیں ان کے متعلق آزمائش میں ڈالا گیا ہے۔

[7104, 7103, 7102] حضرت ابووالک سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابومویٰ اشعری اور حضرت ابومسعود الانصاری ہمچنان دنوں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے جبکہ انھیں حضرت علیؓ نے اہل کوفہ کی طرف بھیجا تھا کہ وہ انھیں مدد کے لیے نکلنے پر آمادہ کریں۔ ان دنوں نے (حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے) کہا: جب سے تم مسلمان ہوئے ہو، ہم نے کوئی بات اس سے زیادہ بری نہیں دیکھی جو تم اس کام میں جلد بازی دکھار ہے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ انھیں جواب دیا: میں نے بھی جب سے تم مسلمان ہوئے ہو تھا کہ حضرت ابومسعود نے (حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے) کہا: تمہارے ساتھ جتنے لوگ ہیں اگر میں چاہوں تو تمہارے علاوہ ہر ایک کے متعلق کچھ نہ کچھ کہہ سکتا ہوں لیکن جب سے تم نے نبی ﷺ کی صحبت اختیار کی ہے میں نے تمہارا کوئی عیب نہیں دیکھا بس یہی ایک بات ہے کہ تم اس معاملے میں جلد بازی سے کام لے رہے ہو۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابومسعود! جب سے تم دنوں نے نبی ﷺ کی صحبت اختیار کی ہے میں نے تمہارے اور تمہارے اس ساتھی کے متعلق کوئی عیب نہیں دیکھا سوائے اس بات کے

إِنَّهَا زَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ بِكَفَّةٍ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ،
وَلِكُنَّهَا مِمَّا ابْتَلَيْتُمْ. [راجیع: ۳۷۷۲]

7102، 7103، 7104 - حَدَّثَنَا بَدْلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ: حَدَّثَنَا شُعبَةُ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلَ يَقُولُ: دَخَلَ أَبُو مُوسَى وَأَبُو مَسْعُودَ عَلَى عَمَّارٍ حَيْثُ بَعْثَةَ عَلِيٍّ إِلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ يَسْتَغْرِفُهُمْ فَقَالَ: مَا رَأَيْنَاكَ أَتَيْتَ أَمْرًا أَكْرَهَ عِنْدَنَا مِنْ إِسْرَاعِكَ فِي هَذَا الْأَمْرِ مُنْدُ أَسْلَمْتَهُ . فَقَالَ عَمَّارٌ: مَا رَأَيْتُ مِنْكُمَا مُنْدُ أَسْلَمْتُمَا أَمْرًا أَكْرَهَ عِنْدِي مِنْ إِبْطَاقِكُمَا عَنْ هَذَا الْأَمْرِ، وَكَسَاهُمَا حُلَّةً، [حُلَّةً] ثُمَّ رَاحُوا إِلَى الْمَسْجِدِ. [انظر: 7105، 7106، 7107]

[7107, 7106, 7105] حضرت شفیق بن سلمہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں (حضرت ابومسعود الانصاری، ابومویٰ اشعری اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابومسعود نے (حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے) کہا: تمہارے ساتھ جتنے لوگ ہیں اگر میں چاہوں تو تمہارے علاوہ ہر ایک کے متعلق کچھ نہ کچھ کہہ سکتا ہوں لیکن جب سے تم نے نبی ﷺ کی صحبت اختیار کی ہے میں نے تمہارا کوئی عیب نہیں دیکھا بس یہی ایک بات ہے کہ تم اس معاملے میں جلد بازی سے کام لے رہے ہو۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابومسعود! جب سے تم دنوں نے نبی ﷺ کی صحبت اختیار کی ہے میں نے تمہارے اور تمہارے اس ساتھی کے متعلق کوئی عیب نہیں دیکھا سوائے اس بات کے

7105، 7106، 7107 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي مَسْعُودٍ وَأَبِي مُوسَى وَعَمَّارٍ، فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: مَا مِنْ أَصْحَابِكَ أَحَدٌ إِلَّا لَوْ شِئْتُ لَقْلُثْ فِيهِ، غَيْرَكَ، وَمَا رَأَيْتُ مِنْكَ شَيْئًا مُنْدُ صَحْبَتِ النَّبِيِّ ﷺ أَغْيَبَ عِنْدِي مِنْ اسْتِسْرَاعِكَ فِي هَذَا الْأَمْرِ . قَالَ عَمَّارٌ: يَا أَبَا مَسْعُودًا! وَمَا رَأَيْتُ مِنْكَ وَلَا مِنْ صَاحِبِكَ هَذَا شَيْئًا مُنْدُ صَحْبَتِمَا النَّبِيِّ ﷺ أَغْيَبَ عِنْدِي مِنْ إِبْطَاقِكُمَا فِي هَذَا الْأَمْرِ .

کہ تم اس معاملے میں دیر کر رہے ہو۔

حضرت ابو مسعود رض چونکہ صاحب ثروت تھے، انہوں نے اپنے غلام سے کہا: دو جوڑے لاد، چنانچہ انہوں نے ایک جوڑا حضرت ابو موسیٰ اشعری رض کو دیا اور دوسرا حضرت عمار رض کو دیا، پھر ان دونوں سے فرمایا: انھیں زیب تن کر کے جھادا کرنے کے لیے جاؤ۔

باب: ۱۹- جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے

[7108] حضرت عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو جوان میں موجود ہوتے ہیں ان تمام کو عذاب اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ پھر انھیں قیامت کے دن ان کے اعمال کے مطابق اٹھایا جائے گا۔“

فائدہ: اس حدیث کے پیش کرنے سے امام بخاری رض کا مقصود یہ ہے کہ جنگ جمل یا جنگ صفين میں شامل تمام لوگ فریقین کے خلاف یا طرفداروں میں تھے۔ یقیناً کچھ ایسے بھی ہوں گے جنھیں مجبوراً اس جنگ میں دھکیل دیا گیا۔ اگر وہ جنگ میں لقت اجل بن گئے ہوں تو قیامت کے دن ان کے ساتھ ان کی نیت کے مطابق سلوک کیا جائے گا۔

باب: 20- حضرت حسن رض کے متعلق نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ”بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرادے گا“ کا بیان

[7109] حضرت حسن بصری سے روایت ہے، انہوں نے کہا: جب حضرت حسن بن علی رض اپنے لشکر لے کر امیر معاویہ رض کے خلاف لڑنے کے لیے نکلے تو حضرت عمرو بن

فقاٹلَ أَبُو مَسْعُودٍ - وَكَانَ مُوسِرًا - : يَا غَلَامُ! هَاتِ حُلَّتَيْنِ، فَأَعْطِي إِحْدَاهُمَا أَبَا مُوسِيٍ وَالْأُخْرَى عَمَارًا، وَقَالَ: رُوحًا فِيهِ إِلَى الْجُمُعَةِ. [راجع: ۷۱۰۴، ۷۱۰۳]

(۱۹) بَابٌ : إِذَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا

7108 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا يُوشُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسّع آنہ حیاتہ: «إِذَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابَ مَنْ كَانَ فِيهِمْ شَمْ بِعْثَوْا عَلَى أَعْمَالِهِمْ».

فائدہ: باب قول النبي ﷺ للحسن بن علي: ”إِنَّ ابْنِي هَذَا لَسَيِّدُ، وَلَعَلَّ اللَّهُ أَنْ يُضْلِعَ بِهِ بَيْنَ فَتَّيَّنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ“

7109 - حَدَّثَنَا عَلَيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفِيَّانُ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ أَبُو مُوسِيٍّ، وَلَفِيفَةُ بِالْكُوفَةِ، جَاءَ إِلَى ابْنِ شُبْرَمَةَ فَقَالَ: أَدْخِلْنِي

عاصِیٰ نے حضرت امیر معاویہؓ سے کہا: میں ایسا لشکر دیکھ رہا ہوں جو واپس نہیں ہو گا یہاں تک کہ اپنے مقابل کو بھگانے دے۔ اس پر سیدنا معاویہؓ نے کہا: ایسے حالات میں مسلمانوں کے الہی عیال کی کون کفالت کرے گا؟ انہوں نے کہا: ان کی میں کفالت کروں گا۔ پھر حضرت عبداللہ بن عامر اور عبدالرحمن بن سرہ نے کہا: ہم حضرت حسن بن علیؑ سے ملاقات کرتے ہیں اور انھیں صلح پر آمادہ کرتے ہیں۔

علیٰ عیسیٰ فَاعْظُهُ، فَكَانَ أَبْنَ شِبْرِمَةَ خَافِ عَلَيْهِ فَلَمْ يَفْعَلْ . قال: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ: لَمَّا سَارَ الْحَسَنُ بْنُ عَلَيٰ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنَ الْكَنَائِبِ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِمُعَاوِيَةَ: أَرَى كَتِيَّةَ لَا تُولِي حَتَّى تُذَبَّرَ أَخْرَاهَا، قَالَ مُعَاوِيَةَ: مَنْ لِذَرَارِيِ الْمُسْلِمِينَ؟ فَقَالَ: أَنَا، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمْرَةَ: نَلْقَاهُ فَنَقُولُ لَهُ الصَّلْحَ .

حضرت حسن بصری نے کہا: میں نے ابوکبرہؓ سے کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ ایک دفعہ خطبہ دے رہے تھے، حضرت حسنؓ نے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے شک یہ میرا بیٹا سید ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ اس کے سبب مسلمانوں کے دشکروں کے درمیان صلح کر دے گا۔“

[7110] حضرت حرمدؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: مجھے حضرت اسماءؓ سے نہیں کہا کہ پاس بھیجا اور فرمایا: حضرت علیؓ تم سے میرے متعلق ضرور پوچھیں گے کہ تم اساتھی کیوں پیچھے رہا ہے؟ تو انھیں کہا: اسماءؓ آپ کے متعلق کہتے ہیں: اگر آپ شیر کی ڈارھوں میں پھنسنے ہوتے تو ضرور آپ کی رفاقت کو پسند کرتا لیکن مسلمانوں کے باہمی جنگ و قتل کو میں پسند نہیں کرتا۔

حضرت حرمدؓ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے مجھے کچھ نہ دیا۔ پھر میں حضرت حسن، حضرت حسین اور عبداللہ بن جعفرؓ کے پاس گیا تو انہوں نے ساز و سامان سے میری سواری خوب لدوا دی۔

قَالَ الْحَسَنُ: وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا يَكْرَةَ قَالَ: بَنِي النَّبِيِّ يَخْطُبُ جَاءَ الْحَسَنُ فَقَالَ النَّبِيُّ بَنِيَّ: «أَبْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهُ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فَتَيَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ». (راجع: ۲۷۰۴)

7110 - حَدَّثَنَا عَلَيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا شُفَّيْبَيْنَ قَالَ: قَالَ عَمْرُو: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلَيٰ أَنَّ حَرْمَلَةَ مَوْلَى أَسَامَةَ أَخْبَرَهُ . قَالَ عَمْرُو: وَقَدْ رَأَيْتُ حَرْمَلَةَ قَالَ: أَرْسَلَنِي أَسَامَةُ إِلَى عَلَيٰ وَقَالَ: إِنَّهُ سَيَسْأَلُكَ الْآنَ فَيَقُولُ: مَا خَلَفَ صَاحِبِكَ؟ فَقُلْ لَهُ: يَقُولُ لَكَ: لَوْ كُنْتَ فِي شِدْدَى الْأَسْدِ لَا خَيْثُ أَنْ أَكُونَ مَعَكَ فِيهِ، وَلَكِنْ هَذَا أَمْرٌ لَمْ أَرِهِ، فَلَمْ يُعْطِنِي شَيْئًا .

فَدَهَبْتُ إِلَى حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ، فَأَوْفَرُوا لِي زَاجِلَيْ .

باب: 21- ایک شخص قوم سے کوئی بات کہے، پھر وہاں سے نکل کر دوسرا بات کہنے لگے

[7111] حضرت نافع سے روایت ہے، انہوں نے کہا: جب اہل مدینہ نے یزید بن معاویہ کی بیعت توڑ دی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے خادموں اور میٹوں کو جمع کیا اور کہا: بے شک میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: "قیامت کے دن ہر غدار کے لیے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا۔" ہم نے اس شخص کی بیعت اللہ اور اس کے رسول کے نام پر کی ہے۔ میرے نزدیک اس سے بڑھ کر کوئی غداری نہیں کر ایک شخص سے اللہ اور اس کے رسول کے نام پر بیعت کی جائے، پھر اس کے خلاف لا ایک کھڑی کر دی جائے۔ دیکھو! تم میں سے جو کوئی اس کی بیعت توڑے گا اور کسی دوسرے کی بیعت کرے گا تو میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہو گا۔

[7112] حضرت ابو منہال سے روایت ہے، انہوں نے کہا: جب ابن زیاد اور مروان شام میں تھے، اور حضرت ابن زیر رضی اللہ عنہ کہ میں اٹھ کھڑے تھے اور خارجیوں نے بصرہ پر قبضہ کر کر کھاتا تو میں اپنے والد کے ہمراہ حضرت ابو بزرگہ اسلامی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب ہم ان کے گھر پہنچ گئے تو وہ ایک کمرے کے سامنے میں تشریف فرماتھے جو بالائی کا بنا ہوا تھا۔ ہم ان کے پاس بیٹھ گئے اور میرے والد نے ان سے سلسلہ گفتگو چھیڑنے کے لیے کہا: اے ابو بزرگہ! آپ دیکھتے نہیں لوگوں نے کیا کر کھا ہے؟ چیل بات جو میں نے آپ کے منہ سے سئی وہ یقینی: میں ان قریش والوں سے اللہ کی خاطر ناراض ہوں، اللہ تعالیٰ اس پر مجھے اجر دے

(۲۱) باب: إِذَا قَالَ عِنْدَ قَوْمٍ شَيْئًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ بِخِلَافِهِ

7111 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبْيُوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: لَمَّا خَلَعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ جَمَعَ أَبْنَى عُمَرَ حَشَمَهُ وَوَلَدَهُ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِيَوْمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»، وَإِنَّا فَدْ بَأْيَعْنَا هَذَا الرَّجُلَ عَلَى بَيْعِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ عَدْرًا أَعْظَمَ مِنْ أَنْ يُبَايِعَ رَجُلٌ عَلَى بَيْعِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُنْصَبُ لَهُ الْفِتَالُ، وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنْكُمْ خَلَعَهُ وَلَا بَايَعَ فِي هَذَا الْأَمْرِ إِلَّا كَانَتِ الْفِيصلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ۔ [راجع: ۳۱۸۸]

7112 - حَدَّثَنَا أَخْمَدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابَ عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي الْمُنْهَاجِ قَالَ: وَلَمَّا كَانَ أَبْنُ زَيْدٍ وَمَرْوَانٍ بِالشَّامِ، وَوَلَّ أَبْنُ الرُّبَيْرِ بِمَكَّةَ، وَوَلَّتِ الْقُرَاءَةُ بِالْمُصْرَةِ، فَانْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي إِلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَيْهِ فِي دَارِهِ وَهُوَ حَالِسٌ فِي ظِلِّ عَلَيَّ لَهُ مِنْ قَصْبٍ فَجَلَسْنَا إِلَيْهِ، فَأَنْشَأَ أَبِي يَسْتَطِعْمُهُ الْحَدِيثَ فَقَالَ: يَا أبا بَرْزَةً! أَلَا تَرَى مَا وَقَعَ فِيهِ النَّاسُ؟ فَأَوْلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ تَكَلَّمُ بِهِ: إِنِّي أَحْسَبْتُ عِنْدَ اللَّهِ أَنِّي أَضْبَحْتُ سَاخِطًا عَلَى أَحْيَاءِ قُرْيَشٍ، إِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ كُشِّمْ عَلَى

گا۔ عرب کے باشندو! تم جانتے ہو کہ تم ذلت و قلت اور ضلالت کے کس عالم میں تھے؟ پھر اللہ تعالیٰ نے تھیں اسلام اور حضرت محمد ﷺ کے ذریعے سے نجات دی یہاں تک کہ تم اس مرتبہ تک پہنچ گئے جو تمہارے سامنے ہے، پھر اسی دنیا نے تھیں تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ یہ شخص جو شام میں حاکم بن بیٹھا ہے اللہ کی قسم! وہ شخص دنیا کے لیے شمشیر بکف ہے۔ اور یہ خارجی لوگ جو تمہارے درمیان ہیں واللہ! یہ بھی حصول دنیا کے لیے لارہے ہیں اور وہ صاحب (ابن زیبر رض) جو مکہ میں ہیں اللہ کی قسم! ان کے لڑنے کی غرض بھی شخص دنیا ہے۔

[7113] حضرت حذیفہ رض سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: آج کل کے منافق رسول اللہ ﷺ کے دور کے منافقین سے زیادہ بدتر ہیں۔ وہ اپنی شرارتون کو چھپا کر عمل میں لاتے تھے اور یہ لوگ علانیہ ان کا ارتکاب کرتے ہیں۔

[7114] حضرت حذیفہ رض سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: منافق توبی رض کے عہد مبارک میں تھی، آج تو ایمان کے بعد کفر اختیار کرنا ہے۔

باب: ۲۲- قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگ قبر والوں پر مشک کرنے لگیں

[7115] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ ایک شخص دوسرا کی قبر کے

الحالِ الَّذِي عِلِمْنَا مِنَ الدُّلُّةِ وَالْقَلَّةِ وَالضَّلَالَةِ، وَإِنَّ اللَّهَ أَنْقَدَكُمْ بِالإِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ حَتَّىٰ بَلَغَ يَكُنْ مَا تَرَوْنَ، وَهُدْوَهُ الدُّنْيَا الَّتِي أَفْسَدَتْ بَيْنَكُمْ، إِنَّ ذَاكَ الَّذِي بِالشَّامِ وَاللَّهُ إِنْ يُقَاتِلُ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا، وَإِنَّ هُؤُلَاءِ الَّذِينَ بَيْنَ أَظْهَرِكُمْ وَاللَّهُ إِنْ يُقَاتِلُونَ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا، وَإِنَّ ذَاكَ الَّذِي يُمْكِنُهُ وَاللَّهُ إِنْ يُقَاتِلُ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا۔ [انظر: ۷۲۷۱]

[7113] - حَدَّثَنَا آدُمُ بْنُ أَبِي إِيَّاسٍ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلِ الْأَخْدَبِ ، عَنْ أَبِي وَائِلَ ، عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ : إِنَّ الْمُنَافِقِينَ الْيَوْمَ شَرٌّ مِنْهُمْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسّع نعمتہ ، كَانُوا يَوْمَئِذٍ يُسْرُونَ وَالْيَوْمَ يَجْهَرُونَ .

[7114] - حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ حَيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ : إِنَّمَا كَانَ النَّفَاقُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسّع نعمتہ ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَإِنَّمَا هُوَ الْكُفُرُ بَعْدَ الْإِيمَانِ .

(۲۲) بَابٌ : لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّىٰ يُعْطَ أَهْلُ الْقُبُورِ

[7115] - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ : حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الرَّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسّع نعمتہ قَالَ : « لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّىٰ يُمْرَرَ

پاس سے گزرے گا تو کہے گا: کاش! اس کی جگہ میں ہوتا۔“

الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَا لَيْسَنِي مَكَانَهُ».

[٨٥ : راجع]

باب: 23- زمانے میں تبدیلی آنا حتیٰ کہ لوگ بتوں کی عبادت کرنے لگیں گے

[7116] حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنائے: ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ذوالخالصہ کے مقام پر قبیلہ دوس کی عورتوں کے سرین (طواف کرتے ہوئے) اپک دوسرے سے ٹکرانے لگیں گے۔“

ذوالخصاء، قبیلہ دوس کا بت تھا جس کی وہ زمانہ جاہلیت میں عبادت کیا کرتے تھے۔

[7117] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مقطان سے ایک آدمی (بادشاہ بن کر) نکلے گا جو لوگوں کو اپنی لائھی سے باکلے گا۔“

باب: 24- آگ کا لکھنا

حضرت اُنس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
 ”قیامت کی نشانیوں میں سے پہلی نشانی یہ ہے کہ ایک آگ ہو گی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب تک ہاک کر لے جائے گی۔“

[7118] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت قائم نہ ہوگی تک کہ سر زمین حجاز سے ایک آگ نکلے گی جو بصری شہر کے اونٹوں

(٢٣) بَابُ تَغْيِيرِ الزَّمَانِ حَتَّىٰ تُعَبَّدَ الْأَوْثَانُ

٧١٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ: أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ
عَنِ الرَّهْبَرِيِّ قَالَ: قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ:
أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تَقْرُمُ السَّاعَةَ حَتَّى تَضْطَرِبَ
الْأَيْلَاتُ نِسَاءٌ دُوْسٌ عَلَى ذِي الْخَلَصَةِ».

وَدُوْلَةِ الْخَلَصَةِ: طَاغِيَّةٌ دَوْسِيَّةٌ كَانُوا
يَعْبِدُونَ فِي الْجَاهِلَةِ.

٧١٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ أَبِي الْعَيْثَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تَقْرُمُ السَّاعَةَ حَتَّى يَخْرُجَ رَحْلًا مِّنْ قَهْطَانَ سَوْفَ»

النّاسَ بِعَصَاهُ». [رَاجِعٌ: ٣٥١٧]

(٢٤) بَابُ خُرُوجِ النَّارِ

وَقَالَ أَنَّسُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْسُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ».

٧١٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ: أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَخْبَرَنِي
أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تَقْتُلُونَ

السَّاعَةِ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ
تُضِيءُ أَعْنَاقَ الْإِبْلِ بِضَرَائِيٍّ».

[7119] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عقریب دریائے فرات سے سونے کا خزانہ ظاہر ہو گا جو کوئی وہاں موجود ہو وہ اس سے کچھ نہ لے۔“

ایک دوسری روایت میں ہے کہ سونے کا پیہاڑ ظاہر ہو گا۔

7119 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدِ الْكَنْدِيِّ: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ حَالِدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ حُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَدِّهِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أُبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُوشِكُ الْفَرَاتُ أَنْ يَخْسِرَ عَنْ كَثِيرٍ مِنْ ذَهَبِهِ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذُ مِنْهُ شَيْئًا».

قالَ عُقْبَةُ: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أُبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلُهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: «يَخْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبِهِ».

باب: 25- بلا عنوان

(25) باب:

[7120] حضرت حارث بن وہب رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”صدقہ کرو کیونکہ عقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک شخص اپنا صدقہ لے کر پھرے گا اور کوئی اسے قبول کرنے والانہیں ملے گا۔“

مسدہ نے کہا: حارث، عبد اللہ بن عمر کا مادری بھائی ہے۔ یہ بات ابو عبد اللہ (امام بخاری رض) نے بیان کی ہے۔

للهم فائدہ: یہی یہی فتوحات کی وجہ سے حضرت عثمان رض کے دور حکومت میں یہ صورت حال پیدا ہو گئی تھی۔ اسی طرح حضرت عمر بن عبدالعزیز رض کے دور میں بھی یہی حالت تھی کہ کوئی صدقہ لینے والانہیں ملتا تھا۔

[7121] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی

7120 - حَدَّثَنَا مُسْدَدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ: حَدَّثَنَا مَعْبُدٌ قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «تَصَدَّفُوا فَسَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا».

قالَ مُسْدَدٌ: حَارِثَةُ أَخُوهُ عَبْدُ اللهِ بْنِ عُمَرَ الْأَمْمَةِ، قَالَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ، (راجع: ۱۴۱۱)

7121 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أُبِي

جب تک دو بڑی جماعتیں باہم سخت لڑائی نہ کریں۔ ان دونوں جماعتوں کے درمیان بڑی خوزیر لڑائی ہوگی، حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔ اور یہاں تک کہ تمیں کے قریب جھوٹے دجال ظاہر ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ اور یہاں تک کہ علم الاحالیا جائے گا اور زلزلوں کی کثرت ہوگی، یعنی زمانہ قریب ہو جائے گا اور فتنوں کا ظہور ہوگا۔ ہرج، یعنی قتل و غارت عام ہوگی۔ اور یہاں تک کہ تم میں مال کی کثرت ہوگی بلکہ وہ بہہ پڑے گا حتیٰ کہ مال دار کو فردا من گیر ہوگی کہ اس کا صدقہ کون قبول کرے گا اور مال دار اپنا صدقہ کسی پر پیش کرے گا تو وہ کہے گا: مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ اور یہاں تک کہ لوگ بڑے بڑے حملات پر فخر کریں گے۔ اور یہاں تک کہ آدمی دوسرے کی قبر کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا: کاش! یہ جگہ اس کی ہوتی۔ اور یہاں تک کہ سورج مغرب سے نکلے گا اور جب مغرب سے طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب: ”کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان لانا نفع نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا تھا یا اس نے اپنے ایمان کے ساتھ اچھے عمل نہ کیے۔“ اور بلاشبہ قیامت اچانک اس طرح قائم ہو گی کہ دو آدمیوں نے اپنے درمیان کپڑا پھیلا رکھا ہوگا اور وہ اس کی خرید و فروخت نہ کر سکے ہوں گے اور نہ اسے پیش ہی پائیں گے۔ اور قیامت اس طرح برپا ہوگی کہ ایک آدمی اپنی اونٹی کا دودھ لے کر گھر کی طرف لوئے گا اور اس کو نوش نہیں کر سکے گا۔ اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ آدمی اپنا حوض تیار کر رہا ہوگا اور اس میں سے پانی نہیں پی سکے گا اور یقیناً قیامت اس طرح قائم ہوگی کہ ایک آدمی نے اپنے منہ کی طرف لقمہ الٹھایا ہوگا اور وہ اسے

ہرمیزہ آنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّىٰ تَقْتَلَ فِتَنَانَ عَظِيمَتَانَ تَكُونُ بَيْنَهُمَا مَفْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ، دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ، وَحَتَّىٰ يُبَعَّثَ دَجَالُونَ كَذَابُونَ قَرِيبٌ مِّنْ ثَلَاثَيْنَ، كُلُّهُمْ يَرْغُمُ أَهْلَهُ رَسُولُ اللَّهِ، وَحَتَّىٰ يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَكْثُرُ الرَّلَارُ وَيَقْتَارَبُ الرَّمَانُ وَتَظَهَرُ الْفَتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ، وَهُوَ الْقَتْلُ، وَحَتَّىٰ يَكْثُرُ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضُ حَتَّىٰ يُهْمِلَ رَبُّ الْمَالِ مِنْ يَقْبِلُ صَدَقَتَهُ، وَحَتَّىٰ يَعْرِضَهُ فَيَقُولُ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ: لَا أَرْبَطُ لِي بِهِ، وَحَتَّىٰ يَنْطَأُوا النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ، وَحَتَّىٰ يَمْرُرَ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَا لَيْسِي مَكَانَة! وَحَتَّىٰ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَأَهَا النَّاسُ [يعني] أَمْنُوا أَجْمَعُونَ، فَذَلِكَ حِينَ «لَا يَنْفَعُ قَسَا إِيمَنَهَا لَرْ تَكُنْ عَامَنَتْ مِنْ قَبْلٍ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَنَهَا حِيرَةً» [الأنعام: 158]. وَلَتَقُومَنَ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ تُؤَبِّهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَا يَوْمَ يَطْلُبُونَهُ، وَلَتَقُومَنَ السَّاعَةُ وَقَدْ انصَرَفَ الرَّجُلُ إِلَيْنَ لِقَاهُتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ، وَلَتَقُومَنَ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلْيِطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ، وَلَتَقُومَنَ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أَكْلَهُ إِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا». [راجع: ۱۸۵]

کھانہیں سکے گا۔“

باب: 26- دجال کا ذکر

(۲۶) بَابُ ذِكْرِ الدَّجَالِ

نکھل وضاحت: لفظ دجال، دحل سے مآخذہ ہے جس کے معنی ہیں: دھوکا دینا، حق کو چھپانا، تمع سازی کرنا اور شعبدہ بازی دکھانا۔ ہر وہ شخص جس میں یہ اوصاف ہوں اسے دجال کہا جاسکتا ہے، لیکن دجال اکبروہ ہے جو قیامت کے قریب ظاہر ہو گا۔

[7122] حضرت مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: دجال کے متعلق جس قدر میں نے نبی ﷺ سے پوچھا اتنا کسی نے نہیں پوچھا۔ آپ نے مجھے فرمایا: ”اس سے تمہیں کیا نقصان پہنچے گا؟“ میں نے کہا: لوگ کہتے ہیں: اس کے ساتھ روتیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہو گی۔ آپ رض نے فرمایا: ”وَهُنَّا در پر اس سے بھی زیادہ آسان ہے۔“

[7123] حضرت ابن عمر رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”(دجال) دامیں آنکھ سے کانا ہو گا، گویا وہ انگور کا ابھرا ہوا دانہ ہے۔“

[7124] حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”دجال آئے گا اور مدینہ طیبہ کے ایک کنارے پڑھبرے گا۔ اس کے بعد مدینہ تین مرتبہ بھونچاں سے دوچار ہو گا۔ اس کے نتیجے میں ہر کافر اور منافق نکل کر اس (دجال) کی طرف چلا جائے گا۔“

[7125] حضرت ابو مکہ رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اہل مدینہ پر دجال کا رعب نہیں پڑے گا۔ اس وقت (مدینہ طیبہ کے) سات دروازے ہوں گے۔ ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر

7122 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ: قَالَ لِي الْمُغَيْرَةُ أَبْنُ شُعْبَةَ: مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَالِ مَا سَأَلْتُهُ، وَإِنَّهُ قَالَ لِي: مَا يَصُرُّكَ مِنْهُ؟“ قُلْتُ: لَا تَنْهُمْ يَقُولُونَ: إِنَّ مَعَهُ جَبَلٌ خُبْرٌ وَنَهَرٌ مَاءٌ، قَالَ: «بَلْ هُوَ أَهُونُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ».

7123 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُوبُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي عُمَرَ - أَرَاهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَغْوَرُ الْعَيْنِ الْيَمِنِيَّ كَأَنَّهَا عِنْبَةٌ طَافِيَّةٌ» [راجع: ۳۰۵۷].

7124 - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَجِيءُ الدَّجَالُ حَتَّى يَنْزَلَ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ» [راجع: ۱۸۸۱].

7125 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، وَلَهَا يَوْمَيْذِ

سبعہُ آبوا ب علی کل باب ملکان۔ [راجع: ہوں گے۔]

[۱۸۷۹]

[7126] حضرت ابو بکرہ رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ” مدینہ طیبہ پر تصحیح دجال کا رعب نہیں پڑے گا۔ اس وقت اس کے سات دروازے ہوں گے۔ ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوں گے۔“

۷۱۲۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْرَئِيلَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ: عَنْ أَبِيهِ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُغْبُ الْمَسِيحِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ آبوا ب، عَلَى كُلِّ بَابِ مَلَكَانِ۔

[قال] وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَدِمْتُ الْبَصَرَةَ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرَةَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا۔ [راجع: ۱۸۷۹]

ابراهیم بن عبد الرحمن کہتے ہیں: میں بصرے آیا تو مجھ سے ابو بکرہ رض نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے۔

[7127] حضرت عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے شایان شان تعریف کی، پھر دجال کا ذکر کیا تو فرمایا: ” میں تھویں دجال سے خبردار کرتا ہوں۔ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈالیا ہو، البتہ میں تھویں اس کے متعلق ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی: وہ یہ ہے کہ وہ کانا ہو گا جبکہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔“

۷۱۲۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَالِحٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَشْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ: إِنِّي لَأَنْذِرُ كُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ، وَلَكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ: إِنَّهُ أَغْوَرُ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَغْوَرَ۔ [راجع: ۳۰۵۷]

[7128] حضرت عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ” میں نے ایک دفعہ نیند میں دیکھا کہ میں کعبہ کا طواف کر رہا ہوں۔ اچانک ایک گندی رنگ والا آدمی میرے سامنے آیا جس کے بال سیدھے تھے اور اس کے سر سے پانی کے قطرے پک رہے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ ابن مریم ہیں۔ پھر میں

۷۱۲۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا الْيَثْرُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّمَا أَنْذَرْتُ أَطْوُفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجَلٌ آدُمْ سَبْطُ الشَّعَرِ يَنْظُفُ - أَوْ بِهَرَاقُ - رَأْسَهُ مَاءً. قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: ابْنُ مَرِيمَ. ثُمَّ ذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ

نے اچاک ایک طرف الفات کیا تو ایک سرخ جسم آدمی دیکھا جس کے سر کے بال خت گھنگھریا لے تھے اور وہ آنکھ سے کانا تھا، گویا اس کی آنکھ ابھرے ہوئے انگور کی طرح تھی۔ لوگوں نے کہا: یہ دجال ہے۔ وہ لوگوں میں اہن قطن کے بہت مشابہ تھا۔ یہ قبلیہ خزانہ کا ایک آدمی تھا۔

[7129] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ اپنی نماز میں دجال سے پناہ مانگتے تھے۔

[7130] حضرت حدیف بن شوشنؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے دجال کے متعلق فرمایا: ”یقیناً اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی۔ اس کی آگ شندما پانی ہوگا اور اس کا پانی آگ ہوگی۔“

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

[7131] حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”جونبی بھی مبعوث ہوا اس نے اپنی امت کو کانے جھوٹ سے ضرور خبردار کیا ہے۔ آنکھ رہو وہ کانا ہے جبکہ تمہارا رب کانا نہیں۔ اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہو گا۔“ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابن عباسؓ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

باب: 27- دجال، مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہو سکے گا

فَإِذَا رَجَلٌ جَسِيمٌ أَحْمَرُ جَعْدُ الرَّأْسِ أَغْوَرُ
الْعَيْنِ، كَأَنَّ عَيْنَهُ عَيْنَةً طَافِيَةً، قَالُوا: هَذَا
الدَّجَالُ، أَفَرَبُ النَّاسِ يَهُ شَبَهًا أَبْنُ قَطْنِ،
رَجُلٌ مَنْ خُرَاعَةٌ. [راجح: ۳۴۴۰]

[7129] - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ:
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنْ أَبْنِ
شَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ [رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا] قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلوات الله عليه وسلم يَسْتَعِيدُ
فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ. [راجح: ۸۲۲]

[7130] - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ
شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ رِبْعِيِّ، عَنْ
حُدَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلوات الله عليه وسلم قَالَ فِي الدَّجَالِ: «إِنَّ
مَعَهُ مَاءً وَنَارًا، فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاءُهُ نَارٌ».

قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلوات الله عليه وسلم. [راجح: ۳۴۵۰]

[7131] - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ قَنَادَةَ، عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
قَالَ النَّبِيُّ صلوات الله عليه وسلم: «مَا بُعِثَتِ نَبِيٌّ إِلَّا أَنذَرَ أُمَّةَ
الْأَغْوَرَ الْكَذَابَ، أَلَا إِنَّهُ أَغْوَرُ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ
لَنِسَاءً بِأَغْوَرَ، وَإِنَّ بَنِي عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرُ».
فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلوات الله عليه وسلم.
[انظر: ۷۴۰۸]

(۲۷) بَابٌ: لَا يَدْخُلُ الدَّجَالُ الْمَدِيْنَةَ

[7132] حضرت ابوسعید رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وس علیہ الرحمۃ الرحمیۃ نے ہم سے دجال کے متعلق ایک طویل حدیث بیان فرمائی۔ آپ کے ارشادات میں سے یہ بھی تھا کہ آپ نے فرمایا: ”دجال آئے گا اور اس کے لیے ناممکن ہو گا کہ وہ مدینہ طیبہ کے راستوں میں داخل ہو، چنانچہ مدینہ طیبہ کے قریب کسی سوریلی زمین پر قیام کرے گا۔ اس دن اس کے پاس ایک مرد مومن جائے گا جو سب لوگوں سے بہتر ہو گا: وہ کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وس علیہ الرحمۃ الرحمیۃ نے ہمیں دی تھی۔ اس پر دجال کہے گا: تم ہی بتاؤ اگر میں اسے قتل کر دوں، پھر اسے زندہ کروں تو کیا تھیں میرے معاملے میں کوئی شک و شبہ باقی رہے گا؟ لوگ کہیں گے: نہیں، چنانچہ دجال اس کو قتل کر دے گا، پھر اسے زندہ کر لے گا۔ اب وہ آدمی کہے گا: اللہ کی قسم! آج سے زیادہ مجھے تیرے معاملے میں پہلے اتنی بصیرت کبھی حاصل نہ تھی۔ اس کے بعد دجال اسے قتل کرنے کا ارادہ کرے گا لیکن وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔“

[7133] حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وس علیہ الرحمۃ الرحمیۃ نے فرمایا: ”مدینہ طیبہ کے راستوں پر فرشتے پھرہ دیتے ہیں، نہ تو یہاں طاغون آ سکتا ہے اور نہ دجال ہی کو آنے کی ہمت ہو گی۔“

[7134] حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وس علیہ الرحمۃ الرحمیۃ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”دجال مدینہ طیبہ تک آئے گا تو یہاں فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا، چنانچہ اگر اللہ نے چاہا تو دجال اس کے قریب نہیں آ سکے گا اور نہ یہاں طاغون ہی پہلیے گا۔“

7132 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ: أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْتَةَ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ أَبَا سَعِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وس علیہ الرحمۃ الرحمیۃ يَوْمًا حَدَّثَنَا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَالِ، فَكَانَ فِيمَا يُحَدِّثُنَا بِهِ أَنَّهُ قَالَ: «يَأْتِي الدَّجَالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ، فَيَنْتَزِلُ بَعْضَ السَّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ [وَ] هُوَ خَيْرُ النَّاسِ - أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ - فَيَقُولُ: أَشْهُدُ أَنَّكَ الدَّجَالَ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وس علیہ الرحمۃ الرحمیۃ حَدِيثَهُ، فَيَقُولُ الدَّجَالُ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَخْيَثَهُ، هَلْ تَشْكُونَ فِي الْأُمْرِ؟ فَيَقُولُونَ: لَا، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُخْبِيَهُ فَيَقُولُ: وَاللَّهِ مَا كُنْتُ فِيهِ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِي الْيَوْمَ، فَيُرِيدُ الدَّجَالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسْلَطُ عَلَيْهِ». [راجیع: ۱۸۸۲]

7133 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ شَعِيبٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجْمِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وس علیہ الرحمۃ الرحمیۃ: «عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاغُونُ وَلَا الدَّجَالُ». [راجیع: ۱۸۸۰]

7134 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ عَنْ فَتَادَةَ، عَنْ أَنْسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وس علیہ الرحمۃ الرحمیۃ قَالَ: «الْمَدِينَةُ يَأْتِيَهَا الدَّجَالُ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُونَهَا فَلَا يَقْرَبُهَا الدَّجَالُ، وَلَا الطَّاغُونُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ». [راجیع: ۱۸۸۱]

باب: 28- یاجوچ و ماجوچ کا بیان

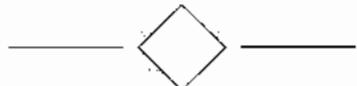
[7135] حضرت زینب بنت جحش رض سے روایت ہے، کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں گھبرائے ہوئے تشریف لائے۔ آپ فرمار ہے تھے: ”عربوں کے لیے اس برائی کی وجہ سے تباہی ہے جو بالکل قریب آگئی ہے۔ آج یاجوچ و ماجوچ کی دیوار سے اتنا کھل گیا ہے۔“ اور آپ نے اپنے انگوٹھے اور اس کے قریب والی انگلی کو ملا کر ایک حلقة سا بنایا۔ حضرت زینب بنت جحش رض نے یہ سن کر پوچھا: اللہ کے رسول! کیا ہم نیک لوگوں کی موجودگی میں بھی بلاک کر دیے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں، جب بدکاری بہت بڑھ جائے گی۔“

[7136] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”سد، یعنی یاجوچ و ماجوچ کی دیواراتی کھل گئی ہے۔“ (راوی حدیث) حضرت وہب بن نعیم نے نوے کا اشارہ کر کے بتایا، یعنی گردہ لگائی۔

(۲۸) بَابُ يَاجُوحَ وَمَاجُوحَ

٧١٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ: أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ حٍ: وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي أَخْيَرُ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ: أَنَّ رَبِيعَ بْنَ شَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الرَّبِيعِ: أَنَّ رَبِيعَ بْنَتْ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنِي، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بْنَتْ أَبِي سُقِيَانَ، عَنْ رَبِيعَ بْنَتْ جَحْشِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَلِلَّهِ الْعَرْبُ مِنْ شَرٍّ قَدْ افْتَرَبَ، فُتَحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمٍ يَاجُوحَ وَمَاجُوحَ مِثْلُ هَذِهِ» - وَحَلَقَ يَإِصْبَعَيْهِ: الْإِبْهَامُ وَالْتَّيْ تَلَيْهَا - فَأَلْتُ رَبِيعَ بْنَتْ جَحْشَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَهَلْكُكُ وَفَيْنَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ». [راجع: ۳۲۴۶]

٧١٣٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَبَّيْ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاؤِسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُفْتَحُ الرَّدْمُ - رَدْمٌ يَاجُوحَ وَمَاجُوحَ - مِثْلُ هَذِهِ، وَعَقَدَ وُهَبَّيْ تَسْعِينَ . [راجع: ۳۲۴۷]



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

93۔ کتاب الْاَخْرَاج

حکومت اور قضاۓ سے متعلق احکام و مسائل

باب: 1۔ ارشاد باری تعالیٰ: ”اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو، نیز صاحبان حکومت کی بات بھی مانو“ کا بیان

(۱) بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى : «أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولَئِكُمْ أَنْتُمْ مُنْذَنُونَ» [آل عمران: ۵۹]

[7137] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے میری اطاعت کی اس نے گویا اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے گویا اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے میرے امیر کی بات مانی اس نے میری بات مانی اور جس نے میرے امیر کی خلاف ورزی کی اس نے گویا میری خلاف ورزی کی۔“

۷۱۳۷ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوشَنَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي». [راجح: ۲۹۵۷]

فائدہ: اطاعت سے مراد احکام کی بجا آوری اور منہیات سے رک جانا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ابینہ اللہ کی اطاعت اس لیے ہے کہ آپ وہی حکم دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے۔ اس طرح حکومت کا نظم و نسق قائم رکھنے کے لیے حکام وقت کی بات ماننا ضروری ہے اور ان کی اطاعت، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اطاعت قرار دی ہے لیکن اگر کوئی حاکم وقت قرآن و حدیث کے خلاف حکم دے تو اسے ترک کر کے قرآن و حدیث پر عمل کرنا ہو گا تاکہ شریعت کی بالادستی قائم رہے۔

۷۱۳۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آگاہ رہو! تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ حاکم وقت لوگوں کا نگہبان ہے، اس سے اس کی رعایا کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ مرد اپنے گھروں کا نگہبان ہے اس سے اپنی نگہبانی کے متعلق سوال ہو گا۔ نگہبان ہے اس سے اپنی نگہبانی کے متعلق سوال ہو گا۔ عورت اپنے شوہر کے اہل خانہ اور اولاد کی نگران ہے، اس سے ان کے متعلق پوچھا جائے گا۔ کسی شخص کا غلام اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے، اس سے اس کی نگرانی کے متعلق سوال ہو گا۔ آگاہ رہو! تم سب نگہبان ہو اور تم سب سے اپنی اپنی رعایا کے متعلق باز پرس ہوگی۔“

عبد اللہ بن دینار، عن عبد الله بن عمر رضي
الله عنهمما: أنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَلَا كُلُّكُمْ
رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْؤُلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَإِلَمَامُ
الْأَعْظَمُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْؤُلٌ عَنْ
رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْؤُلٌ
عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالنِّسَاءُ رَاعِيَةٌ عَلَى أَهْلِ بَيْتِ
رَوْجِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْؤُلَةٌ عَنْهُمْ، وَعَبْدُ
الرَّجُلِ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْؤُلٌ عَنْهُ أَلَا
فَكُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْؤُلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ».

[راجح: ۸۹۳]

❖ فائدہ: مقصد یہ ہے کہ ذمہ داری کا دائرة حکومت و امارت سے بہت کر ہر ادنی سے اوپنی ذمہ داری کو بھی شامل ہے۔ ہر ذمہ دار اپنے حلقوے کا مسئول ہے۔ اس ذمہ داری سے ناجائز فائدہ اٹھانا بھی گناہ ہے۔

باب: 2- سربراہان حکومت قریش سے ہوں گے

17139] حضرت محمد بن جبیر بن مطعم سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں قریش کے ایک دند کے ہمراہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، انھیں معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عقریب قبیلہ قحطان کا بادشاہ ہو گا۔ اس بیان پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بہت غصہ آیا اور انہوں نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کے شایان شان تعریف کی پھر کہا: اما بعد! تم میں سے کچھ لوگ ایسی احادیث بیان کرتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں اور نہ وہ رسول اللہ ﷺ سے منقول ہیں۔ یہ تم میں سے جال لوگ ہیں۔ تم ایسے خیالات سے خود کو محفوظ رکھو جو تحسیں گراہ کر دیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے شاہ: ”یہ امر غلافت قریش میں رہے گا۔ اگر کوئی ان سے اس

(۲) باب: الْأُمَّارَةُ مِنْ قُرِيْشٍ

7139 - حدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ: أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ بْنِ
مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ - وَهُمْ عِنْهُ فِي
وَفِدٍ مِنْ قُرِيْشٍ - أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو
يُحَدِّثُ: أَنَّهُ سَيَكُونُ مَلِكًا مِنْ قَحْطَانَ،
فَعَضِبَ فَقَامَ فَأَتَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ
قَالَ: أَمَا بَعْدُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رَجَالًا مِنْكُمْ
يُحَدِّثُونَ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ وَلَا
تُؤْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأُولَئِكَ جُهَّالُكُمْ،
فَإِيَّاكُمْ وَالْأَمَانَى الَّتِي تُصِلُّ أَهْلَهَا، فَإِنَّى
سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ
فِي قُرِيْشٍ، لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللهُ فِي

حکومت اور قضاۓ سے متعلق ادکام و مسائل

معاملے میں دشمنی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل گرا دے گا۔ یہ اس وقت تک ہو گا جب تک قریش دین کو قائم رکھیں گے۔“

نیم نے ابن مبارک کے ذریعے سے عن عمر، عن زہری محمد بن جبیر سے روایت کرنے میں شعیب کی متابعت کی ہے۔

[7140] حضرت ابن عمر رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ امر خلافت قریش میں اس وقت تک رہے گا جب تک ان کے دو شخص بھی باقی رہیں گے۔“

فائدہ: اس حدیث میں اشارہ ہے کہ جب تک قریش موجود ہیں گے خلافت کے لائق ہوں گے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ دین اسلام کے علمبردار اور اس کے نفاذ کے لیے عملاً اقدام کریں بصورت دیگر انھیں اس خلافت سے محروم کر دیا جائے گا۔

باب: ۳- اس شخص کا ثواب جواہد کے حکم کے مطابق فیصلے کرے

ارشاد باری ہے: ”جس نے اللہ کی نازل کردہ تعلیمات کے مطابق فیصلہ نہ کیا تو ایسے لوگ ہی فاسق ہیں۔“

[7141] حضرت عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قابل رشک دو آدمی ہیں: ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اسے حق کے راستے میں بے دریغ خرچ کرے اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے علم و حکمت سے سرفراز کیا وہ اس کے مطابق فیصلے کرے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دے۔“

باب: ۴- حاکم وقت کی بات سننا اور اسے مانا ضروری ہے بشرطیکہ وہ گناہ اور نافرمانی نہ ہو

تابعۃ نعیم عن ابن المبارک، عن عَمِّر، عن الرُّهْرِیٰ، عن مُحَمَّدٍ بْنِ جُبَیْرٍ.

[7140] حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُنَ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: قَالَ أَبْنُ عُمَرَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَرْأَى هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرْبَيْشٍ مَا يَقْنِي مِنْهُمْ أَشْنَانٌ». [راجع: ۲۵۰۱]

(۳) بَابُ أَجْرٍ مَنْ قَضَى بِالْحِكْمَةِ

بِقَوْلِهِ تَعَالَى : «وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّفِيفُونَ» [الإمام: ۴۷]

[7141] حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَادٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْحَسَدُ إِلَّا فِي الْشَّيْءَينِ: رَجُلٌ أَتَاهُ اللَّهُ مَا لَا فَسْلَطَةَ عَلَى هَلْكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَآخَرُ أَتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيَعْلَمُهَا». [راجع: ۷۳]

(۴) بَابُ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلْإِمَامِ مَا لَمْ تَكُنْ مَعْصِيَةً

[7142] حضرت انس بن مالک سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم بات سنو اور اطاعت کرو اگرچہ تم پر کسی ایسے جبشی کو حاکم اور سربراہ مقرر کر دیا جائے جس کا سرمنصب کی طرح چھوٹا ہو۔“

٧١٤٢ - حَدَّثَنَا مُسَدِّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ
إِسْمَاعِيلَ وَأَطْبَعُوا، وَإِنَّ اسْتَعْمَلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ
حَبِشَيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبَبَةً». [راجعاً: ٦٩٣]

 فائدہ: ادنی سے ادنی امیر کی بھی اطاعت ضروری ہے بشرطیکہ وہ معصیت کا حکم نہ دے۔ عرب لوگ نظام امارت نہیں جانتے تھے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے انھیں اپنے امراء کی اطاعت اور فرمابندواری کی رغبت دی ہے تاکہ وہ صلح و جنگ میں اپنے امراء کے تابع رہیں اور افراد تفرقی پھیلا کر اسلام کے اتحاد کو یارہ نہ کریں۔

[7143] حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنے امیر میں کوئی ایسی چیز دیکھی ہے وہ پسند نہیں کرتا تو اسے چاہیے کہ صبر کرے کیونکہ اگر کوئی جماعت سے ایک بالشت بھی الگ ہوا تو وہ حاملت کی موت مرے گا۔“

٧١٤٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ : حَدَّثَنَا
حَمَادٌ عَنِ الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي رَجَاءِ، عَنْ أَبِنِ
عَبَاسٍ يَرْوِيهِ قَالَ : قَالَ السَّيِّدُ بْنُ جَعْدٍ : (مَنْ رَأَى
مِنْ أَمْرِهِ شَيْئًا يَكْرُهُهُ فَلْتَصِيرْ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدًّ
يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شَيْرًا فَيُمُوتُ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً
جَاهِلَةً) . [راجٍ : ٧٠٥٣]

فائدہ: جماعت سے الگ ہونے سے مراد ملی نظام کو توڑ کر حاکم اسلام سے بغاوت کرنا ہے۔ ایسا آدمی عہد جاہلیت کی سی خودسری میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں مرنا جاہلیت کی موت مرنا ہے جو مسلمان کی شان کے شایان نہیں۔ اس حدیث میں امیر سے مراد ہماری خود ساختہ تنظیموں کے امیر نہیں بلکہ خلیفۃ اسلام ہے جو صحیح معنوں میں صاحب اقتدار اور اختیارات کا مالک ہو۔ ایسے امیر کی اطاعت ضروری ہے۔ معمولی یا توں کا بہانہ بننا کر بغاوت کا راستہ ہموار کرنا جاہلیت کی یاد تازہ کرنے کے مترادف ہے۔

[7144] حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”ایک مسلمان کے لیے امیر کی بات سننا اور اس کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔ یہ اطاعت پسندیدہ اور ناپسندیدہ دونوں باقتوں میں ہے بشرطیکہ اسے کسی گناہ کا حکم نہ دیا جائے۔ اگر اسے گناہ کا حکم دیا جائے تو نہ بات کسی جائے اور نہ اطاعت ہی

٧٤٤ - حَدَّثَنَا مُسَدْدِدٌ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ عَبْيَّدِ اللَّهِ : حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ
عَلَى الْمُرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمِنْ
بِمَعْصِيَةِ، فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا
طَاعَةً». [٢٩٥٥] [احم]

کی جائے۔“

[7145] حضرت علیؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ایک دستے بھیجا اور اس پر انصار کے ایک آدمی کو امیر بنایا۔ آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس کی اطاعت کریں۔ پھر وہ امیر ان لشکریوں پر ناراضی ہو گیا اور کہنے لگا: کیا تم تصحیح نبی ﷺ نے میری اطاعت کا حکم نہیں دیا تھا؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! اس امیر نے کہا: میں تصحیح حتم دیتا ہوں کہ تم لکڑیاں جمع کر کے آگ جلاو پھر اس میں کوڈ جاؤ۔ لوگوں نے لکڑیاں جمع کیں اور آگ جلائی۔ پھر جب انھوں نے اس میں کوڈ نے کا ارادہ کیا تو ایک دوسرے کوڈ لکھنے لگے۔ کچھ لوگوں نے کہا: ہم نے نبی ﷺ کی فرمانبرداری تو آگ سے بچنے کے لیے کی تھی تو کیا پھر ہم خود ہی آگ میں کوڈ جائیں؟ وہ اسی سوچ بچار میں تھے کہ اس دوران میں آگ مٹھنے ہو گئی اور امیر کا غصہ بھی جاتا رہا، پھر جب نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ”اگر وہ آگ میں کوڈ جاتے تو پھر اس سے کبھی نہ نکل سکتے۔ اطاعت صرف اچھے کاموں اور اچھی باتوں میں ہے۔“

باب: 5- جسے طلب کیے بغیر عبده طے تو اللہ اس کی
مدد کرے گا

[7146] حضرت عبد الرحمن بن سکرہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے مجھے فرمایا: ”اے عبد الرحمن! تم حکومت کا عبده مت ٹھاپ کرو کیونکہ اگر تصحیح عاب کرنے پر حکومت کی ذمہ داری دی گئی تو تم اس کے پردہ کر دیے جاؤ گے اور اگر تصحیح طلب کے بغیر کوئی عبده دیا گیا تو اللہ کی طرف سے اس میں تمہاری مدد کی جائے گی۔ اور اگر تم قسم اٹھاؤ پھر اس کے خلاف میں کوئی بہتری دیکھو تو اپنی قسم کا

7145 - حَدَّثَنَا عَمْرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ عَيَّاثَ: حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلَيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً وَأَمْرَ عَلَيْهِمْ رَجَلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمْرَهُمْ أَنْ يُطْبِعُوا، فَغَضِبَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: أَلَيْسَ قَدْ أَمْرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُطْبِعُونِي؟ قَالُوا: بَلٌ. قَالَ: قَدْ عَرَفْتُ عَلَيْكُمْ لَمَّا جَمَعْتُمْ حَطَبًا وَأَوْقَدْتُمْ نَارًا ثُمَّ دَخَلْتُمْ فِيهَا، فَجَمَعُوا حَطَبًا فَأَوْقَدُوا نَارًا، فَلَمَّا هُمُوا بِالدُّخُولِ فَقَامُوا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّمَا تَبَعَّنَا النَّبِيُّ ﷺ فِي زَارَ مِنَ النَّارِ، أَفَنَدْخَلُهَا؟ فَيَبْتَلِهُمْ كُلُّكُ إِذْ حَمَدَتِ النَّارُ وَسَكَنَ عَصَبَةً فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: الَّذِي دَخَلُوهَا مَا حَرَجُوا مِنْهَا أَبَدًا، إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ۔ [راجع: ۴۳۰]

(۵) بَابٌ: مَنْ لَمْ يَسْأَلِ الْإِمَارَةَ أَعْنَاهُ
اللَّهُ عَلَيْهَا

7146 - حَدَّثَنَا حَجَاجُ بْنُ مِنْهَايٍ: حَدَّثَنَا حَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسْنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبِي النَّبِيِّ ﷺ: إِنَّمَا غَبَرَ الرَّحْمَنُ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكُمْ إِنْ أَغْصَبْتُهَا عَنْ مَسَائِلَةٍ وَرُكِّلْتُ إِلَيْهَا، وَإِنْ أَعْطَيْتُهَا عَنْ غَيْرِ مَسَائِلَةٍ أَعْنَتُهَا، وَإِذَا حَلَقْتُ عَلَى يَمِينِ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفَرْتُ عَنْ يَوْمِنِكَ

کفارہ ادا کر دو اور جو بہتر ہے اسے کر گزرو۔“

وَأَثْيَتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ۔ [راجع: ۶۶۲۲]

باب: 6- جس نے مانگ کر عہدہ حاصل کیا تو وہ اس کے پرد کر دیا جائے گا

[7147] حضرت عبد الرحمن بن سمرہ رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ”اے عبد الرحمن! حکومتی عہدہ مت طلب کرنا کیونکہ اگر تجھے طلب کرنے پر کوئی عہدہ ملا تو تم اس کے حوالے کر دیے جاؤ گے اور اگر تھیس طلب کیے بغیر کوئی ذمہ داری ملی تو اس میں تمحاری مدد کی جائے گی۔ اور اگر تم کسی بات پر قسم اٹھاؤ، پھر اس کے سوا کسی دوسری چیز میں بہتری دیکھو تو اسے کر لو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔“

(۶) باب: مَنْ سَأَلَ الْإِمَارَةَ وُكِلَ إِلَيْهَا

[7147] - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمْرَةَ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «إِنَّمَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمْرَةَ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنْ أُعْطَيْتَهَا عَنْ مَسَأَلَةٍ وَكُلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُعْطَيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسَأَلَةٍ أُعْتَذَ عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأَتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَرَ عَنْ يَمِينِكَ». [راجع: ۶۶۲۲]

فائدہ: اس حدیث میں اشارہ ہے کہ حاکم اعلیٰ قابل ترین افراد تلاش کر کے امور حکومت ان کے حوالے کرے۔ جو لوگ خود لاپچی اور حریص ہوں انھیں کوئی منصب نہ دیا جائے، ایسے لوگ اسے چلانے میں ناکام رہیں گے۔ باہ، اگر کوئی اپنے اندر صلاحیت پاتا ہے اور حکومتی منصب سے عہدہ برآ ہونے کی ہمت پاتا ہے اور اسے یہ بھی احساس ہے کہ اگر میں نے اسے حاصل نہ کیا تو نالائق آدمی اس پر قابل ہو جائے گا تو اس صورت میں عہدہ طلب کرنے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ حضرت یوسف رض نے وزارت مال کا قدم ان مانگ کر لیا تھا۔

باب: 7- حکومتی عہدے کی حرص کرنا مکروہ ہے

[7148] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”یقیناً تم عنقریب حکومتی عہدے کا لالج کرو گے اور ایسا کرنا تمحارے لیے قیامت کے دن باعث ندامت ہو گا۔ دودھ پلانے والی اچھی لگتی ہے اور دودھ چھڑانے والی بڑی محسوں ہوتی ہے۔“

ایک دوسری سند کے مطابق حضرت سعید مقبri، عمر بن

(۷) باب مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحِرْصِ عَلَى الْإِمَارَةِ

[7148] - حَدَّثَنَا أَخْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «إِنَّكُمْ شَتَّرْصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَسَتَكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِسْتَتِ الْفَاطِمَةُ». وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

حکومت اور قضاۓ سے متعلق احکام و مسائل

حکم کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان کا اپنا قول
نقل کرتے ہیں۔

حُمَرَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدَ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ
سَعِيدِ الْمَقْبِرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَوْلَهُ .

[7149] حضرت ابوالموئی اشعری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے،
انھوں نے کہا کہ میں اور میری قوم کے دو آدمی نبی صلوات اللہ علیہ و آله و سلم کی
خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان میں سے ایک نے کہا: اللہ
کے رسول! ہمیں کہیں کا حاکم بنادیں۔ دوسرا نے بھی اسی
قسم کی خواہش کا اظہار کیا تو آپ صلوات اللہ علیہ و آله و سلم نے فرمایا: ”هم ایسے
شخص کو حکومتی عہدہ نہیں دیتے جو اسے طلب کرے اور نہ
اسے دیتے ہیں جو اس کا حریص ہو۔“

7149 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو
أَسَامَةَ عَنْ بُرِيْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي
مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ
صلوات اللہ علیہ و آله و سلم أَنَا وَرَجُلًا مِنْ قَوْمِي، فَقَالَ أَحَدُ
الرَّجُلَيْنِ: أَمْرَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَقَالَ الْأُخْرَى
مِثْلُهُ، فَقَالَ: إِنَّا لَا نُوْلِي هَذَا مِنْ سَأَلَةَ وَلَا
مِنْ حَرَصَ عَلَيْهِ۔ [راجع: ۲۲۶۱]

باب: 8- جو شخص رعایا کا حاکم بنے لیکن وہ ان کی خیر خواہی نہ کرے

[7150] حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ
عبداللہ بن زیاد، حضرت معقل بن یسار رحمۃ اللہ علیہ کی اس مرض
میں عیادت کے لیے آیا جس میں وہ فوت ہوئے تھے۔
حضرت معقل بن یسار رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے کہا: میں تمھیں ایک
حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلوات اللہ علیہ و آله و سلم سے سن تھی،
میں نے نبی صلوات اللہ علیہ و آله و سلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جب اللہ تعالیٰ کسی
بندے کو رعایا کا حاکم بناتا ہے اور وہ خیر خواہی کے ساتھ
ان کی نگہداشت نہیں کرتا تو وہ جنت کی خوشبو تک نہیں
پائے گا۔“

7150 - حَدَّثَنَا أَبُو الْعُنَيْمَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشَهَبِ
عَنِ الْحَسَنِ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زِيَادَ عَادَ مَعْقِلَ
ابْنَ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ. فَقَالَ لَهُ
مَعْقِلُ: إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صلوات اللہ علیہ و آله و سلم، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلوات اللہ علیہ و آله و سلم يَقُولُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ
يَسْتَرِعِيهِ اللَّهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحْطُمْهَا بِنُضْجِهِ إِلَّا لَمْ
يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ». [انظر: ۷۱۵۱]

[7151] حضرت حسن بصری سے روایت ہے، انھوں
نے کہا: ہم حضرت معقل بن یسار رحمۃ اللہ علیہ کی عیادت کے لیے
ان کے ہاں حاضر ہوئے۔ وہاں عبداللہ بن زیاد آیا تو
حضرت معقل رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے کہا: میں تجھے ایک ایسی

7151 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا
حُسَيْنُ الْجُعْفَرِيُّ: قَالَ رَاتِدَةُ: ذَكَرَهُ هَشَامُ عَنْ
الْحَسَنِ قَالَ: أَتَيْنَا مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ تَعْوِدَةً،
فَدَخَلَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلُ: أَحَدِثُكَ

حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ آپ نے فرمایا: ”جو بادشاہ مسلمانوں کا حاکم بنایا گیا اور اس نے ان کے معاملات میں خیانت کی پھر وہ اسی حالت میں مر گیا تو اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے۔“

حدیثاً سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «مَا مِنْ وَالِّيٌ رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِيمُوتُ وَهُوَ غَاشٌ لَهُمْ إِلَّا حَرَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ».

[راجع: ۷۱۵۰]

باب: ۹- جو لوگوں کو مشقت میں ڈالے گا اللہ اسے مصیبت میں گرفتار کر دے گا

[7152] حضرت طریف ابو تمیمہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں صفوان، ان کے ساتھیوں اور حضرت جندب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا جبکہ وہ ان کو وصیت کر رہے تھے، پھر ان ساتھیوں نے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ”جو شخص لوگوں کو سنانے کے لیے عمل کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا بھید کھول دے گا اور جو لوگوں کو مشقت میں ڈالے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے مصیبت میں جلا کر دے گا۔“ پھر ان لوگوں نے کہا: آپ ہمیں وصیت کریں تو انہوں نے فرمایا: سب سے پہلے (قبر میں) انسان کا پیٹ خراب ہو گا، لہذا جو شخص حلال و پاکیزہ چیز کھانے کی طاقت رکھتا ہو تو وہ ضرور حلال اور پاک چیز کھائے۔ اور جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان چلو بھرخون حائل نہ ہو جو اس نے ناقنہ بنا یا تو وہ ایسا ضرور کرے۔

(فریبی تھے کہا): میں نے ابو عبد اللہ (امام بخاری) سے پوچھا: کون صاحب اس حدیث میں کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، کیا جندب کہتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: ہاں جندب ہی کہتے ہیں۔

(۹) بَابُ : مَنْ شَاقَ شَقَّ اللَّهِ عَلَيْهِ

٧١٥٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ طَرِيفِ أَبِي تَمِيمَةَ قَالَ: شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَجَنْدَبًا وَأَصْحَابَهُ وَهُوَ يُوصِيهِمْ فَقَالُوا: هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «مَنْ سَمَعَ سَمَعَ اللَّهِ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ: وَمَنْ شَاقَ شَقَّ اللَّهِ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». فَقَالُوا: أَوْصِنَا، فَقَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُنْتَنُ مِنَ الْإِنْسَانِ بَطْنُهُ، فَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَأْكُلَ إِلَّا طَيْبًا فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يُخَالَ بَيْتَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ بِمِلْءِ كَفَّ مِنْ دَمِ هَرَاقَةٍ فَلْيَفْعَلْ.

فَلَمَّا تَلَقَّ أَبِي عَمْدَرَ اللَّهَ: مَنْ يَقُولُ: سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَنْدَبًا؟ جَنْدَبًا؟ قَالَ: نَعَمْ، جَنْدَبًا.

[راجع: ۶۲۹۹]

باب: 10- راستے میں فیصلہ کرنا اور فتویٰ دینا

حضرت یحیٰ بن یحیٰ نے راستے میں فیصلہ سنایا اور امام شعیٰ نے اپنے گھر کے دروازے پر کھڑے کھڑے ایک فیصلہ کیا۔

[7153] حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں اور نبی ﷺ کی مسجد سے نکل رہے تھے کہ ایک شخص ہمیں مسجد کے دروازے پر ملا اور اس نے پوچھا: اللہ کے رسول! قیامت کب ہوگی؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟“ یہ سن کر وہ شخص خاموش سا ہو گیا، پھر کہا: اللہ کے رسول! میں نے زیادہ روزے، زیادہ نمازیں اور زیادہ صدقہ و خیرات تو جمع نہیں کیا، البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت ضرور رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن) تو ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جن سے تو محبت کرتا ہے۔“

باب: 11- اس امر کا بیان کہ نبی ﷺ کا کوئی دربان نہیں تھا

[7154] حضرت انس رض سے روایت ہے، انہوں نے اپنے خاندان کی ایک عورت سے کہا: کیا تو فلاں عورت کو جانتی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، تو انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ ایک دفعہ اس کے پاس سے گزرے تو وہ ایک قبر کے پاس رورتی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سے ذرا اور صبر کر۔“ اس نے جواب دیا: آپ میرے پاس سے چلے جائیں، آپ پر مجھے جسمی مصیبت نہیں پڑی، چنانچہ آپ ﷺ ہاں سے آگے بڑھے اور تشریف لے گئے اس دوران

(۱۰) باب الفَضَاءِ وَالْفُتْيَا فِي الطَّرِيقِ

وَقَضَى يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ فِي الطَّرِيقِ، وَقَضَى الشَّعْبِيُّ عَلَى بَابِ دَارِهِ.

۷۱۵۳ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمٍ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يَتَمَّا إِنَّا وَالنَّبِيُّ ﷺ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِيَ رَجُلٌ عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ فَكَانَ الرَّجُلُ اسْتَكَانًا، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَعْدَدْتَ لَهَا كَبِيرَ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةً وَلَا صَدَقَةً، وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ. قَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَخْبَيْتَ. [راجع: ۳۶۸۸]

(۱۱) باب مَا ذُكِرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَوَابٌ

۷۱۵۴ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شَعْبَةُ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبَشَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ لِأَمْرَأَ مِنْ أَهْلِهِ: تَعْرِفِينَ فُلَانَةً؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهَا وَهِيَ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ: «إِنَّهُ اللَّهُ وَأَصْبَرِي»، فَقَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِي، فَإِنَّكَ خَلُوٌّ مِنْ مُصِيبَتِي. قَالَ: فَجَاؤَرَهَا وَمَضَى فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ فَقَالَ: مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ

میں وہاں سے ایک آدمی گزر تو اس نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے تجھ سے کیا فرمایا تھا؟ اس نے کہا: میں نے آپ ﷺ کو نہیں پہچانا۔ اس شخص نے کہا: وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ پھر وہ عورت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی دیکھا کہ وہاں کوئی دربان نہ تھا، اس نے کہا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم، میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ بنی ملکہ نے فرمایا: ”صبر تو صدے کے آغاز ہی میں ہوتا ہے۔“

باب: 12- غلیفہ کے نوٹس میں لائے بغیر اس کا ماتحت قصاص کا فیصلہ کر سکتا ہے

[7155] حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کی حیثیت بنی ملکہ کے سامنے اس طرح تھی جیسے امیر کے ساتھ کوتواں رہتا ہے۔

[7156] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی ملکہ نے انھیں (یعنی) بھیجا تھا اور ان کے بعد حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھی روانہ کیا تھا۔

[7157] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی اسلام لایا، پھر یہودی ہو گیا۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آئے تو وہ شخص حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اس شخص کا کیا معاملہ ہے؟ انھوں نے کہا: یہ اسلام لانے کے بعد یہودی بن گیا ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: جب تک میں اسے قتل نہ کروں، اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا

الله ﷺ؟ قائل: ما عرفتُهُ. قال: إِنَّهُ لِرَسُولٍ
الله ﷺ، قَالَ: فَجَاءَتْ إِلَيْهِ بَأْيَهِ فَلَمْ تَجِدْ عَلَيْهِ
بَوَايَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَاللهِ مَا
عَرَفْتُكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ الصَّابِرَ عِنْدَ أُولَئِ
صَدْمَةٍ». [راجح: ۱۲۵۶]

(۱۲) بَابُ الْحَاكِمِ يَحْكُمُ بِالْقَتْلِ عَلَى مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ دُونَ الْإِلَامِ الَّذِي فَوَقَهُ

[7155] - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الدَّهْلِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ كَانَ يَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ بِمُنْزِلَةِ صَاحِبِ
الشُّرُطَةِ مِنَ الْأَمْرِ.

[7156] - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ فُرَّةَ
ابْنِ خَالِدٍ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هَلَالٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَىٰ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعْثَةَ وَأَتَبَعَهُ
بِمُعَاذٍ. [راجح: ۲۲۶۱]

[7157] - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ
ابْنِ هَلَالٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَىٰ: أَنَّ رَجُلًا أَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ فَأَتَاهُ مُعاذُ بْنُ جَبَلَ - وَهُوَ
عِنْدَ أَبِي مُوسَىٰ - فَقَالَ: مَا لِهِذَا؟ قَالَ: أَسْلَمَ
ثُمَّ تَهَوَّدَ، قَالَ: لَا أَجْلِسُ حَتَّى أُفْتَلَهُ، فَصَاءَ
اللهُ وَرَسُولُهُ ﷺ. [راجح: ۲۲۶۱]

بھی فیصلہ ہے۔

فَأَنْدَهُ: امام بخاری رض کا استدلال یہ ہے کہ حضرت ابو موی اشعری رض نے مرتد یہودی کو قتل کیا لیکن رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع نہ دی۔ اس سے معلوم ہوا کہ ماتحت حاکم اعلیٰ کے نوش میں لائے بغیر حدود اور قصاص کے فیصلے کر سکتا ہے اور ایسا کرنا شریعت کے خلاف نہیں۔

باب: ۱۳- کیا حاکم (یا مفتی) غصے کی حالت میں فیصلہ یافتہ دے سکتا ہے؟

(۱۳) باب: هُل يقضى القاضي أَوْ يُقْضى
وَهُوَ عَضَبًا؟

[7158] حضرت عبد الرحمن بن ابو بکرہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: حضرت ابو بکرہ رض نے اپنے بیٹے کو کھا جبکہ وہ بھutan میں تھا کہ بحالت غصہ دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرنا کیونکہ میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ”کوئی حاکم، بحالت غصہ دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے۔“

۷۱۵۸ - حَدَّثَنَا أَدَمُ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمِيرٍ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنَ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ : كَتَبَ أَبُو بَكْرَةَ إِلَى أَبْنِهِ - وَكَانَ بِسْجِنَتَانَ - بَأْنَ لَا تَقْضِي بَيْنَ اثْتَيْنِ وَأَنْتَ عَضَبًا ، فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ يَقُولُ : « لَا يَقْضِيَ حَكْمًا بَيْنَ اثْتَيْنِ وَهُوَ عَضَبًا » .

[7159] حضرت ابو مسعود الانصاری رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں صح کی نماز میں فلاں کی وجہ سے شرکت نہیں کرتا کیونکہ وہ ہمیں لمبی نماز پڑھاتا ہے۔ ابو مسعود رض کہتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو کسی وعظ میں اس دن سے زیادہ غصہ کی حالت میں نہیں دیکھا۔ پھر آپ نے فرمایا: ”اے لوگو! تم میں سے کچھ لوگ دوسروں کو نفرت دلاتے ہیں، لہذا تم میں سے جو بھی لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسے چاہیے کہ اختصار کر کے کیونکہ جماعت میں بوڑھے، کمزور اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔“

۷۱۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقاَتِلٍ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنِّي وَاللَّهُ لَا تَأْخُرُ عَنِ صَلَةِ الْغَدَاءِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَاهِيَةِ الْمَرْءَةِ فِي مَوْعِدَةٍ مِنْهُ يَوْمَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ : « يَا أَيُّهَا النَّاسُ ! إِنَّ مِنْكُمْ مُتَّرَبِّينَ ، فَأَيُّكُمْ مَا صَلَى بِالنَّاسِ فَلْيُوْجِزْ فِيَنَ فِيهِمُ الْكَبِيرُ وَالصَّعِيفُ وَذَا الْحَاجَةِ » . [راجع: ۹۰]

[7160] حضرت عبد اللہ بن عمر رض کا بیان ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی۔ اس

۷۱۶۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْفُورَ الْكِرْمَانِيُّ : حَدَّثَنَا حَسَانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : حَدَّثَنَا

بات کا ذکر حضرت عمر بن الخطاب نے نبی ﷺ سے کیا تو رسول اللہ ﷺ بہت خفا ہوئے۔ پھر آپ نے فرمایا: ”اسے چاہیے کہ وہ رجوع کرے اور اسے اپنے پاس رکھے یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے۔ پھر جب وہ حانصہ ہوا اور پاک ہو جائے تو اگر چاہے تو اسے طلاق دے دے۔“

یوں : قَالَ مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَبْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَعَيَّظَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «إِلَّا رَاجِعُهَا ثُمَّ يُمْسِكُهَا حَتَّى تَطْهَرْ ثُمَّ تَحِيلَّ فَتَطْهَرَ، فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقُهَا فَلْيُطَلِّقُهَا». [راجع: ۴۹۰۸]

باب: ۱۴- قاضی کا اپنے علم کے مطابق لوگوں کے معاملات میں فیصلہ کرنا بشرطیہ بدگمانی اور تہست کا اندازہ نہ ہو

جیسا کہ نبی ﷺ نے حضرت ہند بنت عقبہ کو فرمایا تھا: ”تم (ابوسفیان بیٹوں کے مال سے) اس قدر لے سکتی ہو جو دستور کے مطابق تھے اور تیری اولاد کو کافی ہو“ اور یہ بھی مشہور معاملات میں ہے۔

[7161] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: حضرت ہند بنت عقبہ بن رہیمؓ آئیں اور کہا: اللہ کے رسول! روئے زمین پر کوئی گھرانہ ایسا نہیں تھا جس کے متعلق میں اس حد تک ذلت کی خواہش مند ہوتی بھتنا آپ کے گھرانے کی ذلت اور رسولی کی خواہش مند تھی اور اب میں سب سے زیادہ اس امر کی خواہش مند ہوں کہ روئے زمین کے تمام گھروں میں آپ کا گھرانہ عزت و سر بلندی میں سب سے زیادہ اونچا ہو۔ پھر انہوں نے کہا: ابوسفیان انتہائی بخیل آدمی ہیں تو کیا میرے لیے جائز ہے کہ بلا اجازت ان کے مال میں سے اپنے اہل دعیاں کو کھلاواؤ؟ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”تم انھیں دستور کے مطابق کھلاواؤ تو تم پر کوئی حرج نہیں۔“

(۱۴) بَابُ مَنْ رَأَى لِلْفَقَاضِي أَنْ يَخْكُمْ بِعِلْمِهِ فِي أَمْرِ النَّاسِ إِذَا لَمْ يَخْفِ الطُّنُونَ وَالثَّهَمَةَ

كما قال النبي ﷺ لهنيد: «خذلي ما ينكفيك ووالدك بالمعروف»، وذلك إذا كان أمراً مشهوراً.

٧١٦١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ: أَخْبَرَنَا شُعِيبٌ عَنِ الرَّهْمَيِّ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدُ بْنُتُ عَبْتَةَ بْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَاللَّهُ مَا كَانَ عَلَى ظَهَرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَدْلُوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، وَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهَرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعْرُوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، ثُمَّ قَالَتْ: إِنَّ أَبَا سُفِيَّانَ رَجُلًا مُسِيْكًا، فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ حَرَجٍ أَنْ أُطْعِمَ مَنِ الْذِي لَهُ، عِيَالَنَا؟ قَالَ لَهَا: «لَا حَرَجَ عَلَيْكَ أَنْ تُطْعِمِيهِمْ مِنْ مَعْرُوفٍ». [راجع: ۲۲۱۱]

باب: 15۔ سرمهہر خط پر گواہی دینا، تیز کون سی گواہی جائز ہے؟ حاکم کا اپنے کارندے کی طرف اور ایک قاضی کا دوسرے قاضی کو خط لکھنا

(۱۵) بَابُ الشَّهَادَةِ عَلَى الْخَطْبِ الْمَخْتُومِ
وَمَا يَجُوزُ مِنْ ذَلِكَ وَمَا يَضِيقُ عَلَيْهِ،
وَكِتَابُ الْحَاكِمِ إِلَى عَمَالِهِ وَالْقَاضِي
إِلَى الْقَاضِي

بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حاکم جو اپنے کارندوں کو خط لکھتا ہے اس پر عمل ہو سکتا ہے مگر حدود میں نہیں ہو سکتا، پھر خود ہی کہا کہ قتل خط میں پروانے پر عمل ہو سکتا ہے کیونکہ یہ ان کے گمان کے مطابق یہ مالی معاملہ ہے، حالانکہ قتل خط مالی معاملوں کی طرح نہیں بلکہ ثبوت قتل کے بعد مالی معاملہ بنتا ہے، لہذا قتل خط اور قتل عمد کا حکم ایک ہی رہنا چاہیے۔

حضرت عمر بن عثمان نے اپنے عامل کو حدود کے متعلق پروانہ لکھا تھا۔ اسی طرح حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے دانت توڑنے کے مقدمے میں ایک پروانہ لکھا (اور اسے اپنے عامل کی طرف روانہ کیا)۔

ابراهیم نجفی نے کہا: ایک قاضی کا دوسرے قاضی کو خط لکھنا (اور اس کے مطابق عمل کرنا) جائز ہے بشرطیکہ دوسرا اس کی مہر اور خط کو پہنچانا ہوں۔

امام شعیؒ مہرشدہ خط جس میں ایک قاضی کا فصلہ ہو جائز قرار دیتے ہیں اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی متفق ہے۔

معاویہ بن عبد الکریم ثقیل نے کہا: میں بصرہ کے قاضی عبد الملک بن یعلیٰ، ایاس بن معاویہ، حسن بصری، شمامہ بن عبد اللہ بن انس، بلاں بن ابو بردہ، عبد اللہ بن بریدہ اسلی، عامر بن عبید اور عباد بن منصور سے ملا ہوں، یہ سب حضرات ایک قاضی کا خط دوسرے کے نام گواہوں کے بغیر قبول

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: كِتَابُ الْحَاكِمِ جَائِزٌ
إِلَّا فِي الْحُدُودِ، ثُمَّ قَالَ: إِنْ كَانَ الْقَتْلُ خَطَا
فَهُوَ جَائِزٌ لِأَنَّ هَذَا مَا لِي زَعْمِي، وَإِنَّمَا صَارَ
مَالًا بَعْدَ أَنْ ثَبَّتَ الْقَتْلُ، فَالْخَطَا وَالْعَمَدُ
وَاحِدٌ.

وَقَدْ كَتَبَ عُمَرُ إِلَى عَامِلِهِ فِي الْحُدُودِ،
وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي سِنِّ كُبِيرٍ.

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: كِتَابُ الْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي
جَائِزٌ إِذَا عَرَفَ الْكِتَابَ وَالْخَاتَمَ.

وَكَانَ الشَّعَبِيُّ يُجِيزُ الْكِتَابَ الْمَخْتُومَ بِمَا
فِيهِ مِنْ الْقَاضِيِّ. وَيُرَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوُهُ.

وَقَالَ مُعَاوِيَةَ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ التَّقِيِّ:
شَهِدْتُ عَبْدَ الْمَلِكَ بْنَ يَعْلَمَ فَاضِيَ البَصْرَةَ،
وَإِنَّاسَ بْنَ مُعَاوِيَةَ، وَالْمُحَسَّنَ، وَثَمَامَةَ بْنَ عَبْدِ
اللهِ بْنِ أَنَسِيَ، وَبِلَالَ بْنَ أَبِي بُزْدَةَ، وَعَبْدَ اللهِ
بْنَ بُرِيَّةَ الْأَسْلَمِيَّ، وَعَامِرَ بْنَ [عَيْدَةَ]،

کرتے تھے اور اگر مدعاً علیہ جس کے خلاف خط کی شہادت قائم کی گئی ہے وہ کہے: یہ بحوث ہے تو اسے کہا جائے گا: جاؤ اس سے نکلنے کا کوئی راستہ تلاش کر لاؤ، یعنی اسے تحقیق کا موقع دیا جائے گا۔ سب سے پہلے جس نے قاضی کی تحریر پر دلیل طلب کی وہ ابن ابی اللئے اور سوار بن عبد اللہ تھے۔

ابو نعیم نے ہم سے کہا: ہم سے عبد اللہ بن محزون نے بیان کیا کہ میں بصرہ کے قاضی مویں بن انس سے خط لے کر آیا اور ان کے پاس گواہ پیش کیے کہ میرا فلاں شخص کے پاس اتنا مال ہے، حالانکہ وہ کوئی میں تھا، میں اس فیصلہ کی تحریر قاسم بن عبد الرحمن کے پاس لایا تو انہوں نے اسے نافذ کیا۔

امام حسن بصیری اور ابو قلابہ نے وصیت نامے پر اس وقت تک گواہ بننا کروہ خیال کیا جب تک اس کا مضمون نہ سمجھ لیا جائے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ظلم اور خلاف شرع ہو۔

خود نبی ﷺ نے اہل خیر کو خط بھیجا: ”اپنے ساتھی مقتول کی دیت دو بصورت دیگر جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔“

امام زہری نے کہا: اگر عورت پر دے کی آڑ میں ہو، پھر اگر تم اسے پہچانتے ہو تو گواہی دو بصورت دیگر گواہی نہ دو، یعنی اس کو دیکھنا ضروری نہیں۔

[7162] حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: جب نبی ﷺ نے اہل روم کو خط لکھنا چاہا تو صحابہ کرام رض نے کہا: اہل روم صرف سر بھر خط تبول کرتے ہیں، چنانچہ نبی ﷺ نے چاندی کی ایک ہمراہی، گویا میں اس کی چمک کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔ اس پر ”محمد رسول اللہ“ کے الفاظ لکھنے تھے۔

وَعَبَادُ بْنُ مَنْصُورٍ: يُحِيزُونَ كُتُبَ الْفَضَّةِ بِغَيْرِ مَحْضُرٍ مِنَ الشُّهُودِ، فَإِنْ قَالَ الَّذِي جِيءَ عَلَيْهِ بِالْكِتَابِ: إِنَّهُ زُورٌ. قَيْلَ لَهُ: ادْهُبْ فَالْمُوسَى الْمَخْرَجَ مِنْ ذَلِكَ. وَأَوَّلُ مَنْ سَأَلَ عَلَى كِتَابِ الْقَاضِي الْبَيْهِيَّةِ أَبْنُ أَبِي لَيْلَى أَوْسَوَارَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ.

وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحْرِزٍ: جِئْتُ بِكِتَابٍ مِنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ قَاضِي الْبَصْرَةِ وَأَقْمَتُ عِنْدَهُ الْبَيْهِيَّةَ أَنَّ لِي عِنْدَ فُلَانٍ كَذَا وَكَذَا وَهُوَ بِالْكُوفَةِ، وَجِئْتُ بِهِ الْفَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَأَجَازَهُ.

وَكَرِهَ الْحَسَنُ وَأَبُو قِلَّابَةَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَى وَصِيَّةٍ حَتَّى يَعْلَمَ مَا فِيهَا لِأَنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ فِيهَا جَوْرًا .

وَقَدْ كَتَبَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى أَهْلِ خَيْرٍ: ”إِمَّا أَنْ تَدْعُوا صَاحِبَكُمْ، وَإِمَّا أَنْ تُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ.“

وَقَالَ الرَّزْهَرِيُّ فِي الشَّهَادَةِ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ [وَرَاءِ] السُّرِّ: إِنْ عَرَفْتَهَا فَاشْهُدْ وَإِلَّا تَعْرِفْهَا فَلَا تَشْهُدْ .

7162 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُنْدَرُ: حَدَّثَنَا شُعبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ فَتَاهَةً عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّؤُمَ قَالُوا: إِنَّهُمْ لَا يَقْرُؤُنَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا، فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم خَاتَمًا مِنْ فَضَّةٍ كَانَى أَنْظَرَ إِلَى وَيْصِيَّهُ، وَنَقْشُهُ: مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ . [راجع: ۶۵]

باب: ۱۶- آدمی کب قاضی بنے کا حق دار ہوتا ہے؟

امام حسن بصری نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حکام وقت سے یہ عہد لیا ہے کہ وہ خواہشات نفس کی بیروی نہ کریں، لوگوں سے نہ ڈریں اور نہ میری آیات کو معمولی قیمت کے عوض فروخت ہی کریں، پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: ”اے داؤ! ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے، لہذا تو لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر اور خواہش نفس کی بیروی نہ کر، ورنہ وہ تجھے اللہ کے راستے سے بھٹکا دے گی، یقیناً جو لوگ اللہ کے راستے سے بھٹک جاتے ہیں ان کے لیے سخت ترین عذاب ہے کیونکہ انہوں نے یہم حساب کو بھلا دیا تھا۔“ پھر انہوں نے یہ آیت حلاوت کی: ”بے شک ہم نے قورات نازل کی جس میں ہدایت اور روشنی تھی، اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے (حضرات انبیاء یعنی ان لوگوں کے لیے فیصلے کیا کرتے تھے جو یہودی بن گئے تھے، نیز اللہ والے اور علماء بھی ایسا ہی کرتے تھے کیونکہ وہ اللہ کی کتاب کی حفاظت کے ذمہ دار بنائے گئے تھے اور وہ اس پر گواہ تھے، لہذا تم لوگوں سے نہ ڈر و بلکہ مجھ ہی سے ڈر و اور میری آیات کو معمولی معاوضے کی خاطر فروخت نہ کرو اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں۔“ بما استحفظوا کے معنی ہیں: انھیں اللہ کی کتاب کی حفاظت سوپی گئی۔

پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: ”داؤ اور سلیمان کو (یاد کرو) جب وہ ایک کھیتی کے بارے میں فیصلہ کر رہے تھے جب اس میں ایک قوم کی بکریاں رات کو چرگی تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت حاضر تھے۔ تو ہم نے وہ (فیصلہ) سلیمان کو سمجھا دیا اور ہم نے ہر ایک کو حکم اور علم عطا کیا۔“

(۱۶) باب: مَنْ يَسْتَوِّجُ الرَّجُلُ الْقَضَاءَ؟

وَقَالَ الْحَسَنُ: أَخْدَدَ اللَّهُ عَلَى الْحُكَمَ أَنْ لَا يَتَّبِعُوا الْهَوَى وَلَا يَخْسِنُوا النَّاسَ، وَلَا يَشْتَرُوا بِإِيمَانِي ثَمَنًا قَلِيلًا . ثُمَّ قَرَأَ: ﴿يَنْدَوْدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ حَلِيقَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَنْتَعِ الْهَوَى فَيُضْلِلَكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ يَصِلُونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ إِنَّمَا نَسْأَلُ يَوْمَ الْحِسَابِ﴾ [ص: ۲۶] وَقَرَأَ: ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَا الْمُؤْرِثَةَ فِيهَا هُدَى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا الْتَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَشْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبَّنِيُّونَ وَالْأَخْبَارُ إِنَّمَا اسْتَحْفَظُهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شَهَادَةً فَلَا تَخْسُنُوا النَّاسَ وَأَخْسِنُونَ وَلَا تَشْرُكُوا بِإِيمَانِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِإِنَّمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكُفَّارُ﴾ [السائد: ۴۴] بما استحفظوا: اشتودعوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ الْأَلِيَّةِ .

وَقَرَأَ: ﴿وَدَاؤُدَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمُهُمْ فِي الْمَرْثَةِ إِذْ نَقْشَتْ فِيهِ غَنْمٌ الْقَوْمَ وَكَثُرَ لِحْكَمِهِمْ شَهِيدٌ فَفَهَمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَحَكَلُّا إِلَيْنَا حَكَماً وَعَلَمَهُ﴾ [الأنبياء: ۷۸، ۷۹]

اللَّهُ تَعَالَى نے حضرت سليمان عليه السلام کی تعریف کی اور حضرت داود عليه السلام کو قابل ملامت نہیں تھے اسی اگر اللہ تعالیٰ کے ذکر کردہ دو انبیاء پیغمبر کا حال بیان نہ ہوتا تو میرے خیال کے مطابق قاضی حضرات تباہ ہو چکے تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سليمان عليه السلام کی تعریف ان کے علم کی وجہ سے کی اور ان حضرت داود عليه السلام کو ان کے اجتہاد کی وجہ سے معذور قرار دیا۔

مزاحم بن زفر کہتے ہیں: ہم سے عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: پانچ خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر قاضی میں ان میں سے ایک خصلت بھی نہ ہو تو اس کے لیے باعث عیب ہے، وہ یہ کہ قاضی سمجھ دار ہو، بردبار ہو، باکروار ہو، طاقتور، صاحب علم اور دین کے متعلق دوسروں سے معلومات حاصل کرنے والا ہو۔

فَحَمَدَ سُلَيْمَانَ وَلَمْ يَلْمُمْ دَاوُدَ، وَلَوْلَا مَا ذَكَرَ اللَّهُ مِنْ أَمْرٍ لَهُدَىٰ لَرَأَيْتُ أَنَّ الْقُضَاءَ هَلَكُوا، فَإِنَّهُ أَشَّىٰ عَلَىٰ هَذَا بِعِلْمِهِ وَعَذَرَ هَذَا بِاجْتِهَادِهِ.

وَقَالَ مُرَاجِمُ بْنُ زُفَرَ: قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: خَمْسٌ إِذَا أَخْطَأَ الْقَاضِيَ مِنْهُ خَطْةً كَانَتْ فِيهِ وَصْمَةً، أَنْ يَكُونَ فِيهِمَا حَلِيمًا عَفِيفًا صَلِيبِيًّا عَالِمًا سَوْلًا عَنِ الْعِلْمِ.

باب: ۱۷- حکام اور صدقات پر تعینات عاملوں کا تنخواہ لینا

قاضی شریع، عہدہ قضاۓ پر تنخواہ لیتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تمیم کے مال کا گنگران اپنے کام کے مطابق خرچے لے سکتا ہے۔ حضرت ابوکر اور حضرت عمر بن حفیث میں مال سے تنخواہ لے کر گزر اوقات کرتے تھے۔

[7163] حضرت عبد اللہ بن سعدی سے روایت ہے کہ وہ حضرت عمر بن حفیث کے دورِ خلافت میں ان کے پاس گئے تو حضرت عمر بن حفیث نے ان سے پوچھا: کیا مجھ سے جو کہا گیا ہے وہ صحیح ہے کہ لوگوں کے کام تھارے پر دیکے جاتے ہیں اور جب تمھیں اس کی تنخواہ دی جاتی ہے تو تم اسے لینا پسند کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: یہ بات صحیح ہے۔ حضرت عمر بن حفیث نے فرمایا: تمہارا اس سے کیا مقصد ہے؟ میں نے کہا: میرے

(۱۷) بَابُ رِزْقِ الْحُكَمَ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا

وَكَانَ شُرِيفُ الْقَاضِي يَأْخُذُ عَلَى الْقُضَاءِ أَجْرًا . وَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَأْكُلُ الْوَصِيَّ يَقْدِيرُ عَمَالَيْهِ، وَأَكَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرَ.

٧١٦٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ: أَخْبَرَنَا شُعِيبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَبْنُ أَخْتِ نَمِيرٍ: أَنَّ حَوَيْطَبَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ السَّعْدِيَ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ فِي خَلَافَتِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَلَمْ أُحَدِّثْ أَنَّكَ تَلِيَ مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا إِذَا أُغْطِيَتِ الْعُمَالَةَ كَرِهْتَهَا؟ فَقَلَّتْ: بَلِي، فَقَالَ

پاس بہت سے گھوڑے اور غلام ہیں، نیز میں خوشحال ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ میری تنخواہ مسلمانوں پر صدقہ ہو جائے۔ حضرت عمر بن الخطاب نے کہا: تم ایسا نہ کرو کیونکہ میں نے بھی ایک دفعہ اس بات کا ارادہ کیا تھا جس کا تم نے ارادہ کیا ہے، رسول اللہ ﷺ مجھے عطا فرماتے تو میں کہہ دیتا: آپ یہ مجھ سے زیادہ ضرورت مند کو عطا کر دیں۔ آپ نے مجھے ایک بار مال عطا کیا اور میں نے وہی بات دہرائی کہ آپ یہ ایسے شخص کو دے دیں جو اس کا مجھ سے زیادہ حاجت مند ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسے لے لو اور اس کا مالک بننے کے بعد اسے صدقہ کر دو۔ یہ مال تھیں جب اس طرح ملے کہ تم اس کے نہ خواہش مند ہو اور نہ تم نے یہ مانگا ہو تو اسے لے لیا کرو اور اگر اس طرح نہ ملے تو اس کے پیچے نہ لگا کرو۔“

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حکومت اور قضاۓ کی تنخواہ بقدر کفایت لینا جائز ہے کیونکہ وہ لوگوں کے کاموں اور ان کے متعلق فیصلے کرنے میں معروف ہوتا ہے۔ اسی طرح ہمارے مدارس کے لیے چند جمع کرنے پر جو سیف مرمرہ ہوتے ہیں وہ عاملین کی فہرست میں آتے ہیں، ان کی تنخواہیں مقرر ہوئی چاہیں اور یہ حضرات مالدار لوگوں سے جو کچھ وصول کریں اسے دیانتداری کے ساتھ مدرسے کے بیت المال میں جمع کر دیں لیکن ہمارے ہاں جمع شدہ چندے سے شرح فیصلہ ہوتا ہے۔

(7164) [7] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمر بن الخطاب سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ مجھے کچھ مال عطا کرتے تو میں کہتا: آپ یہ اسے دیں جو اس کا مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو حتیٰ کہ آپ نے مجھے ایک مرتبہ مال دیا تو میں نے کہا: آپ یہ مال اس شخص کو دے دیں جو اس کا مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسے لے لو اور اس کا مالک بننے کے بعد اسے صدقہ کر دو۔ یہ مال جب تھیں اس طرح ملے کہ تم اس کے خواہش مند نہ ہو اور نہ تم نے مانگا ہو تو اسے لے لیا کرو اور جو اس طرح نہ ملے تو اس کے پیچے نہ پڑا کرو۔“

عمر: مَا تُرِيدُ إِلَى ذَلِكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ لِي أَفْرَاسًا وَأَعْبُدًا وَأَنَا بِخَيْرٍ، وَأَرِيدُ أَنْ تَكُونَ عَمَالَتِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ. قَالَ عُمَرُ: لَا تَفْعَلْ فَإِنِّي كُنْتُ أَرْدَثُ الَّذِي أَرْدَثَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ: أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقَالَ: أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ، فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ - وَأَنْتَ غَيْرُ مُشَرِّفٍ وَلَا سَائِلٍ - فَخُذْهُ وَلَا تُشْبِعْ نَفْسَكَ». [راجح: ۱۴۷۳]

٧١٦٤ - وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِيمُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ: أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقَالَ: أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ، فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ - وَأَنْتَ غَيْرُ مُشَرِّفٍ وَلَا سَائِلٍ - فَخُذْهُ، وَمَا لَا فَلَا شِعْهُ نَفْسَكَ». [راجح: ۱۴۷۳]

باب: 18- جو مسجد میں فیصلہ کرے اور لعان کرائے

حضرت عمر بن الخطاب نے مسجد میں منبر بنوی کے پاس لعان کرا دیا تھا۔ قاضی شریح، امام حنفی اور تیجی بن یحییٰ نے مسجد میں فیصلے کیے، نیز مروان نے حضرت زید بن ثابت بن علی کو مسجد بنوی میں منبر کے پاس قسم اٹھانے کے متعلق کہا۔ امام حسن بصری اور زرارہ بن اوفی دونوں مسجد کے باہر ایک دالان میں بیٹھ کر فیصلے کیا کرتے تھے۔

[7165] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میری عمر پندرہ سال تھی کہ میں نے دلavan کرنے والوں کو دیکھا، پھر ان دونوں کے درمیان جدا کر دی گئی تھی۔

[7166] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ جو بوساعدہ قبیلے کے ایک فرد ہیں، انہوں نے بتایا کہ ایک انصاری شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے پوچھا: آپ کا کیا خیال ہے اگر ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے مرد کو دیکھے تو کیا اسے قتل کر سکتا ہے؟ پھر مسجد میں ان دونوں کے درمیان لعan کرایا گیا جبکہ میں وہاں موجود تھا۔

باب: 19- جس نے مسجد میں حد کا فیصلہ کیا لیکن جب حد لگانے کا وقت آیا تو مجرم کو مسجد سے باہر لے جانے کا حکم دیا اور اس پر حد جاری کی

حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا: اس مجرم کو مسجد سے باہر لے جاؤ اور اسے حد لگاؤ۔ اور حضرت علی بن ابی طالب سے بھی ایسا منقول ہے۔

[7167] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں

(18) بَابُ مَنْ قَضَى وَلَا عَنَّ فِي الْمَسْجِدِ

وَلَا عَنْ عُمَرٍ عِنْدَ مِنْبَرِ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَضَى شَرِيفُ وَالشَّعْبِيُّ وَيَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ فِي الْمَسْجِدِ، وَقَضَى مَرْوَانُ عَلَى رَيْدَ بْنِ ثَابَةَ بِالْيَمِينِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ، وَكَانَ الْحَسَنُ وَزَرَارَةُ بْنُ أَوْفَى يَقْضِيَانِ فِي الرَّحِبَةِ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ.

7165 - حَدَّثَنَا عَلَيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: شَهَدْتُ الْمُتَلَاقِينَ وَأَنَا أَبْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَفُرِقَ بَيْنَهُمَا۔ [راجع: ۴۲۳]

7166 - حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَاقِ: أَخْبَرَنَا أَبْنُ جُرَيْجَ: أَخْبَرَنِي أَبْنُ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَيْهِ رَجُلًا، أَيْقُنْهُ؟ فَتَلَاقَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ۔ [راجع: ۴۲۳]

(19) بَابُ مَنْ حَكَمَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى إِذَا أَتَى عَلَى حَدْ أَمْرٍ أَنْ يُخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَيَقُولَ

وَقَالَ عُمَرُ: أَخْرِجَاهُ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَضَرَبَهُ. وَيَدْكُرُ عَنْ عَلَيِّ نَحْوُهُ۔

7167 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا الْلَّيْثُ

حکومت اور قضاۓ سے متعلق احکام و مسائل

عَنْ عَفِيلٍ، عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي رَبِيعٌ، فَأَغْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا شَهَدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعًا قَالَ: «أَبْكِ جُنُونَ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «إِذْهَبُوا إِلَيْهِ فَارْجُمُوهُ». [راجع: ۵۲۷۱]

٧١٦٨ - قَالَ أَبْنُ شَهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَاءِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنْتُ فِيمَنْ رَاجَمَهُ بِالْمُصْلَى.

رَوَاهُ يُوسُفُ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الرُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَاءِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّاجِمِ. [راجع: ۵۲۷۰]

(۲۰) بَابُ مَوْعِظَةِ الْإِمَامِ لِلْخُصُومِ

باب: 20- امام کا فریقین کو نصیحت کرنا

٧١٦٩] حضرت ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بس میں تو صرف ایک انسان ہوں، تم میرے پاس اپنے مقدمات لاتے ہو، ممکن ہے کہ تم میں سے کوئی اپنا مقدمہ پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ چوب زبان ہو اور میں اس کی باقی سن کر اس کے حق میں فیصلہ کر دیا تو میں نے جس کے لیے اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کر دیا تو وہ اس کو نہ لے کیونکہ وہ تو میں اسے آگ کا ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوں۔"

٧١٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هَشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بْنِتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ مَلَكٍ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَنْحَرٌ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِي عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعَ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذُهُ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ». [راجع: ۲۴۵۸]

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ قاضی فیصلہ کرتے وقت فریقین کو وعظ و نصیحت کرے کہ کوئی دوسرے کے حق پر ڈاکا نہ مارے

بلکہ صرف اپنا حق لینے کے لیے تگ و دوکرے، نیز اس حدیث سے پتہ چلا کہ قاضی کا فیصلہ صرف ظاہر میں نافذ ہوتا ہے کہ اس سے جھگڑا ختم ہو جاتا ہے لیکن اس فیصلے سے جو چیز حرام ہو وہ حلال نہیں ہو جاتی اور نہ حلال چیز حرام ہی ہوتی ہے۔

**(۲۱) بَابُ الشَّهَادَةِ تَكُونُ عِنْدَ الْحَاكِمِ فِي
وِلَايَةِ الْقَضَاءِ، أَوْ قَبْلَ ذَلِكَ لِلْخَصْصِ**

قاضی شرعاً سے ایک آدمی نے کہا کہ تم اس مقدمے میں گواہی دو تو انہوں نے کہا: تم بادشاہ کے پاس جا کر کہو، میں وہاں تیرے لیے گواہی دوں گا۔

عکرمہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عوف نے عبد الرحمن بن عوف سے کہا: اگر تم خود کسی کو زنا کرتے دیکھو یا وہ تمہارے سامنے چوری کا ارتکاب کرے اور تم خود فیصلہ کرنے والے ہو تو؟ انہوں نے کہا: یہ ایک عام مسلمان کی گواہی کی طرح ہے۔ حضرت عمر بن عوف نے فرمایا: تو نے بچ کہا۔

حضرت عمر بن عوف نے فرمایا: اگر مجھے اس امر کا اندر یہ شدہ ہو کہ لوگ کہیں گے: عمر نے اللہ کی کتاب میں کچھ اضافہ کر دیا تو میں آیت رجم اپنے ہاتھ سے اس میں لکھ دیتا۔

حضرت ماعز شبلی نے چار مرتبہ نبی ﷺ کے سامنے زنا کا اقرار کیا تو نبی ﷺ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا لیکن یہ منقول نہیں کہ آپ نے اس اقرار پر حاضرین کو گواہ بنایا ہو۔

حداد نے کہا: اگر زنا کرنے والا حاکم کے سامنے ایک دفعہ بھی اقرار کرے تو وہ رجم کیا جائے گا لیکن حکم نے کہا: جب تک چار مرتبہ اقرار نہ کر لے سنکار نہیں ہو سکتا۔

[7170] حضرت ابو قادہ بن سعید سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حنین کے دن فرمایا: ”جس کے پاس کسی مقتول کے بارے میں گواہی ہو جسے اس نے قتل کیا ہو تو اس کا سامان اسے ملے گا۔“ چنانچہ میں ایک مقتول کے

وَقَالَ شُرَيْحُ الْفَاضِيُّ، وَسَأَلَهُ إِنْسَانٌ
الشَّهَادَةَ فَقَالَ: أَنْتِ الْأَمِيرُ حَتَّى أَشْهَدَ لَكَ

وَقَالَ عِكْرُمَةُ: قَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
عَوْفٍ: لَوْ رَأَيْتَ رَجُلًا عَلَى حَدٍّ - زِنَاءً أَوْ
سَرْفَةً - وَأَنْتَ أَمِيرٌ؟ فَقَالَ: شَهَادَتِكَ شَهَادَةً
رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ: صَدَقْتَ.

وَقَالَ عُمَرُ: لَوْلَا أَنْ يَقُولَ النَّاسُ: زَادَ
عُمَرُ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَكَتَبَتْ آئِهَ الرَّجْمِ بِيَدِي.

وَأَقَرَّ مَا عَزَّ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِالزِّنَاءِ أَرْبَعًا فَأَمَرَ
بِرَجْمِهِ، وَلَمْ يُذْكُرْ أَنَّ النَّبِيِّ ﷺ أَشْهَدَ مَنْ
حَضَرَهُ.

وَقَالَ حَمَادٌ: إِذَا أَقَرَّ مَرْأَةٌ عِنْدَ الْحَاكِمِ
رُجِمَّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: أَرْبَعًا.

۷۱۷۰ - حَدَّثَنَا قَتْبَيٌّ: حَدَّثَنَا الْمَتَّى بْنُ سَعْدٍ
عَنْ يَحْيَىٰ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ
مَوْلَى أَبِي فَتَاهَةَ: أَنَّ أَبَا فَتَاهَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ
الله ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ: «مَنْ لَهُ بَيْتٌ عَلَى قَبْلِي فَتَاهَ

متعلق گواہ تلاش کرنے کے لیے کھڑا ہوا تو میں نے کسی کو نہ دیکھا جو میرے لیے گواہی دے، اس لیے میں بیٹھ گیا۔ پھر مجھے خیال آیا تو میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ کے سامنے کر دیا۔ وہاں بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک صاحب نے کہا: جس مقتول کا انہوں نے ذکر کیا ہے اس کا سامان میرے پاس ہے، آپ اسے میری طرف سے راضی کر دیں۔ اس پر حضرت ابو بکر بن عوف گویا ہوئے: ہرگز نہیں، وہ قریش کے بدر مگ (معمولی) آدمی کو سامان دے دیں اور اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کو نظر انداز کر دیں جو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جہاد کرتا ہے۔ حضرت ابو قاتدہ علیہ السلام نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تو اس نے وہ ہتھیار مجھے دے دیے، پھر میں نے ان کے عوض ایک باغ خریدا۔ یہ پہلا مال تھا جو میں نے (اسلام کے بعد) حاصل کیا تھا۔

(امام بخاری رضي الله عنه كہتے ہیں): مجھ سے عبد اللہ بن صالح نے بیان کیا ہے، ان سے یہی بن سعد نے بیان کیا کہ پھر نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور مجھے وہ سامان دلادیا۔

اہل حجاز نے کہا: حاکم اپنے علم کی بنیاد پر کوئی فیصلہ نہ کرے، خواہ وہ اس معاملے پر عبده قضا حاصل ہونے کے بعد مطلع ہوا ہو یا اس سے پہلے باخبر ہوا ہو۔ اگر مجلس قضائیں اس کے پاس کوئی فریق دوسرے کے حق کا اقرار کرے تو بھی کچھ علماء کا خیال ہے کہ وہ اس بنیاد پر کوئی فیصلہ نہ کرے یہاں تک کہ دو گواہوں کو بلاۓ اور ان کی موجودگی میں ان سے اقرار کرائے جبکہ اہل عراق کا کہنا ہے کہ قاضی مجلس قضائی میں جو سنے یاد کیجئے تو اس کے مطابق فیصلہ کر دے لیکن جو کچھ عدالت کے باہر دیکھے تو وہ دو گواہوں کی گواہی کے بغیر فیصلہ نہ کرے اور انھیں میں سے کچھ حضرات نے کہا ہے کہ

فَلَهُ سَلَبَهُ». فَقَمْتُ لِأَلْتَوْسَ بَيْتَهُ عَلَى قَبْلِهِ فَلَمْ أَرْ أَحَدًا يَشْهَدُ لِي فَجَلَسْتُ، ثُمَّ بَدَا لِي فَذَكَرْتُ أُمَرَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَجُلٌ: مِنْ جُلْسَائِي: سَلَاحٌ هَذَا الْقَبْلِ الَّذِي يَذْكُرُ عِنْدِي، قَالَ: فَأَرْضِهِ مِنْهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَلَّا لَا يُعْطِيهِ أَصَبْعَيْ مِنْ قُرْبَشِي وَيَدْعَ أَسْدًا مِنْ أَسْدِ اللَّهِ يُعَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، قَالَ: فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَدَاهُ إِلَيَّ، فَأَشَرَّبَ مِنْهُ حِرَاقًا، فَكَانَ أَوَّلَ مَالِ تَأَثِّلَتْهُ.

قال [علي] عبد الله، عن الليث: فقام النبي ﷺ فأشرب فاداه إلى .

وَقَالَ أَهْلُ الْحِجَارِ: الْحَاكِمُ لَا يَقْضِي بِعِلْمِهِ، شَهِدَ بِذِلِّكَ فِي وِلَائِهِ أَوْ قَبْلَهَا، وَلَوْ أَقْرَأَ حَضْمَ عِنْدَهُ لَا حَرَبَقَ فِي مَجْلِسِ الْقَضَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَقْضِي عَلَيْهِ فِي قَوْلِ بَعْضِهِمْ حَتَّى يَذْعُو إِشَاهِدَيْنِ فَيُخْضِرُهُمَا إِفْرَارَهُ، وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِرَاقِ: مَا سَمِعَ أَوْ رَأَهُ فِي مَجْلِسِ الْقَضَاءِ فَقَضَى بِهِ، وَمَا كَانَ فِي غَيْرِهِ لَمْ يَقْضِ إِلَّا إِشَاهِدَيْنِ بُخْضِرُهُمَا إِفْرَارَهُ، وَقَالَ آخَرُونَ مِنْهُمْ: بَلْ يَقْضِي بِهِ لِإِنَّهُ مُؤْتَمِنٌ، وَإِنَّهُ يُرَاذُ مِنَ الشَّهَادَةِ مَغْرِفَةُ الْحَقِّ، فَعِلْمُهُ أَكْثَرُ مِنْ

وہ اس بنیاد پر فیصلہ کر سکتا ہے کیونکہ وہ امامت دار ہے اور شہادت کا مقصد بھی تو حق کا جانتا ہے، لہذا قاضی کا ذاتی علم گواہی سے بڑھ کر ہے۔ اور کچھ حضرات کا خیال ہے کہ مانی معاملات کے متعلق تو اپنے علم کی بنیاد پر فیصلہ کر سکتا ہے اور دوسرے معاملات میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔

حضرت قاسم نے کہا: حاکم کے لیے درست نہیں کہ وہ اپنے علم کی بنیاد پر کوئی فیصلہ کرے اور دوسرے کے علم کو نظر انداز کر دے اگرچہ قاضی کا علم دوسرے کی گواہی سے بڑھ کر حیثیت رکھتا ہے لیکن چونکہ اس میں عام مسلمانوں کے نزدیک تہمت کا اندر یشہر ہے اور انھیں بدگمانی میں بہلا کرنا ہے جبکہ نبی ﷺ نے بدگمانی کو ناپسند کرتے ہوئے فرمایا تھا: ”یہ میری یوں صفتی ہے“ (لہذا اسے اپنے علم کی بنیاد پر کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہیے)۔

فائدہ: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی حاکم یا قاضی کسی شخص کو زنا یا چوری یا خون کرتے دیکھ لے تو صرف اپنے علم کی بنیاد پر مجرم کو سزا نہیں دے سکتا جب تک باشاطہ شہادت سے اسے ثابت نہ کیا جائے۔

[7171] حضرت علی بن حسین سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس حضرت صفیہ بنت حبیبہ آئیں۔ جب وہ واپس جانے لگیں تو آپ ﷺ بھی ان کے ساتھ چلے۔ اس وقت دو انصاری آپ کے پاس سے گزرے تو آپ نے انھیں بلا کفر فرمایا: ”یہ صفتی ہیں۔“ انھوں نے کہا: سبحان اللہ! (ہمیں بدگمانی کیسے ہو سکتی ہے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”شیطان، انسان کے اندر اس طرح دوڑتا ہے جیسے خون گروٹ کرتا ہے۔“

اس حدیث کو شعیب، ابن مسافر، ابن ابی عقیل اور اسحاق بن یحییٰ نے امام زہری سے، انھوں نے علی بن حسین سے، انھوں نے حضرت صفیہ بنت حبیبہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا۔

الشهادة۔ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: يَعْصِي بِعِلْمِهِ فِي الْأُمَّالِ وَلَا يَعْصِي فِي غَيْرِهَا۔

وَقَالَ الْقَاسِمُ: لَا يَنْبَغِي لِلْحَاكِمِ أَنْ يَقْضِي قَضَاءَ بِعِلْمِهِ دُونَ عِلْمِ عَيْرِهِ مَعَ أَنَّ عِلْمَهُ أَكْثَرُ مِنْ شَهَادَةِ عَيْرِهِ وَلِكِنَّ فِيهِ شَرُّضاً لِتَهْمَةِ تَقْسِيمِ عِنْدَ الْمُسْلِمِينَ، وَإِيقَاعًا لَهُمْ فِي الظُّنُونِ، وَقَدْ كَرِهَ النَّبِيُّ ﷺ الظُّنُونَ فَقَالَ: إِنَّمَا هَذِهِ صَفْيَةٌ۔

[راجح: ۲۱۰۰]

7171 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوَّلِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ، عَنْ عَلَيِّ بْنِ حُسَيْنٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَهُ صَفْيَةَ بِنْتِ حُبَيْرَةَ فَلَمَّا رَجَعَتْ أَنْطَلَقَ مَعَهَا فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ لَدُنَّ الْأَنْصَارِ فَدَعَاهُمَا فَقَالَ: إِنَّمَا هِيَ صَفْيَةٌ۔ قَالَا: سُبْحَانَ اللَّهِ۔ قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ أَبْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ۔

رَوَاهُ شَعِيبٌ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَابْنُ أَبِي عَيْقَنٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلَيِّ - يَعْنِي أَبْنَ حُسَيْنٍ - عَنْ صَفْيَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

[راجح: ۲۰۳۵]

باب: 22- جب حاکم اعلیٰ ایک ہی علاقے میں دو کارندے تعینات کرے تو انھیں پابند کرے کہ آپس میں موافقت کریں اور اختلاف نہ کریں

[7172] حضرت سعید بن ابو بردہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے اپنے باپ سے سنا، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے میرے والدگرامی (ابوموسی اشعری رض) اور معاذ بن جبل رض کو میں بھیجا اور ان سے فرمایا: "آسانی پیدا کرنا، لئے نہ کرنا، خوشخبری دینا، نفرت نہ دلانا اور آپس میں اتفاق پیدا کرنا۔"

آپ رض سے حضرت ابوموسی اشعری نے پوچھا: ہمارے ملک میں شہد سے نبیذ (تع) بنایا جاتا ہے، یعنی اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: "ہر نہش آور چیز حرام ہے۔" نظر، ابوادود، یزید بن ہارون اور وکیع نے شعبہ سے، انھوں نے سعید سے، انھوں نے اپنے باپ سے، انھوں نے ان کے دادا سے، انھوں نے نبی رض سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

باب: 23- حاکم دعوت قبول کر سکتا ہے

حضرت عثمان بن عفان رض نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رض کے ایک غلام کی دعوت قبول کی تھی۔

[7173] حضرت ابوموسی اشعری رض سے روایت ہے، وہ نبی رض سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "قید یوں کو رہا کرو اور صیافت کرنے والے کی دعوت قبول کرو۔"

باب: 24- امراء کے لیے تحائف اور نذر انے کا حکم

(۲۲) بَابُ أَمْرِ الرَّوَالِيِّ إِذَا وَجَّهَ أَمْبَرِيْنَ إِلَى مَوْضِعٍ أَنْ يَتَطَوَّعَا وَلَا يَتَعَاصِيَا

۷۱۷۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا الْعَقْدِيُّ: حَدَّثَنَا شُبَّةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِيهِ قَالَ: بَعْثَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَبِيهِ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: "يَسِّرْأَا وَلَا تُعَسِّرْأَا، وَبَشِّرْأَا وَلَا تُتَبَّرْأَا، وَتَطَوَّعْأَا وَلَا تُتَطَّوَّعْأَا".

فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى: إِنَّهُ يُضْطَعُ بِأَرْضِنَا الْشَّيْءُ. فَقَالَ: "كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ". وَقَالَ النَّصْرُ وَأَبُو دَاؤُدَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَوَكِيعٌ عَنْ شُبَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِيهِ بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِهِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم. [راجح: ۲۲۶۱]

(۲۳) بَابُ إِجَابَةِ الْحَاكِمِ الدَّاعِوَةَ

وَقَدْ أَجَابَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَانَ عَبْدًا لِلْمُغَيْرَةِ أَبْنِ شُبَّةَ.

۷۱۷۳ - حَدَّثَنَا مُسْدَدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ أَبِيهِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: "فَكُلُوا الْعَانِيَ وَأَجِيبُوا الدَّاعِيِّ". [راجح: ۳۰۴۶]

(۲۴) بَابُ هَدَائِيَ الْعَمَالِ

[7174] حضرت ابو جمید ساعدی رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے بنو اسد کے ایک شخص کو صدقات کی وصولی کے لیے تحصیل دار مقرر کیا۔ اسے ”ابن اتبیہ“ کہا جاتا تھا۔ جب وہ صدقات لے کر آیا تو اس نے کہا: یہ آپ لوگوں کا مال ہے اور یہ مجھے نذرانہ دیا گیا ہے۔ یہ سن کر نبی ﷺ منبر پر تشریف لائے (راوی حدیث) سفیان نے کہا: منبر پر چڑھے اللہ کی حمد و شنا کرنے کے بعد فرمایا: ”اس عامل کا کیا حال ہے جسے ہم (صدقات وصول کرنے کے لیے) بھیجتے ہیں تو وہ واپس آ کر کھتا ہے: یہ مال تمھارا ہے اور یہ میرا ہے؟ کیوں نہ وہ اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر بیٹھا رہا، پھر دیکھا جاتا کہ اس کے پاس نذرانے آتے ہیں یا نہیں؟ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اوہ عامل جو چیز بھی اپنے پاس رکھ لے گا قیامت کے دن اسے اپنی گروں پر اخراج ہوئے آئے گا۔ اگر وہ اونٹ ہو گا تو وہ اپنی آواز نکالتا آئے گا۔ اگر گائے ہو گی تو وہ اپنی آواز نکالتی ہوئی آئے گی۔ اگر وہ بکری ہو گی تو وہ میاٹی ہوئی آئے گی۔“ پھر آپ نے دونوں ہاتھ اخراجے حتیٰ کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ آپ نے تین مرتبہ یہ الفاظ کہے: ”خبردار! میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا ہے۔“

سفیان بن عینہ نے کہا: یہ حدیث ہم سے زہری نے بیان کی ہے۔ ہشام نے اپنے والد کے ذریعے سے ابو جمید سے کچھ اضافہ بیان کیا، انہوں نے فرمایا: میرے کافوں نے سن، میری آنکھوں نے دیکھا اور تم زید بن ثابت رض سے بھی پوچھ لوا، انہوں نے یہ حدیث میرے ہمراہ سنی تھی۔ (سفیان نے کہا): زہری نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے: میرے کافوں نے اسے سن۔

7174 - حَدَّثَنَا عَلَيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفِيَّانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ: أَخْبَرَنَا أَبُو حُمَيْدُ السَّاعِدِيُّ قَالَ: إِسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهُ: أَبْنُ الْأَتْبَيِّ، عَلَى صَدَقَةٍ، فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: هَذَا لَكُمْ، وَهَذَا أَهْدَى لِي. فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُبَتَّرِ - قَالَ سُفِيَّانُ أَيْضًا: فَصَعَدَ الْمُبَتَّرُ - فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «مَا بَالُ الْعَامِلِ تَبَعَّثُهُ فَيَأْتِي فَيَقُولُ: هَذَا لَكَ، وَهَذَا لِي؟ فَهَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَيَسْطُرُ أَيْهُدَى لَهُ أُمٌّ لَا؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْتِي بِشَيْءٍ إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ، إِنْ كَانَ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءً، أَوْ بَقَرَةً لَهَا حُوَارٌ، أَوْ شَاةً تَيْعَرُ - ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرَتَيْنِ إِنْطَيْهِ - أَلَا هَلْ بَلَغْتُ» ثَلَاثَةً.

قَالَ سُفِيَّانُ: قَصَّهُ عَلَيْنَا الزُّهْرِيُّ، وَرَازَادَ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعَ أَدْنَى، وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنِي وَسَلَوَ رَيْدَ بْنَ ثَابَتَ فَإِنَّهُ سَمِعَهُ مَعِيْ. وَلَمْ يُقْلِ الزُّهْرِيُّ: سَمِعَ أُذْنِي.

امام بخاری رض نے کہا: حدیث میں خوار کے معنی میں: آواز اور جُوَار، تجَارُون سے مأخذ ہے۔ اپنی آوازیں بلند کریں گے، یعنی گائے کی طرح آوازیں نکالتے ہوں گے۔

باب: 25- آزاد شدہ غلام کو حاکم یا قاضی بنانا

[7175] حضرت عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ حضرت ابو عذیلہ رض کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رض اولین مہاجرین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے صحابہ کرام کی مسجد قباء میں امامت کرتے تھے۔ ان اصحاب میں حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت ابو سلمہ، حضرت زید اور حضرت عامر بن ربعہ رض بھی ہوتے تھے۔

باب: 26- لوگوں کے منتظم مقرر کرنا

[7177, 7176] حضرت عروہ بن زیر سے روایت ہے، انھیں مروان بن حکم اور حضرت مسور بن مخرمہ رض نے بتایا کہ جب مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوازن کے قیدی آزاد کر دینے کے متعلق کہا تو آپ نے فرمایا: "میں نہیں جانتا کہ تم میں سے کس نے اجازت دی ہے اور کس نے نہیں دی، اب تم واپس چلے جاؤ یہاں تک کہ تمہارے نمبروار تمہارا معاملہ ہم تک پہنچائیں۔" چنانچہ لوگ واپس چلے گئے اور ان کے ذمہ داران نے ان سے لگٹکو کی۔ پھر انھوں نے آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی کہ لوگوں نے اپنے دل کی خوشی سے اجازت دے دی ہے۔

﴿خُوَار﴾ [الأعراف: ١٤٨]، وطہ: ٨٨: صوت۔ **والْجُوَارُ: مِنْ ﴿يَخْرُمُونَ﴾ [النحل: ٥٣]**، كصوت البقرة. [راجع: ٩٢٥]

(۲۵) بابُ استِقْضَاءِ الْمَوَالِيٍّ وَاسْتِعْمَالِهِمْ

[7175] - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِنُ جُرَيْجٍ: أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ: كَانَ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُدَيْفَةَ يَوْمَ الْمُهَاجِرَةِ الْأَوَّلَيْنَ وَأَصْحَابَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي مَسْجِدِ قَبَاءِ، فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَبُو سَلَمَةَ وَرَيْدٌ وَعَاصِمٌ بْنُ رَبِيعَةَ۔ [راجع: ٦٩٢]

(۲۶) بابُ الْعِرْفَاءِ لِلنَّاسِ

[7177] - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوْيِسٍ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ: قَالَ أَبْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الرَّبِيعِ: أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمَسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ حِينَ أَذْنَ لَهُمُ الْمُسْلِمُونَ فِي عَنْقِ سَبْيَ هَوَارِنَ فَقَالَ: "إِنِّي لَا أَذْرِي مَنْ مِنْ أَذْنَ فِي كُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَأَرْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عِرْفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ". فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمُوهُمْ عِرْفَاؤُهُمْ، فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ طَبَّيُوا وَأَذْنُوا۔ [راجع:

باب: 27- حاکم وقت کے سامنے خوشامد اور پیشہ پیچھے بخوبی کرنا مکروہ ہے

[7178] حضرت محمد بن زید سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے حضرت ابن عمرؓ سے کہا: جب ہم اپنے بادشاہ کے پاس جاتے ہیں تو ان کے سامنے اسکی باقیت کہتے ہیں کہ باہر آ کر اس کے خلاف کہتے ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ نے جواب دیا: ہم اسے نفاق شمار کرتے تھے۔

[7179] حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ” بلاشبہ لوگوں میں بدترین وہ شخص ہے جو دورِ خاہو، ان کے ساتھ ایک بات کرتا ہے تو دوسروں کے ساتھ اور بات کرتا ہے۔“

باب: 28- کیکٹرف فیصلہ کرنے کا بیان

[7180] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہند بنت عقبہؓ نے نبی ﷺ سے کہا: ابوسفیانؓ بہت کچھوں آدمی ہیں اور مجھے ان کے مال سے لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپؓ نے فرمایا: ” دستور کے مطابق تمھیں اتنا لینے کی اجازت ہے جو تمہارے لیے اور تمہارے بچوں کے لیے کافی ہے۔“

باب: 29- کسی کے لیے اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کیا گیا تو وہ اسے نہ لے کیونکہ حاکم کا فیصلہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہیں کرتا

(۲۷) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ ثَنَاءِ السُّلْطَانِ، وَإِذَا خَرَجَ قَالَ غَيْرُ ذَلِكَ

۷۱۷۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ: قَالَ أَنَّاسٌ لِابْنِ عُمَرَ: إِنَّا نَدْخُلُ عَلَى سُلْطَانِنَا فَنَقُولُ لَهُمْ بِخَلَافِ مَا نَسْكَلْمُ إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ، قَالَ: كُنَّا نَعْدُهَا بِفَاقَةٍ.

۷۱۷۹ - حَدَّثَنَا فَتِيَّةُ: حَدَّثَنَا الْمُبَيْثُ عَنْ يَزِيدِ أَبْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِزَّاً، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ شَرَ النَّاسِ دُوَّلُ الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هُؤُلَاءِ بِوَجْهِهِ، وَهُؤُلَاءِ بِوَجْهِهِ۔ [راجیع: ۳۴۹۴]

(۲۸) بَابُ الْقَضَاءِ عَلَى الْغَائِبِ

۷۱۸۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا سُفِينَانُ عَنْ هَشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا]: أَنَّ هَنْدًا قَاتَلَ لِلَّهِ يَعِظَّمَهُ: إِنْ أَبَا سُفِينَانَ رَجُلٌ شَحِيقٌ وَأَحْتَاجُ أَنْ أَحْدَدَ مِنْ مَالِهِ، قَالَ يَعِظَّمَهُ: الْحُذْيَ مَا يَكْفِيْكَ وَوَلَدُكَ بِالْمَعْرُوفِ۔ [راجیع: ۲۲۱۱]

(۲۹) بَابٌ: مَنْ قُضِيَ لَهُ بِحَقٍّ أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذُهُ، فَإِنَّ قَضَاءَ الْحَاكِمِ لَا يُبْلِلُ حَرَاماً، وَلَا يُحَرِّمُ حَلَالاً

[7181] نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مجرے کے دروازے پر جھگڑے کی آوازی تو باہر تشریف لائے، پھر آپ نے فرمایا: ”میں بھی ایک انسان ہوں اور میرے پاس لوگ اپنے مقدمے لے کر آتے ہیں۔ ممکن ہے کہ ان میں سے ایک فریق دوسرے کی نسبت اپنا مقصداً شخص کرنے میں زیادہ ماہر ہو، میں یقین کروں کہ وہی سچا ہے اور اس طرح اس کے حق میں فیصلہ کر دوں، ایسے حالات میں جس شخص کے لیے بھی میں کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کر دوں تو وہ خاص دوزخ کا تکلا ہے، وہ چاہے تو اسے لے لے یا چھوڑ دے۔“

7181 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنْ أَبْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزَّبِيرِ: أَنَّ رَبِيبَ بْنَتَ أُبَيِّ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَاهُ: أَنَّ أَمَّ سَلَمَةَ رَوَجَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَنَّهُ سَمِعَ حُضُورَهُ بِبَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: «إِنَّنَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَاصُّ فَلَعْلَّ بَعْضَكُمْ أَذْنَ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضِهِمْ فَأَخْسِبْ أَنَّهُ صَادِقٌ فَأَفْصِبِ لَهُ بِذِلِّكَ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ الثَّارِ فَلَيُاخْذِهَا أَوْ لَيُبَرُّكُهَا». (راجع: [۲۴۵۸])

[7182] نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: عتبہ بن ابی وقار نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقارؓ کو یہ وصیت کی تھی کہ زمود کی لوٹدی کا لڑکا میرا ہے، تم اسے اپنی پرورش میں لے لینا، چنانچہ فتح کد کے دن حضرت سعدؓ نے اسے اپنے قبضے میں لے لیا اور کہا: یہ میرا بھتیجا ہے اور مجھے میرے بھائی نے اس کے متعلق وصیت کی تھی۔ اس دوران میں عبد بن زمود کھڑے ہوئے اور کہا: یہ میرا بھائی ہے، میرے والد کی لوٹدی کا لڑکا ہے اور انھی کے بستر پر پیدا ہوا ہے، چنانچہ وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنا مقدمہ لے کر گئے۔ حضرت سعدؓ نے کہا: اللہ کے رسول! یہ میرے بھائی کا لڑکا ہے اور اس نے مجھے اس کے متعلق وصیت کی تھی۔ اور عبد بن زمود نے کہا: یہ میرا بھائی ہے۔ میرے والد کی لوٹدی کا لڑکا ہے اور اسی کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عبد بن زمود! یہ تھارا (بھائی) ہے۔“ اس کے

7182 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزَّبِيرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ عَبْدَهُ بْنُ أُبَيِّ وَقَاصِهِ عَهْدِ إِلَيْيَ أَخْيِيهِ سَعْدِ بْنِ أُبَيِّ وَقَاصِهِ أَنَّ أَبْنَ وَلِيَدَهُ رَمْعَةَ مِنِي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ، فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفُتْحِ أَخَدَهُ سَعْدٌ، فَقَالَ: أَنْ أَخْيِي فَذْ كَانَ عَهْدَ إِلَيْ فِيهِ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ بْنُ رَمْعَةَ فَقَالَ: أَخْيِي وَابْنُ وَلِيَدَهُ أُبَيِّ، وَلِيَدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَسَتَأْوِقَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَبْنُ أَخِي كَانَ عَهْدَ إِلَيْ فِيهِ، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ رَمْعَةَ: أَخْيِي وَابْنُ وَلِيَدَهُ أُبَيِّ، وَلِيَدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَهُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنِ رَمْعَةَ؟ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْأَوْلَادُ لِلْفِرَاشِ وَالْمُعَاوِرُ الْحَجَرُ». ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بْنَتِ رَمْعَةَ: «اْحْتَجِي مِنْهُ»، لِمَا

باب: 30۔ کنوں اور اس جیسی دیگر اشائے میں فیصلہ کرنا

[7183] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص جھوٹی قسم کے ذریعے سے دوسرا کامال ہتھیا لے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر غصناک ہو گا۔“ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بد لے تھوڑی سی قیمت لیتے ہیں.....“

[7184] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب مذکورہ حدیث بیان کر رہے تھے تو حضرت اشعث بن عوف آئے اور انہوں نے کہا: میرے اور ایک دوسرے شخص کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ میرا اس سے ایک کنویں کے متعلق جھگڑا ہوا تو نبی نے (صحیح) فرمایا: ”تمہارے پاس کوئی گواہ ہے؟“ میں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”پھر فریق خالف کی قسم پر فیصلہ ہو گا۔“ میں نے کہا: اس وقت تو وہ جھوٹی قسم اٹھا لے گا، چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی: ”بے شک جو لوگ اللہ کے عہد (اور اپنی قسموں کے بد لے تھوڑی سی قیمت لیتے ہیں ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہو گا).....“

باب: 31- تھوڑے اور زیادہ مال کے متعلق فیصلہ کرنا

(٣٠) بَابُ الْحُكْمِ فِي الْبَثْرِ وَنَحْوِهَا

٧١٨٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَاقِ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِيهِ وَإِلَيْهِ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللَّهِ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : « لَا يَحْلِفُ عَلَى يَوْمِنَ صَبْرٍ يَقْطَعُ مَا لَا وَهُوَ فِيهَا فَاجْرٌ إِلَّا لِقَيِّ اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبٌ » ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : « إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثُمَّ نَسِّلُهُمْ فَإِلَّا » الْآيَةَ . [رَاجِعُ :

٧١٨٤ - فَجَاءَ الْأَشْعَثُ وَعَبَدَ اللَّهَ يُحَدِّثُهُمْ
فَقَالَ: فِي نَزَلْتُ وَفِي رَجُلٍ خَاصِّمْتُهُ فِي بَيْرٍ،
فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَلَكَ بَيْتَهُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ:
«فَلَيُحَلِّفْ». قُلْتُ: إِذَا يَحْلِفُ، فَنَزَلْتُ: «إِنَّ
الَّذِينَ يَشْرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ» أَلَّا يَأْتِي [آل عمران: ٧٧].

(٣١) بَابُ: الْقَضَاءُ فِي كَثِيرِ الْمَالِ وَقَلِيلِهِ

حکومت اور قضاء سے متعلق احکام و مسائل

اہن عینہ نے اہن شہر مہ سے بیان کیا کہ دعویٰ تھوڑے
مال کا ہو یا زیادہ کا، فیصلے کے اعتبار سے دونوں کی حیثیت
ایک جیسی ہے۔

وَقَالَ ابْنُ عِيَّنَةَ عَنِ ابْنِ شُبْرَةَ: الْفَضَّاءُ فِي
قَلِيلِ الْمَالِ وَكَثِيرٌ وَسَوَاءٌ.

[7185] حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے، انھوں
نے بتایا کہ نبی ﷺ نے اپنے دروازے پر جھگڑا کرنے
والوں کی آواز کی تو ان کی طرف تشریف لے گئے، پھر آپ
نے ان سے فرمایا: ”میں تمھارے جیسا ایک انسان ہی
ہوں۔ میرے پاس لوگ مقدمات لے کر آتے ہیں۔ ممکن
ہے کہ ایک فریق دوسرے کے مقابلے میں عمدہ بات
کرنے کا ماہر ہو اور میں اس کی بات سن کر اس کے حق
میں فیصلہ کر دیتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ بات کرنے
میں سچا ہے تو ایسے حالات میں اگر میں کسی دوسرے کے حق
کا فیصلہ کر دوں تو بلاشبہ وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے وہ اسے لے
لے یا چھوڑ دے۔“

باب: 32- حاکم وقت (بوقت ضرورت) لوگوں کی
منقولیٰ اور غیر منقولہ جانبیہ اور فروخت کر سکتا ہے

نبی ﷺ نے ایک مدبر نام کو نعیم بن نحیم کے باหم
فروخت کیا تھا۔

[7186] حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،
نجیم بن سہیل نبی ﷺ کو مدد کوئی نہیں ہوا کہ آپ سے صحابہ کرام
میں سے ایک آدمی سے اپنا نام کو مدد کرنا ہوا تھا۔ اس نام سے اور اس
کے پاس نام سے علاوہ اول جائیداً، سیکھی نہیں۔ اس نام پر
آپ ﷺ نے اس نام کو آنکھ سو درہم میں فروخت کر کے
اس کی قیمت مالک کو بھجوادی۔

7185 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَيْ
عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الرَّبِيعِ: أَنَّ
رَبِيعَ بْنَتْ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمَّ سَلَمَةَ
قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ حَلَبَةَ خَصَامَ عِنْدَ بَابِهِ
فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَهُمْ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّهُ
يَأْتِيَنِي الْخَضُمُ فَلَعِلَّ بَعْضًا أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ
بَعْضِي أَفْضَلُ لَهُ بِذِلِّكَ وَأَحِسْبُ أَنَّهُ صَادِقٌ،
فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةُ مِنَ
النَّارِ، فَلْيَاخْذُهَا أَوْ لِيَدْعُهَا». [راجع: ۲۴۵۸]

(۳۲) بَابُ بَعْثِ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ
أَمْوَالَهُمْ وَضِيَاعَهُمْ

وَقَدْ بَاعَ النَّبِيُّ ﷺ مُدَبِّرًا مِنْ ثَعِيمَ بْنِ
النَّحَّامِ.

7186 - حَدَّثَنَا أَبْنُ نُعَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
بُشْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُبَيْرٍ
عَنْ عَطَابٍ، عَنْ جَابِرٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: يَلْعَبُ
النَّبِيُّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَاحِهِ أَعْتَقَ عَلَامَةً
عَنْ ذُبْرِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَبَاعَهُ بِشَمَائِيلَةٍ
دِرْهَمٍ، ثُمَّ أَرْسَلَ بِشَمَائِيلَةٍ إِلَيْهِ. [راجع: ۲۱۴۱]

باب: 33- حاکم وقت کو اپنے کارندوں کے متعلق غلط پروپیگنڈے سے متاثر نہیں ہونا چاہیے

[7187] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر تکمیل دیا اور اس پر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا لیکن جب ان کی امارت کو طعن و تشنیع کا شکار ہوا یا گیا تو آپ نے فرمایا: "اگر تم اس کی امارت پر طعن کرتے ہو تو اس سے پہلے تم نے اس کے والد کی امارت کو بھی مطعون کیا تھا۔ اللہ کی قسم! وہ امارت کے لاکن تھے اور مجھے تمام لوگوں سے زیادہ عزیز تھے اور ان کے بعد اسامہ بھی مجھے تمام لوگوں سے زیادہ عزیز ہے۔"

باب: 34- اس شخص کا بیان جو ہمیشہ لوگوں سے لڑتا ہے

لُدًا کے معنی ہیں: کمی اور ثیرہ ہاپن۔

[7188] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کے ہاں سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو سخت جھگڑا الوہو۔"

فائدہ: لڑنا جھگڑنا، بات بات پر کچھ دالنا اور سینگ پھنسانا کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ حکومتی معاملات کے لیے ایسا روایہ انہائی مہلک اور نقصان دہ ہوتا ہے کیونکہ اس سے اجتماعیت کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔

باب: 35- جب حاکم وقت کا فیصلہ ظالمانہ یا علماۓ حق کے خلاف ہو تو اسے رد کر دیا جائے

(۳۲) بَابُ مَنْ لَمْ يَكْتَرِثْ بِطَعْنٍ مَنْ لَا يَعْلَمُ فِي الْأَمْرَاءِ حَدِيثًا

7187 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: بَعْثَ رَسُولُ اللَّهِ بَعْثَنَا بَعْثًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَطَعَنَ فِي إِمَارَتِهِ وَقَالَ: «إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ، وَإِنَّمَا اللَّهُ أَنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَرَةِ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنْ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ». [راجیع: ۳۷۳۰]

(۳۴) بَابُ الْأَلَدِ الْخَصِيمِ، وَهُوَ الدَّائِمُ فِي الْخُصُومَةِ

لُدًا عِوَجًا

7188 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ حُرَيْجٍ : سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلِيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ بَعْثَ: «أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللهِ الْأَلَدُ الْخَصِيمُ». [راجیع: ۲۴۵۷]

(۳۵) بَابُ: إِذَا قَضَى الْحَاكِمُ بِجُوْرٍ، أَوْ خَلَافُ أَهْلِ الْعِلْمِ فَهُوَ رَدٌّ

[7189] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بونج زید کی طرف بھجا تو وہ اپنے اسلام لانے کا اظہار اچھی طرح نہ کر سکے۔ انہوں نے ”ہم اسلام لائے“ کے بجائے ”ہم اپنے دین سے پھر گئے“ کہنا شروع کر دیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے انہیں قتل کرنا اور قیدی بنا شروع کر دیا اور انہوں نے ہم میں سے ہر ایک کو اس کے حصے کا قیدی دیا اور حکم دیا کہ ہر شخص اپنے قیدی کو قتل کر دے۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اپنا قیدی قتل نہیں کروں گا اور نہ میرے ساتھیوں ہی میں سے کوئی اپنا قیدی قتل کرے گا۔ پھر (واپسی پر ہم) نے اس واقعے کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: ”اے اللہ! جو کچھ خالد بن ولید نے کیا ہے میں اس سے اظہار براءت کرتا ہوں۔“ یہ الفاظ آپ نے دو مرتبہ فرمائے۔

باب: ۳۶- حاکم وقت لوگوں کے پاس جائے اور ان میں صلح کرادے

[7190] حضرت سبل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: قبیلہ سو عربوں میں باہم لڑائی ہو گئی۔ نبی ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھی، پھر ان کے ہاں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے۔ جب نماز عصر کا وقت ہوا تو بالا رضی اللہ عنہ نے اذان اور اقامت کی، پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ آگے بڑھیں اور نماز پڑھائیں، چنانچہ آپ نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے تو نبی ﷺ بھی تشریف لے آئے جبکہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز ہی میں تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ صفوں کو چیرتے ہوئے آگے بڑھے اور حضرت ابو بکر

٧١٨٩ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَنْبَىٰ عُمَرَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ حَالِدًا، ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ نُعَيْمُ بْنُ حَمَادٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ حَالِدًا، حَالِدًا بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى نَبِيِّ جَدِيدَةِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا: أَسْلَمْنَا، فَقَالُوا: صَبَّانَا صَبَّانَا، فَجَعَلَ حَالِدًا يَقْتَلُ وَيَأْسِرُ، وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَ أَسِيرِهِ فَأَمَرَ كُلَّ رَجُلٍ مِنَ أَنْ يَقْتَلَ أَسِيرَةً. فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَا أَقْتَلُ أَسِيرِيٍّ وَلَا يَقْتَلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَةً، فَذَكَرَنَا ذُلِّكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرُأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ حَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ» مَرَّيْنِ. [راجع: ۴۳۹]

(۳۶) بَابُ الْإِمَامِ يَأْتِي فَوْمًا فَيُصْلِحُ بَيْتَهُمْ

٧١٩٠ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانَ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمَ [الْمَدِينِيُّ] عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ فَقَالَ: كَانَ قَتَالُ بَيْنَ بَنِي عَمْرٍ وَقَبْلَغَ ذُلِّكَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّى الظَّهَرَ، ثُمَّ أَتَاهُمْ يُصْلِحُ بَيْتَهُمْ، فَلَمَّا حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَأَذَنَ بِلَالٌ وَأَفَاقَ وَأَمَرَ أَبَا بَكْرٍ فَقَدِمَ وَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ فِي الصَّلَاةِ، فَشَقَّ النَّاسُ حَتَّى قَامَ حَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَدِمَ فِي الصَّفَّ الَّذِي يَلِيهِ، فَقَالَ: وَصَفَحَ الْقَوْمُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي

شیخوں کے پیچے کھڑے ہو گئے اور اس صفحہ میں تشریف لے گئے جو ابو بکر شیخوں کے قریب تھی۔ حضرت سہل بن عوف نے کہا: لوگوں نے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مارا، لیکن حضرت ابو بکر شیخوں جب نماز شروع کرتے تو ختم کرنے سے پہلے کسی طرف توجہ نہیں کرتے تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ لوگوں کی تالیاں بند نہیں ہو رہیں تو ادھر متوجہ ہوئے اور نبی ﷺ کو اپنے پیچے دیکھا۔ نبی ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ نماز کو جاری رکھیں اور اس طرح آپ نے اپنے دست مبارک سے اشارہ فرمایا۔ حضرت ابو بکر شیخوں تھوڑی دیر تھہرے اور نبی کے حکم کی قسم میں اللہ کی حمد و شاکر تے رہے، پھر آپ اٹھ پاؤں پیچھے آ گئے۔ جب نبی ﷺ نے یہ دیکھا تو آپ آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ نماز مکمل کرنے کے بعد آپ نے فرمایا: ”ابو بکر! جب میں نے اشارہ کر دیا تھا تو تمہیں نماز پوری پڑھانے میں کیا چیز مانع تھی؟“ انہوں نے کہا: ابو قافد کے بیٹے کے لیے مناسب نہیں تھا کہ وہ نبی ﷺ کی امامت کرائے۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: ”جب (نماز میں) کوئی معاملہ پیش آ جائے تو مرد بس جان اللہ کہیں اور عورتوں کو چاہیے کہ وہ ہاتھ پر ہاتھ ماریں۔“

باب: 37- فصلہ لکھنے والا دیانت دار اور عقل مند
ہونا چاہیے

[7191] حضرت زید بن ثابت رض سے روایت ہے کہ اس بیان مدت جنگ میں بکثرت شہادت کی ہے اور حضرت ابو بکر شیخوں نے مجھے باہجی کیا۔ اس وقت ان کے پاس حضرت عمر بن عوف تھی۔ حضرت ابو بکر شیخوں نے فرمایا: میرے پاس حضرت عمر بن عوف تھے۔ اسی تھے میں اور کہتے ہیں کہ جنگ میں قرآن کے قاریوں کا قتل بہت ہوا ہے اور مجھے ذر ہے اگر اسی طرح

الصلوٰۃ لَمْ يَلْتَمِسْ حَتَّیٰ يَقُرُّ، فَلَمَّا رَأَیَ التَّصْفِيَحَ لَا يُمْسِكُ عَلَيْهِ النَّفَّتَ فَرَأَى النَّبِيَّ ﷺ خَلْقَهُ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَنِ امْضِهِ - وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ هَكَذَا - وَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ هُنْيَةً فَحَمِدَ اللَّهُ عَلَى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ مَشَى الْقَهْقَرَى، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ ﷺ ذَلِكَ تَقْدَمَ فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ بِالنَّاسِ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: «يَا أَبَا بَكْرٍ! مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتَ إِلَيْكَ أَنْ لَا تَكُونَ مَضِيَّتُ؟» قَالَ: لَمْ يَكُنْ لَّا يَنْ أَبِي فُحَافَةَ أَنْ يَوْمَ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَالَ لِلنَّاسِ: «إِذَا نَابَكُمْ أَمْرٌ فَلِيُسَبِّحَ الرِّجَالُ، وَلِيُصَفِّحَ النِّسَاءُ». (راجع: ۶۸۴)

(۳۷) بَابٌ : يُشَتَّحُ لِلْكَاتِبِ أَنْ يَكُونَ أَمِينًا عَاقِلًا

7191 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبْرَارُ ثَابِتٍ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ رض . عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّابِقِ . عَنْ زَيْنِ الدِّينِ ثَابِتٍ قَالَ : بَعْدَ أَنْ يَأْتِي أَبُو بَكْرٍ مُغْتَلًا أَهْلَ الْيَمَامَةَ وَعِنْدَهُ نَسْرٌ . فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : إِنَّ عَمَرَ أَنَّانِي فَقَالَ : إِنَّ الْمُغْتَلَ فِدَى اسْتَحْرَرَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرْءَاءِ الْقُرْآنِ ، وَإِنَّ

قرآن کے قاری دوسری جنگوں میں قتل ہوتے رہے تو قرآن کا بہت سا حصہ ضائع ہو جائے گا۔ میرا خیال ہے کہ آپ قرآن جمع کرنے کا اہتمام کریں۔ میں نے (انھیں) کہا: میں وہ کام کیسے کر سکتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا؟ حضرت عمر بن الخطاب نے کہا: اللہ کی قسم! یہ تو کارخیر ہے۔ اور وہ مسلسل میرے ساتھ اس مسئلے میں تکرار کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ اس کے لیے کھول دیا جس کے لیے عمر بن الخطاب کا سینہ کھولا تھا اور میں بھی وہی مناسب خیال کرنے لگا جسے حضرت عمر بن الخطاب مناسب سمجھتے تھے۔ حضرت زید بن خلدونے بیان کیا کہ مجھ سے سیدنا ابو بکر بن عوف نے فرمایا: تم جوان ہو، عقل مند ہو، ہم تھیں کسی معاملے میں متهم بھی نہیں خیال کرتے۔ تم رسول اللہ ﷺ کی وجی لکھا کرتے تھے، لہذا تم قرآنی آیات کو تلاش کرو، پھر انھیں ایک جگہ جمع کر دو۔ حضرت زید بن خلدونے کہا: اللہ کی قسم! اگر سیدنا ابو بکر بن عوف مجھے پہاڑوں میں سے کوئی پہاڑ اٹھانا نے کی تکلیف دیتے تو اس کا بوجھ مجھے اتنا محسوس نہ ہوتا جتنا قرآن مجید کو جمع کرنے کے حکم سے محسوس ہوا۔ میں نے ان حضرات سے کہا: آپ کس طرح ایسا کام کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا؟ حضرت ابو بکر بن عوف نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ کارخیر ہے، چنانچہ وہ مجھے اس کام کے لیے آمادہ کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے میرا سینہ بھی کھول دیا جس کے لیے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر بن الخطاب کا سینہ کھولا تھا اور میں بھی وہی مناسب خیال کرنے لگا جسے وہ مناسب سمجھتے تھے۔ بہر حال میں نے قرآن مجید کی تلاش شروع کر دی۔ میں اسے سمجھو کی شاغلوں، چڑے کے ٹکڑوں، سفید پھرلوں اور لوگوں کے سینوں سے جمع کرنے لگا۔ میں نے سورہ توبہ کی آخری آیت: «لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ

أَنْخُشِي أَنْ يَسْتَحِرَ الْفَقْتُ بِقُرْءَاءِ الْقُرْآنِ فِي الْمَوَاطِنِ كُلُّهَا، فَيَذْهَبَ قُرْآنٌ كَثِيرٌ وَإِنِّي أَرِي أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ. قُلْتُ: كَيْفَ أَفْعُلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ؟ فَقَالَ عُمَرُ: هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ، فَلَمْ يَرِدْ عُمَرُ بِرَاجِعِي فِي ذَلِكَ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ عُمَرَ، وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الَّذِي رَأَى عُمَرُ. قَالَ رَيْدٌ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَإِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌ عَاقِلٌ لَا تَتَهَمُكَ، فَذَكَرْتُ تَكْتُبَ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَتَبَعَّقَ الْقُرْآنُ وَاجْمَعَهُ. قَالَ رَيْدٌ: فَوَاللَّهِ لَوْ كَلَّفْنِي نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ يَأْتِقْلَ عَلَيَّ مِمَّا كَلَّفْنِي مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ. قُلْتُ: كَيْفَ تَفْعَلَاً شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ، فَلَمْ يَرِدْ يَحْثُ مُرَاجِعَيِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ اللَّهُ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَرَأَيْتُ فِي ذَلِكَ الَّذِي رَأَيَا، فَتَبَعَّقَ الْقُرْآنُ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسْبِ وَالرَّقَاعِ وَاللَّحَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ، فَوَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التُّوْبَةِ «لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ» إِلَى آخِرِهَا مَعَ خُزِيمَةَ - أَوْ أَبِي خُزِيمَةَ - فَالْحَقَّتُهَا فِي سُورَتِهَا، فَكَانَتِ الصُّحْفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَيَاةً حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاةً حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ. [راجع: ۲۸۰۷]

انْفِسُكُمْ الخ» حضرت خزیمہ یا ابو خزیمہ علیہ السلام کے پاس پائی اور اسے سورت میں شامل کر دیا۔ اس کے بعد یہ مرتب صحیفے حضرت ابوکمر علیہ السلام کے پاس رہے، پھر جب اللہ تعالیٰ نے انھیں وفات دی تو وہ حضرت عمر بن علیہ السلام کے پاس رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں فوت کر دیا۔ اس کے بعد وہ حضرت حصہ بنت عمر بن علیہ السلام کے پاس رہے۔

محمد بن عبید اللہ نے کہا: الخاف سے مراد حمیکریاں ہیں۔

قالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبِيْدِ اللَّهِ: الْلَّخَافُ: يَعْنِي
الْحَرَفَ.

باب: 38- حاکم وقت کا اپنے کارندوں اور قاضی کا
اپنے عملے کو خط لکھنا

[7192] حضرت سہل بن ابی ثمہ علیہ السلام اور ان کی قوم کے بڑے بڑے فضلاء سے روایت ہے، انہوں نے بتایا کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ علیہ السلام خیر کی طرف گئے کیونکہ وہ ان دونوں تغلق دستی میں مبتلا تھے۔ محیصہ علیہ السلام کو بتایا گیا کہ عبد اللہ کو قتل کر کے گڑھے یا پانی کے چشمے میں پھینک دیا گیا ہے۔ وہ یہودیوں کے پاس گئے اور کہا: اللہ کی قسم! تم نے عبد اللہ کو قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ پھر وہ واپس اپنی قوم کے پاس آئے اور ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ اس کے بعد وہ، ان کے بڑے بھائی حمیصہ اور عبد الرحمن بن سہل آئے۔ محیصہ نے بات کرنا چاہی کیونکہ وہی خیر میں موجود تھے تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ”بڑے کو آگے کرو۔“ یعنی جو عمر میں تم سے بڑا ہے، چنانچہ حمیصہ نے بات کا آغاز کیا، پھر محیصہ نے بھی گفتگو کی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کے متعلق فرمایا: ”وَ تَحْمَارَ سَاهِيَ كَيْ دَيْتَ ادا كَرِيسَ يَا لَرَأَيَ كَيْ لَيْيَ تَيَارَ هَوْ جَائِيسَ۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف

(۳۸) بابِ کتابِ الحاکمِ إلیِّ عَمَالِهِ
وَالقاضِیِ إلیِّ أَمْنَاءِهِ

7192 - حَدَثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ عَنْ أَبِي لَيْلَى: حَدَثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَثَنَا مَالِكُ عَنْ أَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ سَهْلٍ بْنِ أَبِي حَمْمَةَ: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ هُوَ وَرِجَالُ مَنْ كُبَرَاءُ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَمَّصَةَ حَرَجَاجَا إلَى حَيْثَ مِنْ جَهْدِ أَصَابُهُمْ، فَأَخْبَرَ مُحَمَّصَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فَقِيرِ - أَوْ عَيْنِ - فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ: أَتَمْ وَاللَّهِ فَتَشْمُوْهُ. قَالُوا: مَا فَتَلَاهُ وَاللَّهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى فَدِيمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ، فَأَقْبَلَ هُوَ وَأَخْوَهُ حُوَيْصَةُ - وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ - وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ، فَذَهَبَ لِيَتَكَلَّمَ - وَهُوَ الَّذِي كَانَ يَخْيَرُ - فَقَالَ [النَّبِيُّ ﷺ] لِمُحَمَّصَةَ: «كَبَرْ كَبَرْ»، يُرِيدُ السَّنَنَ. فَتَكَلَّمَ حُوَيْصَةُ ثُمَّ شَكَلَ مُحَمَّصَةَ. فَقَالَ

اس مضمون کا خط بھیجا تو انہوں نے جواب میں یہ لکھا: ہم نے اسے قتل نہیں کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حوصلہ، مجھے اور عبد الرحمن بن عوف سے فرمایا: ”کیا تم قسم اٹھاتے ہو تاکہ تم اپنے ساتھی کی دیت کے حق دار بن سکو؟“ انہوں نے کہا: ہم قسم نہیں اٹھائیں گے۔ آپ نے فرمایا: ”کیا آپ لوگوں کے لیے یہودی قسم اٹھائیں؟“ انہوں نے کہا: وہ تو مسلمان نہیں۔ تب رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے سو اونٹ بطور دیت ادا کر دیے، چنانچہ ان کو حولی میں داخل کر دیا گیا۔ سہل بن عوف نے کہا: ان میں سے ایک اونٹ نے مجھے لات ماری تھی۔

باب: ۳۹۔ کیا حاکم وقت کے لیے جائز ہے کہ وہ معاملات کی دیکھ بھال کے لیے کسی ایک شخص کو بھیجے؟

[7193-7194] حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد جھنی پیری سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک اعرابی آیا اور اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمادیں، پھر دوسرا فریق کھڑا ہوا اور اس نے بھی کہا: وہ صحیح کہتے ہیں واقعی ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیں۔ پھر دیہاتی نے کہا: میرا بیٹا اس شخص کے ہاں مزدور تھا اور اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا تو مجھے لوگوں نے کہا: تیرے بیٹے پر رجم ہے، لیکن میں نے اپنے لڑکے کی طرف سے سو بکریوں اور ایک لوڈی کا فدیہ دے دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے رابط کیا تو انہوں نے کہا: تیرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطنی ہوگی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں۔ لوڈی اور بکریاں تو تصحیح و اپس میں گی اور تیرے بیٹے کی

رسول اللہ ﷺ: ”إِنَّمَا أَنْ يَدُوا صَاحِبُكُمْ، وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ“. فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيْهِمْ بِهِ، فَكُتِبَ: مَا قَتَلْنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِحَوَيَّةَ لِحَوَيَّةَ وَمُحَيَّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحْفُونَ دَمَ صَاحِبُكُمْ؟“ فَقَالُوا: لَا، قَالَ: أَفَتَحْلِفُ لِكُمْ يَهُودُ؟“ قَالُوا: لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ، فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ مِائَةً نَاقَةً حَتَّى أَذْخَلَتِ الدَّارَ. قَالَ سَهْلٌ: فَرَكَضَشِي مِنْهَا نَاقَةً۔ [راجح: ۲۷۰۲]

(۳۹) بَابٌ: هَلْ يَجُوزُ لِلْحَاكِمِ أَنْ يَعْثَثَ رَجُلًا وَحْدَهُ لِلظَّرِفِ فِي الْأُمُورِ؟

٧١٩٣ - ٧١٩٤ - حَدَّثَنَا أَدَمُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَا: جَاءَ أَغْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفْضِ بَيْتَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، فَقَامَ حَضْمُهُ فَقَالَ: صَدَقَ، فَأَفْضِ بَيْتَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، فَقَالَ أَغْرَابِيٌّ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَرَنَى بِامْرَأَيْهِ، فَقَالُوا لَيْ: عَلَى ابْنِكَ الرَّاجِمُ، فَنَدَيْتُ ابْنِي مِنْهُ بِمِائَةٍ مِنَ الْغَنِيمَ وَوَلِيدَةٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمَ فَقَالُوا: إِنَّمَا عَلَى ابْنِكَ جَلْدٌ مِائَةٌ وَتَغْرِيبٌ عَامٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا أَفْضِ بَيْتَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، أَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْغَنِيمُ فَرَدَ عَلَيْكَ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدٌ مِائَةٌ وَتَغْرِيبٌ عَامٌ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا أَنْسُ - لِرَجُلٍ - فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةٍ

سراسو کوڑے اور ایک سال کے لیے جلاوطن ہونا ہے۔ اور اے انیں! تم اس کی بیوی کے پاس جاؤ (اگر وہ اعتراف کر لے تو) اسے رجم کر دو۔ ”چنانچہ حضرت انیں ﷺ اس کے پاس گئے اور (اس کے اعتراف کے بعد) اسے نگار کر دیا۔

[راجع: ۲۲۱۴، ۲۲۱۵]

باب: 40- حکام وقت کی ترجمانی کرنا اور کیا ایک ترجمان کافی ہے؟

7195] حضرت زید بن ثابت رض سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ یہودیوں کی تحریر یا صیصیں یہاں تک کہ میں ہی یہودیوں کے نام نبی ﷺ کے خطوط لکھتا تھا اور جب وہ آپ کو خط لکھتے تو میں وہ خط پڑھ کر آپ کو سناتا تھا۔ حضرت عمر رض نے کہا جبکہ آپ کے پاس حضرت علی، حضرت عبدالرحمن بن حاطب اور حضرت عثمان رض موجود تھے: یہ عورت کیا کہتی ہے؟ عبدالرحمن بن حاطب نے کہا: یہ آپ کو اس آدمی کے متعلق آگاہ کرنا چاہتی ہے جس نے اس کے ساتھ زنا کیا ہے۔

ابو جمرہ نے کہا: میں حضرت ابن عباس رض اور لوگوں کے درمیان ترجمانی کرتا تھا۔

بعض لوگوں نے کہا ہے: حکام وقت کے لیے دو مترجم ہونے چاہئیں۔

7196] حضرت عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے، انھیں ابوسفیان رض نے بتایا کہ ہر قل نے انھیں قریش کی جماعت کے ہمراہ اپنے ہاں بلا بھیجا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا: ان سے کہو: میں اس شخص (نبی ﷺ) کے متعلق پوچھنے والا ہوں، اگر یہ مجھ سے جھوٹ کہے تو آپ

(٤٠) بَابُ تَرْجِمَةِ الْحُكَّامِ، وَهُلْ يَجْوَزُ تُرْجِمَانُ وَاحِدٌ؟

7195 - وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ رَيْدٍ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ رَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَيْهِمْ حَتَّى كَتَبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتُبَهُ وَأَفْرَأَتُهُ كُتُبَهُمْ إِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ . وَقَالَ عُمَرُ - وَعِنْهُ عَلَيَّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَعُثْمَانَ - : مَاذَا تَقُولُ هَذِهِ؟ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَاطِبٍ : فَقُلْتُ : شُخْرُوكَ يَصَاغِبُهَا الَّذِي صَنَعَ بِهَا .

وَقَالَ أَبُو جَمْرَةَ : كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ أَبْنَ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ .

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ : لَا بُدَّ لِلْحَاكِمِ مِنْ مُتَرْجِمِينَ .

7196 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ : أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ : أَخْبَرَنِي عَبْيَدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ : أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ : أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبَ أَخْبَرَهُ : أَنَّ هَرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبِ مِنْ قُرِينِ شَمَّ قَالَ لِتُرْجِمَانِهِ : قُلْ لَهُمْ : إِنِّي

اسے جھٹلا دیں۔ پھر انہوں نے پوری حدیث بیان کی۔ آخر میں اس نے ترجمان سے کہا: اس سے کہو: اگر تمھاری باتیں بنی برحقیقت ہیں تو وہ شخص اس ملک کا سربراہ ہو گا جو اس وقت میرے قدموں کے نیچے ہے۔

باب: 41- حاکم وقت کا اپنے عاملوں سے حساب لینا

[7197] حضرت ابو حمیدی ساعدی رض سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے این تبیہ کو بوسیم سے صدقات وصول کرنے پر مقرر کیا۔ جب وہ (صدقات وصول کر کے) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اس سے حساب طلب فرمایا۔ اس نے کہا: یہ تو آپ حضرات کا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پھر تو اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا، اگر تو سچا ہے تو وہاں بھی نذرانے آتے رہتے؟“ اس کے بعد آپ اٹھے اور لوگوں سے خطاب فرمایا۔ آپ نے حمد و شکر کے بعد فرمایا: ”اباعد! میں تم میں سے کچھ لوگوں کو ان امور پر عامل بناتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے سونپے ہیں، پھر تم میں سے ایک شخص آتا ہے اور کہتا ہے: یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے نذرانہ دیا گیا ہے۔ اگر وہ شخص سچا ہے تو اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا حتیٰ کہ اس کے پاس نذرانے آئیں؟ اللہ کی قسم! تم میں سے اگر کوئی اس ماں میں سے کوئی چیز لے گا..... ہشام کے یہ الفاظ ہیں: حق کے بغیر رکھے گا..... تو قیامت کے دن اسے اخاکر اللہ کے حضور پیش ہو گا۔ خبردار! جو وہ اللہ کے پاس لائے گا میں اسے پچھاں لوں گا۔ وہ اونٹ لے کر آئے گا جو بلباٹا ہو گایا گائے ہو گی جوڑ کارتی ہو گی یا کمری ہمیاں ہو گی۔ ”پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اخھائے حتیٰ کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی

حکومت اور قضاۓ سے متعلق احکام و مسائل سائل ہذا فیاً کَذَبَنِي فَكَذَبُوهُ - فَذَكَرَ الْحَدِيثَ - فَقَالَ لِلْتُّرْجَمَانِ: قُلْ لَهُ: إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًا فَسَيَمِلُكُ مَوْضِعَ قَدَمَيِ هَاتَيْنِ . [راجع: ۷]

(۴۱) باب محساستہ الإمام عممالہ

۷۱۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَسْتَعْمَلُ أَبْنَ الْأَنْبِيَةِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمَانَ، فَلَمَّا جَاءَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَحَاسَبَهُ قَالَ: هُذَا الَّذِي لَكُمْ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَهَلَا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَبَيْتِ أُمِّكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا؟» ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَخَطَبَ النَّاسَ وَحَمِدَ اللَّهَ وَأَشْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ! فَإِنِّي أَسْتَعْمَلُ رِجَالًا مِنْكُمْ عَلَى أُمُورٍ مُمَّا وَلَأَنِّي اللَّهُ، فَيَأْتِيَكُمْ فَيَقُولُ: هُذَا لَكُمْ، وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي، فَهَلَا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَبَيْتِ أُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كَانَ صَادِقًا؟ فَوَاللَّهِ! لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا - قَالَ هِشَامٌ: بِغَيْرِ حَقِّهِ - إِلَّا جَاءَ اللَّهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَلَا فَلَا يَعْرِفُنَّ مَا جَاءَ اللَّهَ رَجُلٌ بِتَبَرِيرِ لَهُ رُغَاءً أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ، أَوْ شَاءَ تَبَرِيرٌ - ثُمَّ رَفَعَ يَدِيهِ حَتَّى رَأَيْتُ بِيَاضِ إِنْطَيْهِ - أَلَا هَلْ بَلَغْتُ؟» [راجع: ۹۲۵].

دیکھی اور فرمایا: "خبردار! کیا میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا ہے؟"

باب: 42- حاکم وقت کے راز وال اور مشیر خاص

بطانة سے مرادوہ لوگ ہیں جو اندر وہی اسرار و رموز سے مطلع ہوں۔

[7198] حضرت ابوسعید خدری رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی نہیں بھیجا اور نہ کسی کو خلیفہ بنا�ا مگر اس کے دوراز وال ہوتے ہیں: ایک اسے نجی کے لیے کہتا اور اس پر ابھارتا ہے اور دوسرا اسے برائی کے لیے کہتا اور اس کی ترغیب دیتا ہے اور معصوم وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔" سلیمان نے بھی سے روایت کرتے ہوئے کہا: مجھے ابن شہاب نے یہ حدیث سنائی۔ ابن ابو عقیل اور موسیٰ بن عقبہ نے بھی ابن شہاب سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

شیعہ نے زہری سے، انہوں نے ابوسلمہ سے، انہوں نے حضرت ابوسعید رض سے ان کا قول بیان کیا۔

امام اوزاعی اور معاویہ بن سلام نے کہا: انہیں زہری نے ابوسلمہ سے، انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی۔

ابن الحسین اور سعید بن زیاد نے کہا: انہوں نے ابوسلمہ سے، انہوں نے ابوسعید سے ان کا قول تقلیل کیا ہے۔

عبداللہ بن ابوجعفر نے کہا: مجھے صفوان نے ابوسلمہ سے بیان کیا، انہوں نے حضرت ابوایوب رض سے، انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنائے۔

(٤٢) بَابُ بِطَانَةِ الْإِمَامِ وَأَهْلِ مَشْورَتِهِ

الْبِطَانَةُ: الدُّخَلَاءُ.

٧١٩٨ - حَدَّثَنَا أَصْبَحُ: أَخْبَرَنَا أَبْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صلوات الله عليه وسلم قَالَ: «مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيقَةِ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بِطَانَتَانِ: بِطَانَةً تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةً تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْخَيْرِ، فَالْمَعْصُومُ مِنْ عَصَمَ اللَّهُ تَعَالَى». وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى: أَخْبَرَنِي أَبْنُ شَهَابٍ بِهَذَا. وَعَنْ أَبِي أَبْيَانَ عَنْ عَيْنِي وَمُوسَى، عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ مُثْلَهُ.

وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَوْلَهُ.

وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلوات الله عليه وسلم.

وَقَالَ أَبْنُ أَبِي حُسْنَيْنِ وَسَعِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَوْلَهُ.

وَقَالَ عَبْيَدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي أَيُوبَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلوات الله عليه وسلم. [راجیع: ٦٦١١]

باب: 43- حاکم وقت لوگوں سے کس طرح اور کن باتوں کی بیعت لے؟

[7199] حضرت عبادہ بن صامت رض سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے خوشی اور ناخوشی دونوں حالتوں میں آپ کی بات سننے اور اسے ماننے پر بیعت کی۔

[7200] اور اس شرط پر بیعت کی کہ جو شخص حکومت کے لائق ہوگا، اس کی سرداری قبول کریں گے اور اس سے جھگڑا نہیں کریں گے اور ہم جہاں بھی ہوں حق کہیں گے اور اللہ کے راستے میں کسی ملامت گر کی ملامت کو خاطر میں نہیں لائیں گے۔

[7201] حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ سخت سردی میں صحیح کے وقت باہر نکلے جب کہ مہاجرین اور انصار خندق کھود رہے تھے۔ انہیں دیکھ کر آپ رض نے فرمایا:

”اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا يَعْمَلُونَ خَيْرٌ مِّنْ أَخْرَى
الْأَنْصَارُ وَالْمُهَاجِرُونَ كُلُّهُمْ هُنَّ الْمُنْصَرُونَ“

اس کا جواب صحابہ کرام رض نے ان الفاظ میں دیا:
”ہم وہ ہیں جنہوں نے حضرت محمد ﷺ سے ہمیشہ کے لیے جہاد پر بیعت کی ہے جب تک ہم زندہ رہیں گے۔“

[7202] حضرت عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے،

(۴۳) باب: كَيْفَ يَأْتِيُ الْإِيمَانُ النَّاسَ؟

۷۱۹۹ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الْوَزَيلِ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عُبَادَةِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: بَأَيْمَانَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسّلّلہ عَلَى السَّمْعِ وَالظَّاعْنَةِ، فِي الْمَشْطِ وَالْمَكْرَهِ۔ [راجیع: ۱۸]

۷۲۰۰ - وَأَنْ لَا تُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَأَنْ نَقُومَ، أَوْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا تَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَا يَمِينَ۔ [راجیع: ۷۰۵۶]

۷۲۰۱ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلَيْهِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسّلّلہ فِي غَدَاءِ بَارِدَةِ، وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَخْفِرُونَ الْخَنْدَقَ۔ فَقَالَ:

”اَللّٰهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ
فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةَ“

فَأَجَابُوا:

نَحْنُ الَّذِينَ بَأْتُمُنَا مُحَمَّداً
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيَنَا أَبَدًا

[راجیع: ۲۸۳۴]

۷۲۰۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا

انہوں نے کہا: جب ہم رسول اللہ ﷺ سے سمع و طاعت کی بیعت کرتے تو آپ ہم سے فرماتے: "جتنی تحسین طاقت ہو،" یعنی اپنی ہمت کے مطابق اسے بجالائیں گے۔

مَا لِكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا إِذَا بَأْيَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا: «فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ».

[7203] حضرت عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے، انہوں نے کہا: جب عبدالملک بن مروان کی بیعت پر لوگوں کا اتفاق ہوا تو میں اس وقت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا، انہوں نے لکھا: میں اپنی ہمت کے مطابق، اللہ کے دین اور اس کے رسول ﷺ کی سنت کے موافق اللہ کے بندے امیر المؤمنین عبدالملک کی سمع و طاعت کا اقرار کرتا ہوں۔ میرے بیٹے بھی اسی طرح کا اقرار کرتے ہیں۔

[7204] حضرت جریر بن عبد اللہ ؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنئے اور بات مانے کی بیعت کی تو آپ نے مجھے تلقین کی: "جتنی بھی میں ہمت ہو گی، نیز ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کروں گا۔"

[7205] حضرت عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے، انہوں نے کہا: لوگوں نے عبدالملک کی بیعت کی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں لکھا: اللہ کے بندے امیر المؤمنین عبدالملک کے نام، میں اللہ کے بندے امیر المؤمنین عبدالملک کی بات سنئے اور مانے کا اقرار کرتا ہوں۔ یہ اقرار جتنی بھی میں طاقت ہوگی اور میرے بیٹے بھی اس کا اقرار کرتے ہیں۔

[7206] حضرت یزید بن ابو عییدہ سے روایت ہے،

٧٢٠٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفِيَّانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: شَهِدْتُ أَبْنَ عُمَرَ حَيْثُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: كَتَبَ: إِنِّي أُقْرُبُ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللَّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى سُسْتَةِ اللَّهِ وَسُسْتَةِ رَسُولِهِ مَا اسْتَطَعْتُ، وَإِنْ بَنَيَ قَدْ أَفَرُوا بِمِثْلِ ذَلِيلَكَ. [انظر: ٧٢٧٢، ٧٢٥٥]

٧٢٠٤ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنْ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيرٍ أَبْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: بَأْيَعْنَا النَّبِيَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فَلَقَنَنِي: «فِيمَا اسْتَطَعْتُ وَالنُّصْحُ لِكُلِّ مُسْلِمٍ». [راجع: ٥٧]

٧٢٠٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلَيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفِيَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: لَمَّا بَأْيَعْنَا النَّاسُ عَبْدَ الْمَلِكَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: إِلَى عَبْدِ اللَّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، إِنِّي أُقْرُبُ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِعَبْدِ اللَّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى سُسْتَةِ اللَّهِ وَسُسْتَةِ رَسُولِهِ فِيمَا اسْتَطَعْتُ، وَإِنْ بَنَيَ قَدْ أَفَرُوا بِذَلِيلَكَ. [راجع: ٧٢٠٣]

٧٢٠٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا

انھوں نے کہا: میں نے حضرت سلمہ بن اکوئٰ شیخ سے پوچھا: تم نے حدیبیہ کے دن نبی ﷺ سے کس بات پر بیعت کی تھی؟ انھوں نے فرمایا: موت پر بیعت کی تھی۔

حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ قَالَ: قُلْتُ لِسَلَّمَةَ: عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَأَيْعَثُمُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ الْمُهَدِّيَّةِ؟ قَالَ: عَلَى الْمَوْتِ. [راجع: ۲۹۶۰]

[7207] حضرت سور بن حمید بن موسیؑ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: وہ لوگ جنھیں حضرت عمر بن الخطابؓ نے خلیفہ مقرر کرنے کا اختیار دیا تھا وہ جمع ہوئے اور باہم مشورہ کیا۔ ان سے حضرت عبدالرحمن بن عوف بن خلدونے کہا: میں خلافت کے سلطے میں آپ لوگوں سے مقابلہ نہیں کروں گا لیکن اگر تم چاہتے ہو تو تم ہی میں سے کسی کو تمہارے لیے خلیفہ مقرر کر دوں، چنانچہ سب نے خلافت کا معاملہ حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف بن خلدونے کے پرداز کر دیا۔ جب انھوں نے انتخاب کی ذمہ داری ان کے پرداز کر دی تو سب لوگ ان کی طرف مائل ہو گئے یہاں تک کہ میں نے کسی کو نہ دیکھا جو باقی حضرات کا پیچھا کرتا ہو یا ان کی ایڑی روندھتا ہو۔ تمام لوگوں کا میلان حضرت عبدالرحمن بن عوف بن خلدونے کی طرف ہو گیا اور وہ انھیں ان راتوں میں مشورہ دیتے رہے تھے کہ جب وہ رات آگئی جس کی صبح ہم نے حضرت عثمان بن علیؑ سے بیعت کی۔ حضرت سور بن خلدونے نے بیان کیا کہ کچھ رات گزر جانے کے بعد حضرت عبدالرحمن بن عوف بن خلدونے زور سے میرا دروازہ کھکھلایا تھی کہ میں بیدار ہو گیا۔ انھوں نے کہا: میرا خیال ہے آپ سور ہے تھے۔ اللہ کی قسم! میں ان راتوں میں بہت کم سوکا ہوں، آپ ابھی جائیں۔ حضرت زیر اور حضرت سعد بن عبادؓ کو بلا لائیں۔ میں ان دونوں بزرگوں کو بلا لایا تو انھوں نے ان دونوں سے مشورہ کیا۔ مجھے پھر بلا لایا اور فرمایا: حضرت علیؓ بن خلدونے کو بلا لاؤ، میں گیا اور انھیں بلا لایا تو آپ ان کے ساتھ مشورہ کرتے رہے تھے کہ آدمی رات گزر گئی۔ پھر حضرت علیؓ اس حالت میں اٹھ کر گئے کہ وہ خلافت کے

٧٢٠٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَشْمَاءَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ الْمُسْنَوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الرَّهْطَ الْدِينَ وَلَا هُمْ عَمَّ اجْتَمَعُوا فَتَشَاءُرُوا، فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنَ: لَسْتُ بِالَّذِي أَنَا فِسْكُمْ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ، وَلَكُمْ إِنْ شِئْتُمْ اخْتَرُتُ لَكُمْ مِنْكُمْ، فَجَعَلُوا ذَلِكَ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَلَمَّا وَلَوْا عَبْدَ الرَّحْمَنَ أَمْرُهُمْ، فَمَا النَّاسُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَتَّى مَا أَرَى أَحَدًا مِنَ النَّاسِ يَتَّبِعُ أُولَئِكَ الرَّهْطَ وَلَا يَطِعُ عَقِبَيْهِ، وَمَا النَّاسُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُشَاءُرُونَهُ بِلَكَ الْلَّيَالِي حَتَّى إِذَا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَضْبَحَنَا مِنْهَا فَبَأْيَعْنَا عُثْمَانَ، قَالَ الْمُسْنَوَرُ: طَرَقَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَعْدَ هَجَعَ مِنَ اللَّيْلِ فَضَرَبَ الْبَابَ حَتَّى اسْتِيقَظَ فَقَالَ: أَرَاكَ نَائِمًا، فَوَاللَّهِ مَا اكْتَحَلْتُ هَذِهِ النَّلَاثَ يِكْثِيرُ نَوْمٍ، إِنْطَلَقَ فَادْعَ الرَّبِيعَ وَسَعَدًا فَدَعَوْتُهُمَا لَهُ فَشَاءُرَاهُمَا ثُمَّ دَعَانِي فَقَالَ: ادْعُ لِي عَلَيَا فَدَعَوْتُهُ فَنَاجَاهُ حَتَّى ابْهَارَ اللَّيْلَ، ثُمَّ قَامَ عَلَيَّ مِنْ عَنْدِهِ وَهُوَ عَلَى طَمَعِ، وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَخْشِي مِنْ عَلَيَّ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي عُثْمَانَ فَدَعَوْتُهُ فَنَاجَاهُ حَتَّى فَرَقَ بَيْنَهُمَا الْمُؤْذَنُ بِالصُّبْحِ، فَلَمَّا صَلَّى لِلنَّاسِ الصُّبْحَ

خواہ شند تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عثٰمٰن کے دل میں ان کے متعلق کچھ لفک بھی تھی۔ پھر انہوں نے کہا: حضرت عثمان بن عثٰمٰن کو بلا لاؤ، میں انھیں بلا لایا تو آپ ان سے سرگوشی کرتے رہے حتیٰ کہ موذن نے صبح کی اذان دے دی اور دونوں جدا جدا ہو گئے۔ جب لوگوں نے صبح کی نماز ادا کی اور وہ منبر کے پاس جمع ہو گئے تو آپ نے دہاں موجود انصار و مہاجرین اور اشکروں کے قائدین کو بلایا۔ ان سب حضرات نے اسال حضرت عمر بن عثٰمٰن کے ساتھ جمع کیا تھا۔ جب سب لوگ جمع ہو گئے تو عبدالرحمٰن بن عوف بن عثٰمٰن نے خطبه پڑھا اور فرمایا: اما بعد! اے علی! میں نے لوگوں کے خیالات معلوم کیے ہیں، میں نے دیکھا ہے کہ وہ حضرت عثمان بن عثٰمٰن کو مقدم سمجھتے ہیں اور ان کے برادر کسی کو خیال میں نہیں لاتے، اس لیے آپ اپنے دل میں کوئی میل پیدا نہ کریں۔ پھر فرمایا: اے عثمان! میں اللہ کے دین، رسول اللہ ﷺ کی سنت اور آپ کے دو خلفاء کے طریق کے مطابق آپ کی بیعت کرتا ہوں، چنانچہ پہلے ان سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف بن عثٰمٰن نے بیعت کی، پھر سب لوگوں، یعنی مہاجرین و انصار، فوجوں کے قائدین اور دیگر اہل اسلام نے بیعت کی۔

باب: 44- جس نے دو مرتبہ بیعت کی

[7208] حضرت سلمہ بن اکوع بن حیثا سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم نے درخت کے نیچے نبی ﷺ کی بیعت کی۔ آپ نے مجھے فرمایا: ”اے سلمہ! کیا تم بیعت نہیں کرو گے؟“ میں نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے پہلے بیعت کر لی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”دوسری مرتبہ بھی کرو۔“

باب: 45- دیہاتیوں کا بیعت کرنا

وَاجْتَمَعَ أُولَئِكَ الرَّهْطُ عِنْدَ الْمِبْرَ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مَنْ كَانَ حَاضِرًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، وَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أُمَّرَاءَ الْأَجْنَادِ - وَكَانُوا وَأَقْوَى تِلْكَ الْحَجَّةَ مَعَ عُمَرَ - فَلَمَّا اجْتَمَعُوا شَهَدَ عَبْدُ الرَّحْمَنُ ثُمَّ قَالَ: أَمَا بَعْدُ! يَا عَلِيُّ إِنِّي قَدْ نَظَرْتُ فِي أَمْرِ النَّاسِ فَلَمْ أَرْهُمْ يَعْدِلُونَ بِعُثْمَانَ، فَلَا تَجْعَلْنَ عَلَى نَفْسِكُ سَيِّلًا. فَقَالَ: أُبَا يَعْلَكَ عَلَى سُنْنَةِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْخَلِيفَتِينَ مِنْ بَعْدِهِ، فَبَأْيَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنُ، وَبَأْيَعَهُ النَّاسُ: الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ، وَأُمَّرَاءُ الْأَجْنَادِ وَالْمُسْلِمُونَ. [راجح: ۱۲۹۲]

(۴۴) بَابُ مَنْ بَأْيَعَ مَرْتَبَتِينَ

٧٢٠٨ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عَبْيَدٍ، عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: بَأْيَعْنَا النَّبِيَّ ﷺ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لَيْ: (يَا سَلَمَةُ! أَلَا تَبَاعِي؟) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ بَأْيَعْتُ فِي الْأُولَى، قَالَ: (وَفِي الثَّانِي). [راجح: ۲۹۶۰]

(۴۵) بَابُ بَيْعَةِ الْأَغْرَابِ

[7209] حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی، پھر اسے بخار ہو گیا تو اس نے کہا: میری بیعت مجھے واپس کر دیں، یعنی فتح کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کر دیا۔ وہ پھر آیا اور کہا: میری بیعت مجھے واپس کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرتبہ بھی انکار کر دیا۔ آخر وہ خود ہی (مدینہ طیبہ سے) چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مدینہ طیبہ بھٹ کی طرح ہے، یہ میل پھیل دور کر دیتا ہے اور خالص کو رکھ لیتا ہے۔“

۷۲۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ أَغْرَائِيَاً بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَهُ وَعْكٌ فَقَالَ : أَقْلَنِي يَعْتَقِي ، فَأَبَى ، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ : أَقْلَنِي يَعْتَقِي ، فَأَبَى ، فَخَرَجَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ تَنْفِي حَبَشَهَا ، وَتَنْصَعُ طَبَيْهَا» . [راجع: ۱۸۸۲]

باب: ۴۶- نابغ پچ کا بیعت کرنا

[7210] حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا، ان کی والدہ حضرت نعمت بنت حمید رضی اللہ علیہا انصیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ اس سے بیعت لے لیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ ابھی کس نہ ہے۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کے لیے دعا فرمائی۔ وہ اپنے تمام اہل خانہ کی طرف سے ایک ہی بکری ذبح کرتے تھے۔

(۴۶) بَابُ بَيْعَةِ الصَّغِيرِ

۷۲۱۰ - حَدَّثَنَا عَلَيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَرِيدَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُوبَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ رُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَشَامَ وَكَانَ فَدَ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! بَايِعُهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «هُوَ صَغِيرٌ» فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَاهُ ، وَكَانَ يُصْحِحُ بِالشَّاءِ الْوَاحِدَةَ عَنْ جَمِيعِ أَهْلِهِ . [راجع: ۲۵۰۱]

باب: ۴۷- بیعت کرنے کے بعد اس کے ختم کرنے کا مطالبہ کرنا

[7211] حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر قائم رہنے کی بیعت کی۔ پھر اسے مدینہ طیبہ میں سخت بخار آ گیا تو وہ دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا:

(۴۷) بَابُ مَنْ بَايَعَ ثُمَّ اسْتَقَالَ الْبَيْعَةَ

۷۲۱۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ : أَنَّ أَغْرَائِيَاً بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ عَلَى الْإِسْلَامِ ، فَأَصَابَ الْأَغْرَائِيَّ وَعَلَكُ بِالْمَدِينَةِ ،

اللہ کے رسول! میری بیعت ختم کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انکار کر دیا۔ وہ پھر آیا اور کہنے لگا: میری بیعت واپس لے لیں۔ آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی انکار کر دیا۔ پھر وہ آخر خود باہر نکل گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ” مدینہ بھتی کی مانند ہے، میں کچھیں کو دور کر دیتا ہے اور خالص مال کو رکھ لیتا ہے۔“

باب: 43۔ جو کسی کی بیعت صرف دنیا کے لیے کرتا ہے

[7212] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا اور نہ انھیں پاک کرے گا بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہو گا۔ ایک وہ شخص جس کے پاس راستے میں زیادہ پانی ہو، اس سے مسافروں کو منع کرتا ہے۔ دوسرا وہ جو مام سے صرف دنیا کے لیے بیعت کرتا ہے، اگر وہ اسے کچھ دے تو وفاداری کرتا ہے اگر نہ دے تو بیعت توڑ دیتا ہے۔ تیرا وہ شخص جو عصر کے بعد سامان فروخت کرتا ہے اور اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہے کہ اسے اس سامان کی اتنی اتنی رقم مل رہی تھی، خریدار اسے سچا سمجھ کر اس سے مال خرید لیتا ہے، حالانکہ اس کی اتنی رقم نہیں مل رہی تھی۔“

باب: 49۔ عورتوں سے بیعت لینا

اس مضمون کو حضرت ابن عباس ؓ نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

[7213] حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے،

فَأَتَى الْأَغْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفْلَنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمَ جَاءَ فَقَالَ: أَفْلَنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى، ثُمَّ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِبِيرِ شَفَاعَ حَبَّهَا وَتَنْصَعُ طَبَيْهَا». [راجح: ۱۸۸۳]

(۴۸) بَابُ مَنْ بَأْيَعَ رَجُلًا لَا يُبَايِعُ إِلَّا لِلدُّنْيَا

7212 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الدُّنْيَا عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَلَّاهُ لَا يُكَلِّمُهُمْ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابُ أَلِيمٍ»: رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءِ بِالطَّرِيقِ يَمْنَعُ مِنْهُ ابْنَ السَّبِيلِ، وَرَجُلٌ بَأْيَعَ إِمَاماً لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِلدُّنْيَا، إِنْ أَعْطَاهُ مَا يُرِيدُ وَهُنَّ لَهُ، وَإِلَّا مَمْ قَبَ لَهُ، وَرَجُلٌ بَأْيَعَ رَجُلًا بِسُلْعَةٍ بَعْدَ الْعَضْرِ، فَحَلَفَ بِاللَّهِ لَقَدْ أُغْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ فَأَخْذَذَهَا وَلَمْ يُغْطِ بِهَا». [راجح: ۲۲۵۸]

(۴۹) بَابُ بَيْعَةِ النِّسَاءِ

رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

7213 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانٍ: أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ

حکومت اور قضاۓ سے متعلق احکام و مسائل

انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا جبکہ ہم ایک مجلس میں موجود تھے: ”تم میری اس شرط پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراو گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، کسی پر ایسا کوئی بہتان نہیں لگاؤ گے جو تم نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں سے گھڑا ہو گا اور اچھے کاموں میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ تم میں سے جس کسی نے اس عہد کو پورا کیا اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے اور جس نے ان کاموں میں سے کسی کا ارتکاب کیا اور اسے دنیا میں اس کی سزا مل گئی تو یہ اس کے لیے کفارہ ہو گا۔ اور جس نے ان میں سے کوئی برا کام کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈالا تو اس کا معاملہ اللہ کے پرداز ہے، چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو اسے معاف کر دے“ چنانچہ ہم نے آپ ﷺ کی اس شرط پر بیعت کی۔

[7214] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ عورتوں سے زبانی طور پر اس آیت کے احکام کی بیعت لیتے تھے: ”وَهُوَ اللَّهُ كَمَا تَحْكُمُ كُلُّ نِسَاءٍ مِّنْ هُنَّا مِنْهُنَّا“ نیز انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ نے کبھی کسی عورت کا ہاتھ نہیں چھووا سوائے اس عورت کے جس کے آپ مالک تھے۔

[7215] حضرت ام عطیہؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نے نبی ﷺ کی بیعت کی تو آپ نے ہم پر یہ آیت پڑھی: ”وَهُوَ اللَّهُ كَمَا تَحْكُمُ كُلُّ نِسَاءٍ مِّنْ هُنَّا مِنْهُنَّا“ اور آپ نے ہمیں نوح کرنے سے منع فرمایا تو ہم میں سے ایک عورت نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا اور کہا: فلاں عورت نے (نوح کرنے میں) میری مدد کی تھی اور میں اسے اس کا بدلہ دینا چاہتی ہوں۔ اس پر آپ ﷺ نے کچھ نہ کہا تو وہ

عَنِ الزُّهْرِيِّ۔ وَقَالَ الْبَيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخُولَانِيُّ: أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِيتَ يَقُولُ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - وَنَحْنُ فِي مَجْلِسٍ - «تَبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَرْتُنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوا بِبِهْتَانٍ تَفْرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَغْصُوا فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوْقَبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَرَرَهُ اللَّهُ فَأَمْرَهُ إِلَى اللَّهِ، إِنْ شَاءَ عَاقِبَةً، وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ، فَبَأْيَعْنَا عَلَى ذَلِكَ»۔ (راجع: [۱۸])

7214 - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا] قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبَايِعُ النِّسَاءَ بِالْكَلَامِ بِهِذِهِ الْآيَةِ «لَا يُشَرِّكُ بِاللَّهِ شَيْئًا» قَالَتْ: وَمَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِدَ امْرَأَةٍ إِلَّا امْرَأَةٌ يَمْلِكُهَا۔ (راجع: [۲۷۱۳])

7215 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبُوبَتْ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: بَأْيَعْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَرَأَ عَلَيْنَا «أَنْ لَا يُشَرِّكَ بِاللَّهِ شَيْئًا» وَنَهَا إِنَّ النِّسَاءَ، فَقَبضَتْ امْرَأَةٌ مَنَا بِدَهَا فَقَالَتْ: فُلَانَةُ أَشْعَدَنِي وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَجْرِيَهَا، فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، فَلَدَهَتْ لَمَ رَجَعَتْ فَمَا وَقَتْ امْرَأَةٌ إِلَّا أُمُّ شَلَّيْمَ وَأُمُّ الْعَلَاءِ وَابْنَةُ

أَبِي سَبْرَةَ أَمْرَأَةً مُعَاذِ، أَوِ ابْنَةً أَبِي سَبْرَةَ وَأَمْرَأَةً مُعَاذِ۔ [راجع: ۱۳۰۶]

گئی، پھر واپس آئی۔ (میرے ساتھ بیعت کرنے والی عورتوں میں سے) کسی عورت نے اس بیعت کو پورا نہ کیا سوائے ام سلیم، ام علاء، معاذ بن القاسم کی بیوی بنت ابو سہرہ یا ابو سہرہ کی بیٹی اور معاذ بن القاسم کی بیوی کے۔

باب: 50- جس نے بیعت توڑ دالی

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں درحقیقت وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔“

[7216] حضرت چابر بن الشٹرا سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک دیہاتی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: آپ مجھے اسلام پر بیعت کر لیں، آپ نے اسے اسلام پر بیعت کر لیا۔ دوسرے دن بخاری کی حالت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: میری بیعت واپس کر لیں۔ آپ ﷺ نے انکار فرمایا۔ جب وہ واپس ہوا تو آپ نے فرمایا: ”مدینہ طیبہ بھٹی کی طرح ہے جو گندگی اور ناپاکی کو دور کر دیتا ہے، خالص اور پاکیزہ کو رکھ دیتا ہے۔“

باب: 51- خلیفہ مقرر کرنا

[7217] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انہوں نے ایک مرتبہ کہا: ہائے سر پھٹا جا رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم مرجاہ اور میں زندہ رہا تو میں تمہارے لیے مغفرت مانگوں گا اور دعاۓ خیر کروں گا۔“ حضرت عائشہؓ نے کہا: افسوس! آپ تو میری موت کے طالب ہیں اور اگر ایسا ہو گیا تو آپ دن کے آخری حصے میں ضرور کسی دوسری عورت سے شادی کر لیں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ایسا نہیں بلکہ میں تو اپنے سر درد کا اظہار کرتا ہوں۔ میرا

(۵۰) باب من نَكَثَ بَيْتَهُ

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى : «إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ» أَلْآيَةً۔ [الفتح: ۱۰۰]

۷۲۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو ثُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ: سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ: جَاءَ أَغْرَابِيَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: بَايِعْنِي عَلَى إِلْسَلَامٍ، فَبَيَّنَهُ عَلَى إِلْسَلَامٍ، ثُمَّ جَاءَ الْغَدَرَ مَحْمُومًا فَقَالَ: أَفْلَنِي، فَأَبَيْ، فَلَمَّا وَلَّى قَالَ: الْمَدِينَةُ كَالْكِبِيرِ تَقْبِيَ خَبَّهَا، وَتَصْبِعُ طَبَّهَا۔

[راجع: ۱۸۸۲]

(۵۱) باب الاستخلاف

۷۲۱۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بَلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْفَاسِدَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَاتَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: وَارْسَأْهُ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ذَلِكَ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَشْتَغِفُ لَكَ، وَأَدْعُو لَكَ»، فَقَاتَ عَائِشَةَ: وَاثْكُلِيَّاهُ۔ وَاللَّهُ إِنِّي لَا ظُنُكَ تُحِبُّ مَوْتِي، وَلَوْ كَانَ ذَلِكَ لَظَلَلْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرَّسًا يَنْخُضُ أَرْوَاحِكَ.

ارادہ ہوا تھا کہ میں ابو بکر اور اس کے بیٹے کو بلاوں اور انھیں خلیفہ بنا دوں تاکہ کسی دعویٰ کرنے والے یا اس کی خواہش رکھنے والے کے لیے کوئی گنجائش باقی نہ رہے لیکن پھر میں نے سوچا کہ اللہ خود کسی دوسرے کی خلافت کا انکار کرے گا اور مسلمان بھی اسے دفع کریں گے یا فرمایا..... اللہ دفع کرے گا اور مسلمان کسی اور کو خلیفہ نہیں بننے دیں گے۔"

[7218] حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ سے کہا گیا: آپ کسی کو خلیفہ کیوں نہیں نامزد کر دیتے؟ انھوں نے فرمایا: اگر میں کسی کو خلیفہ نامزد کرتا ہوں تو اس شخص نے خلیفہ نامزد کیا تھا جو مجھ سے بہتر تھے، یعنی ابو بکرؓ اور اگر میں اسے مسلمانوں کی رائے پر چھوڑتا ہوں تو اس بزرگ نے اسے مسلمانوں کی صوابیدی پر چھوڑ دیا تھا جو مجھ سے بہت بہتر تھے، یعنی رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی۔ لوگوں نے اس موقف پر ان کی تعریف کی تو انھوں نے فرمایا: کوئی تو میری دل سے تعریف کرتا ہے اور کوئی ڈرتے ہوئے ایسا کرتا ہے۔ اب میں تو یہی غیمت سمجھتا ہوں کہ خلافت کی ذمہ داریوں سے برابر برخنجات پا جاؤں، نہ مجھے اس کا کوئی ثواب ملے اور نہ مجھ سے اس کے متعلق کوئی باز پرس ہی ہو، میں نے خلافت کا بوجہ زندگی بھرا ٹھایا لیکن مرتے وقت اس بار کوئی نہیں اٹھاؤں گا۔

[7219] حضرت انسؓ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عمر کا دوسرا خطبہ سا جب آپ منبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ واقعہ نبی ﷺ کی وفات سے دوسرے دن کا ہے۔ حضرت عمرؓ نے خطبہ پڑھا جبکہ حضرت ابو بکرؓ خاموش تھے اور کوئی بات نہ کرتے تھے۔ پھر حضرت عمر نے کہا: مجھے امید تھی کہ رسول اللہ ﷺ زندہ رہیں گے اور ہمارے کاموں

فقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «بَلْ أَنَا وَارِأسَاهُ، لَقَدْ هَمَّتْ أَوْ أَرْذَثْ - أَنْ أَرْسِلَ إِلَيْ أَبِي بَكْرٍ وَآبِيهِ فَأَعْهَدَ؛ أَنْ يَقُولَ الْقَاتِلُونَ، أَوْ يَسْمَنَى الْمُتَمَمِّنُونَ، ثُمَّ قُلْتُ: يَأْبَى اللَّهُ وَيَنْدَعُ الْمُؤْمِنُونَ، أَوْ يَدْفَعُ اللَّهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ». [راجع: ۵۶۶]

7218 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا] قَالَ: قِيلَ لِعُمَرَ: أَلَا تَسْتَخْلِفُ؟ قَالَ: إِنْ أَسْتَخْلِفُ فَقَدْ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي: أَبُو بَكْرٍ، وَإِنْ أَتْرُكَ فَقَدْ تَرَكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَأَنْتُوا عَلَيْهِ. قَالَ: رَاغِبٌ وَرَاهِبٌ وَدَدْدُتْ أَنِي نَجَوْتُ مِنْهَا كَفَافًا لَا لِي وَلَا عَلَيَّ، لَا أَنْهَمَّلُهَا حَيًّا وَمَيًّا.

7219 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ الرُّزْهَرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَنَّسُ ابْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ خُطْبَةَ عُمَرَ الْأُخْرَاءَ حِينَ جَلَسَ عَلَى الْمُبَشِّرِ وَذِلِّكَ الْغَدَاءُ، مِنْ يَوْمِ تُوْفِيَ النَّبِيُّ ﷺ، فَسَهَّدَ وَأَبْوَ بَكْرٍ صَامَتْ لَا يَتَكَلَّمُ، قَالَ: كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَعِيشَ

کی تدبیر و انتقام کرتے رہیں گے۔ اس سے ان کی مراوا یہ تھی کہ حضرت محمد ﷺ ان سب سے آخر میں وفات پائیں گے۔ اگر محمد ﷺ وفات پاچکے ہیں تو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے سامنے نور (قرآن) کو باقی رکھا ہے جس کے ذریعے سے تم ہدایت حاصل کرتے رہو گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے سے حضرت محمد ﷺ کی رہنمائی فرمائی۔ حضرت ابو مکر بن عوف رسول اللہ کے ساتھی اور دو میں سے دوسرا ہے۔ وہ مسلمانوں میں بہترین شخص ہیں جو تمہارے امور سرانجام دیں، لہذا انہو اور ان کی بیعت کرو۔ ان میں سے ایک جماعت پہلے ہی سقیفہ بنو ساعدہ میں آپ کی بیعت کر چکی تھی، پھر عام لوگوں نے منبر بنوی پر بیعت کی۔

زہری نے حضرت انس بن مالک سے بیان کیا، انہوں نے حضرت عمر بن الخطاب سے سنا کہ وہ حضرت ابو مکر بن عوف سے اس دن کہہ رہے تھے: آپ منبر پر تشریف لائیں۔ وہ ان سے سلسلہ کہتے رہے حتیٰ کہ وہ تشریف لے آئے اور سب لوگوں نے آپ سے بیعت کر لی۔

فائدہ: سقیفہ بنو ساعدہ ایک پنجاہت گھر تھا، جس میں خاص لوگوں نے ابو مکر بن عوف سے بیعت کی تھی۔ اس کے بعد حضرت عمر بن الخطاب نے اجتماع عام میں اعلان کیا کہ حضرت ابو مکر بن عوف کے بعد خلافت کے لیے موزوں اور اس کے مراوا ہیں۔ اس سے آپ نے حاضرین کو ان سے بیعت کرنے کی ترغیب دلائی۔ پھر عام لوگوں نے ان کی بیعت کی۔ یہ بیعت ثانیہ تھی جو پہلی بیعت سے عام اور زیادہ مشہور ہے۔

27220] حضرت جیبر بن مطعم بن حوشش سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس ایک خاتون آئی اور کسی معاملے کے متعلق آپ سے گفتگو کی۔ آپ ﷺ نے اس سے کہا کہ وہ دوبارہ آئے، اس نے کہا: اللہ کے رسول! اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو کیا کروں؟ اس کا اشارہ آپ کی وفات کی طرف تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر مجھے

رسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَدْبُرُنَا - يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يَكُونَ آخِرُهُمْ - فَإِنَّ يَكُونُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ فِيْ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ جَعَلَ يَنِّي أَظْهَرُكُمْ نُورًا تَهْتَدُونَ بِهِ بِمَا هَدَى اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَانِيَ اثْنَيْنِ فَإِنَّهُ بَكْرَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَانِيَ اثْنَيْنِ أَوْلَى الْمُسْلِمِينَ بِأُمُورِكُمْ، فَقَوْمُوا فَبَايْعُوهُ، وَكَانَ طَاغِيَةً مِنْهُمْ قَدْ بَايَعُوهُ قَبْلَ ذَلِكَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، وَكَانَتْ بَيْعَةُ الْعَامَةِ عَلَى الْمُبَرِّ.

قال الزهرى عن أنس بن مالك: سمعت عمر يقول لأبي بكير يومئذ: اصعد المنبر، فلم يزل به حتى صعد المنبر فبايعه الناس عامه. [انظر: ۷۲۶۹]

7220 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعَمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ امْرَأَةً فَكَلَمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمْرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَيْتَ، إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ؟ - كَانَهَا تُرِيدُ الْمَوْتَ - قَالَ: «إِنْ

حکومت اور قضاء سے متعلق احکام و مسائل

نہ پاؤ تو ابو بکر کے پاس چلی آنا۔“

لَمْ تَجِدْنِي فَأُتَيْ أَبَا بَكْرٍ۔ [راجع: ۳۶۵۹]

[7221] حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رض نے براہ کے وفد سے فرمایا تھا: تم لوگ اونٹوں کی دموں کے پیچے پیچے جنگلوں میں گھومتے رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اور مہاجرین کو کوئی بات دکھادے جس کی وجہ سے وہ تمہارا قصور معاف کر دیں۔

۷۲۲۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفِيَّانَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقَ بْنِ شَهَابَ، عَنْ أَبِيهِ بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ لِوَفِيدَ بُرَاحَةَ: تَبَعُّوْنَ أَذْنَابَ الْأَبْلِ حَتَّى يُرِيَ اللَّهُ خَلِيفَةَ نَبِيِّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَالْمُهَاجِرِينَ أَمْرًا يَعْلَمُونَكُمْ

باب:- بلا عنوان

[7223, 7222] حضرت جابر بن سرہ رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”میری امت میں بارہ امیر ہوں گے۔“ پھر آپ نے کوئی ایسی بات کہی جو میں نہ سن سکا۔ بعد میں میرے والد گرامی نے بتایا کہ آپ نے فرمایا تھا: ”وہ سب کے سب قریش کے خاندان سے ہوں گے۔“

۷۲۲۳، ۷۲۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثْنَى: حَدَّثَنَا عُنْدَرُ: حَدَّثَنَا شَعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: «يَكُونُ أَثْنَا عَشْرَ أَمِيرًا» - فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ أَسْمَعْهَا - فَقَالَ أَبِيهِ: إِنَّهُ قَالَ: «كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ».

فائدہ: ان خلفاء کی تعمیں کے متعلق بہت اختلاف ہے، اس لیے ہم نے دانستہ اس سے پہلو تھی کہ، البتہ شیعہ حضرات کہتے ہیں کہ ان سے مراد ان کے مزعومہ بارہ امام ہیں جو حضرت علی رض سے شروع ہو کر محمد بن حسن مهدی پر فتح ہوتے ہیں لیکن یہ اس لیے غلط ہے کہ ان کے دور حکومت میں اسلام کو کوئی شان و شوکت نہیں ملی بلکہ ان میں سے اکثر اپنی جان بچانے کے لیے چھپے رہے، ہمارے نزدیک شیعہ کا یہ موقف نبی برحقیقت نہیں۔ واللہ اعلم۔

باب: ۵۲- فتن و فجور اور لڑائی جھکڑا کرنے والوں کو معلوم ہونے کے بعد گھروں سے نکالنا

(۵۲) بَابُ إِخْرَاجِ الْخُصُومِ وَأَهْلِ الرِّبَّ مِنَ الْبَيْوَتِ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ

حضرت عمر رض نے سیدنا ابو بکر رض کی بہن کو اس وقت گھر سے نکال دیا جب وہ نوحہ کر رہی تھیں۔

وَقَدْ أَخْرَجَ عُمَرُ أُخْتَ أَبِيهِ بَكْرٍ حِينَ نَاهَتْ.

[7224] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں

۷۲۲۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ أَبِيهِ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَبِيهِ هُرَيْرَةَ

میری جان ہے! میرا رادہ ہوا کہ میں ایدھن جمع کرنے کا حکم دوں، پھر نماز کے لیے اذان دینے کا کہوں، پھر کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں، پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں (جو جماعت میں شریک نہیں ہوتے) اور انھیں ان کے گھروں سمیت جلا دوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم میں سے کسی کو اگر امید ہو کہ وہاں مسجد میں سے موٹی ہڈی یا اچھے پائے ملیں گے تو وہ ضرور عشاء میں بھی حاضر ہو۔“

ابو عبد اللہ (امام بخاری رض) نے کہا: بکری کے کھر کے درمیان گوشت کو مرْمَأة کہتے ہیں۔ یہ منسَأة اور مِيضاَة کی طرح میم کی زیر کے ساتھ ہے۔

باب: 53۔ کیا حاکم وقت کے لیے جائز ہے کہ وہ مجرموں اور اہل معصیت کا سوچل بایکاٹ کر دے؟

[7225] حضرت عبد اللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے، جس وقت حضرت کعب رض ناپینا ہو گئے تو ان کے بیٹوں میں سے بھی ان کے قائد تھے، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت کعب رض کو یہ کہتے ہوئے سنا: جب وہ غزوہ تبوك میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله و سلم کے ساتھ جانے سے یقین پڑے تو کہ..... پھر انھوں نے اپنا پورا واقعہ بیان کیا..... اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے مسلمانوں کو ہمارے ساتھ گفتگو کرنے سے روک دیا تو ہم پچاس راتیں اسی حالت میں رہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول کر لی ہے۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ و آله و سلم قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمْرَ بِحَطَبٍ يُحْتَطَبُ، ثُمَّ أَمْرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤْذَنَ لَهَا، ثُمَّ أَمْرَ رَجُلًا فَيُؤْرَقَ النَّاسَ، ثُمَّ أَخَالِفُ إِلَى رِجَالٍ فَأُخَرِقُ عَلَيْهِمْ بُيُونَهُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَوِيَّا أَوْ مِرْمَأَيْنِ حَسَسْتَيْنِ لَشَهَدَ الْعِيشَاءَ».

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: قَالَ يُوسُفُ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَرَمَّاً: بَيْنَ ظِلْفِ الشَّاةِ وَمِنَ اللَّحْمِ، مِثْلُ مِنْسَأَةِ وَمِيضاَةِ، الْمُؤْمِنُ مَخْفُوضَةٌ۔ [راجیع: ۶۴۴]

(۵۲) بَابٌ: هَلْ لِلْإِلَامِ أَنْ يَمْنَعَ الْمُجْرِمِينَ وَأَهْلَ الْمَغْصِيَةِ مِنَ الْكَلَامِ مَعَهُ وَالزِّيَارَةِ وَتَحْوِيَةِ؟

٧٢٢٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكْرٍ: حَدَّثَنَا الْبَيْثَنُ عَنْ عَقْيَلٍ، عَنْ أَبْنِ شِيهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، وَكَانَ فَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حَسِينَ عَمِيًّا، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ و آله و سلم فِي غَرْوَةِ تَبُوكَ - فَذَكَرَ حَدِيثَهُ - وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ و آله و سلم الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا، فَلَيْسَتَا عَلَى ذَلِكَ حَمْسِيَّنَ لَيْلَةً، وَأَذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ و آله و سلم بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا۔

[راجیع: ۲۷۵۷]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

٩٤- کتاب التَّمْنَىٰ

تمناوں اور آرزوں کا بیان

باب: ۱- تمنا کا بیان اور جس نے شہادت کی آرزو کی

[7226] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر یہ نہ ہوتا کہ لوگ میرے بعد مجھ سے پیچھے رہنا پسند کریں گے جبکہ میرے پاس انھیں مہیا کرنے کے لیے سواریاں نہیں ہیں تو میں کسی لشکر سے پیچھے نہ رہتا۔ میری تو خواہش ہے کہ اللہ کے راستے میں قتل کیا جاؤ، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں۔“

[7227] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میری آرزو ہے کہ میں اللہ کے راستے میں جنگ کروں اور قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں۔“

(۱) باب ما جاءَ فِي التَّمْنَىٰ، وَمَنْ تَمَنَّى الشَّهَادَةَ

٧٢٢٦ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفْيَرٍ: حَدَّثَنِي الْلَّيْثُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلْمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَوْعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ يَقُولُ: ”وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا يَكْرَهُونَ أَنْ يَتَخَلَّفُوا بَعْدِي، وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ مَا تَخَلَّفُتْ، لَوْدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُخْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُخْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُخْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُخْيَا“۔ [راجع: ۳۶]

٧٢٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزَّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ قَالَ: ”وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! وَدِدْتُ أَنِّي أُقْاتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأُقْتَلُ ثُمَّ أُخْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُخْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ [ثُمَّ أُخْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُخْيَا]“۔

(راوی حدیث کہتے ہیں کہ) میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ ابو ہریرہ رض نے یہ کلمات تین مرتبہ دہراتے تھے۔

فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ لَهُنَّ ثَلَاثًا، أَشْهَدُ بِاللَّهِ.

[راجع: ۳۶]

باب: ۲- نیک کام کی خواہش کرنا، نیز نبی ﷺ کے فرمان: ”اگر! میرے پاس احمد پیار جتنا سونا ہوتا“ کا بیان

[7228] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اگر میرے پاس احمد پیار جتنا سونا ہوتا تو میں پسند کرتا کہ اگر لینے والے مل جائیں تو تین دن گزرنے سے پہلے ہی میرے پاس اس میں سے ایک دینار بھی نہ پچے، سوئے اس کے جسے میں اپنے قرض کی ادائیگی کے لیے روک لوں۔“

باب: ۳- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ”اگر مجھے پہلے معلوم ہو جاتا جو بعد میں معلوم ہوا“ کا بیان

[7229] حضرت عائشہ رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر مجھے پہلے معلوم ہو جاتا جو بعد میں معلوم ہوا تو اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لاتا اور جس وقت لوگوں نے احرام کھولا میں بھی ان کے ساتھ ضرور احرام کھول دیتا۔“

[7230] حضرت جابر بن عبد اللہ رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے اور ہم نے حج کے لیے احرام باندھا اور تلبیس کہا۔ جب ہم چاروں والجھ کو مکہ مکرمہ پہنچے تو نبی ﷺ نے ہمیں بیت اللہ کے طوف اور صفا مروہ کی سماں کا حکم دیا، نیز یہ (بھی فرمایا) کہ ہم حج کو عمرہ

(۲) بَابُ تَمَنِي الْخَيْرِ، وَقَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: **”لَوْ كَانَ لِي أَحْدَذَهَا“**

۷۲۲۸ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامَ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَوْ كَانَ عِنْدِي أَحْدُ ذَهَبًا لَأَحْبَبْتُ أَنْ لَا يَأْتِيَ عَلَيَّ ثَلَاثٌ وَعِنْدِي مِنْ دِينَارٍ، لَيْسَ شَيْءٌ أَرْضَدُهُ فِي دِينِ عَلَيَّ، أَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهُ». [راجع: ۲۲۸۹]

(۳) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: **”لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ“**

۷۲۲۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا الْبَيْثَنُ عَنْ عَفِيلٍ، عَنْ أَبِي شَهَابٍ: حَدَّثَنِي غُرْوَةُ: أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدَى، وَلَحَلَّتُ مَعَ النَّاسِ حِينَ حَلُوا».

[راجع: ۲۹۴]

۷۲۳۰ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ حَسِيبٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَبَّيْنَا بِالْحَجَّ، وَقَدِمْنَا مَكَّةَ لِأَرْبَعَ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نُطْوَفَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا

بنالیں اور اس کے بعد احرام کھول دیں سوائے ان لوگوں کے جن کے پاس قربانی ہے۔ نبی ﷺ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کے پاس قربانی کا جانور نہیں تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ میکن سے آئے تھے اور ان کے ساتھ بھی قربانی کے جانور تھے۔ انہوں نے احرام باندھتے وقت یہ کہا تھا: میرا احرام وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ کا ہے۔ لوگوں نے کہا کیا ہم منی کی طرف اس حالت میں جائیں گے کہ ہم سے منی پکر رہی ہو گی؟ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو بات مجھے اب معلوم ہوئی ہے اگر پہلے معلوم ہو جاتی تو میں اپنے ساتھ قربانی نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ قربانی نہ ہوتی تو یقیناً میں بھی حال ہو جاتا۔“ اس دوران میں حضرت سراقد بن عثیمین رسول اللہ ﷺ سے ملے جنکو وہ جمۃ عقبہ کو پھر مار رہے تھے، انہوں نے پوچھا: اللہ کے رسول اکیا یہ ہمارے لیے غاص ہے؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ یہ یہاں کے لیے ہے۔“

حضرت جابر بن عبد اللہ نے کہا: حضرت عائشہؓ نے جب مکہ مکرمہ آئیں تو وہ حج کی حالت میں تھیں۔ نبی ﷺ نے انہیں فرمایا کہ وہ حج کے تمام ارکان ادا کریں لیکن بیت اللہ کا طواف نہ کریں اور نہ نماز ہی پڑھیں حتیٰ کہ پاک ہو جائیں۔ جب لوگ بظہاء میں آئے تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ لوگ تو حج اور عمرہ کر کے والیں جائیں گے اور میں صرف حج کر کے لوٹ رہی ہوں؟ آپ ﷺ نے حضرت عبد الرحمن بن ابی بکرؓ کو حکم دیا کہ حضرت عائشہؓ کے ساتھ تعمیر جائیں، چنانچہ حضرت عائشہؓ نے لیام حج کے بعد وہ الحجہ میں عمرہ کیا۔

فائدہ: دورِ جالمیت کا یہ دستور تھا کہ وہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کو بہت بڑا گناہ خیال کرتے تھے، اسی اصول کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ اور دیگر صحابہؓ کرام ﷺ نے مدینہ طیبہ سے حج کا احرام باندھا، مکہ جنپی کر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ حج کے احرام کو عمرہ کے احرام میں بدل لیں اور عمرہ کر کے احرام کھول دیں۔

تمناؤں اور آرزوں کا بیان
والمرؤة، وَأَنْ تَجْعَلَهَا عُمْرَةً، وَلَنْجَلِّ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَذِيَّ. قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ مَعَ أَحَدٍ مَنْ هَذِيَّ غَيْرَ النَّبِيِّ ﷺ وَطَلْحَةَ، وَجَاهَ عَلَيْهِ مَنْ أَلْيَمَنْ مَعَهُ الْهَذِيَّ فَقَالَ: أَهْلَلْتُ بِمَا أَهْلَلْ يَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالُوا: أَنْتَطَلِقُ إِلَى مَنِي، وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنِّي لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ، وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَذِيَّ لَخَلَلْتُ. قَالَ: وَلَقِيْهُ سُرَاقَةُ وَهُوَ يَرْمِي جَمْرَةَ الْعَقَبةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَا هَذِهِ خَاصَّةٌ؟ قَالَ: لَا بَلْ لِأَبْدِي.

قال: وَكَانَتْ عَائِشَةُ قَدِيمَتْ مَعَهُ مَكَّةَ وَهِيَ حَائِضٌ، فَأَمْرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَسْكُنَ الْمَنَابِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَهْلَهَا لَا تَطْوُفُ وَلَا تُصَلِّي حَتَّى تَطْهَرَ، فَلَمَّا تَرَلُوا الْبَطْحَاءَ قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتَنْتَطِلِقُونَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةً، وَأَنْتَطِلِقُ بِحَجَّةٍ؟ قَالَ: ثُمَّ أَمْرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ أَنْ يَسْتَطِلِقَ مَعَهَا إِلَى الشَّعْعِيمِ، فَاعْتَمَرْتُ عُمْرَةً فِي ذِي الْحِجَّةِ بَعْدَ أَيَّامِ الْحِجَّةِ . [راجح: ۱۵۵۷]

باب: 4- آپ ﷺ کا ارشاد گرامی: ”کاش! ایسا اور ایسا ہوتا“ کا بیان

[7231] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کو ایک رات نیندہ آئی تو آپ نے فرمایا: ”کاش! میرے صحابہ میں سے کوئی نیک آدمی آج رات میرے ہاں پہرہ دے۔“ اس دوران میں اچاک ہم نے ہتھیاروں کی چھکار سنی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ”کون صاحب ہیں؟“ کہا گیا: اللہ کے رسول! میں سعد بن ابی وقاص ہوں۔ آپ کی حفاظت کے لیے حاضر ہوا ہوں، پھر نبی ﷺ سو گئے حتیٰ کہ ہم نے آپ کے خڑائے بھرنے کی آواز سنی۔

ابو عبد اللہ (امام بخاری رض) کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: بلال بن عوف (جب نئے نئے مدینہ طیبہ آئے تو بخار کی حالت میں انھوں) نے کہا: کاش! میں ایسے میدان میں رات گزاروں جہاں میرے ارد گرد اذخر اور جلیل نامی گھاس ہو۔ (حضرت عائشہؓ کہتی ہیں): میں نے نبی ﷺ کو اس امر کی خبر دی۔

باب: 5- قرآن مجید اور علم کی آرزو کرنا

[7232] حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رُشِّک صرف دو شخصوں پر ہو سکتا ہے: ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہے، وہ اسے دن رات پڑھتا ہے، (سنن والا) کہتا ہے: کاش! مجھے بھی اس طرح دیا جاتا جیسے اس کو دیا گیا ہے تو میں بھی اس طرح کرتا جس طرح یہ کرتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت دیا ہو اور وہ اسے اللہ کے راستے میں خرج

(۴) بَابُ قَوْلِهِ ﷺ: «لَيْتَ كَذَا وَكَذَا»

7231 - حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ مَخْلُدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بَلَالٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ بْنَ رَبِيعَةَ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: أَرِقَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةً فَقَالَ: «لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَخْرُسْنِي إِلَيْهِ»، إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ السَّلَاحِ، قَالَ: «مَنْ هَذَا؟»، قَيْلَ: سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ، جِئْتُ أَخْرُشُكَ، فَنَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى سَمِعْنَا غَطَطَةً.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ بَلَالٌ: أَلَا لَيْتَ شَعْرِي هَلْ أَبِيَشَ لَيْلَةً بِرَوَادِ وَحَوْلِي إِذْجَرْ وَجَلِيلُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ. (راجح: ۲۸۸۵)

(۵) بَابُ تَمَنِي الْقُرْآنِ وَالْعِلْمِ

7232 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَحَاسِدُ إِلَّا فِي اثْتَنِينِ: رَجُلٌ أَتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتَلَوُهُ آتَاهُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ، يَقُولُ: لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هُذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعُلُ. وَرَجُلٌ أَتَاهُ اللَّهُ مَالًا يُنْهَقُهُ فِي حَقَّهِ فَيَقُولُ: لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا

کرتا ہو (اے دیکھنے والا) کہتا ہے: کاش! مجھے بھی یہ مال دیا جائے جس طرح اس کو دیا گیا ہے تو میں بھی اسی طرح خرچ کرتا جس طرح یہ خرچ کرتا ہے۔“

توبیہ نے بھی جریر سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

تمناہ اور آرزوں کا بیان
اویتی ہے: «لَفَعْلْتُ كَمَا يَفْعُلُ»۔

حدَّثَنَا فُقِيْهٌ : حَدَّثَنَا حَبِّيرٌ بِهِذَا . [راجع: ۵۰۲۶]

باب: 6- کون سی آرزو منوع ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایک کو دوسرا پر جو فضیلت دی ہے تم اس کی تمنا نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتے والا ہے۔“

وَضَاحَتْ: ایسی تمنا میں منع ہیں جو حسد اور باہمی بغض و عداوت کو دعوت دیں یا انظرت انسانی سے نکراتی ہوں، مثلاً: اللہ تعالیٰ نے کسی کو کوئی خوبی دے رکھی ہے اور کسی کو کوئی دوسرا، ایک مال دار ہے دوسرا غریب ہے، کوئی حسین ہے کوئی بد صورت تو ان صفات کے اختلاف کی بنا پر حسد، ہوس اور بغض نہیں رکھنا چاہیے۔

[7233] حضرت انس بن مالک سے روایت ہے، انہوں نے کہا: اگر میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے نہ سنا ہوتا: ”موت کی تمنا نہ کرو، تو میں ضرور موت کی آروز کرتا۔

(۶) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَنِي

﴿وَلَا تَسْمَوْا مَا فَصَلَ اللَّهُ بِهِ، بَعْضَكُمْ عَلَى
بَعْضٍ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿إِنَّ اللَّهَ حَسَّانٌ
إِلَيْهِ شَفَاءٌ وَّ
عَلِيْسَماً﴾ [النساء: ۳۲].

7233 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ : حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَاصِ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَسْمَوْا الْمَوْتَ» لَتَمَنَّيْتُ . [راجع: ۵۶۷۱]

[7234] حضرت قیس سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم حضرت خباب بن ارت بن جعفر کے پاس ان کی تیار داری کے لیے حاضر ہوئے جبکہ انہوں نے سات دنگ لگوائے تھے، انہوں نے فرمایا: اگر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں موت کی تمنا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں ضرور موت کی دعا کرتا۔

7234 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُهُ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: أَتَيْنَا خَبَابَ بْنَ الْأَرْتَ نَعْوَدُهُ، وَقَدِ اكْتُوَيْ سَبْعًا، فَقَالَ: لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَهَاجَنَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعْوَتُ بِهِ . [راجع: ۵۶۷۲]

[7235] حضرت عبدالرحمن بن ازہر بن عیاذ کے غلام حضرت ابو عبید سعد بن عبید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

7235 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هَشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ،

فرمایا: ”تم میں سے کوئی بھی موت کی تمنا نہ کرے۔ اگر وہ نیکو کار ہے تو ممکن ہے کہ اسے نیکیوں کی مزید توفیق مل جائے اور اگر بدکار ہے تو شاید اسے توبہ نصیب ہو جائے۔“

باب: 7- کسی آدمی کا یوں کہنا: اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم

ہدایت یافتہ رہ ہوتے

[7236] حضرت براء بن عازب رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: غزوہ خندق کے دن خود نبی ﷺ ہمارے ساتھ مٹی اٹھا رہے تھے۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ مٹی نے آپ کے پیسے کی سفیدی کو چھپا رکھا تھا۔ آپ فرماتے تھے:

”اے اللہ! اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے نہ صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے، الہذا تو ہم پر جمعی نازل فرم۔ ان (شہنوں) کی جماعت نے ہم پر ظلم ڈھایا ہے۔ جب یہ فتنہ چاہتے ہیں تو ہم ان کا انعام کرتے ہیں، ان کی بات نہیں مانتے۔“ اس کے ساتھ آپ اپنی آواز بلند کر دیتے تھے۔

عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ - اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ قَالَ: لَا يَتَمَّنَ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ، إِمَّا مُخْسِنًا فَلَعْلَهُ يُزْدَادُ، وَإِمَّا مُسِيْبًا فَلَعْلَهُ يَسْتَعْتَبُ۔ [راجع: ۳۹]

(۷) بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: لَوْلَا اللَّهُ مَا اهْتَدَنَا

7236 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شَعْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعْنَى التُّرَابِ يَوْمَ الْأَحْرَابِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَارَى التُّرَابَ بِيَاضٍ بَطْنِيَ يَقُولُ:

”لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَنَا
وَلَا تَصَدَّقَنَا وَلَا صَلَّينَا
فَأَنْزَلْنَ سَكِينَةً عَلَيْنَا
إِنَّ الْأَلْى - وَرُبَّمَا قَالَ: إِنَّ الْمَلَأَ - فَذَ
بَغُوا عَلَيْنَا، إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا أَبَيْنَا“ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ۔ [راجع: ۲۸۳۶]

(۸) بَابُ كَرَاهِيَّةِ تَمَنِّي لِقَاءِ الْعَدُوِّ

وَرَوَاهُ الْأَغْرِيْجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ.

7237 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مُعاوِيَةُ بْنُ عَمْرُو: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُفَّةَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضِيرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ، قَالَ: كَتَبَ

باب: 8- دشمن سے مدد بھیڑ ہونے کی آرزو کرنا منع ہے

اس مضمون کو اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رض سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

[7237] حضرت سالم ابو نظر مولیٰ عمر بن عبید اللہ سے روایت ہے جو اپنے آقا کے کاتب تھے، انھوں نے بتایا کہ حضرت عبد اللہ بن ابی اویس رض نے انھیں خط لکھا جسے میں نے خود پڑھا، اس میں یہ مضمون تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے

تمناوں اور آرزوں کا بیان۔

فرمایا: ”دشمن سے مقابلے کی تمنا نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ سے
إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى فَقَرَأَتُهُ فَإِذَا فِيهِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تَتَمَنُوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ،
وَسَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ». [راجح: ۲۸۱۸]

باب: ۹۔ لفظ ”اگر مگر“ کے جواز کا بیان

(۹) بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ اللَّوْ

وقوله تعالى: ﴿لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ فُوهَ﴾ (حضرت لوط عليهما السلام نے کہا):
ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”(حضرت لوط عليهما السلام نے کہا):
کاش! میرے پاس تمہارا مقابلہ کرنے کی کچھ طاقت ہوتی۔“
[ہود: ۸۰].

نکھلے وضاحت: بعض روایات میں ”اگر مگر“ کے الفاظ استعمال کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ثابت کیا ہے کہ
ممانعت کا یہ حکم مطلق نہیں بلکہ اللہ کی مشیت سے غافل اور اپنی قوت و تدبیر پر خفر کرتے ہوئے اگر مگر کہنا منع ہے۔ آیت کے الفاظ
حضرت لوط عليهما السلام نے اس وقت کے تھے جب ان کی قوم فرشتوں سے بدتعیزی اور گستاخی پر اتر آئی تھی۔

[7238] حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے، انہوں
نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دلخان کرنے والوں کا
ذکر کیا تو حضرت عبد اللہ بن شداد رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا یہ وہی
عورت تھی جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ”اگر
میں کسی عورت کو بغیر گواہ رجم کرتا تو اے کرتا۔“ حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں، وہ ایک اور عورت تھی جو
کھلے عام فحش کاری کرتی تھی۔

[7239] حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے،
انہوں نے کہا: ایک رات ایسا ہوا کہ نبی ﷺ نے نماز عشاء
میں دری کی تو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور کہا: اللہ کے رسول نماز
پڑھائیں، اب تو عورتیں اور بچے سونے لگے ہیں۔ اس
وقت آپ جھرے سے برآمد ہوئے اور آپ کے سر سے پانی
نکپ رہا تھا، فرمانے لگے: ”اگر میری امت پر یا فرمایا:
لوگوں پر مشکل نہ ہوتی تو میں اس وقت انھیں یہ نماز
پڑھنے کا حکم دیتا۔“

7238 - حَدَثَنَا عَلَيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَثَنَا
سُفِيَّانُ: حَدَثَنَا أَبُو الزَّنَادِ عَنِ الْفَاسِمِ بْنِ
مُحَمَّدٍ قَالَ: ذَكَرَ أَبْنُ عَبَّاسٍ الْمُتَلَاهِعِينَ، فَقَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَادٍ: أَهِيَ التَّيْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا امْرَأَةً بِغَيْرِ بَيْتَهُ؟» قَالَ:
لَا، تِلْكَ امْرَأَةً أَعْلَمُ.

[5210]. [راجح: ۵۲۱۰]

7239 - حَدَثَنَا عَلَيُّ: حَدَثَنَا سُفِيَّانُ: قَالَ
عُمَرُو: حَدَثَنَا عَطَاءً قَالَ: أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عُمَرُ فَقَالَ: الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ! رَقَدَ النِّسَاءُ وَالصَّبِيَّانُ، فَخَرَجَ وَرَأَسَهُ
يَقْطُرُ يَقُولُ: «لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي - أَوْ
عَلَى النَّاسِ، وَقَالَ سُفِيَّانُ أَيْضًا: عَلَى أُمَّتِي -
لَا مَرْتُهُمْ بِالصَّلَاةِ هُذِهِ السَّاعَةُ».

وَقَالَ أَبْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ أَبِي

کہ نبی ﷺ نے نماز عشاء میں دیر کی تو حضرت عمر بن حفیظ نے کہا: اللہ کے رسول! عورتیں اور بچے سو گئے ہیں۔ (یہ سن کر) آپ باہر تشریف لائے جبکہ آپ اپنی ایک جانب سے پانی صاف کر رہے تھے اور فرمادیں: ”اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ سمجھتا تو اس نماز کا عدم وقوع یہی ہے۔“

عمر بن دینار نے کہا: ہم سے عطا نے بیان کیا، اس میں ابن عباس کا ذکر نہیں، بہر حال عمر نے کہا: آپ کے سر مبارک سے پانی پلک رہا تھا لیکن ابن جریح نے کہا: آپ اپنی ایک جانب سے پانی صاف کر رہے تھے۔

عمر نے کہا کہ آپ نے فرمایا: ”اگر میری امت پر مشکل نہ ہوتا تو اس نماز کا افضل وقت یہی ہے۔“

ابن جریح نے کہا کہ آپ نے فرمایا: ”اگر میری امت پر مشکل نہ ہوتا تو اس نماز کا افضل وقت یہی ہے۔“

ابراهیم بن منذر نے کہا: ہم سے معن نے بیان کیا محمد بن مسلم سے، انھوں نے عمر بن دینار سے، انھوں نے عطا بن ابی رباح سے، انھوں نے ابن عباس سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کو بیان کیا۔

[7240] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میری امت پر مشکل نہ ہوتا تو میں ان پر مسوک کرنا واجب قرار دے دیتا۔“

[7241] حضرت انس رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے رمضان کے آخری دنوں میں وصال کے روزے رکھے تو کچھ صحابہ کرام رض نے بھی روزوں میں وصال کیا۔ نبی ﷺ کو جب اطلاع پہنچی تو آپ نے

عبداللہ بن عباس رض: أَخْرَجَ النَّبِيُّ صلوات الله عليه وسلم هَذِهِ الصَّلَاةَ فَجَاءَ عُمَرُ رض فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَقَدَ النِّسَاءُ وَالْوُلْدَانُ. فَخَرَجَ وَهُوَ يَمْسَحُ الْمَاءَ عَنْ شَفَوْهُ يَقُولُ: إِنَّهُ لِلْوَقْتِ، لَوْلَا أَنْ أَشْقَى عَلَى أُمَّتِي.

وَقَالَ عَمْرُو: حَدَّثَنَا عَطَاءً لَيْسَ فِيهِ أَبْنُ عَبَّاسٍ، أَمَّا عَمْرُو فَقَالَ: رَأْسُهُ يَقْطُرُ، وَقَالَ أَبْنُ جُرَيْحٍ: يَمْسَحُ الْمَاءَ عَنْ شَفَوْهُ.

وَقَالَ عَمْرُو: لَوْلَا أَنْ أَشْقَى عَلَى أُمَّتِي.

وَقَالَ أَبْنُ جُرَيْحٍ: إِنَّهُ لِلْوَقْتِ لَوْلَا أَنْ أَشْقَى عَلَى أُمَّتِي.

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْدِرِ: حَدَّثَنَا مَعْنُونُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِيِّ صلوات الله عليه وسلم. [راجیع: ۵۷۱]

۷۲۴۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا الْأَئْمَةُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلوات الله عليه وسلم قَالَ: لَوْلَا أَنْ أَشْقَى عَلَى أُمَّتِي لَا مَرْتَهِمْ بِالسُّوَالِكِ». [راجیع: ۸۸۷]

۷۲۴۱ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَغْلَى: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَاصْلَ الْنَّبِيُّ صلوات الله عليه وسلم أَخْرَ الشَّهْرِ وَوَاصَلَ أَنَاسًا مِنَ النَّاسِ، فَبَلَغَ النَّبِيُّ

فرمایا: "اگر اس مہینے کے دن مزید بڑھ جاتے تو میں اتنے دنوں تک وصال کے روزے رکھتا کہ ہوں کرنے والے اپنی ہوں چھوڑ دیتے۔ میں تم لوگوں جیسا نہیں ہوں۔ میں اس طرح دن گزارتا ہوں کہ میرارب مجھے کھلاتا پاتا ہے۔"

سلیمان بن مغیرہ نے حضرت ثابت سے، انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کرنے میں حضرت حمید کی متابعت کی ہے۔

[7242] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا تو کچھ محبوبہ کرام ﷺ نے کہا: آپ تو خود وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "تم میں سے مجھ جیسا کون ہے؟ میں تو اس حالت میں رات گزارتا ہوں کہ میرارب مجھے کھلاتا پاتا ہے۔" لیکن جب لوگ نہ مانے تو آپ نے ایک دن کے ساتھ دوسرا ملا کر روزہ رکھا، پھر انہوں نے چاند دیکھ لیا تو آپ نے فرمایا: "اگر (چاند) موخر ہوتا تو میں مزید وصال کے روزے رکھتا۔" گویا آپ نے اُنہیں تنبیہ کرنے کے لیے ایسا فرمایا۔

فائدہ: صوم وصال یہ ہے کہ حری کھائے پیے بغیر روزہ رکھنا اور اسے مسلسل جاری رکھنا۔ رسول اللہ ﷺ کی خصوصیت تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو وہ قوت میسر کرتا تھا جو عام لوگوں کو وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

[7243] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے طیم کعبہ کے متعلق پوچھا: کیا وہ بھی خانہ کعبہ کا حصہ ہے؟ آپ نے فرمایا: "ہاں۔" میں نے کہا: پھر ان لوگوں نے اسے بیت اللہ میں داخل کیوں نہیں کیا؟ آپ نے فرمایا: "تمہاری قوم کے پاس خرچ کم ہو گیا تھا۔" میں نے پوچھا: اس کا دروازہ اونچائی پر کیوں ہے؟

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ: «لَوْ مُدَّ بِي الشَّهْرُ لَوَاصْلَتُ وِصَالًا يَدْعُ الْمُتَعَمِّلُونَ تَعْمَلَهُمْ، إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّي أَطْلَلُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي».

تابعہ سلیمان بن المغیرہ، عن ثابت، عن انس بن میمون رضی اللہ عنہما . [راجح: ۱۹۶۱]

7242 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ: أَخْبَرَنَا شُعْبِيْ
عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ الْلَّيْتُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ: أَنَّ سَعِيدَ
أَبْنَ الْمُسَيْبِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ قَالُوا: فَإِنَّكَ
تُوَاصِلُ، قَالَ: «أَئْكُمْ مُّثْلِي؟ إِنِّي أَبِيتُ
يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي». فَلَمَّا أَبْوَا أَنْ يَتَهَوَّ
وَاصْلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوَا الْهَلَالَ
فَقَالَ: «لَوْ تَأْخُرَ لِزِدْنُكُمْ»، كَالْمُنْكَلِ لَهُمْ.

[راجح: ۱۹۶۵]

7243 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ:
حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدٍ، عَنْ عَائِشَةَ
فَالَّتِي سَأَلَتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْجَدْرِ، أَمِنَ
الْبَيْتَ هُوَ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قُلْتُ: فَمَا بِالْهُمْ لَمْ
يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ: «إِنَّ قَوْمَكَ قَسَرَتْ
بِهِمُ الْفَقَةَ»، قُلْتُ: فَمَا شَاءَ بَابِهِ مُرْتَفِعًا؟

آپ نے فرمایا: ”تمہاری قوم نے اس لیے ایسا کیا ہے تاکہ جسے چاہیں کعبہ میں داخل کریں اور جسے چاہیں منع کر دیں۔ اگر تمہاری قوم زمانہ جالمیت کے قریب نہ ہوتی اور مجھے ان کے دلوں کے انکار کا خطرہ نہ ہوتا تو میں حظیم کو بیت اللہ میں داخل کر دیتا اور اس کا دروازہ بھی زمین کے برابر کر دیتا۔“

[7244] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر بھرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد بننا پسند کرتا۔ اگر لوگ کسی وادی میں چلیں اور انصار ایک دوسری وادی میں چلیں تو میں انصار کی وادی میں چلنا پسند کروں گا۔“

[7245] حضرت عبداللہ بن زید رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اگر بھرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ اور اگر لوگ کسی وادی یا گھٹائی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھٹائی میں چلوں گا۔“

اس روایت کو بیان کرنے میں ابوتیاح نے عباد بن حمیم کی متابعت کی ہے، انہوں نے حضرت انس رض سے، انہوں نے نبی ﷺ سے ”شعب“ (گھٹائی) کا لفظ بیان کیا ہے۔

قال: «فَعَلَ ذَاكَ قَوْمٍ لِيُذْخُلُوا مَنْ شَاءُو وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا، وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدَّيْتُ عَهْدِ بِالْجَاهِيلِيَّةِ، فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ أَنْ أَذْخُلَ الْجَدَرَ فِي الْبَيْتِ، وَأَنْ أَصْقَبَ بَابَهُ فِي الْأَرْضِ». [راجع: ۱۲۶]

7244 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ: أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبَّادُ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسَلِّمَ: «لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ اَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْلَا سَلَكَ النَّاسُ وَادِيَا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيَا - أَوْ شِعْبَا - لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَ الْأَنْصَارِ».

[راجع: ۳۷۹]

7245 - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرُو بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبَادِ بْنِ تَوْبِيمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسَلِّمَ قَالَ: «لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ اَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْلَا سَلَكَ النَّاسُ وَادِيَا أَوْ شِعْبَا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا».

تابعهُ أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسَلِّمَ في الشَّعْبِ. [راجع: ۴۳۰]



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

95۔ کتابِ خبراء الأحادیث

خبر واحد کا بیان

باب: ۱- اذان، نماز، روزہ اور دیگر فرائض و احکام میں
ایک سچے آدمی کی خبر پر عمل کا جائز ہونا

(۱) بَابُ مَا جَاءَ فِي إِحْزاَةِ خَبَرِ الْوَاحِدِ
الصَّدُوقِ فِي الْأَذَانِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ
وَالْفَرَائِضِ وَالْأَحْكَامِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”ان کے ہر گروہ میں سے کچھ لوگ کیوں نہیں نکلے (تاکہ وہ دین میں سمجھ حاصل کریں.....)“ ایک شخص کو بھی طائفہ کہہ سکتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اگر مسلمانوں کے دو طائفے (گروہ) لڑ پڑیں۔“ اس آیت کریمہ میں وہ دو مسلمان بھی داخل ہیں جو آپس میں لڑ پڑیں۔ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خر لائے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو۔“

اور اگر خبر واحد قبول نہ ہوتی تو نبی ﷺ ایک شخص کو حاکم بناتے اس کے بعد دوسرا شخص کو کیوں بیحتجج (اور یہ کیوں فرماتے) ان میں سے ایک بھول جائے تو اسے سنت کی طرف پھیر دیا جائے۔

نکھلے وضاحت: خبر واحد سے مراد وہ حدیث ہے جس میں متواتر کی شرائط نہ پائی جائیں اور جسے کم از کم ایک راوی بیان کرے۔ ایک وہ ثقہ اور قابل اعتبار ہے تو اس کی بیان کردہ روایت قابل جست ہے۔ اکثر صحیح احادیث اسی طرح کی ہیں۔ اس قسم کی احادیث تمام ائمہ دین نے قبول کی ہیں اور اس کے مقابلے میں قیاس کو ترک کیا ہے اور عقائد و احکام میں اسے تسلیم کیا ہے۔

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى : «فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ
مِنْهُمْ طَائِفَةٌ» [آلیۃ النبوة: ۲۲] وَيُسَمِّي الرَّجُلُ
طَائِفَةً لِقَوْلِهِ تَعَالَى : «فَوَلَمْ طَائِفَةٌ مِنْ مَنْ أَمْرَيْنَا
أَفْتَلُوا» [الحجرات: ۹] فَلَوْ افْتَلَ رَجُلًا نَدَخَلَ
فِي مَعْنَى الْآیَةِ .

وَقَوْلُهِ تَعَالَى : «إِنْ جَاءَكُنْ فَاسِقٌ إِنَّمَا
فَبَيِّنُوا» [الحجرات: ۶]

وَكَيْفَ بَعَثَ اللَّهُ تَعَالَى أُمَّرَاءَهُ وَاحِدًا بَعْدَ
وَاحِدِهِ، فَإِنْ سَهَّا أَحَدُهُمْ رُدَّ إِلَى الشَّنَّةِ .

[7246] حضرت مالک بن حوریث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم سب نوجوان ہم عمر تھے۔ ہم آپ کی خدمت میں میں دن لکھرے رہے۔ رسول اللہ ﷺ بڑے رحم دل تھے۔ جب آپ نے سمجھا کہ ہمارا گھر جانے کا شوق ہے تو آپ نے ہم سے پوچھا کہ ہم اپنے پیچھے کن لوگوں کو چھوڑ کر آئے ہیں تو ہم نے آپ کو بتایا۔ آپ نے فرمایا: ”اب تم اپنے گھروں کو چلے جاؤ اور ان کے ساتھ رہو۔ انھیں اسلام سکھاؤ اور دین کی باتیں بتاؤ۔“ آپ نے بہت سی باتیں بتائیں جن میں سے مجھے کچھ یاد ہیں اور کچھ یاد نہیں، نیز آپ نے فرمایا: ”اور جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے اسی طرح نماز پڑھو، جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے ایک اذان کہے اور جو عمر میں سب سے بڑا ہو دعویٰ تھا ری امامت کرائے۔“

[7247] حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی کو بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے کیونکہ وہ اس لیے اذان دیتا ہے تاکہ جو تجد کے قیام میں مصروف ہیں وہ واپس آ جائیں اور جو سوئے ہوئے ہیں وہ بیدار ہو جائیں اور فجر وہ نہیں جو اس طرح (نبی دھاری) ہوتی ہے۔“ (راوی حدیث) سیجی نے اس کے اظہار کے لیے اپنے دونوں ہاتھ ملائے کہ آپ نے فرمایا: ”فجر وہ ہے جو پھیل جائے۔“ (راوی حدیث) سیجی نے اس کے اظہار کے لیے اپنی شہادت کی دونوں انگلیوں کو پھیلا دیا۔

[7248] حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”بلال رات کو اذان دیتے ہیں، اس لیے تم کھاتے پیتے رہا کرو

7246 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُشْتَىٰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابٍ : حَدَّثَنَا أَيُوبُ عَنْ أَبِي قَلَبَةَ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ الْحَوَّارِبَةَ قَالَ : أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ وَنَحْنُ شَبَابُهُ مُتَقَارِبُوْنَ فَأَقْمَنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لِيَلَةً ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَقِيقًا ، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَا قَدْ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا - أَوْ قَدْ اسْتَفْتَهَا - سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا ، فَأَخْبَرَنَا ، قَالَ : «إِذْ جُعْوَ إِلَى أَهْلِكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِمُوهُمْ وَمَرُوهُمْ - وَدَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا وَلَا أَحْفَظُهَا - وَصَلُوْا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أَصَلِي فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةَ فَلْيُؤْدِنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ، وَلْيُؤْمِكُمْ أَكْبَرُكُمْ». [راجیع: ۶۲۸]

7247 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَىٰ ، عَنِ التَّشِيعِ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أَبْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَا يَمْنَعُ أَحَدُكُمْ أَذَانَ بِلَالٍ مِنْ سَحُورِهِ ، فَإِنَّهُ يُؤْذَنُ» - أَوْ قَالَ : يُنَادِي - لِرَجْعِ قَائِمَكُمْ ، وَيُبَتَّهُ نَائِمَكُمْ ، وَلَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا - وَجَمِيعُ يَحْيَىٰ كَفِيْهِ - حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا ، وَمَدَّ يَحْيَىٰ إِضْبَاعِيْهِ السَّبَابَيْنِ . [راجیع: ۶۲۱]

7248 - حَدَّثَنَا مُوسَىٰ بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِحْكَمْ دَلَّلَ وَبِرَأْيِنَ سَيِّدِ مَزِينٍ ، مَتْنَوْعٍ وَمِنْفَرِدٍ مَوْضِعَاتٍ پَرِ مشتملٍ مَفْتَ آنِ لَائِنَ مَكْتَبَه

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ بِلَالًا يُنَادِي بِلَلِيلٍ يَهَا مَكْتُومٌ إِذَا أَذَانَ دِينِ (تَبَكْحَانًا بِهَا بَنْدَكَرْ فَكُلُوا وَأَشْرِبُوا حَتَّى يُنَادِي أَبْنُ أُمٍّ مَكْتُومٍ».

[راجع: ۶۱۷]

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کی اذان کو مل کر لیے کافی سمجھا۔ اس سے بھی خبر واحد کی جیت کا ثبوت ہوتا ہے۔ جب ایک شخص کی اذان تمام مسلمانوں کے لیے قابل جست ہے تو خبر واحد کے جست ہونے میں کیا امر منع ہے۔ خبر واحد کو جست نہ مانے والوں کو چاہیے کہ وہ ایک شخص کی اذان کو بھی تسلیم نہ کریں۔

[7249] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں ظہر کی پانچ رکعت پڑھا دیں تو آپ سے پوچھا گیا: کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”کیا بات ہے؟“ صحابہ کرام حضور نے کہا: آپ نے پانچ رکعت پڑھائی ہیں۔ آپ ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد ہو کے دو سجدے کیے۔

[7250] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے دور رکعت پر سلام پھر دیا تو ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا: اللہ کے رسول! نماز کم کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”کیا ذوالیدین صحیح کہتے ہیں؟“ صحابہ نے کہا: جی ہاں۔ پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور آخری دور رکعت ادا کیں پھر سلام پھر اس کے بعد اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا عام نماز کے سجدے جیسا یا اس سے طویل، پھر آپ نے سراخایا اور پھر تکبیر کی اور نماز کے سجدے جیسا سجدہ کیا، پھر آپ نے اپنا سراخایا۔

[7251] حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے، اچاک ان کے پاس ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا: بے شک رسول اللہ ﷺ پر رات قرآن نازل ہوا ہے

7249 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شَعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الظَّهَرَ حَمْسَةً . فَقَوْلَيْلَ: أَرِيدَ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: «وَمَا ذَلِكَ؟» قَالُوا: صَلَّيْتَ حَمْسَةً . فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَمَا سَلَّمَ . [راجع: ۴۰۱]

7250 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَيُوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْصَرَ فَمِنْ اثْتَنِينِ، فَقَالَ لَهُ دُوَّالِيَّدِينِ: أَفَصَرْتِ الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ نَسِيْتَ؟ فَقَالَ: «أَصَدَقَ دُوَّالِيَّدِينِ؟» فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى رَكْعَيْنِ أُخْرَيَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَرَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ كَبَرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ ثُمَّ رَفَعَ . [راجع: ۴۸۲]

7251 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: بَيْنَ النَّاسِ يُقْبَلُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ

اللَّيْلَةَ قُرْآنُ، وَقَدْ أَمَرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ،
لَيْسَ، لِذَاتِمَ لَوْغَ بَحْبَى كَبْعَبَى كَيْ طَرَفَ مَنْ كَرَلَوْ. اَنْ كَمَنْهَ
شَامَ كَيْ جَانِبَ تَحْتَهُ، پَهْرَوَهَ لَوْغَ كَبْعَبَى كَيْ طَرَفَ پَهْرَگَهَ۔

فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ. (راجع: ٤٠٣)

فَاكِدَهُ: قِيَاءُ كَاعِلَةِ مَدِينَةِ طَيْبَهُ سَيِّدُ بَاهِرَهُ۔ اَنْ حَضَرَاتُ كَوْتُوْلِيْلَهُ كَمَنْهَ دَنْ صَنْجَ كَيْ نَمازَ مَيْلَهُ اطْلَاعَ مَلِيْ۔ يَهُ اطْلَاعَ بَحْبَى
صَرْفَ اِيكَ شخصَ نَدِيْ۔ اَمِلَّ قِيَاءُ نَدِيْ اَسَنْ كَيْ تَصْدِيقَ كَرَتَهُ هَوَئَ اَپَارَخَ بَيْتَ اللَّهِ كَيْ طَرَفَ كَرَلَيْ۔ اَسَنْ كَا وَاضِعَ مَظْلَبَ بَهَ كَهَ
اَنَّ كَهَ بَاهِنْ بَخْرَوْ اَحَدَ جَهَتَ تَحْتَهِ۔

7252] حضرت براء بن بشير سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ شریف لائے تو آپ رسول یا سترہ ماہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے لیکن آپ کی خواہش تھی کہ بیت اللہ کی طرف منہ کریں، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "يَقِنَّا هُمْ
آپ کے پڑھے کا بار بار آسمان کی طرف المحتاد کیھتے ہیں،
ہم آپ کو اس قبلے کی طرف ضرور پھیر دیں گے جسے آپ پسند کرتے ہیں۔" چنانچہ آپ کا راغب کعبے کی طرف پھیر دیا گیا۔ آپ کے ساتھ ایک آدمی نے عصر کی نماز پڑھی، پھر وہ انصار کی ایک جماعت کے پاس سے گزار تو کہا: وہ گواہی دیتا ہے کہ اس نے نبی ﷺ کے سہرا نماز پڑھی ہے اور آپ کو کعبے کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، چنانچہ یہ سن کر وہ لوگ کعبہ رخبو گئے، حالانکہ وہ نماز عصر کے رکوع میں تھے۔

7253] حضرت انس بن مالک بن بشیر سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں حضرت ابو طلحہ انصاریؓ سے، حضرت ابو عبیدہ بن جراح اور حضرت ابی بن کعبؓ کو بھجوں کی شراب پلا رہا تھا۔ اس دوران میں ایک شخص آیا اور اس نے بتایا کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ (یہ سن کر) ابو طلحہؓ نے کہا: اے انس! اٹھو اور ان مکتوں کو توڑ دو۔ حضرت انس

7252 - حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ: حَدَّثَنَا وَكَيْتَعْ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ تَعَالَى الْمَدِينَةَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَوْتَيْتَ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَأُو سِبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُوَجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى «قَدْ زَرَى تَقْلِبَ وَجْهِكَ فِي السَّنَاءِ فَلَوْلَتَكَ قِيلَةَ تَرْضِيْكَهَا» [البقرة: ١٤٤] فَوَجَّهَ تَحْوَ الْكَعْبَةَ، وَصَلَّى مَعَهُ رَجُلُ الْعَصَرِ ثُمَّ حَرَجَ فَمَرَّ عَلَى قَوْمَ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: هُوَ يَشْهُدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ تَعَالَى، وَأَنَّهُ قَدْ وَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ، فَانْحَرَفُوا وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْعَصَرِ۔ (راجع: ٤٠)

7253 - حَدَّثَنِي يَحْيَىٰ بْنُ فَرَعَةَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ وَأَبَا عَبِيدَةَ بْنَ الْجَرَاحَ وَأَبِي بْنِ كَعْبٍ شَرَابًا مِنْ فَضْيَخَ، وَهُوَ تَمْرٌ، فَجَاءَهُمْ أَتِ فَقَالَ: إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ

بیان کرتے ہیں کہ میں انھا اور ہاؤن دستے ہاتھ میں لیا، پھر میں نے ان ملکوں کو نیچے سے مارنا شروع کر دیا تھی کہ وہ سب نوٹ گئے۔

حُرْمَتْ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أَنْسُ! قُمْ إِلَى هَذِهِ الْجِرَارَ فَأَكْسِرْهَا. قَالَ أَنْسُ: فَقُمْتُ إِلَى مِهْرَاسِ لَنَا فَضَرَّبْتُهَا بِأَسْفَلِهِ حَتَّى انْكَسَرَتْ.

[راجع: ۲۴۶۴]

[7254] حضرت خذیفہ بن عٹا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اہل نجران سے فرمایا: "میں تمہارے پاس ایک امانت دار آدمی جو حقیقی امانت دار ہو گا ضرور بھیجوں گا۔" صحابہ کرام ﷺ نے اس کی طرف نگاہیں انھائیں تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح بن عٹا کو بھیجا۔

٧٢٥٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِشْحَاقِ، عَنْ صِلَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ: «لَا بَعْثَنَ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ». فَأَسْتَشْرِفَ لَهَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ، فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ. [راجع: ۳۷۴۵]

[7255] حضرت انس بن عٹا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "هر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں۔"

٧٢٥٥ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَّةَ، عَنْ أَنْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ، وَأَمِينٌ هُذِهِ الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ». [راجع: ۳۷۴۴]

[7256] حضرت عمر بن عٹا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: انصار میں سے ایک آدمی تحاجب وہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں شرکت نہ کرتا اور میں ہوتا تو جو کچھ میں رسول اللہ ﷺ سے سنتا ہے آکر بیان کر دیتا اور جب میں غائب ہوتا اور وہ مجلس میں شریک ہوتا تو وہ جو رسول اللہ ﷺ سے سنتا وہ مجھے بیان کر دیتا۔

٧٢٥٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ [حُتَّيْنٍ]، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَشَهَدَتْهُ أَتِيَّةٌ بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَشَهَدَ أَتَانِي بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. [راجع: ۸۹]

[7257] حضرت علی بن عٹا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر ایک آدمی کو امیر مقرر فرمایا۔ اس نے آگ کا لاوا تیار کیا اور لشکر یوں سے کہا: اس آگ میں کوڈ

٧٢٥٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنَّدُرُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدٍ، عَنْ سَعِدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ

پڑو۔ کچھ لوگوں نے اس میں کوئے کا ارادہ کیا تو دوسرا کہنے لگے: ہم آگ ہی سے بھاگ کر ادھر آئے ہیں۔ جب انھوں نے اس بات کا ذکر بنی اسرائیل سے کیا تو آپ نے ان لوگوں سے فرمایا: حنخوں نے کوئے جانے کا ارادہ کیا تھا؟ ”اگر یہ لوگ آگ میں داخل ہو جاتے تو قیامت تک اس میں رہتے۔“ پھر دوسرے لوگوں نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔ اطاعت صرف نیک کاموں میں ہوتی ہے۔“

[۴۳۴۰]

[7259، 7258] حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ دو شخص نبی ﷺ کے پاس اپنا ایک مقدمہ لے کر آئے (اس کی تفصیل الگی حدیث میں ہے)۔

[۲۳۱۵، ۲۳۱۶]

[7260] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھے کہ اچاک ایک دیہاتی کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! کتاب اللہ کے مطابق میرا فیصلہ کر دیں۔ اس کے بعد اس کا مقابل کھڑا ہوا اس نے بھی یہی عرض کی: اللہ کے رسول! یہ حق کہتا ہے۔ اس کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق فرمائیں لیکن مجھے کچھ کہنے کی اجازت دیں۔ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ”بیان کرو۔“ اس نے کہا: میرا بیٹا اس شخص کے ہاں ملازم تھا۔ اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا۔ لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو رجم کی سزا ملے گی لیکن میں نے اس کی طرف سے سو بکریاں اور ایک لوٹی بطور فدیہ ادا کر دیں۔ پھر میں نے اہل علم سے رابطہ کیا تو

الله عنہ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَعَثَ حِيْسًا وَأَمْرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا، فَأَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ: ادْخُلُوهَا، فَأَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا۔ وَقَالَ آخَرُونَ: إِنَّمَا فَرَزَنَا مِنْهَا، فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا: «لَوْ دَخَلُوهَا لَمْ يَرَوْهَا فِيهَا إِلَيْ تَوْمِ الْقِيَامَةِ»، وَقَالَ لِلْآخَرِينَ: «لَا طَاغَةَ فِي الْمَعْصِيَةِ، إِنَّمَا الطَّاغَةُ فِي الْمَعْرُوفِ»۔ [راجع: ۷۲۵۸، ۷۲۵۹]

حدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنْ أَبْنِ شِهَابٍ: أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ حَالِدٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَجُلَيْنِ احْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔ [راجع:

[۲۳۱۵، ۲۳۱۶]

۷۲۶۰ - وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعِيبٌ عَنِ الرَّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عَبْتَةَ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: يَسْمَعَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ إِذْ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَغْرَابِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفْضِ لِي بِكِتَابِ اللَّهِ، فَقَامَ حَضْرُمُهُ فَقَالَ: صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفْضِ لَهُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَذْدَنْ لَيِّ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: قُلْ، فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا، وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ، فَرَأَنِي بِأَمْرَ أَتِيهِ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّاجُمَ فَاقْتَدَيْتُ مِنْهُ بِيَمَانَةَ مِنَ الْعَنْمَ وَوَلِيدَةَ، ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ عَلَى امْرَأَتِهِ الرَّاجُمَ، وَأَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدٌ

انھوں نے مجھے بتایا کہ اس کی بیوی پر رجم اور میرے بیٹے پر سوکھ رے اور ایک سال کے لیے جلاوطنی کی سزا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تمھارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ لونڈی اور بکریاں (تجھے) واپس کر دی جائیں اور تیرے بیٹے پر سوکھ رے اور ایک سال جلاوطنی واجب ہے، پھر قبلیہ الہم کے ایک آدمی حضرت انبیاء ﷺ سے کہا: اے انبیاء! اس کی بیوی کے پاس جاؤ، اگر وہ زنا کا اقرار کر لے تو اسے رجم کر دو۔“ چنانچہ حضرت انبیاء ﷺ اس کے پاس گئے تو اس عورت نے زنا کا اعتراف کر لیا۔ اس کے بعد حضرت انبیاء ﷺ نے اسے سنگار کر دیا۔

باب: 2- نبی ﷺ کا حضرت زیر بن جنادؓ کو تہادیتؓ کی خبر لانے کے لیے بھیجا

[7261] حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے خندق کے روز صاحبہ کو آواز دی تو حضرت زیر بن جنادؓ نے جواب دیا۔ آپ نے پھر دوبارہ پکارا تو حضرت زیر بن جنادؓ ہی تیار ہوئے آپ نے تیسری مرتبہ پکارا تو بھی حضرت زیر بن جنادؓ نے آمادگی کا اظہار کیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہر جویں کام دوگار ہوتا ہے اور میرا مددگار زیر بن جنادؓ ہے۔“

(راویٰ حدیث) سفیان نے کہا: میں نے یہ حدیث محمد بن منکدر سے یاد کی ہے۔ ایوب نے ان (ابن منکدر) سے کہا: اے ابوکبرا! آپ لوگوں سے حضرت جابر بن جنادؓ کی حدیث بیان کریں کیونکہ لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں تو انھوں نے اسی مجلس میں کہا: میں نے حضرت جابر بن جنادؓ سے سنا ہے اور پے در پے احادیث بیان کرنے لگے کہ میں نے حضرت

ماہِ رَجَّعَ وَتَغْرِيبَ عَامٍ. فَقَالَ: ”وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ! لَا فَضِيلَ بَيْتَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، أَمَّا الْوَلَدَةُ
وَالْعَنْمُ فَرُدُودُهَا، وَأَمَّا ابْنُكَ فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ
وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا أَنَيْسُ - لِرَجُلٍ مِنْ
أَسْلَمَ - فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةٍ هَذَا فَإِنْ اعْتَرَفَتْ
فَأَرْجُمْهَا، فَعَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسُ فَاعْتَرَفَتْ
فَرَجَمْهَا۔ [راجع: ۲۳۱۵]

(۲) بَابُ بَعْثَتِ النَّبِيِّ ﷺ الرَّبِّيْرَ طَلِيْعَةَ وَحْدَةً

7261 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفِّيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: نَذَبَ النَّبِيُّ ﷺ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، فَانْتَدَبَ الرَّبِّيْرُ، ثُمَّ نَذَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الرَّبِّيْرُ، ثُمَّ نَذَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الرَّبِّيْرُ، فَقَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ، وَحَوَارِيٌّ الرَّبِّيْرُ۔

قَالَ سُفِّيَانُ: حَفِظْتُهُ مِنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ. وَقَالَ لَهُ أَيُّوبُ: يَا أَبَا بَكْرٍ! حَدَّثُهُمْ عَنْ جَابِرِ، فَإِنَّ الْقَوْمَ يُعِجِّبُهُمْ أَنْ تُحَدَّثُهُمْ عَنْ جَابِرِ. فَقَالَ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ: سَمِعْتُ جَابِرًا، فَتَتَابَعَ بَيْنَ أَحَادِيثَ سَمِعْتُ جَابِرًا قُلْتُ لِسُفِّيَانَ: فَإِنَّ الثَّوْرِيَّ يَقُولُ: يَوْمَ فُرِيْظَةَ، فَقَالَ: كَذَا حَفِظْتُهُ

جاپر بن عینہ سے سن۔ (علی بن عبد اللہ کہتے ہیں): میں نے سفیان بن عینہ سے کہا: سفیان ثوری نے یوم قرطہ کہا۔ سفیان بن عینہ نے کہا: میں نے ابن منذر سے یوم خندق اس طرح آئنے سامنے یاد کیا ہے جیسے آپ بیٹھے ہیں۔ سفیان نے کہا: یہ دونوں نام ایک ہی غزوے کے ہیں اور پھر سفیان مسکرا دیے۔

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم نبی کے گھر دل میں داخل نہ ہو لا یہ کہ تھیں (کھانے کے لیے) اجازت دی جائے۔“

اجازت کے لیے ایک شخص کا اذن ہی کافی ہے۔

[7262] حضرت ابو موی اشعریؑ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک باغ میں تشریف لے گئے اور مجھے دروازے کی نگرانی کا حکم دیا۔ پھر ایک آدمی آیا اور وہ اجازت طلب کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے اجازت کے ساتھ جنت کی بھی بشارت دے دو۔“ وہ ابو بکرؓ تھے۔ پھر حضرت عمرؓ نے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں بھی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت سنا دو۔“ پھر حضرت عثمانؓ نے آئے تو آپ نے فرمایا: ”نہیں بھی اجازت کے ساتھ جنت کی خوشخبری دے دو۔“

[7263] حضرت عمرؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ ﷺ اپنے بالاخانہ میں تشریف فرماتے اور آپ کا سیاہ غلام سیرہ گی کے اوپر تعینات تھا۔ میں نے اس سے کہا: (رسول اللہ ﷺ سے) عرض کرو: عمر بن خطاب کھڑا اجازت طلب کر رہا ہے، چنانچہ آپ نے مجھے اجازت دے دی۔

منہ کما آنک جالیں: یوْمُ الْخَنْدَقِ، قَالَ سُفِيَّاً: هُوَ يَوْمٌ وَاحِدٌ، وَتَسَمَّ سُفِيَّاً۔ [راجع: ۲۸۴۶]

(۳) باب قول الله تعالى: ﴿لَا نَدْخُلُ بيوتَ الَّتِي إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُم﴾ [الأحزاب: ۵۳]

فإِذَا أُذِنَ لَهُ وَاجِدٌ جَارٌ.

۷۲۶۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ أَيُوبَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَىٰ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمْرَنِي بِحِفْظِ الْكِتَابِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ: «إِذْنُ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ»، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرَ فَقَالَ: «إِذْنُ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ»، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقَالَ: «إِذْنُ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ». [راجع: ۲۶۷۴]

۷۲۶۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَىٰ، عَنْ عَبْيَدِ ابْنِ حُيَيْنٍ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: جِئْتُ فِي إِذْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَشْرِبَةِ لَهُ، وَغُلَامٌ لَرْسُولِ اللَّهِ ﷺ أَسْوَدُ عَلَى رَأْسِ الدَّرَجَةِ، فَقُلْتُ: قُلْ: هَذَا عُمَرُ بْنُ

الْخَطَابُ، فَأَذْنَ لِي . [راجع: ٨٩]

باب: 4- نبی ﷺ کا اپنے امراء اور قاصد یکے بعد
دیگرے روانہ کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دو حصے
لکھی تھیں کو اپنا خط دے کر عظیم بصری کی طرف روانہ کیا
تاکہ وہ خط قیصر روم تک پہنچا دے۔

(۴) بَابُ مَا كَانَ يَبْعَثُ النَّبِيُّ مِنْ
الْأُمَّرَاءِ وَالرُّسُلِ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدِ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : بَعَثَ النَّبِيُّ مِنْهُ دِحْيَةَ
الْكَلْبِيِّ بِكِتَابِهِ إِلَى عَظِيمٍ بُضْرَى أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى
قَيْصَرَ .

٧٢٦٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنِي الْيَثِيرُ
عَنْ يُونُسَ ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّهُ قَالَ : أَخْبَرَنِي
عَبْيِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ : أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ
إِلَى كِسْرَى ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ
الْبَحْرَيْنِ ، يَدْفَعُهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى ،
فَلَمَّا فَرَأَهُ كِسْرَى مَزَّقَهُ ، فَحَسِبَتْ أَنَّ ابْنَ
الْمُسَيَّبَ قَالَ : فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يُمَزَّقُوا كُلُّ مُمَزَّقٍ . [راجع: ٦٤]

﴿ فَكَذَّهُ إِمام بخاری رضي الله عنه عن اس سے خبر واحد کی جیت کو ثابت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس سلسلے میں صرف ایک آدمی کو روانہ کرتے تھے اور اس پر اعتماد کرتے تھے۔ اس بنا پر خبر واحد جنت اور قابل یقین ہے۔

٧٢٦٥ - حضرت سلمہ بن اکوئی شعبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ اسلام کے ایک شخص سے فرمایا: ”عاشرواء کے دن اپنی قوم یا لوگوں میں یہ اعلان کر دے جس نے کچھ کھایا لیا ہے وہ باقی دن پورا کرے (کچھ نہ کھائے) اور جس نے صحیح سے کچھ نہیں کھایا وہ روزہ رکھ لے۔

٧٢٦٥ - حَدَّثَنَا مُسْدَدٌ : حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدِ
ابْنِ أَبِي عُيْنَةَ : حَدَّثَنَا سَلْمَةُ بْنُ الْأَكْوَعَ : أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَرْجُلٍ مِنْ أَشْلَمَ : «أَذْنُ فِي
قَوْمِكَ - أَوْ فِي النَّاسِ - يَوْمَ عَاشُورَاءَ : أَنَّ
مَنْ أَكَلَ فَلَيْسَ بِقِيمَةِ يَوْمِهِ ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ
فَلْيُصُمُّ » . [راجع: ١٩٢٤]

**باب: ۵- وفود عرب کو بنی هاشم کی یہ دعیت کروہ اپنے
چھلوں کو احکام پہنچا دیں**

یہ مضمون حضرت مالک بن حوریث رض نے بیان کیا
ہے۔

[7266] حضرت ابو جہرہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: حضرت ابن عباس رض مجھے خاص اپنے تخت پر بٹھا لیتے تھے۔ انہوں نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ قبیلہ عبدالقیس کا وفد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے فرمایا: ”یہ کس قوم کا وفد ہے؟“ انہوں نے کہا: قبیلہ ربعہ (کی ایک شاخ) کا۔ آپ نے فرمایا: ”کسی قسم کی رسولی یا شرمندگی اٹھائے بغیر اس وفد کو مبارک ہو۔“ انہوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر ہیں، لہذا آپ ہمیں اسی باشیں بتائیں جن پر عمل کرنے سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو بھی ان سے آگاہ کریں۔ پھر انہوں نے مشروبات کے متعلق پوچھا تو آپ نے انھیں چار چیزوں سے منع فرمایا اور چار چیزوں کو بجا لانے کا حکم دیا۔ پہلے آپ نے اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا، پھر پوچھا: ”تمہیں علم ہے کہ ایمان باللہ کیا چیز ہے؟“ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبد برحق نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ دینا اور رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت سے پانچواں حصہ دینا۔“ نیز آپ نے انھیں کہا، سبز ملکے، تارکوں شدہ برتن اور لکڑی کے برتوں سے منع کیا۔ آپ نے فرمایا: ”ان باتوں

**(۵) باب وصاة النبی ﷺ وفود العرب أن
يُبَلِّغُوا مَنْ وَرَأُهُمْ**

قالَهُ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرَةَ .

۷۲۶۶ - حَدَّثَنَا عَلَيْهِ بْنُ الْجَعْدِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ: ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا الظَّرْ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: كَانَ أَبْنُ عَبَّاسَ يَقْعِدُنِي عَلَى سَرِيرِهِ، فَقَالَ: إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا آتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ الْوَفْدُ؟» قَالُوا: رَبِيعَةُ، قَالَ: «مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ وَالْقَوْمَ غَيْرَ خَرَابَا وَلَا نَدَامِي». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَيْتَنَا وَبَيْتَكَ كُفَّارٌ مُضَرٌ، فَمُرِنَا بِإِمْرٍ نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَنُخْرِبُ بِهِ مَنْ وَرَأَنَا، فَسَأَلُوا عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَنَهَا هُمْ عَنْ أَرْبَعَ وَأَمْرَهُمْ بِأَرْبَعَ: أَمْرُهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ، قَالَ: «هَلْ تَذَرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الرِّزْكَةِ - وَأَظْنُ فِيهِ - صِيَامُ رَمَضَانَ، وَتَؤْتُوا مِنَ الْمَعْانِيمِ الْحُمُسَ»، وَنَهَا هُمْ عَنِ الدُّبَابِ، وَالْحَتْمِ، وَالْمُزَفَّتِ، وَالْتَّقَبِيرِ. وَرَبِّمَا قَالَ: الْمُقْبَرِ. قَالَ: «اَخْفَطُوهُنَّ وَأَبْلِغُوهُنَّ مَنْ وَرَأَهُمْ». [راجیع:] ۵۳

کو یاد رکھو اور انھیں پہنچا دو جو تمہارے پیچے ہیں۔“

باب: 6- ایک عورت کی خبر کا بیان

[7267] حضرت توبہ غیری رضا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھ سے امام شعبی نے فرمایا: تم نے دیکھا حضرت حسن بصری نبی ﷺ سے کتنی احادیث بیان کرتے ہیں جبکہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تقریباً ڈیڑھ دو برس رہا ہوں لیکن میں نے انھیں نبی ﷺ سے سوائے ایک حدیث کے اور کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سن۔ انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کے صحابہ کرام میں سے چند حضرات جن میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی تھے گوشت کھا رہے تھے کہ امہات المؤمنین میں سے ایک نے آگاہ کیا کہ یہ ساندے کا گوشت ہے۔ (یہ سن کر) وہ کھانے سے رُک گئے تو رسول اللہ نے ان سے فرمایا: ”کھاؤ کیونکہ یہ حلال ہے..... یا فرمایا: اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں..... لیکن میں اسے نہیں کھاتا کیونکہ میری یہ خوراک نہیں۔“

(۶) باب خبر المرأة الْوَاحِدَة

٧٢٦٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةِ الْعَنَبِرِيِّ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ حَدِيثَ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ وَقَاعِدُتُ ابْنَ عُمَرَ قَرِيبًا مِنْ سَتَّينِ أَوْ سَيِّنَةَ وَنِصْفِ فَلَمْ أَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هَذَا. قَالَ: كَانَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ سَعْدٌ فَذَهَبُوا يَأْكُلُونَ مِنْ لَحْمٍ، فَنَادَهُمْ امْرَأَةٌ مِنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ لَحُمُّ ضَبٌّ، فَأَمْسَكُوا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلُوا وَاطْعُمُوا فَإِنَّهُ حَلَالٌ» - أَوْ قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ، شَكَ فِيهِ - وَلِكِنَّهُ لَنِسَاءٌ مِنْ طَعَامِي».



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

96 - كِتَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنْنَةِ

کتاب وسنّت کو مضبوطی سے پکڑنے کا بیان

[7268] حضرت طارق بن شہاب رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک یہودی آدمی نے حضرت عمر رض سے کہا: اگر یہ آیت: ”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی فتح تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بطور دین تمہارے لیے پسند کر لیا“ ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو بطور عید منات۔ حضرت عمر رض نے یہ سن کر فرمایا: میں خوب جانتا ہوں یہ آیت کریمہ کس روز نازل ہوئی۔ یہ آیت عرف کے روز جمعے کے دن نازل ہوئی تھی۔

7268 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَسْعُرٍ وَغَيْرِهِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقٍ أَبْنِ شَهَابٍ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ لِعُمَرَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ! لَوْ أَنَّ عَلَيْنَا نَزَّلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ «الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتَمَّتُ عَلَيْكُمْ يَعْمَلَتِكُمْ وَرَضِيَتْ لَكُمُ الْإِسْلَامُ وَبِنَا» [المائدۃ: ۳] لَا تَخَدُنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا . فَقَالَ عُمَرُ : إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَيِّ يَوْمٍ نَزَّلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ، نَزَّلَتْ يَوْمَ عَرَفةَ فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ .

سفیان نے حضرت مصر سے، انہوں نے قیس سے اور انہوں نے طارق سے مذکورہ حدیث سنی۔

سمع سُفْيَانُ مِسْعُرًا ، وَمَسْعُرُ قَيْسًا ، وَقَيْسُ طَارِقًا . (راجع: ۴۵)

فَاكِدہ: حضرت عمر رض نے یہودی کے جواب میں جواہر شاد فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ بتارے لیے تو وہ دن عید ہی کا شمار ہوتا ہے، یعنی جمعے کے دن مسلمانوں کی ہفتہوار عید ہوتی ہے۔

[7269] حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے، انہوں نے حضرت عمر رض سے وہ ذکرہ سنا جو انہوں نے وفات نبوی کے درسرے دن پڑھا تھا، جس دن مسلمانوں نے حضرت ابو مکر رض کی بیعت کی تھی۔ حضرت عمر رض رسول اللہ

7269 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ : حَدَّثَنَا الْيَثْرَى عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ : أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ : أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ الْغَدَّ جِيزَ بَايْعَ الْمُسْلِمُونَ أَبَا بَكْرٍ وَأَشْتَرَى عَلَى مَبْرَرِ رَسُوبٍ

کتاب و سنت کو مضبوطی سے پکڑنے کا بیان

اللَّهُ يَعْلَمُ، تَشَهَّدُ قَبْلَ أَيِّ بَكْرٍ فَقَالَ: أَمَا بَعْدُ!
فَأَخْتَارَ اللَّهُ لِرَسُولِهِ مَنْهِلَةً الَّذِي عِنْدَهُ عَلَى الَّذِي
عِنْدَكُمْ، وَهُذَا الْكِتَابُ الَّذِي هَدَى اللَّهُ يَهُ
رَسُولُكُمْ، فَخُذُوهُ بِهِ تَهْتَدُوا، وَلِمَا هَدَى اللَّهُ يَهُ
رَسُولُهُ. [راجع: ۷۲۱۹]

فائدہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر لوگوں نے قرآن کو چھوڑ دیا تو گمراہ ہو جائیں گے۔ اور قرآن کا مطلب حدیث سے واضح ہوتا ہے تو قرآن و حدیث ہی دین کی اصل بنیاد ہیں۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ ان دونوں کو مضبوطی سے پکڑے اور ان کے مطابق عمل کرے۔

[7270] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: مجھے نبی ﷺ نے اپنے سینے مبارک سے لگا کر یہ دعا فرمائی: "اے اللہ! اسے کتاب کا علم سکھا۔"

[7271] حضرت ابو بزرہ اسلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تحسیں اسلام اور حضرت محمد ﷺ کی تعلیم کے ذریعے سے غنی اور بلند کر دیا ہے۔

ابو عبد اللہ (امام بخاری رضی اللہ عنہ) نے کہا: اس حدیث میں یعنیکُم کے الفاظ ہیں جبکہ اصل الفاظ نَعَشَكُم ہیں۔ حقیقت حال معلوم کرنے کے لیے اصل کتاب "الاعتصام" دیکھی جائے۔

فائدہ: مقصد یہ ہے کہ تم ذیل اور متأخر تھے تحسیں کتاب و سنت پر عمل کرنے کے نتیجے میں دنیا کی عزت اور دولت ملی ہے، اس لیے اسلام پر ہی کار بند رہنا چاہیے، بصورت دیگر ذات و رسولی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

[7271] - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِشْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا
وَهُبَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَكْرِمَةَ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ: ضَمَّنَنِي إِلَيْهِ الشَّيْءَ بِكَلَّهٖ وَقَالَ: «اللَّهُمَّ
عَلِّمْهُ الْكِتَابَ». [راجع: ۷۵]

[7271] - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَبَّاحٍ : حَدَّثَنَا
مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ عَوْفًا: أَنَّ أَبَا الْمِنْهَاجِ
حَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَرْزَةَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يُعِينُكُمْ -
أَوْ نَعَشَكُمْ - بِإِلَاسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ بِكَلَّهٖ . [راجع:
[۷۱۱۲]

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَعَ [هَا] هُنَّا «بِعَنْيِكُمْ»
وَإِنَّمَا هُوَ «نَعَشَكُمْ». يُنْظَرُ فِي أَصْلِ كِتَابِ
الْأَغْرِيَصَامِ .

72721 حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالملک بن مروان کو خط لکھا کہ وہ اس کی بیعت کرتے ہیں، (نیز لکھا): جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا تیرا حکم سنوں گا اور اسے تسلیم کروں گا بشرطیکہ وہ اللہ کی شریعت اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق ہو۔

باب: 1- نبی ﷺ کے فرمان: ”میں جامع کلمات کے ساتھ بھیجا گیا ہوں“ کا بیان

7273 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں جامع کلمات کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اور رعب کے ذریعے سے میری مدد کی گئی ہے۔ ایک دفعہ میں سو رہا تھا کہ خود کو خواب میں دیکھا، میرے پاس زمین کے خزانوں کی چاپیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں۔“ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ تو دنیا سے تشریف لے گئے اور تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو یا جمع کر رہے ہو یا اس سے ملتا جلتا کوئی کلمہ ارشاد فرمایا۔

7274 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”انبیاء میں سے جو بھی نبی آیا ہے اسے کچھ ایسی نشانیاں دی گئیں جن کے مطابق اس پر ایمان لایا گیا، یا فرمایا: ان نشانیوں کے سبب لوگ ان پر ایمان لائے، اور مجھے جو بڑا مجزہ دیا گیا وہ قرآن مجید ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف بذریعہ تو یعنی بھیجا ہے۔ اس بنا پر مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میرے پیروکار تمام انبیاء ﷺ کے پیروکاروں سے زیادہ ہوں گے۔“

فائدہ: قرآن کریم ایسا مجزہ ہے جو تمام مجرمات سے برا اور قیامت تک باقی رہنے والا ہے۔ آج قرآن کریم کو نازل

7272 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُبَايِعُهُ: وَأَقْرَرَ بِذَلِكَ بِالشَّمْعِ وَالطَّاعَةِ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ فِيمَا اسْتَطَعْتُ . [راجیع: ۷۲۰۳]

(۱) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «بُعْثَتْ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ»

7273 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «بُعْثَتْ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّغْبِ، وَبَيَّنَتْ أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ أَنِّي بِعِمَاتِيحْ خَرَائِنَ الْأَرْضِ فَوُضِعْتُ فِي يَدِي». قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنْتُمْ تَلْغُثُونَهَا، أَوْ تَرْغَثُونَهَا، أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا . [راجیع: ۲۹۷۷]

7274 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا الْلَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنَ الْأَنْسِيَاءِ نَبَيِّ إِلَّا أُعْطَيَ مِنَ الْأُبَيَّاتِ مَا مِثْلُهُ - أُوْمِنَ - أَوْ أَمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوْتِيَتْهُ وَخَيَّأَ أَوْ حَاهَ اللَّهُ إِلَيَّ، فَأَرْجُو أَنِّي أَكْثُرُهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [راجیع: ۴۹۸۱]

کتاب و سنت کو مغضوب طی سے پکانے کا بیان ہے تقریباً چودہ سو سال ہو چکے ہیں لیکن کوشش کے باوجود اس طرح کی ایک آیت بھی کسی سے نہیں بن سکی اور نہ قیامت تک بن سکتی ہے۔

باب: 2- رسول اللہ ﷺ کی سنن پر عمل کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے ہمارے رب! اور ہمیں پر تیز گاروں کا امام بنا۔“ اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم پہلے لوگوں کی پیروی کریں اور بعد میں آنے والے ہماری پیروی کریں۔ کریں۔

اہن عون نے کہا: تمین باتیں ایسی ہیں جو میں اپنے لیے اور اپنے ساتھیوں کے لیے پسند کرتا ہوں: ایک تو علم حدیث ہے، مسلمانوں کو اسے ضرور سیکھنا چاہیے اور اس کے متعلق دوسروں سے دریافت کرنا چاہیے۔ دوسرا قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھیں اور لوگوں سے اس کے مطالب و معارف کی تحقیق کرتے رہیں۔ تیرسا یہ کہ مسلمانوں کا ذکر ہمیشہ بھالائی کے ساتھ کریں، کسی کی برائی کا ذکر نہ کریں۔

[7275] حضرت ابووالیل سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں اس مسجد (حرام) میں شیبہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے کہا: جہاں تم بیٹھے ہو، وہیں حضرت عمر بن حفظ میرے پاس بیٹھے تھے تو انہوں نے فرمایا تھا: میرا ارادہ ہے کہ کعبہ میں کوئی سونا یا چاندی نہ چھوڑوں مگر اسے مسلمانوں میں تقسیم کر دوں۔ میں نے کہا: آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ انہوں نے فرمایا: کیوں؟ میں نے کہا: آپ کے دونوں ساتھیوں (رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہما) نے ایسا نہیں کیا تھا۔ انہوں نے فرمایا: وہ دونوں بزرگ ایسے تھے کہ ان کی پیروی کی جائے گی۔

[7276] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ”آسمان سے امانت

(۲) بَابُ الْإِقْدَاءِ بِسُنْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

وَقُولُ اللَّهِ تَعَالَى : ﴿ وَلَجَعَكُلَّا لِلْمُتَقِبِينَ إِلَمَّا مَأْمَأَ ﴾ [المریم: ۷۴] قَالَ : أَئِمَّةٌ نَّقْتَدِي بِمَنْ قَبْلَنَا وَيَقْتَدِي بِنَا مَنْ بَعْدَنَا .

وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ : ثَلَاثُ أَجْبَهَنَ لِنَفْسِي وَلِإِخْرَانِي : هَذِهِ السُّلْطَةُ أَنْ يَتَعَلَّمُوهَا وَيَسْأَلُوا عَنْهَا ، وَالْقُرْآنُ أَنْ يَتَعَمَّمُوهُ وَيَسْأَلُوا النَّاسَ عَنْهُ ، وَيَدْعُوا النَّاسَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ .

[7275] حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ : جَلَسْتُ إِلَى شَيْبَةَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ ، قَالَ : جَلَسْنَ إِلَيَّ عُمَرُ فِي مَجْلِسِكَ هَذَا فَقَالَ : هَمَّتُ أَنْ لَا أَدْعَ فِيهَا صَفَرَاءَ وَلَا يَضَاءَ إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ . قُلْتُ : مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ ، قَالَ : لِمَ؟ قُلْتُ : لَمْ يَفْعَلْهُ صَاحِبَاكَ ، قَالَ : هُنَّا الْمَرْأَةُ يُقْتَدِي بِهِمَا .

[راجح: ۱۵۹۴]

[7276] حَدَّثَنَا عَلَيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ : سَأَلْتُ الْأَعْمَشَ فَقَالَ : عَنْ زَيْدٍ

ابن وَهْبٍ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَّلَتْ مِنَ السَّمَاءِ فِيهِ جَنْدُرٌ قُلُوبُ الرِّجَالِ، وَنَزَّلَ الْقُرْآنَ، فَقَرَأُوا كَيْاً۔

القرآن وعلموا به السنتَّة. [راجم: ٦٤٩٧]

[7277] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: سب سے اچھی بات اللہ کی بات ہے۔ اور سب سے اچھا طریقہ حضرت محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔ اور برے کام وہ ہیں جو دین میں نئے پیدا کردہ ہوں۔ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ ضرور پورا ہو گا اور تم اپنے رب سے فتح کر کہیں نہیں جاسکتے۔

٧٢٧ - حَدَّثَنَا أَدْمَنْ بْنُ أَبِي إِيَّاسٍ : حَدَّثَنَا
شَعِيْبٌ : أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ سَمِعْتُ مُرَّةَ
الْهَمْدَانِيَّ يَقُولُ : قَالَ عَبْدُ اللَّهِ : إِنَّ أَحْسَنَ
الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ، وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَذِي
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَرَّ الْأُمُورِ مُخْدَثَاتُهَا، وَإِنَّ مَا
تُوعَدُونَ لَاتَّ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِيَّةِ ارْجَاهِ

[3.9A]

فائدہ: بدعات کی دو اقسام ہیں: (ا) اقوال و اعتقاد میں بدعut: اس میں گمراہ فرقوں کے اقوال و عقائد شامل ہیں۔ (ب) عبادات میں بدعut: خلاف شریعت طریقے سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا، اس کی چند اقسام ہیں: ۱۔ نفس عبادت یعنی بدعut ہو، جیسے کوئی ایسی عبادت ایجاد کر لی جائے جس کی شریعت میں کوئی بنیاد نہیں، جیسے عید میلاد۔ ۲۔ مشروع عبادت میں اضافہ کر دیا جائے، جیسے ظہر یا عصر کی نماز میں پانچویں رکعت کا اضافہ کرنا۔ ۳۔ عبادت مشروع ہو لیکن اس کی ادائیگی کا طریقہ غیر شرعی ہو، جیسے مشروع اذکار کو اجتماعی آواز سے پڑھنا۔ ۴۔ مشروع عبادت کو ایک وقت کے ساتھ خاص کر دیا جائے، جیسے پندرھویں شب کو نماز کا اہتمام کرنا کیونکہ نماز تو مشروع ہے لیکن اسے کسی وقت کے ساتھ خاص کرنے کے لیے دلیل کی ضرورت ہے۔ بہر حال حدیث بالا کے مطابق دین میں ہر نیا کام بدعut ہے اور ہر بدعut گمراہی کا پیش خیمہ ہے۔

[7279, 7278] حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد

٧٢٧٩ - حَدَّثَنَا مُسَدْدَدٌ: حَدَّثَنَا
سُفِيَّانُ: حَدَّثَنَا الرُّهْبَرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ وَرَبِيعَ بْنِ خَالِدٍ قَالَا: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ: «لَا فَضِيلَ يَتَكَبَّرُ بِكِتَابِ اللَّهِ». [راجع:]

[۲۳۱۵، ۲۳۱۶]

[7280] حضرت ابو جریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول

٧٢٨٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَاءُ: حَدَّثَنَا فَلِيْحُ: حَدَّثَنَا هَلَالُ بْنُ عَلَيْهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ سَيَارٍ: عَنْ أَبِيهِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کتاب و سنت کو مضبوطی سے پکڑنے کا بیان 491
 اللہ کے رسول! وہ کون ہے جو انکار کرے گا؟ آپ نے فرمایا: ”جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گا اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے یقیناً انکار کیا۔“

”کُلُّ أُمَّةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى“، قَالُوا: یا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَنْ يَأْبَى قَالَ: ”مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدَ أَبَى“.

فائدہ: جو شخص قبول دعوت اور فرمان برداری سے رک گیا اس نے انکار کیا۔ اسلام کا انکار کرنے والا یہی شہنشہ جہنم میں رہے گا، البتہ ایمان کے بعد اگر کسی سے کوئی کوتاہی ہوگی تو وہ اپنی سزا بھگت کر بالآخر جنت میں داخل ہو گا۔

[7281] حضرت جابر بن عبد اللہ رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: چند فرشتے نبی صلی اللہ علیہ و آله و سلم کے پاس آئے جبکہ آپ محواستراحت تھے۔ بعض فرشتوں نے کہا: اس وقت آپ سو رہے ہیں اور بعض نے کہا: ان کی صرف آنکھ سوتی ہے مگر دل بیدار رہتا ہے۔ پھر انہوں نے کہا: تمہارے ان صاحب کی ایک مثال ہے، وہ مثال بیان کرو۔ کچھ فرشتوں نے کہا: وہ تو سور ہے ہیں۔ بعض نے کہا: نہیں صرف آنکھ سوتی ہے مگر دل بیدار رہتا ہے۔ پھر وہ کہنے لگے: ان کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک گھر تعمیر کیا، پھر لوگوں کی دعوت کے لیے کھانا تیار کیا، اب ایک شخص کو دعوت دینے کے لیے بھیجا تو جس شخص نے اس بلانے والے کی بات مان لی وہ مکان میں داخل ہو گا اور کھانا کھائے گا اور جس نے بلانے والے کی بات نہ مانی تو وہ مکان میں داخل ہو گا اور نہ کھانا کھائے گا، پھر انہوں نے کہا: اس مثال کی وضاحت کرو تاکہ وہ سمجھ لیں۔ بعض کہنے لگے: یہ سور ہے ہیں اور بعض نے کہا: صرف آنکھیں سوتی ہیں مگر دل بیدار رہتا ہے۔ پھر کہنے لگے: وہ مکان جنت ہے اور بلانے والے حضرت محمد ﷺ ہیں، لہذا جس نے حضرت محمد ﷺ کی اطاعت کی اور جس نے حضرت محمد ﷺ کی نافرمانی کی اس نے گویا اللہ کی اطاعت کی اور جس نے حضرت محمد ﷺ کی نافرمانی کی اس نے گویا اللہ کی نافرمانی کی۔ حضرت محمد ﷺ لوگوں میں اچھے کو برسے سے الگ

7281 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ: حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ - وَأَشْنَى عَلَيْهِ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِيَاءَ: حَدَّثَنَا - أَوْ سَمِعْتُ - جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ و آله و سلم وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةً وَالْقَلْبَ يَقْطَانُ، فَقَالُوا: إِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هَذَا مَثَلًا، قَالَ فَاضْرِبُو لَهُ مَثَلًا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةً وَالْقَلْبَ يَقْطَانُ، فَقَالُوا: مَثَلُهُ كَمَثْلِ رَجُلٍ بَنِي دَارًا وَجَعَلَ فِيهَا مَادِبَةً وَبَعَثَ دَاعِيَا، فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَادِبَةِ، وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَادِبَةِ فَقَالُوا: أَوْلُوهَا لَهُ يَقْتَهِنَا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةً وَالْقَلْبَ يَقْطَانُ، فَقَالُوا: فَالدَّارُ: الْجَنَّةُ، وَالدَّاعِي: مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ و آله و سلم، فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ و آله و سلم فَقَدِ أطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ و آله و سلم فَقَدِ عَصَى اللَّهَ، وَمُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ و آله و سلم فَرَقَ بَيْنَ النَّاسِ.

کرنے والے ہیں۔

قیہے نے اپنی سند کے ذریعے سے حضرت جابر بن عوف سے روایت کرنے میں محمد بن عبادہ کی متابعت کی کہ نبی ﷺ نے ہمارے پاس تشریف لائے۔

[72821] حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اے قراء کی جماعت! سیدھی راہ اختیار کرو تو تم بہت آگے بڑھ جاؤ گے اور اگر تم دامیں باعیں راستہ لو گے تو بہت دور کی گمراہی میں پڑ جاؤ گے۔

تابعہ فُتیہُ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ، عَنْ جَابِرٍ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ .

72822 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامَ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: يَا مُعْشَرَ الْقُرَاءِ! اسْتَقِيمُوا فَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبِقًا بَعِيدًا، فَإِنْ أَخْدُنْتُمْ يَمِينًا وَشِمَاءً لَقَدْ ضَلَّتُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا.

فائدہ: قراء سے مراد کتاب و سنت کو جاننے والے ہیں۔ ابتدائے اسلام میں یہ اصطلاح علماء کے لیے استعمال کی جاتی تھی۔

[7283] حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میری اور جس دعوت کے ساتھ اللہ نے مجھے بھیجا ہے اس کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جو ایک قوم کے پاس آیا اور اس سے کہا: اے قوم! میں نے ایک شکر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں واضح طور پر تھیں ڈرانے والا ہوں، لہذا تم بچاؤ کی کوئی صورت اختیار کرو۔ اس قوم کے ایک گروہ نے اس کی بات مان لی اور رات کے شروع ہی میں وہاں سے نکل بھاگے اور حفاظت کی جگہ پر چلے گئے، اس لیے نجات پا گئے۔ ان میں سے دوسرے گروہ نے اسے جھٹلایا اور اپنی ہی اور ان کو تباہ و بر باد کر دیا۔ یہ ہے مثال اس شخص کی جس نے میری اطاعت کی اور جو میں اللہ کی طرف سے لا یا ہوں اس کی ابتداع کی اور اس شخص کی مثال بھی ہے جس نے میری نافرمانی کی اور جو حق لے کر میں آیا ہوں اسے جھوٹ قرار دیا۔“

7283 - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا تَعَنِي اللَّهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ: يَا قَوْمًا إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بَعْيَنِي، وَإِنِّي أَنَا التَّذَيْرُ الْعَرْبِيَّانُ، فَالنَّجَاءَ، فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ فَأَذْلَجُوا فَانطَلَقُوا عَلَى مَهْلِكِهِمْ فَتَحَوَّا، وَكَذَبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ، فَصَبَّحُوهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاهَهُمْ، فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ، وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَبَ بِمَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ». [راجع: ۶۴۸۲]

[7284] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،
انھوں نے کہا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور آپ
کے بعد حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن خلیفہ منتخب کیے گئے تو عرب کے
کچھ لوگ کافر ہو گئے۔ (ابو بکر بن عبد الرحمن نے ان سے جنگ کرنا
چاہی۔) حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن سے کہا: آپ
لوگوں سے کس بنیاد پر جنگ کرنا چاہتے ہیں، حالانکہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے: ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں کافر لوگوں
سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیں،
بلذاجو شخص لا الہ الا اللہ کا اقرار کرے گا تو میری طرف سے
اس کا مال اور اس کی جان ححفوظ ہے مگر حق اسلام باقی رہے
گا اور ان کے اعمال کا حساب اللہ کے ذمے ہے؟“ حضرت
ابو بکر بن عبد الرحمن نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں ہر اس شخص سے ضرور
جنگ کروں گا جس نے نماز اور زکاۃ میں فرق کیا کیونکہ زکاۃ
دینا مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر انھوں نے مجھ سے ایک
رسی بھی روکی جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں
ان سے اس کے انکار پر جنگ کروں گا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے
کہا: جب میں نے غور کیا تو مجھے یقین ہو گیا کہ واقعی اللہ
تعالیٰ نے جنگ کے لیے حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن کا سینہ کھول دیا
سے اور وہ جنگ کرنے کے سلسلے میں حق رہیں۔

ابن کثیر اور عبداللہ بن صالح نے لیٹ سے عناقا کا لفظ بیان کیا ہے جس کے معنی ہیں: بکری کا پچ اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

[7286] حضرت ابن عباس رضی خاں سے روایت ہے، انھوں نے کہا: عینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر مدینہ طیبہ آیا اور اپنے بھتیجے حضرت حر بن قیس بن حصن کے ہاں قیام کیا۔۔۔۔۔ حضرت حر بن قیس ان لوگوں میں سے تھے جنہیں حضرت عمر بن حفظہ اپنے قریب رکھتے تھے۔ قرآن کریم کے علماء، خواہ بوڑھے

كتاب و سنت کو مضبوطی سے پکڑنے کا بیان

٧٢٨٤، ٧٢٨٥ - حَدَّثَنَا قُتْبَيْهُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنْ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عَبْيُدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْيَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا تُوْفِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاسْتُحْلِفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ، وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْغَرَبِ، قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ: كَيْفَ تُقْاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمْرَتُ أَنْ أَفْقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَمَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِي مَا لَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ؟» فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَقْاتِلُ مَنْ فَرَقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالرِّزْكَاهِ، فَإِنَّ الرِّزْكَاهَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللَّهُ لَوْ مَنْعَنِي عِتَالًا كَانُوا يُؤْدُونَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمَّا قَاتَلُوهُمْ عَلَى مَنْعِهِ، فَقَالَ عُمَرُ: فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتَ اللَّهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ.

قال ابن بكر وعبد الله عن الميث : عناق،
وهو أصل [راجع: ١٣٩٩، ١٤٠٠]

٧٢٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ
عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: فَدَمْ عَيْنِهِ بْنُ حِصْنِ بْنِ
حُذَيْفَةَ بْنَ بَدْرٍ فَتَرَلَ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الْحَرَّ بْنِ

ہوں یا جوان حضرت عمر بن حفظ کی مجلس مشاورت میں شریک ہوا کرتے تھے۔ پھر عینہ نے اپنے بھتیجے حر سے کہا: اے میرے بھتیجے! کیا تھیں امیر المؤمنین کے ہاں کچھ اثر و رسوخ حاصل ہے کہ تم میرے لیے ان کے پاس حاضری کی اجازت لے دو؟ انہوں نے کہا: میں آپ کے لیے اجازت مانگوں گا، حضرت ابن عباس بن علی نے کہا: حضرت حر نے عینہ کے لیے اجازت حاصل کی۔ جب وہ مجلس میں داخل ہوئے تو کہا: اے خطاب کے بیٹے! اللہ کی قسم! تم ہمیں زیادہ عطیے نہیں دیتے اور نہ ہمارے درمیان عدل و انصاف سے فیصلے ہی کرتے ہو۔ حضرت عمر بن حفظ غصے سے بھر گئے یہاں تک کہ آپ نے اسے (سخت) سزادی نے کا ارادہ کر لیا۔ تب حضرت حر نے کہا: اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا ہے: ”در گزرا اختیار کریں، بھلائی کا حکم دیں اور جاہلوں سے اعراض کریں۔“ یہ شخص بھی جاہلوں میں سے ہے۔ اللہ کی قسم! جس وقت حضرت حر نے یہ آیت تلاوت کی تو حضرت عمر بن حفظ خندے ہو گئے اور آپ کی یہ عادت مبارک تھی کہ اللہ کی کتاب پر فوراً عمل کرتے تھے۔

فائدہ: اس حدیث سے علم اور اہل علم کی قدر و انی کا پتہ چلتا ہے کہ یہ اس وقت ہوتی ہے جب بادشاہ اور حکمران ان سے مشاورت کریں اور انہیں اپنے ہاں جگہ دیں۔ امیر المؤمنین حضرت عمر بن حفظ کے مشیر بھی علماء، قراء اور نیک سیرت عبادت گزار بوڑھے اور نوجوان تھے۔ علم ہی ایک ایسی چیز ہے جو بوڑھوں اور جوانوں میں افضلیت پیدا کرتی ہے:

7287] حضرت اسماء بنت الجراحؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک دفعہ جب سورج گرہن ہوا تو میں حضرت عائشہؓ کے پاس آئی اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت عائشہؓ بھی کھڑی نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا: لوگوں کا کیا حال ہے (کہ بے وقت نماز پڑھ رہے ہیں؟) تو انہوں نے اپنے ہاتھ سے آسان کی طرف اشارہ فرمایا اور بھاجان اللہ کہا۔ میں نے کہا: کوئی نشانی ہے؟ انہوں

7287 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ حِينَ حَسَفَتِ الشَّمْسُ وَالنَّاسُ قِيَامٌ وَهِيَ قَائِمَةٌ تُصْلِي فَقُلْتُ: مَا لِلنَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا تَحْوِي السَّمَاءَ فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللَّهِ. فَقُلْتُ: أَيْهَا؟ قَالَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ مُحَكَّمٌ دَلَّلْ وَبِرَأْبِينَ سَعِيْ مَزِينٍ، مَتَّنُوْ وَمَنْفَرَدٌ مَوْضِعَاتٍ پِرْ مَشْتَمِلٌ مَفْتَ آن لَاثِنَ مَكْتَبَه

کتاب و سنت کو مضمبوطی سے پکڑنے کا بیان

نَعَمْ، فَلَمَّا انصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَرَهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا حَسَنَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَأَوْحَى إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ - أَوِ الْمُسْلِمُ، لَا أَدْرِي أَيِّ ذَلِكَ قَالَ أَسْمَاءَ - فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ فَأَجَبْنَاهُ وَأَمَّنَا. فَيَقُولُ: نَعَمْ صَالِحًا، عَلِمْنَا أَنَّكَ مُوقِنٌ. وَأَمَّا الْمُنَافِقُ - أَوِ الْمُرْتَابُ، لَا أَدْرِي أَيِّ ذَلِكَ قَالَ أَسْمَاءَ - فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ». [راجح: ۸۶]

میں نہیں جانتی کہ حضرت اسماءؓ نے ان میں مسلمان، میں نہیں جانتی کہ حضرت اسماءؓ نے ان میں سے کون سالفظ کہا تھا..... وہ (قبو میں فرشتوں کے سوال پر) کہے گا: یہ محمد ﷺ، اللہ کے رسول ہیں جو ہمارے پاس روشن ثناں لے کر آئے تھے۔ ہم نے ان کی دعوت کو قبول کیا اور ایمان لائے۔ اسے کہا جائے گا: آرام سے سو جاؤ۔ میں معلوم تھا کہ تم مومن ہو۔ پھر منافق یا شک کرنے والا، میں نہیں جانتی کہ اسماءؓ نے کون سالفظ کہا تو وہ کہے گا: میں نہیں جانتا۔ میں نے لوگوں کو جو کہتے ہوئے سنادی، میں نے بک دیا تھا۔“

[7288] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب تک میں تم سے یک سور ہوں تم بھی مجھے چھوڑے رکھو (اور سوالات وغیرہ نہ کرو) کیونکہ تم سے پہلے لوگ زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیاء کرام سے اختلاف کرنے کے سبب بلاک ہوئے، لہذا جب میں تحسیں کسی چیز سے منع کروں تو رک جاؤ اور جب میں تحسیں کسی چیز کی بجا آوری (تمیل) کا حکم دوں تو اپنی طاقت کے مطابق اسے بجالاؤ۔“

باب: 3- کثرت سوالات اور بے فائدہ تکلفات
اہمیتی ناپسندیدہ ہیں

۷۲۸۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ أَبِي الزَّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ الْبَيِّنَاتِ قَالَ: «دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ سُوءُهُمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَى أَنْبِيائِهِمْ، فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ، وَإِذَا أَمْرَنُكُمْ بِشَيْءٍ فَأَتُوا مِنْهُ مَا أَشْتَطَعْتُمْ».

(۳) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ كُثْرَةِ السُّؤَالِ، وَمِنْ تَكْلِيفِ مَا لَا يَعْنِيهِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر وہ تمہارے لئے ظاہر کردی جائیں تو تحسیں بری لگیں۔"

وَقُولُهُ تَعَالَى : ﴿لَا تَنْفِعُونَ أَشْيَاءَ إِنْ يُبَدِّلَنَّكُمْ سُوْكُم﴾ [السَّانَدَةَ ١٠١]

[7289] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں میں سے بڑا جرم وہ شخص ہے جس نے کسی ایسی چیز کے متعلق پوچھا جو حرام نہ تھی مگر اس کے سوال کرنے کی وجہ سے وہ حرام کر دی گئی۔“

٧٢٨٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرَبِيُّ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ : حَدَّثَنِي عَفَّيْلٌ عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مِنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرِّمْ فَحُرِّمَ مِنْ أَجْلِ مَسَائِلَتِهِ ॥

❖ فائدہ: مکلف انسان پر جو فرض ہیں ہے، اس کے متعلق ضرور پوچھنا چاہیے۔ اس سے زائد سوالات کرنے کے متعلق لوگوں کی دو قسمیں ہیں: ایک یہ کہ وہ اپنے اندر بصیرت اور سمجھ بوجھ رکھتا ہے، ایسے انسان کے لیے سوال کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ اسے چاہیے کہ معلومات میں اضافے کے لیے سوال کرے تاکہ اس کی علمی بصیرت میں اضافہ ہو۔ دوسرا وہ شخص جس میں فہم و بصیرت کی صلاحیت نہیں، اسے چاہیے کہ خواہ مخواہ سوالات کے چکر میں نہ رہے بلکہ اینے اوقات اللہ کی عبادت میں گزارے۔

[7290] حضرت زید بن ثابت رض سے روایت ہے کہ
نبی ﷺ نے مسجد میں چٹائی سے ایک مجرہ سا بنا لیا پھر رسول
اللہ ﷺ نے چند راتیں اس میں نماز پڑھی تھی کہ بہت سے
لوگ جمع ہو گئے (اور آپ کے ساتھ نماز ادا کرنے لگے)۔
ایک رات انہوں نے آپ ﷺ کی آواز نہ سنی تو انہوں نے
سمجھا کہ آپ سو گئے ہیں، اس لیے کچھ صحابہ نے کھانا
شروع کر دیا تاکہ آپ باہر تشریف لائیں۔ آپ نے فرمایا:
”میں تم لوگوں کے کام سے واقف تھا لیکن اس ذر سے باہر
نہیں آیا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر یہ (نماز تراویح) فرض ہو
جائے، پھر تم اسے قائم نہ رکھ سکو گے۔ اے لوگو! یہ نماز تم
اپنے گھروں میں پڑھا کرو کیونکہ فرض نماز کے علاوہ انسان
کی سب سے افضل نماز اس کے گھر میں ہے۔“

٧٢٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ : حَدَّثَنَا عَفَانُ : حَدَّثَنَا
وَهِبْ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ : سَمِعْتُ أَبَا^{أَبَا}
النَّضْرِ يُحَدِّثُ عَنْ بُشَّرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ رَيْدِ بْنِ^{أَبَا}
ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ^{أَبَا}
مِنْ حَصِيرٍ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا لِيَالِي
حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ، فَفَقَدُوا صَوْتَهُ لَيْلَةً^{أَبَا}
فَظَلُّوا أَنَّهُ قَدْ نَامَ فَجَعَلُ بَعْضُهُمْ يَتَسْخَنُ لِيَخْرُجَ^{أَبَا}
إِلَيْهِمْ فَقَالَ : «مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ^{أَبَا}
صَبِيْعِكُمْ حَتَّى حَشِيتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ، وَلَوْ^{أَبَا}
كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُ بِهِ، فَصَلَّوَا أَيُّهَا النَّاسُ^{أَبَا}
فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةَ الْمَرءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا^{أَبَا}
[الصَّلَاةُ] الْمَكْتُوبَةُ». [رَاجِعٌ : ٧٣١]

فائدہ: مذکورہ واقعہ رمضان المبارک میں نماز تراویح کے متعلق ہے۔

[7291] حضرت ابو موسیٰ اشعریؑ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے چند اشیاء کے متعلق سوال کیا گیا جنہیں آپ نے پسند نہ فرمایا۔ جب لوگوں نے بہت زیادہ سوالات کرنا شروع کر دیے تو آپ ناراض ہوئے اور فرمایا: ”مجھ سے جو پوچھتا ہے پوچھو۔“ تب ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اللہ کے رسول! میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تیرا باپ حداہ نہ ہے۔“ پھر ایک دوسرا شخص کھڑا ہوا اور اس نے سوال کیا: ”میرے والد کون ہیں؟“ تو آپ نے فرمایا: ”تمہارے والد شیبہ کے آزاد کردہ غلام سالم ہیں۔“ جب حضرت عمر بن الخطاب نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ انور پر غصے کے آثار محسوس کیے تو کہا: ہم اللہ عزوجل کے حضور (آپ کو غصہ دلانے سے) توہ کرتے ہیں۔

[7292] حضرت مغیرہ بن شبہؓ کے کاتب دراد سے روایت ہے کہ حضرت معاویہؓ نے حضرت مغیرہؓ کو خط لکھا کہ رسول اللہ ﷺ سے تم نے جو سنائے وہ مجھ کے لکھ بھیجیں۔ تو انہوں نے ان کی طرف لکھا کہ نبی ﷺ ہر نماز کے بعد کہتے تھے: ”اللہ کے سوا کوئی معبود برح نہیں۔ وہ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے بادشاہی اور تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔ اے اللہ! جس کو تو عطا کرے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جس سے تو روک لے اسے کوئی عطا نہیں کر سکتا اور کسی بزرگ کو اس کی بزرگی تیرے مقابلے میں کوئی نفع نہیں پہنچا سکتی۔“ نیز لکھا کہ آپ ﷺ قیل و قال، کثرت سوال، مال کے ضیاء، ماوں کی تافرمانی اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع فرماتے تھے اور اپنا حق محفوظ رکھتے، دوسروں کا حق روکنے سے بھی روکتے تھے۔

7291 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى : حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ بُرِيْدَةَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ : سَيِّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَثِيرَهَا ، فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ غَضِبَ وَقَالَ : «سَلُوْنِي» ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مَنْ أَبِي ؟ قَالَ : «أَبُوكَ حُذَافَةَ» ، ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مَنْ أَبِي ؟ قَالَ : «أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْءَةَ» . فَلَمَّا رَأَى عُمَرَ مَا يَوْجِهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَضِيبِ قَالَ : إِنَّا نَتُوْبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ . [راجیع: ۹۲]

7292 - حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُلِكِ عَنْ وَرَادٍ كَاتِبِ الْمُغَيْرَةِ قَالَ : كَتَبَ مُعَاوِيَةَ إِلَى الْمُغَيْرَةَ : اكْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَكَتَبَ إِلَيْهِ : إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبْرِ كُلِّ صَلَاةَ : «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ ، وَلَا مُغْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ، وَلَا يَنْقُعُ ذَا الْجَدْدِ مِنْكَ الْجَدْدُ» ، وَكَتَبَ إِلَيْهِ : إِنَّهُ كَانَ يَنْهَا عَنْ : قِيلَ وَقَالَ ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ ، وَإِضَاعَةِ الْمَالِ ، وَكَانَ يَنْهَا عَنْ : عُفُوقِ الْأَمْهَاتِ ، وَوَادِ الْبَنَاتِ ، وَمَنْعِ وَهَابَتِ . [راجیع: ۸۴۴]

7293 - حضرت انس بن مالک سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت عمر بن حفیظ کے پاس تھے تو آپ نے فرمایا: ہمیں تکف اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

فائدہ: امام بخاری بھی کاس سے مقصد یہ ہے کہ صحابی کا قول اُمرنا اور نہیں امرفوع حدیث کے حکم میں ہے اگرچہ اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا ذکر نہ ہو۔

7294 - حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک دن زوال آنفال کے بعد باہر شریف لائے۔ ظہر کی نماز ادا کی اور سلام پھیرنے کے بعد آپ منبر پر کھڑے ہوئے تو قیامت کا ذکر کیا اور بیان فرمایا کہ اس سے پہلے بڑے بڑے واقعات رونما ہوں گے، پھر فرمایا: ”تم میں سے جو شخص کسی چیز کے متعلق سوال کرنا چاہتا ہو تو اسے اجازت ہے۔ اللہ کی قسم! آج تم مجھ سے جو سوال بھی کرو گے میں تھیں اس کا جواب دوں گا جب تک میں اس جگہ پر ہوں۔“ حضرت انس بن مالک نے کہا کہ انصار بہت زیادہ رونے لگے لیکن رسول اللہ ﷺ بار بار یہی فرماتے تھے: ”مجھ سے پوچھو۔“ چنانچہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور پوچھا: اللہ کے رسول! میرا ٹھکانا کہاں ہو گا؟ آپ نے فرمایا: ”تیرا ٹھکانا دوزخ ہے۔“ پھر حضرت عبد اللہ بن حذافہ بن خثیف کھڑے ہوئے اور پوچھا: اللہ کے رسول! میرا باب کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تمہارے والد حذافہ ہیں۔“ پھر آپ مسلسل یہی کہتے رہے: ”مجھ سے سوال کرو، مجھ سے پوچھو۔“ آخر کار حضرت عمر بن حفیظ اپنے گھٹنوں کے بل میٹھے گئے اور کہا: ہم اللہ تعالیٰ سے اس کے رب ہونے کی حیثیت سے راضی ہیں، اسلام سے دین ہونے کے اعتبار سے خوش ہیں اور حضرت محمد ﷺ سے رسول ہونے کی حیثیت سے خوش ہیں۔ جب حضرت عمر بن حفیظ نے یہ کہا تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے، پھر فرمایا:

7293 - حَدَّثَنَا شَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ بْنُ زَيْدٍ عَنْ تَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ [قَالَ]: كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ: نُهِيَّنَا عَنِ التَّحَكُّلِ.

7294 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ السَّيِّدَ عَلِيَّ خَرَجَ حِينَ رَأَغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظَّهَرُ، فَلَمَّا سَلَّمَ فَأَمَّا عَلَى الْمِبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ، وَذَكَرَ أَنَّ يَيْنَ يَدِيهَا أُمُورًا عِظَامًا، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ أَحَبَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلَيْسَ أَنْ عَنْهُ، فَوَاللَّهِ لَا شَأْلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا»، قَالَ أَنَسٌ: فَأَكْثَرُ الْأَنْصَارِ الْبُكَاءَ، وَأَكْثَرُ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَنْ يَقُولَ: «سَلُونِي»، فَقَالَ أَنَسٌ: فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيْنَ مَدْخَلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «النَّارُ». فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُدَافَةَ فَقَالَ: مَنْ أَيْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «أَبُوكَ حُدَافَةً». قَالَ: ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ: «سَلُونِي سَلُونِي»، فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتِيهِ فَقَالَ: رَضِيَّا بِاللَّهِ رَبِّا، وَبِالإِسْلَامِ دِيَّا، وَبِمُحَمَّدٍ عَلَيْهِ رَسُولًا. قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ سَلَامٌ حِينَ قَالَ عُمَرُ ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ سَلَامٌ: «أَوْلَى، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَقَدْ عَرِضْتَ عَلَيَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ أَنْفَا فِي عَرْضِ

کتاب و سنت کو مغبوطی سے پکڑنے کا بیان
”تم خوش ہوئے یا نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں
میری جان ہے امیرے سامنے ابھی ابھی اس دیوار کی جانب
جنت اور دوزخ دونوں پیش کی گئیں جبکہ میں نماز پڑھ رہا
تھا۔ میں نے آج کی طرح خیر و شر کو کبھی نہیں دیکھا۔“

[7295] حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے،
انھوں نے کہا، ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے نبی! امیراپ
کون ہے؟ فرمایا: ”تیراپ فلاں ہے“ پھر یہ آیت نازل
ہوئی: ”اے ایمان والو! ایسی اشیاء کے متعلق مت سوال کرو
(اگر انھیں ظاہر کر دیا جائے تو تحسیں برا لگے)۔“

هذا الحَائِطُ وَأَنَا أَصْلَىٰ، فَلَمَّا أَرَى الْأَلْيُومِ فِي
الْخَيْرِ وَالشَّرِّ“۔ [راجح: ۹۳]

7295 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ:
أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عَبَادَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي
مُوسَى بْنُ أَنَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكَ
قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ أَبِي؟ قَالَ:
”أَبُوكَ فُلَانٌ“، فَرَأَتْ: »يَكَاهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا
لَا شَكُوا عَنْ أَشْيَاءٍ« آلِيَةً (السادۃ: ۱۰۱)۔ [راجح: ۹۳]

[7296] حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگ برابر سوالات کرتے
رہیں گے حتیٰ کہ یہ کبھی کہہ دیں گے: یہ اللہ ہے جس نے ہر
چیز کو پیدا کیا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟“

7296 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ: حَدَّثَنَا
شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكَ يَقُولُ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: »لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ
يَسْأَلُونَ حَتَّىٰ يَقُولُوا: هَذَا اللَّهُ خَالِقُ كُلَّ
شَيْءٍ، فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ؟“.

[7297] حضرت عبد الله بن مسعود رض سے روایت ہے،
انھوں نے کہا: میں ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ہمراہ مدینہ طیبہ
کے کسی کھیت میں تھا جبکہ رسول اللہ ﷺ کھجور کی ایک شاخ
کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ اس دوران میں آپ
یہودیوں کے گروہ کے پاس سے گزرے تو ان میں سے کسی
نے کہا: ان سے روح کے متعلق سوال کرو؟ تکنیں دوسروں نے
کہا: ان سے کچھ نہ پوچھو، ایسا نہ ہو کہ وہ ایسی بات سنادیں
جو تحسیں ناگوار ہو۔ آخر وہ آپ کے پاس آئے اور کہنے
لگے: اے ابوالقاسم! ہمیں روح کے متعلق بتائیں۔ آپ

7297 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْيَدِ بْنِ مَيْمُونٍ:
حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ
إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرْبٍ
بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّلُ عَلَى عَسِيبٍ فَمَرَّ بِنَفْرٍ مِنْ
الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، وَقَالَ
بَعْضُهُمْ: لَا شَكُوا، لَا يُسْمِعُكُمْ مَا
تَكْرُهُونَ، فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالُوا: يَا أَبَا الْقَاسِمِ!
حَدَّثَنَا عَنِ الرُّوحِ، فَقَامَ سَاعَةً يَنْظُرُ فَعَرَفَ أَنَّهُ

تھوڑی دیر کھڑے دیکھتے رہے۔ میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ میں تھوڑی دور بہت گیا یہاں تک کہ وحی کا نزول پورا ہو گیا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ”یہ لوگ آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ آپ فرمائیں کہ روح میرے رب کا مرے۔“

باب: 4- نی^ن علی^ع کے افعال کی پیروی کرنا

[7298] حضرت امیں عمر بن جعفرؑ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنائی تو دوسرے لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں نے سونے کی انگوٹھی بنائی تھی۔“ پھر آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا: ”میں اسے کبھی نہیں پہنون گا۔“ تب دوسرے لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

باب: 5- کسی امر میں تشدد اور سختی کرنا مکروہ ہے اسی طرح علمی بات میں فضول جھگڑا کرنا، دین میں غلوکرنا اور بعد عتیں ایجاد کرنا منع ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے اہل کتاب! اپنے دین میں غلوتی کرو اور حق کے سوا اللہ رکھ کر کھو۔“

[7299] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم پے در پے روزے نہ رکھا کرو۔“ صحابہ کرام نے کہا: آپ بھی تو پے در پے روزے رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”میں تمھارے جیسا نہیں ہوں۔ میں رات سر کرتا ہوں میرا رب مجھے کھلا ملا دتا ہے۔“ لیکن

(٤) بَابُ الْأَقْتِدَاءِ بِأَفْعَالِ النَّبِيِّ ﷺ

٧٢٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّمَا تَحْذَدُ النَّبِيُّ مُصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَإِنَّمَا تَحْذَدُ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ مُصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي أَتَحْذَدُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَبَنَدَهُ، وَقَالَ: إِنِّي لَنْ أَبْلُسَهُ أَبْدًا، فَبَنَدَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ^٠. [زاجع: ٥٨٦٥]

(٥) باب ما يكره من التعمق والتنازع في العلم، والغلو في الدين والبدع

**لِقُولِهِ [تعالى]: «يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَنْهَا
فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقُّ»**

٧٢٩٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُوَاصِلُوا»، قَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: «إِنَّمَا لَئِسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنَّمَا أَبْتُ ثُطُعْمَتِي».

لوگ پے در پے روزے رکھنے سے باز نہ آئے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کے ساتھ پے در پے دو دن روزہ رکھا۔ پھر لوگوں نے چاند کیکھ لیا تو آپ نے فرمایا: ”اگر چاند نظر نہ آتا تو میں تھمیں مزید روزے رکھتا۔“ آپ ﷺ کا مقصد انھیں سزا دینا تھا۔

[7300] 7300 یزید بن شریک رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ حضرت علی

شافعی نے ایک مرتبہ انہوں سے بنے ہوئے منبر پر کھڑے ہو کر ہمیں خطبہ دیا۔ ان کے پاس ایک تکوار تھی جس کے ساتھ صحیفہ لٹکا ہوا تھا۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہمارے پاس کتاب اللہ کے علاوہ اور کوئی تحریر نہیں ہے پڑھا جائے کگر جو کچھ اس صحیفے میں ہے۔ پھر انہوں نے اسے کھولا تو اس میں دیت کے طور پر دیے جانے والے اونوں کی عمروں کا اندرانج تھا۔ اور اس میں یہ بھی تھا: ” مدینہ طیبہ عیر پہاڑی سے لے کر فلاں پہاڑی تک حرم ہے۔ جس انسان نے اس میں کسی بدعت کو ایجاد کیا اس پر اللہ کی لعنت، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا۔“ اس میں یہ بھی تھا: ”مسلمانوں کی ذمہ داری ایک ہے۔ اسے اونی شخص بھی پورا کرنے کی کوشش کرے۔ جس کسی نے مسلمان کا عہد توڑا اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں ہوگی۔“ اس میں یہ بھی تھا: ”جس نے اپنے آقاوں کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے سے موالات کا تعلق قائم کیا اس پر بھی اللہ کی، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا۔“

فائدہ: اس میں بدعت کی اشاعت اور بدعتی کو اپنے ہاں جگہ دینے کی برائی اور گندگی کا بیان ہے، جو دین میں غلو اور حد

کتاب و سنت کو مضبوطی سے پکڑنے کا بیان

وَيَسْتَقِيْبِيْ”، فَلَمْ يَتَهَوَّا عَنِ الْوَصَالِ، قَالَ: فَوَاصِلُ يَوْمِ النَّبِيِّ يَوْمَئِنْ أَوْ لَيْلَتِيْنِ، ثُمَّ رَأَوَا الْهِلَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ يَسْتَقِيْبِيْ: «لَوْ تَأْخِرُ الْهِلَالُ لِرِدْتُكُمْ، كَالْمُنْكَرِ لَهُمْ». [راجح: ۱۹۶۵]

7300 - حَدَثَنَا عَمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ عَيَّاثٍ: حَدَثَنَا أَبِي: حَدَثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَثَنِي إِبْرَاهِيمُ التَّمِيميُّ: حَدَثَنِي أَبِي قَالَ: حَطَبَنَا عَلَيْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى مِنْبَرٍ مِنْ آخِرٍ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ فِيهِ صَحِيقَةً مُعْلَمَةً فَقَالَ: وَإِنَّهُ مَا عَدَنَا مِنْ كِتَابٍ يُقْرَأُ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ، وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيقَةِ، فَشَرَّهَا إِذَا فِيهَا: أَسْنَانَ الْأَبَلِ، وَإِذَا فِيهَا: «الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ عَيْرٍ إِلَى تَحْدِيدٍ، فَمَنْ أَخْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا»، وَإِذَا فِيهَا: دَمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاجِدَةً، يَسْعَى بِهَا أَذْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا». [راجح: ۱۱۱]

سے تجاوز کی ایک صورت ہے، اس لیے امام بخاری ہاشم نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔^۱

[7301] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے کوئی کام کیا جس میں لوگوں کے لیے رخصت کا پہلو تھا۔ اس کے باوجود کچھ لوگوں نے اس سے احتراز کیا۔ نبی ﷺ کو اس کی خبر ملی تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و شناکی، پھر فرمایا: ”ان لوگوں کا کیا حال ہو گا جو ایسی چیز سے پہنچ کرتے ہیں جو میں کرتا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں ایسے تمام لوگوں سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ جانتا ہوں اور ان سے زیادہ اپنے اندر خشیت رکھتا ہوں۔“

7301 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي حَمْزَةَ الْأَعْمَشَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا شَيْئًا تَرَخَّصَ فِيهِ وَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَمِدَ اللَّهَ [وَأَنْتَى عَلَيْهِ] ثُمَّ قَالَ: «مَا بَالُ أَفْوَامَ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَضَنَّهُ؟ فَوَاللَّهِ إِنِّي أَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدُهُمْ لَهُ حَشْيَةً». (راجع: [۶۱۱]

[7302] حضرت ابن ابو ملکیہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: قریب تھا کہ دو بھترین آدمی ابو بکر و عمرؓ ہلاک ہو جاتے۔ جس وقت نبی ﷺ کے پاس ہوتیم کا وفد آیا تو ان میں سے ایک صاحب نے بومجاشع میں سے اقرع بن حابسؓ تھیمؓ کو ان کا امیر بنانے کا مشورہ دیا جبکہ دوسرے نے اس کے علاوہ کسی اور کی طرف اشارہ کیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا: آپ کا مقصد صرف میری مخالفت کرنا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا: میری خواہش آپ کی مخالفت کرنا نہیں، پھر نبی ﷺ کی موجودگی میں دونوں بزرگوں کی آوازیں بلند ہو گئیں تو یہ آیت اتری: ”اے ایمان والو! تم اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کرو..... اجر غطیم ہے۔“

ابن ابو ملکیہ نے بیان کیا کہ ان زیرِ عین کہتے تھے: حضرت عمرؓ کا اس آیت کے بعد یہ انداز تھا کہ وہ نبی ﷺ سے کوئی بات کرتے تو اتنی آہنگی سے جیسے کوئی کان میں بات کرتا ہے۔ وہ، آپ ﷺ کو نہ سن سکتے حتیٰ کہ آپ

7302 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي مُلِيْكَةَ قَالَ: كَادَ الْخَيْرَانَ أَنْ يَهْلِكَا: أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرٍ، لَمَّا قَدِيمٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَفَدُّ بَنَى تَوْيِمَ أَشَارَ أَحَدُهُمَا بِالْأَفْرَعِ بْنِ حَابِسِ التَّمِيمِ الْحَنْظَلِيِّ أَخِي بَنَى مُجَاشِعَ، وَأَشَارَ الْآخَرُ بِعَيْرَةً. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ: إِنَّمَا أَرَدْتُ خَلَافَكَ، فَأَرْتَقَعْتُ أَضَوَّانُهُمَا عُمَرٌ: مَا أَرَدْتُ خَلَافَكَ، فَأَرْتَقَعْتُ أَضَوَّانُهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَتَرَكَ: «يَاتَّهَا الْأَيْنَ إِمْتُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتُكُمْ» إِلَى قَوْلِهِ: «عَظِيمٌ» (الحجرات: ۲، ۳)

قالَ أَبُنُ أَبِي مُلِيْكَةَ: قَالَ أَبُنُ الرَّزِيرِ: فَكَانَ عُمَرُ بَعْدَ - وَلَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ عَنْ أَبِيهِ، يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ - إِذَا حَدَّثَ النَّبِيِّ ﷺ بِحَدِيثٍ حَدَّثَهُ كَأَخِي السَّرَّارِ، لَمْ يُسْمِعْهُ حَتَّى يَسْتَفِعَهُمْ.

۱. فتح الباري: 13/1341.

[راجع: ۴۳۶۷]

دوبارہ پوچھتے (کیا کہا ہے؟) لیکن ابن زیر اپنے نانا حضرت ابو بکر رض سے یہ بات پہنچنیں کرتے تھے۔

[7303] امام المؤمنین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں فرمایا: ”ابو بکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔“ حضرت عائشہ رض نے کہا: میں نے جواب دیا: ابو بکر آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو (قراءت) نہیں سن سکیں گے، لہذا آپ حضرت عمر رض کو حکم دیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ آپ رض نے دوبارہ فرمایا: ”ابو بکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔“ حضرت عائشہ رض نے کہا: میں نے حضرت خصہ سے کہا: تم کہو کہ اگر ابو بکر رض آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو (قراءت) نہیں سن سکیں گے، اس لیے آپ حضرت عمر رض کو حکم دیں وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت خصہ رض نے یہ بات کی تور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بلاشبہ تم حضرت یوسف رض کو پھانسے والی عورت میں معلوم ہوتی ہو۔ حضرت ابو بکر سے کہیں وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔“ بعد میں حضرت خصہ رض نے حضرت عائشہ رض سے کہا: میں نے تم سے کبھی بھائی نہیں پائی۔

[7304] حضرت سہل بن سعد رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: سیدنا عوییر رض سیدنا عاصم بن عدی رض کے پاس آئے اور کہا: اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے مرد کو پائے اور اسے قتل کر دے، کیا آپ لوگ اس (مقتول) کے بدے میں اسے قتل کر دیں گے؟ اے عاصم! آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے لیے یہ مسئلہ دریافت کریں۔ انہوں نے آپ رض سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کے سوالات کو ناپسند فرمایا اور معیوب خیال کیا۔ حضرت عاصم رض

7303 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ : حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ : «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ» ، قَالَتْ عَائِشَةُ : قُلْتُ : إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعْ النَّاسَ مِنَ الْبَكَاءِ ، فَمَرَّ عُمَرُ فَلَمْ يُصَلِّ ، فَقَالَ : «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلَيُصَلِّ بِالنَّاسِ» ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ : قُلْتُ لِحَفْصَةَ : قُولِي : إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعْ النَّاسَ مِنَ الْبَكَاءِ ، فَمَرَّ عُمَرُ فَلَيُصَلِّ بِالنَّاسِ ، فَعَلَتْ حَفْصَةُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِنَّكُنَّ لِأَنْتُنَّ صَوَاحِبَ يُوسُفَ ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلَيُصَلِّ لِلنَّاسِ» ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ : مَا كُنْتُ لِأَصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا .

[راجع: ۱۹۸]

7304 - حَدَّثَنَا أَدْمُ : حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي ذِئْبٍ : حَدَّثَنَا الرَّهْرَيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ : جَاءَ عُوَيْمَرُ الْعَجَلَانِيُّ إِلَى عَاصِمَ بْنِ عَدِيِّ فَقَالَ : أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَيْهِ رَجُلًا فَقَتَلَهُ ، أَتَقْتَلُونَهُ يَهُ ؟ سُلْ لَيْ بْنَ عَاصِمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَأَلَهُ فَكَرَهَ الشَّيْءَ بِعِظَمِ الْمُسَائِلِ وَعَابَهَا ، فَرَجَعَ عَاصِمٌ فَأَخْبَرَهُ : أَنَّ الشَّيْءَ بِعِظَمِ الْمُسَائِلِ ، فَقَالَ عُوَيْمَرٌ : وَاللَّهِ لَا تَكِنَّ الشَّيْءَ بِعِظَمِ الْمُسَائِلِ ، فَجَاءَ وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى الْقُرْآنَ حَلْفَ

نے واپس آ کر انھیں بتایا کہ نبی ﷺ نے اس طرح کے سوالات کو ناپسند فرمایا ہے۔ حضرت عمر بن حفیظ نے کہا: اللہ کی قسم میں خود نبی ﷺ کے پاس جاتا ہوں، پھر وہ آئے جبکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم بن حیث کے واپس جانے کے بعد قرآن کی آیات آپ پر نازل کر دی تھیں۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”تمہارے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل کیا ہے۔“ پھر آپ نے دونوں (میاں یہوی) کو بلایا۔ وہ دونوں آئے اور لعان کیا۔ پھر عمر بن حفیظ نے کہا: اللہ کے رسول! اگر میں اس عورت کو اپنے پاس رکھوں تو میں نے اس پر جھوٹ بولा ہو گا، اس لیے انھوں نے فوری طور پر اپنی یہوی کو جدا کر دیا جبکہ نبی ﷺ نے جدا کرنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ پھر لعان کرنے والوں میں یہی طریقہ راجح ہو گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم دیکھتے رہو اگر اس عورت نے تجوہیے تو میں عمر بن حنگ کا بچہ جنم دیا جیسے زمین کا کیڑا ہوتا ہے تو میں عمر بن حنگ کو جھوٹا خیال کروں گا۔ اور اگر اس نے کالا، موٹی آنکھوں والا اور بھاری سرینوں والا بچہ جتنا تو میں سمجھوں گا کہ عویس رضا ہے۔“ پھر اس عورت نے مکروہ صورت کا بچہ جنم دیا، یعنی جس مرد سے بدنام ہوئی تھی اسی صورت کا بچہ پیدا ہوا۔

(7305) [حضرت مالک بن اوس بن حیث] سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت عمر بن حیث کی خدمت میں حاضر ہوا کہ اتنے میں ان کے دربان حضرت یافا آئے اور کہا: حضرت عثمان، عبد الرحمن، زبیر اور سعد بن عباد اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں کیا انھیں اجازت دی جائے؟ حضرت عمر بن حیث نے فرمایا: ہاں، چنانچہ وہ سب لوگ اندر آگئے، سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ پھر یافا نے آ کر پوچھا: کیا حضرت عباس اور حضرت علی بن ابی طالب کو اندر آنے کی اجازت ہے؟ حضرت عمر بن حیث نے دونوں کو اندر آنے کی اجازت دے دی۔

عاصم، فَقَالَ لَهُ: «قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيْكُمْ قُرْآنًا»، فَدَعَا بِهِمَا فَتَنَّدَمَا فَتَلَاقَتَا، ثُمَّ قَالَ عُوَيْمَرُ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا، فَعَارَفَهَا وَلَمْ يَأْمُرْهُ الشَّيْءَ بِغَرَافِهَا، فَجَرَتِ الشَّيْءُ فِي الْمُتَلَّاعِشِينَ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَنْظُرُوهَا فَلَا اُرَاهُ إِلَّا قَدْ كَذَبَ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ اَسْحَمَ اَعْيَنَ، ذَا اَلْيَتْنَ فَلَا اُحْسِبُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا». فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى الْاَمْرِ الْمُكْرُوِهِ. [راجع: ۴۲۳]

7305 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ : حَدَّثَنَا الْلَّيْثُ : حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أُوْسٍ النَّصْرَيُّ - وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ بْنُ مُطْعَمٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ ذَلِكَ - فَدَخَلْتُ عَلَى مَالِكٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ : اَنْطَلَقْتُ حَتَّى اَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ ، اَتَاهُ حَاجَةً يَرْفَأُ فَقَالَ : هَلْ لَكَ فِي عُمَانَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنُ وَالرَّبِيعُ وَسَعْدٌ يَسْتَأْذِنُونَ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَدَخَلُوا فَسَلَّمُوا وَجَلَسُوا . فَقَالَ : هَلْ لَكَ فِي عَلَيِّ

کتاب و سنت کو مضمبوطی سے پکڑنے کا بیان

حضرت عباس رض نے کہا: امیر المؤمنین! میرے اور اس ظالم کے درمیان فیصلہ کر دیں، پھر وہ دونوں آپس میں الجھ گئے اور ایک دوسرے سے تو تکارکی۔ حضرت عثمان رض اور ان کے ماتھیوں نے کہا: امیر المؤمنین! ان کے درمیان فیصلہ کر کے ایک دوسرے سے راحت پہنچائیں۔ حضرت عمر رض نے فرمایا: تھوڑا صبر کرو۔ میں تھیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہے! کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ”ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو ترک چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے مراد خودا پری ذات کریمہ تھی؟ ان حضرات نے کہا: واقعی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا، پھر حضرت عمر رض حضرت عباس اور حضرت علی رض کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں آپ لوگوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ لوگوں کو کبھی معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ اس کے بعد حضرت عمر رض نے فرمایا: اب میں آپ لوگوں سے اس بارے میں گفتگو کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس مال فی میں اپنے رسول کے لیے ایک حصہ خاص کیا تھا جو اس نے آپ کے سوا کسی اور کوئی نہیں دیا کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جو مال فی اللہ تعالیٰ نے دیا کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:“ جو مال فی اللہ تعالیٰ نے ان میں سے اپنے رسول کو دیا، اس پر تم نے اونٹ گھوڑے نہیں دوڑائے..... آخر تک۔“ اس آیت کریمہ کے مطابق یہ مال خاص طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھا۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے، آپ لوگوں کو نظر انداز کر کے، اپنے لیے جمع نہیں کیا اور نہ اسے اپنی ذاتی جانبی دادتی ہاتا بلکہ آپ نے اسے تم لوگوں کو دیا اور سب میں تقسیم کر دیا یہاں تک کہ اس میں سے یہ مال باقی رہ گیا۔ نبی ﷺ اس میں سے اپنے اہل خانہ کا سالانہ خرچ دیتے تھے، پھر باقی

اپنے قبضے میں لے لیتے اور اسے بیت المال میں رکھ کر عام مسلمانوں کی ضروریات میں خرچ کرتے تھے۔ نبی ﷺ نے اپنی زندگی بھر یہی معمول بنائے رکھا۔ میں آپ حضرات کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تحسیں اس کا علم ہے؟ صحابہ کرام نے کہا: ہاں (تم سب جانتے ہیں)۔ پھر آپ نے حضرت علی اور عباس ﷺ سے کہا: میں آپ دونوں حضرات کو بھی اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ لوگ بھی اسے جانتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں (میں اس کا علم ہے)۔

(پھر آپ نے فرمایا): اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو وفات دی تو حضرت ابو بکر رض نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا اور تم دونوں اس وقت موجود تھے۔ آپ نے حضرت علی اور حضرت عباس رض کی طرف متوجہ ہو کر یہ بات کہی۔ اور آپ حضرات کا خیال تھا کہ ابو بکر رض نے ان اموال میں ایسا ایسا کیا اور اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ اس معاملے میں سچے، نیک اور سب سے زیادہ حق کی پیروی کرنے والے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر رض کو فوت کر لیا تو میں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابو بکر رض کا ولی ہوں، اس طرح میں نے اس جانیداد کو اپنے قبضے میں دوسال تک رکھا اور اس میں رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابو بکر رض کے معمول کے مطابق عمل کرتا رہا۔ پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس آئے اور آپ دونوں کا مطالبه ایک تھا اور تمہارا کام بھی ایک ہی تھا، اے عباس! آپ اپنے بنتجی کی وراثت لینے آئے اور علی رض اپنی بیوی کی طرف سے اپنی میراث لینے آئے۔ میں نے تم سے کہا: یہ جانیداد قسم تو نہیں ہو سکتی لیکن اگر تم چاہتے ہو تو میں تحسین

ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ نَبِيُّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، فَقَبضَهَا أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، وَأَنْتُمَا حِسَابٌ - فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ، فَقَالَ: - تَرْعَمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرَ فِيهَا كَذَا، وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَارُ رَاشِدٌ تَابَعَ لِلْحَقِّ، ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ: أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، فَقَبضَتُهَا سَتِّينَ أَعْمَلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ جِئْشَمَانِي وَكَلِيمَتُكُمَا عَلَى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ، وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٍ، جِئْشِنِي تَسْأَلُنِي نَصِيبِكَ مِنْ أَبْنَ أَخِيكَ، وَأَتَانِي هَذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقُلْتُ: إِنْ شَتِّمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا عَلَى أَنْ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيَافَهُ، تَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ، وَبِمَا عَمِلَتْ فِيهَا، مُنْدُ وَلِيَتُهَا، وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فِيهَا فَقُلْتُمَا: اذْفَعْهَا إِلَيْنَا بِذَلِكَ، فَدَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ، أَسْدُدُكُمْ بِاللَّهِ، هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذَلِكَ؟ قَالَ الرَّهْطُ: نَعَمْ، فَأَقْبَلَ

کتاب و سنت کو مضمونی سے پکڑنے کا بیان :-

عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ، هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ، قَالَ: أَفَتُلْتَسِمَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ؟ فَوَاللَّذِي يَأْذِنُهُ تَقْوُمُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضُ لَا أُقْضِيُ فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ حَتَّى تَقْوُمَ السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهَا۔ [راجیع: ۲۹۰۴]

یہ دیتا ہوں اور تم پر اللہ کا عہد اور وعدہ ہے کہ اس میں وہی عمل کرو گے جو رسول اللہ ﷺ نے کیا اور جو ابو بکر رض نے کیا اور میں نے کیا جب سے ولی ہنا ہوں۔ اگر تحسیں یہ منقولوں نہ ہو تو پھر مجھ سے اس معاملے میں بات نہ کرو۔ اس وقت تم دونوں نے کہا تھا: تھیک ہے۔ اس شرط پر جائیداد ہمارے حوالے کر دیں۔ تب میں نے اس شرط پر وہ جائیداد تمہارے حوالے کر دی۔ اب میں تحسیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا میں نے اسی شرط پر جائیداد ان دونوں کے حوالے کی تھی؟ اس گروہ نے کہا: جی ہاں۔ پھر حضرت عمر رض نے حضرت علی اور حضرت عباس رض کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا: میں تحسیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا میں نے اسی شرط پر جائیداد تمہارے حوالے کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ آپ رض نے کہا: کیا آپ حضرات مجھ سے اس کے علاوہ کوئی اور فیصلہ چاہتے ہیں؟ اس ذات کی قسم جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں! میں اس جائیداد میں اس کے علاوہ کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں ہوں یہاں تک کہ قیامت آ جائے۔ اگر آپ حضرات اس کا انتظام نہیں کر سکتے تو اسے میرے حوالے کر دو، میں تمہارے لیے اس کا بھی انتظام کرلوں گا۔

باب: ۶- اس شخص کا گناہ جو کسی بدعتی کو اپنے پاس ٹھہرائے

اس کے متعلق حضرت عاصم رض نے نبی ﷺ سے ایک حدیث بیان کی ہے۔

[7306] حضرت عاصم رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا، میں نے حضرت انس رض سے پوچھا: نبی رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ کو تحرمت والا شیر قرار دیا ہے؟ انہوں نے فرمایا:

(۶) بَابُ إِثْمٍ مِنْ آوَى مُحْدِثًا

رَوَاهُ عَلَيْهِ عَنْ النَّبِيِّ

۷۳۰۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْواجِدِ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ: قَاتَ لِأَنَّسِي: أَخْرَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ؟ قَالَ:

ہاں۔ (آپ نے فرمایا): ”فلاں پیاری سے فلاں پیاری تک حرم ہے۔ اس علاقے کا درخت نہیں کامًا جائے گا۔ جس نے اس کی حدود میں کسی بدعت کو رواج دیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔“

(راویٰ حدیث) عاصم نے کہا: مجھے موسیٰ بن انس نے بتایا کہ حضرت انس رض نے یہ بھی بیان کیا تھا: ”یا کسی نے دین میں بدعت پیدا کرنے والے کو اپنے ہاں ملکانہ دیا۔“

باب: ۷- رائے زنی اور خواہ مخواہ قیاس کرنے کی ذمہ کا بیان

ارشاد باری ہے: ”ایسی بات نہ کہو جس کا تحسین علم نہ ہو۔“ **«لَا تَقْنُفْ»** کے معنی ہیں: لا تقل، یعنی نہ کہو۔

[7307] حضرت عروہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عبد اللہ بن عمر و بن عاصی رض حج پر جاتے ہوئے ہمارے پاس سے گزرے تو میں نے انھیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سا ہے: ”اللہ تعالیٰ تحسین علم دے کر پھر اسے یونہی نہیں چھین لے گا بلکہ علم اس طرح اٹھائے گا کہ علماء حضرات فوت ہو جائیں گے۔ ان کے ساتھ ہی علم اٹھ جائے گا، پھر جاہل لوگ رہ جائیں گے۔ ان سے فتویٰ لیا جائے گا تو وہ محض اپنی رائے سے فتویٰ دے کر دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے خود بھی گمراہ ہوں گے۔“

عروہ کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رض سے بیان کی۔ اس کے بعد حضرت عبد اللہ بن عمر رض نے دوبارہ حج کیا تو ام المؤمنین رض نے مجھ سے کہا: اے میرے بھانجے! تم عبد اللہ

نعم: ”ما بَيْنَ كَذَّا إِلَى كَذَّا، لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا، مَنْ أَخْدَثَ فِيهَا حَدَّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ“. [راجح: ۱۸۶۷]

قالَ عَاصِمٌ: فَأَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ: ”أَوْ آتُى مُحَدِّثًا.“

(۷) بَابُ مَا يُذْكُرُ مِنْ ذَمَّ الرَّأْيِ وَتَكْلُفِ الْقِيَاسِ

﴿وَلَا تَقْنُفْ﴾: لَا تُقْنُلْ **﴿مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ﴾** [الإسراء: ۳۶].

7307 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ ثَلِيدٍ: حَدَّثَنِي أَبْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: ”حَجَّ عَلَيْنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرُو فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَشْرُعُ الْعِلْمَ بَعْدَ أَنْ أَعْطَاهُ كُمُوهُ اِنْتِرَاعًا، وَلِكُنْ يَتَنزَعُهُ مِنْهُمْ مَعَ قَبْضِ الْعُلَمَاءِ بِعِلْمِهِمْ فَيَقْبِضُهُ نَاسٌ جُهَّالٌ يُسْتَفْتَنُونَ فَيَقْتُلُونَ بِرَأْيِهِمْ، فَيُصْلَوْنَ وَيَضْلُّونَ.“

فَحَدَّثَنِي بِهِ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرُو حَجَّ بَعْدُ، فَقَالَتْ: يَا أَبَنَ أُخْتِي! اُنْتَلْقُ إِلَى عَبْدِ اللهِ فَاسْتَشِرْ لِي مِنْهُ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْهُ، فَجَعَلَهُ فَسَأَلَتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ

کتاب و سنت کو مضبوطی سے پکڑنے کا بیان
بن عمر و بن عثیمین کے پاس جاؤ اور تم نے جو حدیث ان کے
حوالے سے مجھے بیان کی تھی اس کی تحقیق کرو۔ میں ان
کے پاس آیا اور ان سے پوچھا تو انہوں نے مجھ سے اسی
طرح حدیث بیان کی جس طرح وہ پہلے بیان کر چکے
تھے۔ پھر میں حضرت عائشہؓ کے پاس آیا اور انھیں اس
کی خبر دی تو انھیں تجھب ہوا اور فرمایا: اللہ کی قسم! عبد اللہ بن بن
عمر و بن عثیمین نے اس حدیث کو خوب یاد رکھا ہے۔

كَنْحُو مَا حَدَّثَنِي، فَأَبَيْتُ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَهَا
فَعَجِبَتْ، فَقَالَتْ: وَاللهِ لَقَدْ حَفِظَ عَبْدُ اللهِ بْنَ
عَمْرٍو۔ [راجع: ۱۰۰]

فائدہ: اس حدیث میں اس قسم کے قیاس اور رائے کی نہ ملت کی گئی ہے جو کتاب و سنت کے خلاف ہو، مروجہ فقہ میں
یکٹوں ایسے خود ساختہ مسائل موجود ہیں جو کتاب و سنت سے مگر اتنے ہیں اور واضح طور پر اس کے خلاف ہیں۔ اسی طرح رائے
نموم کے متعلق حضرت عمر بن عثیمینؓ نے فرمایا: اصحاب رائے سے بچ کیونکہ وہ سنتوں کے دشمن ہیں۔ احادیث کو یاد رکھنے سے ان کی
ہمتیں جواب دے گئیں تو انہوں نے رائے، عقل اور قیاس سے کام لینا شروع کر دیا، نتیجہ یہ نکلا کہ وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور
دوسروں کو بھی گمراہی کے راستے پر لا کا دیا۔¹

7308] حضرت اعمش سے روایت ہے، انہوں نے کہا:
میں نے ابووالی سے پوچھا: کیا تم جنگ صفين میں شریک
تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں، پھر میں نے حضرت کہل بن حنیف
بن عثیمینؓ کو یہ سمجھتے ہوئے سنا۔ دوسری سنہ سے مردی ہے کہ
حضرت کہل بن حنیف فرماتے ہیں: اے لوگو! اپنے دین
کے سلسلے میں اپنی رائے کو کمزور خیال کرو۔ بلاشبہ ابو جندل
بن عثیمینؓ کے دن میں نے خود اپنے آپ کو دیکھا اگر مجھ میں
طااقت ہوتی کہ میں رسول اللہ ﷺ کا حکم درکرسکتا تو ضرور
روک دیتا۔ ہم نے کسی ہم کو سر کرنے کے لیے جب اپنی
تلواریں کندھوں پر رکھیں تو ان کی بدولت ہمیں آسانی مل
جائی جسے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے مگر اس ہم میں (ہم
مشکل میں گرفتار ہے)۔ حضرت ابووالی نے کہا: میں صفين
میں موجود تھا لیکن صفين کی لاٹائی بہت بڑی تھی (جس میں
مسلمان آپس میں کٹ مرے)۔

7308 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ: سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا وَائِلَ: هَلْ شَهِدْتَ صِفَيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيفٍ يَقُولُ: ح: وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلَ قَالَ: قَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيفٍ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَتَهِمُوا رَأِيْكُمْ عَلَى دِينِكُمْ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطَعْتُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللهِ بِكُلِّ لَرَدَدَةٍ، وَمَا وَضَعْنَا شَيْوَنَا عَلَى عَوَانَةِ إِلَى أَمْرٍ يُقْطَعُنَا إِلَّا أَسْهَلْنَا بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ غَيْرَ هَذَا الْأَمْرِ. قَالَ: وَقَالَ أَبُو وَائِلَ: شَهِدْتَ صِفَيْنِ، وَبَيْسَتَ صِفَيْنِ۔ [راجع: ۳۱۸۱]

1. شرح اعتقاد أهل السنة: 138/1.

باب: 8- نبی ﷺ سے اس چیز کے متعلق پوچھا جاتا جس کے متعلق وحی نہ اتری ہوتی تو آپ فرماتے: ”میں نہیں جانتا۔“ یا وحی اتنے تک خاموش رہتے کچھ جواب نہ دیتے۔ اپنی رائے اور قیاس سے کچھ نہ کہتے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ کی عطا کردہ بصیرت کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں۔“

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی ﷺ سے روح کے متعلق پوچھا گیا تو آپ خاموش رہے حتیٰ کہ آیت نازل ہوئی۔

[7309] حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں ایک دفعہ بیمار ہوا تو رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ یہ دونوں بزرگ پیدل چل کر آئے تھے۔ جب یہ حضرات میرے پاس پہنچنے تو مجھ پر غشی طاری تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے وضوفرما�ا اور وضو کا پانی مجھ پر جھپٹ کا، اس سے مجھے افاقہ ہوا تو میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! میں اپنے مال کے متعلق کس طرح فیصلہ کروں؟ میں اپنے مال کا کیا کروں؟ آپ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا حتیٰ کہ میراث کی آیت نازل ہوئی۔

باب: 9- نبی ﷺ نے اپنی امت کے مردوں اور عورتوں کو وہی تعلیم دی جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائی تھی وہ رائے یا تمثیل پر مبنی نہ تھی

(۸) بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ يَسْأَلُ مِمَّا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَيَقُولُ: «لَا أَذْرِي»، أَوْ لَمْ يُحِبْ حَتَّى يُنْزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، وَلَمْ يَقُلْ بِرَأْيٍ وَلَا بِقِيَاسٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: «إِنَّمَا أَرْنَكُ اللَّهُ» [النساء: ۱۰۵]

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: شَيْءَ النَّبِيِّ يَسْأَلُ عَنِ الرُّوحِ فَسَكَتَ حَتَّى نَزَّلَتِ الْآيَةُ.

7309 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفِّيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ: سَوِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: مَرَضَتُ فَجَاءَنِي رَسُولُ اللَّهِ يَسْأَلُنِي يَعْوُدُنِي وَأَبُو بَكْرٍ، وَهُمَا مَا شَيَّاْنِ، فَأَتَانِي وَقَدْ أَغْمَيَ عَلَيَّ فَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَيَّ فَأَفَقَتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ - وَرَبِّمَا قَالَ سُفِّيَانُ: فَقُلْتُ: أَئِي رَسُولَ اللَّهِ - كَيْفَ أَفْضِيَ فِي مَالِي؟ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ قَالَ: فَمَا أَجَابَنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَّلَتِ آيَةُ الْبَيْرَاثِ . [راجع]

۱۹۴

(۹) بَابُ تَعْلِيمِ النَّبِيِّ أَمْتَهُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِمَّا عَلِمَهُ اللَّهُ، لَيْسَ بِرَأْيٍ وَلَا تَمْثِيلٍ

کتاب و سنت کو معتبر طبقی سے پکڑنے کا بیان [7310] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اللہ کے رسول! آپ کی احادیث تو مرد حضرات ہی سنتے ہیں، آپ اپنی طرف سے ہمارے لیے بھی کوئی دن مقرر فرمادیں جس میں ہم آپ کے پاس آئیں اور آپ ہمیں وہ تعلیمات دیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تم فلاں فلاں دن فلاں مقام پر جمع ہو جاؤ۔“ وہ عورتیں وہاں جمع ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف لائے اور انھیں وہ تعلیمات دیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائی تھیں، پھر آپ نے فرمایا: ”تم میں سے جو عورت اپنی زندگی میں اپنے قین بنچ آگے بیٹھ دے گی تو وہ اس کے لیے دوزخ سے رکاوٹ بن جائیں گے۔ ان میں سے ایک خاتون نے کہا: اللہ کے رسول! دو بچوں کا بھی یہی حکم ہے؟ اس نے اس بات کو دو مرتبہ دہرا�ا۔ آپ نے فرمایا: ”دو بھی، دو بھی (ان کا بھی یہی درجہ ہے)۔“

باب: 10- نبی ﷺ کے فرمان: ”میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر ڈنار ہے گا اور اس کا دفاع کرے گا“ کا بیان

امام بخاری رضی اللہ عنہ نے کہا: اس سے مراد اہل علم کا گروہ ہے۔

[7311] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور وہ غالب ہی رہیں گے۔“

7310 - حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحِ دَكْوَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ الرَّجَالُ بِحَدِيثِكَ، فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ تَعْلَمْنَا مِمَّا عَلِمْتَ اللَّهُ، فَقَالَ: «اجْتَمَعْنَ فِي يَوْمٍ كَذَا وَكَذَا، فِي مَكَانٍ كَذَا وَكَذَا»، فَاجْتَمَعْنَ، فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَمْهُنَّ مِمَّا عَلِمَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْكُنْ امْرَأَةٌ تُقْدِمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدَهَا ثَلَاثَةٌ إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ»، فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَشْتَهِي؟ قَالَ: فَأَعَادُنَّهَا مَرَأَيِّنَ، ثُمَّ قَالَ: وَأَشْتَهِي وَأَشْتَهِي وَأَشْتَهِي». (راجع: ۱۰۱)

(۱۰) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَرَأَلُ طَائِفَةً مَنْ أَمْتَنِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ يُقَاتِلُونَ».

وَهُمْ أَهْلُ الْعِلْمِ

7311 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسِيِّ، عَنْ الْمُغَيْرَةِ بْنِ شَعْبَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تَرَأَلُ طَائِفَةً مَنْ أَمْتَنِي ظَاهِرِينَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ».

(راجع: ۳۶۴۰)

[7312] حضرت معاویہ بن ابوسفیانؓ سے روایت ہے، انھوں نے خطبہ دیتے ہوئے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر و بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین میں سمجھ عطا فرمادتا ہے۔ میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں، عطا اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔ اس است کا معاملہ ہمیشہ درست رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے یا اللہ کا امر آپنے۔“

7312 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا أَبْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ قَالَ: سَبَعَتْ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَخْطُبُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ يُرِدُ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفْعَمُهُ فِي الدِّينِ، وَإِنَّمَا أَنَا فَاسِمٌ وَيُعْطِي اللَّهُ، وَلَنْ يَزَالَ أَمْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ مُسْتَقِيمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ». [راجع: [۷۱]

فائدہ: علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مختلف احادیث میں اس گروہ کے مختلف اوصاف بیان ہوئے ہیں، ان سے پہلے چلتا ہے کہ وہ گروہ اہل ایمان کی مختلف قسموں پر مشتمل ہوگا۔ ان میں میدان کارزار کے مجاہد، علمی میدان کے شہسوار، محدث، فقیہ اور مفسر، اخلاقیات میں ہراول دست، عبادت گزار، شب بیدار، نیکی کی راہ دکھانے والے، برائی سے روکنے والے، الغرض ہر قسم کے لوگ ہوں گے جو دین اسلام کی ہر پبلو سے خدمت کریں گے۔ ان کا ایک مقام میں اکٹھا ہونا بھی ضروری نہیں بلکہ وہ زمین کے کونے کونے میں رہتے ہوئے بھی دین کا دفاع کرتے رہیں گے۔ ممکن ہے قیامت کے قریب وہ ختم ہوتے ہوئے ایک ہی مقام پر جمع ہو جائیں، جب وہ ختم ہو جائیں گے تو قیامت آجائے گی۔

(۱۱) بَابُ : فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : «أَوْ تَلِسْكُمْ شِيعَةً» [الأنعام: ۶۵]

خطہ وضاحت: اس عنوان سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مقصد معلوم ہوتا ہے کہ امت کا اجتماع صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ وہ کتاب و سنت کے راستے پر گامزن رہے۔ جب کتاب و سنت کے بجائے رائے اور قیاس سے مسائل حل کریں گے تو ان پر فرقہ بندی کا عذاب مسلط کر دیا جائے گا، پھر وہ آپس میں لڑتے جھگڑتے رہیں گے جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے۔ وَاللَّهُ أَعْلَم.

[7313] حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ پر جب یہ آیت نازل ہوئی: ”کہہ دیجیے وہی قادر ہے کہ تم پر تمہارے اور پر سے عذاب بھیج دے۔“ تو آپ ﷺ نے دعا کی: ”اے اللہ! میں تیرے باعظت چہرے کی پناہ میں آتا ہوں۔“ یا ”تمہارے پاؤں کے نیچے سے (عذاب آجائے)، تو اس مرتبہ، پھر آپ

7313 - حَدَّثَنَا عَلَيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمَرُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: لَمَّا نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ﴿فَلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَعْصَمَ عَنْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقَكُمْ﴾، قَالَ: «أَعُوذُ بِوَجْهِكَ»، ﴿أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ﴾، قَالَ: «أَعُوذُ بِوَجْهِكَ»، فَلَمَّا

کتاب و سنت کو مضبوطی سے پکڑنے کا بیان

نَزَّلْتُ لِكُلِّ أُمَّةٍ مِّنْ بَيْنِ جَنَّاتٍ وَّمَاءً وَّمِنْ يَعْصُمَ
قَالَ: «هَا تَانِ أَهْوَنُ، أَوْ أَسْرُ». [راجح: ٤٦٢٨]

نے دعا کی: ”اے اللہ! میں تمیرے مبارک پھرے کی پناہ مانگتا ہوں۔“ پھر جب یہ الفاظ نازل ہوئے: ”یا تمصیں گروہوں میں تقسیم کر دے اور تمہارے بعض کو بعض کی لڑائی (کامزہ) چکھائے۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ دونوں آسان اور سہل ہیں۔“

فائدہ: ذکر کردہ آیت کریمہ میں عذاب کی تین اقسام کا ذکر ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں کیں۔“ دو قول فرمائیں اور ایک سے مجھے روک دیا: میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ قحط عام کے ذریعے سے میری امت ہلاک نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اسے قول فرمایا۔ میں نے دعا کی کہ میری امت غرق کے ذریعے سے ہلاک نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بھی قول فرمایا۔ پھر میں نے دعا کی کہ آپس میں ان کی لڑائی اور اختلاف نہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے اس سے مجھے روک دیا۔“

باب: 12- ایک معلوم امر کو دوسراے واضح امر سے تشبیہ دینا جبکہ ان دونوں کا حکم نبی ﷺ نے بیان فرمادیا ہوتا کہ سائل سمجھ جائے

(۱۲) بَابُ مَنْ شَبَّهَ أَضْلَالًا مَعْلُومًا بِأَضْلِيلٍ
مُبَيِّنٍ، وَقَدْ بَيَّنَ النَّبِيُّ ﷺ حُكْمَهُمَا
لِيُفْهَمَ السَّائِلُ

وضاحت: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ قیاس اور رائے کے مطلق طور پر مکر نہیں جیسا کہ علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے تکثیر دینے کی کوشش کی ہے بلکہ انہوں نے اس رائے اور قیاس کی نہاد ضرور کی ہے جو فاسد اور شرائط کے مطابق نہ ہو۔ ہاں، اگر کوئی مسئلہ قرآن و حدیث میں نہ ملتا ہو اور وہاں صحیح شرائط کے ساتھ قیاس کو استعمال کیا جائے تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ قطعاً اس کے مکر نہیں۔

7314 - حَدَّثَنَا أَصْبَحُ بْنُ الْفَرَجَ: حَدَّثَنِي أَبْنُ
وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ
أَغْرَى إِبْرَاهِيمَ أَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَنِي
وَلَدَتْ غَلَامًا أَسْوَدَ، وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ، فَقَالَ لَهُ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلْ لَكَ مِنْ إِبْلٍ؟»، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَمَا أَلْوَانُهَا؟»، قَالَ: حُمْرٌ قَالَ:
«هَلْ فِيهَا مِنْ أُورَقَ؟»، قَالَ: إِنْ فِيهَا لَوْرُقًا،

۱ صبحیح مسلم. الفتنه، حدیث: 2890.

بیں۔ آپ نے فرمایا: ”تیرا کیا خیال ہے وہ رنگ کدھر سے آیا ہے؟“ اس نے کہا: اللہ کے رسول! کسی رنگ نے یہ رنگ سمجھ لیا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ممکن ہے کہ اس (بچے) کا رنگ بھی کسی رنگ نے سمجھ لیا ہو۔“ آپ ﷺ نے اسے بچے کے انکار کرنے کی اجازت نہیں دی۔

[7315] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہا: میری والدہ نے جو کرنے کی نذر مانی تھی لیکن وہ ادا نکل سے پہلے ہی فوت ہو گئی ہے۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں تم ان کی طرف سے حج کرلو، تمہارا کیا خیال ہے اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتیں؟“ اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”پھر اس قرض کو بھی ادا کرو جو اللہ تعالیٰ کا ہے۔ بلاشبہ اللہ زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔“

باب: 13- اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ہدایات کے مطابق فیصلہ کرنے میں اجتہاد کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔“

نبی ﷺ نے اس صاحب حکمت انسان کی تعریف کی ہے جو حکمت کے مطابق فیصلے کرتا اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتا ہے اور اپنی طرف سے کوئی تکلف نہیں کرتا، نیز خلفاء کا علماء سے مشورہ لیتا اور ان سے دریافت کرنا۔

[7316] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قابل رشک تو دو ہی آدمی ہیں: ایک وہ آدمی جسے اللہ نے مال دیا اور اسے راہ

قال: ”فَأَتَيْتُنِي تُرَى ذَلِكَ جَاءَهَا؟“، قال: یا رَسُولَ اللَّهِ! عِرْقُ نَزَعَهَا، [قال]: ”وَلَعَلَّ هَذَا عِرْقُ نَزَعَهُ“. [وَلَمْ يُرَخْصُ لَهُ فِي الْإِنْتِقَاءِ مِنْهُ.

[راجع: ۵۳۰۵]

7315 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي شِرٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبْنَ عَبَّاسٍ: أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَيَّ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحْجُجَ فَمَا تَحْجَجَ قَبْلَ أَنْ تَحْجُجَ، أَفَأَحْجُجُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، حُجَّيْ عَنْهَا، أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دِيْنَ، أَكُنْتَ قَاضِيَتَهُ؟، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: «فَاقْضُوا اللَّهُ الَّذِي لَهُ إِنَّ اللَّهَ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ». [راجع: ۱۸۵۲]

(۱۳) بَابُ مَا جَاءَ فِي اجْتِهَادِ الْقَضَاءِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى

لقوله: ﴿وَمَنْ لَئِنْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾ (البندورة: ۴۵)

وَمَدَحَ النَّبِيُّ ﷺ صَاحِبَ الْحِكْمَةَ حِينَ يَقْضِي بِهَا وَيَعْلَمُهَا، وَلَا يَتَكَلَّفُ مِنْ قِبَلِهِ، وَمُشَارِرَةُ الْخُلُفَاءِ وَسُوءُ الْهُمَمُ أَهْلُ الْعِلْمِ.

7316 - حَدَّثَنَا شَهَابُ بْنُ عَبَادٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا

حق میں لٹانے کی توفیق بھی دی اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت دی ہو پھر وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتا ہے۔“

[7317] حضرت مغیرہ بن شعبہ رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: حضرت عمر رض نے عورت کے الامض کے متعلق پوچھا..... اس سے مراد وہ عورت ہے جس کے پیش پر چوٹ لگا کہ اس کا ناتمام پچڑائی کر دیا جائے..... انہوں نے فرمایا: کیا آپ لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق کوئی حدیث سنی ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ انہوں نے پوچھا: بتاؤ تم نے کیا سنا ہے؟ میں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنے ہے: ”ایسی صورت میں ایک غلام یا لوڈی بطور تاداون دینی ہوگی۔“ حضرت عمر رض نے فرمایا: تمہاری خلاصی نہیں ہوگی جب تک اس حدیث پر کوئی گواہ پیش نہ کرو۔

[7318] حضرت مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ میں باہر نکلا تو حضرت محمد بن سلمہ رض مل گئے۔ انہوں نے میرے ساتھ گواہی دی کہ انہوں نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اس کی دیت لوڈی یا غلام ہے۔“

ابن ابو زناد نے اپنے باپ سے، انہوں نے حضرت عروہ سے، انہوں نے حضرت مغیرہ رض سے بیان کرنے میں ہشام بن عروہ کی متابعت کی ہے۔

باب: 14- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: ”تم پہلے لوگوں کے طریقوں کی ضرور پیروی کرو گے“ کا بیان

[7319] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک میری امت بھی پہلی اموں

حَسَدَ إِلَّا فِي الشَّيْءَ : رَجُلٌ أَتَاهُ اللَّهُ مَا لَا فَشَلَطَ عَلَى هَلْكَتِهِ فِي الْحَقِّ ، وَأَخْرُجَ أَتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا . [راجع: ۷۳]

7317 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ : أَخْبَرَنَا أَبُو مُعاوِيَةَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شَعْبَةَ قَالَ : سَأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ - وَهِيَ الَّتِي يُضَرِّبُ بَطْنَهَا فَتُلْقِي جَهِنَّمَ - فَقَالَ : أَيْنَمِنْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيهِ شَيْئًا ؟ فَقُلْتُ : أَنَا ، فَقَالَ : مَا هُوَ ؟ قُلْتُ : سَمِعْتُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ : «فِيهِ غُرَرٌ : عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ» ، فَقَالَ : لَا تَبْرُخْ حَتَّى تَحِسَّنِي بِالْمَحْرَجِ فِيمَا قُلْتُ . [راجع: ۶۹۰۵]

7318 - فَخَرَجَتْ فَوَجَدَتْ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَجِئْتُ بِهِ فَشَهَدَ مَعِيَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ : «فِيهِ غُرَرٌ : عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ» .

تابعه ابْنُ أَبِي الرَّنَادِ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَرْوَةَ ، عَنْ الْمُغِيْرَةِ . [راجع: ۶۹۰۶]

(۱۴) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم : «الشَّيْءُ سُنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ»

7319 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ

کی چال پر نہ چلے گی، باشت کے ساتھ باشت اور ہاتھ کے برابر ہاتھ کی بیروی کرے گی۔ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! پہلی امتوں سے کون مراد ہیں؟ پارسی اور روی؟ آپ نے فرمایا: ”ان کے علاوہ اور کون ہو سکتے ہیں؟“

[7320] حضرت ابو سعید خدری رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”تم پہلے لوگوں کے طریقوں کی ایسے بیروی کرو گے جیسے باشت، باشت کے برابر ہے اور ہاتھ ہاتھ کے برابر ہے یہاں تک کہ اگر وہ سانڈے کی بل میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم اس میں بھی ان کا انتاب کرو گے۔“ ہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! اس سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”اور کون مراد ہو سکتے ہیں؟“

باب: ۱۵- اس شخص کا گناہ جو کسی گمراہی کی دعوت دے یا کوئی بری رسم قائم کرے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”وَهُوَ الَّذِي لَمْ يَجِدْ لِنَفْسِهِ شَفِيلًا“ (آل عمران: ۲۵) اس طرح یہاں کیا.....“

[7321] حضرت عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص بھی ظلم کے ساتھ قتل کیا جائے، اس کے قتل ناقص کا کچھ بوجھ حضرت آدم کے پہلے بیٹے پر بھی پڑے گا.....“ بعض اوقات سفیان نے اس طرح بیان کیا: ”اس کے خون ناقص کا کچھ حصہ کیونکہ وہ پہلا شخص تھا جس نے سب سے پہلے قتل ناقص کا طریقہ جاری کیا۔“

فائدہ: حضرت آدم رض کے پہلے بیٹے کا نام قاتل تھا جس نے اپنے بھائی باتیل کو بلا وجہ قتل کیا تھا۔ زمین پر سب سے پہلے یہ قتل ناقص ہوا تھا، اس لیے قیامت تک جتنے بھی قتل ناقص ہوں گے ان سے برابر حصہ اس کے نامہ اعمال میں بھی جمع کیا

حتّیٰ تَأْخُذَ أُمّتی بِأَخْذِ الْقُرُونِ قَبْلَهَا شِبْرًا شِبْرًا، وَذِرَاعًا ذِرَاعًا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَفَارَنَّ وَالرُّؤْمَ؟ فَقَالَ: «وَمَنِ النَّاسُ إِلَّا أُولُئِكَ؟».

7320 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الصَّنْعَانِيُّ - مِنَ الْيَمَنِ - عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسّع نعمتہ قَالَ: «اللَّتَّبَعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا شِبْرًا، وَذِرَاعًا ذِرَاعًا، حَتّیٰ لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ تَعْتَمُوهُمْ»، فَلَمَّا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَيْهُوْدُ وَالشَّصَارِي؟ قَالَ: «فَمَنْ؟» . [راجع: ۳۴۵۶]

(۱۵) بَابُ إِثْمٍ مِنْ دَعَا إِلَى ضَلَالٍ، أَوْ سَنَنَ سُنَّةَ سَبِيلٍ

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «وَمَنِ افْرَادُ الْأَوْزَارِ الَّذِينَ يُضْلِلُنَّهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ» آلَيْهِ [الحل: ۲۵]

7321 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفِيَّانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسّع نعمتہ: «إِنَّمَا مِنْ نَفْسٍ قُتِلَ طَلَمًا إِلَّا كَانَ عَلَى إِنْهِ آدَمَ الْأَوَّلِ كَفْلٌ مَنْهَا - وَرَبُّمَا قَالَ سُفِيَّانُ: مِنْ دَمِهَا - لِأَنَّهُ سَنَ القَتْلَ أَوَّلًا» . [راجع: ۲۲۲۵]

کتاب و سنت کو مضبوطی سے پکرنے کا بیان

517

جائے گا۔

باب: ۱۶- نبی ﷺ نے علماء کے اتفاق کی جو ترغیب دی اور اس کا تذکرہ کیا، نیز علمائے حرمین، یعنی مدینہ کے علماء کے اجماع کا بیان اور مکہ و مدینہ میں جو نبی ﷺ، مهاجرین اور انصار کے متبرک مقامات ہیں اور نبی ﷺ کے مصلحی، منبر اور قبر کا بیان

(۱۶) بَابُ مَا ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ وَحَضَرَ عَلَى
الْأَنْفَاقِ أَهْلُ الْعِلْمِ؛ وَمَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ
الْحَرْمَانُ: مَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ، وَمَا كَانَ بِهِمَا
مِنْ مَشَاهِدِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْمُهَاجِرِينَ
وَالْأَنْصَارِ، وَمُصَلَّى النَّبِيِّ ﷺ
وَالْمَبْرُرُ وَالْقُبْرُ

[7322] حضرت جابر بن عبد اللہ سلمی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ کی اسلام پر بیعت کی، پھر مدینہ طیبہ میں اس کو سخت بخار نے آ لیا تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اللہ کے رسول! میری بیعت واپس لے لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انکار کر دیا۔ وہ پھر آیا اور کہنے لگا: میری بیعت فتح کر دیں۔ آپ ﷺ نے پھر انکار کر دیا وہ پھر (تیرتیب مرتبہ) آیا اور کہا: میری بیعت توڑ دیں۔ تو آپ نے اس دفعہ بھی بیعت توڑنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد وہ دیہاتی مدینہ طیبہ سے نکل گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ طیبہ لوہار کی بھتی کی طرح ہے جو میں کچیں کو دور کرتی ہے اور خالص لو ہے کو رکھ لیتی ہے۔“

7322 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ : حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
السَّلَّمِيِّ : أَنَّ أَغْرَاهِيَاً بَايِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى
الْإِسْلَامِ ، فَأَصَابَ الْأَغْرَاهِيَّ وَعُكْ بِالْمَدِينَةِ ،
فَجَاءَ الْأَغْرَاهِيَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : يَا
رَسُولَ اللَّهِ ! أَقْلِنِي بَيْعَتِي ، فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ : أَقْلِنِي بَيْعَتِي ، فَأَبَى ، ثُمَّ
جَاءَهُ فَقَالَ : أَقْلِنِي بَيْعَتِي ، فَأَلَى ، فَخَرَجَ
الْأَغْرَاهِيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّمَا الْمَدِينَةُ
كَالْكَبِيرِ تَنْهِيَ حَبَشَهَا ، وَيَنْصُعُ طَبِيعَهَا . [راجیع:
1883]

فائدہ: ہمارے رہMAN کے مطابق خلاف شرع امور میں اہل حرمین کا اجماع کوئی حدیث نہیں رکھتا۔ طالب حق کو ہمیشہ دلیل کی پیروی کرنی چاہیے، گواں کے قائل تعداد میں تھوڑے ہی کیوں نہ ہوں۔ واللہ اعلم۔

[7323] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو پڑھایا کرتا تھا۔ جب وہ آخری حج آیا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا تو حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے منی میں مجھ سے کہا: کاش تم امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ کو دیکھتے جب ان کے پاس ایک

7323 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَاحِدِ : حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ : حَدَّثَنِي أَبْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كُنْتُ أُفْرِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنَ
عَوْفٍ فَلَمَّا كَانَ آخِرُ حَجَّةَ حَجَّهَا عُمَرُ ، فَقَالَ

آدمی آیا اور کہنے لگا: فلاں شخص کہتا ہے: اگر امیر المؤمنین کا انتقال ہو گیا تو ہم فلاں آدمی کی بیعت کر لیں گے۔ یہ سن کر حضرت عمر بن الخطاب نے کہا: میں آج شام کو خطبہ دوں گا اور ان لوگوں کو سنتیہ کروں گا جو مسلمانوں کا حق غصب کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا: آپ ایسا نہ کریں کیونکہ موسم حج میں ہر قوم کے جامل اور رذیل لوگ جمع ہوتے ہیں، ایسے لوگ آپ کی مجلس میں جمع ہوں گے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ آپ کے خطبے کو صحیح طور پر نہیں سمجھ سکتیں گے اور اسے منہ درمنہ اڑاتے پھریں گے، اس لیے انہی آپ رک جائیں۔ جب آپ مدینہ طیبہ پہنچیں جو دارِ بحرت اور درست ہے تو وہاں آپ کے مخاطب رسول اللہ کے صحابہ کرام مہاجرین اور انصار ہوں گے۔ وہ آپ کی بات کو یاد رکھیں گے اور اس کا مطلب بھی تھیک طور پر بیان کریں گے۔ حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا: اللہ کی قسم امیں مدینہ طیبہ پہنچ کر سب سے پہلے ہی خطبہ دوں گا۔ حضرت ابن عباس پختا نے بیان کیا: پھر ہم مدینہ طیبہ آئے تو حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو سچا رسول بن کر حکم کے ساتھ مبعوث کیا اور آپ پر قرآن نازل کیا، اس قرآن میں رجم کی آیت بھی تھی۔

فائدہ: حافظ ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے کہ صحابہ کرام ﷺ کے بعد اگر اہل مدینہ کسی مسئلے پراتفاق کر لیں تو ان کی بات دوسروں کے مقابلے میں زیادہ وزنی ہوگی، ہاں اگر نص صریح کے خلاف اجماع ہو تو اس کی کوئی حیثیت نہیں۔

(7324) حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم حضرت ابو ہریرہ بن عتبہ کے پاس تھے جبکہ انھوں نے کتنا کے دو کپڑے پہن رکھتے تھے جنھیں سرخ مٹی میں رنگا گیا تھا۔ انھوں نے ان کپڑوں میں ناک صاف کی اور کہا:

عبد الرَّحْمَنْ يَعْنِي : لَوْ شَهِدْتَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَتَاهَا رَجُلٌ ، قَالَ : إِنَّ فَلَانًا يَقُولُ : لَوْ مَاتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ لَبَأْيَعْنَا فَلَانًا ، فَقَالَ عُمَرُ : لَا قَوْمَ إِعْصِبُوهُمْ ، قُلْتُ : لَا تَفْعَلْ ، فَإِنَّ الْمُؤْسِمَ يَجْمِعُ رَعَاعَ النَّاسِ يَعْلَمُونَ عَلَى مَجْلِسِكَ ، فَأَخَافُ أَنْ لَا يُنْزَلُوهَا عَلَى وَجْهِهَا فَيُطِيرُ بِهَا كُلُّ مُطِيرٍ ، فَأَمْلِنَ حَتَّى تَقْدَمِ الْمَدِينَةَ دَارَ الْهِجْرَةَ وَدَارَ السُّنَّةَ ، فَتَخَلُّصَ بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَيَحْفَظُوا مَقَالَتَكَ وَيُنْزَلُوهَا عَلَى وَجْهِهَا ، فَقَالَ : وَاللَّهِ لَا قَوْمَ يَهُ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَفُوْمَهُ بِالْمَدِينَةِ . قَالَ أَبْنُ عَبَّاسٍ : فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ ، فَكَانَ فِيمَا أُنْزِلَ آيَةُ الرَّجْمِ .

[راجع: ۲۴۶۲]

7324 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَئْبُوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ أَبِيهِ هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ تَوْبَانٌ مُمْسَقَانِ مِنْ كَنَّا ، فَتَمَحَّطَ فَقَالَ : بَعْ بَعْ ، أَبُو هُرَيْرَةَ يَتَمَحَّطُ فِي

تُجَبْ ہے کہ ابو ہریرہ کتاب کے پڑوں میں تاک صاف کر رہا ہے، حالانکہ میں نے ایک وقت خود کو دیکھا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے منبر اور حضرت عائشہؓ کے حجرے کے درمیان بے ہوش پڑا ہوتا تھا اور گزرنے والا آتا تو میری گروہ پر اپنا پاؤں رکھتا اور گمان کرتا کہ میں جھون اور دیوانہ ہوں، حالانکہ مجھے جھون نہ تھا بلکہ بھوک کی وجہ سے دیوانہ وارگر پڑتا تھا۔

كتاب و سنت کو مضبوطی سے پکڑنے کا بیان
الكتان؟ لَقَدْ رَأَيْنَيْ وَإِنِّي لَا أَخْرُ فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ مَغْشِيًّا عَلَيَّ، فَيَجِيءُ الْجَانِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عَنْقِي وَيُرِي أَنِّي مَجْنُونٌ وَمَا بِي [مِنْ] جُنُونٍ، مَا بِي إِلَّا الْجُنُونُ.

[7325] حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے، ان سے پوچھا گیا: کیا تم نبی ﷺ کے ہمراہ عید میں حاضر تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں میں اس وقت کم سن تھا اگر میں آپ ﷺ کا تعلق دار نہ ہوتا تو بچپن کے باعث حاضر نہ ہو سکتا۔ آپ ﷺ گھر سے نکل کر اس نشان کے پاس آئے جو کثیر بن صلت کے مکان کے پاس ہے۔ وہاں آپ نے نماز عید پڑھائی، پھر خطبہ دیا..... انہوں نے اذان اور اقامۃ کا ذکر نہیں کیا۔ پھر آپ نے صدقہ دینے کا حکم دیا تو عورتیں اپنے کافنوں اور گریبانوں کی طرف ہاتھ بڑھانے لگیں۔ آپ ﷺ نے حضرت بلالؓ کو حکم دیا کہ وہ عورتوں کے پاس آئے۔ پھر وہ (ان سے صدقات لے کر) نبی ﷺ کے پاس واپس چلے گئے۔

٧٣٢٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ : أَخْبَرَنَا سُفِيَّانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَاصِيٍ قَالَ : سُئِلَ أَبْنَ عَبَّاسٍ : أَشَهَدْتُ الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَلَوْلَا مَنْزِلَتِي مِنْهُ مَا شَهَدْتُهُ مِنَ الصَّغَرِ ، فَأَتَى الْعِلْمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرٍ بْنِ الصَّلَتِ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ - وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً - ثُمَّ أَمَرَ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَ السَّاءَ يُبَشِّرُنَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ ، فَأَمَرَ بِلَا لَا فَأَتَاهُنَّ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ . [راجح: ۹۸]

[7326] حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ قباء بستی میں پیدل اور سوار تشریف لاتے تھے۔

٧٣٢٦ - حَدَّثَنَا أَبُو عُيْنَمٌ : حَدَّثَنَا سُفِيَّانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبْنِ عُمَرَ : أَنَّ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ يَأْتِي قَبَاءَ مَانِشِيَا وَرَأِيْكَا . [راجح: ۱۱۹۱]

فائدہ: قباء مدینہ طیبہ کے نزدیک وہ بستی ہے جہاں آپ نے بوقت بھر تر نزول اجلال فرمایا تھا۔ اس بستی کی مسجد بھی ایک تاریخی جگہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کچھ خود اس کا ملاحظہ فرماتے۔ کبھی پیدل اور کبھی سوار ہو کر وہاں تشریف لے جاتے۔ یہ قدر و منزلت مدینہ طیبہ کے مقامات کے علاوہ کسی اور جگہ کو نصیب نہیں ہوئی۔ وَ اللَّهُ أَعْلَمْ۔

[7327] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انہوں نے

٧٣٢٧ - حَدَّثَنَا عَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا أَبُو حکم دلائل و برایین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

520

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا تھا: مجھے میری سہیلیوں کے ساتھ فن کرنا۔ نبی ﷺ کے ہمراہ مجھے جمرے میں مت فن کرنا کیونکہ میں یہ پسند نہیں کرتی کہ مجھے (دیگر ازواج مطہرات ﷺ سے) زیادہ بلند مرتبہ خیال کیا جائے۔

[7328] حضرت عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا کہ وہ مجھے اپنے دنوں ساتھیوں کے ساتھ فن ہونے کی اجازت دیں، ام المؤمنین نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہاں میں ان کو اجازت دیتی ہوں۔ راویٰ حدیث کہتا ہے: پہلے جب کوئی صحابی ان سے وہاں فن ہونے کی اجازت مانگتا تو فرماتیں: اللہ کی قسم! میں ان کے ساتھ کسی اور کو فن نہیں ہونے دوں گی۔

[7329] حضرت انس بن مالک شافعی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز عصر ادا فرماتے، پھر عوالي مدینہ میں تشریف لاتے جبکہ سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔

(راویٰ حدیث) لیث نے یونس سے بیان کیا کہ عوالي مدینہ طیبہ سے تین یا چار میل دور ہیں۔

[7330] حضرت سائب بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہا کرتے تھے: نبی ﷺ کے زمانے میں ایک صاع تمہارے رائج کردہ ایک مد اور تہائی مڈ کے برابر تھا جبکہ اب اس میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔

(امام بخاری فرماتے ہیں:) قاسم بن مالک نے یہید سے سنائے۔

[7331] حضرت انس بن شافعی سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اسامة عن ہشام، عن أبيه، عن عائشة قالت
لعبد الله بن الزبير: ادْفِنِي مَعَ صَوَاجِبِي، وَلَا
تَدْفِنِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْبَيْتِ، فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ
أُرْكَبَ [راجیع: ۱۳۹۱]

7328 - وَعَنْ ہشام، عن أبيه: أَنَّ عُمَرَ
أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ: اُذْنِي لِي أَنْ أُدْفَنَ مَعَ
صَاحِبَيَ، فَقَالَتْ: إِي وَاللهِ، قَالَ: وَكَانَ
الرَّجُلُ إِذَا أَرْسَلَ إِلَيْهَا مِنَ الصَّحَابَةِ، قَالَتْ:
لَا وَاللهِ، لَا أُوْرِثُهُمْ بِأَحَدٍ أَبَدًا.

7329 - حَدَّثَنَا أَيُوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو
بَكْرٍ بْنُ أَبِي أَوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ إِلَالِ، عَنْ
صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ: قَالَ أَبْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي
أَنَّسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي
الْعَصْرَ فِي أَنَّيِ الْعَوَالِيِّ وَالشَّمْسُ مُرْتَفَعٌ.

وَرَأَدَ الْلَّبْسُ عَنْ يُوسُفَ: وَبَعْدَ الْعَوَالِيِّ
أَرْبَعَةً أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةً۔ [راجیع: ۵۴۸]

7330 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ: حَدَّثَنَا
الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْجُعَيْدِ: سَمِعْتُ
السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ
النَّبِيِّ ﷺ مُدًّا وَثُلَاثًا بِمُدْكُمُ الْيَوْمِ وَقَدْ زِيَادَ فِيهِ.
سَمِعَ الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْجُعَيْدَ.

[راجیع: ۱۸۵۹]

7331 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ،

کتاب و سنت کو مضبوطی سے پہنچنے کا بیان
عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمَدْهِمْ»، يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ۔ [راجع: ۲۱۳]

برکت عطا فرماد۔ اے اللہ! ان کے صائے اور مد میں بھی
برکت عنایت کر۔“

[7332] حضرت ابن عمر رض سے روایت ہے کہ یہودی،
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد اور ایک عورت کو لے کر آئے
جنسوں نے آپ کی میں زنا کا ارتکاب کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
انھیں رجم کر دینے کا حکم دیا تو انھیں مسجد کے پاس اس جگہ
رجم کیا گیا جہاں جنازے رکھے جاتے ہیں۔

فائدہ: امام بخاری رض کا مقصد یہ ہے کہ مسجد کے قریب مذکورہ مقام بھی تاریخی طور پر متبرک ہے کیونکہ آپ جنازے کی
نمزاں اسی مقام پر پڑھایا کرتے تھے، اس وجہ سے اسے تاریخی حیثیت حاصل ہے۔

[7333] حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک دفعہ احمد پہاڑ ظاہر ہوا تو
آپ نے فرمایا: ”یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس
سے محبت کرتے ہیں۔ اے اللہ! حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ
کو حرم قرار دیا تھا اور میں مدینہ طیبہ کے دونوں کناروں کی
درمیانی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں۔“

احمد پہاڑ کے متعلق حضرت سہل رض نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
بیان کرنے میں حضرت انس رض کی متابعت کی ہے۔

[7334] حضرت سہل بن سعد رض سے روایت ہے کہ
مسجد نبوی کی قیلے والی دیوار اور منبر کے درمیان ایک بکری
گزرنے کی جگہ تھی۔

[7335] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انہوں

7332 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْدِيرِ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبْنِ عُمْرَةَ: أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِرَجْلٍ وَأَمْرَأَةً زَوَّا فَأَمْرَرُوهُمَا فِرْجِيْمًا قَرِيبًا، حَتَّى تُوضَعُ الْجَنَاثَرُ عِنْدَ الْمَسْجِدِ۔ [راجع: ۱۳۲۹]

7333 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَمِّرٍو مَوْلَى الْمُطَلِّبِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَلَعَ لَهُ أَحْدُ، فَقَالَ: هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي أَحْرُمُ مَا بَيْنَ لَابْنِهَا۔

تابعہ سہل عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فی: ”أَحْدٌ“.

7334 - حَدَّثَنَا أَبْنُ أَبِي مَرِيْمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّهُ كَانَ بَيْنَ جَدَارِ الْمَسْجِدِ مَا يَلِي الْقِبْلَةَ وَبَيْنَ الْمِنْبَرِ مَمْرُ الشَّاةِ۔ [راجع: ۴۹۶]

7335 - حَدَّثَنَا عَمِّرُو بْنُ عَلَيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے گھر اور میرے منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باعچوں میں سے ایک باعچہ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہو گا۔“

الرَّحْمَنُ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ خُبَيْبٍ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصٍ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا بَيْنَ بَيْتَيِّ وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي»۔ [راجع: ۱۱۹۶]

[7336] حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے گھوڑوں کی دوڑ کرائی۔ جو گھوڑے مقابلے کے لیے تیار کردہ تھے انہیں دوڑ کے لیے چھوڑا گیا تو ان کے دوڑ نے کامیاب مقام حیاء سے شنیۃ الوداع تک تھا اور جو تیار شدہ نہ تھے ان کی دوڑ شنیۃ الوداع سے مسجد بوزریق تک تھی۔ اور حضرت عبداللہؓ بھی ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے اس مقابلے میں حصہ لیا تھا۔

[7337] حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کے منبر پر حضرت عمرؓ کو (خطبہ دیتے ہوئے) سن۔

[7338] حضرت سائب بن يزيدؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے منبر شریف پر حضرت عثمانؓ کو خطبہ دیتے ہوئے سن۔

[7339] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میرے لیے اور رسول اللہ ﷺ کے لیے یہ برا بر تن رکھا جاتا تھا اور ہم دونوں اس میں سے اکٹھے غسل کرتے تھے۔

٧٣٣٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَابَقَ النَّبِيَّ ﷺ بَيْنَ الْخَيْلِ فَأَزْسَلَتِ الظِّنَّةُ ضُمَرَّتِ مِنْهَا - وَأَمْدُهَا إِلَى الْحَقِّيَاءِ - إِلَى شَنِيَّةِ الْوَدَاعِ، وَالَّتِي لَمْ تُضَمِّرْ - أَمْدُهَا شَنِيَّةَ الْوَدَاعِ - إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرِيقٍ، وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ كَانَ فِيمَنْ سَابَقَ . [راجع: ۴۲۰]

٧٣٣٧ - حَدَّثَنَا قُبَيْلَةَ عَنْ لَيْثٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ؛ ح: [وَ] حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عِيسَى وَابْنُ إِدْرِيسَ وَابْنُ أَبِي غَيْثَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ عَلَى مِنْبَرِ النَّبِيِّ ﷺ .

[راجع: ۴۶۱۹]

٧٣٣٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ عَنِ الزَّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَرِيدَ: أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَانَ حَطِّيَّا عَلَى مِنْبَرِ النَّبِيِّ ﷺ .

٧٣٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ: أَنَّ هِشَامَ ابْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ يُوَضَّعُ لِي وَلِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَذَا الْمِرْكَنْ

کتاب و سنت کو مفہومی سے پکڑنے کا بیان

فَنَشَرَ عَفْيَهُ جَمِيعًا . [راجح: ۲۵۰]

[7340] حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے انصار اور قریش کے درمیان میرے گھر میں بھائی چارہ کرایا تھا جو مدینہ طیبہ میں ہے۔

٧٣٤٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ عَبَادٍ : حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَخْوَلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ : حَالَفَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَ الْأَنْصَارِ وَقُرَيْشٍ فِي دَارِي الَّتِي يَالْمَدِيْنَةِ . [راجح: ۲۲۹۴]

[7341] اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ بولیم کے خلاف مجہد بھرقوت کی جس میں ان پر بددعا کی تھی۔

٧٣٤١ - وَقَاتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءِ مَنْ بَنَى سُلَيْمَ . [راجح: ۱۰۰۱]

[7342] حضرت ابو بردہ رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں مدینہ طیبہ آیا تو مجھے حضرت عبد اللہ بن سلام رض ملے اور انھوں نے مجھے کہا: تم میرے گھر چلو میں تصحیح اس پیالے میں پانی پلاوں کا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پیا تھا اور اس مسجد میں نماز پڑھو گے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تھی۔ پھر میں ان کے ساتھ گیا تو انھوں نے مجھے ستو پلائے اور بھجوئیں کھلائیں، نیز میں نے ان کی مسجد میں نماز بھی ادا کی۔

٧٣٤٢ - حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ : حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةً : حَدَّثَنَا بُرِيْدَ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ قَالَ : قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لِي : إِنْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَسْقِيَكَ فِي فَدَحَ شَرَبَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، وَنَصَلَّى فِي مَسْجِدٍ صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَأَسْقَيَنِي سَوِيقًا ، وَأَطْعَمَنِي ثَمَرًا ، وَصَلَّيْتُ فِي مَسْجِدِهِ . [راجح: ۲۸۱۴]

[7343] حضرت عمر بن حفصہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا: ”آج رات میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا جکہ میں وادی عقیق میں تھا۔ اس نے کہا: آپ اس با برکت وادی میں نماز پڑھیں اور کہیں کہ میں عمرہ اور حج و دونوں کی نیت کرتا ہوں۔“

٧٣٤٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعَ : حَدَّثَنَا عَلَيْهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ : حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَاسٍ : أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّهُ قَالَ : حَدَّثَنِي النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : أَتَانِي اللَّيْلَةَ أَتٍ مِنْ رَبِّي وَهُوَ بِالْعَقِيقِ أَنْ صَلَّى فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ ، وَقُلْ : عُمْرَةٌ وَحَجَّةٌ .

وَقَالَ هَارُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا عَلَيْهِ الْعُمْرَةُ فِي حَجَّةٍ . [راجح: ۱۵۳۴]

ایک روایت کے الفاظ اس طرح ہیں: ”عمرہ حج میں داخل ہے۔“

[7344] حضرت ابن عمر رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجد کے لیے مقام قرن، اہل شام کے لیے مقام

٧٣٤٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ : حَدَّثَنَا سُفِيَّانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ :

جھوں اور اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر کیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ تو میں نے خود نبی ﷺ سے سنا ہے، البتہ مجھے یہ بات بھی پہچنی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اہل مکن کے لیے یہ مسلم میقات ہے۔“ ان کے سامنے عراق کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس وقت عراق نہیں تھا۔

[7345] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ کو ایک خواب دکھایا گیا جبکہ آپ مقام ذوالحلیفہ میں محو استراحت تھے۔ آپ سے کہا گیا: بلاشبہ آپ با برکت وادی میں ہیں۔

وَقَتَ النَّبِيُّ ﷺ قَرَنَا لِأَهْلِ نَجْدٍ، وَالْجُحْفَةَ لِأَهْلِ الشَّامِ، وَذَا الْحُلَيْفَةَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ، قَالَ: سَمِعْتُ هَذَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَبَلَغْنِي : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلُمُ، وَذِكْرُ الْعِرَاقِ قَالَ: لَمْ يَكُنْ عِرَاقٌ يَوْمَئِذٍ.

7345 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكَ: حَدَّثَنَا الْفُضِيلُ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ أُرِيَ وَهُوَ فِي مُعَرِّسِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقَبَلَ لَهُ: إِنَّكَ بِبَطْحَاءِ مُبَارَكَةٍ. [راجع: ۴۸۳]

باب: ۱۷- ارشاد باری تعالیٰ: ”(اے نبی!) آپ کا اس معاملے میں کوئی اختیار نہیں“ کا بیان

[7346] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نماز فجر میں رکوع سے سراٹھانے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے: ”اے اللہ! ہمارے رب! ہیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں۔“ یعنی آخری رکعت میں، پھر کہتے: ”اے اللہ! فلاں اور فلاں کو اپنی رحمت سے دور کر دے۔“ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”آپ کو اس معاملے میں کوئی اختیار نہیں، اللہ ان کی توبہ قبول کرے یا انھیں عذاب دے۔ بلاشبہ وہ ظالم ہیں۔“

(۱۷) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ [آل عمران: ۱۲۸]

7346 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا تَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِينِ عُمَرَ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ - وَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ - قَالَ: «اللَّهُمَّ رَبِّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ»، فِي الْأُخْرِيَةِ، ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ اعْنِ فُلَانًا وَفُلَانًا». فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ أَوْ يَوْمَ عَلَيْهِمْ أَوْ يَعْدِبُهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَلَمُوا﴾ [آل عمران: ۱۲۸]. [راجع: ۴۰۶۹]

باب: ۱۸- ارشاد باری تعالیٰ: ”انسان سب سے زیادہ بھگڑا لو ہے“ کا بیان

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”اور تم اہل کتاب سے احسن حکم دلائل و برابین سے مزین، متتنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(۱۸) بَابُ [قَوْلِهِ تَعَالَى] ﴿وَكَانَ الْإِنْسُنُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾ [الکھف: ۵۴]

وَقَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿وَلَا تُجْدِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ﴾

انداز ہی سے بحث و تکرار کرو۔“

[7347] حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ رات کے وقت ان کے پاس اور سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لے گئے تو ان سے فرمایا: ”تم (رات کو) نماز کیوں نہیں پڑھتے؟“ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اللہ کے رسول! ہماری ارواح اللہ کے ہاتھ میں ہیں، وہ جب ہمیں اخہانا چاہتا ہے ہم لختے ہیں۔ جس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ جواب دیا تو رسول اللہ ﷺ واپس چلے گئے اور انھیں کچھ جواب نہ دیا۔ پھر انہوں نے آپ کو سنا جب آپ اپنی پشت پھیر کر واپس جا رہے تھے اور اپنی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے کہہ رہے تھے: ”انسان تمام یہود سے زیادہ بھلڑا لو ہے۔“

ابو عبد اللہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا: جو رات کے وقت تیرے پاس آئے وہ طارق ہے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ طارق ستارہ ہے۔ اور عاقب کے معنی ہیں: روشنی کرنے والا۔ آگ سلاکنے والے کو کہا جاتا ہے: آگ روشن کر دو۔

[7348] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک دفعہ ہم مسجد میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: ”یہودیوں کے پاس چلیں۔“ تو ہم آپ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ جب ہم ان کے مدرسہ ”بیت المدراس“ پہنچے تو نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر انھیں آواز دی اور فرمایا: ”اے یہودیوں کی جماعت! مسلمان ہو جاؤ تو سلامتی سے رہو گے۔“ انہوں نے کہا: ابو القاسم! آپ نے تبلیغ کر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: ”میں یہی

کتاب و سنت کو مضمونی سے پکڑنے کا بیان

إِلَّا بِأَنْتِي هِيَ أَحْسَنُ» [العنکبوت: ٤٦].

7347 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ: أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا عَنَّا بْنُ بَشِيرٍ عَنْ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسْنٍ: أَنَّ حُسْنِي بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ طَرِيقَةُ وَفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ - بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ - فَقَالَ لَهُمْ: «أَلَا تُصْلُوْنَ؟» فَقَالَ عَلِيٌّ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا أَنْفَشْنَا بِدَاءَ اللَّهِ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعْثَةً، فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ طَرِيقَةً حِينَ قَالَ لَهُ ذَلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ شَيْئًا، ثُمَّ سَمِعَهُ وَهُوَ مُدِيرٌ يَصْرِيبُ فَخِدَّهُ وَهُوَ يَقُولُ: «وَكَانَ الْإِنْسَنُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا».

قال أبو عبد الله: يقال: ما أتاك ليلًا فهو طارق، ويقال: الطارق: التجمُّع، والثاقب: المُضيء. يقال: أثقب نارك، للمرقد.

[راجح: ١١٢٧]

7348 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا الْلَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [قَالَ:] يَبْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ طَرِيقَةً فَقَالَ: «اَنْطَلَقُوا إِلَى يَهُودَ»، فَخَرَجُنَا مَعَهُ خَلْقَنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ، فَقَامَ النَّبِيُّ طَرِيقَةً فَنَادَاهُمْ فَقَالُوا: «يَا مَعْسَرَ يَهُودَ! أَسْلِمُوْا تَسْلِمُوا»، فَقَالُوا: بَلَغْتَ يَا أبا القاسم، قَالَ: فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ طَرِيقَةً: «ذَلِكَ أَرِيدُ، أَسْلِمُوْا تَسْلِمُوا»،

چاہتا ہوں کہ تم مسلمان ہو جاؤ تو سلامتی سے رہو گے۔“
انھوں نے کہا: ابوالقاسم! آپ نے پیغام پہنچا دیا۔ پھر آپ
نے فرمایا: ”میں یہی چاہتا ہوں۔“ پھر آپ نے تیسرا بار
یہی بات کہی اور فرمایا: ”یقین کرو کہ ساری زمین اللہ اور اس
کے رسول کی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تھیس اس زمین سے
جلاؤٹن کروں، لہذا تم میں سے اگر کوئی اپنی جائیداد کے عوض
میں کوئی قیمت پاتا ہو تو اسے فروخت کر دے بصورت دیگر
یقین کرو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔ (تھیس یہ
زمین چھوڑنی ہو گی)۔“

باب: ۱۸- ارشاد باری تعالیٰ: ”اور اسی طرح ہم
نے تھیس افضل امت بنا لیا ہے، یعنی علیہ السلام نے
جماعت کو لازم پکڑنے کا جو حکم دیا ہے تو اس سے
مراد اہل علم کی جماعت ہے، کا بیان

[7349] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،
انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن
حضرت نوح عليه السلام کو لایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا:
کیا تم نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے: ہاں، اے
ہمارے رب! پھر ان کی امت سے سوال کیا جائے گا: کیا
انھوں نے تھیس اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا؟ تو وہ جواب دیں
گے: ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ
فرمائے گا: (اے نوح!) تمہارے گواہ کون ہیں؟ وہ کہیں
گے: حضرت محمد ﷺ اور ان کی امت میرے گواہ ہیں، پھر
تھیس لایا جائے گا اور تم لوگ (ان کے حق میں) گواہی دو
گے۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”اے
طرح ہم نے تھیس افضل امت بنا لیا تاکہ تم لوگوں پر حق کی
گواہی دو اور رسول تم پر گواہ بنے۔“ وسطاً سے مراد

فَقَالُوا: قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، فَقَالَ لَهُمْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ذَلِكَ أُرِيدُ»، ثُمَّ قَالَهَا
الثَّالِثَةُ. فَقَالَ: «أَعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلَّهِ
وَرَسُولِهِ، وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هَذِهِ
الْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبْرُءَهُ،
وَإِلَّا فَأَعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ».

[راجح: ۳۱۶۷]

(۱۹) باب [قوله تعالى] ﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطَا﴾ [البرة: ۱۴۳]، وَمَا أَمْرَ النَّبِيِّ ﷺ
بِلُرُومِ الْجَمَاعَةِ وَهُمْ أَهْلُ الْعِلْمِ

۷۳۴۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا
أَبُو أَسَامَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا
أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّمَا يَنْوِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيَقَالُ
لَهُ: هَلْ بَلَّغْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ يَا رَبَّ، فَسَأَلَ
أُمَّةَهُ: هَلْ بَلَّغْتُكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: مَا جَاءَنَا مِنْ
نَّذِيرٍ، فَيَقُولُ: مَنْ شَهُودُكَ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ
وَأَمْمَتُهُ، فَيَجِأُ إِلَيْكُمْ فَتَشْهَدُونَ»، ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطَا﴾ [البرة: ۱۴۳].
الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا

کتاب و سنت کو مضمبوطی سے پکڑنے کا بیان

عدلا ہے۔

جعفر بن عون نے حضرت امیر شمس سے، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

وعَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا۔ [راجح: ۳۲۲۹]

باب: ۲۰- جب کوئی کارندہ یا حاکم اجتہاد کرے اور اعلیٰ میں حکم رسول کے خلاف کر جائے تو اس کا فیصلہ مردود ہے کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”جو کوئی ایسا عمل کرے جس کے متعلق ہمارا کوئی حکم نہیں تھا تو وہ عمل مردود ہے۔“

(۲۰) بَابٌ : إِذَا اجْتَهَدَ الْعَالَمُ أَوِ الْحَاكُمُ فَأَخْطَلَ خِلَافَ الرَّسُولِ مِنْ غَيْرِ عِلْمٍ ، فَحُكْمُهُ مَرْدُودٌ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ : «مَنْ عَمِلَ لَنِسَ عَلَيْهِ أَمْرَنَا فَهُوَ رَدٌّ»

٧٣٥١، ٧٣٥٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَخِيهِ، عَنْ سَلَيْمَانَ [بْنِ يَلَالٍ]، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ : أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبَ يُحَدِّثُ : أَنَّ أَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ وَآتَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ أَخَا بَنِي عَدَيِّ الْأَنْصَارِيِّ وَاسْتَعْمَلَهُ عَلَى خَيْرِهِ، فَقَدِمَ تَمَرٌ خَيْرٌ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَكُلُّ تَمَرٍ خَيْرٌ كَذَّا؟»، قَالَ : لَا، وَاللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا لَشَتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعِينِ مِنَ الْجَمْعِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَا تَعْمَلُوا، وَلِكُنْ مَثْلًا بِمِثْلٍ، أَوْ بَيْعُوا هَذَا وَاشْتَرُوا بِشَمَائِيْهِ مِنْ هَذَا، وَكَذِلِكَ الْمِيزَانُ». [راجح: ۲۲۰۲، ۲۲۰۱]

[7351، 7350] حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوبریرہؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنو عدی کے ایک شخص کو خیر کا عامل بنا کر بھیجا تو وہ بہت عمدہ قسم کی کھجوریں لے کر آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: ”کیا خیر کی تمام کھجوریں اسی طرح کی ہیں؟“ اس نے کہا: نہیں، اے اللہ کے رسول! ہم اس قسم کی عمدہ کھجور کا ایک صاع روپی کھجور کے دو صاع کے عوض خرید لیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایسا نہ کرو بلکہ برابر برابر میں خریدو، یا روپی کھجور نقد فروخت کرو، پھر یہ عمدہ کھجور اس قیمت کے عوض خرید کرو۔ تو لی جانے والی دیگر اشیاء کی خریدو فروخت بھی اسی طرح کیا کرو۔“

فائدہ: امام بخاریؓ کا مقصد یہ ہے کہ اگر کسی نے سنت کے خلاف فیصلہ کیا ہے، خواہ وہ جہالت یا غلطی کی وجہ سے ہو تو حق واضح ہونے کے بعد اس سے رجوع ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو فرض قرار دیا ہے۔ محلہ کرام ﷺ کے کتنے فیصلے ایسے ہیں کہ حق معلوم ہونے کے بعد انھوں نے رجوع کیا اور اپنے غلط موقف سے دست برداری

اِختِيَارِيَّكِيَّ -

باب: 21- حَكَمْ جَبْ اجْتِهادَ كَرَرَ، خَوَاهْ غَلَطْ هُوَ يَا صَحِحْ تَوَاصِيْكَ لِتَوَابَ كَابِيَانَ

(7352) حضرت عمر بن العاص بن ثابت سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جب حاکم اپنے اجتہاد سے کوئی فیصلہ کرے پھر وہ فیصلہ صحیح ہو تو اسے دو گناہ توبہ مانتا ہے اور اگر فیصلہ کرتے وقت اجتہاد کرے اور غلط کر جائے تو اسے صرف ایک اجر و توبہ ہوتا ہے۔“

راوی کہتا ہے: میں نے یہ حدیث ابو بکر بن عمر بن حزم سے بیان کی تو انھوں نے کہا: مجھ سے ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے ابو ہریرہؓ کے واسطے سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

عبد العزیز بن مطلب نے عبد اللہ بن ابو بکر سے، انھوں نے ابو سلمہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کیا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حق ایک ہی امر ہوتا ہے۔ اس کو تلاش کرنے میں اگر خطأ ہو جائے تو تلاش حق کا تواب ضائع نہیں ہو گا۔ یہ اس صورت میں ہے جب مجتہد تلاش حق کے وقت جان بوجہ کر نص صریح یا اجماع امت کی خلاف ورزی نہ کرے۔ اگر اس نے جان بوجہ کر خلاف ورزی کی تو وہ گناہ کاربھی ہو گا اور قابل اعتبار بھی نہیں رہے گا۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قاضی کو مجتہد ہونا چاہیے۔ مقلد کی قضائیں کاربھی نہیں کیوںکہ مقلد آدمی اپنے امام کے قول کو اختیار کرتا ہے، وہ اس خول سے باہر نہیں نکلتا، جبکہ دلیل معلوم ہو جانے کے بعد اس کی پیروی ضروری ہے، خواہ وہ اس کے امام کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

(۲۱) بَابُ أَجْرِ الْحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ

٧٣٥٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِبُ
الْمَكَّيُّ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ شُرَيْحٍ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ
ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
الْحَارِثِ، عَنْ بُشَّرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي قَيْسِ
مَوْلَى عَمِّرٍو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَمِّرٍو بْنِ الْعَاصِ
أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ”إِذَا حَكَمَ
الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرٌ، وَإِذَا
حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ“.

قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَبَا بَكْرِ بْنَ
عَمِّرٍو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ: هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

وَقَالَ عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ الْمُطَلِّبِ عَنْ عَبْدِ اللهِ
ابْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ السَّيِّدِ عليه السلام
مِثْلَهُ.

باب: ۲۲- اس شخص کی تردید جو کہتا ہے کہ نبی ﷺ کے احکام ہر ایک کو معلوم تھے، نیز اس کا بیان کہ بعض صحابہ نبی ﷺ کی مخالف اور امور اسلام (کی وضاحت کے وقت) سے غائب رہتے، اس لیے انھیں امور اسلام سے آگاہی نہ ہوتی تھی

(۲۲) بَابُ الْمُجْعَةِ عَلَى مَنْ قَالَ: إِنَّ أَخْكَامَ النَّبِيِّ كَانَتْ ظَاهِرَةً وَمَا كَانَ يَغْيِبُ بَعْضُهُمْ مِنْ مَشَاهِدِ النَّبِيِّ وَأُمُورِ الْإِسْلَامِ.

خطہ وضاحت: کچھ حضرات کا موقف ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے احکام و سنن و نوافل متواتر ہیں اور جو نقل متواتر سے منقول نہ ہوں ان پر عمل واجب نہیں۔ امام بخاری بڑتے اس عنوان سے ان کی تردید کی ہے کہ بہت سے صحابہ کرام ﷺ رسول اللہ ﷺ کی مخالف سے غائب ہوتے تھے اور انھیں بہت تھا جبکہ دوسرے صحابہ کرام ﷺ بور رسول اللہ ﷺ کے پاس رہتے انھیں مسائل کا علم ہوتا اور دوسرے صحابہ ان سے احکام معلوم کرتے، پھر ان پر عمل پیرا ہوتے تھے۔

[7353] حضرت عبید بن عمر سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابو موسیٰ اشعریؑ نے حضرت عمر فاروقؓ کی خواست سے اجازت طلب کی لیکن حضرت عمرؓ کو کسی کام میں مصروف پا کر آپ واپس چلے گئے۔ پھر (فراغت کے بعد) حضرت عمرؓ نے کہا: کیا میں نے ابھی عبد اللہ بن قیسؓ کی آواز نہیں سنی تھی؟ انھیں اجازت دے دو۔ جب انھیں بیان گیا تو حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ انھوں نے کہا: ہمیں یہی حکم دیا گیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا: اس پر کوئی گواہ پیش کرو بصورت دیگر میں تمہارے ساتھ ایسا ایسا کروں گا۔ حضرت ابو موسیٰؑ یہ سن کر انصار کی مجلس میں گئے تو انھوں نے کہا: اس کے لیے تو ہمارا چھوٹے سے چھوٹا شخص بھی گواہی دے سکتا ہے، پھر حضرت ابو سعید خدریؓ نے اسٹاٹھے اور انھوں نے کہا: ہمیں یہی حکم دیا گیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: مجھ سے نبی ﷺ کا یہ حکم مخفی رہا کیونکہ مجھے منڈیوں میں تجارت نہ مشغول کر رکھا تھا۔

۷۳۵۴ - حَدَّثَنَا مُسْدَدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ جُرَيْحٍ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيرٍ قَالَ: اسْتَأْذَنَ أَبُو مُوسَى عَلَى عُمَرَ فَكَانَهُ وَجَدَهُ مَشْغُولًا فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ: أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ؟ إِذْنُوا لَهُ، فَذَعَرَ لَهُ فَقَالَ: مَا حَمَلْتَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ فَقَالَ: إِنَّا كُنَّا نُؤْمِرُ بِهَذَا، قَالَ: فَأَتَيْنِي عَلَى هَذَا بِيَتِهِ، أَوْ لَا فَعَلَّنِي إِلَكَ، فَأَنْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا: لَا يَشْهُدُ إِلَّا أَصَاغِرُنَا، فَقَامَ أَبُو سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ فَقَالَ: قَدْ كُنَّا نُؤْمِرُ بِهَذَا، فَقَالَ عُمَرُ: خَفَقَ عَلَيَّ هَذَا مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ، الْهَانِي الصَّفُقُ بِالْأَسْوَاقِ۔ [راجع: ۱۲۰۶۲]

[7354] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: تم خیال کرتے ہو کہ ابو ہریرہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالم کی بہت احادیث بیان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور سب نے جانتا ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ میں ایک مسکین شخص تھا اور پہیٹ بھرنے کے بعد ہر وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالم کی خدمت میں رہا کرتا تھا جبکہ مہاجرین کو بازار کے کاروبار مشغول رکھتے اور انصار کو اپنی زمینوں کی دیکھ بھال صرف رکھتی تھی۔ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے فرمایا: ”کون ہے جو اپنی چادر پھیلائے رکھتے یہاں تک کہ میں اپنا کلام پورا کر لوں، پھر وہ اپنی چادر سیست لے اور اس کے بعد بھی مجھ سے سنی ہوئی کوئی بات نہ بھولے۔“ تو میں نے اپنے بدن کی چادر پھیلا دی۔ اللہ کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسالم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! اس کے بعد میں نے آپ سے جو چیز بھی سنی اس کو نہیں بھولا ہوں۔

باب: 23- نبی صلی اللہ علیہ وسالم کا کسی کام پر خاموش رہنا جنت ہے کسی دوسرا کا سکوت جنت نہیں ہے

[7355] محمد بن منکدر سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رض کو دیکھا وہ اللہ کی قسم اٹھا کر کہتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے۔ میں نے ان سے کہا: آپ اس بات پر اللہ کی قسم کیوں اٹھاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عمر رض کو سنا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسالم کے پاس اس بات پر قسم اٹھاتے تھے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسالم نے اس کا انکار نہیں کیا تھا۔

7354 - حدَثَنَا عَلِيُّ : حَدَثَنَا سُفْيَانُ : حَدَثَنِي الْوَهْرِيُّ : أَنَّهُ سَمِعَ مِنَ الْأَعْرَجِ يَقُولُ : أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ : إِنَّكُمْ تَرْعَمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَوْعِدُ ، إِنِّي كُنْتُ أَمْرًا مَسْكِينًا أَلْرَمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءٍ بَطْنِي ، وَكَانَ الْمَهَاجِرُونَ يَشْعَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ ، وَكَانَ الْأَنْصَارُ يَشْعَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ ، فَشَهَدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَالَ : (مَنْ يَسْطِعْ رِدَاءَهُ حَتَّى أَفْضِيَ مَقَاتِلَيْهِ ثُمَّ يَقْضِيهُ فَلَمْ يَسْتَ شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّي) ، فَبَسْطَتْ يَدَهُ كَانَتْ عَلَيَّ ، فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَا نَسِيْتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنِّي .

[راجع: ۱۱۸]

(۲۳) بَابُ مَنْ رَأَى تَرْكَ النَّكِيرَ مِنَ النَّبِيِّ
بِعَلَيْهِ السَّلَامُ حُجَّةً ، لَا مِنْ غَيْرِ الرَّسُولِ

نکہ وضاحت: امام بخاری رض نے یہ عنوان تقریری سنت کے جدت ہونے کے لیے قائم کیا ہے۔ تقریری سنت سے مراد یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالم نے کسی کو کوئی کام کرتے دیکھا ہو لیکن اس پر کوئی اعتراض نہ کیا۔ تقریری سنت صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالم کی جدت ہو سکتی ہے اور کسی کی نہیں۔

7355 - حدَثَنَا حَمَادُ بْنُ حُمَيْدٍ : حَدَثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ : حَدَثَنَا أَبِي : حَدَثَنَا شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ : رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَحْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ أَبْنَ الصَّيَادِ الدَّجَالُ ، قُلْتُ : تَحْلِفُ بِاللَّهِ؟ قَالَ : إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

کتاب و سنت کو مضبوطی سے پہنچنے کا بیان

فائدہ: حضرت عمر بن حفیظ کی قسم پر رسول اللہ ﷺ کا خاموش رہنا اس حقیقت کو ثابت کرتا ہے کہ ابن صیاد بھی ان دجالوں میں سے ایک ہے جو حقیقت سے قبل رونما ہوں گے لیکن دجال اکبر کے متعلق آپ کو یقین تھا کہ وہ علامات قیامت میں سے ہے اور قیامت کے قریب ہی ظاہر ہو گا۔ واللہ اعلم۔

باب: 24۔ وہ احکام جو دلائل سے معلوم کیے جاتے ہیں، نیز دلالت کے معنی اور اس کی تفسیر کیا ہے؟

(۲۴) بَابُ الْأَحْكَامِ الَّتِي تُعْرَفُ بِالدَّلَائِلِ،
وَكَيْفَ مَعْنَى الدَّلَالَةٍ وَتَفْسِيرُهَا؟

نبی ﷺ نے گھوڑوں وغیرہ کے احکام بیان کیے، پھر آپ سے گھوڑوں کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے اس آیت کریمہ کی طرف رہنمائی فرمائی: ”جو ذرہ برابر بھلائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا۔“

وَقَدْ أَخْرَجَ النَّبِيُّ ﷺ أَمْرَ الْخَيْلِ وَعَنِّهَا،
ثُمَّ سُئِلَ عَنِ الْحُمْرِ فَذَلِكُمْ عَلَى فَوْلِهِ تَعَالَى:
﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ﴾
[الزلزال: ۷].

نبی ﷺ سے ساندھے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ”میں خود اسے نہیں کھاتا لیکن اسے دوسروں کے لیے حرام بھی قرار نہیں دیتا۔“ نبی ﷺ کے دستخوان پر ساندھا کھایا گیا، اس سے ابن عباس نے استدلال کیا کہ وہ حرام نہیں۔

وَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ: «لَا آكُلُهُ
وَلَا أُحَرِّمُهُ». وَأَكِلَ عَلَى مَا يَدَهُ النَّبِيُّ ﷺ
الضَّبِّ. فَاسْتَدَلَّ أَبْنُ عَبَّاسٍ بِإِنَّهُ لَيْسَ بِحَرَامٍ.

وَضاحت: قرآن و حدیث کی نصوص سے احکام معلوم کرنے کے کئی ایک طریقے ہیں۔ فقهاء نے عام طور پر چار طریقوں کی نشاندہی کی ہے جن کی تفصیل بیان کرتے ہیں: ۱۔ نص کی عبارت ہی اس حکم کو بیان کرتی ہو جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: ”جوہنی بات سے اجتناب کرو۔“^۱ اس نص کی عبارت ہی سے پتہ چلتا ہے کہ جوہنی گواہی دینا حرام ہے، اسے ”عبارة نص“ کہا جاتا ہے۔ ۲۔ نص کے الفاظ میں کوئی اشارہ پایا جاتا ہو جس سے کوئی دوسرا حکم ثابت ہو جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: ”آپ ان سے مشورہ کریں۔“^۲ اس عبارت میں اشارہ ہے کہ امت میں ایک گروہ ایسا ہوتا چاہیے جو اس کی نمائندگی کرے تاکہ اس گروہ سے انہم معاملات میں مشورہ کیا جاسکے، اسے اشارہ نص کہا جاتا ہے۔ ۳۔ ایک مسئلے میں نص کا حکم کسی دوسرے حکم کی طرف از خود رہنمائی کرے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”أَنْهِسْ إِنْ تَكْ نَهْ كَبُورٌ۔“^۳ اس حکم میں ایک دوسرے حکم کی رہنمائی موجود ہے کہ والدین کو مارنا، پیشنا بالا ولی حرام ہے اسے فقہی اصطلاح میں دلالت نص کہتے ہیں۔ ۴۔ نص کے الفاظ کسی ایسے معنی کا تھا کہ کریں کہ اسے تسلیم کیے بغیر نص کا مفہوم متعین نہ ہو سکے، مثلاً قرآن میں ہے: ”تم پر مائیں حرام ہیں۔“^۴ اس تحريم سے مراد حرمت نکال ہے۔ اسے تسلیم کیے بغیر نص کے معنی متعین نہیں ہوتے۔ اسے فقہی اصطلاح میں اقتداء نص کہا جاتا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

۱. الحج 22:30. ۲. آل عمران 3:159. ۳. الاسراء 17:27. ۴. النساء 4:23.

اس عنوان سے ان احکام کی نشاندہی کرنا چاہتے ہیں جو دلالت نص سے ثابت ہوتے ہیں۔ دلالت کے معنی یہ ہیں کہ ایک حکم جس کے متعلق کوئی خاص نص نہیں اسے عمومی طور پر کسی منصوص چیز کے حکم میں داخل کرنا۔

[7356] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گھوڑے تین طرح کے لوگوں کے لیے ہیں: ایک شخص کے لیے ان کا رکھنا باعث ثواب ہے۔ دوسرا کے لیے پرده پوشی کا سبب اور تیسرا کے لیے وہ بمال جان ہیں۔ جس کے لیے وہ اجر کا باعث ہیں یہ وہ شخص ہے جس نے اسے اللہ کے راستے میں باندھے رکھا اور اس کی رسی کو چڑاگاہ میں دراز کر دیا، وہ گھوڑا جس قدر چڑاگاہ میں گھوم پھر کر چارا کھائے گا وہ اس کے لیے نیکیاں ہوں گی۔ اور اگر اس کی رسی ٹوٹ جائے، وہ ایک یا دو بلندیاں دوڑ جائے تو اس کے قدموں کے نشانات اور اس کی لید بھی مالک کے لیے باعث اجر و ثواب ہو گی۔ اور اگر وہ نہر کے پاس سے گزرے اور اس سے پانی پیجئے جبکہ مالک نے اسے پانی پلانے کا کوئی ارادہ بھی نہیں کیا تھا تب بھی مالک کے لیے اجر و ثواب کا موجب ہو گا۔ اور جس نے اپنے گھوڑے کو اظہار بے نیازی یا اپنے بچاؤ کی غرض سے باندھا، پھر اس کی گردن اور پیٹھ کے متعلق اللہ کے حق کو بھی فراموش نہ کیا تو یہ گھوڑا اس کے لیے پرده پوشی، یعنی اس کے لیے نہ ثواب اور نہ عذاب کا باعث ہو گا۔ تیسرا وہ شخص جو اپنے گھوڑے کو خفر دیا کے لیے باندھتا ہے، وہ اس کے لیے گناہ کا سبب ہے۔“ پھر رسول اللہ ﷺ سے گدھوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اس جامع اور نادر آیت کے علاوہ کچھ نازل نہیں فرمایا ہے: ”جو کوئی ذرہ بھر بھلاکی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا اور جو ذرہ برابر رہی کرے گا وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔“

[7357] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک

٧٣٥٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ : حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ رَبِيدَ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِي صَالِحِ السَّمَانِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ] : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : « الْخَيْلُ لِكُلِّ أَجْرٍ » : لِرَجُلٍ أَجْرٌ ، وَلِرَجُلٍ سِتَّرٌ ، وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ . فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَطَالَ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ ، فَمَا أَصَابَتْ فِي طَبِيلَاهَا ذَلِكَ الْمَرْجُ وَالرَّوْضَةُ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٌ ، وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طَبِيلَاهَا فَاسْتَثْرَتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنَ كَانَتْ آثارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ شُفِّيَ بِهِ كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ ، وَهِيَ لِذَلِكَ الرَّجُلِ أَجْرٌ . وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغْيِيْنًا وَتَعْقِيْنًا ، وَلَمْ يَسْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا ، فَهِيَ لَهُ سِتَّرٌ . وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وِزْرٌ ، وَسُنِّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمْرِ ، قَالَ : « مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هُذِهِ الْآيَةُ الْفَادِهُ الجَامِعَهُ : (فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْكَارَ ذَرَّهُ شَرَّا يَرُهُ) ٥٠ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْكَارَ ذَرَّهُ شَرَّا يَرُهُ) »

٧٣٥٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ : حَدَّثَنَا أَبْنُ عَيْنَةَ عَنْ

کتاب و سنت کو مقبولی سے پکڑنے کا بیان

عورت نے نبی ﷺ سے حیض کے متعلق سوال کیا کہ وہ اس سے (فراغت کے بعد) غسل کیسے کرے؟ آپ نے فرمایا: ”میک لگا ہوا روئی کا ایک نکڑا لے کر اس سے پاکی حاصل کر۔“ اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس سے کیسے پاکی حاصل کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس سے پاکی حاصل کر۔“ اس نے پھر عرض کی: اللہ کے رسول! میں اس سے پاکی کیسے حاصل کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس سے پاکی حاصل کر۔“ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی منشا کو معلوم کر لیا، اس لیے میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے وہ طریقہ سکھا دیا۔

منصور بن صفیہ، عنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ امرأةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - هُوَ ابْنُ عَقْبَةَ - : حَدَّثَنَا الْفَضَيْلُ بْنُ شَلَيْمَانَ التَّمَنِيرِيُّ [الْبَصَرِيُّ] عَنْ مُنْصُورٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَيْعَةَ: حَدَّثَنِي أُمِّي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ امرأةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْحِيْضُ، كَيْفَ تَعْتَسِلُ مِنْهُ؟ قَالَ: «تَأْخُذِينَ فِرْضَةً مُمْسَكَةً فَتَوَضَّيْنَ بِهَا»، قَالَتْ: كَيْفَ أَتَوْضَأُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَوَضَّيْنَ»، قَالَتْ: كَيْفَ أَتَوْضَأُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَوَضَّيْنَ بِهَا». قَالَتْ عَائِشَةُ، فَعَرَفَتُ الَّذِي يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَجَذَبْتُهَا إِلَيَّ فَعَلَمْتُهَا . [راجیع: ۳۱۴]

7358 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِيهِ بُشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ أُمَّ حُفَيْدَ بْنَ الْحَارِثِ بْنَ حَزْنِ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ سَمْنًا وَأَفْطَأَ وَأَصْبَأَ، فَدَعَا بِهِنَّ النَّبِيُّ ﷺ فَأَكْلَنَ عَلَى مَا نَدَاهُ، فَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ كَالْمُغَدَّرِ لَهُنَّ، وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَا أَكْلَنَ عَلَى مَا نَدَاهُ، وَلَا أَمْرَ بِأَكْلِهِنَّ . [راجیع: ۲۵۷۵]

7359 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا أَبْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ أَبِيهِ شَهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِيهِ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلَيَعْتَزِلْنَا - أَوْ لَيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا - وَلَيَقْعُدْ

[7358] حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ امام حید بہت حارث بن حزانؓ سے نبی ﷺ کو گھنی، پنیر اور ساندے بطور تختہ پیش کیے۔ نبی ﷺ نے انھیں قبول فرمایا۔ پھر آپ کے درخواں پر انھیں کھایا گیا لیکن نبی ﷺ نے ساندے کو باٹھنیں لگایا ہی سے آپ کو وہ پسند نہ ہو۔ اگر وہ حرام ہوتا تو آپ کے درخواں پر نکھایا جاتا اور نہ آپ کسی دوسرے کو کھانے کا حکم ہی دیتے۔

[7359] حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جوہن یا پیاز کھائے وہ ہم سے علیحدہ رہے۔۔۔ یا فرمایا: وہ ہماری مسجد سے الگ تخلک رہے۔۔۔ اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔۔۔“ اس دوران میں آپ کے پاس ایک تھال لایا گیا جس میں ترکاریاں

تحمیں۔ آپ ﷺ نے اس سے بوسوس کی تو ان کے متعلق پوچھا۔ آپ کو اس میں رکھی ہوئی سبزیوں کے متعلق بتایا گیا تو آپ نے فرمایا: ”اسے صحابی کے قریب کرو جو آپ کے ہمراہ تھا، پھر وہ تحال اس کے قریب کیا گیا تو اس نے دیکھتے ہی انھیں کھانا پسند نہ کیا، جب رسول اللہ ﷺ نے اس کی ناگواری دیکھی تو فرمایا: ”تم اسے کھالو یونکہ میں جس سے سرگوشی کرتا ہوں تم اس سے نہیں کرتے۔“

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کے پاس ایک ہندیا لائی گئی جس میں ترکاریاں تھیں۔

لیث اور ابو صفوان نے یوس سے (یہ روایت بیان کی یکن) ہندیا کا قصہ بیان نہیں کیا۔ اب میں نہیں جانتا کہ ہندیا کا ذکر حدیث کا حصہ ہے یا المام زہری نے اپنی طرف سے بڑھادیا ہے۔

17360] حضرت جبیر بن مطعم رض سے روایت ہے، انہوں نے بتایا کہ انصار قبیلے کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کسی چیز کے متعلق آپ سے گفتگو کی۔ آپ رض نے اسے کوئی حکم دیا تو اس نے عرض کی: اللہ کے رسول! اگر میں آپ کو نہ پاؤں تو کیا کرو؟ آپ نے فرمایا: ”اگر تو مجھے شہ پائے تو ابو بکر رض کے پاس آ جانا۔“

حیدری نے ابراہیم بن سعد سے یہ اضافہ بیان کیا ہے: اس خاتون کی مراد گویا آپ رض کی وفات تھی۔

فی بَيْتِهِ، وَإِنَّهُ أَتَيْ بِيَدِهِ - قَالَ أَبْنُ وَهْبٍ: يَعْنِي طَبَقًا فِيهِ حَاضِرَاتٌ مِنْ بَقْوَلٍ - فَوَجَدَ لَهَا رِيمًا حَا فَسَأَلَ عَنْهَا فَأَخْبَرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبَقْوَلِ، فَقَالَ: «قَرْبُوهَا»، فَقَرَبَوْهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ، فَلَمَّا رَأَهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ: «كُلْ فَإِنِي أَنْأَجِي مَنْ لَا تُنَاجِي».

وَقَالَ أَبْنُ عَفَّيْرٍ عَنْ أَبْنِ وَهْبٍ: يَقْدِرُ فِيهِ حَاضِرَاتٌ.

وَلَمْ يَذْكُرْ اللَّيْثُ وَأَبْو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ قِصَّةَ الْقِدْرِ، فَلَا أَذْرِي هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَوْ فِي الْحَدِيثِ. [راجع: ۸۵۴]

7360 - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي وَعْمَيْ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ: أَنَّ أَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ فَكَلَمَتُهُ فِي شَيْءٍ فَأَمْرَهَا بِأَمْرٍ فَقَالَتْ: أَرَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ لَمْ أَجِدْكَ، قَالَ: «إِنَّ لَمْ تَجِدِنِي فَأُتَيْ أَبَا بَكْرٍ».

رَأَدُ الْحُمَيْدِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: كَانَهَا تَعْنِي الْمَوْتَ. [راجع: ۳۶۵۹]

(۲۵) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ: «لَا تَسْأَلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ»

فائدہ: واضح ہے کہ یہ ممانعت ان سائل کے متعلق ہے جن کے بارے میں ہماری شریعت میں کوئی نص نہیں کیونکہ ہماری

کتاب و سنت کو مضبوطی سے بکرنے کا بیان شریعت میں اس قدر وزن ہے کہ اگر نص موجود نہ ہو تو بھی غور و فکر کر کے مسئلے کا استنباط کیا جاسکتا ہے۔ اہل کتاب سے سوال کرنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں۔ ہاں، ایسی باتیں جن سے ہماری شریعت کی تصدیق ہوتی ہو یا سابقہ امتوں کی معلومات کے متعلق ان سے سوال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔^۱

[7361] حمید بن عبد الرحمن سے روایت ہے، انہوں نے سیدنا معاویہؓ سے سنا جبکہ وہ مدینہ طیبہ میں قریش کی ایک جماعت سے لگنگو کر رہے تھے، انہوں نے کعب احرار کا ذکر کیا اور فرمایا: وہ اہل کتاب کے محدثین میں سب سے زیادہ سچ تھے جو اہل کتاب سے روایت کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم ان کے کلام میں جھوٹ پاتے ہیں۔

٧٣٦١ - وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ عَنِ الزَّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يُحَدِّثُ رَهْطًا مِنْ فُرْنِشِ الْمَدِينَةِ، وَذَكَرَ كَعْبَ الْأَخْبَارِ فَقَالَ: إِنَّ كَانَ مِنْ أَصْدِقِ هُولَاءِ الْمُحَدِّثِينَ الَّذِينَ يُحَدِّثُونَ عَنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، وَإِنْ كُنَّا - مَعَ ذَلِكَ - لَنَبْلُو عَلَيْهِ الْكَذِبَ.

[7362] حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: اہل کتاب عبرانی زبان میں تورات پڑھتے اور مسلمانوں کے لیے عربی زبان میں اس کی تفسیر کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم نہ تو اہل کتاب کی تصدیق کرو اور نہ ان کی تکذیب ہی کرو بلکہ یوں کہو: ”ہم اس جیز پر ایمان لائے جو تم پر نازل کی گئی اور جو تم پر نازل کی گئی۔“

٧٣٦٢ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا عَلَيْهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرُؤُنَ التُّورَةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ، وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ، وَقُولُوا: ﴿إِنَّمَا يَأْلَمُ الَّذِي أُنْزَلَ إِلَيْنَا وَأُنْزَلَ إِلَيْكُمْ﴾ أَلَا إِنَّمَا» [العنکبوت: ٤٦]. [راجح: ٤٤٨٥]

[7363] حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: تم اہل کتاب سے کسی جیز کے متعلق کیوں پوچھتے ہو، حالانکہ تم حماری کتاب ہیے تم پڑھتے ہو وہ رسول اللہ ﷺ پر تازہ تازہ نازل ہوئی ہے؟ نیز یہ خالص ہے، اس میں کوئی ملاوٹ نہیں کی گئی اور اللہ تعالیٰ نے تھیس بتایا ہے کہ اہل کتاب نے کتاب اللہ کو بدلتا ہے اور اس میں

٧٣٦٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكِتَابَكُمُ الَّذِي أُنْزَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَخْدُثُ؟ تَقْرُؤُنَهُ مَحْضًا لَمْ يُشَبَّ، وَقَدْ حَدَّثُكُمْ أَنَّ أَهْلَ

^۱ فتح الباری: 13/408.

تغیر کر دیا ہے۔ انہوں نے از خود اپنے باتھوں سے لکھا اور کہہ دیا: یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس کے ذریعے سے دنیا کا تھوڑا سامال کمالیں۔ تمہارے پاس جو علم آیا ہے وہ تھیں ان سے پوچھنے سے منع نہیں کرتا؟ اللہ کی قسم میں نے نہیں دیکھا کہ اہل کتاب میں سے کوئی تم سے اس کے متعلق سوال کرتا ہو جو تم پر نازل کیا گیا ہے۔

الکِتَابِ بَدَلُوا كِتَابَ اللَّهِ وَغَيْرَهُ، وَكَتَبُوا بِأَيْدِيهِمُ الْكِتَابَ، وَقَالُوا: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ، لَيَشْرُوا بِهِ ثُمَّا قَلِيلًا، أَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسَالِيْهِمْ؟ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا يَسْأَلُكُمْ عَنِ الدِّيَنِ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ [٢٦٨٥]

(۲۶) بَابُ كَرَاهِيَةِ الْخِتَالِفِ

باب: 26- (احکام شرع میں) اختلاف اور جھگڑا کرنے کی کراہت کا بیان

[7364] حضرت جندب بن عبد اللہ بھلی رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تک تمہارے دل ملے رہیں قرآن کریم پڑھو اور جب تم میں اختلاف ہو جائے تو اس سے اٹھ کھڑے ہو۔"

ابو عبد اللہ (امام بخاری رض) نے فرمایا: عبد الرحمن نے (راوی حدیث) سلام بن ابو مطیع سے سنائے۔

[7365] حضرت جندب بن عبد اللہ بھلی رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قرآن پڑھتے رہو جب تک تمہارے دل اس پر لگے رہیں اور جب اختلاف ہو جائے تو اس سے کھڑے ہو جاؤ۔"

ابو عبد اللہ (امام بخاری رض) نے کہا: یزید بن ہارون و اسطی نے ہارون اعور سے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہم سے ابو عمران نے حضرت جندب رض سے، انہوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

٧٣٦٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدَىٰ عَنْ سَلَامِ بْنِ أَبِي مُطْبِعٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ جُنْدِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسالم: «اَفْرُوا الْقُرْآنَ مَا اشْتَفَتْ فُلُوْبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقَوْمُوا عَنْهُ».

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: سَمِعَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ سَلَامًا . [راجع: ۵۰۶۰]

٧٣٦٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسالم قَالَ: «اَفْرُوا الْقُرْآنَ مَا اشْتَفَتْ عَلَيْهِ فُلُوْبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقَوْمُوا عَنْهُ».

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَارُونَ الْأَعْوَرِ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ، عَنْ جُنْدِبِ بْنِ النَّبِيِّ رض. [راجع: ۵۰۶۰]

کتاب و سنت کو مضبوطی سے پکڑنے کا بیان

537

[7366] حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ کی وفات کا وقت قریب آیا تو گھر میں بہت سے صحابہ کرام موجود تھے۔ ان میں حضرت عمر بن خطاب رض بھی تھے۔ (اس وقت) آپ صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام نے فرمایا: ”آؤ، میں تمھارے لیے ایک تحریر لکھ دوں کہ اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔“ حضرت عمر رض نے کہا: نبی ﷺ اس وقت تکلیف میں بٹا ہیں، تمھارے پاس قرآن موجود ہے اور نہیں اللہ کی کتاب کافی ہے۔ گھر کے لوگوں میں بھی اختلاف ہو گیا اور وہ آپس میں جھگڑنے لگے۔ کچھ کہنے لگے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام کے قریب (لکھنے کا سامان) کر دو، وہ تمھارے لیے ایسی تحریر لکھ دیں کہ اس کے بعد تم گمراہ نہیں ہو گے اور کچھ حضرات نے وہی بات کہی جو حضرت عمر رض کہہ چکے تھے۔ جب نبی ﷺ کے پاس شور و غل اور اختلاف زیادہ ہو گیا تو آپ نے فرمایا: ”میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔“ حضرت ابن عباس رض کہا کرتے تھے: سب سے بھاری صیبیت تو یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام اور اس نوشت لکھوانے کے درمیان اختلاف اور جھگڑا حاصل ہوا۔

باب: 27- نبی ﷺ کسی کام سے منع کر دیں تو وہ حرام ہو گا مگر جس کا حلال اور جائز ہونا دوسرے دلائل سے معلوم ہو جانے، اسی طرح آپ جس کام کے کرنے کا حکم دیں (اسے کرنا ضروری ہوتا ہے مگر جب قرینہ اس کے خلاف ہو) جیسے (جیسے الوداع کے موقع پر) صحابہ کرام نے جب حرام کھول ڈالے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام کا انھیں فرمانا: ”تم اپنی بیویوں کے پاس جاؤ۔“

۷۳۶۶ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ الرَّهْبَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : لَمَّا حُضِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابَ ، قَالَ : أَهْلَمَ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّئِنْ تَصْلُوا بَعْدَهُ ، قَالَ عُمَرُ : إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَزَعُ ، وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ ، فَحَسِبْنَا كِتَابَ اللَّهِ وَأَخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ الْخَصْصُومُوا ، فَيَنْهَمُ مَنْ يَقُولُ : قَرِيبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَّئِنْ تَصْلُوا بَعْدَهُ ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَثُولُ مَا قَالَ عُمَرُ ، فَلَمَّا أَكْتُرُوا اللَّعْنَةَ وَالْإِخْتِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : قُوْمُوا عَنِّي ॥“

قَالَ عَبْدِ اللَّهِ : فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَتَمَوَّلُ : إِنَّ الرَّزِيْةَ كُلَّ الرَّزِيْةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ مِنْ الْخِتَالِ فِيهِمْ وَلَغَطِيهِمْ . (راجیع: ۱۱۴)

(۲۷) بَابُ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّحْرِيمِ إِلَّا مَا تُعْرَفُ إِبَاخَتَهُ وَكَذِلِكَ أَمْرُهُ نَحْوَ قُولَهُ ، حِينَ أَحَلُوا : أَصْبَيْوَا مِنَ النِّسَاءِ

حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں: آپؓ نے اپنے صحابہؓ پر اس کا کرنا ضروری قرار نہیں دیا تھا بلکہ اسے صرف حلال کیا تھا۔

حضرت ام عطیہؓ فرماتی ہیں: ہمیں جائزے کے ساتھ جانے سے منع کیا گیا تھا لیکن اس سلسلے میں ہم پر ختنی نہیں کی گئی۔

وَقَالَ جَابِرٌ: وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ، وَلَكِنْ أَخْلَهُنَّ لَهُمْ.

وَقَالَ أُمُّ عَطِيَّةَ: نُهِيبَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ، وَلَمْ يُعْزِمْ عَلَيْنَا.

وَقَالَ جَابِرٌ: حَدَّثَنَا أَمْمَكَىٰ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: قَالَ عَطَاءً: وَقَالَ جَابِرٌ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فِي أَنَاسِ مَعَهُ قَالَ: أَهَلَّنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَّ خَالِصًا، لَيْسَ مَعَهُ عُمْرَةُ. قَالَ عَطَاءُ: قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِيمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمْرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْلِلَ، وَقَالَ: «أَجِلُّوا وَأَصِيبُوا مِنَ السَّاءِ».

[7367] حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم رسول اللہؓ کے صحابہؓ کرام نے صرف حج کا احرام باندھا، اس کے ساتھ عمرے کی نیت نہ تھی۔ نبی ﷺ ذوالحجہ کی چار تاریخ کو مکہ مکرمہ تشریف لائے تو ہمیں آپؓ نے حکم دیا کہ ہم حج کا احرام کھول دیں اور فرمایا: ”تم حج کا احرام کھول دو اور اپنی بیویوں کے پاس جاؤ۔“

حضرت عطاءؓ فرماتے ہیں کہ حضرت جابرؓ نے فرمایا: آپؓ نے بیویوں سے جماع کرنا ان پر واجب نہیں کیا تھا، صرف عورتوں کو ان پر حلال کیا تھا، پھر آپؓ ملکیت کو یہ خبر پہنچی کہ ہم لوگ کہتے ہیں: جب ہمارے اور عرفہ کے درمیان صرف پانچ دن باقی رہ گئے ہیں تو آپؓ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اپنی عورتوں کے پاس جائیں، اس حالت میں جب ہم عرفہ جائیں گے تو ہماری شرمنگاہوں سے منی پہنچ

7367 - حَدَّثَنَا أَمْمَكَىٰ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: قَالَ عَطَاءً: وَقَالَ جَابِرٌ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فِي أَنَاسِ مَعَهُ قَالَ: أَهَلَّنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَّ خَالِصًا، لَيْسَ مَعَهُ عُمْرَةُ. قَالَ عَطَاءُ: قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِيمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمْرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْلِلَ، وَقَالَ: «أَجِلُّوا وَأَصِيبُوا مِنَ السَّاءِ».

قَالَ عَطَاءُ: قَالَ جَابِرٌ: وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ، وَلَكِنْ أَخْلَهُنَّ لَهُمْ، فَبَلَاغَهُ أَنَا نَقُولُ: لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفةَ إِلَّا خَمْسٌ أَمْرَنَا أَنْ تَحْلِلَ إِلَى نِسَائِنَا فَنَأْتَنِي عَرَفةَ تَقْطُرُ مَذَا كِبِيرُنَا الْمَذْدِي؟ قَالَ: وَيَقُولُ جَابِرٌ يَبْدِئُ هُكْدًا، وَحَرَّكَهَا، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «قَدْ عَلِمْنَا أَنَّنِي أَنْقَاصُ اللَّهُ وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبْرُؤُكُمْ، وَلَوْلَا هَذِيَّ لَحَلَّتْ

کتاب و سنت کو مغبوطی سے پکڑنے کا بیان

رہی ہوگی۔ حضرت جابر بن عوف اپنے باحث سے اس طرح اشارہ کرتے تھے اور اسے حرکت دیتے تھے۔ تب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”تمھیں معلوم ہے کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ سچا اور نیک ہوں۔ اگر میرے پاس قربانی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا جیسا کہ تم نے کھول دیے ہیں، لہذا تم مکمل طور پر حلال ہو جاؤ۔ اگر مجھے وہ بات پہلے معلوم ہو جاتی جو بعد میں معلوم ہوئی ہے تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا۔“ پھر ہم احرام کھول کر (پوری طرح) حلال ہو گئے، ہم نے آپ کی بات سنی اور آپ کی اطاعت کی۔

[7368] حضرت عبد اللہ مزنی رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”نماز مغرب سے پہلے نماز پڑھو۔“ تیسری مرتبہ فرمایا: ”یہ اس کے لیے جو پڑھنا چاہے۔“ کیونکہ آپ اس بات کو پسند نہیں کرتے تھے کہ لوگ اسے لازمی سنت نالیں۔

باب: 28- ارشاد باری تعالیٰ: ”اور ان (مسلمانوں) کا کام آپس میں مشورہ کرنا ہے“ نیز: ”آپ معاملات میں ان (صحابہ) سے مشورہ کر لیا کریں“
کا بیان

مشورہ کسی کام کے پختہ ارادے اور اس کے طے کرنے سے پہلے لینا چاہیے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جب آپ عزم کر لیں تو پھر اللہ پر توکل کریں۔“ جب رسول اللہ ﷺ کسی کام کا پختہ ارادہ کر لیں تو کسی بندہ بشر کو حق حاصل نہیں کروہ اللہ اور اس کے رسول سے آگئے بڑھے۔

اور نبی ﷺ نے جنگ احمد کے دن اپنے اصحاب سے

کَمَا تَحْلُونَ، فَجَلُوا، فَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي
مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ». فَخَلَلْنَا وَسَمِعْنَا
وَأَطَعْنَا۔ [راجح: ۱۵۵۷]

7368 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْمُحْسِنِينَ ، عَنْ أَبْنِ بُرْيَدَةَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ الْمُرْنَيِّ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسالم قَالَ : «صَلُّوَا قَبْلَ صَلَاتِ الْمَغْرِبِ» ، قَالَ فِي التَّالِيَةِ : «لِمَنْ شَاءَ» خَشِيَّةً أَنْ يَتَعَذَّذَهَا النَّاسُ سُنَّةً». [راجح: ۱۱۸۳]

(۲۸) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : «وَأَمْرُهُمْ شُوَرَى يَنْهَمُ» [الشوری: ۲۸] «وَشَاوِرُهُمْ فِي الْأَنْزَرِ» [آل عمران: ۱۵۹]

عمران: ۱۵۹]

وَإِنَّ الْمُشَافَرَةَ قَبْلَ الْعَزْمِ وَالْتَّبَثَنِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى : «فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ» [آل عمران: ۱۵۹] فَإِذَا عَزَمَ الرَّسُولُ صلی اللہ علیہ وسالم لَمْ يَكُنْ لِي شَرِّ التَّقْدِيمُ عَلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ .

وَشَافِرَ النَّبِيِّ أَصْحَابَهُ يَوْمَ أُحْدِي فِي الْمَقَامِ

مشورہ لیا کہ مدینہ طیبہ میں رہ کر لڑیں یا باہر نکل کر جنگ کریں تو انھوں نے باہر نکل کر لڑائی کا مشورہ دیا، پھر جب آپ نے زرہ پھن لی اور باہر نکل کر لڑنا طے کر لیا تو کچھ صحابہ نے کہا: مدینہ ہی میں رہنا اچھا ہے۔ آپ نے ان کی بات کو قابل توجہ خیال نہ کیا کیونکہ آپ ایک بات طے کر چکے تھے، آپ نے فرمایا: ”جب پنج مرتب تیار ہو کر زرہ پھن لے تو اہل اللہ کے فضلہ کے بغیر اسے اتنا نہیں سکتا۔“

اور آپ ﷺ نے اس بہتان کے متعلق جو صدیقہ کائنات حضرت عائشہؓ پر لگایا گیا تھا حضرت علی اور حضرت اسماءؓ سے مشورہ کیا اور ان کی رائے سنی یہاں تک کہ صدیقہ کائنات کی براءت میں قرآن نازل ہوا تو بہتان لگانے والوں کو کوڑے مارے۔ حضرت علی اور حضرت اسماءؓ میں جو اختلاف رائے تھا اس کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی بلکہ آپ نے وہی فیصلہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ نبی ﷺ کی وفات کے بعد تمام حکمران جائز کاموں میں دیانت دار اہل علم سے مشورہ لیا کرتے تھے تاکہ جو کام آسان ہواں کو اختیار کریں، پھر جب ان کو قرآن و حدیث سے کوئی حکم مل جاتا تو اس کے خلاف کسی کی نہ سنتے تھے کیونکہ نبی ﷺ کی پیر وی سب پر مقدم ہے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے زکاۃ نہ دینے والوں سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر بن عثمان نے کہا: آپ ان لوگوں سے کیوں جنگ کریں گے؟ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے کا ارشاد گرامی ہے: ”ممحنے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں۔ جب انہوں نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیا تو انہوں نے اپنی جانوں اور مالوں کو مجھ سے بچا لیا سوائے حقوق اسلام کے۔“ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں ان لوگوں سے ضرور

وَالْخُرُوجُ، فَرَأَوَا لَهُ الْخُرُوجَ، فَلَمَّا لَيْسَ
لِأَمْمَةَ وَغَرَّمَ قَالُوا: أَقْمِ، فَلَمْ يَمْلِ إِلَيْهِمْ بَعْدَ
الْغَرْمِ وَقَالَ: «لَا يَبْغِي لَيْسَيٌ يَلْبَسُ لِأَمْمَةَ
فَيَضْعُهَا حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ». (صحيح البخاري)

وَشَاؤرَ عَلَيْهَا وَأَسَامَةَ فِيمَا رَمَى بِهِ أَهْلُ
الْإِلْفَكَ عَائِشَةَ، فَسَمِعَ مِنْهُمَا حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ
فَجَلَدَ الرَّأْمَيْنِ، وَلَمْ يَأْتِفْ إِلَى تَنَازُعِهِمْ وَلِكُنْ
حَكْمَهُ بِمَا أَمْرَهُ اللَّهُ.

وَكَانَتِ الْأُنْيَةُ بَعْدَ النَّبِيِّ يَسْتَشْرِفُونَ
الْأَمْنَاءَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْأُمُورِ الْمُبَاحَةِ
لِيَأْخُذُوا بِإِسْهَانِهَا، فَإِذَا وَضَعَ الْكِتَابُ أَوْ
السُّنْنَةَ لَمْ يَتَعَدَّهُ إِلَى غَيْرِهِ اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ.

وَرَأَى أَبُو يَكْرُبَ قِتَالَ مَنْ مَنَعَ الرَّكَاءَ، فَقَالَ
عُمَرُ: كَيْفَ قِتَالٌ؟ وَقَدْ قَاتَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
اُمِرْتُ أَنْ أَقْتَلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ، فَإِذَا قَاتَلُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، عَصَمُوا
مِنْ دَمَاءِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ إِلَّا بِحَقِّهِمَا، فَقَالَ أَبُو
يَكْرُبَ: وَاللَّهِ لَا أَقْتَلُ مَنْ فَرَقَ بَيْنَ مَا جَمَعَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ تَابَعَهُ بَعْدَ عُمَرَ، فَلَمْ يَلْتَقِتْ
أَبُو يَكْرُبَ إِلَيْهِ مَشْوَرَةً إِذْ كَانَ عِنْدَهُ حُكْمُ رَسُولِ

جنگ کروں گا جنہوں نے اس امر میں تفریق کی جس کو رسول اللہ ﷺ نے مجع کیا ہے۔ پھر اس کے بعد حضرت عمر بن عثمان کی رائے بھی ان کے موافق ہو گئی، چنانچہ حضرت ابو بکر شافعی نے حضرت عمر کے مشورے کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی کیونکہ ان کے پاس رسول اللہ ﷺ کا حکم موجود تھا کہ جو لوگ نماز اور زکاۃ میں فرق کریں اور دین کے احکام و اركان کو بدلتیں ان سے لڑنا چاہیے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنا دین بدلت اسے قتل کر دو۔“

حضرت عمر بن الخطاب کی مجلس مشاورت میں وہ لوگ شامل تھے جو قرآن کریم کے قاری اور عالم تھے، خواہ وہ جوان ہوں یا بوز ہے لیکن حضرت عمر بن الخطاب جہاں اللہ کا حکم سنتے وہاں پھر جاتے (اس کے مطابق عمل کرتے، اس کے خلاف کسی کا مشورہ نہ سنتے)۔

● فائدہ: مشورہ صرف ایسے کاموں میں کیا جائے جن کے کرنے یا نہ کرنے کے متعلق کتاب و سنت میں کوئی واضح حکم نہ ہو کیونکہ قرآن و حدیث کے واضح حکموں میں مشورے کی کوئی حیثیت نہیں۔

الله في الذين فَرَّهُوا بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ،
وَأَرَادُوا تَبْدِيلَ الدِّينِ وَأَحْكَامِهِ . وَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ : «مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوهُ» .

وَكَانَ الْقُرَاءُ أَصْحَابَ مَشْوَرَةِ عُمَرَ كُهُولًا
كَانُوا أَوْ شُبَّانًا، وَكَانَ وَقَافَا عِنْدَ كِتَابِ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ.

٧٣٦٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبْنِ شِهَابٍ : حَدَّثَنِي عُرْوَةُ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَاصٍ وَعَبْيَدُ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِلَفِكَ قَاتُتْ : وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَبْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حِينَ اسْتَأْتَتِ الْوَحْيُ يَسْأَلُهُمَا وَهُوَ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ ، فَأَمَّا أَسَامَةُ فَأَشَارَ بِالذِّي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ ، وَأَمَّا عَلَيَّ فَقَالَ : لَمْ يُضِيقِ اللَّهُ عَلَيْكَ ، وَالنِّسَاءُ بِسُوَادِهَا كَثِيرٌ . وَسَلَّمَ الْجَارِيَةَ تَصْدُفُكَ ، فَقَالَ : « هَلْ رَأَيْتَ مِنْ

کرے گی۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: ”کیا تو نے کوئی ایسی بات دیکھی ہے جس سے مجھے کوئی شبہ پیدا ہوتا ہو؟“ اس (بریرہ) نے کہا: میں نے اس سے زیادہ کوئی شے نہیں دیکھی کہ وہ ایک کم عمر کی ہے، اپنے گھر والوں کا آنا گونہ کر سو جاتی ہے تو بکری آ کر کھا جاتی ہے، یعنی کم عمری کی وجہ سے مزاج میں بے پرواہی ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”اے مسلمانو! وہ کون ہے جو مجھے اس شخص کو سزا دینے میں مذکور خیال کرے جس نے مجھے میری بیوی کے بارے میں تکلیف پہنچائی ہے؟ اللہ کی قسم! مجھے اپنی اہلیہ محترمہ کے متعلق خیر کے علاوہ کچھ معلوم نہیں۔“ پھر آپ نے ام المومنین حضرت عائشہؓ کی براءت ذکر فرمائی۔ اس واقعہ کو ابو اسماعیل نے ہشام بن عروہ سے بیان کیا ہے۔

[7370] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے خطاب کیا اور اللہ کی حمد و شکر کے بعد فرمایا: ”تم مجھے ان لوگوں کے بارے میں کیا مشورہ دیتے ہو جو میرے اہل خانہ کو بدنام کرتے ہیں، حالانکہ مجھے ان کے متعلق کبھی کوئی بری بات معلوم نہیں ہوئی۔“

حضرت عروہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: جب سیدہ عائشہؓ کو اس واقعے کا علم ہوا تو انہوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اپنے میکے چلن جاؤں؟ تو آپ نے انھیں اجازت دے دی اور ان کے ہمراہ ایک غلام بھیجا۔ انہار میں سے ایک صاحب نے کہا: ”اے اللہ تیری ذات پاک ہے، ہمارے لیے زیبائیں کہ ہم ایسی باتیں زبان پر لا سیں۔ تیری ذات پاک ہے۔ یہ تو بہت برا بہتان ہے۔“

شَيْءٍ يَرِيْبُكُ؟“ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَمْرًا أَكْثَرَ مِنْ أَهْلًا حَارِيْهَ حَدِيْثَ السَّنَنِ تَنَامُ عَنْ عَجِيْنِ أَهْلِهَا، فَتَأْتِيَ الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ، فَقَامَ عَلَى الْمِسْبَرِ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ! مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِي؟ وَاللَّهُ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا حَيْرًَا، فَذَكَرَ بَرَاءَةَ عَائِشَةَ، وَقَالَ أَبُو أَسَامَةَ، عَنْ هَشَامٍ. [راجع: ۲۵۹۳]

٧٣٧٠ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَوْبٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَيَيْ بْنُ أَبِي زَكْرَيَا الْغَسَانِيَّ عَنْ هَشَامٍ، عَنْ عُرُوْةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَقَالَ: مَا تُشِيرُونَ عَلَيَّ فِي قَوْمٍ يَسْبُوْنَ أَهْلِي؟ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِمْ مَنْ سُوءَ قَطُّ.

وَعَنْ عُرُوْةَ قَالَ: لَمَّا أُخْبِرَتْ عَائِشَةُ بِالْأَمْرِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَنْطَلِقَ إِلَى أَهْلِي؟ فَأَذَنَ لَهَا وَأَرْسَلَ مَعَهَا الْغَلَامَ، وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَكَلِمَ بِهَذَا، سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ.

[راجع: ۲۵۹۳]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

٩٧ - كِتَابُ التَّوْحِيدِ

توحید سے متعلق احکام و مسائل

باب: ۱ - نبی ﷺ کا اپنی امت کو توحید باری تعالیٰ کی دعوت دینا

(۱) بَابُ مَا جَاءَ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ أُمَّةً
إِلَى تَوْحِيدِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

[7371] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن روادہ کیا۔

٧٣٧١ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٌ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيِّ ، عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ ، عَنْ أَبْنِ عَبَاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ . [راجع:

۱۳۹۵

[7372] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اہل یمن کی طرف بھیجا تو انھیں فرمایا: "تم اہل کتاب میں سے ایک قوم کے پاس جا رہے ہو، اس لیے سب سے پہلے انھیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ اللہ کو ایک مائیں، یعنی توحید کا اقرار کر لیں۔ جب وہ اس عقیدہ توحید کو سمجھ جائیں تو پھر انھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ نماز پڑھنے لگیں تو انھیں بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اموال میں ان پر زکۃ فرض کی ہے جو ان کے امیروں سے وصول کی جائے گی اور ان

٧٣٧٢ - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدَ : حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَلَاءَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيِّ : أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَعْبُدٍ مَوْلَى أَبْنِ عَبَاسٍ يَقُولُ : سَمِعْتُ أَبْنَ عَبَاسَ [يَقُولُ] : لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ مُعَاذًا إِلَى تَحْوِيلِ الْيَمَنِ قَالَ لَهُ : «إِنَّكَ تَقْدُمُ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ، فَلَيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَى أَنْ يُوَحِّدُوا اللَّهَ تَعَالَى ، فَإِذَا عَرَفُوا ذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَسْنَ صَلَواتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَهُمْ ، فَإِذَا صَلَوُا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ

کے غریب لوگوں پر خرق کی جائے گی۔ پھر جب وہ اس کا بھی اقرار کر لیں تو ان سے زکاۃ وصول کرنا لیکن زکاۃ وصول کرتے وقت لوگوں کے عمدہ مال لینے سے اجتناب کرنا۔“

الله افترضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ عَنِيهِمْ فَتَرَدَّ عَلَى فَتَرِيرِهِمْ، فَإِذَا أَفْرَوُا بِذِلِّكَ فَخُلِّدُ مِنْهُمْ وَتَوَقُّ نَكَارَاتِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ». (راجع: [۱۳۹۵]

فائدہ: امام بخاری بحث کا مقصد یہ ہے کہ انسانوں پر سب سے پہلے جو چیز واجب ہے وہ اپنے رب کی معرفت ہے اور رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے اس امر کو بیان کیا ہے اور عقیدہ توحید کی دعوت دی ہے۔ اب اس کی وضاحت کے بعد لوگوں کے خود ساختہ اصول و ضوابط کی قطعاً ضرورت نہیں۔ اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کی اتباع ہی کو لازم اور ضروری سمجھنا چاہیے۔ اس کے علاوہ دیگر اہل کلام کے اقوال کو نہیں دیکھنا چاہیے۔

[7373] حضرت معاذ بن جبل رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے معاذ! تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟“ حضرت معاذ رض نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”(بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ) وہ اللہ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ہٹھ رہیں۔ تو جانتا ہے کہ ان بندوں کے حق اللہ کے ذمے کیا ہیں؟“ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ کہ اللہ ان کو عذاب نہ دے۔“

[7374] حضرت ابوسعید خدری رض سے روایت ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو بار بار «فُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدُ» پڑھتے سن۔ پھر جب صبح ہوئی تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ واقعہ آپ کے سامنے اس طرح سے بیان کیا گیا وہ آدمی اسے بہت کم شمار کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے باتھ میں سیری جان ہے! یہ سورت ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔“

7373 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنَّدُرُ: حَدَّثَنَا شُعبَةُ عَنْ أَبِي حَصِّينِ وَالْأَشْعَثِ أَبْنِ سُلَيْمَانَ: سَمِعَ الْأَسْوَدَ بْنَ هَلَالَ عَنْ مُعَاذٍ أَبْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا مَعَاذُ! أَنْذِرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ!»، قَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «أَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْهُ بِهِ شَيْئًا، أَنْذِرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ!»، قَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ». (راجع: [۲۸۵۶]

7374 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ ﴿فَلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدُ﴾ يُرَدِّدُهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ، فَكَانَ الرَّجُلُ يَقْرَأُهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا تَغْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ».

1 شرح كتاب التوحيد: 42/1.

اسا عیل بن جعفر نے امام مالک سے یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رض نے کہا: مجھے میرے بھائی حضرت قادہ بن نعمان رض نے نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی۔

رَأَدَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَخْبَرَنِي أَخِي فَتَادَةُ بْنُ النَّعْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[راجع: ۱۵۰۱۳]

فاکدہ: رات کے وقت سورہ اخلاص کی تلاوت کرنے والے خود حضرت قادہ بن نعمان تھے جو حضرت ابو سعید خدری رض کے مادری بھائی اور ان کے پڑوس میں رہتے تھے۔ مضامین قرآن کے تین حصے ہیں: ایک حصے میں توحید الہی اور اللہ تعالیٰ کے افعال و صفات کا بیان ہے۔ دوسرے حصے میں فقص و واقعات بیان ہوئے ہیں جبکہ تیسرا حصہ احکام شریعت پر مشتمل ہے۔ وہ حقیقت اس سورت میں توحید خاص اور اس کی صفات کا بیان ہے، اس لیے اسے تہائی قرآن کہا گیا ہے۔

(۷۳۷۵) [ام المؤمنین] حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو کسی الشکر کا سردار بنا کر روانہ فرمایا۔ وہ اپنی فوج کو نماز پڑھاتا تو اپنی قراءت «قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ» پر ختم کرتا۔ جب یہ لوگ لوٹ کر آئے تو انہوں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسالم نے فرمایا: ”اس سے پوچھو وہ ایسا کیوں کرتا تھا؟“ لوگوں نے اس سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ اس سورت میں رحمٰن کی صفات ہیں جنہیں تلاوت کرنا مجھے اچھا لگتا ہے۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسے بتا دو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔“

صَالِحٌ: حَدَّثَنَا أَبْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبْنِ أَبِي هَلَالٍ: أَنَّ أَنَا الرَّجَالُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي عَنْ أُمِّهِ عُمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ - وَكَانَتْ فِي حَجْرِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرْرَةِ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَاحِهِ فِي صَلَاتِهِ فَيَخْتَمُ بِ«قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ»، فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «سُلُوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَضْطَعُ ذَلِكَ؟»، فَسَأَلُوهُ فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ، وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَخْبِرُوكُمْ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُ». (۷۳۷۵)

باب: ۲- ارشاد باری تعالیٰ: ”آپ (ان سے) کہہ دیں کہ (اللہ تعالیٰ کو) اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر، جس نام سے بھی تم پکارو گے، اسی کے لیے سب اچھے نام ہیں“ کا بیان

(۲) باب قول اللہ تبارک و تعالیٰ: ﴿قُلْ أَدْعُو اللَّهَ أَوْ أَدْعُو الرَّحْمَنَ أَيَّاً مَا نَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْمُسْتَقَنَّ﴾ [الاسراء: ۱۱۰]

۷۳۷۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ

[حضرت جریر بن عبد اللہ رض سے روایت ہے،

انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو دوسرا لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔"

عنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ وَأَبِي ظَبَّابَ، عَنْ حَرِيرَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ».

[راجع: ۶۰۱۳]

[7377] حضرت اسامہ بن زید رض سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے پاس تھے کہ اس دوران میں آپ کی ایک صاحبزادی کا قاصد حاضر خدمت ہوا کہ ان کا پیٹا نزع کی حالت میں ہے اور وہ آپ کو بارہی ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "واپس جا کر اسے کہو: اللہ ہی کا سب کچھ ہے جو چاہے لے اور جو چاہے دے دے اور اس کی بارگاہ میں ہر چیز کے لیے ایک وقت مقرر ہے، اسے کہو کہ صبر کرے اور اللہ کے ہاں ثواب کی امید رکھے۔" صاحبزادی نے دوبارہ قاصد بھیجا کہ وہ آپ کو قسم دیتی ہے آپ ضرور تشریف لائیں۔ ہب نبی ﷺ اٹھے اور آپ کے ہمراہ حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت معاذ بن جبل رض بھی لکھرے ہوئے۔ (بھر جب صاحبزادی کے گھر پہنچے تو بچھ آپ کو دے دیا گیا۔ اس کا سانس لکھر رہا تھا، گویا وہ پرانے مشکرے میں ہے۔ یہ مظہر دیکھ کر آپ رض کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں تو حضرت سعد بن عبادہ رض نے کہا: اللہ کے رسول! یہ کیا ہے؟ آپ رض نے فرمایا: "یہ رحمت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالا ہے اور اللہ بھی اپنے انھی بندوں پر رحم کرتا ہے جو دوسروں پر رحم دل ہوتے ہیں۔"

فائدہ: امام بخاری رض کا ان دونوں احادیث کو کتاب التوحید میں لانے کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعض صفات ایسی ہیں جو اللہ اور بندوں میں مشترک ہیں۔ ان میں صرف لفظی اشتراک ہے، حقیقت کے اعتبار سے ان میں بہت فرق ہے۔ ان میں سے ایک صفت رحم ہے۔ اللہ رحم ہے اور بندے کے لیے بھی اس صفت کا اطلاق ہوا ہے جیسا کہ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ اس لفظی اشتراک کی وجہ سے ایسی صفات کا انکار نہیں کرنا چاہیے کہ اس سے تشبیہ لازم آتی ہے بلکہ ایسی صفات کے متعلق

محکم دلائل و برائین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

توحید سے متعلق احکام و مسائل
ضابطہ یہ ہے کہ اللہ کے شایان شان ان صفات کو ثابت کیا جائے اور بندوں کی حالت کے مطابق بندوں کے لیے انھیں برقرار رکھا جائے۔

باب: 3- ارشاد باری تعالیٰ: ”بے شک اللہ ہی رزاق،
قوت والا (اور) نہایت طاقتور ہے“ کا بیان

(۳) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : ﴿إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَاقُ ذُرِّ الْفُوْزَ الْمُتَيْمِ﴾ [الذاريات: ۵۸]

[7378] حضرت ابو موسیٰ اشعریؑ سے روایت ہے
انھوں نے کہا: بنی یهودیوں نے فرمایا: ”اذیت ناک اور تکلیف
دہ بات سن کر اللہ سے زیادہ صبر کرنے والا کوئی نہیں۔ وہ
(مشرکین) اس کی طرف اولاد کی نسبت کرتے ہیں اور وہ
اس کے باوجود انھیں عافیت دیتا اور رزق عطا کرتا ہے۔“

۷۳۷۸ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَيْمَانِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مَا أَحَدُ أَصْبَرَ عَلَى أَدَى سَمِعَةِ مِنَ اللَّهِ، يَدْعُونَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ). [راجع: ۶۰۹۹]

فائدہ: اس حدیث کی عنوان سے مطابقت اس طرح ہے کہ عنوان میں دو صفات کا ذکر ہے: ایک مخلوق کو رزق فراہم کرنا،
وسرے زبردست قوت کا مالک ہونا جو اس کی قدرت کاملہ سے عبارت ہے۔ رزق دینے کا ذکر تو حدیث میں موجود ہے اور قوت
کا ثبوت اس طرح ہے کہ تکلیف وہ باتیں سن کر صبر کرنا اس کی قوت پر دلالت کرتا ہے کیونکہ بشری طبیعت تو اذیت ناک باتیں سن
کر انتقام لینے کے لیے بھڑک اٹھتی ہے۔ انسان ایسے حالات میں فوراً بدلت لینے کی جلدی کرتا ہے تاکہ موقع ضائع نہ ہو جائے
لیکن اللہ تعالیٰ اپنی زبردست طاقت کے باوجود انتقام نہیں لیتا اور یہ کسی عجز یا بے نیکی کی وجہ سے نہیں بلکہ صبر اور حوصلے کی وجہ سے
ہے جو اس کی قوت و طاقت کی علامت ہے۔

باب: 4- ارشادات باری تعالیٰ: ”وَهُوَ غَيْبٌ كَا جَاءَنَّ
وَالاَّ هِيَ اُوْرَأَ بَنِي غَيْبٍ پَرْ كُسَيْ كُو مُطْلَعْ نَبِيْسْ كَرَتَّا“ اور
”بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے۔“ اور
”اس نے جو کچھ آپ کی طرف اتارا ہے اپنے علم کی
بنار اتارا ہے۔“ اور جو بھی ما دہ حالمہ ہوتی ہے یا کچھ
جتنی ہے تو اللہ کو اس کا علم ہوتا ہے۔“ ”قیامت کا
علم اسی (اللہ ہی) کی طرف لوٹایا جاتا ہے۔“ کا بیان

(۴) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : ﴿عَلَمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى عَيْنِهِ، أَحَدًا﴾ [الجن: ۲۲] وَ ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾ [القمر: ۳۴] وَ ﴿أَنَّ رَبَّهُ يَعْلَمُهُ﴾ [النَّاس: ۱۶۶] وَ ﴿وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنَيْنَ وَلَا تَنْصَعُ إِلَّا يُعْلَمُهُ﴾ [فاطر: ۱۱] ﴿إِلَيْهِ يُرْدَدُ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾ [فصلت: ۴۷]

یحییٰ بن زیاد نے کہا: وہ ہر چیز پر علم کے اعتبار سے ظاہر ہے اور باعتبار علم ہر چیز سے گھرا ہے۔

[7379] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”غیب کی چاہیاں پائیں ہیں، جنہیں اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا: رحم مادر میں جو کسی بیشی ہوتی ہے وہ اللہ کے سوا اور کسی کو معلوم نہیں۔ اللہ کے سوا کسی کو پتا نہیں کہ کل کیا ہو گا؟ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب آئے گی، اللہ کے سوا کسی شخص کو علم نہیں کہ وہ کس زمین میں فوت ہو گا۔ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب قائم ہو گی۔“

قالَ يَحْيَىٰ: الظَّاهِرُ عَلَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا، وَالْبَاطِنُ عَلَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا.

7379 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلِدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بَلَالٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ: لَا يَعْلَمُ مَا تَعْبِرُ أَرْضَامُ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا يَعْلَمُ مَتَى يَأْتِي الْمَطْرُ أَحَدٌ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللَّهُ».

[راجع: ۱۰۳۹]

[7380] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: اگر کوئی تم سے یہ کہے کہ حضرت محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے تو اس نے مجھوں بولا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”نظریں اسے نہیں دیکھ سکتیں“، اور جو تجھے یہ کہے کہ آپ ﷺ غیب جانتے تھے تو اس نے بھی غلط لکھا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ غیب کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں۔

7380 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُعْدِيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّداً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَىَ رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ، وَهُوَ يَقُولُ: ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَرُ﴾ (الأنعام: ۱۰۳) وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدْ كَذَبَ، وَهُوَ يَقُولُ: لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ.

[راجع: ۲۲۲۴]

باب: ۵- ارشاد باری تعالیٰ: ”وَهُوَ اسْرَارُ سَلَامِيٍّ وَالْاَ، اُمَّنِ دِيْنِ وَالْاَهِيَّ“ کا بیان

[7381] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم (ابتدائے اسلام میں) نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو اس طرح کہتے: اللہ پر سلام۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے (اسے تھاری دعائے سلامی)

(۵) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «السَّلَامُ

إِلَيْكُمْ» [الحضر: ۲۳]

7381 - حَدَّثَنَا أَخْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا رُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مُغِيرَةً: حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: كُنْتَ نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَقُولُ: السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ، فَعَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

کی ضرورت نہیں)، البتہ اس طرح کہا کرو: تمام عبادتیں، نمازیں اور پاکیزہ کلمات اللہ کے لیے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلامتی ہو۔ آپ پر اللہ کی رحمت اور برکت نازل ہو۔ سلام ہو ہم پر بھی اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

”إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ، وَلَكِنْ قُولُوا: الْتَّحَيَّاتُ لِلَّهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيَّاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَّكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔“

[راجع: ۸۳۱]

باب: ۶- ارشاد باری تعالیٰ: ”لوگوں کا بادشاہ“ کا بیان

اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت بیان کی ہے۔

[7382] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے گا اور تمام آسمانوں کو اپنے دامیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ آج دنیا کے بادشاہ کہاں ہیں؟“

شیعیب، زیدی، ابن مسافر اور اسحاق بن یحییٰ نے امام زہری سے، انہوں نے ابوسلمہ سے یہ روایت بیان کی ہے۔

(۶) باب قول الله تعالى : ﴿مَلِكُ آلَّاتِ﴾

فیه ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۷۳۸۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَيَطْوِي السَّمَاءَ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْكَلِيلُ، أَئِنَّ مُلُوكَ الْأَرْضِ؟“.

وَقَالَ شُعْبٌ، وَالزُّبَيْدِيُّ، وَابْنُ مُسَافِرٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ . [راجع: ۴۸۱۲]

فائدہ: امام بخاری بھت کا اس عنوان اور پیش کردہ حدیث سے یہ مقصود ہے کہ ”الملک“ اللہ تعالیٰ کے امامے حصی میں سے ہے۔ اگرچہ اس کا اطلاق مخلوق کے لیے بھی ہوتا ہے لیکن اس میں کسی بھی پہلو سے تشبیہ کا شانہ نہیں کہ اس کا انکار یا تاویل کی جائے۔ اللہ تعالیٰ مالک الملک، اس کی بادشاہت مکمل اور مطلق، نیز اس میں کوئی بھی شریک نہیں اور نہ اس کے لیے کسی کا محتاج ہی ہے جبکہ بندوں کی بادشاہت اللہ کی عطا کردہ ہے اور بندے اسے قائم رکھنے کے لیے بھی دوسروں کے محتاج ہیں۔

باب: 7- ارشادات باری تعالیٰ: ”اور وہی سب پر غالب کمال حکمت والا ہے۔“ آپ کا رب جو عزت کا مالک ہے ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں۔ تمام تر عزت تو صرف اللہ کے لیے اور اس کے رسول کے لیے ہے۔ کا بیان، نیز اللہ کی عزت اور اس کی صفات کی قسم اٹھانے کا حکم

حضرت انس رض بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”دوزخ کہے گی: قط، قط تیری عزت کی قسم!“

حضرت ابو ہریرہ رض بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جنت اور دوزخ کے درمیان ایک آدمی باقی رہ جائے گا جو سب سے آخر میں جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہو گا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! میرا چہرہ دوزخ سے ایک طرف کر دے۔ مجھے تیری عزت کی قسم! میں اس کے علاوہ تجھ سے کوئی سوال نہیں کروں گا۔“

حضرت ابوسعید خدری رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تیرے لیے جنت کا یہ مقام اور اس سے دل گناہ زید ہے۔“

حضرت الیوب رض نے کہا: ”اے اللہ! مجھے تیری عزت کی قسم! میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہوں۔“

خطہ وضاحت: یہ تمام روایات صحیح بخاری ہی میں متصل سند سے مروی ہیں۔ امام بخاری ہر کوئی نے ان سے اللہ تعالیٰ کی صفت عزت اور اس کی قسم اٹھانے کا جواز ثابت کیا ہے۔

[7383] حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کہا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں تیری عزت کی پناہ چاہتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ تجھے موت نہیں

(۷) باب قُوْلُ اللَّهِ تَعَالَى : ﴿وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَرِيكُمُ﴾ [الروم: ۲۷] ﴿سَبَعْ حَنَّ رَبِّكَ رَبِّ الْعَرَةِ عَمَّا يَصِفُونَ﴾ [الصفات: ۱۸۰] ﴿وَلِلَّهِ الْعَرَةُ وَلِرَسُولِهِ﴾ [المائدۃ: ۸] وَمَنْ حَلَّ بِعِرَةَ اللَّهِ وَصِفَاتِهِ

وَقَالَ أَنَسٌ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «تَقُولُ جَهَنَّمُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ». .

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : «يَقْتُلُ رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ أَخْرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا إِلَيْهَا، فَيَقُولُ : رَبِّ! اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَنْأُلُكَ عَيْرَهَا».

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : لَكَ ذَلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ». .

وَقَالَ أَيُّوبُ : «وَعِزَّتِكَ لَا غَلَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ». .

7383 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٌ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلْمُ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرْيَدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرٍ ، عَنْ أَبْنِ

توحید سے متعلق احکام و مسائل

عبدالباسی: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «أَعُوذُ بِعِزْيَتِكَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الَّذِي لَا يَمُوتُ، وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ».

[7384] حضرت انس بن مالک سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”لوگوں کو دوزخ میں ڈالا جائے گا۔“

دوسری سند سے اس روایت کے یہ الفاظ ہیں: ”لوگوں کو مسلسل دوزخ میں ڈالا جائے گا اور جہنم کہتی رہے گی: (میرے اندر ڈالنے کے لیے) کچھ اور ہے؟ یہاں تک کہ اللہ رب العالمین اس میں اپنا قدم رکھے گا تو اس کا ایک حصہ دوسرے سے مل جائے گا، اس وقت وہ کہے گی: تیری عزت اور تیرے کرم کی قسم! بس، بس۔ اور جنت میں بھی جگہ نج جائے گی یہاں تک اللہ تعالیٰ اس کے لیے (اس وقت) کوئی مخلوق پیدا کرے گا جس سے جنت کے باقی ماندہ حصے کو بھرا جائے گا۔“

فائدہ: اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے لیے صفت قدم کا اثبات ہے، اس لیے اس کو حقیقت پر محول کرتے ہوئے اس کے ظاہری معنی لیے جائیں، اس کی کوئی تاویل نہ کی جائے، نیز اس سلسلے میں تشییہ دینے اور کیفیت بیان کرنے سے ابھتاب کیا جائے۔ واللہ أعلم۔

باب: 8- ارشاد باری تعالیٰ: ”اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا“
کا بیان

[7385] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ رات کے وقت اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ”اے اللہ! تیرے ہی لیے تعریف ہے۔ تو آسمانوں اور

7384 - حَدَّثَنَا أَبْنُ أَبِي الْأَشْوَدِ: حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ: حَدَّثَنَا شَعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يُلْقَى فِي النَّارِ».

وَقَالَ لِي خَلِيفَةً: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرْبَعَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِي. وَعَنْ مُعَمِّرٍ: سَمِعْتُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَرَأُ إِلَّا يُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ: هَلْ مِنْ مَرِيدٍ، حَتَّى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعَالَمِينَ قَدَمَهُ فَيَنْزَوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ تَقُولُ: قَدْ قَدْ، بِعِزْيَكَ وَكَرْمَكَ، وَلَا تَرَأَ الْجَنَّةَ تَفْضُلُ حَتَّى يُشَيَّعَ اللَّهُ لَهَا حَلْقًا فَيُسْكِنُهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ»۔ [راجح: 4848]

(۸) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِيقَةِ»

[الأنعام: ۷۳]

7385 - حَدَّثَنَا قَيْصَرَةً: حَدَّثَنَا سُفِيَّانُ عَنْ أَبْنِ حُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ

زمین کا مالک ہے۔ حمد و شاتیرے ہی لیے ہے۔ تو آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے، ان سب کو قائم کرنے والا ہے۔ تعریف تجھے ہی سزاوار ہے۔ تو آسمانوں و زمین کا نور ہے۔ تیرا قول برق، تیرا وعدہ میں برحقیقت ہے، تیری ملاقات برق، جنت برق اور جہنم برق، نیز روز قیامت بھی حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے حضور اپنا سر جھکا دیا۔ میں تجھی پر ایمان لایا۔ میں نے تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا۔ میں تیری ہی مدد سے باطل کے خلاف برس پکار ہوں اور تجھی سے انصاف کا طلب گار ہوں۔ میرے ان تمام گناہوں کو معاف کر دے جو میں پہلے کر چکا ہوں اور جو بعد میں مجھ سے صادر ہوں۔ وہ گناہ بھی معاف کر دے جو میں نے پوشیدہ طور پر کیے ہیں اور جو میں نے علانية کیے ہیں، تو ہی میرا معبد ہے۔ تیرے سوا کوئی بھی معبد برق نہیں۔“

ثابت بن محمد کہتے ہیں کہ سفیان ثوری نے ہم سے یہ الفاظ بیان کیے تھے: ”تو حق ہے اور تیرا کلام بھی ہے۔“

یَدْعُو مِنَ الَّذِيلِ : «اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ، لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيْمُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ ، لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ، قَوْلُكَ الْحَقُّ ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ ، وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ ، وَالنَّارُ حَقٌّ ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ . اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ ، وَبِكَ أَمْتُ ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ ، وَإِلَيْكَ أَبَيْتُ ، وَبِكَ حَاصَمْتُ ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَرْتُ ، وَأَشَرَّتُ وَأَعْلَمْتُ ، أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ لِي غَيْرُكَ» ۔

حدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا ، وَقَالَ: «أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ» ۔

[راجح: ۱۱۲۰]

باب: ۹- ارشاد باری تعالیٰ : ”الله تعالیٰ سنتے والا خوب دیکھنے والا ہے“ کا بیان

(۹) بَابُ [قَوْلِ اللهِ تَعَالَى] ﴿وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا﴾ (النَّاسَ: ۱۳۴)

نکھ وضاحت: امام بخاری رض نے اس عنوان کے تحت اللہ تعالیٰ کی دو صفات ”سمع اور بصر“ کو ثابت کیا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات ہر قسم کے نقش اور عیب سے پاک ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی تمام صفات بھی کاملہ ہیں۔ ان میں کسی قسم کا کوئی نقش یا عیب نہیں۔ ان صفات کاملہ میں سے ایک صفت سمع اور دوسری بصر ہے۔ اس بنا پر اس کے صفاتی نام سمع اور بصیر قرآنی آیات میں آئے ہیں۔

امام اعمش، حضرت تمیم سے، وہ عروہ سے اور وہ حضرت عائشہ رض سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: تمام

وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ تَوْبِيمْ ، عَنْ مُعْرُوْةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَسَعَ سَمْعَهُ

تعریفِ اللہ کے لیے ہیں جس کے کان ہر قسم کی آواز کا احاطہ کیے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی: ”یقیناً اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے شوہر کے متعلق آپ سے جھکڑی تھی۔“

173861 حضرت ابوالموی اشعری رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، جب ہم کسی پیار کی بلندی پر چڑھتے تو آواز بلند ”اللہ اکبر“ کہتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لوگو اپنے آپ پر حرج کھاؤ! تم کسی بھرے یا غائب کو نہیں پکار رہے بلکہ تم سب کچھ سننے والے، خوب دیکھنے والے اور بہت زیادہ قریب رہنے والے کو بلا رہے ہو۔“ پھر آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں اپنے دل میں ”لا حول ولا قوة إلا بالله“ کہہ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”اے عبد اللہ بن قیس! تم لا حoul ولا قوۃ الا بالله پڑھا کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔“ یا آپ نے فرمایا: ”کیا میں تمہاری (جنت کے خزانے کی طرف) رہنمائی نہ کروں؟“

فائدہ: اللہ تعالیٰ غائب نہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہر جگہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے، ہر آواز کو سن رہا ہے۔ وہ اس قدر دور نہیں کہ اسے آواز بلند پکارنے کی ضرورت پیش آئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو انھیں کہہ دو کہ میں بہت قریب ہوں، پکارنے والے کی پکار کو ہر آنستا ہوں وہ جب بھی مجھے پکارے۔“¹ واضح رہے کہ یہ قرب، علم اور قدرت کے اعتبار سے ہے، ورنہ ذات باری تعالیٰ عرش پر مستوی ہے۔

17388, 73871 حضرت ابو بکر صدیق رض سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے ایسی دعا سکھائیں جسے میں اپنی نماز میں پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ دعا پڑھا کرو! اے اللہ! میں نے اپنے آپ پر بہت ظلم کیا ہے۔ تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں۔ مجھے اپنے پاس سے مغفرت عطا فرم، یقیناً تو ہی

توحید سے متعلق احکام و مسائل
الأصوات، فأنزل الله تعالى على النبي ﷺ:
﴿قد سمع الله قول التي تجعلك في زوجها﴾
(المجادلة: ۱).

7386 - حدثنا سليمان بن حرب: حدثنا
حماد بن زيد عن أبوب ، عن أبي عثمان ، عن
أبي موسى قال: كنا مع النبي ﷺ في سفر
فكتنا إذا علونا كبرنا فقال: «اربعوا على
آفسركم فإنكم لا تدعون أصم ولا غائبا ،
تدعون سعيا بصيرا قربينا». ثم أتني علني وأنا
أقول في نفسي: لا ح Howell ولا قوة إلا بالله ،
فقال لي: «يا عبد الله بن قيس! قل: لا ح Howell
ولا قوة إلا بالله ، فإنها كنز من كنوز الجن» ،
أو قال: «ألا أذلك؟». به . [راجع: ۲۹۹۲]

7388 - حدثنا يحيى بن سليمان:
حدثني ابن وهب: أخبرني عمرو عن زيد ،
عن أبي الخبر: سمع عبد الله بن عمرو: أن
أبا بكر الصديق رضي الله عنه قال للنبي ﷺ:
يا رسول الله! علمني دعاء أذعوه به في
صلاتي ، قال: «قل: اللهم إني ظلمت نفسي

بہت زیادہ بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔“

ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَعْفُرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ،
فَأَغْفِرْ لِي مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ
الرَّحِيمُ». [راجع: ٨٣٤]

[7389] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا، نبی ﷺ نے فرمایا: ”حضرت جبریل نے مجھے آواز دے کر کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی بات سن لی ہے اور جو کچھ انہوں نے آپ کو جواب دیا ہے اسے بھی سن لیا ہے۔“

باب: 10- ارشاد باری تعالیٰ: ”کہہ دیجیے! وہی (اللہ)
قدرت والا ہے“ کامیاب

[7390] حضرت جابر بن عبد اللہ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرامؐ کو تمام (جاہز) کاموں میں استخارہ کرنے کی تعلیم دیتے تھے، جس طرح آپ انھیں قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے، آپ فرماتے: ”جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ فرض کے علاوہ درکعت نفل پڑھے، پھر یوں کہئے: ”اے اللہ! میں تیرے علم کے طفیل اس کام میں خیریت طلب کرتا ہوں اور تیرے نصل کا طبلگار ہوں کیونکہ میں طاقت مانگتا ہوں اور تیرے نصل کا طبلگار ہوں کیونکہ مجھے قدرت ہے مجھے نہیں، تو جانتا ہے میں نہیں جانتا، تو غیوبوں کو اچھی طرح جانے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (یہاں اس کام کا لعینہ نام لے) میرے لیے دنیا و آخرت میں یا اس طرح فرمایا کہ میرے دین، میری زندگی اور میرے ہر انجام کے اعتبار سے بہتر ہے تو مجھے

٧٣٨٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا أَبْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَادَانِي، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قُوْمِكَ وَمَا رَدُوا عَلَيْكَ». [راجع: ٢٢٢١]

(١٠) باب قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: »قُلْ هُوَ الْفَاقِدُ«
[الأنعام: ٦٥]

٧٣٩٠ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عَيْشَى: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِى قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّلَمِيُّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْلَمُ أَصْحَابَ الْإِسْتِخَارَةِ فِي الْأُمُورِ كُلَّهَا، كَمَا يُعْلَمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُولُ: إِذَا هُمْ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلَيْزِكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ عَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لَيُقْلِلُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ، فَإِنَّكَ تَقْدِيرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ. اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هَذَا الْأَمْرَ، ثُمَّ يُسْمِيهِ بِعَيْنِي، خَيْرًا لِي فِي عَاجِلٍ أُمْرِي وَأَجِلِهِ، قَالَ: أُوْ فِي دِينِي

توحید سے متعلق احکام و مسائل

اس کی قدرت دے اور میرے لیے اسے آسان کر دے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (یہاں اس کام کا بعضہ نام لے) میرے لیے دنیا و آخرت میں..... یا اس طرح فرمایا کہ میرے دین، میری زندگی اور میرے ہر انجام کے اعتبار سے..... برا ہے تو مجھے اس کام سے دور رکھ اور میرے لیے بھلائی مقدار کر دے جہاں بھی وہ ہو، پھر مجھے اس پر راضی اور خوش کر دے۔“

وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةُ أَمْرِي ، فَأَفْدُرُهُ لَيْ وَيَسِّرْهُ لَيْ ، ثُمَّ بَارِكُهُ لَيْ فِيهِ . الَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ شَرٌّ لَيْ فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي - أَوْ قَالَ : فِي عَاجِلٍ أَمْرِي وَأَجِلِهِ - فَاصْرِفْنِي عَنْهُ ، وَافْدُرْ لَيْ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ، ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ . [۱۱۶۲] . [راجع: ۱۱۶۲]

فائدہ: مستقبل میں قسمت آزمائی کے متعلق قبل از اسلام مختلف طریقے رائج تھے، مثلاً: ۱۰ تینوں اور پانوں سے قسمت آزمائی اور کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کیا جاتا۔ ۵ قیاد شناسی کو بھی بڑی اہمیت حاصل تھی۔ اسے بطور پیشہ اختیار کیا جاتا تھا۔ ۱۰ پرندوں کو اڑا کر پیش آنے والے امور کے متعلق فیصلہ کیا جاتا کہ وہ کس طرف جاتا ہے۔ ۱۰ اس سلسلے میں کاہنوں اور نجومیوں کا کام بھی عروج پر تھا۔ اسلام نے ان طریقوں کو غلط خبر اکرامت اسلامیہ کے لیے صرف استخارے کو جائز تھہرایا، اس میں انسان اپنی عاجزی اور بے نی کا اظہار کرتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت اور علم و قوت کے ذریعے سے درجیش مسائل کے متعلق رہنمائی کا سوال کرتا ہے۔

باب: ۱۱- دلوں کو پھیرنے والی ذات

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور ہم ان کے دل اور ان کی آنکھیں پھیر دیں گے۔“

[۷۳۹۱] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ کبکرشت یہ قسم اٹھایا کرتے تھے: ”دلوں کو پھیرنے والے کی قسم!“

باب: ۱۲- اللہ تعالیٰ کے ایک کم سونام ہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ذوالجلال کے معنی ہیں: عظمت والا۔ اور البر کے معنی ہیں: لطیف اور باریک ہیں۔

(۱۱) بَابٌ : مُقْلِبُ الْقُلُوبِ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى : « وَنَفَّلَبِ الْقُلُوبَ أَنْذَلَهُمْ وَأَنْصَرَهُمْ » [الأنعام: ۱۱۰].

۷۳۹۱ - حَدَّنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبْنِ الْمُبَارِكِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَّةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : أَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْلِفُ : لَا وَمُقْلِبُ الْقُلُوبِ » . [راجع: ۱۱۱۷]

(۱۲) بَابٌ : إِنَّ اللَّهَ مَا لَهُ أَسْمَ إِلَّا وَاحِدَةٌ

قَالَ أَبْنُ عَبَّاسٍ : « دُوْلَتِلَلِ » [الرحمن: ۲۷] : الْعَظِيمَةُ . « الْبَرُّ » [الطور: ۲۸] : الْلَّطِيفُ .

[7392] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشِر اللہ تعالیٰ کے ننانو نے نام چیز، یعنی سو سے ایک کم۔ جو کوئی انھیں یاد کر لے وہ جنت میں داخل ہو گا۔“

7392 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ: أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّنَادُ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ تَسْعَهُ وَتَسْعِينَ أَشْمَاءً، مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ». [راجیع: ۲۷۳۶]

اَحْصَيْنَاہُ کے معنی ہیں: حَفِظْنَاہُ، یعنی ہم نے اسے محفوظ کیا۔

فائدہ: احصاء کی دو صورتیں ہیں: عملی اور قولی ۱) عملی: اسامی حسنی کے معانی کے مطابق انسان خود کو ڈھانے، مثلاً: الرحيم، رحم کرنے والا، الکریم، سخاوت کرنے والا، العفو، معاف کرنے والا۔ انسان کو چاہیے کہ وہ دوسروں پر رحم کرے، سخاوت کرے اور درگزر سے کام لے۔ ۲) قولی: انھیں یاد کرے، ورد کے طور پر پڑھے، ان کے طفیل اللہ تعالیٰ سے سوال کرے۔ اس میں مومن کے علاوہ دوسرے بھی شریک ہیں، تاہم اہل ایمان ان کے مطابق عقیدہ رکھنے اور عمل کرنے میں دوسروں سے متاز ہیں۔^۱

باب: 13- اللہ کے ناموں کے طفیل سوال کرنا اور ان کے ذریعے سے پناہ مانگنا

[7393] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو اسے چاہیے کہ اپنے کپڑے کے کنارے سے اسے تین مرتبہ جھاڑائے اور یہ دعا پڑھے: ”اے اللہ! تیرے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا اور تیری ہی رحمت سے میں اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو نے میری روح کو روک لیا تو اسے معاف کرنا اور اگر اسے چھوڑ دیا تو اس کی حفاظت کرنا جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔“

یحییٰ اور بشر بن مفضل نے عبید اللہ سے، اس نے سعید سے، اس نے حضرت ابو ہریرہ رض سے، انھوں نے نبی ﷺ سے (ای طرح) بیان کیا ہے، نیز زہیر، ابو ضمرہ اور اسماعیل

(۱۳) بَابُ السُّؤالِ بِأَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَالإِسْتِغْاثَةِ بِهَا

7393 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَيَّ فِرَاسَهُ فَلَا يُنْفِضُهُ بِصَيْغَةِ ثَوْبِهِ ثَلَاثَ مَرَاتٍ، وَلِقُلْ: يَا سَيِّدَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنَّبِي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاخْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ».

تابعہ یحییٰ و بشر بن المفضل عن عبید اللہ، عن سعید، عن أبي هریرة عن النبي ﷺ. وزاد زہیر و أبو صمرة وإسماعيل بن

۱ فتح الباری: 13/462.

بن زکریا نے عبید اللہ سے یہ اضافہ لفظ کیا ہے: ان سے سعید نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے، ان سے نبی ﷺ نے فرمایا۔

ابن عجلان نے بھی سعید سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

[7394] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی ﷺ اپنے بستر پر تشریف لاتے تو دعا کرتے: "اے اللہ! میں تیرے نام کے طفیل زندہ ہوں اور اسی کے ساتھ فوت ہوں گا۔" اور جب صحیح ہوتی تو یہ دعا کرتے: "تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں فوت کرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔"

[7395] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ جب رات کے وقت اپنے بستر پر جاتے تو دعا کرتے: "ہم تیرے ہی نام سے فوت ہوتے ہیں اور اسی سے زندہ ہوں گے۔" اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے: "تمام تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا ہے اور اسی کی طرف جمع ہونا ہے۔"

فائدہ: ان احادیث میں بھی اللہ کے ناموں کے طفیل دعا کرنے کا طریقہ بیان ہوا ہے کہ انسان نیند اور بیداری کے وقت اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہے اور اللہ کے حضور عرض کرتا ہے کہ میں حالت بیداری میں تیراہی نام یاد کرتا ہوں۔ اس نام ہی سے مجھے طینان حاصل ہوتا ہے۔ اس کی بدولت مجھے ہر حالت میں سکون واطینان مہیا فرماء۔

[7396] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھ لے: "شروع اللہ کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور

زکریا عن عبید اللہ، عن سعید، عن أبيه، عن أبي هريرة عن النبي ﷺ.

ورواه ابن عجلان، عن سعید، عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ. [راجع: ۶۲۹۰]

[7394] حدثنا مُسْلِمٌ: حدثنا شعبة عن عبد الملک، عن ربعي، عن حذيفة قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا أوى إلى فراشه قال: «اللهم باسمك أحياناً وأموماً، وإذا أضيغ قال: الحمد لله الذي أحيانا بعد ما أماتنا، وإليه النشور». [راجع: ۶۳۱۶]

[7395] حدثنا سعد بن حفص: حدثنا شيبان عن منصور، عن رباعي بن حرام، عن خرشة ابن الحر، عن أبي ذر قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا أخذ مصححة من الليل قال: «باسمك نموت وتحيا»، فإذا استيقظ قال: «الحمد لله الذي أحيانا بعد ما أماتنا، وإليه النشور». [راجع: ۶۳۲۵]

[7396] حدثنا قبيه بن سعيد: حدثنا جرير عن منصور، عن سالم، عن كربل، عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «لو أن أحدكم إذا أراد أن يأتني أهله

رکھنا اور جو کچھ تو ہمیں عطا کرے اس سے بھی شیطان کو دور رکھنا۔ اگر اس محبت میں کوئی بچ ان دونوں کے نصیب میں ہوا تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔“

فَقَالَ: بِإِسْمِ اللَّهِ، أَللَّهُمَّ جَنِينَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِينَ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْنَا، فَإِنَّهُ إِنْ يُقْدَرْ بِيَتَهُمَا وَلَدُّ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا». (راجع: [۱۴۱]

[7397] حضرت عدی بن حاتم رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے پوچھا: میں شکار پرانے سکھائے ہوئے کتنے چھوڑتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم سدھائے ہوئے کتنے چھوڑو اور چھوڑتے وقت اللہ کا نام بھی لو، پھر اگر وہ شکار پکڑ کر اسے روک لیں، اس سے خود نہ کھائیں تو تم اسے کھاسکتے ہو، اسی طرح اگر تم بھی کھاسکتے ہو۔“

فائدہ: اس حدیث میں اللہ کے ناموں کے طفیل اس کی عبادت کرنے کا ایک اور انداز بیان ہوا ہے کہ اگر شکاری کتا چھوڑتے وقت اللہ کا نام لیا گیا تھا اور وہ شکاری کتا جانور سے خود نہ کھائے بلکہ اسے مکمل طور پر روک لے تو ذبح کے بغیر اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔ اور یہ صرف اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت ہے۔

[7398] حضرت عائشہ رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: لوگوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہاں کچھ لوگ ہیں جن کا زمانہ شرک کے قریب ہے۔ وہ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا تھا یا نہیں؟ (تو کیا ہم اسے کھاسکتے ہیں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اللہ کا نام لے کر اسے کھا لیا کرو۔“

یہ روایت بیان کرنے میں محمد بن عبد الرحمن، عبد العزیز بن محمد در اور دی اور اسامہ بن حفص نے ابو خالد کی متابعت کی ہے۔

[۱۷۵] ۷۳۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قُلْتُ: أَرْسَلْ كِلَابِي الْمُعْلَمَةَ؟ قَالَ: إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعْلَمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَأَمْسَكْنَ فَكُلْ، وَإِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَرَقَ فَكُلْ». (راجع: [۱۷۵]

۷۳۹۸ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو حَالِدٍ الْأَحْمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ هُنَّا أَقْوَامًا حَدِيدَنَا عَهْدُهُمْ بِشَرِيكٍ، يَأْتُونَا بِلَحْمَانِ لَا نَدْرِي يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا أَمْ لَا، قَالَ: «اذْكُرُوا أَنْتُمْ اسْمَ اللَّهِ وَكُلُوا».

تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَأَسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ. (راجع: [۲۰۵۷])

فائدہ: اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے ناموں کے طفیل اللہ کو پکارنے کا ایک اور انداز بیان ہوا ہے کہ ذبح کرتے اور کھاتے وقت اللہ کا نام لینا چاہیے، اس میں خیر و برکت کی رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے۔

7399] حضرت انس بن مالک سے روایت ہے، انہوں نے

فرمایا: نبی ﷺ نے دو مینڈھوں کی قربانی دی۔ آپ نے ذبح کرتے وقت اسم اللہ، اللہ اکبر کہا۔

7399 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ

عَنْ فَتَنَادَةَ، عَنْ أَنَسِ قَالَ: صَحَّى النَّبِيُّ ﷺ بِكَبَّشَيْنِ، يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ۔ [راجع: ۵۰۵۳]

7400] حضرت جذب بن علی سے روایت ہے کہ وہ

قربانی کے دن نبی ﷺ کے پاس موجود تھے، آپ نے نماز پڑھی، پھر خطبہ دیا اور فرمایا: ”جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کر دی وہ اس کی جگہ اور قربانی کرے اور جس نے ابھی تک قربانی ذبح نہ کی ہو تو وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔“

7400 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعبَةُ

عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جُنْدِبٍ: أَنَّهُ شَهَدَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ:

”مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُضْلَلَ فَلَيُذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى، وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلَيُذْبَحْ بِإِسْمِ اللَّهِ۔“

[راجیع: ۹۸۵]

7401] حضرت ابن عمر بن مالک سے روایت ہے، انہوں

نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ۔ جو کوئی قسم اٹھانا چاہے وہ صرف اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھائے۔“

7401 - حَدَّثَنَا أَبُو تُعْمِيرٍ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ”لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، وَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَيُحَلِّفْ بِاللَّهِ۔“

(۱۴) باب ما يذكر في الذات والثبوت

وَأَسَامِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

وَقَالَ حُبَيْبٌ: وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الإِلَهِ، فَذَكَرَ الذَّاتَ بِاسْمِهِ تَعَالَى.

باب: 14- اللہ عز وجل کی ذات و صفات اور اللہ کے

اسماء کے متعلق جو کچھ ذکر کیا جاتا ہے

حضرت خبیث بن مالک نے مرتب وقت کہا: یہ سب تکلیف اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے لیے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ذات کا لفظ استعمال کیا۔

7402 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بْنَ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ التَّقِيِّ - حَلِيفَ لِيَتْبَيِّ زُهْرَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ - : أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ

7402] حضرت ابو ہریرہ بن علی کے شاگرد، بنوزہرہ قبیلہ

کے حلیف حضرت اسید بن جاریہ ثقفی بن علی سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ بن علی نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے وہ صحابہ کرام کو کسی مہم پر روانہ کیا۔ ان میں حضرت خبیث

بھی تھے۔ حارث کی بیٹی نے بتایا کہ جب حارث کے بیٹوں نے انھیں قتل کرنے کا پروگرام بنایا تو حضرت خبیث نے مجھ سے استرا مانگا تاکہ اپنے زیرناف بال صاف کریں۔ جب وہ انھیں قتل کرنے کے لیے ہرم سے باہر لے گئے تو حضرت خبیث النصاری رض نے یہ شعر پڑھے ۔

جب مسلمان ہن کے دنیا سے بچوں مجھ کو کیا ذر ہے کس کروٹ گروں
میرا مرنا ہے اللہ کی ذات میں وہ اگر چاہے نہ ہوں گا میں زبؤں
تھیں جو نکرے نکلے اب ہو جائے گا اس کے نکلے پر وہ رکت دے فڑوں

پھر حارث کے بیٹے (عقبہ) نے اسے قتل کر دیا۔ نبی ﷺ نے اپنے صالحہ کرام رض کو اُسی دن اطلاع کر دی جس دن
یہ حضرات شہید کیے گئے تھے۔

فائدہ: اس حدیث میں لفظ ذات، اللہ کے اسم مبارک کے ساتھ بطور مضاف استعمال ہوا ہے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے برقرار رکھا۔ اگر یہ غلط ہوتا تو آپ اس کا انکار کر دیتے، اس لیے ذات باری تعالیٰ وغیرہ کے الفاظ استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

باب: 15 - ارشاد باری: ”اللَّهُ تَعَالَى مِنْ أَنْفُسِهِ سَاءَ“
ذراتا ہے، نیز فرمان الہی: ”جُو مِيرے نُفُس میں ہے وہ
تو جانتا ہے اور جو تیرے نُفُس میں ہے میں نہیں جانتا۔“

کا بیان

[7403] حضرت عبداللہ بن مسعود رض نے اس سے روایت ہے،
وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ
سے زیادہ کوئی بھی غیرت مند نہیں، اسی لیے اس نے فواحش
کو حرام قرار دیا ہے، نیز اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو مدد و
تعزیز پسند نہیں۔“

فائدہ: آدمی کے لیے یہ عیب اور نقص ہے کہ وہ اپنی تعزیز خود کرے یا کسی سے اپنی تعزیز پسند کرے لیکن اللہ کے حق
میں یہ عیب نہیں کیونکہ وہ تعزیز کے لا اق ہے۔ اس کی جتنی بھی تعزیز کی جائے کم ہے۔ مخلوق میں سے کوئی بھی کماحد اس کی

قال: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مُتَّهِمَ حُبِيبَ
الْأَنْصَارِيَّ. فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَيَّاضٍ : أَنَّ
ابْنَهُ الْحَارِثَ أَخْبَرَنِي : أَنَّهُمْ حِينَ اجْتَمَعُوا
إِسْعَارًا مِنْهَا مُوسَى يَسْتَحْدِثُ بِهَا ، فَلَمَّا خَرَجُوا
مِنَ الْحَرَمِ لِيُقْتَلُوهُ قَالَ حُبِيبُ الْأَنْصَارِيَّ :

وَلَسْتُ أَبَا لَيْ حِينَ أُفْلِتُ مُسْلِمًا
عَلَى أَيِّ شَيْءٍ كَانَ لِلَّهِ مَضْرِعِي
وَذِلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ يَشَاءُ
يُبَارِكُ عَلَى أَوْصَالِ شَلُوْ مُمَرَّعِ
فَقَتَلَهُ ابْنُ الْحَارِثَ، فَأَخْبَرَ الشَّيْءَ
أَصْحَابَهُ خَبْرُهُمْ يَوْمَ أُصْبِيُوا . (راجیع: ۱۳۰، ۴۵)

(۱۵) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : ﴿ وَيَعْلَمُ اللَّهُ
نَكْسَةُ ﴾ [آل عمران: ۲۸] ; وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى
﴿ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ ﴾

[المائدة: ۱۱۶]

7403 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غَيَّاثٍ :
حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَبَّيِّ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : «مَا مِنْ أَحَدٍ أَعْلَمُ
مِنَ اللَّهِ، مِنْ أَجْلِي ذَلِكَ حَرَمُ الْفَوَاحِشَ، وَمَا
أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ» . (راجیع: ۴۶۳۴)

فائدہ: آدمی کے لیے یہ عیب اور نقص ہے کہ وہ اپنی تعزیز خود کرے یا کسی سے اپنی تعزیز پسند کرے لیکن اللہ کے حق
میں یہ عیب نہیں کیونکہ وہ تعزیز کے لا اق ہے۔ اس کی جتنی بھی تعزیز کی جائے کم ہے۔ مخلوق میں سے کوئی بھی کماحد اس کی

توحید سے متعلق احکام و مسائل تعريف نہیں کر سکتا۔

561

[7404] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ کا بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی تو اپنی کتاب میں لکھا: میں نے اپنے نفس پر لازم قرار دیا کہ میری رحمت میرے غصے پر غالب ہے۔ یہ نوشتہ اس نے اپنے پاس عرش پر رکھا ہوا ہے۔"

۷۴۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الدَّاْنُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ - وَهُوَ يَكْتُبُ عَلَى نَفْسِهِ - وَهُوَ وَضُعْ عِنْدَهُ عَلَى الْعَرْشِ - : إِنَّ رَحْمَتِي تَعْلَمُ غَصَبِيِّ». [راجع: ۲۱۹۴]

فائدہ: اس کتابت کے تین معنی ہیں: * اسے ظاہر پر محمول کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ نے اسے خود تحریر کیا، چنانچہ فرمان نبوی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی تو اپنے ہاتھ سے نوشیہ تقدیر لکھا۔ * ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قلم کو لکھنے کا حکم دیا ہو اور اس کی بھی حدیث میں صراحت ہے۔ * یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کلمہ "کن" سے ایسا کیا ہو، یعنی کن کہا اور نوشتہ تحریر ہو گیا۔ یہ تینوں معانی صحیح اور کتاب و سنت سے ثابت ہیں۔

[7405] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوتا ہوں جو وہ میرے ساتھ گماں رکھتا ہے۔ جب وہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے نفس میں یاد کرے تو میں بھی اسے اپنے نفس میں یاد کرتا ہوں، اگر وہ مجھے بھری محفل میں یاد کرے تو میں اسے اس سے بہتر محفل میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف ایک بالشت آئے تو میں اس کی جانب ایک گزر نزدیک ہوتا ہوں۔ اور اگر وہ ایک گز مجھ سے قریب ہو تو میں دو گزار سے نزدیک ہو جاتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف چلتا ہوا آئے تو میں دوڑتا ہوا اس کے پاس آتا ہوں۔"

۷۴۰۵ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي حَمْزَةَ الْأَعْمَشَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: «يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ طَنَ عَبْدِيِّ بَنِي، وَأَنَا مَعْهُ إِذَا ذَكَرْنِي فَإِنْ ذَكَرْنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْنُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرْنِي فِي مَلَائِكَةِ ذَكَرْنُهُ فِي مَلَائِكَةِ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ شَبِيرًا إِلَيَّ تَقَرَّبُتِ إِلَيْهِ ذَرَاعًا، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذَرَاعًا تَقَرَّبُتِ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرَوْلَةً». [انظر: ۷۵۳۷، ۷۵۰۵]

(۱۶) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «كُلُّ شَيْءٍ هَالَّكُ إِلَّا وَجْهَهُ» [القصص: ۸۸]

باب: ۱۶- ارشاد باری تعالیٰ: "اللہ کے چہرے کے سوا ہر چیز بلاک ہونے والی ہے" کا بیان

سنن ابن ماجہ، الترہد، حدیث: 4295.

[7406] حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: ”کہہ دیجی! اللہ اس بات پر قادر ہے کہ وہ تم پر تھمارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے“ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں تیرے چہرے کی پناہ چاہتا ہوں۔“ پھر یہ الفاظ نازل ہوئے: ”یا تھمارے پاؤں کے نیچے سے (عذاب) آجائے“ تو نبی ﷺ نے پھر دعا کی: ”اے اللہ! میں تیرے چہرے کی پناہ چاہتا ہوں۔“ اس کے بعد یہ الفاظ نازل ہوئے: ”یا تھیں فرقہ بندی میں بٹلا کر دے“ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ (پہلے دونوں کی نسبت) آسان ہے۔“

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے لیے صفت الوجه ثابت کرنے پر سلف صالحین کا اجماع ہے۔ اس بنا پر صفت ”الوجه“ کو بلا تحریف، بلا تعطیل، بلا تکمیل اور بلا تمثیل ثابت کرنا ضروری ہے اور اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا حقیقی چہرہ ہے جو اس ذات باری تعالیٰ کے شایان شان ہے۔ اس صفت کو تسلیم کرنا، اس پر ایمان لانا گویا اللہ پر ایمان لانا ہے۔

باب: 17- ارشاد باری تعالیٰ: ”تاکہ تیری پروش میری آنکھوں کے سامنے کی جائے، یعنی تیری غذا وغیرہ کا اہتمام کیا جائے، نیز ارشاد باری تعالیٰ: ”وہ (نوح صلی اللہ علیہ وسلم کی) کشتی ہماری آنکھوں کے سامنے تیر رہی تھی“ کا بیان

[7407] حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس دجال کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی تم پر مخفی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا نہیں..... اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اپنی آنکھ کی طرف اشارہ فرمایا..... اور بلاشبہ دجال و ایں آنکھ سے کانا ہو گا جیسے اس کی آنکھ پر ایک ابھر ہوا انگور کا دانہ ہو۔“

7406 - حَدَّثَنَا قُتْبَيْهُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِيِّو، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: لَمَّا تَرَأَتْ هَذِهِ الْآيَةَ: «فَلْ هُوَ الْفَارُورُ عَلَى أَنْ يَعْصَمَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقَكُمْ»، قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: «أَعُوذُ بِوَجْهِكَ»، فَقَالَ: «أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكَ»، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: «أَعُوذُ بِوَجْهِكَ»، قَالَ: «أَوْ بِلِسْكُمْ شَيْعَةً»، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: «هَذَا أَيْسَرُ»، [راجح: ۴۶۲۸]

(۱۷) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : «وَلِتُصْنَعَ عَلَى عَيْنِي» [طہ: ۳۹] تَعْذِيْرٌ، وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: «تَجْرِي إِلَيْنَا» [القمر: ۱۴]

7407 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: ذُكِرَ الدَّجَالُ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفِي عَلَيْكُمْ، إِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَغْوَرَ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى عَيْنِيهِ - وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَغْوَرُ عَيْنِ الْيَمِنِيِّ، كَأَنَّ عَيْنَهُ عَنْهُ طَافِيَّةً»، [راجح: ۲۰۵۷]

[7408] حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی نبی بھیجے ہیں ان سب نے اپنی قوم کو کافر کیا کذاب سے ضرور خیر دار کیا ہے۔ وہ (دجال) کاتا ہے اور تمہارا رب کاتا نہیں۔ دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہو گا۔“

7408 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنَا قَنَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَسْأَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنذَرَ قَوْمَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَابَ، إِنَّهُ أَغْوَرُ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَئِسَ بِأَغْوَرَ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ». [۷۱۳۱] (راجع: [۷۱۳۱])

﴿فَآتَاهُ دِجَالًا أَنْ يَنْهَا رَبُّهُ عَنِ الْمُحْسَنِينَ﴾ فائدہ: دجال اپنے رب ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ اس کے رب ہونے کی نفعی کی گئی ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ وہ ایک آنکھ سے کاتا ہو گا۔ یہ ایک ایسی محسوس علامت ہے جس کو عموم الناس بھی محسوس کر سکتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت بیان کی گئی ہے کہ اس کے شایان شان بے عیب آنکھ ہو گی۔ اسے ظاہر پر محول کرتے ہوئے مبین برحقیقت تسلیم کیا جائے گا، جس کی اور کوئی تاویل نہیں ہو سکتی اور نہ اسے مخلوق سے تشبیہ ہی دی جاسکتی ہے۔ اس صفت کا انکار کرنا کفر ہے۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ نے رب العالمین کی صفت میں ثابت کرنے کے لیے دو آیات اور دو احادیث پیش کی ہیں۔

باب: ۱۸- ارشاد باری تعالیٰ: ”وَهُوَ اللَّهُ الْهِيَّ ہے جو پیدا کرنے والا، سب کا موجد اور صورتیں عطا کرنے والا ہے“ کا بیان

[7409] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھیں غزوہ بومصطلق میں کچھ لوٹیاں بطور غنیمت ملیں۔ صحابہ کرام نے چاہا کہ ان سے ہم بستری کریں لیکن انھیں حمل نہ تھا، اس لیے انھوں نے نبی ﷺ سے عزل کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ”اگر تم عزل نہ بھی کرو تو کوئی قباحت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے وہ لکھ دیا ہے جو وہ قیامت تک پیدا کرنے والا ہے۔“

مجاہد نے قزمه سے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”کوئی بھی جان جس کا پیدا ہونا مقدر ہے اللہ سے

(۱۸) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿هُوَ اللَّهُ الْخَلِيقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ﴾ [الحضر: ۲۴]

7409 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا عَفَانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا مُوسَىٰ - هُوَ ابْنُ عُقْبَةَ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ بْنُ حَبَّانَ عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُضْطَلِقِ: أَنَّهُمْ أَصَابُوا سَبَابِيَا فَأَرَادُوا أَنْ يَسْتَمْتَعُوا بِهِنَّ وَلَا يَحْمِلُنَّ، فَسَأَلُوا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ: «مَا عَلِمْتُكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فِي أَنَّ اللَّهَ قَدْ كَتَبَ مِنْ هُوَ خَالِقُ إِلَيْهِ يَوْمُ الْقِيَامَةِ».

وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ قَرَاعَةَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدَ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِلَّا اللَّهُ خَالِقُهُمَا». [۲۲۲۹] (راجع: [۲۲۲۹])

ضرور پیدا کر کے رہے گا۔“

فائدہ: عزل کے معنی ہیں: صحبت کرتے وقت یہوی کی شرم گاہ سے باہر ازاں کرنا۔ بعض حالات میں اس کی اجازت ہے لیکن خامداني منصوبہ بندی کی تحریک کے لیے اس کو بنیاد قرار دینا نزیح است. یہوی خاوند کا ایک نجی معاملہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے اچھی نظر سے نہیں دیکھا بلکہ بعض اوقات اسے خفیہ طور پر زندہ درگور کرنا قرار دیا ہے۔ امام بخاری رض نے اس بات کو غائب کیا ہے کہ وہ اللہ اکیا ہی خالق، موجود اور تصویر گری کرنے والا ہے۔ میاں یہوی کو اس میں ذرا بھر بھی اختیار نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ ہی مخلوق پیدا کرنے کا فیصلہ کرنے والا ہے۔ اس میں لوگوں کے چاہنے یا زان چاہنے کا کوئی عمل دخل نہیں۔

(۱۹) باب قول الله تعالى : ﴿لَمَا خَلَقْتُ
بَاب: ۱۹ - ارشاد باری تعالیٰ : ”جسے میں نے اپنے
دونوں ہاتھوں سے بنایا، کا بیان

بیدائی﴾ [ص: ۷۵]

فائدہ: اس آیت کو پیش کرنے سے امام بخاری رض کا مقصد ذات باری تعالیٰ کے لیے دو ہاتھوں کا اثبات ہے اور یہ ظاہری الفاظ کے اعتبار سے مبنی برحقیقت ہیں۔ انھیں تشبیہ و تمثیل اور تکمیل و تاویل کے بغیر تسلیم کرنا ہمارے لیے ضروری ہے۔

[7410] حضرت انس رض سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قيامت کے دن تمام اہل ایمان کو اکٹھا کیا جائے گا تو وہ کہیں گے: کاش! ہم کسی کی سفارش اللہ کے حضور لے جائیں تاکہ نہیں وہ اس حالت سے آرام دے دے، چنانچہ وہ سب مل کر حضرت آدم صلی اللہ علیہ و سلی اللہ علیہ و آله و سلم کے پاس آئیں گے اور ان سے عرض کریں گے: اے آدم! آپ لوگوں کی حالت کو نہیں دیکھتے کہ وہ کس بلا میں گرفتار ہیں؟ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا، پھر فرشتوں سے مجدہ کرایا اور تمام اشیاء کے نام آپ کو سکھائے، آپ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کریں تاکہ وہ نہیں اس حالت سے نجات دے۔ حضرت آدم صلی اللہ علیہ و سلی اللہ علیہ و آله و سلم کہیں گے: میں اس منصب کے لائق نہیں ہوں۔ اور وہ ان کے سامنے اس غلطی کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی تھی، لیکن تم نوح صلی اللہ علیہ و سلی اللہ علیہ و آله و سلم کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کی طرف سے پہلے رسول یہی جنہیں اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کی طرف بھیجا تھا۔ پھر سب لوگ

۷۴۱۰ - حَدَّثَنِي مَعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا
هِشَامٌ عَنْ فَتَنَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ و سلی اللہ علیہ و آله و سلم
قَالَ: «يُجْمَعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ
فَيَقُولُونَ: لَوْ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيكُنَا
مِنْ مَكَانِنَا هَذَا، فَيَأْتُونَ أَدَمَ فَيَقُولُونَ: يَا أَدَمُ،
أَمَا تَرَى النَّاسُ؟ حَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَأَسْجَدَ لَكَ
مَلَائِكَتَهُ، وَعَلَمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ، اشْفَعْ لَنَا
إِلَى رَبِّكَ حَتَّى يُرِيكُنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا، فَيَقُولُ:
لَسْتُ هُنَاكَ، وَيَذْكُرُ لَهُمْ حَطَبَتِهِ الَّتِي أَصَابَتْ،
وَلِكِنْ ائْتُوا نُوحًا فَإِنَّهُ أَوَّلَ رَسُولٍ بَعْثَةَ اللَّهِ إِلَيْهِ
أَهْلَ الْأَرْضِ، فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ: لَسْتُ
هُنَاكَ، وَيَذْكُرُ حَطَبَتِهِ الَّتِي أَصَابَهَا، وَلِكِنْ
ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ حَلِيلَ الرَّحْمَنِ. فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ
فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ لَهُمْ حَطَابَيَاهُ الَّتِي
أَصَابَهَا، وَلِكِنْ ائْتُوا مُوسَى مُوسَى عَبْدًا آتَاهُ اللَّهُ

حضرت نوح عليه کے پاس آئیں گے تو وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں اور وہ اپنی اس غلطی کو یاد کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی تھی۔ وہ کہیں گے: تم ابراہیم خلیل الرحمن کے پاس جاؤ، چنانچہ وہ سب حضرت ابراہیم عليه کے پاس آئیں گے تو وہ بھی فرمائیں گے: میں اس لائق نہیں ہوں اور اپنی وہ خطا میں یاد کریں گے جو ان سے سرزد ہوئیں تھیں، ہاں تم حضرت موسیٰ عليه کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے بندے ہیں، انھیں اللہ تعالیٰ نے تورات دی اور بلا واسطہ ان سے کلام کیا۔ یہ سن کر وہ سب حضرت موسیٰ عليه کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے: میں اس لائق نہیں ہوں اور اپنی اس خطأ کو یاد کریں گے جو ان سے دنیا میں سرزد ہوئی تھی، ہاں تم حضرت عیسیٰ عليه کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے بندے، اس کے رسول، اس کا حکم اور خاص روح ہیں، چنانچہ وہ سب لوگ حضرت عیسیٰ عليه کے پاس آئیں گے تو وہ بھی یہی کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں لیکن تم سب حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے ایسے بندے ہیں جن کی اگلی بچپنی سب خطا میں اللہ تعالیٰ نے معاف کر دی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر وہ سب لوگ میرے پاس آئیں گے، میں چل پڑوں گا اور اللہ کے حضور حاضر ہونے کی اجازت مانگوں گا تو مجھے اجازت دی جائے گی۔ اپنے رب کو دیکھتے ہی میں بجدے میں گر جاؤں گا اور جب تک اسے منظور ہو گا وہ مجھے بجدے ہی میں پڑا رہنے دے گا۔ اس کے بعد ارشاد ہو گا: اے محمد! ان پاس اٹھاؤ، تم جو کہو گا اسے سنا جائے گا، جو سوال کرو گے تمھیں دیا جائے گا اور جو سفارش کرو گے اسے قبول کیا جائے گا۔ میں اس وقت اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریفیں کروں گا جو اللہ تعالیٰ مجھے سمجھائے گا، پھر سفارش کروں گا تو میرے لیے مخصوص لوگوں کی حد مقرر

التَّوْرَاةَ وَكَلْمَةُ تَكْلِيمًا، فَيَأْتُونَ مُؤْسِى فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيبَتُهُ الَّتِي أَصَابَهَا، وَلِكِنِ اثُوا عِيسَى عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ وَكَلِمَتَهُ وَرُوحَهُ، فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَلِكِنِ اثُوا مُحَمَّدًا فَلَمَّا عَبَدًا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأْخَرَ، فَيَأْتُونَنِي فَأَنْظَلُنِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي، فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ لَهُ سَاجِدًا، فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي ثُمَّ يُقَالُ لِي: إِذْنُكَ مُحَمَّدُ، فُلِّ يُسْمَعُ، وَسُلْ تُعْطَهُ، وَاشْفَعْ شُفَعَ، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدِ عَلَمَنِيهَا، ثُمَّ أَشْفَعْ فَيَحْدُثُ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَرْجِعُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي ثُمَّ يُقَالُ: إِذْنُكَ مُحَمَّدُ، وَفُلِّ يُسْمَعُ، وَسُلْ تُعْطَهُ، وَاشْفَعْ شُفَعَ، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدِ عَلَمَنِيهَا، ثُمَّ أَشْفَعْ، فَيَحْدُثُ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَرْجِعُ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي ثُمَّ يُقَالُ: إِذْنُكَ مُحَمَّدُ، فُلِّ يُسْمَعُ، وَسُلْ تُعْطَهُ، وَاشْفَعْ شُفَعَ، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِمَحَامِدِ عَلَمَنِيهَا، ثُمَّ أَشْفَعْ فَيَحْدُثُ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَرْجِعُ فَأَقُولُ: يَا رَبَّ! مَا بَقَيَ فِي النَّارِ إِلَّا مِنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ، وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوذُ“.

کی جائے گی۔ میں انھیں جنت میں لے جاؤں گا، پھر لوٹ کر اپنے رب کے حضور آؤں گا۔ اسے دیکھتے ہی سجدے میں گر جاؤں گا۔ جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا مجھے سجدے میں پڑا رہنے دے گا۔ اس کے بعد مجھے کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سرا اخھاؤ۔ تم جو کہو گے اسے سناجائے گا، جو سوال کرو گے وہ پورا کیا جائے گا اور جو سفارش کرو گے اسے قبول کیا جائے گا۔ پھر میں اپنے رب کی ایسی تعریفیں کروں گا جو اس وقت وہ مجھے الہام کرے گا، اس کے بعد میں سفارش کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں انھیں بہشت میں لے جاؤں گا، پھر لوٹ کر اپنے رب کے پاس حاضر ہوں گا تو اسے دیکھتے ہی سجدے میں گر جاؤں گا، جب تک اللہ چاہے گا مجھے سجدے میں پڑا رہنے دے گا۔ پھر کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سرا اخھاؤ۔ تم جو کہو گے سناجائے گا، جو سوال کرو گے پورا کیا جائے گا اور جو سفارش کرو گے قبول کی جائے گی۔ میں اپنے رب کی ایسی تعریفیں کروں گا جو اس وقت وہ مجھے الہام کرے گا۔ اس کے بعد میں سفارش کروں گا تو میرے لیے حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں انھیں جنت میں لے جاؤں گا، پھر لوٹ کر آؤں گا تو عرض کروں گا: اے میرے رب! اب دوزخ میں وہی لوگ باقی رہ گئے ہیں جنہیں قرآن نے روک رکھا ہے اور ان پر جہنم میں ہمیشہ کے لیے ٹھہرنا واجب ہو چکا ہے۔“

نبی ﷺ نے فرمایا: ”آخر کار دوزخ سے وہ لوگ بھی نکال لیے جائیں گے جنہوں نے لا الہ الا اللہ پڑھا ہو گا اور ان کے دل میں ایک جو کے برابر ایمان ہو گا۔ پھر وہ لوگ بھی نکال لیے جائیں گے جنہوں نے دنیا میں لا الہ الا اللہ پڑھا ہو گا اور ان کے دل میں گندم کے دانے کے برابر ایمان ہو گا۔ بالآخر وہ لوگ بھی نکال لیے جائیں گے جنہوں

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَرْزُقُ شَعِيرَةً. ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَرْزُقُ بُرْرَةً، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَرْزُقُ مِنَ الْخَيْرِ دَرَّةً». [راجح: ۴۴]

نے لا الہ الا اللہ پڑھا ہوگا اور ان کے دلوں میں ذرہ برابر
ایمان ہوگا۔“

[7411] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ رات اور دن کا خرق کرنا اسے کم نہیں کرتا۔“

اور فرمایا: ”کیا تم نے دیکھا کہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے اب تک وہ کتنا خرق کر چکا ہے؟ لیکن اس (خاوت) نے جو کچھ اس کے ہاتھ میں ہے اسے کم نہیں کیا۔“
نیز آپ نے فرمایا: ”اس کا عرش پانی پر تھا۔ اس کے دوسرا ہاتھ میں ترازو ہے جسے وہ نیچے اور اوپر کرتا رہتا ہے۔ (کسی کو پست کر دیتا ہے کسی کو بلند)۔“

[7412] حضرت عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے گا جبکہ آسمان اس کے دامیں ہاتھ میں ہوں گے، پھر کہے گا: میں ہی باادشاہ ہوں۔“

یہ حدیث سعید نے امام مالک بڑک سے بیان کی ہے۔

[7413] عمر بن حمزہ نے کہا: میں نے حضرت سالم رض سے سنا، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رض سے سنا، انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث بیان کی۔

اور حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) زمین کو اپنی مٹھی میں لے گا۔“

[7411] حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ: أَخْبَرَنَا شُعِيبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّنَادَ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذْ أَنْهَا الْأَرْضُ لَا يَعِضُّهَا نَفْقَةٌ، سَحَاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ».

وَقَالَ: «أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَغْضُ مَا فِي يَدِهِ».

وَقَالَ: «أَغْرَسْهُ عَلَى الْمَاءِ، وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْمَيْزَانُ، يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ». [راجیع: ۴۶۸۴]

[7412] حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِي الْفَاسِمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ يَقْبِضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَرْضَ، وَتَكُونُ السَّمَاوَاتُ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ».

رَوَاهُ سَعِيدٌ عَنْ مَالِكٍ.

[7413] وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ: سَمِعْتُ سَالِمًا سَمِعْتُ أَبْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا.

وَقَالَ أَبُو الْيَمَانُ: أَخْبَرَنَا شُعِيبٌ عَنِ الرُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ». [راجیع: ۴۸۱۲]

14] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نبی ملیک کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے محمد! یقیناً اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں کو ایک انگلی پر روک لے گا، تمام زمینوں کو دوسری انگلی پر، پیاروں کو ایک انگلی پر، درختوں کو ایک انگلی پر اور دیگر تخلوقات کو ایک انگلی پر رکھے گا، پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی ڈاڑھیں دکھائی دینے لگیں، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ”انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جس طرح اس کی قدر کرنے کا حق تھا۔“

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہودی کی بات پر تعجب کرتے ہوئے اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے ہنس پڑے تھے۔

15] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: اہل کتاب میں سے ایک شخص نبی ملیک کے پاس آیا اور کہنے لگا: ابوالقاسم! اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھے گا، تمام زمینوں کو ایک انگلی پر، درخت اور گلیل میں ایک انگلی پر اور دیگر تمام تخلوقات کو ایک انگلی پر رکھے گا، پھر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں: میں نے نبی ملیک کو دیکھا آپ نہیں دیے حتیٰ کہ آپ کی ڈاڑھیں ظاہر ہو گیں، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ”انہوں نے اللہ کی قدر کرنے کا حق ادا نہیں کیا۔“

فائدہ: مذکورہ عنوان اور پیش کردہ احادیث سے امام بخاریؓ کا مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دو ہاتھ ہیں اور ہاتھوں کی انگلیاں ہیں، جن کی صراحت ان احادیث میں ہے۔ عافیت اسی میں ہے کہ ہم تسلیم و رضا پر عمل کرتے ہوئے ان نصوص کے ظاہری مفہوم کے مطابق عقیدہ رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے دو ہاتھ ہیں جو اس کے شایان شان ہیں۔ وہ اپنے ان ہاتھوں کی انگلیوں

7414 - حدَّثَنَا مُسْدَدٌ: سَمِعَ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ سُقْيَانَ: حَدَّثَنِي مُنْصُورٌ وَسُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ يَهُودِيَا جَاءَ إِلَيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْأَرْضَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْجِبَالَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْخَلَاقَ عَلَى إِصْبَعٍ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، فَصَحَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَأَ تَوَاجِدُهُ ثُمَّ قَرَا: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهُ حَقَّ قَدْرِهِ﴾.

قالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: وَزَادَ فِيهِ فَضْلٌ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مُنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: فَصَحَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْجِباً وَتَصْدِيقًا لَهُ۔ [راجیع: ۲۸۱۱]

7415 - حدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غَيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي: حدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ: يَا أَبَا الْفَاسِمِ! إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْأَرْضَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالشَّجَرَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْخَلَاقَ عَلَى إِصْبَعٍ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَنَا الْمَلِكُ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحَّحَ حَتَّى بَدَأَ تَوَاجِدُهُ، ثُمَّ قَرَا ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهُ حَقَّ قَدْرِهِ﴾۔ [راجیع: ۴۸۱۱]

پر قیامت کے دن زمین و آسمان اور دیگر مخلوقات رکھ کر انہیں جھکا دے کر اپنی بادشاہت کا اعلان کرے گا۔

باب: 20- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ”اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند کوئی شخص نہیں“ کا بیان

(۲۰) بابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا شَخْصٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ»

[7416] حضرت مغیرہ بن شعبہ ثناۃ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت سعد بن عبادہ ثناۃ نے کہا: اگر میں کسی شخص کو اپنی بیوی کے ہمراہ دیکھوں تو سیدھی تکوار سے اسے قتل کر دوں۔ رسول اللہ ﷺ کو ان جذبات کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا: ”تم سعدی غیرت پر انہمار تعجب کرتے ہو؟ اللہ کی قسم! ایقیناً میں ان سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔ اللہ تعالیٰ نے غیرت ہی کی وجہ سے بے حیائی کی ظاہر اور پوشیدہ باتوں کو حرام قرار دیا ہے۔ کسی شخص کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ عذر خواہی محبوب نہیں، اس لیے اس نے خوشخبری سنانے والے اور ذرا نے والے اپنے رسول بھیجے ہیں، نیز کسی کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ مدح و شنا محبوب نہیں۔ اسی وجہ سے اللہ نے جنت کا وعدہ کیا ہے (تاکہ لوگ اس کی تعریف کر کے اسے حاصل کریں)۔“

(راویٰ حدیث) عبد اللہ بن عمرہ نے عبد الملک کے حوالے سے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ”اللہ سے زیادہ غیرت مند کوئی شخص نہیں۔“

باب: 21- ارشاد باری تعالیٰ: ”آپ (ان سے) کہیں کہ کون ہی چیز شہادت کے اعتبار سے سب سے بڑی ہے؟ آپ خود ہی کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ“ کا بیان

7416 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ التَّبُوذَكِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَرَادٍ كَاتِبِ الْمُغَيْرَةِ، عَنْ الْمُغَيْرَةِ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ: لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبَتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُضْطَحٍ، فَلَمَّا دَلَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْعَجَبُونَ مِنْ عَيْرَةِ سَعْدٍ؟ وَاللَّهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي، وَمَنْ أَجْلُ غَيْرَةَ اللَّهِ حَرَمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَلَا أَحَدَ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْعُذْرَ مِنَ اللَّهِ، وَمَنْ أَجْلُ دُلُكَ بَعْثَ الْمُنْذَرِينَ وَالْمُبَشِّرِينَ، وَلَا أَحَدَ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةَ مِنَ اللَّهِ، وَمَنْ أَجْلُ دُلُكَ وَعَدَ اللَّهُ الْجَنَّةَ». (راجیع: ۶۸۴۶)

وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ: «لَا شَخْصٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ».

(۲۱) باب: «قُلْ أَئِ شَنِّ وَأَكْبُرْ شَهَدَةُ قُلْ اللَّهُ»

[آل عمران: ۱۹]

فَسَمِّيَ اللَّهُ تَعَالَى نَفْسَهُ شَنِّاً، وَسُمِّيَ النَّبِيُّ
بِشَهَدَةِ الْقُرْآنِ شَهَدَةً، وَهُوَ صَفَةٌ مِنْ صَفَاتِ اللَّهِ،

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پاک کو شے سے تعبیر کیا ہے اور نبی ﷺ نے قرآن کریم کو شے کہا

ہے جبکہ قرآن کریم اللہ کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ کی ذات کے سوا ہر شے فنا ہونے والی ہے۔“

[7417] حضرت کہل بن سعد رض سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا تھا: ”کیا تمہرے پاس قرآن سے کوئی شے ہے؟“ اس نے کہا: ہاں، فلاں فلاں سورت یاد ہے اور اس نے ان سورتوں کے نام بھی لیے۔

وقالَ: ﴿كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ﴾ [القصص: ۸۸]

7417 - حَدَّثَنَا عَنْ دُعَيْبَةَ بْنَ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِرَجُلٍ: «أَمْعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟»، قَالَ: نَعَمْ، سُورَةً كَذَا، وَسُورَةً كَذَا، لِسُورِ سَمَاءِهَا۔ [راجع: ۲۲۱۰]

فائدہ: امام بخاری رض نے اپنے دعویٰ کے اثبات میں دو آیات اور ایک حدیث پیش کی ہے۔ پہلی آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے خود اپنی ذات کریمہ کو شے کہا ہے۔ اس سے مراد اپنے وجود کو ثابت کرنا اور عدم کی ثقیلی کرنا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی ہر صفت کو شے کہا جا سکتا ہے کہ وہ موجود ہے۔

باب: 22- ارشاد باری تعالیٰ: ”اس کا عرش پانی پر تھا،“ ”اور وہ عرش عظیم کا رب ہے،“ کا بیان

ابوعالیہ نے کہا: »استویٰ إلی السمااء« کا مفہوم یہ ہے کہ وہ آسمان کی طرف بلند ہوا اور »فسوٹی« کے معنی میں: اس نے پیدا کیا۔

مجاہد نے کہا: »استویٰ علی العرش« کے معنی ہیں: وہ عرش پر بلند ہوا۔

حضرت ابن عباس رض نے فرمایا: »دُوْالعرش المَجِيد« میں مجید کے معنی ہیں: کریم۔ اور الودود کے معنی ہیں: صبیب، جیسے حمید مجید کہا جاتا ہے، گویا مجید ماجد سے ہے اور حمید ممعنی محمود، حمد سے ہے۔

[7418] حضرت عمران بن حصین رض سے روایت ہے،

(۲۲) بَابٌ: ﴿وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ﴾
[مود: ۷] ﴿وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ﴾
[التوبۃ: ۱۲۹]

قالَ أَبُو الْعَالَيْةَ: ﴿أَسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ﴾
[فصلت: ۱۱]: (إِرْفَاعٌ، فَسَوَّى): خلق۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿أَسْتَوَى﴾ عَلَى ﴿عَلَى
الْعَرْشِ﴾ [الأعراف: ۵۴].

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿الْمَجِيدُ﴾ [البروج: ۱۵]:
الْكَرِيمُ وَ ﴿الْوَدُودُ﴾ [السرور: ۱۴]: الْحَبِيبُ،
يُقَالُ: حَمِيدٌ مَجِيدٌ كَانَهُ فَعِيلٌ مِنْ مَاجِدٍ،
مَحْمُودٌ مِنْ حَمِيدٍ۔

7418 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ

انھوں نے فرمایا: میں ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس تھا کہ اتنے میں آپ کے پاس قبیلہ بنو تمیم کے چند لوگ آئے۔ آپ ﷺ نے (ان سے) فرمایا: ”اے بنو تمیم! تم بشارت قول کرو۔“ انھوں نے کہا: آپ نے ہمیں بشارت تو دی ہے، کچھ دنیا کا مال بھی دیں۔ پھر آپ کے پاس یہی کے کچھ لوگ آئے تو آپ نے فرمایا: ”اے اہل یمن! تم خوشخبری قول کرو، بنو تمیم نے اسے قول نہیں کیا۔“ انھوں نے کہا: ہم نے اسے قول کیا۔ ہم تو آپ کے پاس اس غرض سے آئے ہیں کہ دین کے متعلق بھج بوجھ حاصل کریں اور آپ سے اس دنیا کے آغاز کے متعلق پوچھیں کہ اس کی ابوتا کیسے ہوئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل تھا اور کچھ نہیں تھا، البتہ اللہ کا عرش پانی پر تھا، پھر اس نے زمین اور سماں کو پیدا کیا اور اوح محفوظ میں ہر چیز لکھ دی۔“

حضرت عمران ﷺ کہتے ہیں: اتنے میں ایک آدمی نے آکر مجھ سے کہا: اے عمران! اپنی اونٹی کی خبر لو وہ بھاگ گئی ہے۔ میں اس کی تلاش میں تکلا۔ میں نے دیکھا کہ میرے اور اس کے درمیان سراب حائل ہے۔ اللہ کی قسم! اب میں چاہتا ہوں کہ اگر اونٹی جاتی تھی تو چلی جاتی مگر میں آپ کی مجلس سے نہ اٹھا ہوتا۔

17419] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے میان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کا دیاں باقہ بھرا ہوا ہے، اس میں سے خرچ کرنا کسی قسم کی کمی نہیں لاتا۔ وہ دون رات سخاوت کرتا رہتا ہے۔“ تحسیں کیا معلوم کہ جب سے زمین و آسمان کو اس نے پیدا کیا ہے کتنا خرچ کر دیا ہے؟ اس سخاوت نے اس میں کمی نہیں کی جو اس کے واکیں باقہ میں ہے۔ اس کا عرش پانی پر تھا۔ اس کے دوسرے باقہ میں فیض یاقبیں ہے جسے وہ اونچا اور نیچا کرتا رہتا ہے۔“

الأَعْمَشِ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَادٍ، عَنْ صَفْوَانَ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُحْمَّزٍ، عَنْ عُمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: إِنِّي عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِنْ بَنْيِ تَمِيمٍ فَقَالَ: «أَقْبِلُوا الْبُشْرَى يَا بَنْيَ تَمِيمٍ»، قَالُوا: بَشَّرْتَنَا فَأَغْطِنَا، فَدَخَلَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ: «أَقْبِلُوا الْبُشْرَى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ! إِذْ لَمْ يَقْبَلُهَا بَنُو تَمِيمٍ»، قَالُوا: قَبَلْنَا، جِئْنَاكَ لِتَنْعَمَّهُ فِي الدِّينِ، وَلِنَسْأَلَكَ عَنْ أَوْلَى هَذَا الْأَمْرِ مَا كَانَ، قَالَ: «كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، ثُمَّ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ، وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ».

ثُمَّ أَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ: يَا عُمَرَانُ! أَدْرِكْ نَافِقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ، فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُهَا فَإِذَا السَّرَابُ يَقْطَعُ دُونَهَا، وَإِنِّي اللَّهُ! لَوْدَدْتُ أَنْهَا فَقَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ أَقْمِ. [راجع: ۳۱۹۰]

7419 - حَدَّثَنَا عَلَيْهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَاقِ: أَخْبَرْنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ تَمِيمَ اللَّهِ مَلَأَى لَا يَغْيِضُهَا نَفَقَةً، سَحَاءَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ، أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَقْصُرْ مَا فِي يَمِينِهِ، وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، وَبَيْدَهُ الْأُخْرَى الْغَيْضُ - أَوِ الْغَيْضُ - يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ». [راجع: ۴۶۸۴]

[7420] حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: حضرت زید بن حارثہؓ (انی یوی کی) شکایت کرتے ہوئے آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ سے ذردو اور انی یوی کو اپنے پاس ہی رکھو۔" حضرت انسؓ نے فرمایا: اگر رسول اللہ ﷺ کوئی بات (لوگوں سے) چھپانے والے ہوتے تو اسے ضرور چھپاتے۔ (راوی حدیث کہتے ہیں): ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحشؓ نبی ﷺ کی دیگر ازواج مطہرات کو بطور فخر کہا کرتی تھیں: تمہارے نکاح تمہارے گھر والوں نے کیے ہیں جبکہ میری شادی اللہ تعالیٰ نے ساتوں آسمانوں کے اوپر سے کی ہے۔

حضرت ثابت کہتے ہیں کہ آیت «وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا أَلَّهُ مُبِدِيٌّ وَ تَخْشِي النَّاسَ» "اور آپ اپنے دل میں جو بات چھپا رہے تھے اللہ تعالیٰ اسے ظاہر کرنے والا تھا۔ اور آپ لوگوں سے ذرہ ہے تھا۔" حضرت زینب اور حضرت زید بن حارثہؓ کے متعلق نازل ہوئی تھی۔

[7421] حضرت انس بن مالکؓ ہی سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: آیت حجاب ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحشؓ کے متعلق نازل ہوئی۔ آپؓ نے اس دن ویسے میں روئی اور گوشت سے دعوت فرمائی۔ حضرت زینبؓ نے تمام ازواج مطہرات پر فخر کیا کرتی تھیں اور فرماتی تھیں: بلاشبہ میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے آسمان پر کیا ہے۔

7420 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ قَالَ: جَاءَ رَبِيعٌ بْنُ حَارِثَةَ يَشْكُوُ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ وَأَمْسِكَ عَلَيْكَ رُوْجَكَ». قَالَ أَنَسُ: لَوْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَاتِمًا شَيْئًا لَكُنْتُ هَذِهِ، قَالَ: فَكَانَتْ رَبِيعَ تَفَخَّرٌ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ. يَقُولُ: «رُوْجَكُنْ أَهَالِيٌّ كُنْ وَرُوْجَنِيِّ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَوَاتٍ».

وَعَنْ ثَابِتٍ: «وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا أَلَّهُ مُبِدِيٌّ وَ تَخْشِي النَّاسَ» [الأحزاب: ۳۷] تَرَأَتْ هِيَ شَانِ رَبِيعَ وَرَبِيعَ بْنِ حَارِثَةَ. [راجع: ۴۷۸۷]

7421 - حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَىٰ: حَدَّثَنَا عِيسَىٰ ابْنُ صَهْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: تَرَأَتْ آيَةُ الْحِجَابِ فِي رَبِيعَ بِنْتِ حَجْشِيِّ، وَأَطْعَمَ عَلَيْهَا يُونَسَىٰ بْنَ خُبَرًا وَلَحْمًا، وَكَانَتْ تَفَخَّرٌ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ أَنْكَحَنِي فِي السَّمَاءِ. [راجع: ۴۷۹۱]

❖ فائدہ: امام بخاریؓ نے یہ حدیث علودات باری تعالیٰ کے ثبوت کے لیے پیش کی ہے کہ رب العزت آسمانوں کے اوپر ہے جیسا کہ حضرت زینبؓ نے صراحت کی ہے کہ میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے ساتوں آسمانوں کے اوپر کیا ہے۔

[7422] حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، وہ نبیؓ

- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ:

تبلیغ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کر لی تو اپنے عرش کے اوپر اپنے پاس لکھ دیا: بے شک میری رحمت میرے غصے سے سبقت لے گئی ہے۔"

[7423] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لا یا، نماز قائم کی اور رمضان کے روزے رکھ کر اللہ کے ذمے ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے، خواہ وہ اللہ کی راہ میں بھرث کرے یا اسی زمین میں مقبرہ ہے جہاں وہ پیدا ہوا تھا۔" صحابہ کرام نے کہا: اللہ کے رسول! کیا ہم لوگوں کو اس سے مطلع نہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "جنت میں سودا بے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیے ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے، اس لیے جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو جنت فردوس کا سوال کیا کرو کیونکہ یہ جنت کا اعلیٰ اور بلند ترین درجہ ہے اور اس کے اوپر حمل کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں۔"

[7424] حضرت ابو ذر رض سے روایت ہے کہ میں (ایک مرتبہ) مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تعریف فرماتھ۔ جب سورج غروب ہوا تو آپ نے فرمایا: "اے الودزا کیا تھیں معلوم ہے کہ یہ (سورج) کہاں جاتا ہے؟" میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: "یہ جاتا ہے اور سجدے کی اجازت چاہتا ہے، پھر اسے اجازت دی جاتی ہے۔ گویا (ایک وقت آئے گا کہ) اسے کہا جائے گا: واپس وہاں جاؤ جہاں سے

حدَّثَنَا أَبُو الزَّنَادَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَمَّا قَضَى الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْهُ دُرْدُنَةً فَوَقَ عَرْشِهِ: إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي".

7423 - حدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلْيَحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنِي هِلَالٌ عَنْ عَطَاءَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ أَمْنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَأَفَاقَ الصَّلَاةَ، وَصَامَ رَمَضَانَ، كَانَ حَقُّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، هَاجَرَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا نُنْهَى النَّاسَ بِذَلِكَ؟ قَالَ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةً دَرَجَةً أَعْدَهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ، كُلُّ ذَرَجَتَيْنِ مَا يَتَّهِمَا كَمَا يَتَّهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَسَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ، فِيهِ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَمُ الْجَنَّةِ، وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ، وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ». [راجع: ۲۷۹۰]

7424 - حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ - هُوَ النَّبِيُّ - عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَلَمَّا غَرَبَ الشَّمْسُ قَالَ: «يَا أبا ذَرٍ! هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَذَهَّبُ هَذِهِ؟» قَالَ: قَلَّتْ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «فَإِنَّهَا تَذَهَّبُ تَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ، فَيُؤْذَنُ لَهَا، وَكَانَهَا قَدْ قِيلَ لَهَا: ارْجِعِي مِنْ

آئے ہو، تو وہ مغرب کی طرف سے طلوع ہو گا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”یہ اس کی گز رگاہ ہے۔“ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت اسی طرح ہے۔

حَيْثُ جِئْتُ، فَقُطْلَعُ مِنْ مَعْرِبِهَا۝ ثُمَّ قَرَأَ: (ذِلِكَ مُسْتَغْرِ لَهَا)، فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ۔ (راجع: [٣١٩٩]

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ سورج جاتا ہے اور عرش کے نیچے بجھہ کرتا ہے، پھر اجازت طلب کرتا ہے تو اسے طلوع ہونے کی اجازت دی جاتی ہے، قریب ہے کہ وہ بجھہ کرے لیکن اس کا بجھہ قبول نہ کیا جائے اور وہ طلوع کی اجازت مانگے تو اسے اجازت نہ دی جائے اور اسے کہا جائے: جہاں سے آئے ہو وہاں واپس چلے جاؤ۔ اس وقت وہ مغرب کی طرف سے طلوع ہو گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”اور سورج اپنی مقررہ گز رگاہ پر چل رہا ہے، یہی زبردست علم ہستی کا مقرر کردہ اندازہ ہے۔“

[7425] حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: حضرت ابو بکر بن عباس نے میری طرف پیغام بھیجا، پھر میں نے قرآن جمع کرنے کے لیے اس کی تلاش شروع کی تو سورہ توبہ کی آخری آیات ابو غزیہ الصاری رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا۔ یہ آیات مجھے کسی دوسرے کے پاس نہیں مل تھیں۔ وہ آیات یہ تھیں: ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ...﴾ سورہ براءت کے آخر تک۔

٧٤٢٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ السَّبَّاقِ: أَنَّ رَيْدَ ابْنَ ثَابِتٍ، وَقَالَ الْلَّيْلُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ ابْنِ السَّبَّاقِ: أَنَّ رَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ أُبُو بَكْرٍ فَتَبَعَّثَتِ الْقُرْآنَ حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِي حُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ، لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرَهُ: ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ﴾ حَتَّى خَاتَمَهُ بِرَاءَةً۔ (راجع: [٢٨٠٧])

ایک دوسری روایت یونس سے مردی ہے، وہ بھی انھی الفاظ سے ہے۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا الْلَّيْلُ عَنْ يُونُسَ بْنِ هَذَا، وَقَالَ: مَعَ أَبِي حُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ.

[7426] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ پر بیانی کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ”اللہ کے سوا کوئی معبد برحق نہیں۔ وہ سب کچھ جانے والا بڑا بربار ہے۔ اس کے سوا کوئی معبد برحق نہیں۔ وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبد برحق نہیں جو آسمانوں کا مالک، زمین کا رب اور عرش کریم کا مالک ہے۔“

٧٤٢٦ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ فَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ، وَرَبُّ الْأَرْضِ،

1۔ یس 38: صبحیع البخاری، بدء الخلق، حدیث: 3199.

وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ». [راجع: ٦٣٤٥]

[7427] حضرت ابوسعید خدری رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن سب لوگ ہوش ہو جائیں گے۔ (سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا۔) میں موی علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ وہ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے کھڑے ہوں گے۔"

[7428] حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "قیامت کے دن میں سب سے پہلے اٹھنے والا ہوں گا تو دیکھوں گا کہ موی علیہ السلام عرش کا پایہ تھامے ہوئے ہیں۔"

باب: 23- ارشاد باری تعالیٰ: "اسی کی طرف روح اور فرشتے چڑھتے ہیں" اور فرمان اللہ: "پاکیزہ کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں" کا بیان

ابوجرہ نے حضرت ابن عباس رض سے روایت کرتے ہوئے کہا: حضرت ابوذر رض کو نبی ﷺ کے مبوت ہونے کی خبر میں تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا: جاؤ اس آدمی کی خبراً تو جو کہتا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے خبریں آتی ہیں۔

امام مجاهد نے کہا: تیک اعمال، پاکیزہ کلمات کو اٹھا لیتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ "ذی المعارج" سے مراد فرشتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف چڑھتے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں صراحت ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کے اوپر ہے۔ وہاں سے وہی کی خبریں رسول اللہ ﷺ کے پاس آتی تھیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تعلیم اور صحابہ کرام رض کا عقیدہ اوپر ہونے ہی کا تھا۔

٧٤٢٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ : حَدَّثَنَا سُقِيَانُ عَنْ عَمْرُو بْنِ يَعْمَلِي ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِيهِ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى أَخْذُ بِقَائِمَةِ مِنْ قَوَافِلِ الْعَرْشِ» . [راجع: ٢٤١٢]

٧٤٢٨ - وَقَالَ الْمَاجِسْتُونُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ أَبِيهِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ فَإِذَا مُوسَى أَخْذَ بِالْعَرْشِ» . [راجع: ٢٤١١]

(٢٣) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : «شَرْجُ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ إِلَيْهِ» (المعارج: ٤) وَقَوْلُهُ جَلَ ذِكْرُهُ : «إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلْمُ الطَّيِّبُ»

[فاطر: ١٠]

وَقَالَ أَبُو جَمْرَةَ عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ : بَلَغَ أَبَا ذَرَ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِأَخْيَهِ : إِاعْلَمُ لِي عِلْمَ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَرْعَمُ أَنَّهُ يَأْتِيهِ الْخَبْرُ مِنَ السَّمَاءِ .

وَقَالَ مُجَاهِدُ : «وَالْعَمَلُ الصَّلِيلُ» [فاطر: ١٠] يَرْفَعُ الْكَلْمُ الطَّيِّبُ يُقَالُ : «وَإِذَا الْمَلَائِكَةُ تَعْرُجُ إِلَى اللَّهِ» (المعارج: ٣) : الْمَلَائِكَةُ تَعْرُجُ إِلَى اللَّهِ .

[7429] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالم نے فرمایا: ”رات اور دن کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے ہیں اور عصر و نیجروں نمازوں میں جمع ہوتے ہیں۔ پھر جن فرشتوں نے تمہارے پاس رات گزاری ہوتی ہے وہ اوپر چڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ اسے تمہاری خوب خبر ہوتی ہے، وہ پوچھتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں: جب ہم نے انھیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تو مجھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔“

7429 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الرَّضَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسالم قَالَ: «يَتَعَافَقُونَ فِيهِمْ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَرْجُعُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيهِمْ فَيَسْأَلُهُمْ، وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ، فَيَقُولُ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصْلُوْنَ، وَآتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصْلُوْنَ». [راجح: ۵۵۵]

فائدہ: ذات باری تعالیٰ کے علوکی دو اقسام ہیں: ۱۔ علوذات۔ ۲۔ علوصفات۔ علوذات کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کے اوپر ہے۔ کوئی چیز بھی اس کے اوپر تو کجا اس کے برابر بھی نہیں ہو سکتی۔ علوصفات کا مطلب یہ ہے کہ اس کی تمام صفات بلند پائیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ تعالیٰ کے لیے بلند مثال ہے۔“

[7430] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسالم نے فرمایا: ”جس نے اپنی پاکیزہ کمائلی سے ایک بھجوڑ کے برادر صدقہ کیا جبکہ اللہ تعالیٰ تک پاکیزہ خیرات ہی پہنچتی ہے، اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے قبول کرتا ہے۔ پھر وہ اسے صدقہ کرنے والے کے لیے اس طرح بڑھاتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی گھوڑی کے بچے کی پروردش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ بھجوڑ پیاڑ کے برابر ہو جاتی ہے۔“

یہ حدیث ورقاء نے عبد اللہ بن دینار سے، انھوں نے سعید بن یسار سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کی ہے: ”اللہ تعالیٰ کی طرف وہی خیرات چڑھتی ہے جو علاں کمائلی سے ہو۔“

[7431] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ

7430 - وَقَالَ حَالِدُ بْنُ مَحْلِدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسالم: «إِنَّمَا تَصَدَّقُ بِعَدْلٍ تُمْرَأَ مِنْ كَسْبِ طَيْبٍ، وَلَا يَضُعُدُ إِلَى اللَّهِ إِلَّا الطَّيْبُ، فَإِنَّ اللَّهَ يَنْهَا بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يُرِيَهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرِيَهُ أَحَدُكُمْ فَلَوْلَهُ خَلَّتِ نَكُونُ مِثْلَ الْجَنِيلِ». [راجح: ۱۴۱۰]

وَرَوَاهُ وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسالم: «وَلَا يَضُعُدُ إِلَى اللَّهِ إِلَّا الطَّيْبُ». [راجح: ۱۴۱۰]

7431 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ: حَدَّثَنَا

کے نبی ﷺ مصیبت اور پریشانی کے وقت درج ذیل کلمات کے ساتھ دعا فرمایا کرتے تھے: "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برق نہیں۔ وہی صاحب عظمت اور بردار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برق نہیں۔ وہی عرشِ عظیم کا مالک ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برق نہیں۔ وہی آسمانوں اور عرشِ کریم کا مالک ہے۔"

بَيْرِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَبِيهِ الْعَالِيَةِ، عَنْ أَبْنَ عَبَّاسٍ : أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهِنَّ عِنْدَ الْكَرْبَلَةِ : «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيلُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمُ» . [راجی: ۶۳۴۵]

[7432] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ کو کچھ سونا بھیجا گیا تو آپ نے وہ چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا۔

٧٤٣٢ - حَدَّثَنَا قَيْصَرٌ : حَدَّثَنَا سُنْتَيَانُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبْنَ أَبِيهِ نُعْمَ - أَوْ أَبِيهِ نُعْمَ، شَكَّ قَيْصَرٌ - عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ قَالَ: بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَهَبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةَ .

ایک دوسری سند سے حضرت ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ جب میکن میں تھے تو انہوں نے نبی ﷺ کو کچھ سونا بھیجا جو مٹی سے جدا نہ تھا۔ آپ ﷺ نے اسے اقرع بن حابسؓ حظیل مجاشی، عینہ بن بدر فزاری، علقہ بن علاش عامری کلبی اور بنو بھان کے زید انخل طائی کے درمیان تقسیم کر دیا۔ اس پر قریش اور انصار کو غصہ آیا تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ روسائے نجد کو تو مال دیتے ہیں اور ہمیں نظر انداز کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا "میں ان کی تایف قلب کرتا ہوں۔" اس دوران میں ایک آدمی آیا جس کی دلوں آنکھیں اندر ڈھنسی ہوئیں، پیشانی ابھری ہوئی، ڈاڑھی گھنی، دلوں رخسار پھولے ہوئے اور سر منڈرا ہوا تھا، اس نے کہا: یا محمد! اللہ سے ڈر۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب میں نے ہی اس کی نافرمانی کی تو اس کی اطاعت کون کرے گا؟ اس نے تو مجھے اہل زمین کے لیے عَصَمِيَّهُ؟ فَأَمَّنْيَ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمُنُونِي؟"، فَسَأَلَ رَجُلٌ مِّنَ النَّوْمِ قَتْلَهُ - اڑاہ

وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ : حَدَّثَنَا غَبْدُ الرَّزَاقِ : أَخْبَرَنَا سُنْتَيَانُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبْنَ أَبِيهِ نُعْمَ - أَوْ أَبِيهِ نُعْمَ، شَكَّ قَيْصَرٌ - عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ قَالَ: بَعَثَ عَلَيْهِ - وَهُوَ فِي الْيَمَنِ - إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُرَيْبَهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسِ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بْنِي مُجَاشِعٍ، وَبَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرِ الْفَزَارِيِّ، وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عَلَيَّةَ الْعَامِرِيِّ، ثُمَّ أَحَدِ بْنِي كَلَابٍ، وَبَيْنَ رَيْدَ الْحَلِيلِ الطَّائِبِيِّ، ثُمَّ أَحَدِ بْنِي نَبَهَانَ، فَتَغَيَّبَتْ فَرِيشَ وَالْأَنْصَارُ فَقَاتَلُوا: يُعْطِيهِ صَنَادِيدَ أَهْلِ تَجْدِ وَيَدْعُنَا؟ قَالَ: «إِنَّمَا أَتَأْلَفُهُمْ»، فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، نَاتِيُّ الْجَنِينِ، كَثُ الْحَنِيَّةِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، مَحْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدًا إِنَّمَا تَنْهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَمَنْ يُطِيعُ اللَّهَ إِذَا عَصَمِيَّهُ؟ فَأَمَّنْيَ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمُنُونِي؟»، فَسَأَلَ رَجُلٌ مِّنَ النَّوْمِ قَتْلَهُ - اڑاہ

طلب کی میرا خیال ہے وہ حضرت خالد بن ولید رض تھے تو نبی ﷺ نے انھیں منع کر دیا۔ پھر جب وہ پیشہ پھیکر جانے لگا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”یقیناً اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے جبکہ وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیرشاہر سے پار ہو جاتا ہے۔ وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر میں نے ان کا دور پایا تو ضرور انھیں قوم عاد کی طرح قتل کروں گا۔“

[7433] حضرت ابوذر رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے (الله تعالیٰ کے) اس فرمان کے متعلق سوال کیا: ”اور سورج اپنی مقبرہ گزرگاہ پر چل رہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی گزرگاہ عرش کے نیچے ہے۔“

باب: 24- ارشاد باری تعالیٰ: ”اس دن کئی چھرے تروتازہ ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے“ کا بیان

[7434] حضرت جریر رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک آپ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف نظر اٹھائی اور فرمایا: ”تم لوگ اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جیسے اس

خالد بن الولید - فَمَنْعَهُ النَّبِيُّ ﷺ. فَلَمَّا وَلَى
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ مِنْ ضَنْضَنِي هَذَا قَوْمًا
يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاءُونَ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُفُونَ
مِنَ الْإِسْلَامِ مُرْوِقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمَيَّةِ، يَقْتُلُونَ
أَهْلَ الْإِسْلَامِ، وَيَدْعُونَ أَهْلَ الْأَوْتَانِ، لَئِنْ
أَدْرَكْتُهُمْ لَا قَاتِلُهُمْ قَاتِلٌ عَادِ». [راجح: ۳۲۴۴]

7433 - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدٍ: حَدَّثَنَا وَكَبِيعٌ
عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيِّيِّ، عَنْ أَبِيهِ،
عَنْ أَبِيهِ ذَرَّ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ:
﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقْرٍ لَهَا﴾ [بس: ۳۸] [۳۱۹۹]
قَالَ: «مُسْتَقْرُهَا تَحْتَ الْعَرْشِ». [راجح: ۳۱۹۹]

(۲۴) باب قول الله تعالى: ﴿وَجْهُهُ يَوْمَئِذٍ
تَأْصِرُهُ ۝ إِلَى رَبِّهَا نَاطِرٌ﴾ [القيمة: ۲۲، ۲۳]

خطہ وضاحت: امام جماری رض نے صفات کے متعلق پوچھا مسئلہ ثابت کرنے کے لیے یہ عنوan قائم کیا ہے۔ وہ مسئلہ اہل ایمان کے لیے قیامت کے دن روایت باری تعالیٰ ہے۔ سلف صالحین کا اس امر پر اتفاق ہے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار صرف اہل ایمان کو نصیب ہوگا جبکہ کفار اس سعادت سے محروم ہوں گے۔

7434 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنَى: حَدَّثَنَا خَالِدٌ
أَوْ هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ
قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ نَظَرَ إِلَى
الْقَمَرِ لِيَلَةَ الْبَدْرِ، قَالَ: «إِنَّكُمْ سَرَرُونَ رَبَّكُمْ

چاند کو دیکھ رہے ہو۔ تحسین اس کے دیکھنے میں کوئی دلکم پہل یا مشقت نہیں ہوگی۔ اگر تم طاقت رکھتے ہو کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نمازوں میں سستی نہ کرو تو ایسا کرلو۔“

كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ، لَا تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ،
فَإِنْ أَسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُعْبُوا عَلَى صَلَةِ قَبْلِ
طَلُوعِ الشَّمْسِ، وَصَلَةِ قَبْلِ غُرُوبِ الشَّمْسِ
فَافْعُلُوا». [راجح: ۵۵۴]

[7435] حضرت جریر بن عبد اللہ رض ہی سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے شک تم اپنے رب کو صاف صاف علائیہ کھلی آنکھ سے ضرور دیکھو گے۔“

٧٤٣٥ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَىٰ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ بْنُ يُوسُفَ الْيَزِيرِبِوْعِيٰ: حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ أَبْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

[راجح: ۵۵۴]

[7436] حضرت جریر رض سے ایک اور روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چودھویں کی رات ہمارے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: ”تم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو اس طرح دیکھو گے جیسے تم چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اس کے دیکھنے میں تحسین کوئی مراحت و رکاوٹ نہ ہوگی اور نہ کوئی مشقت ہی اٹھانا پڑے گی۔“

٧٤٣٦ - حَدَّثَنَا عَبْدَهُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجُعْفَرِيُّ عَنْ زَائِدَةَ: حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِيَلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا، لَا تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِ». [راجح: ۵۵۴]

[7437] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تحسین چودھویں رات کا چاند دیکھنے میں کوئی دقت محسوس ہوتی ہے؟“ لوگوں نے کہا: نہیں، اللہ کے رسول! پھر آپ نے پوچھا: ”جب بادل نہ ہوں تو تحسین سورج دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟“ لوگوں نے کہا: نہیں، اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یقیناً تم اسی طرح اپنے رب کو دیکھو گے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو اکھا کرے گا اور فرمائے گا: جو کوئی جس کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے

٧٤٣٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمَ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ، عَنْ عَطَاءَ بْنِ يَزِيدَ الْمَخْيَّرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّاسَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «هَلْ تُضَارُونَ فِي الْقَمَرِ لِيَلَةَ الْبَدْرِ؟»، قَالُوا: لَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «فَهَلْ تُضَارُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْلَةَ دُونَهَا سَحَابَ؟»، قَالُوا: لَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ، يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَبَعْهُ،

پیچھے لگ جائے، چنانچہ جو لوگ سورج کی عبادت کرتے تھے وہ سورج کے پیچھے ہو جائیں گے اور چاند کی پوجا کرنے والے چاند کے پیچھے لگ جائیں گے، نیز جو بتوں کی عبادت کرتے ہیں وہ بتوں کے پیچھے لگ جائیں گے۔ پھر یہ امت باقی رہ جائے گی۔ اس میں سفارش کرنے والے یا نفاق رکھنے والے بھی ہوں گے..... (راویٰ حدیث) ابراہیم کو (الفاظ بیان کرنے میں) شک ہوا ہے..... پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے: ہم نہیں رہیں گے یہاں تک کہ ہمارا رب ہمارے پاس آجائے۔ جب ہمارا رب آجائے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس صورت میں آئے گا: جسے وہ پہنچانے ہوں گے اور فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں۔ وہ اقرار کریں گے کہ ہاں تو ہمارا رب ہے۔ پھر وہ اس کے پیچھے ہو جائیں گے۔ اس کے بعد دوزخ کی پشت پر پل صراطِ نصب کر دیا جائے گا تو میں اور میری امت اس پر سب سے پہلے گزریں گے۔ اس دن انبیاء ﷺ کے علاوہ کوئی شخص گفتگو کرنے کی بہت نہیں رکھے گا۔ اس روز رسولوں کی زبان پر ہو گا: اے اللہ! سلامتی سے رکھ۔ اے اللہ! سلامتی سے رکھ۔ دوزخ میں سعدان کے کافنوں کی طرح آنکڑے ہوں گے۔ کیا تم نے سعدان درخت دیکھا ہے؟“ لوگوں نے کہا: ہاں، اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”وہ آنکڑے سعدان کے کافنوں کی طرح ہوں گے، البتہ ان کی لمبائی، چوڑائی اور موٹائی کو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اچک لیں گے۔ ان میں سے کچھ تباہ ہونے والے ہوں گے یا اپنے اعمال سے جذڑے ہوئے ہوں گے اور کچھ ایسے ہوں گے جو

فَيَسْعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ، وَيَسْعُ
مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ، وَيَسْعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ
الطَّوَاعِيْتُ الطَّوَاعِيْتُ، وَيَسْعُ هُنَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا
شَافِعُوهَا - أَوْ مُنَافِقُوهَا، شَكَ إِبْرَاهِيمَ -
فَيَأْتِيْهُمُ اللَّهُ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: هَذَا
مَكَانُنَا حَتَّىٰ يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ.

فَيَأْتِيْهُمُ اللَّهُ فِي صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ
فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا،
فَيَسْعِيْهُمْ، وَيُضْرِبُ الصَّرَاطَ بَيْنَ ظَهْرَيْنِ
جَهَنَّمَ، فَأَكُونُ أَنَا وَأَمْتَيْ أَوَّلَ مَنْ يُعِزِّزُهَا،
وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَيْنِ إِلَّا الرَّسُولُ، وَدَعْوَى الرَّسُولُ
يَوْمَيْنِ: اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، وَفِي جَهَنَّمَ كَلَّا لِيْ
مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، هَلْ رَأَيْتُمُ السَّعْدَانَ؟“
فَالْمُؤْمِنُوْا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «فَإِنَّهَا مِثْلُ
شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ قَدْرًا عَظِيمًا إِلَّا
اللَّهُ، تَحْكَمُ النَّاسُ بِأَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمُ الْمُوْبِقُ
[بَيْنِي] بِعَمَلِهِ [أَوْ الْمُوْنَثُ بِعَمَلِهِ] وَمِنْهُمُ
الْمُسْخَرُدُلُ أَوْ الْمُجَازِي أَوْ نَحْوُهُ.

مکڑے مکڑے ہو جائیں گے یا انھیں بدلہ دیا جائے گا یا اس طرح کے الفاظ ذکر کیے۔

پھر اللہ تعالیٰ جل جلی فرمائے گا حتیٰ کہ جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کر کے فارغ ہو گا اور اہل جہنم میں سے کسی کو اپنی رحمت سے باہر نکالنا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی کوششیک نہیں شہرت تھے انھیں دوزخ سے باہر نکال لو۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ اپنا حرم و کرم کرنا چاہے گا اور انھوں نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہوگا۔ وہ (فرشتے) ایسے لوگوں کو سجدوں کے نشانات سے پہچان لیں گے۔ دوزخ، سجدوں کے نشانات کے علاوہ این آدم کے ہر عضو کو جلا کر بھیسم کر دے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر حرام کیا ہے کہ سجدوں کے نشانات کو جلائے، چنانچہ یہ لوگ دوزخ سے اس حال میں نکالے جائیں گے کہ وہ جل بھن چکے ہوں گے۔ پھر ان پر آب حیات ڈالا جائے گا۔ وہ اس کے نیچے سے اس طرح نکلیں گے جیسے دانہ سیلا ب کے خس و خاشاک کے نیچے سے اگتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ہندوں کے درمیان فیصلے سے فارغ ہو گا، صرف ایک شخص باقی رہ جائے گا جس کا چہرہ دوزخ کی طرف ہو گا۔ وہ اہل جہنم میں سے آخری شخص ہو گا جسے سب کے بعد جنت میں داخل کیا جائے گا۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میرا پہرا دوزخ سے پھیر دے کیونکہ اس کی گرم ہوانے مجھے ہلاک کر دیا ہے اور اس کے شعلوں نے مجھے جلا دیا ہے۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ سے اس وقت تک دعا کرتا رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر تجھے یہ دے دیا جائے تو کیا تو اس کے علاوہ کچھ اور مانگے گا؟ وہ عرض کرے گا: تیری عزت کی قسم! میں کوئی اور سوال نہیں کروں گا اور وہ اللہ تعالیٰ سے عبد و پیاس کرے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کا

ثُمَّ يَتَجَلَّ حَتَّىٰ إِذَا فَرَغَ اللَّهُ مِنْ الْفَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مِنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، أَمَّا الْمَلَائِكَةُ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مِنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا، مِمَّنْ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَرْحَمَهُ مِمَّنْ يَشْهُدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَيَعِرِّفُونَهُمْ فِي النَّارِ بِأَثْرِ السُّجُودِ، تَأْكُلُ النَّارُ أَبْنَ آدَمَ إِلَّا أَثْرَ السُّجُودِ، حَرَمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثْرَ السُّجُودِ، فَيُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ قَدْ امْتَحَسُوا، فَيَصْبِطُ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَبْتَشُونَ تَحْتَهُ كَمَا تَبَثُ الْجِبَةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، ثُمَّ يَفْرُغُ اللَّهُ مِنْ الْفَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَيَئْقَنُ رَجُلًّا مُفْلِلًا بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ، هُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ: أَيُّ رَبٍ! اصْرَفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ فَسَبَّنِي رِبِّهِمَا، وَأَخْرَقَنِي دَكَّاؤُهَا، فَيَدْعُو اللَّهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوْهُ، ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ: هَلْ عَسِيْتَ إِذْ أَعْطَيْتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ؟ فَيَقُولُ: لَا، وَعَزْلَكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ. وَيُعْطِي رَبَّهُ مِنْ عَهْدِهِ وَمَوَاثِيقِ مَا شَاءَ، فَيَصْرِفُ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ، فَإِذَا أَفْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَآهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُنَكَ ثُمَّ يَقُولُ: أَيُّ رَبٍ! قَدْ مَنَّيَ إِلَيْيَ بَابَ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ: أَلَسْتَ قَدْ أَعْطَيْتَ عَهْدَكَ وَمَوَاثِيقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَ الَّذِي أَعْطَيْتَ أَبَدًا؟ وَيَلْكَ يَا أَبْنَ آدَمَ! مَا أَغْدَرْكَ!

چہرہ دوزخ سے پھیر دے گا، پھر جب وہ جنت کی طرف رُخ کرے گا اور اسے دیکھے گا تو جتنا عرصہ اللہ کو منظور ہو گا خاموش رہے گا، پھر وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے صرف جنت کے دروازے تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو نے عہد و پیام نہیں کیے تھے کہ جو کچھ میں نے تجھے دیا ہے، اس کے علاوہ تو مجھ سے کبھی کچھ نہیں مانگے گا؟ افسوس اے ابن آدم! تو کس قدر عہد شکن ہے؟ پھر وہ کہے گا: اے میرے رب! نیز اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرے گا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا: اگر میں نے تیرا یہ سوال پورا کر دیا تو کیا اس کے علاوہ کچھ اور بھی مانگے گا؟ وہ عرض کرے گا: تیری عزت کی قسم! اس کے سوا کچھ اور نہیں مانگوں گا اور اللہ جو چاہے گا عہد و پیام کرے گا، چنانچہ اسے جنت کے دروازے تک پہنچا دیا جائے گا۔ پھر جب وہ جنت کے دروازے پر کھڑا ہو گا تو جنت اسے سامنے نظر آئے گی اور وہ دیکھے گا کہ اس کے اندر کس قدر فرحت و سرست کا سامان ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ جتنی دیر چاہے گا وہ خاموش رہے گا، پھر عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے جنت میں پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو نے عہد و پیام نہیں کیے تھے کہ میں نے جو کچھ دیا ہے، اس کے سوا اور کچھ نہیں مانگے گا؟ اللہ تعالیٰ مزید فرمائے گا: ابن آدم! افسوس تو کس قدر وعدہ خلاف ہے۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں تیری مخلوق میں زیادہ بد بخت نہیں ہوں۔ وہ ہمیشہ اللہ کو پکارتا رہے گا اور مسلسل دعائیں کرتا رہے گا یہاں تک اللہ تعالیٰ اس کی دعاوں پر نہیں دے گا۔ جب بنس دے گا تو فرمائے گا: تو جنت میں داخل ہو جا۔ جب وہ جنت میں داخل ہو جائے گا تو اس سے فرمائے گا کہ اپنی تمباکیں بیان کر۔ تب وہ اپنی تمام خواہشات بیان کرے گا اور اللہ سے

فَيَقُولُ : أَيْ رَبْ ! وَيَدْعُو اللَّهَ حَتَّىٰ يَقُولَ : هَلْ عَسِيْتَ إِنْ أُعْطِيْتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ ؟
فَيَقُولُ : لَا ، وَعِزْتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ ، وَيَعْطِي
مَا شَاءَ مِنْ عَهْوَدٍ وَمَوَايِّثَ ، فَقَدَّمَهُ إِلَيْ بَابِ
الْجَنَّةِ ، فَإِذَا قَامَ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ افْتَهَتْ لَهُ
الْجَنَّةُ فَرَأَى مَا فِيهَا مِنَ الْحَبْرَةِ وَالسُّرُورِ ،
فَيَسْكُنُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُنَ ثُمَّ يَقُولُ : أَيْ
رَبْ ! أَذْخُلْنِي الْجَنَّةَ ، فَيَقُولُ اللَّهُ : أَلَّا تَفْدَ
أَعْطِيْتَ عَهْوَدَكَ وَمَوَايِّثَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ مَا
أَعْطَيْتَ ? فَيَقُولُ : [أَيْ رَبْ ! لَا أَكُونُ أَشْفَقُ
أَغْدَرَكَ !] فَيَقُولُ : أَيْ رَبْ ! لَا أَكُونُ أَشْفَقُ
خَلْقَكَ ، فَلَا يَرَأُ يَدْعُو حَتَّىٰ يَضْحَكَ اللَّهُ مِنْهُ ،
فَإِذَا ضَرَبَكَ مِنْهُ قَالَ لَهُ : اذْخُلِ الْجَنَّةَ ، فَإِذَا
دَخَلَهَا قَالَ اللَّهُ لَهُ : تَمَّنَّهُ ، فَسَأَلَ رَبَّهُ وَتَسْأَلَ
حَتَّىٰ إِنَّ اللَّهَ لَيَذَّكِرُهُ ، يَقُولُ : كَذَا وَكَذَا ، حَتَّىٰ
اِنْقَطَعَتْ بِهِ الْأَكْمَانُ ، قَالَ اللَّهُ : ذَلِكَ لَكَ وَمِنْهُ
مَعْهُ ». (راجع: ۸۰۶)

ما نگے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے یاد دلائے گا: اور فرمائے گا فلاں فلاں چیز کی تمنا کر بیہاں تک کہ اس کی تمام آرزوئیں ختم ہو جائیں گی۔ (اس کے بعد) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تیرے لیے یہ ہے اور اس کے ساتھ اتنا اور بھی ہے۔“

[7438] حضرت عطاء بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رض اس وقت حضرت ابوہریرہ رض کے ساتھ تھے اور ان کی بیان کی تمنا کو حدیث کا کوئی حصہ رونہیں کرتے تھے، البتہ جب حضرت ابوہریرہ رض نے اللہ تعالیٰ کے حوالے سے یہ بیان کیا کہ ”تیرے لیے یہ ہے اور اس کے ساتھ اس کی مثل اور بھی ہے“ تو ابوسعید خدری رض نے کہا: اے ابوہریرہ! یہ اور اس کے ساتھ دس گنا اور۔ حضرت ابوہریرہ رض نے کہا: میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں فرمان یاد کیا ہے: ”تیرے لیے یہ ہے اور اس کے ساتھ اتنا اور بھی ہے۔“ اس پر حضرت ابوسعید خدری رض نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی یاد رکھا ہے کہ تیرے لیے یہ ہے اور اس کے ساتھ دس گنا اور بھی ہے۔“

حضرت ابوہریرہ رض نے کہا: یہ شخص جنت میں سب سے آخر میں داخل ہوگا۔

فائدہ: اس روایت میں وحیل القدر صحابہ کرام رض کا نقٹی اختلاف اپنے اپنے سامع کے مطابق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد دفعہ یہ حدیث بیان کی ہوگی۔ ہر صحابی نے اپنی اپنی شنید (سی ہوئی) کے مطابق اسے بیان کیا ہے۔ اتفاق کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ پبلے اللہ تعالیٰ نے ایک مثل کی خبر دی جیسا کہ ابوہریرہ رض کی روایت میں ہے، پھر اپنے فضل و کرم اور احسان کے طور پر اس میں دس گنا اضافہ کر دیا جیسا کہ حضرت ابوسعید خدری رض کی بیان کردہ روایت میں ہے کہ اسے حضرت ابوہریرہ رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سن۔^۱

[7439] حضرت ابوسعید خدری رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا قیامت کے

7438 - قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ وَأَبُو سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ مَعَ أَبِيهِ هُرَيْرَةَ لَا يَرِدُ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثِهِ شَيْئًا، حَتَّىٰ إِذَا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ: «ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ»، قَالَ أَبُو سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ: «وَعَشْرَةُ أَمْثَالِهِ مَعَهُ» يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا حَفِظْتُ إِلَّا قَوْلَهُ: «ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ». قَالَ أَبُو سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ: أَشْهَدُ أَنِّي حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَوْلَهُ: ذَلِكَ لَكَ وَعَشْرَةُ أَمْثَالِهِ».

قالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَذَلِكَ الرَّجُلُ أَخْرُوْ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ۔ (اباع: ۲۲)

7439 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا الْمَتَّثُ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِيهِ

^۱ صحيح مسلم، الإيمان، حدیث: 449.

دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: "مطلع صاف ہونے کی صورت میں کیا تھیں سورج اور چاند کیختے میں کوئی وقت محسوس ہوتی ہے؟" ہم نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: "پھر یقیناً تھیں اپنے رب کے دیدار میں کوئی تکلیف پیش نہیں آئے گی جیسے تھیں سورج اور چاند کیختے میں کوئی مشقت نہیں ہوتی۔" پھر فرمایا: "ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: ہر قوم اس کے ساتھ جائے جس کی وہ پوجا کیا کرتی تھی۔ تب صلیب کے پیاری اپنی صلیب کے ساتھ، بتوں کے پیاری اپنے بتوں کے ساتھ اور تمام معبدوں بالظہ کی پوجا پڑ کرنے والے اپنے معبدوں کے ساتھ چلے جائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے نیک و بد اور بچے کچھ اہل کتاب باقی رہ جائیں گے۔ اس کے بعد جہنم ان کے سامنے لائی جائے گی جو سراب کی طرح ہوگی۔ پھر یہود سے پوچھا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے: ہم اللہ کے بیٹے عزیز کی پوجا کرتے تھے۔ انھیں کہا جائے گا: تم جھونٹے ہو، اللہ تعالیٰ کی بیوی ہے نہ اولاد۔ اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہتیں گے: ہم پانی پینا چاہتے ہیں کہ نہیں اس سے سیراب کیا جائے۔ ان سے کہا جائے گا: جاؤ پانی پیو، تو وہ وزن میں گر پڑیں گے۔ پھر نصاریٰ سے پوچھا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے: ہم اللہ کے بیٹے سچ کی پوجا کرتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا: تم جھونٹے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نہ کوئی بیوی ہے اور نہ اس کی اولاد ہی ہے۔ اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ جواب دیں گے: ہم پانی سے سیراب ہونا چاہتے ہیں۔ ان سے کہا جائے گا: جاؤ پیو، تو وہ بھی وزن میں گر پڑیں گے یہاں تک کہ اللہ کی عبادت کرنے والے نیک و بد باقی رہ جائیں گے۔ ان سے کہا

ہلالی، عن زید، عن عطاء بن يسار، عن أبي سعید الخدري قال: قلنا: يا رسول الله! هل نرى ربنا يوم القيمة؟ قال: «هل تضارون في رؤية ربكم رؤية الشمس والقمر إذا كانت صحو؟» قلنا: لا، قال: «فإنكم لا تضارون في رؤية ربكم يومئذ، إلا كما تضارون في رؤيهما»، ثم قال: «ينادي مناد: ليذهب كل قوم إلى ما كانوا يعبدون، فيذهب أصحاب الصليب مع صليبيهم، وأصحاب الأوثان مع أوثانهم، وأصحاب كُلَّ إلهة مع آلهتهم، حتى ييقن من كان يعبد الله من بر أو فاجر، وعبرات من أهل الكتاب، ثم يؤتى بجهنم تعرض كأنها سراب، فيقال لليهود: ما كُنتم تعبدون؟ قالوا: كُنّا نعبد عزيزاً ابن الله، فيقال: كذبتم، لم يكن لِه صاحبة ولا ولد، فما تُريدون؟ قالوا: نريد أن تُسيءنا، فيقال: أشربوا، فيتساقطون في جهنم، ثم يقال للنصارى: ما كُنتم تعبدون؟ فيقولون: كُنّا نعبد المسيح ابن الله، فيقال: كذبتم، لم يكن لِه صاحبة ولا ولد، فما تُريدون؟ فيقولون: نريد أن تُسيءنا، فيقال: أشربوا، فيتساقطون حتى ييقن من كان يعبد الله من بر أو فاجر، فيقال: ما يجلسُكُمْ وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ؟ فيقولون: فارقناهم وَنَحْنُ أخْرُجُ مِنَ إِلَيْهِ الْيَوْمَ، وإنَّا سمعنا مُنادياً يُنادي: لِيُلْحِقْ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ، وإنَّمَا نَتَظَرُ رَبَّنَا.

جائے گا۔ تھیسیں یہاں کس چیز نے روک رکھا ہے جبکہ باقی سب لوگ اپنے اپنے معبودوں کے ساتھ جا چکے ہیں؟ وہ کہیں گے: ہم دنیا میں ان سے ایسے وقت جدا ہو گئے تھے کہ ہمیں ان کی زیادہ ضرورت تھی، یعنی ہم دنیا میں ان کے ساتھی نہ تھے اور آخرت میں بھی ان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتے۔ بلاشبہ ہم نے ایک اعلان کرنے والے کو اعلان کرتے ہوئے عنا: ہر شخص اس کے ساتھ چلا جائے جس کی وہ عبادت کرتا تھا۔ (ہم تو اپنے رب کی عبادت کرتے تھے) اس لیے ہم اپنے رب کے منتظر ہیں۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر اللہ جبار ان کے سامنے اس صورت کے علاوہ دوسری صورت میں آئے گا جس میں انہوں نے اسے پہلی مرتبہ دیکھا ہوگا۔ وہ کہے گا: میں تمھارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے: واقعی تو ہمارا رب ہے اور اس دن حضرات انبیاء ﷺ کے علاوہ اور کوئی اللہ سے لفظ نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تھیں اپنے رب کی کوئی نشانی معلوم ہے جس کے ذریعے سے تم اسے پہچان سکو؟ وہ کہیں گے: پہلی ذریعہ شاخت ہے، پھر اللہ تعالیٰ اپنی پہلی کھول دے گا تو ہر مومن اس کے حضور بجہدہ ریز ہو جائے گا، صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو محض ریا کاری اور شہرت کے لیے اسے بجہدہ کرتے تھے۔ وہ بھی بجہدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان کی پشت ایک تنخیت کی طرح ہو جائے گی، پھر پل صراط لا یا جائے گا اور اسے جہنم کی پشت پر رکھ دیا جائے گا۔“ ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! پل صراط کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: ”وہ گرنے اور سچھلنے کا مقام ہے اور اس پر لوہے کے نوک دار آنکڑے اور کانٹے ہوں گے۔ وہ لوہے کے کنڈے سعدان نامی جہاڑی کے کانٹوں کی طرح ہوں گے جو نجد میں پائی جاتی ہے، اس پر سے اہل ایمان

قالَ: فَيَأْتِيهِمُ الْجَبَارُ فِي صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ
الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا أُولَّ مَرَّةً، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ،
فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا، فَلَا يُكَلِّمُهُ إِلَّا الْأَنْبِيَاءُ
فَيَقُولُ: هَلْ يَسْتَكْنُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ تَعْرِفُونَهُ؟ فَيَقُولُونَ:
السَّاقُ، فَيَكْتُشِفُ عَنْ ساقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ
مُؤْمِنٍ، وَيَبْقَى مِنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلَّهِ رَبِّيَّةً وَسُمْعَةً،
فَيَذْهَبُ كُلُّمَا يَسْجُدُ فَيَعُودُ ظَهْرَهُ طَبْقًا وَاحِدًا،
لَمْ يُؤْتَ بِالْجَسْرِ فَيُجْعَلُ بَيْنَ ظَهَرِيْ جَهَنَّمَ،
فَلَمَّا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا الْجَسْرُ؟ قَالَ:
”الْمَذْحَضَةُ مَرْلَةٌ عَلَيْهِ حَطَاطِيفٌ وَكَلَالِيْثُ،
وَحَسَكَةٌ مُقْلَطَحَةٌ لَهَا شَوْكَةٌ عَقِيقَةٌ، تَكُونُ
بِنَجِيدٍ، يُقَالُ لَهَا: السَّعْدَانُ، الْمُؤْمِنُ عَلَيْهَا
كَالطَّرْفِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيحِ وَكَاجَاوِيدِ الْخَيْلِ
وَالرَّكَابِ، فَنَاجَ مُسْلِمٌ، وَنَاجَ مَحْدُوشٌ،
وَمَكْنُوسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، حَتَّى يَمْرُ آخِرُهُمْ
يُسْحَبُ سَحْبًا، فَمَا أَنْتُمْ بِأَشَدَّ لِيَ مُنَاشَدَةً فِي
الْحَقِّ - قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ - مِنَ الْمُؤْمِنِ يَوْمَئِذٍ
لِلْجَبَارِ، وَإِذَا رَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ نَجَوْا فِي إِخْرَاجِهِمْ

پلک جھکنے میں، بجلی کی مانند، ہوا کی مانند، تیز رفتار گھوڑوں اور تیز اونٹوں کی طرح گزر جائیں گے۔ ان میں سے کچھ صحیح سالم نجات پانے والے ہوں گے جبکہ کچھ زخمی ہو کر بالآخر اسے عبور کر جائیں گے اور کچھ جھلس کر آگ میں گرنے والے ہوں گے حتیٰ کہ آخری شخص خود کو گھیث کر اسے پار کرے گا۔ تم لوگ آج کے دن اپنا حق لینے کے لیے جتنا تقاضا اور مطالبہ مجھ سے کرتے ہو اس سے کہیں زیادہ اس وقت مسلمان جبار (اللہ تعالیٰ) سے تقاضا کریں گے جب وہ دیکھیں گے کہ اپنے بھائیوں میں سے صرف انھیں نجات ملی ہے۔ وہ عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہمارے بھائی ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ نیک عمل کیا کرتے تھے، انھیں دوزخ سے نجات عطا فرم۔ تو اللہ تعالیٰ (ان سے) کہے گا: جاؤ، جس کے دل میں ایک دینار کے برابر ایمان پاؤ، اسے دوزخ سے نکال لاؤ، اور اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو آگ پر حرام کر دے گا، تو وہ آئیں گے اور دیکھیں گے کہ کچھ تو قدموں تک آگ میں غائب ہوں گے اور کچھ نصف پنڈی تک دوزخ میں ہوں گے۔ وہ جنھیں پہچان لیں گے انھیں وہاں سے نکال لائیں گے۔ پھر واپس آئیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: جاؤ اور جس کے دل میں نصف دینار کے برابر ایمان ہو اسے بھی نکال لاؤ، چنانچہ وہ جن کو پہچانتے ہوں گے ان کو وہاں سے نکال لائیں گے۔ پھر جب واپس آئیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہوا سے بھی نکال لاؤ۔ وہ جنھیں پہچانیں گے انھیں وہاں سے نکال لائیں گے۔“

حضرت ابوسعید خدری رض نے فرمایا: اگر تم میری تصدیق نہیں کرتے تو یہ آیت کریمہ پڑھو: ”بے شک اللہ تعالیٰ

يَقُولُونَ: رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا وَيَصُومُونَ مَعَنَا وَيَعْمَلُونَ مَعَنَا، فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِنْقَالَ دِينَارٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ، وَيُحَرِّمُ اللَّهُ صُورَهُمْ عَلَى النَّارِ، فَيَأْتُونَهُمْ وَبَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ فِي النَّارِ إِلَى قَدْمِهِ وَإِلَى أَنصَافِ سَاقَيْهِ، فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا، ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَقُولُ: اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِنْقَالَ بِضَفِ دِينَارٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا، ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَقُولُ: اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِنْقَالَ دَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا۔

قالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَإِنْ لَمْ تُصَدِّقُوا فَاقْرُوا: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظِلُ مِشْقَالَ دَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَكَمَةٌ

یُصْنَعُهَا» [النساء: ٤٠] «فَيَسْفَعُ النَّبِيُّونَ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ فَيَقُولُ الْجَبَارُ: بِقَيْمَتِ شَفَاعَتِي، فَيَقُبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ أَقْوَاماً قَدْ امْتَحَسُوا، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهْرٍ يَأْفُواهُ الْجَنَّةُ يُقَالُ لَهُ: مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَبْتَوْنَ فِي حَافَّتِيهِ كَمَا تَبَتَّ الْجِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، فَذَرَأْيُتُمُوهَا إِلَى جَانِبِ الصَّخْرَةِ، إِلَى جَانِبِ الشَّجَرَةِ، فَمَا كَانَ إِلَى الشَّمْسِ مِنْهَا كَانَ أَخْضَرَ، وَمَا كَانَ إِلَى الظَّلَّ كَانَ أَبْيَضَ، فَيَخْرُجُونَ كَانُوكُمُ اللَّوْلُوُ فَيُجْعَلُ فِي رِقَابِهِمُ الْحَوَالِيْمُ، فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ: هُوَلَاءُ عُتَقَاءُ الرَّحْمَنِ، أَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ، وَلَا خَيْرٌ قَدَّمُوهُ، فَيَقَالُ لَهُمْ: لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلُهُ مَعَهُ». [راجع: ۲۲]

فَانَّهُ: اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی پندلی کا بھی ذکر ہے جسے دیکھ کر اہل ایمان اپنے رب کو پہچان لیں گے۔ گویا یہ پندلی ایک شناختی علامت ہے۔ اسے ہم ظاہر پر محول کرتے ہوئے منی برحقیقت تسلیم کرتے ہیں۔ اس حدیث میں درج ذیل آیت کی بھی وضاحت ہو جاتی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جس دن پندلی کھول دی جائے گی اور انھیں سجدے کے لیے بلا یا جائے گا تو وہ سجدہ نہ کر سکیں گے۔“

744 - وَقَالَ حَجَاجُ بْنُ مِنْهَابٍ: حَدَّثَنَا هَمَامُ أَبْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا فَتَاهَةُ عَنْ أَسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يُحْبِسُ الْمُؤْمِنُونَ

[7440] حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن اہل ایمان کو ایک مقام پر روک لیا جائے گا جس کے باعث وہ غمگین اور پریشان ہوں گے

اور کہیں گے: کاش ہم اپنے رب کے حضور کوئی سفارش پیش کریں تاکہ وہ ہمیں اس پریشانی سے نجات دے، چنانچہ وہ حضرت آدم علیہ کے پاس آئیں گے اور ان سے عرض کریں گے: آپ حضرت آدم ہیں۔ تمام لوگوں کے باپ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، پھر جنت میں ٹھہرایا۔ آپ کے لیے اپنے فرشتوں سے سجدہ کرایا اور آپ کو تمام اشیاء کے نام سمجھائے، آپ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کریں کہ وہ ہمیں اس پریشانی سے نجات دے۔ وہ جواب دیں گے: میں تمہاری سفارش کرنے والا نہیں ہوں۔ وہ اپنی خطا یاد کریں گے جو انہوں نے درخت کا پھل کھانے سے متعلق کی تھی، حالانکہ انہیں اس سے منع کیا گیا تھا۔ وہ کہیں گے: تم نوح عليه السلام کے پاس جاؤ، وہ پہلے نبی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کی طرف بھیجا تھا تو لوگ حضرت نوح عليه السلام کے پاس آئیں گے۔ وہ کہیں گے: میں تمہاری سفارش کرنے کے قابل نہیں ہوں اور وہ اپنی اس غلطی کو یاد کریں گے جو انہوں نے علم کے بغیر اللہ رب العزت سے سوال کر کے کی تھی۔ وہ کہیں گے: تم حضرت ابراہیم عليه السلام کے پاس جاؤ جو رحم کے خلیل ہیں، چنانچہ سب لوگ ابراہیم عليه السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے: میں بھی تمہاری سفارش کے اہل نہیں ہوں۔ وہ ان تین پاؤں کو یاد کریں گے جو انہوں نے بظاہر خلاف واقعہ کی تھیں، اور کہیں گے: تم موئی علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ ایسے بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تورات دی، ان سے گفتگو فرمائی اور انہیں اپنے قریب کر کے ان سے راز و نیاز کی بتائیں کیس، چنانچہ لوگ حضرت موسی علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے: میں اس لائق نہیں ہوں۔ وہ اپنی اس غلطی کو یاد کریں گے جو انہوں نے ایک آدمی کو قتل کر کے کی تھی۔ وہ کہیں گے: تم

یوم القيامتِ حثیٰ یَهْمُوا بِذِلِّكَ فَيَقُولُونَ: لَوْ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَيُرِيحُنَا مِنْ مَكَانِنَا، فَيَأْتُونَ أَدَمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ أَدَمُ أَبُو النَّاسِ، خَلَقَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ، وَعَلَمَكَ أَسْمَاءً كُلَّ شَيْءٍ، لِتَشْفَعَ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَثِّيٰ یُرِيحُنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا، قَالَ: فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، قَالَ: وَيَذْكُرُ حَطَبِيَّتَهُ الَّتِي أَصَابَتْ: أَكْلَهُ مِنَ السَّجَرَةِ، وَقَدْ نَهَيَ عَنْهَا، وَلَكِنِ اتَّهَا نُوحًا أَوَّلَ نَبِيٍّ بَعْثَهُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ حَطَبِيَّتَهُ الَّتِي أَصَابَتْ: سُؤَالَهُ رَبَّهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ، وَلَكِنِ اتَّهَا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ، قَالَ: فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ: إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ كَذَبَهُنَّ، وَلَكِنِ اتَّهَا مُوسَى عَبْدًا آتَاهُ اللَّهُ التُّورَةَ، وَكَلَمَهُ وَقَرْبَةَ نَجِيَا. قَالَ: فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ: إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ حَطَبِيَّتَهُ الَّتِي أَصَابَتْ: قَنْلَهُ الْفَقْسَ، وَلَكِنِ اتَّهَا عِيسَى عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ، وَرُوحَ اللَّهِ وَكَلِمَتَهُ، قَالَ: فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلَكِنِ اتَّهَا مُحَمَّداً بَيْنَهُ عَبْدًا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقدَّمَ مِنْ ذَنِّهِ وَمَا تَأْخَرَ، فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ، فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعَنِي، فَيَقُولُ: ارْفَعْ مُحَمَّدًا، وَقُلْ يُسْمِعْ، وَاسْفَعْ شَفَعَ، وَسُلْ شُعْطَ، قَالَ: فَأَرْفَعْ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِشَاءَ وَسَحْمِيدِ يَعْلَمْنِي، ثُمَّ أَشْفَعْ فَيَحُدُّ لِي حَدًا

عیسیٰ ﷺ کے پاس جاؤ جو اللہ کے بندے، اس کے رسول، اس کی روح اور اس کا حکم ہیں، چنانچہ لوگ حضرت عیسیٰ ﷺ کے پاس آئیں گے۔ وہ فرمائیں گے: میں اس لائق نبیں ہوں، تم لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ، وہ اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے ہیں جن کے انگلے پچھلے سب گناہ اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیے ہیں، چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کی اجازت مانگوں گا۔ مجھے اس کی اجازت دی جائے گی۔ پھر میں اللہ تعالیٰ کو دیکھتے ہی اس کے حضور بحدے میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا، پھر فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ۔ بات کہوا سے ناجائے گا۔ سفارش کرو تو قبول کی جائے گی اور سوال کرو وہ تحسین دیا جائے گا، تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اللہ کی ایسی تعریف و توصیف کروں گا جو اس وقت اللہ تعالیٰ مجھے سکھائے گا۔ پھر میں سفارش کروں گا جس کے لیے ایک حد مقرر کی جائے گی اور میں اس کے مطابق لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔“

حضرت قادہ نے (حضرت انس کے حوالے سے) بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر میں نکلوں گا اور انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں پہنچاؤں گا۔ پھر میں لوٹ آؤں گا۔ اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کروں گا اور مجھے اجازت دی جائے گی۔ جب میں ہاں اپنے رب کو دیکھوں گا تو پہلے کی طرح بحدے میں گر جاؤں گا۔ پھر جب تک اللہ چاہے گا مجھے بحدے میں پڑا رہے گا۔ اس کے بعد ارشاد ہو گا: محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور بات کہوا سے ناجائے گا۔ سفارش کرو تھماری شفاعت قبول کی جائے گی۔ جو سوال کرو گے وہ پورا ہو گا۔ تب

قالَ قَنَادُهُ: وَسَمِعْتُهُ أَيْضًا يَقُولُ: «فَأَخْرُجْ
فَأَخْرِجْهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَغْوُدْ
فَأَشْتَأْذُنْ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ،
فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ
أَنْ يَدْعُنِي ثُمَّ يَقُولُ: ارْفُعْ مُحَمَّدًا، وَقُلْ
يُشَمَّعْ، وَأَشْفَعْ شَسَفَعْ، وَسُلْ تُعَطَّ، قَالَ:
فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْبَثُ عَلَى رَبِّي بِشَاءٍ وَتَحْمِيدٍ
يُعَلَّمُنِيهِ، قَالَ: ثُمَّ أَشْفَعْ فَيُبَحَّلُ لِي حَدًا،
فَأَخْرُجْ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ.

میں اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریف کروں گا جو اس وقت اللہ تعالیٰ
مجھے تعلیم دے گا۔ پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لیے
ایک حد مقرر کر دی جائے گی تو میں اس کے مطابق لوگوں کو
وہاں سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔“

حضرت قادہ نے (حضرت انس بن مالک کے حوالے سے) بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں خود وہاں سے نکل کر لوگوں کو جہنم سے نکالوں گا اور انھیں جنت میں داخل کروں گا۔ پھر میں تیرسی مرتبہ وہاں سے لوٹ کر آؤں گا اور اپنے رب سے اس کی بارگاہ میں حاضری کے لیے اجازت چاہوں گا تو مجھے اجازت دی جائے گی اور اپنے رب العزت کو دیکھتے ہی سجدہ میں گر جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے بھدے میں پڑا رہنے دے گا، پھر ارشاد ہو گا: اے محمد! سراخاؤ۔ بات کہو، اسے سنا جائے گا۔ شفاعت کرو اسے قبول کیا جائے گا۔ سوال کرو تھیس دیا جائے گا۔ پھر میں اپنا سراخاؤں کا اور اپنے رب کی ایسی حمد و شکاروں کا جو اس وقت وہ مجھے سکھائے گا۔ اس کے بعد میں سفارش کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی۔ میں اس کے مطابق لوگوں کو نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ حضرت قادہ نے (حضرت انس بن مالک کے حوالے سے) بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر میں وہاں سے نکل کر لوگوں کو جہنم سے نکالوں گا اور انھیں جنت میں داخل کروں گا حتیٰ کہ وزن میں وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جنہوں نے قرآن کے مطابق جہنم میں ہمیشہ رہنا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”امید ہے کہ آپ کارب آپ کو مقام محمود پر فائز کر دے۔“ پھر آپ نے فرمایا: ”یہی وہ مقام محمود ہے جس کے متعلق تمہارے نبی ﷺ سے وعدہ کیا گیا ہے۔“

[7441] حضرت انس بن مالک بن عقبہ سے روایت ہے کہ

قالَ قَنَادُهُ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: فَأَخْرُجْ
فَأَخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُذْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُودُ
الثَّالِثَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ، فَيُؤْذِنُ لِي
عَلَيْهِ، فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فِي دُعَانِي مَا شَاءَ
اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ: ارْفَعْ مُحَمَّدُ، وَقُلْ
يُشْمَعْ، وَأَشْفَعْ تُشَفَّعْ، وَمَلْ تُعْطَهُ، قَالَ:
فَأَرْفَعْ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِشَاءٍ وَتَحْمِيدٍ
يُعَلَّمُنِيهِ، قَالَ: ثُمَّ أَشْفَعْ فَيُحَدِّلِي حَدًّا فَأَخْرُجْ
فَأُذْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ - قَالَ قَنَادُهُ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ
يَقُولُ: - فَأَخْرُجْ فَأَخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُذْخِلُهُمُ
الْجَنَّةَ، حَتَّىٰ مَا يَتَقَوَّلَ فِي النَّارِ إِلَّا مِنْ حَبَسَهُ
الْقُرْآنُ، أَئِ وَجَبَ عَلَيْهِ الْمُحْلُوذُ». قَالَ: ثُمَّ
تَلَّ هَذِهِ الْآيَةَ: «عَنِّي أَنْ يَعْنَكَ رَبُّكَ مَقَامًا
مَحْمُودًا» [الإِسْرَاء: 79] قَالَ: وَهَذَا الْمَقَامُ
الْمَحْمُودُ الَّذِي وُعِدَهُ نَبِيُّكُمْ ﷺ. [راجع: ۴۴]

7441 - حَدَّثَنَا عَبْيُودُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ بْنُ إِبْرَاهِيمَ :

رسول اللہ ﷺ نے انصار کو پیغام بھیجا اور انھیں ایک ذیرے میں جمع کیا۔ پھر ان سے فرمایا: ”تم صبر کرو حتیٰ کہ تم کے دن) اللہ اور اس کے رسول سے ملاقات کرو۔ یقیناً میں اس وقت حوض کو شرپ ہوں گا۔“

حدیثی عَمِّي : حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعُهُمْ فِي قَبَّةٍ وَقَالَ لَهُمْ: «إِاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْا اللَّهَ وَرَسُولَهُ، فَإِنَّمَا عَلَى الْحَوْضِ». [راجع. ۲۱۴۶]

[7442] حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب رات کے وقت تہجد کی نماز پڑھتے تو یہ دعا پڑھتے: ”اے اللہ! اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے حمد و شکر ہے۔ تو آسمان و زمین کو تحامے والا ہے۔ تیرے ہی لیے ساری تعریف ہے۔ تو آسمان و زمین اور جو ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے۔ اور تو ہی ہر قسم کی تعریف کا سزاوار ہے۔ تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کو روشن کرنے والا ہے۔ تو سچا، تیری بات پچی، تیرا وعدہ بتی برحقیقت اور تیری ملاقات بھی حقیقت ہے۔ جنت حق، دوزخ برحق اور قیامت بھی بتی برحقیقت ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے حضور سر تسلیم خرم کر دیا۔ میں تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا۔ تیرے پاس ہی اپنے بھگڑے لے گیا اور تیری ہی مدد سے میں نے مقابلہ کیا۔ اے اللہ! مجھے معاف کر دے جو میں پہلے کر چکا ہوں اور جو بعد میں کروں گا اور وہ گناہ بھی جو چھپ کر کیے، نیز وہ بھی جو علانیہ کیے اور وہ گناہ بھی بخش دے جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔“

قیس بن سعد اور ابو زیر نے امام طاؤس کے حوالے سے (فیم کے بجائے) قیام بیان کیا ہے۔

امام مجاهد نے کہا: قوم وہ ہے جو ہر چیز کی نگرانی کرنے والا ہو۔ حضرت عمر بن عثمان نے قیام پڑھا ہے۔ قوم اور قیام

7442 - حدیثی ثابت بن محمد: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ طَاؤُسٍ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيلِ قَالَ: «اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ فِيهِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ، وَالْجَنَّةُ حَقُّ، وَالنَّارُ حَقُّ، وَالسَّاعَةُ حَقُّ. اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ أَمَّتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ خَاصَّمْتُ، وَبِكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخْرَجْتُ، وَأَسْرَرْتُ وَأَغْلَقْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ». [راجع: ۱۱۲۰]

قالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ وَأَبُو الرَّزِّيْزِ عَنْ طَاؤُسٍ: قَيَامٌ.

وقالَ مُجَاهِدٌ: الْقِيَامُ: الْقَائِمُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، وَقَرَأَ عُمَرُ: الْقِيَامُ، وَكَلَّا هُمَا مَدْحُ.

دلوں مرح کے لیے ہیں۔

[7443] حضرت عدی بن حاتم رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہوگا جس سے اس کا رب کلام نہ کرے۔ کلام کرتے وقت اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا اور نہ کوئی حجاب ہی ہوگا جو اسے پردے میں رکھے۔"

[7444] حضرت عبداللہ بن قیس رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "دو جنتیں ایسی ہوں گی جو خود، ان کے برتن اور ان کا تمام ساز و سامان چاندی کا ہوگا اور دو جنتیں ایسی ہوں گی کہ وہ خود، ان کے برتن اور ان کا تمام ساز و سامان سونے کا ہوگا۔ اور جنت عدن میں اہل جنت اور اللہ کے دیوار کے درمیان صرف کبر یا کسی کی چادر حائل ہوگی جو ذات باری تعالیٰ کے پھرے پر ہوگی۔"

[7445] حضرت عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے جھوٹی قسم اٹھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیا لیا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضناک ہو گا۔" حضرت عبداللہ بن مسعود رض نے کہا: اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے تصدیق کے طور پر درج ذیل آیت کریمہ تلاوت فرمائی: "بے شک جو لوگ اللہ کے عبد اور اپنی قسموں کو تھوڑی سی قیمت کے عوض فروخت کر دیتے ہیں تو ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے کلام نہیں کرے گا....."

[7446] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "عنین شخص

[7443] ۷۴۴۳ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَىٰ: حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ: حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ حَيْثِمَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ كُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيَكْلُمُهُ رَبُّهُ، لَيْسَ بِهِ وَيَنْهِيَ تُرْجِمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجِبُهُ». [راجیع: ۱۴۱۲]

[7444] ۷۴۴۴ - حَدَّثَنَا عَلَيْهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، عَنْ أَبِيهِ عُمَرَانَ، عَنْ أَبِيهِ بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «جَنَّاتٌ مِنْ فِضْلَةِ آتَيْتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَجَنَّاتٌ مِنْ ذَهَبٍ آتَيْتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَمَا يَبْيَنُ الْقَوْمُ وَيَبْيَنُ أَنْ يَنْتَظِرُوا إِلَى زَيْلَمٍ إِلَّا رِدَاءُ الْكُبْرَيَاءِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ». [راجیع: ۱۴۸۷]

[7445] ۷۴۴۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُلِكِ بْنُ أَغْيَنَ وَجَامِعُ بْنُ أَبِيهِ رَاشِدٍ عَنْ أَبِيهِ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ افْتَطَعَ مَالَ امْرِيِّ مُسْلِمٍ بِيَمِينِ كَادِيَةِ لَقَيْيَةِ اللَّهِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبٌ بَارِزٌ». قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: «إِنَّ الَّذِينَ يَشْرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْدِيهِمْ ثُمَّ نَكِلُّ أُولَئِكَ لَا خَلَقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُعَكِّرُهُمْ اللَّهُ أَكْبَرُ» الْأَيْةُ [آل عمران: ۷۷]. [راجیع: ۲۲۵۶]

[7446] ۷۴۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرِهِ، عَنْ أَبِيهِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ

ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا اور ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا ایک وہ جس نے کسی سامان کے متعلق قسم اٹھائی کہ اس نے اسے استئنے میں خریدا ہے، حالانکہ وہ جھوٹا ہے۔ دوسرا وہ جس نے عصر کے بعد جھوٹی قسم اس لیے کھائی کہ کسی مسلمان کا مال غصب کر سکے، تیردا وہ شخص جس نے ضرورت سے زائد پانی، مانگنے والوں کو نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: آج میں تجوہ سے اپنا فضل روک لیتا ہوں جس طرح تو نے ضرورت سے زائد چیز سے دوسروں کو روکا تھا جسے تیرے ہاتھوں نے بنایا بھی نہیں تھا۔

[7447] حضرت ابو بکرہ رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "زمان اپنی اس قدیم حالت پر گھوم کر آ گیا ہے جس روز سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ سال بارہ ماہ کا ہوتا ہے جن میں سے چار حرمت والے میں ہیں۔ تین مسلسل، یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم، ایک مختصر قبیلے کا رجب جو جادی الآخری اور شعبان کے درمیان میں آتا ہے۔ اور یہ کون سا مہینہ ہے؟" ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھس گے لیکن آپ نے فرمایا: "یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟" ہم نے کہا: کیوں نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا: "یہ کون سا شہر ہے؟" ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ پھر آپ خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھس گے لیکن آپ نے فرمایا: "کیا بلدة طيبة (مکہ) نہیں ہے؟" ہم نے کہا: کیوں نہیں؟ پھر فرمایا: "یہ کون سا دن ہے؟" ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، پھر آپ

ہریرہ عن النبی ﷺ قال: "ثلاۃ لا يکلمُهُم الله يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ: رَجُلٌ حَافَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أَعْطَيْتَ لَهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَيْتَ وَهُوَ كَاذِبٌ، وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَوْمِنِ كَادِيَةَ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْطَعَ بِهَا مَالَ امْرِيٍّ مُسْلِمٍ، وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلًا مِاءً فَيَقُولُ اللَّهُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ: الْيَوْمُ أَمْنَعْتَ فَضْلِيَ كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ". (راجح: ۲۳۵۸)

7447 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسْتَنِيِّ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابٍ : حَدَّثَنَا أَيُوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «الْأَزْمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهْيَتِهِ يَوْمُ خَلْقِ اللَّهِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا ، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ، ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ : ذُو القُعْدَةِ ، وَذُو الْحِجَّةِ ، وَالْمُحرَّمُ ، وَرَجَبٌ مُضَرَّ الَّذِي يَئِنَّ جُمَادَى وَشَعْبَانَ ، أَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟» ، قُلْنَا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَّنَا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ ، قَالَ : «أَلَيْسَ ذَالِكُ الْحِجَّةُ؟» ، قُلْنَا : بَلَى ، قَالَ : «أَيُّ بَلْدَهُ هَذَا؟» ، قُلْنَا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَّنَا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ ، قَالَ : «أَلَيْسَ الْبَلْدَهُ؟» ، قُلْنَا : بَلَى ، قَالَ : «فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟» قُلْنَا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَّنَا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ ، قَالَ : «أَلَيْسَ يَوْمَ الشَّعْرَ؟» قُلْنَا : بَلَى ، قَالَ : «فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ - قَالَ

خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے، لیکن آپ نے فرمایا: ”کیا یہ قربانی کا دن نہیں؟“ ہم نے کہا: کیوں نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: ”بے شک تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں اسی طرح حرام ہیں جس طرح اس دن کی حرمت اس میں میں اور اس شہر میں ہے۔ اور غفرنیب تم اپنے رب سے ملاقات کرو گے اور وہ تمہارے اعمال کے متعلق تم سے پوچھے گا۔ دیکھنا تم میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گرد نیں مارنے لگو۔ خبردار! جو شخص حاضر ہے وہ غائب کو یہ پیغام پہنچا دے۔ ممکن ہے جن کو پیغام پہنچایا جائے وہ براہ راست سننے والوں سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوں۔“

چنانچہ راوی محمد بن سیرین جب اس کا ذکر کرتے تو کہتے: نبی ﷺ نے حق فرمایا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: ”خبردار! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے؟ کیا میں نے پہنچا دیا؟“

باب: 25- ارشاد باری تعالیٰ: ”یقیناً اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں کے قریب ہے“ کا بیان

7448) حضرت اسامہ بن عوف سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ کی ایک صاحزادی کا بیٹا غوث ہو رہا تھا تو انہوں نے آپ ﷺ کو تشریف لانے کے لیے پیغام بھیجا۔ آپ ﷺ نے جواب بھیجا: ”اللہ ہی کا تھا جو اس نے لے لیا اور اسی کا بے جو اس نے دیا اور ہر شے ایک مقرر حد تک کے لیے ہے۔ انھیں چاہیے کہ صبر کریں اور ثواب کی امید رکھیں۔“ صاحزادی نے دوبارہ پیغام بھیجا اور آپ کو قسم دی کہ ضرور تشریف لائیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ اسے اور میں

مُحَمَّدٌ: وَأَحْسِبَهُ قَالَ: - وَأَغْرَضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فِي سَالِكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ، أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، أَلَا لَيُبْلِغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَلَعْلَ بَعْضٌ مِنْ يَأْتِيُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ مِنْ سَمِيعَهُ۔

فَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ قَالَ: صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، - ثُمَّ قَالَ: «أَلَا هَلْ بَلَغْتُ؟ أَلَا هَلْ بَلَغْتُ؟» [۶۷]۔ [راجع: الأعراف: ۱۵۶]

(۲۵) بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ فِرِيقٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ» [الأعراف: ۱۵۶]

7448 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَسَامَةَ قَالَ: كَانَ ابْنُ لِيَعْضَ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْصِي، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَنْ يَأْتِيَهَا، فَأَرْسَلَ: «إِنَّ اللَّهَ مَا أَخَذَ، وَلِلَّهِ مَا أَعْطَى، وَكُلُّ إِلَى أَجْلٍ مُسْمَىٰ، فَلْتَصِرْ وَلْتَحْسِبْ»، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ فَأَقْسَمَتْ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُفتْ وَمَعْهُ مُعاذُ بْنُ جَبَلَ، وَأَبْيَ بْنُ كَعْبٍ، وَعَبَادَةُ

بھی آپ کے ساتھ چلا۔ حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابو عبادہ بن عقبہ اور حضرت عبادہ بن صامت شافعیہ بھی ساتھ روانہ ہوئے۔ جب ہم صاحبزادی کے گھر داخل ہوئے تو اہل خانہ نے پچ کو رسول اللہ ﷺ کی گود میں دے دیا۔ اس وقت پچ کا سانس اکھڑ رہا تھا۔ وہ پرانی مشک کی طرح تھا، رسول اللہ ﷺ پچ کی حالت دیکھ کر روپڑے۔ حضرت سعد بن عبادہ شافعیہ نے کہا: آپ رور ہے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بُشَّ اللَّهُ تَعَالَى رَحْمَ كَرِتَاهُ إِنْ أَنْتَ رَحْمَةً لِّلنَّاسِ“ [راجح: ۱۲۸۴]

ابن الصامت، فَلَمَّا دَخَلُنَا نَأْوَلُوا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْفَسُهُ الصَّبِيَّ، وَفَسْسُهُ تَقْلُفُ فِي صَدْرِهِ - حَسِيبُهُ قَالَ: - كَائِنُهَا شَهَدَ، فَبَكَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ: أَتَبْكِي؟ فَقَالَ: «إِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحْمَاء» [راجح: ۱۲۸۴]

فائدہ: امام بخاری رضی اللہ عنہ کا مقصد اس امر کو بیان کرنا ہے کہ بعض اوقات رحمت کا اطلاق مخلوق پر ہوتا ہے، اور یہ اس رحمت کا نتیجہ ہوتا ہے جو رحمت صفت باری تعالیٰ ہے۔

[7449] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جنت اور دوزخ نے اپنے رب کے پاس جھکڑا کیا۔ جنت نے کہا: اے میرے رب! اس کا کیا حال ہے کہ اس میں صرف کمزور لوگ اور گرے پڑے فقیر ہی داخل ہوں گے؟ دوزخ نے کہا: اے میرے رب! میں تو متکبرین کے لیے خاص کی گئی ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے۔ دوزخ سے فرمایا: تو میرا عذاب ہے۔ تیرے ذریعے سے میں جسے چاہوں گا عذاب دوں گا۔ تم دونوں میں سے ہر ایک کو بھرنا ہے۔ جہاں تک جنت کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا اور دوزخ کے لیے جو چاہے گا (موقع پر) پیدا کر دے گا پھر انھیں دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ اس کے بعد بھی دوزخ کہے گی: ابھی اور بھی گنجائش ہے۔ تین بار ایسا ہو گا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ اپنا پاؤں اس میں رکھ دے گا تو وہ بھر جائے گی، اس کے کچھ حصے دوسروں سے مل جائیں گے اور وہ کہے گی: بُشَّ اللَّهُ تَعَالَى رَحْمَةً لِّلنَّاسِ“ [راجح: ۱۲۸۴]

۷۴۴۹ - حَدَّثَنَا عَبْيُدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ : حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْخَتَصَّمَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ إِلَيْ رَبِّهِمَا، فَقَاتَتِ الْجَنَّةُ: يَا رَبَّ! مَا لَهَا لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ؟ وَقَاتَتِ النَّارُ - يَعْنِي - : أُوْزِيَتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ، فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ: أَنْتِ رَحْمَتِي، وَقَالَ لِلنَّارِ: أَنْتِ عَذَابِي أُصِيبُ بِكِ مِنْ أَشَاءُ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْوَهَا، قَالَ: فَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِنْ خَلْفِهِ أَحَدًا، وَإِنَّهُ يُنْشِئُ لِلنَّارِ مِنْ يَسَاءٍ فَيَلْقَوْنَ فِيهَا فَتَقُولُ: هَلْ مِنْ مَرِيدٍ؟ ثَلَاثًا، حَتَّى يَضَعَ فِيهَا قَدَمَهُ فَتَمْلَئُ، وَيَرِدُ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَتَقُولُ: قَطْ، قَطْ، قَطْ» [راجح: ۱۲۸۴]

بس (میں اب بھر گئی ہوں)۔“

[7450] حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کچھ لوگ ان گناب ہوں کی پاداش میں جو انہوں نے کیے ہوں گے آگ سے جلوں جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے فضل سے انھیں جنت میں داخل کرے گا۔ ایسے لوگوں کو جتنی کہا جائے گا۔“

ہام نے کہا: ہمیں قادہ نے خبر دی، انہوں نے کہا: مجھ سے حضرت انس بن مالک نے نبی ﷺ کے حوالے سے بیان کیا۔

باب: 26- ارشاد باری تعالیٰ: ”یقیناً اللہ تعالیٰ ہی آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ کہیں سرک (اپنی جگہ سے ہٹ) (نہ) جائیں“ کا بیان

[7451] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک یہودی عالم رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے محمد! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمین کو ایک انگلی پر، پہاڑوں کو ایک انگلی پر، درخت اور نہریں ایک انگلی پر اور دیگر تمام خلوقات کو ایک انگلی پر رکھے گا، پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہے گا: میں ہی بادشاہ ہوں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ بس دیے اور (اطور تصدیق) یہ آیت پڑھی: ”اور انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جس طرح اس کی قدر کرنے کا حق ہے۔“

فائدہ: امام بخاری شاہ کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بعض صفات ایسی ہیں جن سے باری تعالیٰ ازل سے ابدت متصف ہے جیسا کہ سمع، بصراً و علم وغیرہ۔ اور بعض صفات ایسی ہیں جو اللہ کی مشیت اور ارادے پر موقوف ہیں۔ ان میں سے امام بخاری شاہ نے ایک صفت کا ذکر کیا ہے کہ وہ زمین و آسمان کو تھامے ہوئے ہے۔ پھر ایک وقت آئے گا کہ انھیں اپنی انگلیوں پر رکھ کر جھکنا دے گا اور کہے گا: میں ہی بادشاہ ہوں، آج منکراً اور جبار اور بادشاہ کہاں ہیں؟

7450 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرْ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ : «الْيَصِيرَنَ أَفْوَامًا سَقْعَ مِنَ النَّارِ بِذُنُوبِ أَصَابُوهَا عَقُوبَةً، ثُمَّ يُدْخِلُهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ، يُقَالُ لَهُمْ : الْجَهَنَّمُونَ» .

[راجع: ۶۰۵۹]

وَقَالَ هَمَّامٌ : حَدَّثَنَا فَتَادَةَ : حَدَّثَنَا أَنَسُ عَنِ النَّبِيِّ

(۲۶) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : ﴿إِنَّ اللَّهَ يُسَلِّكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَرْوَلَا﴾

[فاظر: ۴۱]

7451 - حَدَّثَنَا مُوسَى : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : جَاءَ حَبْرٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللَّهَ يَضْعِفُ السَّمَاءَ عَلَى إِضْبَعِ، وَالْأَرْضَ عَلَى إِضْبَعِ، وَالْجِبَالَ عَلَى إِضْبَعِ، وَالشَّجَرَ وَالْأَنْهَارَ عَلَى إِضْبَعِ، وَسَافِرَ الْخَلْقِ عَلَى إِضْبَعِ، ثُمَّ يَقُولُ بِيَدِهِ : أَنَا الْمَلِكُ. فَضَحِّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ : «لَوْمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ» [الزمر: ۶۷]. [راجع: ۴۸۱۱]

باب: 27- آسمان و زمین اور ان کے علاوہ دیگر
ملحوقات کی پیدائش کا بیان

یہ تخلیق اللہ تعالیٰ کا فعل اور اس کا امر ہے، لہذا اللہ تعالیٰ
اپنی صفات، فعل اور امر سیست خالق اور مکون ہے، مخلوق
نہیں۔ اور جو کچھ اس کے فعل، امر، تخلیق اور مکونیں کے سبب
پیدا ہوا ہے مفعول، مخلوق اور مکون ہے۔

(۲۷) بَابُ مَا جَاءَ فِي تَخْلِيقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْخَلَائِقِ

وَهُوَ فَعْلُ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأَمْرُهُ،
فَالرَّبُّ بِصِفَاتِهِ وَفَعْلِهِ وَأَمْرِهِ، وَهُوَ الْخَالِقُ هُوَ
الْمُكَوَّنُ غَيْرُ مَخْلُوقٍ، وَمَا كَانَ بِفَعْلِهِ وَأَمْرِهِ
وَتَخْلِيقِهِ وَتَكْوينِهِ فَهُوَ مَفْعُولٌ وَمَخْلُوقٌ
وَمُكَوَّنٌ.

۷۴۵۲ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مُرْيَمَ: أَخْبَرَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
أَبْنُ أَبِي نَمِيرٍ عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:
بِئْثَ في بَيْتِ مَيْمُونَةَ لَيْلَةَ وَالثَّنِيَّةِ عِنْدَهَا،
لَا يُنْظَرُ كَفَّ صَلَةً رَسُولُ اللَّهِ ﷺ [بِاللَّيْلِ]،
فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ
رَأَقَدَ، فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَخِيرُ أَوْ بَعْضُهُ
فَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَا: «إِنَّ فِي خَلْقِ
الْكَوَافِرِ وَالْأَرْضِ» إِلَى قَوْلِهِ: «لِأُولَئِي
الْأَلْبَابِ» [آل عمران: ۱۹۰] ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ
وَاسْتَرَّ، ثُمَّ صَلَى إِحدَى عَشْرَةِ رَكْعَاتِهِ، ثُمَّ أَدْنَى
بِلَالٍ بِالصَّلَاةِ فَصَلَى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَى
لِلنَّاسِ الصُّبُحَ . (راجع: ۱۱۷)

[7452] حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے، انھوں
نے کہا: میں ایک رات حضرت میمونہ رض کے گھر رہا جبکہ اس
رات نبی ﷺ بھی ان کے پاس موجود تھے۔ وہاں رات
گزارنے کا مقصد رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز دیکھنا
تھا۔ رسول اللہ ﷺ کچھ وقت تو اپنی زوجہ محترمہ سے مخونتگلو
رہے، پھر سو گئے۔ جب رات کا آخری تہائی حصہ یا کچھ
 حصہ باقی رہ گیا تو آپ انھوں نے اور آسمان کی طرف دیکھ کر
 یہ آیت پڑھی: ”بِلَا شَهِ آسَافُونَ وَرَزْمَنَ كَيْ پِيدَائِشِ مِنْ
(رات اور دن کے باری باری آنے جانے میں) اہل عقل
کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔“ پھر انھوں نے دوسو
 فرمایا اور مسوک کی، اس کے بعد گیارہ رکعتیں پڑھیں۔ پھر
 حضرت بلاں رض نے نماز کے لیے اذان دی تو آپ رض
 نے دو رکعت (سنن فجر) پڑھیں، پھر باہر تشریف لے گئے
 اور لوگوں کو صحیح کی نماز پڑھائی۔

باب: 28- ارشاد باری تعالیٰ: ”اور بلاشبہ یقیناً ہمارے
بھیجے ہوئے بندوں (رسولوں) کے لیے ہماری بات پہلے
سے ہو چکی“ کا بیان

(۲۸) بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى (وَلَقَدْ سَقَطَ كَلْمَنَا لِعِنَادِنَا الْمُرْسَلِينَ) [الصفات: ۱۷۱]

[7453] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کر لیا تو عرش کے اوپر اپنے پاس یہ لکھا: میری رحمت میرے غضب سے آگے بڑھ گئی ہے۔“

٧٤٥٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ : حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ أَبِي الرَّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ قَالَ : «لَمَّا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ : إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي ». (راجع: ۲۱۹۴)

فائدہ: امام بخاری رض کا مقصود یہ ہے کہ وہ تحریر جو اللہ تعالیٰ نے کائنات کے پیدا کرنے سے پہلے لکھی تھی، اس میں یہ لکھا تھا کہ ہمارے بندے جو رسول ہیں اخلاقی اعتبار سے ضرور غالب رہیں گے۔ یہ تحریر انبیاء اور ان کی اقوام سے پہلے لکھی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ، یعنی اس کا کلام غیر مخلوق ہے، البتہ اس کا تعلق بندوں سے حادث ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کی مدد کرنا اس رحمت کا نتیجہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رحمت اور غضب قدیم صفات ہیں اور دونوں صفات فعل سے ہیں، صفات ذات سے نہیں اور دونوں فلکوں میں سے ایک کی دوسرے پر سبقت جائز ہے۔

[7454] حضرت عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے،
انہوں نے کہا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ نے بیان فرمایا جو
صادق و مصدق ہیں: ”تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اس
طرح ہے کہ اس کی ماں کے پہیت میں چالیس دن اور چالیس
رات نطفہ جمع رہتا ہے، پھر وہ اسی طرح جبے ہوئے خون کی
شکل اختیار کر لیتا ہے۔ پھر اتنے ہی دنوں میں گوشت کا لوہڑا
بن جاتا ہے۔ پھر اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے اور
اسے چار چیزوں کا حکم ہوتا ہے۔ وہ اس کا رزق، اس کی
موت، اس کا عمل اور اس کا نیک یاد ہونا لکھ لیتا ہے۔ اس
کے بعد اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ بے شک تم میں
سے ایک اہل جنت کے سے عمل کرتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور
جنت کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس
کی تقریر غالب آ جاتی ہے اور وہ اہل جہنم کے سے عمل
کرنے لگتا ہے اور دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح
ایک شخص اہل جہنم کے سے عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے
اور دوزخ کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے

٧٤٥٤ - حَدَّثَنَا آدُمُ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ : سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ : «إِنَّ خَلْقَ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَأَرْبَعِينَ لَيَلَةً، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَهُ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْعَةً مِثْلَهُ، ثُمَّ يَبْعَثُ إِلَيْهِ الْمَلَكُ فَيُؤْذَنُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، فَيَكْتُبُ : رِزْقُهُ، وَأَجَلُهُ، وَعَمَلُهُ، وَشَقِّيَّ أُمِّ سَعِيدٍ. ثُمَّ يَنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى لا يَكُونُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ، وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ عَمَلًا أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا». (راجع: ۳۲۰۸)

تو تقدیر یا غالب آجائی ہے جس کی وجہ سے وہ اہل جنت کے سے عمل کرنے لگتا ہے، پھر وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔“

[7455] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اے جبریل! آپ کو ہمارے پاس اس سے زیادہ مرتبہ آنے میں کیا رکاوٹ ہے جتنا آپ پہلے آتے رہتے ہیں؟“ تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ”ہم تیرے رب کے حکم کے بغیر نازل نہیں ہوتے۔ اسی کا ہے وہ سب کچھ جو ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے پیچے ہے۔۔۔“ آیت کریمہ میں مذکورہ جواب حضرت محمد ﷺ کے لیے نازل ہوا۔

[7456] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مدینہ طیبہ کے ایک گھیت میں جا رہا تھا جبکہ آپ ﷺ کھجور کی ایک چھڑی کے سہارے چل رہے تھے۔ آپ چند یہودیوں کے پاس سے گزرے تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا: ان سے روح کے متعلق دریافت کرو۔ ایک نے کہا: ان سے روح کے متعلق پوچھو۔ آخر انہوں نے آپ سے روح کے متعلق مت پوچھو۔ آخر انہوں نے آپ کے پیچے تھا۔ میں سمجھ گیا کہ آپ پر دھی نازل ہو رہی ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ”اور لوگ آپ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں۔ ان سے فرمادیں کہ روح تو میرے رب کا امر ہے اور تھیس بہت کم علم دیا گیا ہے۔“ پھر ان یہودیوں نے ایک دوسرے سے کہا: ہم نے تھیس خبردار کر دیا تھا کہ ان سے کچھ نہ پوچھو۔

[7457] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس شخص کا ضامن ہے جو اللہ

۷۴۵۵ - حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَىٰ : حَدَّثَنَا عُمَرُ أَبْنُ ذَرَّ : سَمِعْتُ أَبِيهِ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيرٍ ، عَنْ أَبْنِ عَبَاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «يَا جِبْرِيلُ ! مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَرَوْنَا ؟» فَتَرَكَ : «وَمَا تَنْزَلَ إِلَّا يَأْمُرُ رَبُّكَ لَمَّا مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا» إِلَى أَخِرِ الْآيَةِ (مریم: ۶۴) . قَالَ : كَانَ هَذَا الْجَوَابُ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . [راجیع: ۲۲۱۸]

۷۴۵۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ مُشَكِّنٌ عَلَى عَسِيبٍ ، فَمَرَّ بِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِيَعْصِيْ : سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : لَا تَسْأَلُوهُ ، فَسَأَلَوْهُ عَنِ الرُّوْحِ ، فَقَامَ مُتَوَكِّلًا عَلَى الْعَسِيبِ وَأَنَا خَلْفُهُ فَظَنَّتُ أَنَّهُ يُؤْخَذُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : «وَبَسْلَوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ فَلِ الرُّوْحِ مِنْ أَنْرِ رَفِ وَمَا أُوْتِشَدَ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا» (الإسراء: ۸۵) . فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِيَعْصِيْ : قَدْ قُلْنَا لَكُمْ لَا تَسْأَلُوهُ . [راجیع: ۱۲۵]

۷۴۵۷ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ : حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الرَّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِيهِ هُرَيْرَةَ : أَنَّ

کی راہ میں جہاد کرے جبکہ اس کو اللہ کی راہ میں جہاد اور اس کے کلمات کی تصدیق نے نکلا ہو۔ (اللہ ضامن ہے کہ) وہ اسے جنت میں داخل کرے گا یا ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ اسی گھر میں واپس لوٹائے گا جہاں سے وہ نکلا تھا۔“

[7458] حضرت ابو عویشی الشعريؑ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: کوئی شخص خاندانی حیثیت کی وجہ سے جنگ کرتا ہے، کوئی بہادری دکھانے کے لیے میدان جنگ میں کوڈ پڑتا ہے اور کوئی محض ریا کاری اور شہرت کے لیے لڑتا ہے تو ان میں سے کون اللہ کے راستے میں ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جو اللہ کے دین کی سر بلندی اور اس کے غلبے کے لیے لڑتا ہے تو وہ لڑنا اللہ کی راہ میں ہے۔“

فائدہ: جس لا ائی کا مقصد کفر و شرک کو نیچا دکھانا اور توحید و سنت کو بلند کرنا ہو وہ اللہ کی راہ میں لڑنا ہے۔ اس کے علاوہ جنگ و قتل کی تمام اقسام تحریب کاری اور دہشت گردی ہے جو اللہ کی شریعت میں انتہائی ناپسندیدہ حرکت ہے۔ اسی طرح مال و دولت اور اقتدار کے حصول کے لیے لا ائی کرنا بھی جہاد فی سبیل اللہ ہیں۔

باب: 29- ارشاد باری تعالیٰ: ”ہم جب کسی چیز کا ارادہ کر لیں تو اس کے لیے ہمارا کہنا صرف یہ ہوتا ہے کہ.....“ کا بیان

[7459] حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”میری امت میں سے ایک گروہ دوسرے لوگوں پر غالب رہے گا یہاں تک کہ ان کے پاس اللہ کا امر، یعنی قیامت آجائے گی۔“

[7460] حضرت معاویہؓ سے روایت ہے، انہوں

رسول اللہ ﷺ نے قائل: ”اَنْكَفَلَ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ، لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا إِلَيْهِ الْجَهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَنَصْدِيقُ كَلِمَاتِهِ، بَأْنَ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يُرْجِعُهُ إِلَى مَسْكِنَهُ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَيْرِهِ۔“ (راجح: ۱۳۶)

7458 - حدثنا محمد بن كثیر : حدثنا سفيان عن الأعمش ، عن أبي وائل ، عن أبي موسى قال : جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال : الرجل يقاتل حمية ، ويقاتل شجاعة ، ويقاتل رباء ، فأي ذلك في سبيل الله؟ قال : من قاتل ليكون كليمة الله هي العليا فهو في سبيل الله .

[راجح: ۱۳۶]

(۲۹) باب قول الله تعالى : ﴿إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَتْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ﴾ (الحل: ۴۰)

7459 - حدثنا شهاب بن عباد : حدثنا إبراهيم بن حميد عن إسماعيل ، عن قيس ، عن المغيرة بن شعبة قال : سمعت النبي ﷺ يقول : (لَا يَرَأُ مِنْ أَمْتَيْ قَوْمٍ ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَأْتِيهِمْ أَمْرُ اللَّهِ) . (راجح: ۳۶۴)

7460 - حدثنا الحميدي : حدثنا المؤيد بن

نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: "میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا، اسے جھلانے والے اور دیگر مخالفین کوئی تقاضا نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ اللہ کا امر، یعنی قیامت آجائے گی اور وہ اسی حال میں ہوں گے۔"

مالک بن يخاير نے کہا: میں نے حضرت معاذ بن جبل سے سنا، وہ کہتے تھے کہ یہ گروہ شام میں ہو گا، اس پر حضرت معاویہ نے کہا: یہ مالک بن يخاير، حضرت معاذ بن جبل کے حوالے سے بیان کرتا کہ وہ گروہ شام میں ہو گا۔

[7461] [حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ سے میلہ کذاب کے پاس زکے جبلک وہ اپنے حامیوں کے ہمراہ تھا، آپ نے اس سے فرمایا: "اگر تو مجھ سے یہ (لکڑی کا) لکڑا بھی مانے تو میں تجھے یہ بھی نہ دوں گا۔ اور تیرے متعلق اللہ کا جو حکم ہے تو اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا اور اگر تو نے (اسلام سے) روگروانی کی تو اللہ تجھے تباہ و بر باد کر دے گا۔"

فائدہ: میلہ کذاب نے یمامہ کے علاقے میں نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ انتہائی شعبدہ باز انسان تھا، بہت سے لوگ اس سے متأثر ہو کر اس کے پیروکار ہو گئے۔ وہ بہت سے لوگوں کو ساتھ لے کر مدینہ طیبہ آیا اور رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ اگر آپ مجھے اپنے بعد خلیفہ نامزد کر دیں تو میں اپنے ساتھیوں سمیت آپ پر ایمان لے آتا ہوں۔ آپ کے ہاتھ میں اس وقت کھجور کی چھڑی تھی، آپ نے فرمایا: "خلافت تو بڑی چیز ہے میں تجھے چھڑی کا یہ لکڑا بھی دینے کے لیے تیار نہیں۔ آخ کار میلہ کذاب اپنے ساتھیوں کو لے کر واپس یمامہ چلا گیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں اس کے خلاف لشکر کشی کی جس میں مسلمان غالب آئے اور اسے حضرت وحشی بن حوشی نے قتل کر کے جنم پہنچایا۔

[7462] [حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں ایک دفعہ مدینہ طیبہ کے ایک کھیت میں نبی ﷺ کے ہمراہ چل رہا تھا اور آپ اپنے ہاتھ میں کچڑی

مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا أَبْنُ حَاجِرٍ: حَدَّثَنِي عُمَيْرٌ بْنُ هَانِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَا يَرَأُ إِلَّا مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَاتِلَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ، لَا يَصْرُهُمْ مَنْ كَذَّبَهُمْ وَلَا مَنْ حَدَّلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ». [راجع: ۷۱]

فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَاهِرٍ: سَمِعْتُ مَعَاذًا يَقُولُ: وَهُمْ بِالشَّامِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: هَذَا مَالِكٌ يَرْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مَعَاذًا يَقُولُ: وَهُمْ بِالشَّامِ.

7461 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسْنَى: حَدَّثَنَا نَافِعٌ بْنُ جُيَّرٍ عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: وَقَدْ أَنْتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُسْلِمَةَ فِي أَصْحَاحِهِ فَقَالَ: «لَوْ سَأَلْتُنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أُعْطَيْتُكُمَا، وَلَئِنْ تَعْدُ أَمْرَ اللَّهِ فِيْكَ، وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللَّهُ». [راجع: ۳۶۲۰]

7462 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَمْشِي

① صحیح البخاری، المغازی، حدیث: 3620.

ہوئی ایک چھڑی کا سوارا لیے جا رہے تھے۔ اتنے میں ہم یہودیوں کی ایک جماعت کے پاس سے گزرے تو انہوں نے آپس میں کہا: ان سے روح کے متعلق پوچھو۔ ان میں سے کچھ لوگوں نے کہا: ان سے نہ پوچھو، مبادا ایسا جواب دیں جو تحسیں ناگوار ہو، اس کے باوجود کچھ یہودیوں نے کہا: ہم ضرور پوچھیں گے، چنانچہ ان میں سے ایک آدمی نے اٹھ کر کہا: اے ابوالقاسم! روح کیا چیز ہے؟ نبی ﷺ اس (کو) جواب دیئے) سے خاموش رہے تو مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ”وَهُوَ أَنْشَأَ رُوحًا مِّنْ تَحْوِيلٍ مِّنْ عَلَيْهِ مِنْ قَبْلٍ“ (آل عمران: ۲۶)

اعمش نے کہا: ہماری قراءت میں اسی طرح ہے، یعنی اُوتُوا.

باب: ۳۰- ارشاد باری تعالیٰ: ”آپ کہہ دیں کہ اگر میرے رب کی باتیں لکھنے کے لیے سمندر سیاہی بن جائے..... اگرچہ ہم مدد کے لیے اس جیسا اور لے آئیں، نیز: ”زمین میں جتنے درخت ہیں اگر وہ سب قلمیں بن جائیں اور سمندر سیاہی بن جائے، پھر اس کے بعد سات مرید سمندر بھی ہوں تو بھی اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی۔“ نیز: ”یقیناً تم حارب رَبَّكُمْ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سَيَّرَةِ أَيَّامِهِمْ أَسْنَوَى عَلَى الْعَرْشِ يَقْشِى أَتَّلَالَ النَّهَارَ“

کوڈھانپتا ہے“ کا بیان

امام بخاری بہت فرماتے ہیں: سحر کے معنی ہیں: اس نے کام میں لگادیا ہے۔

معَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ حَرْبِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّلُ عَلَى عَسِيبٍ مَعَهُ، فَمَرَرْنَا عَلَى نَفَرٍ مِنَ الْيَهُودَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَسْأَلُوهُ، أَنْ يَجِيءَ فِيهِ شَيْءٌ تَكْرَهُونَهُ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَنْسَأَلَنَّهُ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! مَا الرُّوحُ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوَحِّي إِلَيْهِ، فَقَالَ: «وَيَسَّالُونَكَ عَنِ الرُّوحِ، فَلِ الرُّوحِ مِنْ أَمْرِ رَبِّيِّ وَمَا أُوتُوا مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا».

قالَ الْأَعْمَشُ: هَكَذَا فِي قِرَاءَتِنَا۔ [راجع:]

[۱۲۵]

(۳۰) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : «فَلَوْ كَانَ الْبَحْرُ مَدَادًا لِكَلْمَتَ رَبِّيِّ إِلَى قَوْلِهِ: «وَلَنْ جِئْنَا بِيَثْلِهِ، مَدَادًا» [الکھف: ۱۰۹]، وَقَوْلِهِ: «وَلَنْ أَنْسَى فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةِ أَفْلَامٍ وَالْبَحْرُ يَمْدُدُ مِنْ بَعْدِهِ، سَبْعَةَ أَنْجُرٍ مَا نَفَدَتْ كَلْمَتُ اللَّهِ» [القسان: ۲۷] *إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سَيَّرَةِ أَيَّامِهِمْ أَسْنَوَى عَلَى الْعَرْشِ يَقْشِى أَتَّلَالَ النَّهَارَ*

[الاعراف: ۵۴]

سَخْرَ: ذَلَلَ.

[7463] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس شخص کا خاص من ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ وہ شخص اپنے گھر سے اس لیے نکلا ہے کہ غاصل اللہ کے راستے میں جہاد کرے اور اس کے لئے توحید کی تصدیق کرے۔ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا یا ثواب وغیرہ کے ساتھ اس کو گھر واپس کرے گا۔"

7463 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزَّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «تَكَفَّلَ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ، لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ، أَنَّ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْدَدَهُ إِلَى مَسْكِنِهِ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْزٍ أَوْ غَيْرِهِ»۔ [راجع: ۳۶]

باب: ۳۱- اللہ کی مشیت اور اس کے ارادے کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "تو جسے چاہے بادشاہی دیتا ہے۔" "اور تم وہی کچھ چاہ سکتے ہو جو اللہ چاہے۔" "کسی چیز کے متعلق کبھی یہ نہ کہنا کہ میں کل یہ ضرور کروں گا مگر یہ کہ اللہ چاہے۔" "(اے نبی!) بے شک آپ ہدایت نہیں دے سکتے جسے آپ چاہیں بلکہ اللہ ہی ہدایت دیتا ہے جس کو چاہے۔"

حضرت سعید بن مسیب اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ مذکورہ بالا آیت ابو طالب کے متعلق نازل ہوئی تھی۔ "اللہ تمہارے ساتھ نہیں چاہتا ہے حتیٰ کہ بتاؤ نہیں چاہتا۔"

[7464] حضرت انس رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم اللہ سے دعا کرو تو عزم کے ساتھ کرو۔ اور تم میں سے کوئی یوں نہ کہے: اگر تو چاہے تو مجھے عطا کر دے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی بھی مجبور نہیں کر سکتا۔"

[7465] حضرت علی رض سے روایت ہے، انہوں نے بتایا کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ ان کے اور اپنی لخت جگر

(۳۱) باب : فی المُشیَّةِ وَالإِرَادَةِ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: «فَتَوَكَّلْتُكَ مَنْ تَشَاءَ») [آل عمران: ۲۶] ﴿وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ﴾ (النُّكْرِينَ: ۲۹) ﴿وَلَا تَقُولَنَّ لِشَانَفِهِ إِنِّي فَاعْلَمُ ذَلِكَ عَدَدًا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ﴾ [الکَهْفَ: ۲۴، ۲۳] ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَعَلَّكَ اللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءَ﴾ [النَّصْر: ۵۶]

قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ: تَرَكَ فِي أَبِي طَالِبٍ ﴿يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْبَشَرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْمُسَرَّ﴾ [البَقْرَةَ: ۱۸۵]۔

7464 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنْسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا دَعَوْتُمُ اللَّهَ فَاغْزُمُوا فِي الدُّعَاءِ، وَلَا يَقُولَنَّ أَخْدُوكُمْ: إِنْ شِئْتُ فَأَعْطِنِي، فَإِنَّ اللَّهَ لَا مُسْتَكْبِرَ لَهُ»۔ [راجیع: ۶۲۳۸]

7465 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ: أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ عَنْ الرُّهْرِيِّ: حٍ: وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا

سیدہ فاطمہؓ کے گھر تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا: ”تم لوگ (تہجد کی) نماز کیوں نہیں پڑھتے؟“ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ میں نے جواب دیا: اللہ کے رسول! ہمارے نفس اللہ کے باتھ میں ہیں، وہ جب ہمیں اخہانا جاہے گا اٹھا دے گا۔ جب میں نے یہ بات کہی تو رسول اللہ ﷺ واپس چلے گئے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر میں نے آپ کو واپس جاتے ہوئے کہتے سنا جبکہ آپ اپنی ران پر باتھ مار کر یہ فرمرا رہے تھے: ”انسان ہمیشہ سے تمام چیزوں سے زیادہ جھگڑا لو ہے۔“

آخری عبد الحمید عن سلیمان، عن محمد بن أبي عتیق، عن ابن شهاب، عن علی بن حسین: أنَّ حُسْنِيَّ بْنَ عَلَيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلَيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَهُ وَفَاطِمَةَ بْنَتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَلَّةَ فَقَالَ لَهُمْ: «أَلَا تُصْلُوُنَ؟» قَالَ عَلَيَّ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا أَنْفَسْتُنَا بِيَدِ اللَّهِ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَعْنَتَنَا بَعْثَنَا. فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُلْتُ ذَلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا، ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُذَرِّبٌ يَضْرِبُ فِخْدَهُ وَيَقُولُ: «وَكَانَ الْإِنْسَنُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلَكَ» (الکیف: ۵۴).

[راجع: ۱۱۲۷]

7466] حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کی مثال کھیت کے نرم پودے کی سی ہے، جدھر کی ہوا چلتی ہے اس کے پتے ادھر ہی جھک جاتے ہیں۔ جب ہوا ک جاتی ہے تو وہ سیدھا ہو جاتا ہے، یعنی ہوائیں اسے ادھر ادھر جھکاتی رہتی ہیں۔ اسی طرح مومن بلا کوں اور مصیبتوں کی وجہ سے ادھر ادھر جھکتا رہتا ہے۔ اور کافر کی مثال صورت کے درخت حصی ہے جو ایک حالت پر کھڑا رہتا ہے حتیٰ کہ جب اللہ چاہتا ہے اسے یکبار یہ اکھاڑ پھینکتا ہے۔“

7467] حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ منبر پر کھڑے فرمرا رہے تھے: ”تمہارا زمانہ گزشتہ امتوں کے مقابلے میں ایسا ہے جیسا کہ نماز عصر سے غروب آفتاب تک کا وقت ہے۔ اہل تورات کو تورات دی گئی اور انہوں نے

7466 - حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ: حَدَّثَنَا هَلَالُ بْنُ عَلَيٍّ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ خَامَةِ الرَّزْعِ يَنْبِغِي وَرَفِعٌ، مِنْ حَيْثُ أَنْتُمْ رَأَيْتُمْهُ كُشْكَشَهَا، فَإِذَا سَكَنَتْ اعْتَدَلَتْ، وَكَذِيلُكَ الْمُؤْمِنِ يَحْكُمُ بِالْبَلَاءِ. وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَقِ صَنَاعَ مُعْتَدِلٌ حَتَّى يُفْصِمَهَا اللَّهُ إِذَا شَاءَ». [راجع: ۵۶۴۴]

7467 - حدَّثَنَا الْحَكْمُ بْنُ نَافِعٍ: أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ عَنِ الزَّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنْ

اس پر عمل کیا بیہاں تک کہ آدھا دن گزر گیا، پھر وہ عاجز آگئے۔ انھیں ایک قیراط اجرت دی گئی۔ پھر انھیں والوں کو انھیں دی گئی۔ انھوں نے اس پر عصر کی نماز تک عمل کیا۔ پھر وہ اس پر عمل سے عاجز آگئے تو انھیں بھی ایک ایک قیراط دے دیا گیا۔ اس کے بعد تمھیں قرآن دیا گیا اور تم نے اس پر غروب آفتاب تک عمل کیا تو تمھیں دو دو قیراط دیے گئے۔ اہل تورات نے کہا: اے ہمارے رب! ان لوگوں نے کام تھوڑا کیا لیکن اجرت زیادہ پائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”میں نے تمہاری اجرت میں کوئی کمی کی ہے؟“ انھوں نے کہا: نہیں! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”یہ تو میرا فضل ہے میں جس پر چاہتا ہوں کرتا ہوں۔“

الأُمَّمُ كَمَا يَبْيَنُ صَلَةُ الْعَضْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ أَعْطَيَ أَهْلَ التَّوْرَةَ التَّوْرَةَ فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى اتَّصَفَ الْهَمَارُ، ثُمَّ عَجَزُوا فَأَعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أَعْطَيَ أَهْلَ الْإِنجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ حَتَّى صَلَةُ الْعَضْرِ ثُمَّ عَجَزُوا فَأَعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أَعْطَيْتُمُ الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ حَتَّى غُرُوبِ الشَّمْسِ فَأَعْطَيْتُمْ قِيرَاطِينِ قِيرَاطِينِ، قَالَ أَهْلُ التَّوْرَةَ: رَبَّنَا هُؤُلَاءِ أَقْلُ عَمَلاً وَأَكْثَرُ أَجْرًا، قَالَ: هَلْ طَلَمْتُكُمْ مِنْ أَخْرِجْتُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالُوا: لَا، فَقَالَ: فَذَلِكَ فَضْلِيُّ أُوتِيهِ مِنْ أَشَاءِ۔ [راجیع:

[۵۵۷]

[7468] حضرت عبادہ بن صامت رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ آپ نے بیعت لیتے وقت فرمایا: ”میں تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تم اللہ کے ساتھ کی چیز کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گے اور نہ کسی پر بہتان ہی باندھو گے جو تم نے خود تیار کیا ہو، نیکی کے کاموں میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔ جس نے یہ عہد پورا کیا اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے اور جس نے لغوش کی اور اسے دنیا ہی میں پکڑ لیا گیا تو یہ (حد) اس کے لیے گناہوں کا کفارہ اور پاکیزگی کا ذریعہ ہو گی اور جس پر اللہ تعالیٰ نے پردہ ذالاً تو وہ اللہ کے حوالے ہے، وہ اگر چاہے تو اسے عذاب دے اور اگر چاہے تو بخش دے۔“

[7469] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی حضرت سلیمان صلی اللہ علیہ وسالم کی سائھہ بیویاں تھیں۔ انھوں نے

٧٤٦٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ الْمُسْنَدِيُّ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ : أَخْبَرَنَا مَعْنُورٌ عَنِ الرُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: بَأَيْعُثُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي رَهْطٍ فَقَالَ: أَبَا يَعْمَكْمُ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا ، وَلَا تَسْرُقُوا ، وَلَا تَرْتُبُوا ، وَلَا تَقْتُلُوا أُولَادَكُمْ ، وَلَا تَأْتُوا بِبَهْنَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ ، وَلَا تَعْصُونِي هُنِي مَعْرُوفٌ . فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَأُخْدِيَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كَفَارَةٌ وَطَهُورٌ ، وَمَنْ سَرَرَ اللهُ فَذَلِكَ إِلَى اللهِ ، إِنْ شَاءَ عَذَبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ۔ [راجیع:

[۱۸]

٧٤٦٩ - حَدَّثَنَا مُعْلَى بْنُ أَسَدٍ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُوبَ . عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْدَةَ دَلَائِلُ وَبِرَابِينَ سے مزین، متعدد و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کہا: میں آج رات اپنی تمام یوں کے پاس ضرور جاؤں گا۔ ہر یوں حاملہ ہوگی اور ایک ایک شہوار کو جنم دے گی جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے گا۔ پھر وہ اپنی یوں کے پاس گئے تو ان میں سے صرف ایک یوں نے تاصل بچہ جنم دیا۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر سلیمان بن اسحاق ان شاء اللہ کہد دیتے تو ہر یوں حاملہ ہوتی اور شہوار کو جنم دیتی جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتا۔“

ہریزہ: «أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَانَ لَهُ سِتُّونَ امْرَأَةً فَقَالَ: لَا طُوفَرَنَ الْلَّذِيلَةَ عَلَى نِسَائِي فَلَتَحْمِلْنَ كُلُّ امْرَأَةٍ وَلَتُلَدِّدْنَ فَارِسَا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَطَافَ عَلَى نِسَائِهِ فَمَا وَلَدَتْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةً، وَلَدَتْ شَيْءٌ غَلَامًا». قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ كَانَ سُلَيْمَانُ اسْتَشْنَى لَحَمَدَتْ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ فَوَلَدَتْ فَارِسَا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ» . [راجع: ۲۸۱۹]

فائدہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو جس قدر بھی اسباب مہیا ہوں اسے اللہ کی مشیت کا سہارا ضرور لینا چاہیے کیونکہ اس کے بغیر کوئی کام بھی پایہ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا۔ اگر حضرت سلیمان بن اسحاق کی منشا پوری کرتا مگر اللہ تعالیٰ کو یہ مظور نہ تھا، اس لیے یاد دہانی کے باوجود وہ ان شاء اللہ کہنا بھول گئے۔

[7470] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دیہاتی کی بیمار پری کرنے کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے اس سے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں، ان شاء اللہ یہ بیماری تمہارے لیے پاکیزگی کا باعث ہوگی۔“ دیہاتی نے کہا: بلکہ یہ تو وہ بخار ہے جو ایک بوڑھے پر جوش مار رہا ہے اور اسے قبر تک پہنچا کر چھوڑے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”باں تب ایسا ہی ہو گا۔“

7470 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَابِ التَّقِيفِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّادُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى أَغْرَابِيٍّ يَعُودُهُ فَقَالَ: لَا بَأْسَ عَلَيْكَ، طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، قَالَ: قَالَ أَغْرَابِيُّ: بَلْ هِيَ حُمُّى تَفُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ تُرِيْرَهُ الْقُبُورَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (فَنَعَمْ إِذَا) . [راجع: ۳۶۱۶]

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اسے اللہ کی مشیت کے حوالے سے بتایا کہ یہ بیماری تجھے گناہوں سے پاک کر دے گی لیکن اس دیہاتی نے اسے بعد خیال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تجھے ہماری بات پر یقین نہیں تو ویسے ہی ہو گا جیسا تو خیال کرتا ہے۔ تیرے متعلق اللہ کا حکم ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ پھر دوسرے دن شام بھی نہ ہونے پائی تھی کہ وہ دنیا سے چل بسا۔^۱

[7471] حضرت ابو قادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب لوگ نماز (فجر) سے سوئے رہ گئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جب چاہا تمہاری روحیں روک لیں اور جب

7471 - حَدَّثَنَا أَبْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ حَبِيبٍ نَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (إِنْ

۱. فتح الباری: 6/625.

توحید سے متعلق احکام و مسائل۔

الله قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ، وَرَدَّهَا حِينَ شَاءَ»، فَقَضُوا حَوَابِجَهُمْ وَتَوَضَّلُوا إِلَى أَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَضَّتْ، فَقَامَ فَصَلَّى.

[راجع: ۵۹۵]

7472) حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی کا آپس میں گھگڑا ہو گیا۔ مسلمان نے تم کھاتے ہوئے کہا: اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد ﷺ کو تمام جہانوں پر بزرگی دی! یہودی نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اہل جہاں پر فتح کیا! اب مسلمان نے بالآخر اخھایا اور یہودی کو تپھر مار دیا۔ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس شکایت لے کر آیا اور اس نے اپنا اور مسلمان کا معاملہ پیش کیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دو کیونکہ لوگ قیامت کے دن بے ہوش ہو جائیں گے اور میں ہی سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا تو دیکھوں کا کہ موسیٰ علیہ الرحمٰن الرحيم عرش کا ایک پایہ پکڑے ہوئے ہیں۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ یہ ان لوگوں سے ہوں گے جو بے ہوش تو ہوئے ہوں لیکن مجھ سے پہلے انھیں ہوش آگیا ہو، یا اللہ تعالیٰ نے انھیں بے ہوش ہونے سے مستثنی کر دیا تھا؟“

7473) حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دجال، مدینہ طیبه کا رخ کرے گا تو فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا، اس لیے اگر اللہ نے چاہا تو دجال اس کے قریب

7472 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَرَاعَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالْأَعْرَجِ. وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي أَحْيَى عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَيْنَةِ، عَنْ أَبْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: أَشْبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ: وَالَّذِي اضْطُفَنِي مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ - فِي قَسْمٍ يُقْسِمُ بِهِ - فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: وَالَّذِي اضْطُفَنِي مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ، فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَّمَ الْيَهُودِيَّ. فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِالذِّي كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُبَيِّقُ، فَإِذَا مُوسَى يَأْتِشُ بِجَانِبِ الْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ فَبَلَى؟ أَوْ كَانَ مِنْ أَشْتَهِيَ اللَّهُ؟“ [راجیع: ۲۴۱۱]

7473 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي عِيسَى: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا شَعْبَةُ عَنْ قَنَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمَدِينَةُ يَأْتِيهَا الدَّجَالُ

نہیں ہو سکے گا اور نہ مرض طاعون ہی اس کا رخ کرے گا۔“

فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُونَهَا، فَلَا يَغْرِبُهَا
الْدَّجَالُ، وَلَا الطَّاغُونُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ». [راجع: ۱۸۸۱]

[7474] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر نبی کی ایک دعا مقبول ہے، ان شاء اللہ میرا ارادہ ہے کہ اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھوں۔“

۷۴۷۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الرَّضْهُرِيِّ : حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ : أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ، فَأَرِيدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
أَنْ أَخْبِرَنِي دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأَمْتَيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» .

[راجع: ۶۳۰۴]

[7475] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں ایک وقت سورا تھا کہ خود کو ایک کنویں پر دیکھا۔ میں نے اس سے، جتنا اللہ نے چاہا، پانی نکالا۔ اس کے بعد اسنے ابو قافلہ نے ڈول پکڑ لیا اور انھوں نے ایک یادو ڈول نکالے، البتہ ان کے ڈول کھینچنے میں کمزوری تھی۔ اللہ تعالیٰ انھیں معاف فرمائے۔ پھر اسے عمر نے لے لیا تو وہ ان کے ہاتھ میں ایک برا ڈول بن گیا۔ میں نے لوگوں میں سے کوئی باکمال و بے مثال نہیں دیکھا جو اس طرح ڈول پر ڈول نکالتا ہو یہاں تک کہ لوگوں نے اس کنویں کے ارد گرد گھاث بنالیے۔“

۷۴۷۵ - حَدَّثَنَا يَسِرَّةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ جَمِيلِ
اللَّحْمُومِيِّ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ
الرَّضْهُرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : «بَيْتًا أَنَا نَائِمٌ
رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ ، فَتَرَعَّثُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ
أَنْزِعَ ، ثُمَّ أَخَذَهَا أَبْرُ أَبِي قُعَادَةَ فَتَرَعَّثَ دَنْبُهَا أَوْ
ذَنْبُهَيْنِ ، وَفِي تَرَعَّعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَعْفُرُ لَهُ ، ثُمَّ
أَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا ، فَلَمْ أَرْ عَبْرَرِيَّا
مِنَ النَّاسِ يَتَفَرَّيْ فَرِيدًا ، حَتَّىٰ ضَرَبَ النَّاسُ
حَوْلَهُ بَعْضَنِ». [راجع: ۳۶۶۴]

[7476] حضرت ابو موسیٰ الشعري رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی سائل یا ضرورت مند آتا تو فرماتے: ”اس کے متعلق سفارش کرو تھیں ثواب دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان سے وہی جاری کرتا ہے جو چاہتا ہے۔“

۷۴۷۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ : حَدَّثَنَا أَبُو
أَسَاطِةَ عَنْ بُرِيْدَهِ ، عَنْ أَبِي بُرَادَةَ ، عَنْ أَبِي
مُوسَيْ قَالَ : كَانَ الشَّيْءُ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا أَتَاهُ السَّائِلُ ،
وَرُؤْيَاً قَالَ : حَمَاءُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ
الْحَاجَةِ ، قَالَ : «اشْفَعُو فَلْتُوجِرُوا ، وَيَقْضِي
اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ». [راجع: ۱۴۳۲]

۷۴۷۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَاقِ

[7477] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، وہ نبی

سنتیت سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی ان الفاظ میں دعا نہ کرے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے، اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر، اگر تو چاہے تو مجھے رزق عطا فرم، بلکہ انسان کو چاہیے کہ وہ عزم اور چنگی کے ساتھ سوال کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ جو چاہے کرتا ہے، اسے کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔“

عَنْ مَعْمِرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الْيَهُودِيِّ قَالَ: «لَا يَقُلُّ أَحَدُكُمْ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ، ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ، ارْزُقْنِي إِنْ شِئْتَ. وَلَيَعْزَمْ مَسَأْلَتُهُ، إِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ، لَا مُحْكَرَةٌ لَهُ». [راجع: ۶۲۲۹]

[7478] حضرت عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے، وہ اور حر بن قیس میں حصن فزاری رض سیدنا موسی علیہ السلام کے ساتھی کے متعلق اختلاف کر رہے تھے کہ کیا وہ حضرت خضری رض تھے؟ اتنے میں حضرت ابن بن کعب رض کا اور حر سے گزر ہوا تو حضرت ابن عباس رض نے انھیں بلایا اور کہا: میں اور میرا یہ ساتھی شک میں بٹلا ہیں کہ موسی علیہ السلام کے وہ ”صاحب“ کون تھے جن سے ملاقات کے لیے حضرت موسی علیہ السلام نے راستہ پوچھا تھا؟ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں کوئی حدیث سنی ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: ”موسی علیہ السلام اسرائیل کے ایک جمع میں تھے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے پوچھا: کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو آپ سے زیادہ علم رکھتا ہو؟ حضرت موسی علیہ السلام نے جواب دیا: نہیں۔ پھر ان پر وحی نازل ہوئی: کیوں نہیں، بلکہ ہمارا بندہ خضر ہے۔ حضرت موسی علیہ السلام نے ان کی ملاقات کا راستہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ایک چھپلی کو نہشان قرار دیا اور ان سے کہا گیا: جب تم چھپلی کو کم پاؤ تو وہ اپنی لوٹ آتا، وہیں ان سے ملاقات بھوئی۔ اس کے بعد حضرت موسی علیہ السلام سمندر کے کنارے چھپلی کا نہشان تلاش کرتے رہے۔ موسی علیہ السلام کے خادم نے کہا: بھلا آپ کو معلوم جہاں ہم نے چٹان کے سامنے میں آرام کیا تھا، میں چھپلی دہاں بھول گیا

۷۴۷۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي أَبْنُ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ تَمَارِيْهُ هُوَ وَالْحَرُّ بْنُ قَيْسٍ بْنِ جَضِينِ الْغَزَارِيِّ فِي صَاحِبِ مُوسَى: أَهُوَ حَاضِرٌ؟ فَمَرَّ بِهِمَا أَبْنُي أَبْنُ كَعْبَ الْأَنْصَارِيِّ، فَدَعَاهُ أَبْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: إِنِّي تَمَارِيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى الْقِيَةِ، هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ يَدْكُرُ شَانَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنِّي سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ: «إِنَّ مُوسَى فِي مَلَأِ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ؟ فَقَالَ مُوسَى: لَا، فَأُوْجِنِي إِلَى مُوسَى: بَلِّي عَبْدَنَا حَاضِرٌ، فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَى الْقِيَةِ، فَجَعَلَ اللَّهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً، وَقَيْلَ لَهُ: إِذَا فَقَدَتِ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِلَكَ سَلْفَقَاهُ، فَكَانَ مُوسَى يَتَبَعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ، فَقَالَ فَلَيْ مُوسَى لِمُوسَى: أَرَأَيْتَ إِذْ أَوْيَنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيْتُ الْحُوتَ، وَمَا أَسْنَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرْهُ. قَالَ مُوسَى: ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِي، فَأَرَدَّا

بھوں اور اسے یاد کرنے سے مجھے شیطان نے غافل کر دیا تھا۔ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا: یہی وہ جگہ ہے ہم جس کی تلاش میں ہیں۔ وہ فوراً اپنے پاؤں کے نشانات پر واپس ہو گئے اور انھوں نے وہاں حضرت خضریؑ کو پالیا۔ ان دونوں کا وہ قصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے۔“

7479] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”ہم ان شاء اللہ کل خیف بنو کنانہ میں قیام کریں گے جہاں (ایک زمانے میں) کفار مکہ نے کفر پر قائم رہنے کے لیے آپس میں تقسیم کھائی تھیں۔“ خیف بنو کنانہ سے مراد وادیٰ محبہ ہے۔

7480] حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے اہل طائف کا محاصرہ کیا لیکن ابھی فتح نہیں کیا تھا کہ آپ نے فرمایا: ”ہم ان شاء اللہ کل (مدینہ طیبہ) واپس چلے جائیں گے۔“ مسلمانوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم فتح کیے بغیر ہی لوٹ جائیں؟ آپ نے فرمایا: ”اگر تمہارا یہی عزم ہے تو پھر کل صحیح لڑائی شروع کرو۔“ صحیح انھوں نے جگ کی تو بہت رنجی ہو گئے۔ (یہ دیکھ کر) نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہم ان شاء اللہ کل واپس جائیں گے۔“ اس پر مسلمان بہت خوش ہوئے تب (یہ دیکھ کر) رسول اللہ ﷺ مسکرا دیے۔

فائدہ: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ بالا احادیث سے اللہ تعالیٰ کی مشیت کو بیان کیا ہے کہ وہ تمام جہاں میں کار فرمایے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔ وہ بے نیاز اور بے پرواہ ہے۔ اس سلسلے میں کسی کا محاذ نہیں۔ بہر حال ہم اس بات کے پابند ہیں کہ اپنے آئندہ کے پروگرام اللہ کی مشیت سے وابستہ کریں۔

عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا ، فَوَجَدَا حَضِيرًا فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَرَ اللَّهُ . [راجع: ۷۴]

7479 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانُ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الرَّزْهَرِيِّ . وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا أَبْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّرْتِلُ عَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِخَيْفِ بْنِي كَنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ»، يُرِيدُ الْمُحَحَّبَ . [راجع: ۱۵۸۹]

7480 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبْنُ عَيْنَيْهِ عَنْ عَمْرِو، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَاضِرَ النَّبِيِّ ﷺ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَفْتَحْهَا، فَقَالَ: «إِنَّا قَافْلُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ»، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: نَقْفُلُ وَلَمْ نَفْتَحْ؟ قَالَ: «فَاغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ»، فَغَدُوا فَأَصَابَتْهُمْ حِرَاخَاتٌ، قَالَ النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّا قَافْلُونَ عَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ»، فَكَانَ ذَلِكَ أَعْجَبَهُمْ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ . [راجع: ۴۳۲۵]

باب: 32- ارشاد باری تعالیٰ: ”اس کے ہاں صرف اس شخص کو سفارش فائدہ دیتی ہے جس کے لیے وہ خود اجازت دے یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ وہ کہتے ہیں: حق فرمایا ہے اور وہ بہت بلند بہت بڑا ہے۔ یہ نہیں کہا کہ تمہارے رب نے کیا پیدا کیا ہے؟ کامیاب

ارشد باری تعالیٰ ہے: ”کون ہے وہ جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے ہاں سفارش کر سکے۔“

حضرت مرسوق نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے سے کلام کرتا ہے تو آسمان والے کچھ نہیں ہیں۔ پھر جب ان کے دلوں سے خوف دور کیا جاتا ہے اور آواز بھی ٹھہر جاتی ہے تو وہ کچھ جاتے ہیں کہ یہ کلام برحق تھا۔ پھر وہ آپس میں ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ تو وہ جواب دیتے ہیں: حق فرمایا ہے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا جاتا ہے، وہ عبداللہ بن انبیاء رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جمع کرے گا، پھر انہیں ایسی آواز سے پکارے گا جسے دور والے ایسے شیئے گے جیسے قریب والے سنتے ہیں۔ اللہ فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، ہر ایک کے انہال کا بدله دینے والا ہوں۔“

(۳۲) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : ﴿ وَلَا تَنْفَعُ السَّفَنَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذْكَرَ لَهُ حَقًّا إِذَا فُرِغَ عَنْ قُلُوبِهِنَّ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴾ [سما: ۲۲] وَلَمْ يَقُلْ : مَاذَا خَلَقَ رَبُّكُمْ

وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ : ﴿ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ﴾ [المیراث: ۲۵۵]

وَقَالَ مَسْرُوقٌ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ : إِذَا تَكَلَّمَ اللَّهُ بِالْوَحْيِ سَمِعَ أَهْلُ السَّمَاوَاتِ شَيْئًا ، فَإِذَا فُرِغَ عَنْ قُلُوبِهِمْ وَسَكَنَ الصَّوْتُ عَرَفُوا أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ وَنَادُوا : مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ؟ قَالُوا : الْحَقُّ . وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : « يَحْشُرُ اللَّهُ الْعِبَادَ فِتَنَادِيهِمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ بَعْدَ كَمَا يَسْمَعُهُ مَنْ قَرُبَ : أَنَا الْمَلِكُ ، أَنَا الدَّيَّانُ ». الْمَلِكُ ، أَنَا الدَّيَّانُ .

فائدہ: امام بخاری رضی اللہ عنہ کی اس عنوان سے غرض اللہ تعالیٰ کے لیے صفت کلام کی وضاحت کرتا ہے۔ حافظ ابن حجر رضی اللہ عنہ نے لکھا ہے کہ امام بخاری رضی اللہ عنہ کی طرف سے یہ پہلا عنوان ہے جس کے تحت انہوں نے مسئلہ کلام سے متعلق گفتگو کی ہے اور مسئلے کی

بھی چوڑی تفصیلات ہیں۔^۱

7481] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ کرتا ہے تو فرشتے اس کے فیصلے کے آگے اظہار عاجزی کرنے کے لیے اپنے پر مارتے ہیں، گویا ان کے پروں کی اسی آواز ہوتی ہے جیسے صاف پھر پر زخمی ماری گئی ہو..... شیخ بخاری علی بن مدینی نے کہا: سفیان کے علاوہ دوسرے راویوں نے ”صفوان“ کو فاء کے فتح کے ساتھ بیان کیا ہے (جبکہ سفیان بن عینہ نے ”فاء“ کو ساکن پڑھا ہے)..... اللہ تعالیٰ یہ حکم فرشتوں کو پہنچاتا ہے، ان کے دلوں سے جب خوف دور کیا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں: تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ تو وہ کہتے ہیں: حق فرمایا ہے اور وہ (اللہ) بہت بلند بہت بڑا ہے۔“

علی بن مدینی نے کہا: ہم سے سفیان نے، ان سے عمرو نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رض نے یہی حدیث بیان کی۔

اور کبھی سفیان نے یوں بیان کیا کہ عمرو نے کہا: میں نے عکرمہ سے سن، (انھوں نے کہا): ہم سے حضرت ابو ہریرہ رض نے بیان کیا۔

علی بن مدینی نے کہا: میں نے سفیان بن عینہ سے پوچھا: (کیا) عمرو بن دینار نے کہا ہے کہ میں نے عکرمہ سے سن، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابو ہریرہ رض سے سن؟ تو سفیان بن عینہ نے اس امر کی تصدیق کی۔

میں نے سفیان بن عینہ سے کہا: ایک شخص، عمرو بن دینار کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رض سے مرفوع روایت

7481 - حَدَّثَنَا عَلَيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفِيَّانَ عَنْ عُمَرِّو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ السَّيِّدُ مُحَمَّدٌ قَالَ: إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا حُضْرَانًا لِقَوْلِهِ، كَانَهُ سِلْسِلَةً عَلَى صَفْوَانَ - قَالَ عَلَيُّ وَقَالَ غَيْرُهُ: صَفْوَانَ يَتَعَذَّهُمْ ذَلِكَ - فَإِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ.

قَالَ عَلَيُّ: وَحَدَّثَنَا سُفِيَّانُ: حَدَّثَنَا عُمَرُّو عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذَا.

قَالَ سُفِيَّانُ: قَالَ عُمَرُّو: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ.

قَالَ عَلَيُّ: قُلْتُ لِسُفِيَّانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

قُلْتُ لِسُفِيَّانَ: إِنَّ إِنْسَانًا رَوَى عَنْ عُمَرِّو أَبْنَ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ

۱. فتح الباری: 561/13

توحید سے متعلق احادیث و مسائل

ذکر کرتا ہے کہ انہوں نے فُرَّعَ کے بجائے فُرَّغَ پڑھا ہے۔ سفیان بن عینہ نے کہا: عمرو بن دیبار نے ایسا ہی پڑھا تھا۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے اس طرح سنائے یا نہیں۔ سفیان بن عینہ نے کہا: ہماری قراءت بھی اسی طرح ہے۔

[7482] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، وہ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کسی بات کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جس قدر نبی صلی اللہ علیہ و آله و سلم کے قرآن پڑھنے کو متوجہ ہو کر سنتا ہے جبکہ وہ اسے خوشحالی سے پڑھتے ہیں۔"

حضرت ابو ہریرہ رض کے ایک شاگرد نے اس کے معنی یہ کہیں کہ جب آپ اسے بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔

[۵۰۲۳]

فائدہ: ہمارے نزدیک اس اذن کے معنی متوجہ ہو کر سنتا ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ توجہ سے اسی کلام کو سنا جا سکتا ہے جو حروف و آواز پر مشتمل ہو اور خوشحالی سے بھی وہی کلام پڑھا جاسکتا ہے جو الفاظ و آواز پر مشتمل ہو۔ اللہ تعالیٰ کا کلام بھی حروف و آواز پر مشتمل ہے اور وہ حقیقی کلام سے متصف ہے۔ واللہ اعلم۔

[7483] حضرت ابوسعید خدري رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے فرمایا: "قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حضرت آدم صلی اللہ علیہ و آله و سلم سے فرمائے گا: اے آدم! وہ کہیں گے: لیک و سعدیک، پھر وہ بلند آواز سے ندادے گا کہ اللہ تعالیٰ تمھیں حکم دیتا ہے کہ تم اپنی اولاد سے جہنم کا لٹکر نکال کر باہر کر دو۔"

آلہ قرآن: (فُرَّغَ)، قال سُفِيَّانُ: هَكَذَا قَرَأَ عُمَرُو، فَلَا أَذْرِي سَمِعَهُ هَكَذَا أَمْ لَا، قال سُفِيَّانُ: وَهِيَ قِرَاءَتُنَا. [راجح: ۴۷۰۱]

[۷۴۸۲] - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا الْيَثْرَى عَنْ عَقِيلٍ ، عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ : أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَبْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أُبَيِّ هُرَيْرَةَ أَلَّهُ كَانَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ و آله و سلم : «مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِلشَّيْءِ صلی اللہ علیہ و آله و سلم يَعْنِي بِالْقُرْآنِ» .

وَقَالَ صَاحِبُ لَهُ : يُرِيدُ : [أَنْ] يَجْهَرَ بِهِ .

[۵۰۲۴]

[۷۴۸۳] - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ عَيَّاثَ : حَدَّثَنَا أُبَيِّ : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ : حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحَ عَنْ أُبَيِّ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ و آله و سلم : «يَقُولُ اللَّهُ : يَا آدُم! فَيَقُولُ : لَيْكَ وَسَعْدَيْكَ ، فَيَنَادِي بِصَوْتٍ : إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّكَ بَعْثًا إِلَى النَّارِ». [راجح: ۳۲۴۸]

[7484] حضرت عائشہ رض سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: مجھے جس قدر حضرت خدیجہ رض پر غیرت آتی تھی اور کسی عورت پر نہیں آتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ و آله و سلم کو فرمایا تھا کہ وہ انھیں جنت میں ایک گھر کی بشارت دے دیں۔

[۷۴۸۴] - حَدَّثَنَا عَبْيُدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ غَابِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ : مَا غَرَّتْ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غَرَّتْ عَلَى حَدِيجَةَ ، وَلَقَدْ أَمْرَهُ اللَّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِيُبَشِّرَتِ مِنَ الْجَنَّةِ . [راجح: ۳۸۱۶]

باب: 33- رب تعالیٰ کا حضرت جبریل ﷺ کے ساتھ کلام کرنا اور اللہ کا دوسرا فرشتوں کو نہادیں

ارشاد باری تعالیٰ: ”اور بلاشبہ آپ کو یہ قرآن کمال حکمت والے کی طرف سے سکھایا (عطای کیا) جاتا ہے۔“ کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پر یہ قرآن القا کیا جاتا ہے اور تم اسے فرشتوں سے لیتے ہو جیسا کہ حضرت آدم عليه السلام کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”آدم نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھے۔“

[7485] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل ﷺ کو آواز دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو، تو حضرت جبریل ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جبریل ﷺ آسمان میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں آدمی سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ آسمان والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر اس کی مقبولیت زمین والوں میں رکھ دی جاتی ہے۔“

[7486] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے پاس رات اور دن کے فرشتے کیے بعد دیگرے آتے ہیں اور عصر و فجر کی نمازوں میں وہ اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر وہ فرشتے جو تم میں رات گزارتے ہیں جب اور جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ بندوں کے احوال سے خوب واقف ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا ہے؟ وہ

(۳۳) باب کلام الرَّبِّ تَعَالَى مَعَ جِبْرِيلَ،
وَنَدَاءُ اللَّهِ الْمَلَائِكَةَ

وَقَالَ مَعْمَرٌ 『وَلَيْكَ لِلَّهِ الْفَرَءَاتُ』 (السلسل: ۶۰) أئمَّةُ: يُلْقَى عَلَيْكَ، وَتَلْقَاهُ أَئْمَّةُ: أَئِمَّةُ: تَأْخُذُهُ عَنْهُ، وَمِثْلُهُ 『فَلَقَقَ إَدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلْمَتَهُ』 (البقرة: ۳۷).

7485 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنَ - هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ - عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا فَأَجِهَهُ، فَيَجِهُهُ جِبْرِيلُ، ثُمَّ يُنَادِي جِبْرِيلُ فِي السَّمَاءِ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا فَأَجِهَهُ، فَيَجِهُهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، وَيُوَضِّعُ لَهُ الْقُبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ۔ [راجع: ۳۲۰۹]

7486 - حَدَّثَنَا قَتْبَيْهُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الرِّزَاقِ، عَنِ الْأَعْمَرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَتَعَاقِبُونَ فِيمُّ مَلَائِكَةٍ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٍ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَرْجُعُ الَّذِينَ يَا تُوا فِيمُّ فَيَسَّأُهُمْ - وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ - : كَيْفَ تَرْكُتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرْكُنَا هُمْ وَهُمْ حَمْكَمْ دَلَائِلُ وَبِرَابِينَ سَيِّ مَزِينَ، مَتَنَوْعَ وَمَنْفَرَدَ مَوْضِعَاتٍ پَرِ مشتملَ مَفْتَ آنَ لَائِنَ مَكْتَبَةَ

توحید سے متعلق احکام و مسائل بُصْلُونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصْلُونَ۔ [راجع: ٥٥٥] جواب دیتے ہیں: ہم نے انھیں اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ اور جب ان کے پاس گئے تھے تو مجھی نماز پڑھ رہے تھے۔

فائدہ: اس حدیث سے امام بخاری رض نے ثابت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت جبریل صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دوسرے فرشتوں سے بھی کلام کرتا ہے اور اس کا کلام قرآن مجید کے علاوہ بھی ہے۔ اللہ کا کلام حروف اور آواز پر مشتمل ہی برقیقت ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کا فرشتوں سے سوال کرنے کا ذکر ہے اور سوال ایسا کلام ہوتا ہے جو دوسروں کو سنائی دے اور وہ کلام حروف و آواز پر مشتمل ہو۔

[7487] حضرت ابوذر رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میرے پاس حضرت جبریل صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور مجھے خوشخبری دی کہ جو شخص اس حالت میں فوت ہو جائے کہ وہ کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہیں تھا ہر اتنا تھا تو وہ جنت میں جائے گا۔“ میں نے عرض کیا: اگرچہ وہ چوری اور زنا کا مرکتب ہو؟ آپ نے فرمایا: ”گوہ چوری اور زنا کا مرکتب ہو۔“

٧٤٨٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ : حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ الْمَعْرُورِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا ذَرًّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (أَتَانِي جِبْرِيلُ فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مِنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ ، قُلْتُ : وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَلَّى ؟ قَالَ : وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَلَّى) . [راجع: ١٢٣٧]

باب: 34- ارشاد باری تعالیٰ: ”اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آپ کی طرف اتارا ہے اپنے علم سے اتارا ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں“ کا بیان

امام محمد بیان کرتے ہیں کہ آیت کریمہ: ”ان کے درمیان حکم نازل ہوتا ہے“ کا مفہوم یہ ہے کہ ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کے حکم اترے رہتے ہیں۔

[7488] حضرت براء بن عازب رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے فلاں! جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو یہ دعا پڑھا کرو: ”اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا اور اپنا رخ تیری طرف موڑ

(٣٤) بَابُ قَوْلِهِ : «أَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ وَالْمَتَبِّكِهُ بِنَهَادُونَ» [السَّاءَ: ١٦٦]

قالَ مُجَاهِدٌ : (يَنْزَلُ الْأَمْرُ بِيَهْبَئِهِ) [العلاق: ١٢]: بَيْنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَالْأَرْضِ السَّابِعَةِ.

٧٤٨٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا أَبُو الْأَنْوَصِ : حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (يَا فَلَانُ ! إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ : اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ

دیا۔ میں نے اپنا معاملہ تیرے حوالے کر دیا، تجھ سے ڈرتے ہوئے اور تیری طرف رفتہ کرتے ہوئے یہ سب پکھ کیا۔ تیرے سوا کوئی پناہ اور جائے نجات نہیں۔ اے اللہ! میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی ہے اور تیرے نبی کو مان لایا جو تو نے بھیجا ہے۔“ اگر تو اس رات فوت ہو جائے تو فطرتِ اسلام پر تمہاری موت ہو گی اور اگر صحیح کو زندہ رہے تو تجھے اجر و ثواب ملے گا۔“

[7489] حضرت عبد اللہ بن ابی اوینؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خندق کے دن ان الفاظ میں دعا کی: ”اے اللہ! کتاب (قرآن مجید) نازل کرنے والے! جلدی حساب لینے والے! دشمن کے گروہ کو شکست سے دوچار کرو اور ان کے پاؤں اکھڑ دے۔“

امام حمیدی نے یہ روایت ان الفاظ میں بیان کی: ”هم سے سفیان بن عینہ نے بواسطہ ابن ابو خالد بیان کیا ہے، انہوں نے عبد اللہ بن ابی اوینؓ سے سن، انہوں نے نبی ﷺ سے سن۔“

[7490] حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے، انہوں نے درج ذیل آیت: ”آپ اپنی نماز نہ زیادہ بلند آواز سے پڑھیں اور نہ بالکل پست آواز سے“ کے متعلق فرمایا: یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ ﷺ کو مکرمہ میں چھپ کر عبادت کیا کرتے تھے۔ جب آپ بلند آواز سے قرآن پڑھتے اور شرکیں کہ قرآن سنتے تو قرآن، صاحب قرآن اور قرآن لانے والے حضرت جبریلؓ کو برا بھلا کتھے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا: ”اپنی نماز میں قرآن کریم باواز بلند اور بالکل پست نہ

نفسیِ إِلَيْكَ، وَوَجَهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَاهْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأً وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، أَمْتَ بِكَتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِسِيرَكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنَّكَ إِنْ مُتْ فِي لَيْلَتِكَ مُتْ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَإِنْ أَضْبَحْتَ أَضْبَحْتَ أَجْرًا“۔

[راجح: ۲۴۷]

7489 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ: «اللَّهُمَّ مُنْزِلُ الْكِتَابِ! سَرِيعُ الْحِسَابِ! اهْرِزْ الْأَحْزَابَ وَزَلْزِلْهُمْ». [راجح: ۲۹۳۳]

رَأَدَ الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبْنُ أَبِي خَالِدٍ: سَعَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ: سَعَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ .

7490 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ أَبِي بِشَرٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبْنِ عَبَاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا «وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا» [الإِسْرَاء: ۱۱۱]، قَالَ: أَنْزَلْتَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَوَارِ بِمَكَّةَ، فَكَانَ إِذَا رَفَعَ صَوْتَهُ سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ فَسَبُوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ حَاجَ إِلَيْهِ، وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: «وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا»: لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ حَتَّى يَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ، وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ

پڑھیں، یعنی آواز اتنی بلند بھی نہ کریں کہ مشرکین سن لیں اور اس قدر آہستہ بھی نہ پڑھیں کہ آپ کے صحابہ بھی نہ سن سکیں بلکہ اس کے میں میں پڑھیں، یعنی اپنے صحابہ کرام کو سنائیں، اور زیادہ بلند آواز نہ کریں، تاکہ صحابہ کرام آپ سے قرآن سیکھ لیں۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ اس لیے قرآن مجید با آواز بلند پڑھتے تھے کہ مشرکین اسے سنیں اور اس پر غور و فکر کریں لیکن انھوں نے رذیل کے طور پر اسے برا بھلا کہنا شروع کر دیا، اس لیے زیادہ اونچا پڑھنے سے آپ کو روک دیا گیا۔

باب: 35- ارشاد باری تعالیٰ: ”یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے کلام کو بدلت دیں“ کا بیان

فَلَا تُسْمِعُهُمْ ॥ وَأَبْيَثُ عَيْنَ دَلَّكَ سَبِيلًا ॥ أَسْمِعُهُمْ
وَلَا تَجْهَرْ حَتَّى يَأْخُذُوا عَنْكَ الْقُرْآنَ ॥ [راجع: ۴۷۲۲]

(۳۵) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : 『بُرِيدُوكَ أَنْ
بُسْدِلُوا كَلْمَنَ اللَّهِ』 [الفتح: ۱۵]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک یہ قرآن فیصلہ کن بات ہے“ فصل کے معنی ”برحق“ کے ہیں۔ ”یہ کوئی نہیں مذاق کی بات نہیں۔“ هُزُل کے معنی ہیں: کھیل تماشا۔

[7491] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: آدم کا بیٹا مجھے تکلیف دیتا ہے۔ وہ زمانے کو برا بھلا کہتا ہے جبکہ میں خود زمانہ ہوں۔ میرے ہی ہاتھ میں تمام کام ہیں۔“ میں جس طرح چاہتا ہوں رات اور دن کو پچھر تارہتا ہوں۔“

﴿إِنَّمَا لِقَوْلِ فَصْلٍ﴾ : [۷۰] ۷۰۰ وَمَا هُوَ بِالْمُفْرِزِ ۝
[الطارق: ۱۲، ۱۳] : بِاللَّعِبِ .

۷۴۹۱ - حَدَّثَنَا الْحَمَيْدِيُّ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنَا الرُّثْفَرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسْبَطِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : يُؤْذِنِي أَبْنُ آدَمَ ، يَسْبُ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ ، يَبْدِي الْأَمْرُ ، أَقْلَبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ» .

[راجع: ۴۸۲۶]

[7492] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: روزہ میرے ہی لیے ہے اور میں ہی اس کا بدله دوں گا۔ وہ (روزے دار) میری خاطر اپنی خواہشات اور کھانا پینا چھوڑتا ہے اور روزہ ایک ڈھال ہے، نیز روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں: ایک خوشی روزہ افطار کرتے وقت اور دوسرا خوشی اس وقت جب وہ اپنے رب

۷۴۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعِيمَ : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى : الصَّوْمُ لِي ، وَأَنَا أَجْزِي بِهِ ، يَدْعُ شَهْوَتَهُ وَأَكْلَهُ وَشُرْبَهُ مِنْ أَجْلِي ، وَالصَّوْمُ جُنَاحٌ ، وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانٌ : فَرْحَةٌ حِينَ يُفْطَرُ ، وَفَرْحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ ، وَلَخَلُوفٌ فِي الصَّائِمِ أَطْبَبٌ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحٍ

الْمُسْلِكِ». [راجع: ۱۸۹۲]

سے ملاقات کرے گا۔ روزے دار کے منہ کی بوا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوبیوں سے زیادہ پاکیزہ اور عمدہ ہے۔“

[7493] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”ایک دفعہ حضرت ایوب صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام برہنہ حالت میں غسل کر رہے تھے کہ اچاک ان پر سونے کی ٹیکیاں گرنے لگیں۔ وہ انھیں اپنے کپڑے میں سمیٹنے لگے۔ ان کے رب نے آواز دی: اے ایوب! کیا میں نے تجھے مال دے کر ان ٹیکیوں سے بے پروائیں کر دیا؟ انھوں نے کہا: کیوں نہیں اے میرے رب! (تو نے مجھے بہت غنی کیا ہے) لیکن میں تیری برکت سے بے پروائیں ہو سکتا ہوں۔“

[7494] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے جس وقت رات کا آخری تھاں حصہ باقی رہ جاتا ہے اور کہتا ہے: کوئی شخص ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی شخص ہے جو مجھ سے سوال کرے میں اسے عطا کروں، کوئی شخص ہے جو مجھ سے معافی مانگے تو میں اسے بخشن دوں۔“

[7495] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنہ: ”ہم (دنیا میں آنے کے اعتبار سے) آخری امت ہیں لیکن آخرت میں سب سے آگے ہوں گے۔“

[7496] اسی سند کے ساتھ یہ بھی مردی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”تم خرچ کرو تو میں تم پر خرچ کروں گا۔“

[7497] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ (حضرت

7493 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَامَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّمَا أَيُّوبَ يَعْتَصِلُ عَرْيَانًا حَرًّا عَلَيْهِ رِجْلٌ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ يَعْجِشُ فِي ثُوْبِهِ، فَنَادَى رَبُّهُ: يَا أَيُّوبُ! أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتَكَ عَمَّا تَرَى؟ قَالَ: بَلٌ يَا رَبَّ! وَلَكِنْ لَا عِنْدِي يَبِ عَنْ بَرَكَتِكَ». [راجع: ۲۷۹]

7494 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَعْمَرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَنْتَزِلُ رَبِّنَا تَبَارِكُ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَنْتَشِرُ الْلَّذُلُّ الْأَخْرُ فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأَعْطِيهُ؟ مَنْ يَسْتَعْفِرُنِي فَأَعْفِرَ لَهُ؟». [راجع: ۱۱۲۵]

7495 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزَّنَادِ: أَنَّ الْأَعْرَاجَ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَحْنُ الْأَخْرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [راجع: ۲۳۸]

7496 - وَبِهَذَا إِلَاسْنَادِ «قَالَ اللَّهُ: أَنْفِقْ أَنْفِقْ عَلَيْكَ». [راجع: ۴۶۸۴]

7497 - حَدَّثَنَا رَهْبَرْ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَبْنُ

توحید سے متعلق احادیث و مسائل

جبریل ﷺ نے کہا: اللہ کے رسول! ” یہ خدیجہؓ آپ کے پاس برتن لے کر آ رہی ہیں جس میں کھانا یا پینے کا پانی ہے۔ انھیں ان کے رب کی طرف سے سلام کہہ دیں اور انھیں جنت میں ایسے گھر کی بشارت دیں جو موتیوں سے بنا ہوا ہے۔ اس میں کسی قسم کا شور و غل اور تحکاوث نہیں ہوگی۔ ”

[7498] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: میں نے (جنت میں) اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جنھیں نہ تو آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال ہی گزرا۔ ”

[7499] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب رات کو تہجد کے لیے اٹھتے تو پڑھتے: ”اے اللہ! حمد تیرے ہی لیے ہے، تو آسمانوں اور زمین کو روشن کرنے والا ہے، تعریف تیرے ہی لیے ہے۔ تو آسمانوں اور زمین کو کششوں کرنے والا ہے۔ حمد تیرے ہی لیے ہے۔ تو آسمانوں کا، زمین کا، اور جو کچھ ان میں ہے سب کا رب ہے۔ تو بحق ہے۔ تیر او عده سچا ہے۔ تیرا کلام بھی بحق ہے۔ تیری ملاقات مبنی برحقیقت ہے۔ جنت حق ہے اور دوزخ بھی حق ہے۔ تمام انبیاء سچے ہیں اور قیامت بھی برق ہے۔ اے اللہ! میں تیرے حضور سرگوں ہوں، تجھ پر ایمان لایا، میں نے تجھی پر توکل کیا، تیرے ہی طرف رجوع کیا۔ میں تیرے ہی سامنے اپنا مقدمہ پیش کرتا ہوں اور تجھی سے اپنا فیصلہ چاہتا ہوں، اس لیے میرے الگے چھپے تمام گناہ معاف کردے جو میں نے پوشیدہ کیے ہیں اور جو علانية کیے ہیں۔ تو ہی میرا معبدوں ہے اور تیرے سوا کوئی بھی معبدوں

فضیل عن عمارۃ، عن أبي زرعة، عن أبي هريرةؓ فَقَالَ: «هَذِهِ حَدِيْجَةُ أَنْتَكَ يَأْتَاهُ فِيهِ طَعَامٌ، أَوْ إِنَاءٍ [فِيهِ] شَرَابٌ، فَأَفْرِنْهَا مِنْ رَبَّهَا السَّلَامَ، وَبَشِّرْهَا بِيَتِيْتِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَبَبٍ فِيهِ وَلَا نَصَبٍ». [راجح: ۲۸۲۰]

[7498] - حَدَّثَنَا مُعاَذُ بْنُ أَسَدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامَ بْنِ مُنْبَهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللَّهُ: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أَذْنُ سَمِعَتْ، وَلَا حَاطَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ». [راجح: ۳۲۴۴]

[7499] - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَاقِ: أَخْبَرَنَا أَبْنُ حُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي شَلَيْمَانُ الْأَخْوَلُ: أَنَّ طَاؤُسًا أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيلِ قَالَ: «اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيْمُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعَدْكَ الْحَقُّ، وَقَوْلُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالْبَيْوَنَ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ. اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَبْتَثُ، وَبِكَ حَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخْرَجْتُ، وَمَا أَشْرَقْتُ وَمَا أَغْلَقْتُ، أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ». [راجح: ۱۱۲۰]

برحق نبیس۔“

[7500] نبی ﷺ کی زوجہ مختومہ عائشہؓ سے روایت ہے، انہوں نے منافقین کی طرف سے لگائے گئے بہتان کے متعلق فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے یہ گمان نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے حق میں وحی نازل فرمائے گا جس کی قیامت تک تلاوت کی جائے گی۔ میرے نزدیک میرا وجہ اس سے بہت کم تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے متعلق کوئی ایسا کلام کرے جس کی تلاوت کی جائے گی، البتہ مجھے یہ امید ضرور تھی کہ رسول اللہ ﷺ بحالت نیند کوئی خواب دیکھ لیں گے جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ میری براءت کر دے گا لیکن اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل دس آیات نازل فرمائیں: ”بے شک جن لوگوں نے بہتان گھرا.....“

7500 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ منْهَالٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْمُبِيرِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَرِيدَ الْأَيْلِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ الرَّهْرَيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الرَّبِّيِّ، وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبَ، وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَاصِ، وَعُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِلْكَ مَا قَالُواَ فَبَرَأَهَا اللَّهُ مِمَّا قَالُواَ، وَكُلُّ حَدِيثِنِي طَائِفَةٌ مِنْ الْحَدِيثِ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَطْلُ أَنَّ اللَّهَ يُنْزِلُ فِي بَرَاءَتِي وَحْتَنِي، وَلَسَانِي فِي نَفْسِي كَانَ أَخْفَرَ مِنْ أَنْ يَكَلِّمَ اللَّهُ فِي يَأْمِرِي بِتَلِّي، وَلَكِنِي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْوَمَ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللَّهُ بِهَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى «إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوْ بِإِلْكَ» الْعَشْرَ الْآيَاتِ

[النور: ۲۰-۱۱]. [راجع: ۲۵۹۳]

[7501] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: اے فرشتو! جب میرا بندہ کسی برائی کا ارادہ کرے تو جب تک وہ اس پر عمل نہ کرے اس کا گناہ نہ لکھو اور اگر وہ اس کے مطابق عمل کرے تو پھر اس کے برائی گناہ لکھو۔ اگر وہ میرے خوف سے اس برائی کو ترک کر دے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھو اور اگر کوئی بندہ نیکی کرتا چاہے تو اس کے لیے ارادے ہی پر ایک نیکی لکھو اور اگر اس پر عمل کر لے تو دس گناہ سات سو گناہ تک نیکی لکھو۔“

7501 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةَ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا الْمُغَيْرَةُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الرِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَقُولُ اللَّهُ: إِذَا أَرَادَ عَبْدِي أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ حَتَّى يَعْمَلَهَا، فَإِذَا عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا بِمِثْلِهَا، وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِي فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً». وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً، فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً، فَإِذَا عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمَاةٍ۔

[راجح: ۶۴۹۱]

[7502] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا، جب وہ اس سے فارغ ہوا تو رحم کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے رحم! انہمہر جا۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ! قطع رحمی سے تیری پناہ مانگنے کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ جو تجھے ملائے گا میں اسے ملاوں گا اور جو تجھے توڑے گا میں اسے توڑوں گا؟ رحم نے عرض کیا: اے میرے رب! کیوں نہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بس یہ تیرے لیے ہے۔" پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی: "پھر یقیناً تم سے تو قع ہے کہ اگر تم حاکم ہیں جاؤ تو تم زمین میں فساد کرو اور اپنے رشتے ناتے توڑا لو۔"

[7503] حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ کے عہد مبارک میں بارش ہوئی تو آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: (اس بارش کی وجہ سے) میرے کچھ بندوں نے میرے ساتھ کفر کیا اور کچھ بندے میرے ساتھ ایمان لانے والے بن گئے۔"

[7504] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: جب میرا بندہ مجھ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے تو میں بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے تو میں بھی اس کی ملاقات کو براجانتا ہوں۔"

﴿ فَإِنَّمَا: اس حدیث میں ایک ایسا فرمان الہی ذکر ہوا ہے جسے ہر مسلمان کو یاد رکھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخری وقت یہ فرمان یاد رکھنے کی سعادت نصیب کرے۔

[7505] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے۔"

7502 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بَلَالٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «خَلَقَ اللَّهُ الْمَلَائِكَةَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُنَّ قَامَتِ الرَّحْمَنُ فَقَالَ: مَهُ؟ قَالَتْ: هَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ لِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ، فَقَالَ: أَلَا تَرْضِيْنَ أَنْ أَصِلَّ مِنْ وَصَلَكَ وَأَقْطَعَ مِنْ قَطْعَكِ؟ قَالَتْ: بَلَى يَا رَبَّ، قَالَ: فَذِلِّكَ لَكِ». ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: «فَهَلْ عَسِيْتَ إِنْ تَوَلَّتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُنْقِطُوا أَرْحَامَكُمْ».

[محمد: ۲۲] [راجیع: ۴۸۳۰]

7503 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: مُطْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «قَالَ اللَّهُ: أَضَبَحَ مِنْ عِبَادِي كَافِرٍ بِي، وَمُؤْمِنٌ بِي».

[راجیع: ۸۴۶]

7504 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ أَبِي الرَّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «قَالَ اللَّهُ: إِذَا أَحَبَّ عَبْدِي لِقَاءِي أَحَبَّتُ لِقَاءَهُ، وَإِذَا كَرِهَ لِقَاءِي كَرِهَتْ لِقَاءَهُ».

7505 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانَ: أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّنَادَ عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «قَالَ اللَّهُ: أَنَا حَكَمْ دلائل و برابین سے مزین، متتنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عِنْدَ ظَنْ عَبْدِي بْنِي». [راجع: ٧٤٠٥]

[7506] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک آدمی نے کبھی کوئی اچھا کام نہیں کیا تھا۔ اس نے وصیت کی کہ جب وہ مر جائے تو اسے جلا دیں، پھر اس کی آدمی را کھڑکی میں اڑا دیں اور باقی آدمی دریا میں بھا دیں، اللہ کی قسم! اگر اللہ اس پر قادر ہوا تو وہ اسے ایسا عذاب دے گا جو دنیا کے کسی شخص کو بھی وہ نہیں دے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے سمندر کو حکم دیا تو اس نے تمام را کھجع کر دی جو اس کے اندر تھی، پھر اس نے خشکی کو حکم دیا تو اس نے بھی وہ اپنی تمام را کھجع کر دی جو اس کے اندر تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے اس آدمی سے پوچھا: تو نے ایسا کیوں کیا تھا؟ اس نے کہا: تیرے ذرے۔ اور تو سب سے زیادہ جانے والا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کر دیا۔“

فائدہ: وہ شخص بنی اسرائیل میں کافی چور تھا جو مرونوں کے کافی اتار کرتا تھا۔

[7507] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ”ایک بندے نے بہت گناہ کیے اور کہا: اے میرے رب! میں نے گناہ کیا ہے تو مجھے معاف کر دے۔ اس کے رب نے فرمایا: کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ کی وجہ سے پکڑتا بھی ہے؟ اب میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا، پھر جس قدر اللہ نے چاہا وہ گناہ سے رکارہا، پھر اس نے دوبارہ گناہ کیا تو اللہ کے حضور عرض کرنے لگا: اے میرے رب! میں نے گناہ کیا ہے، اسے بھی معاف کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا میرے بندے کو معلوم ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس کی وجہ سے سزا بھی دیتا ہے؟ چنانچہ میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا۔ پھر جس قدر اللہ نے چاہا وہ گناہ

7506 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ : حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ أَبِي الرَّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : « قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قُطُّ : فَإِذَا مَاتَ فَحَرَقُوهُ وَأَذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ ، فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدِرَ اللَّهُ عَلَيْهِ لِيُعَذِّبَهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ ، فَأَمَرَ اللَّهُ الْبَحْرَ لِيَجْمِعَ مَا فِيهِ ، وَأَمَرَ الْبَرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ : لَمْ فَعَلْتَ؟ قَالَ : مِنْ خَشْيَتِكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ ، فَغَفَرَ لَهُ ». [راجع: ٣٤٨١]

تو حجید سے متعلق احکام و مسائل

سے رکارہا، پھر اس نے دوبارہ گناہ کیا تو اللہ کے حضور عرض کرنے لگا: اے میرے رب! میں نے پھر گناہ کر لیا ہے تو مجھے معاف کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا میرے بندے کو معلوم ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ کے سبب موآخذہ بھی کرتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ تین بار فرمایا۔ اب جو چاہے عمل کرے۔“

ذہبنا - وَرَبَّمَا قَالَ: أَصَابَ ذَهْبًا - فَقَالَ: رَبُّ!
أَصَبَّتْ - أَوْ قَالَ أَذْهَبْتْ - آخَرَ فَاغْفِرْهُ لِي،
فَقَالَ: أَعْلَمُ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ
وَيَاخْذُلُهُ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي، - ثَلَاثًا - فَلَيَعْمَلْ
مَا شَاءَ».

فائدہ: اس حدیث سے استغفار کی فضیلت ثابت ہوئی۔ استغفار کی تین شرطیں ہیں: گناہ چھوڑ دینا، اس پر شرمسار ہونا، پھر وہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرنا۔ اگر اس نیت کے ساتھ، پھر گناہ ہو جائے تو استغفار کرنے سے وہ گناہ ختم ہو جائے گا بشرطیکہ گناہ پر اصرار نہ کرے۔ اصرار کے معنی ہیں: گناہ پر نادم ہونے کے بجائے گناہ کرنے کی نیت رکھے، صرف زبانی استغفار کرتا رہے، ایسا زبانی استغفار جو دل کی گہرائی سے نہ ہو جائے خود استغفار کے قابل ہے۔

7508] حضرت ابوسعید خدری رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے تکھلی امتوں میں سے ایک شخص کا ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے مال و اولاد سب کچھ دے رکھا تھا۔ جب اس کے مرنے کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا: میں تمہارے لیے کیا باپ ہوں؟ انہوں نے کہا: تو اچھا باپ ہے۔ اس نے کہا: لیکن تمہارے باپ نے اللہ کے حضور کوئی یہی نہیں بھیجی۔ اگر اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہوا تو اسے سخت عذاب دے گا۔ اب تم خیال کرو جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلا دینا حتیٰ کہ جب میں کوئلہ ہو جاؤں تو مجھے خوب پیش کر سخت آندھی کے دن ہوں میں اڑا دینا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میرے رب کی قسم! اس کام کے لیے اس نے اپنے بیٹوں سے پختہ وعدہ لیا، چنانچہ اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا۔ اسے جلا کر راکھ کر ڈالا، پھر اس راکھ کو تیز ہوا کے دن اڑا دیا۔ (اس کا رروائی کے بعد) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہو جا، تو وہ فوراً ایک مرد ہن کر کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندے! تجھے 7508 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ: سَمِعْتُ أَبِي: حَدَّثَنَا فَتَادَةً عَنْ عُفَيْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَافِرِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ و آله و سلم: «أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا فِيمَنْ سَلَفَ أَوْ فِيمَنْ كَانَ فِيلَكُمْ، قَالَ - كَلِمَةً: يَعْنِي - أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا لَا وَوَلَدًا، فَلَمَّا حَضَرَتِ الْوَفَاءُ قَالَ لِبَنِيهِ: أَيَ أَبْ كُنْتُ لَكُمْ؟ قَالُوا: حَيْرَ أَبٍ، قَالَ: فِإِنَّهُ لَمْ يَبْتَرِزْ - أَوْ لَمْ يَبْتَرِزْ - عِنْدَ اللَّهِ حَيْرًا وَإِنْ يَقْدِرْ اللَّهُ عَلَيْهِ يُعْذِّبُهُ، فَانظُرُوا إِذَا مُتْ فَأَخْرِقُونِي حَتَّى إِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُونِي - أَوْ قَالَ: فَاسْحَكُونِي - فَإِذَا كَانَ يَوْمُ رِيحِ عَاصِفٍ فَأَدْرُونِي فِيهَا». فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صلی اللہ علیہ و آله و سلم: «فَأَخْذَ مَوَاثِيقَهُمْ عَلَى ذَلِكَ وَرَبِّي فَعَلُوا، ثُمَّ أَدْرَوْهُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ، فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: كُنْ، هَلِإِذَا هُوَ رَجُلٌ قَائِمٌ، قَالَ اللَّهُ: أَيْ عَبْدِي! مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ:

کس بات نے اس پر آمادہ کیا کہ تو نے یہ کام کر دالا۔ اس نے کہا: تیرے خوف نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے اسے کوئی سزا نہیں بلکہ اس پر حرم فرمایا۔“

راوی کہتا ہے: پھر میں نے یہ بات ابو عثمان نہدی سے بیان کی تو انہوں نے کہا: میں نے اسے حضرت سلمان فارسی بنٹھا سے سنا، البتہ انہوں نے ان الفاظ کا اضافہ کیا: ”میری راکھ کو دریا میں بہاد دینا۔“ یا اس جیسا کچھ بیان کیا۔

موسیٰ نے معتبر سے لم بیستر کے الفاظ نقل کیے ہیں۔ خلیفہ نے معتبر سے لم بیستر کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔ حضرت قادہ نے اس کے معنی یہ بیان کیے ہیں کہ اس نے کوئی نیک (آخرت کے لیے) ذخیرہ نہ کی۔

باب: 36 - رب تعالیٰ کا قیامت کے دن حضرات انبیاء ﷺ اور ویگر لوگوں سے کلام کرنا

[75091] حضرت انس بن مالک سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: ”قیامت کے دن میری سفارش کروائی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! ان لوگوں کو جنت میں داخل فرماجن کے دلوں میں رائی برابر ایمان ہے، تب وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ میں پھر کہوں گا: اے بھی جنت میں داخل کر دے جس کے دل میں معمولی سا بھی ایمان ہے۔“

حضرت انس بن مالک نے فرمایا: گویا میں اس وقت بھی رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کی طرف دیکھ رہا ہوں، یعنی انگلیوں کے اشارے سے ادنیٰ شے کی وضاحت کر رہے تھے۔

[7510] حضرت معبد بن بلاں عنزی سے روایت ہے،

مخالفتک - اُوْ فَرَقٌ مِّنْكَ - قال: فَمَا تَلَاقَاهُ أَنْ رَّجَمَهُ عِنْدَهَا». وَقَالَ مَرْأَةٌ أُخْرَى: «فَمَا تَلَاقَاهُ غَيْرُهَا». .

قالَ فَحَدَّثَنِي يَهُ أَبَا عُثْمَانَ فَقَالَ: سَمِعْتُ هَذَا مِنْ سُلَيْمَانَ غَيْرُ أَنَّهُ زَادَ فِيهِ: «[أَذْرُونِي] فِي الْبَحْرِ»، أُوْ كَمَا حَدَّثَ .

حدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَقَالَ: لَمْ يَسْتَرِ. [راجع: ۳۴۷۸] وَقَالَ لَيْ خَلِيفَةً: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَقَالَ: «لَمْ يَسْتَرِ»، فَسَرَّهُ قَنَادَهُ لَمْ يَدْخُرْ.

(۳۶) بَابُ كَلَامِ الرَّبِّ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ

7509 - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَّسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ السَّيِّدَ بَنَيَّهُ يَقُولُ: «إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ شُفِعْتُ فَقُلْتُ: يَا رَبَّ! أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ خَرَدَةً، فَيَدْخُلُونَ ثُمَّ أَقُولُ: أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى شَيْءًا». فَقَالَ أَنَّسٌ: كَأَيِّ نَظَرٍ إِلَى أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ بَنَيَّهُ. [راجع: ۱۴۴]

7510 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا

انھوں نے کہا: ہم اہل بصرہ جمع ہوئے اور حضرت ثابت بن نعیم کو ساتھ لے کر حضرت انس بن مالک کے پاس گئے تاکہ وہ ان سے ہمارے لیے حدیث شفاعت کے متعلق پوچھیں۔ حضرت انس بن مالک وقت اپنے محل میں تشریف فرماتھے۔ جب ہم وہاں پہنچ گئے تو وہ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم نے ان سے اجازت طلب کی تو انھوں نے اجازت دے دی۔ اس وقت وہ اپنے بستر پر بیٹھے تھے۔ ہم نے حضرت ثابت سے کہہ رکھا تھا کہ ان سے حدیث شفاعت سے پہلے کوئی بات نہ پوچھنا، چنانچہ حضرت ثابت نے کہا: اے ابو الحزہ! یہ آپ کے (دینی) بھائی بصرہ سے آئے ہیں اور آپ سے حدیث شفاعت کے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک نے کہا: محمد رسول اللہ علیہ السلام نے ہمیں حدیث سنائی، آپ نے فرمایا: "قیامت کے دن لوگ ختم میں مارتے ہوئے سدر کی طرح ظاہر ہوں گے۔ پھر وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور (ان سے) عرض کریں گے: آپ اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کریں۔ وہ کہیں گے: میں سفارش کے لائق نہیں ہوں، تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ اللہ کے خلیل ہیں۔ چنانچہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے عرض کریں گے تو وہ بھی کہیں گے: میں اس قابل نہیں ہوں، بالآخر تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، یقیناً وہ اللہ تعالیٰ سے شرف ہم کلامی پانے والے ہیں۔ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے: میں اس قابل نہیں، بالآخر تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، کیونکہ وہ اللہ کا حکم اور اس کی خاص روح ہیں۔ تب لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے: میں اس قابل نہیں ہوں، بالآخر تم حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ جب وہ

حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ هَلَالِ الْعَتَّارِيُّ قَالَ: أَجْتَمَعْنَا نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَذَهَبْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَذَهَبْنَا مَعْنَا بِثَابِتِ الْبَنَانِيِّ إِلَيْهِ، يَسْأَلُهُ لَنَا عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ، فَإِذَا هُوَ فِي قَصْرِهِ، فَوَاقْفَنَاهُ يُصْلِي الصُّخْرِيَّ، فَاسْتَأْذَنَاهُ فَأَذْنَنَا لَنَا وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى فِرَاشِهِ، فَقُلْنَا لِثَابِتِ: لَا تَسْأَلْنَا عَنْ شَيْءٍ أَوَّلَ مِنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ، فَقَالَ: يَا أَبَا حَمْزَةَ! هُؤُلَاءِ إِخْرَانُكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ جَاءُوكَ يَسْأَلُونَكَ عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ، فَقَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ عَيْنَةَ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ، فَيَأْتُونَ أَذْمَمَ فَيَقُولُونَ: اشْفُعْ لَنَا إِلَى زَيْدٍ، فَيَقُولُ: لَشَّتْ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ حَلِيلُ الرَّحْمَنِ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ: لَشَّتْ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسَىٰ كَلِيمُ اللَّهِ، فَيَأْتُونَ مُوسَىٰ فَيَقُولُ: لَشَّتْ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسَىٰ فَيَأْتُونَ رُوحُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ، فَيَأْتُونَ عِيسَىٰ فَيَقُولُ: لَشَّتْ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ بْنَ عَيْنَةَ فَيَأْتُونِي فَأَقُولُ: أَنَا لَهَا، فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَى زَيْدٍ فَيَوَدُّ لِي وَيُلْهِمُنِي مَحَمَّدًا أَحَمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْأَنَّ، فَأَخْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ! ارْفِعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمِعْ لَكَ، وَسَلْ تُغْطِ، وَاشْفُعْ.

میرے پاس آئیں گے تو میں کہوں گا: ہاں میں اس (شفاعت کرنے) کے لائق ہوں، پھر میں اپنے رب سے اجازت چاہوں گا تو مجھے اجازت دی جائے گی۔ اندریں حالات (اللہ تعالیٰ) اپنے لیے مجھے تعریفی کلمات الہام کرے گا جن کے ذریعے سے میں اللہ تعالیٰ کی حمد و شناخت کروں گا جو اس وقت مجھے یاد نہیں ہیں پھر جب میں اللہ کی تعریفیں بیان کروں گا اور اللہ تعالیٰ کے حضور بجہہ کرتے ہوئے گر جاؤں گا تو مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، بات کرو تمہاری بات سنی جائے گی، جو مانگو وہ دیا جائے گا، سفارش کرو وہ قبول کی جائے گی۔

پھر میں عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت، میری امت۔ کہا جائے گا: جاؤ، دوزخ سے ان لوگوں کو نکال لاو جن کے لوگوں میں ایک جو کے برابر ایمان ہے۔ چنانچہ میں جاؤں گا اور تعقیل حکم کروں گا۔ پھر میں واپس آؤں گا اور انھی تعریفی کلمات سے اللہ کی حمد و شناخت کروں گا اور اللہ کے حضور بجہے میں گر جاؤں گا۔ پھر مجھ سے کہا جائے گا: اپنا سر اٹھاؤ۔ کہو آپ کی بات سنی جائے گی۔ سوال کرو آپ کا مطلوب دیا جائے گا۔ سفارش کرو تمہاری سفارش قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت میری امت، مجھے کہا جائے گا: جاؤ اور ان لوگوں کو دوزخ سے نکال لاو جن کے لوگوں میں ذرہ یا رائی برابر بھی ایمان ہے۔ چنانچہ میں جاؤں گا اور تعقیل حکم کروں گا۔ میں پھر واپس آؤں گا اور تعریفی کلمات سے اللہ کی حمد و شناخت کروں گا اور اللہ کے حضور بجہے میں گر جاؤں گا۔ پھر مجھ سے کہا جائے گا: اپنا سر اٹھاؤ، کہو، آپ کی بات سنی جائے گی سوال کرو، آپ کا مطلوب دیا جائے گا۔ سفارش کرو تمہاری سفارش قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے

فَأَقُولُ: يَا رَبَّ! أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيَقَالُ:
اَنْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالْ
شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَأَنْطَلِقْ فَأَفْعَلْ ثُمَّ أَعُودْ
فَأَخْمَدْ بِإِنْكَلَمْ الْمَحَمِيدْ، ثُمَّ أَخْرُ لَهُ سَاجِدًا
فَيَقَالُ: يَا مُحَمَّدًا! ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ
لَكَ، وَسَلْ تُغْطَ، وَاشْفَعْ تُشْفَعْ، فَأَقُولُ: يَا
رَبَّ! أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيَقَالُ: اَنْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا
مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالْ ذَرَّةٍ أَوْ خَرَذَلَةٍ مِنْ
إِيمَانٍ، فَأَنْطَلِقْ فَأَفْعَلْ ثُمَّ أَعُودْ فَأَخْمَدْ بِإِنْكَلَمْ
الْمَحَمِيدْ، ثُمَّ أَخْرُ لَهُ سَاجِدًا فَيَقَالُ: يَا
مُحَمَّدًا! ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ
تُغْطَ، وَاشْفَعْ تُشْفَعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبَّ! أُمَّتِي
أُمَّتِي، فَيَقُولُ: اَنْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ
أَذْنِي أَذْنِي [أَذْنِي] مِثْقَالْ حَيَّةٍ مِنْ خَرَذَلِ مِنْ
إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ مِنَ النَّارِ مِنَ النَّارِ،
فَأَنْطَلِقْ فَأَفْعَلْ».

رب! میری امت، میری امت! مجھ سے کہا جائے گا کہ
جاو اور ان لوگوں کو دوزخ سے نکال لاؤ جن کے دلوں میں
رائی کے دانے سے بھی کم بلکہ کمتر ایمان ہو۔ میں جاؤں گا
اور قبیل حکم کروں گا۔“

پھر جب ہم حضرت انس رض کے پاس سے واپس آئے تو میں نے اپنے کچھ ساتھیوں سے کہا: ہمیں امام حسن بصری کے پاس بھی جانا چاہیے وہ اس وقت (جاح بن یوسف کے ڈر سے) ابو خلیفہ کے مکان میں چھپے ہوئے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ان سے وہ حدیث بیان کریں جو ہمیں حضرت انس رض نے سنائی ہے، لہذا ہم ان کے پاس آئے اور انھیں سلام کیا۔ انھوں نے ہمیں اجازت دی تو ہم نے ان سے کہا: اے الْوَسِعِيْد! ہم آپ کے پاس آپ کے بھائی حضرت انس بن مالک رض کے ہاں سے آئے ہیں انھوں نے جو حدیث شفاعت بیان کی ہے وہ ہم نے کسی سے نہیں سنی۔ حضرت حسن بصری نے کہا: اے بیان کرو۔ ہم نے ان سے ساری حدیث بیان کی۔ جب ہم حدیث کے آخر مقام تک پہنچ گئے تو انھوں نے کہا: اور بیان کرو۔ ہم نے کہا: اس سے زیادہ انھوں نے بیان نہیں کی۔ حضرت حسن بصری نے کہا: انھوں نے مجھے میں سال پہلے یہ حدیث بیان کی تھی جبکہ وہ پورے قوی نوجوان تھے۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ وہ باقی ماندہ حدیث بھول گئے ہیں یا انھوں نے تمہارے باتیں کرنے کے پیش نظر اسے بیان نہیں کیا۔ ہم نے عرض کیا: الْوَسِعِد! آپ ہم سے حدیث بیان کریں۔ وہ ہنس کر بولے: انسان بہت جلد باز پیدا کیا گیا ہے۔ میں نے اس کا ذکر ہی اسے بیان کرنے کے لیے کیا تھا۔ حضرت انس رض نے مجھ سے یہی حدیث بیان کی تھی جو تصحیح بیان کی ہے (اور اس میں یہ الفاظ مزید بڑھائے)، پھر آپ صلی اللہ علیہ و آله و سلم نے فرمایا: ”میں چوتھی بار واپس

فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ أَنَسٍ فُلِتْ لِيَعْضِي أَصْبَحَاهُنَا: لَوْ مَرَرْنَا بِالْحَسِينِ وَهُوَ مُتَوَارٍ فِي مَنْزِلِ أَبِيهِ خَلِيفَةَ فَحَدَّثَنَا بِمَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، فَأَتَيْنَاهُ فَسَلَّمَنَا عَلَيْهِ فَأَذِنَ لَنَا فَقُلْنَا لَهُ: يَا أَبَا سَعِيدًا! جِئْنَاكَ مِنْ عِنْدِ أَخِيكَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَلَمْ تَرْ وَمِثْلَ مَا حَدَّثَنَا فِي الشَّفَاعَةِ، فَقَالَ: هَيْهُ، فَحَدَّثَنَا بِالْحَدِيثِ فَأَنْتَهُ إِلَى هَذَا الْمَوْضِعِ فَقَالَ: هَيْهُ، فَقُلْنَا: لَمْ يَرُدْ لَنَا عَلَى هَذَا، فَقَالَ: لَقَدْ حَدَّثَنِي وَهُوَ جَمِيعُ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً فَلَا أَدْرِي أَنَسِي أُمُّ كَرِهَ أَنْ تَشْكِلُوا. فُلِنَا: يَا أَبَا سَعِيدًا! فَحَدَّثَنَا فَضِيلَ وَقَالَ: خُلُقُ الْإِنْسَانُ عَجُولًا، مَا ذَكَرْتُهُ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُحَدِّثُكُمْ، حَدَّثَنِي كَمَا حَدَّثَنِي يَهُوَ قَالَ: ”ثُمَّ أَغُوْدُ الرَّاغِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتْلُكَ، ثُمَّ أَخْرُ لَهُ سَاجِدًا فَيَقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمِعْ، وَسَلْ تُعْطِهِ، وَأَشْفَعْ تُشْفِعْ. فَأَفْوُلُ: يَا رَبَّ! ائْذِنْ لِي فِيمَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَيَقُولُ: وَعَزِيزُكَ وَجَلَالُكَ وَكَبْرِيَائِكَ وَعَظَمَتِي لَا خَرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ». [راجع: ۴۴]

آؤں کا اور انہی تعریفی کلمات سے اللہ کی حمد و شکر کروں گا، پھر اللہ کے حضور بجے میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، جو کہو گے اسے سنا جائے گا، جو مانگو گے دیا جائے گا، جو شفاقت کرو گے قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! مجھے ان لوگوں کو بھی جہنم سے نکالنے کی اجازت دے جھنوں نے صرف ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ ہی کہا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری عزت، میرے جلال، میری کبریائی اور میری عظمت کی قسم! میں دوزخ سے ان لوگوں کو بھی نکالوں گا جھنوں نے صرف ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہا ہے۔“

[7511] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والا اور جہنم سے تمام لوگوں کے بعد نکلنے والا وہ شخص ہو گا جو گھست کر نکلے گا۔ اس سے اس کا رب فرمائے گا: تو جنت میں داخل ہو جا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! جنت تو بالکل بھری ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ تین مرتبہ اس سے فرمائے گا اور وہ ہر مرتبہ یہی جواب دے گا کہ جنت تو بھری پڑی ہے۔ آخر کار اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تیرے لیے دنیا کی مثل دیں گناہے۔“

7511 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا عُيَيْنَدُ اللَّهُ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَخِرَّ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ، وَأَخِرَّ أَهْلِ النَّارِ حُرُوجًا مِنَ النَّارِ: رَجُلٌ يَخْرُجُ حَبْوًا فَيَقُولُ لَهُ رَبُّهُ: اذْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ: رَبِّ الْجَنَّةِ مَلَائِي، فَيَقُولُ لَهُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَاتٍ، فَكُلُّ ذَلِكَ يُعِيدُ عَلَيْهِ: الْجَنَّةَ مَلَائِي، فَيَقُولُ: إِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا عَشْرَ مِرَارًا». [راجیع: ۶۵۷۱]

[7512] حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے ہر شخص کے ساتھ اس کا رب اس طرح گفتگو کرے گا کہ اس (بندے) اور اس (رب) کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہو گا، وہ شخص اپنے دامیں طرف دیکھے کا تو اسے اپنے اعمال کے علاوہ کچھ نظر نہیں آئے گا اور اپنی بامیں جانب دیکھے کا تو بھی اسے اپنے اعمال کے علاوہ کچھ نظر نہیں آئے گا۔ پھر

7512 - حَدَّثَنَا عَلَيُّ بْنُ حُجْرٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَيْمَةَ، عَنْ عَدَيَّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا مِنْكُمْ مَنْ أَخَدَ إِلَّا سَيْكَلَمَهُ رَبُّهُ، لَيْسَ بِيَهُ وَيَهُ تُرْجُمَانٌ، فَيَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ، وَيَنْظُرُ أَشَامَ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ، وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّازِ تِلْقَاءَ

جب اپنے سامنے دیکھے گا تو اپنے سامنے جہنم کے سوا اور کوئی چیز نہ دیکھے گا، اس لیے تم جہنم سے بچنے کی فکر کرو، خواہ بھجو کا ایک لکڑا ہی صدقہ کرنے سے کیوں نہ ہو۔“

ایک روایت میں ہے: ”(جہنم سے بچو) خواہ ایک اچھی بات ہی کے ذریعے سے ہو۔“

[7513] حضرت عبداللہ (بن مسعود) رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: یہودیوں کا ایک عالم آیا اور (رسول اللہ ﷺ) کی خدمت میں حاضر ہو گر کہنے لگا: جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ تعالیٰ ایک انگلی پر آسمانوں کو، ایک انگلی پر زمین کو، ایک انگلی پر پانی اور بچھڑکو، ایک انگلی پر دیگر تمام مخلوقات کو انھا لے گا، پھر ان تمام کو حرکت دے گا اور کہے گا: میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہنسنے لگے یہاں تک آپ کے دندان مبارک کھل گئے، آپ اس کی تقدیم اور ان باتوں پر تعجب کر رہے تھے۔ پھر آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی: ”انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے۔ شریک نہ ہوتے ہیں۔“

[7514] صفوان بن حمزہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رض سے ایک آدمی نے سرگوشی کے متعلق سوال کیا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کیسے سنا ہے؟ (انہوں نے کہا کہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص اپنے رب کے قریب ہو گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا پردہ ڈال کر فرمائے گا: تو نے فلاں فلاں عمل کیا تھا؟ وہ کہے گا: ہی ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے یہ عمل بھی کیا تھا؟ وہ بندہ ہاں میں جواب دے کر ان کا اقرار کرے گا، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے دنیا میں تجھ پر پردہ ڈالا تھا اور آج بھی

وَجْهِهِ، فَأَتَقُوا النَّارَ وَلَوْ يُشَقِّ تَمْرَةً۔ (راجع: [۱۴۱۳]

قالَ الْأَعْمَشُ: وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ حَيْثَمَةَ مُثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ: وَلَوْ يَكْلِمَةً طَبِيبَةً.

[7513] - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ: إِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَعَلَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ عَلَى إِصْبَعِهِ، وَالْأَرْضَيْنَ عَلَى إِصْبَعِهِ، وَالْمَاءَ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعِهِ، وَالْخَلَاقَ عَلَى إِصْبَعِهِ، ثُمَّ يَهْزُهُنَّ ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَنَا الْمَلِكُ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَضْحَكُ حَتَّى بَدَأَ نَوَاجِدُهُ تَعْجِبًا وَتَصْدِيقًا لِقَوْلِهِ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: «وَمَا قَدَرُوا اللَّهُ حَقَّ قَدْرِهِ» إِلَى قَوْلِهِ: «يُشْرِكُونَ» (الزمر: ۶۷). [راجع: ۴۸۱۱]

[7514] - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ أَبْنَ عُمَرَ: كَيْفَ سَوَغَتْ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُولُ فِي التَّجْوِيْدِ؟ قَالَ: «يَدْعُو أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ: أَعْمَلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، وَيَقُولُ: عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيَفْرَرُهُ ثُمَّ يَقُولُ: إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ». [راجع: ۲۴۴۱]

تجھے معاف کرتا ہوں۔“

ایک دوسری روایت میں ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

وَقَالَ آدُمْ: حَدَّثَنَا شَيْبَانٌ: حَدَّثَنَا فَتَادَةُ: حَدَّثَنَا صَفَوَانُ عَنْ أَبْنِ عُمَرَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ .

باب: 37- ارشاد باری تعالیٰ: ”اور اللہ تعالیٰ نے خود حقیقتاً موسیٰ ﷺ سے کلام کیا“ کا بیان

[7515] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”حضرت آدم اور حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہما نے آپس میں بحث کی۔ حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ وہی آدم ہیں ناں جھنوں نے اپنی اولاد کو جنت سے نکالا تھا؟ حضرت آدم رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ وہی موسیٰ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ آدم رضی اللہ عنہ نے اپنی رسالت اور اپنی گفتگو سے شرف یاب کیا تھا، پھر بھی آپ مجھے ایک ایسے امر کے سبب ملامت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے پہلے ہی میرے لیے مقدر کر دیا تھا۔ چنانچہ حضرت آدم رضی اللہ عنہ سے حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ پر غالب آگئے۔“

[7516] حضرت انس بن مالک سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قيامت کے دن الہ ایمان کو جمع کیا جائے گا تو وہ کہیں گے: اے کاش! کوئی ہمارے رب کے ہاں ہماری سفارش کرے تاکہ ہم اس تکلیف وہ مقام سے راحت حاصل کریں، چنانچہ وہ حضرت آدم رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: آپ ابو البشر آدم رضی اللہ عنہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست مبارک سے پیدا کیا اور آپ کو فرشتوں سے سجدہ کرایا، پھر ہر چیز کے نام آپ کو سکھائے، لہذا آپ ہمارے لیے رب کے حضور سفارش کریں تاکہ وہ ہمیں اس مقام سے راحت فصیب کرے۔ وہ ان لوگوں کے

(۳۷) بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ :
﴿وَكَلَمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْتَلِيمًا﴾ (النَّاسَ: ۱۶۴)

۷۵۱۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكْرٍ: حَدَّثَنَا النَّبِيُّ : حَدَّثَنَا عُقْيَلٌ عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْحَقْعَ آدُمْ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى: أَنْتَ آدُمُ الَّذِي أَخْرَجْتَ ذُرِيْتَكَ مِنَ الْجَنَّةِ؟ قَالَ [آدُمُ]: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ تَعَالَى بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ ثُمَّ تَلَوْمَنِي عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَ؟ فَحَقَّ آدُمْ مُوسَى». (راجع: ۲۴۹)

۷۵۱۶ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا فَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُخْمَعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ: لَوْ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَيُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا، فَيَأْتُونَ آدُمَ فَيَقُولُونَ لَهُ: أَنْتَ آدُمُ أَبُو الْبَشَرِ، حَلَقَكَ اللَّهُ يِدَهُ، وَأَسْجَدَ لَكَ الْمَلَائِكَةَ، وَعَلَمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ فَاسْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا، فَيَقُولُ لَهُمْ: لَنْتُ هُنَّا كُمْ، وَيَذْكُرُ لَهُمْ خَطِيَّتَهُ الَّتِي أَصَابَ». (راجع: ۴۴)

سے کہیں گے: میں اس قابل نہیں ہوں اور وہ ان کے سامنے اپنی اس غلطی کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی تھی۔“

[7517] حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے، انہوں نے وہ واقعہ بیان کیا جس رات رسول اللہ ﷺ کو مسجد کعبہ سے اسراء کے لیے لے جایا گیا تھا۔ وہی آنے سے پہلے آپ ﷺ کے پاس تین فرشتے آئے جبکہ آپ مسجد حرام میں سوئے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک نے پوچھا: وہ کون ہیں؟ دوسرا نے جواب دیا: ان میں جو سب سے بہتر ہیں۔ تیسرا نے کہا: ان میں جو بہتر ہے اسے لے لو۔ اس رات تو اتنا ہی واقعہ پیش آیا۔ آپ ﷺ نے اس کے بعد انہیں دیکھا حتیٰ کہ وہ دوسری رات آئے جبکہ آپ کا دل دیکھ رہا تھا اور آپ کی آنکھیں سوری تھیں لیکن دل نہیں سو رہا تھا۔ حضرات انبیاء ﷺ کا یہی حال ہوتا ہے کہ ان کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن ان کے دل بیدار رہتے ہیں، چنانچہ انہوں نے آپ ﷺ سے کوئی بات نہ کی بلکہ آپ کو اٹھا کر چاہ زمزم کے پاس لے آئے۔ پھر جبریل ﷺ نے آپ سے متعلقہ کام سنبھال لیا، اس نے آپ کے گلے سے لے کر دل سے نیچے تک سیدہ چاک کیا، پھر اسے آب زم زم کے ساتھ اپنے ہاتھ سے دھویا حتیٰ کہ آپ کا سیدہ اور پیٹ خوب صاف کر دیا، چنانچہ آپ کا اندر پاک ہو گیا۔ پھر آپ کے پاس سونے کا طشت لا لایا گیا جس میں ایمان و حکمت سے بھرا ہوا سونے کا ایک برتن تھا۔ اس سے آپ کا سیدہ مبارک اور حلق کی ریگیں بھردیں، پھر اسے برابر کر دیا۔ اس کے بعد وہ (فرشتے) آپ کو لے کر آسمان دنیا پر چڑھے اور اس کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر دستک دی۔ آسمان والوں نے ان سے پوچھا: کون ہیں؟ جواب دیا: جبریل ہوں۔ انہوں نے پوچھا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا:

7517 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: لَيْلَةُ أُسْرَى بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ: أَنَّهُ جَاءَهُ ثَلَاثَةٌ نَفَرُ قَبْلَ أَنْ يُؤْخَذَ إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ أَوْلَاهُمْ: أَيُّهُمْ هُوَ؟ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ: هُوَ حَبْرِيْهُمْ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: حَذُّوْهُمْ حَبْرِيْهُمْ، فَكَانَتْ بِلْكَ الْلَيْلَةَ فَلَمْ يَرُهُمْ حَتَّى أَنْوَهُ لَيْلَةً أُخْرَى فِيمَا يَرَى قَلْبُهُ وَنَاسَمَ عَيْنَهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ، وَكَذَلِكَ الْأَنْيَاءُ تَنَامُ أَعْيُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ فَلَمْ يُكَلِّمُوهُ حَتَّى احْتَمَلُوهُ فَوَضَعُوهُ عِنْدَ بَيْنِ زَمْرَمْ، فَتَوَلَّهُ مِنْهُمْ جِبْرِيلُ، فَشَقَّ جِبْرِيلُ مَا بَيْنَ نَحْرِهِ إِلَى لَبَيْهِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَدْرِهِ وَجَوْفِهِ فَغَسَلَهُ مِنْ مَاءِ زَمْرَمْ بِيَدِهِ حَتَّى أَنْقَى جَوْفَهُ، ثُمَّ أَتَيَ بِطَسْتِ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ تَوْرُّ مِنْ ذَهَبٍ مَحْشُوًا إِيمَانًا وَحِكْمَةً، فَحَشِّيَ بِهِ صَدْرُهُ وَلَعْنَادِيدَهُ - يَعْنِي غُرُوقَ حَلْقِهِ - ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ غَرَّجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَضَرَبَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِهَا فَنَادَاهُ أَهْلُ السَّمَاءِ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: جِبْرِيلُ، قَالُوا: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مَعِي مُحَمَّدٌ، قَالَ: وَقَدْ بُعْثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالُوا: فَمَرْحَبًا بِهِ وَأَهْلًا. فَيَسْبِّهِرُ بِهِ أَهْلُ السَّمَاءِ، لَا يَعْلَمُ أَهْلُ السَّمَاءِ بِمَا يُرِيدُ اللَّهُ بِهِ فِي الْأَرْضِ حَتَّى يُعْلَمُهُمْ، فَوَجَدَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا آدَمَ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ: هَذَا أَبُوكَ فَسَلَمْ

میرے ساتھ حضرت محمد ﷺ ہیں۔ انہوں نے پوچھا: کیا انھیں بلا یا گیا ہے؟ جواب دیا کہ ہاں۔ آسمان والوں نے انھیں خوش آمدید کہا کہ تم اپنے ہی لوگوں میں آئے ہو۔ آسمان والے اس سے بہت خوش ہوئے، ان میں سے کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ زمین میں کیا کرنا چاہتا ہے جب تک وہ انھیں بتانے دیتا۔ آپ ﷺ نے آسمان دینا پر حضرت آدم عليه السلام کو پایا تو حضرت جبریل عليه السلام نے آپ سے کہا: یہ آپ کے والد محترم حضرت آدم ہیں، انھیں سلام کریں۔ آپ نے انھیں سلام کیا تو حضرت آدم نے آپ سے آپ کے سلام کا جواب دیا اور کہا: میرے پیارے بیٹے! آپ کا آنا مبارک ہو۔ آپ کیا ہی ابھی بیٹے ہیں۔ پھر آپ نے اپنے اچانک آسمان دینا پر دنہریں دیکھیں جو جاری تھیں۔ آپ نے پوچھا: ”اے جبریل! یہ نہریں کیسی ہیں؟“ انہوں نے جواب دیا: یہ نہریں اور فرات کا اصل منبع ہیں۔ پھر آپ آسمان پر مزید سیر کرنے لگے تو ایک اور نہر دیکھی جس کے اوپر موتویوں اور زبرجد سے تیار شدہ ایک محل ہے۔ اس پر آپ نے باتحہ مارا تو پا چلا کہ وہ تو مشک ہے۔ پوچھا: ”اے جبریل! یہ کیا ہے؟“ جواب دیا یہ کوثر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے محفوظ کر رکھا ہے۔ پھر آپ دوسرے آسمان پر چڑھے تو فرشتوں نے یہاں بھی وہی سوال کیا جو پہلے آسمان پر کیا تھا، یعنی کون ہیں؟ انہوں نے کہا: میں جبریل ہوں۔ انہوں نے پوچھا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ! پوچھا: کیا انھیں بلا یا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں۔ فرشتے ہوئے انھیں خوش آمدید اور بشارت ہو۔ پھر وہ آپ کو لے کر تیرے آسمان پر چڑھے۔ یہاں کے فرشتوں نے بھی وہی سوال کیا جو پہلے اور دوسرے آسمان والوں نے کیا تھا۔ پھر چوتھے آسمان پر

علیہ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَرَدَ عَلَيْهِ آدُمْ فَقَالَ: مَرْحَبًا وَأَهْلًا يَا بُنَيَّ! نَعَمَ الْأَبْنُ أَنْتَ! فَإِذَا هُوَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا يَنْهَرُ إِنْ يَطْرِدَنَ فَقَالَ: «مَا هَذَا النَّهَرُانِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَذَا النَّيْلُ وَالثَّرَاثَ عَنْصُرُهُمَا»، ثُمَّ تَضَى بِهِ فِي السَّمَاءِ فَإِذَا [هُوَ] يَنْهَرُ أَخْرَى عَلَيْهِ قَصْرٌ مِنْ لَوْلُوٍ وَزَبْرَجِدٍ، فَضَرَبَ يَدَهُ فَإِذَا هُوَ مِسْكٌ أَدْفَرُ، قَالَ: «مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟» قَالَ: هَذَا الْكُوْثُرُ الَّذِي تَحْبَّ لِكَ رَبِّكَ. ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَتْ لَهُ الْأُولَى: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قَالُوا: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ، قَالُوا: وَقَدْ بُعْثِتَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالُوا: مَرْحَبًا بِهِ وَأَهْلًا، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ وَقَالُوا لَهُ مِثْلَ مَا قَالَتِ الْأُولَى وَالثَّالِثَةُ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى الرَّابِعَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَقَالُوا مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، كُلُّ سَمَاءٍ فِيهَا أَنْبِياءٌ قَدْ سَمَاهُمْ، فَوَعَيْتُ مِنْهُمْ إِدْرِيسَ فِي الثَّالِثَةِ، وَهَارُونَ فِي الرَّابِعَةِ، وَآخَرَ فِي الْخَامِسَةِ لَمْ أَحْفَظْ إِسْمَهُ، وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّادِسَةِ، وَمُوسَى فِي السَّابِعَةِ يَنْعَصِلُ كَلَمَهُ اللہ۔

لے گئے اور یہاں بھی وہی سوال ہوا۔ پھر پانچویں آسمان پر آپ کو لے چڑھے اور یہاں بھی وہی سوال ہوا۔ پھر چھٹے آسمان پر آپ کو لے گئے اور یہاں بھی وہی سوال ہوا۔ پھر آپ کو لے کر ساتویں آسمان پر چڑھے تو یہاں بھی وہی سوال ہوا۔ ہر آسمان پر انہیاء میلان ہیں۔ راوی کہتا ہے: ان کے نام آپ نے لیے، مجھے اتنا یاد ہے کہ حضرت اور یہاں دوسرے آسمان پر، حضرت ہارون علیہ چوتھے آسمان پر، پانچویں آسمان پر بھی کسی نبی کا نام لیا تھا لیکن مجھے اب یاد نہیں۔ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ چھٹے آسمان پر اور حضرت موسیٰ علیہ ساتویں آسمان پر۔ انھیں اللہ تعالیٰ سے شرف ہم کلامی کی وجہ سے یہ فضیلت ملی۔

حضرت موسیٰ علیہ نے کہا: اے میرے رب! مجھے گمان نہ تھا کہ کوئی مجھ سے زیادہ بلندی پر پہنچے گا۔ پھر (جریل علیہ) آپ کو لے کر اس سے بھی اور گئے جس کا علم اللہ کے سوا اور کسی کو نہیں یہاں تک آپ سدرۃ المستھنی پر آئے اور اللہ رب العزت کے قریب ہوئے اور اتنے قریب جیسا کہ کمان کے دونوں کنارے یا اس سے بھی زیادہ قریب۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جو وحی تھی اس میں آپ کی امت پر دن اور رات میں پچاس نمازیں (فرض) تھیں۔ پھر آپ علیہ نبیؐ تشریف لائے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ کے پاس پہنچ گئے تو انہوں نے آپ کو روک لیا اور پوچھا: اے محمد! تمہارے رب نے تم سے کیا عبید لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”میرے رب نے مجھ سے دن رات میں پچاس نمازیں ادا کرنے کا عبید لیا ہے۔“ حضرت موسیٰ علیہ نے کہا: یقیناً آپ کی امت میں انھیں ادا کرنے کی بہت نہیں، واپس جائیں، اپنی اور اپنی امت کی طرف سے ان میں کمی کی درخواست کریں۔“ تب نبیؐ حضرت جبریل کی طرف مشورہ لینے کے لیے متوجہ ہوئے تو

فقال مُوسى : رَبِّنَا لَمْ أَظُنْ أَنْ تَرْفَعَ عَلَيَّ
أَحَدًا . لَمْ عَلَّا إِلَيْهِ فَوْقَ ذَلِكَ بِمَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا
اللَّهُ حَتَّى جَاءَ سِدْرَةَ الْمُسْتَهْنَى ، وَذَنَا الْجَبَارَ رَبَّ
الْعَزَّةِ فَنَدَلَى حَتَّى كَانَ مِنْهُ قَابَ قَوْسَيْنَ أَوْ
أَذْنَى ، فَأَوْحَى اللَّهُ فِيمَا أَوْحَى حَمْسِينَ صَلَةً
عَلَى أَمْتَكَ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةً ، لَمْ هَبَطَ حَتَّى بَلَغَ
مُوسَى فَاحْبَسَهُ مُوسَى فَقَالَ : يَا مُحَمَّدًا مَاذَا
عَهِدَ إِلَيْكَ رَبُّكَ ؟ قَالَ : عَاهَدَ إِلَيَّ حَمْسِينَ
صَلَةً كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةً ، قَالَ : إِنَّ أَمْتَكَ لَا
تَسْتَطِعُ ذَلِكَ ، فَأَرْجِعْ فَلِيُحَفَّ عَنْكَ رَبُّكَ
وَعَنْهُمْ ، فَالْتَّفَتَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ إِلَى جَبَرِيلَ كَانَهُ
يَسْتَشْبِهُ فِي ذَلِكَ ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ جَبَرِيلُ : أَنْ تَعْمَلْ
إِذْ شِئْتَ ، فَعَلَّا إِلَيْهِ إِلَى الْجَبَارَ فَقَالَ وَهُوَ
مَكَانُهُ : يَا رَبَّ ! حَفْظْ عَنَّا فَإِذَا أَمْتَنِي لَا
تَسْتَطِعُ هَذَا ، فَوَضَعَ عَنْهُ عَشْرَ صَلَوَاتٍ ، لَمْ
رَجَعَ إِلَى مُوسَى فَاحْبَسَهُ فَلَمْ يَرْأَلْ يُرْدَدَهُ

انھوں نے اشارہ کیا کہ اگر آپ چاہیں تو بہتر ہے۔ پھر آپ انھیں لے کر اللہ جبار کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اپنے مقام پر کھڑے ہو کر عرض کی: ”اے میرے رب! ہم سے تخفیف کر دے کیونکہ میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔“ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دس نمازوں کی کمی کر دی۔ پھر آپ حضرت موسیٰ صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو انھوں نے آپ کو روکا۔ حضرت موسیٰ صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو بار بار اللہ کی طرف بھیجتے رہے ہیں یہاں تک کہ پانچ نمازوں کی ادائیگی پر بھی انھوں نے آپ صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روکا اور کہا: اے محمد! میں اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں کہ میں نے اپنی قوم بنی اسرائیل کا اس سے کم نماز ادا کرنے کا تحریب کیا ہے، وہ انتہائی ناقوس ثابت ہوئے اور انھوں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ کی امت تو جسم، دل، بدن، نظر اور سماعت کے اعتبار سے بہت کمزور ہے۔ آپ واپس تشریف لے جائیں اور اپنے رب سے مزید تخفیف کی درخواست کریں۔ بنی صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر مرتبہ حضرت جبریل کی طرف متوجہ ہوتے رہے تاکہ وہ آپ کو اس کے متعلق مشورہ دیں۔ حضرت جبریل صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسے ناپسند نہیں کرتے تھے۔ آخر کار وہ پانچوں بار آپ کو اپر لے گئے تو آپ نے عرض کی: ”اے میرے رب! میری امت جسم، دل، کان ہر حشیثت سے کمزور ہے، لہذا ہم سے مزید تخفیف فرماء۔“ اللہ جبار نے فرمایا: اے محمد! آپ نے کہا: ”میں حاضر ہوں، اس حاضری میں میری سعادت ہے۔“ فرمایا: میرے ہاں وہ قول بدلا نہیں جاتا جیسا کہ میں نے تم پر ام الکتاب میں فرض کیا ہے۔ مزید فرمایا: ہر نیکی کا ثواب دل گناہ ہے، لہذا یہ ام الکتاب میں پچاس چیزیں مگر تم پر فرض پانچ ہی ہیں۔ پھر جب آپ حضرت موسیٰ صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس واپس آئے تو انھوں نے پوچھا: اب کیا ہوا؟ آپ نے فرمایا: ”اب اللہ تعالیٰ نے

موسیٰ صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خمسی صلوات، ثمَّ احْبَسَهُ مُوسَى عِنْدَ الْخَمْسِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! وَاللَّهُ لَقَدْ رَأَوْدَثَ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَوَمِي عَلَى أَذْنِي مِنْ هَذِهِ فَضْعُفُوا فَتَرَكُوهُ، فَأَمْتُكَ أَصْعَفُ أَجْسَادًا وَقُلُوبًا وَأَبْدَانًا وَأَبْصَارًا وَأَسْمَاعًا، فَازْجَعَ فَلَيَخْفَفَ عَنْكَ رَبِّكَ، كُلَّ ذِلْكَ يَلْتَقِيُ الشَّيْءُ بِيَدِكَ إِلَى جِبْرِيلَ لِيُشَبِّرَ عَلَيْهِ وَلَا يَكْرَهُ ذَلِكَ جِبْرِيلُ، فَرَفَعَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ فَقَالَ: يَا رَبَّ! إِنَّ أَمْتَي ضُعَفَاءَ أَجْسَادِهِمْ وَقُلُوبِهِمْ وَأَسْمَاعِهِمْ وَأَبْدَانِهِمْ، فَخَفَّفَ عَنَّا، فَقَالَ الْجَبَارُ: يَا مُحَمَّدُ! قَالَ: لَبِيكَ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: إِنَّهُ لَا يُبَدِّلُ الْقَوْلُ لَدَيْكَ كَمَا فَرَضْتُ عَلَيْكَ فِي أُمَّ الْكِتَابِ، قَالَ: فَكُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، فَهِيَ خَمْسُونَ فِي أُمَّ الْكِتَابِ وَهِيَ خَمْسَةٌ عَلَيْكَ، فَرَجَعَ إِلَى مُوسَى فَقَالَ: كَيْفَ فَعَلْتَ؟ فَقَالَ: خَفَّفَ عَنَّا، أَعْطَانَا بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرِ أَمْثَالِهَا، قَالَ مُوسَى: قَدْ وَاللَّهِ رَأَوْدَثَ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى أَذْنِي مِنْ ذَلِكَ فَتَرَكُوهُ، ارْجَعْ إِلَى رَبِّكَ فَلَيَخْفَفَ عَنْكَ أَيْضًا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَا مُوسَى! قَدْ وَاللَّهِ اسْتَحْيَيْتَ مِنْ رَبِّي مِمَّا أَخْتَلَفَ إِلَيْهِ، قَالَ: فَاهْبِطْ بِإِسْمِ اللَّهِ

ہم سے یہ تخفیف کر دی ہے کہ ہر نیکی کے بدالے دس گنا ثواب ملے گا۔” حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے بنی اسرائیل کا اس سے کم نمازوں کا تجربہ کیا ہے، انھوں نے اسے بھی چھوڑ دیا تھا۔ آپ اپنے رب کی طرف واپس جائیں اور ان میں مزید کمی کی درخواست کریں۔ رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا: ”اے موسیٰ! اللہ کی قسم! اب مجھے اپنے رب سے حیا آتی ہے کہ بار بار ایک کام کے لیے اس کی طرف جاؤں۔“ انھوں نے کہا: پھر اللہ کا نام لے کر (زمین پر) اتر جائیں۔

راوی کہتا ہے: اس کے بعد آپ ﷺ بیدار ہو گئے جبکہ آپ مسجد حرام ہی میں تھے۔

باب: ۳۸- رب تعالیٰ کا اہل جنت سے گفتگو کرنا

[7518] حضرت ابوسعید خدري رضي الله عنه سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”یقیناً اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا: اے جنت والو! وہ عرض کریں گے: لبیک و سعدیک، اے ہمارے رب! تمام تحریر و برکت تیرے دوفوں ہاتھوں میں ہے۔ وہ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا: کیا تم خوش ہو؟ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم خوش کیوں نہ ہوں جبکہ تو نے ہمیں وہ کچھ عطا فرمایا جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں تھیں اس سے افضل انعام نہ دوں؟ اہل جنت عرض کریں گے: اے ہمارے رب! اس سے افضل کیا چیز ہو سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں اپنی خوشی و رضامندی تم پر اتنا رتا ہوں۔ آئندہ کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔“

[7519] حضرت ابوہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ نبی

قال: وَاسْتِيقْظُ وَهُوَ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ.

[راجع: ۲۵۷۰]

(۳۸) بَابُ كَلَامِ الرَّبِّ مَعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ

7518 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنِي أَبْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدِكَ، فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيْتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لَا تَرْضِيَ يَا رَبَّ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ؟ فَيَقُولُ: أَلَا أَعْطِيْكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُونَ: يَا رَبَّ! وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ: أَحْلُ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَشْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا۔ [راجع: ۶۵۴۹]

7519 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيَّانٍ: حَدَّثَنَا

مکھیٰ ایک دن گفتگو کر رہے تھے جبکہ اس وقت آپ کے پاس ایک دیہاتی بھی بیٹھا تھا۔ آپ نے فرمایا: "اہل جنت میں سے ایک شخص اپنے رب سے محیقی باڑی کرنے کی اجازت طلب کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا وہ سب کچھ تیرے پاس نہیں ہے جو تو چاہتا ہے؟ وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں لیکن مجھے محیقی باڑی سے محبت ہے۔ پھر وہ بہت جلد بیجی بوئے گا اور پل جھپکنے ہی میں وہ اگ آئے گا، سیدھا ہو جائے گا، کامنے کے قابل ہو جائے گا اور پہاڑوں کی طرح نسل کے انبار لگ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابن آدم! یہ لے لے۔ تیرے پیٹ کو کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔" دیہاتی نے کہا: اللہ کے رسول! یہ خواہش تو قریشی یا انصاری ہی کریں گے کیونکہ وہی محیقی باڑی والے ہیں، ہم تو کسان نہیں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اس کی یہ بات سن کر پہنچ پڑے۔

باب: 39- اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو حکم دے کر یاد کرنا اور بندوں کا دعا، عاجزی، بے ہمی اور لوگوں کو اللہ کا پیغام پہنچا کر تبلیغ کر کے یاد کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "تم مجھے یاد کرو میں تحسین یاد کروں گا۔"

"(ارشاد باری تعالیٰ ہے): آپ انھیں نوح (علیہ) کی خبر پڑھ کر سنا کیں، جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! اگر میرا کھڑا ہونا اور اللہ کی آیات کے ساتھ میرا نصیحت کرنا تم پر گراں گز رہے تو میں نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا ہے۔ تم یوں کرو کہ اپنے شریکوں کو ساتھ ملا کر ایک دھیلے پر متفہن ہو جاؤ۔ جس کا کوئی پہلو تم سے پوشیدہ نہ رہے، پھر جو کچھ میرے ساتھ کرنا ہو کر گز رہا اور مجھے بالکل مہلت نہ دو،

فُلَيْعٌ: حَدَّثَنَا هَلَالٌ عَنْ عَطَاءَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِيهِ هُرَيْثَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ وَعِنْهُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ: أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الرَّزْعِ فَقَالَ: أَوْلَئِكَ فِيمَا شِئْتَ؟ قَالَ: بَلِي، وَلَكِنِي أُحِبُّ أَنْ أَرْزَعَ، فَأَسْرَعَ وَبَذَرَ فَتَبَادَرَ الطَّرْفَ بَنَاهُ وَاسْتِوَافَهُ وَاسْتِحْصَادَهُ وَتَكْوِيرَهُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ، فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ! فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ»، فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَجِدُ هَذَا إِلَّا فُرْشَيَاً أَوْ أَنْصَارِيَاً فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ الرَّزْعِ، فَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ الرَّزْعِ، فَضَحِّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[راجح: ۲۲۴۸]

(۳۹) بَابُ ذِكْرِ اللَّهِ بِالْأَمْرِ، وَذِكْرِ الْعِبَادِ
بِالدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالرَّسَالَةِ وَالْبَلَاغِ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: «فَإِذَا كُوْنَتْ أَذْكُرْكُمْ» [النَّبِيٰ: ۱۵۲]

﴿وَأَتَلَّ عَلَيْهِمْ بَأْ نُوحٌ إِذْ فَلَّ لِقَوْمِهِ يَقُولُونَ إِنَّ كَبُرُ عَذَابُكُمْ مَقْبَرَى وَنَذِكَرِي إِنْكَارِكُمُ اللَّهُ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُمْ فَاجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشَرِكَاهُمْ شَرٌّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غَمَّةٌ شَرٌّ أَخْضُوا إِلَيْهِ وَلَا تُنْظِرُوهُنَّ إِنْ فَإِنْ تُؤْلِسُمْ فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِّنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِي إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَأَمْرِتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾ [النُّور: ۷۲، ۷۳] ﴿غَمَّةٌ﴾: هَمٌّ وَضِيقٌ

پھر اگر تم منہ موز لوتو میں نے تم سے کوئی مزدوری نہیں مانگی،
میری مزدوری تو صرف اللہ کے ذمے ہے اور مجھے حکم دیا گیا
ہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہو جاؤ۔ غمہ کے معنی
ہیں: غم اور بُنگی۔

امام مجاہد نے کہا: اقصوا اللہ کے معنی ہیں: جو کچھ
تمہارے دلوں میں ہے اسے پورا کر ڈالو، یعنی میرا قصہ تمام
کر دو، چنانچہ اُفرق کے معنی ہیں: فیصلہ کر دے، یعنی
ہمارے اور نافرمانوں کے درمیان جدائی ڈال دے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اگر مشرکین میں سے کوئی
آپ سے پناہ طلب کرے تو اسے پناہ دیجیے یہاں تک کہ وہ
(اطمینان سے) اللہ کا کلام سن لے۔“ اس آیت کی تفسیر
کرتے ہوئے امام مجاہد نے فرمایا: اگر کوئی (کافر) آپ
علیحدہ کے پاس اللہ کا کلام اور جو کچھ آپ پر اتراتے ہے، اس
کو سنت کے لیے آئے تو وہ شخص امن و امان میں ہے تاکہ وہ
آئے اور اللہ کا کلام سنے حتیٰ کہ وہ اپنے امن کے مقام پر
پہنچ جائے جہاں سے آیا تھا۔ ﴿الثَّيَّاءُ الْعَظِيمُ﴾ سے مراد
قرآن کریم ہے اور ﴿صَوَابًا﴾ سے مراد حق بات کہنا اور اس
پر عمل کرنا ہے۔

فائدہ: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس عنوان میں پیش کردہ آیات کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کے افعال و صفات اور بندے کے
افعال و صفات کے درمیان فرق واضح کیا ہے اور جو لوگ لفاظ اور مفہوم کے درمیان فرق نہیں کرتے ان کی تردیدی ہے۔ جب کوئی
قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے تو الفاظ و حروف جو اپنی زبان سے ادا کرتا ہے یہ بندے کا فعل اور خلوق ہے اور جس کلام کو اپنے
الفاظ سے ادا کرتا ہے وہ اللہ کا کلام اور غیر مخلوق ہے۔

باب: 40۔ ارشاد باری تعالیٰ: ”اللہ تعالیٰ کے لیے کسی
فترم کے شریک نہ بناو“ کا بیان

فرمان الہی ہے: ”اور تم (اللہ تعالیٰ) کے لیے شریک
ٹھبرا تے ہو، حالانکہ وہی تمام دنیا کا مالک ہے۔“

قال مُجَاهِدٌ: ﴿أَقْضُوا إِلَيْنَا﴾ مَا فِي
أَنْفُسِكُمْ، أُفْرِقْ: أَقْضِ.

وقال مُجَاهِدٌ: ﴿وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ
أَسْتَجَارَكَ فَأَلْجِرُهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَمَنَ اللَّهِ﴾ [النُّور: ٦]
إِنْسَانٌ يَأْتِيهِ فَيَسْتَعِمُ مَا يَقُولُ وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَهُوَ
آمِنٌ حَتَّىٰ يَأْتِيهِ فَيَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ، [وَ] حَتَّىٰ
يَبْلُغَ مَأْمَنَهُ حَيْثُ جَاءَهُ. وَ ﴿الَّذِيَ الْعَظِيمُ﴾
[البَا: ٢] القرآن ﴿صَوَابًا﴾ [البَا: ٣٨] حَقًا فِي
الدُّنْيَا، وَعَمِيلٌ يَوْه.

(٤٠) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿فَلَا يَنْجِعُونَ
لِلَّهِ أَنْدَادًا﴾ [البقرة: ٢٢]

وَقَوْلُهُ [بَلَّ ذِكْرُهُ]: ﴿وَيَعْمَلُونَ لَهُ أَنْدَادًا ذَلِكَ
رَبُّ الْعَالَمِينَ﴾ [فصلت: ١٩]

نیز فرمایا: ”اور بلاشبہ یقیناً آپ کی طرف وحی کی گئی اور آپ سے پہلے لوگوں کی طرف بھی کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل بر باد ہو جائے گا..... بلکہ آپ صرف اللہ کی عبادت کریں اور شکر کرنے والوں سے ہو جائیں۔“

فرمان باری تعالیٰ ہے: ”اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے۔“

عکرمہ بن حکم نے فرمایا کہ ارشاد باری تعالیٰ: ”اور ان میں سے اکثر ایسے ہیں جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں مگر اس حال میں کہہ مشرک ہی ہوتے ہیں۔“

(نیز فرمایا): ”اگر آپ ان سے پوچھیں کہ انھیں کس نے پیدا کیا ہے۔“ ”اور آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو یقیناً کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیے ہیں۔“ میں مشرکین کا ایمان و اقرار بیان ہوا ہے لیکن اس کے باوجود وہ عبادت غیر اللہ کی کرتے ہیں۔

اس عنوان میں یہ بھی بیان ہے کہ بندے کے افعال ان کا کسب ہیں مگر سب مخلوقِ الہی ہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اسی (اللہ) نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے، پھر اس کا صحیح صحیح اندازہ لگایا ہے۔“

اور امام مجاہد نے فرمان الہی: (مَا تَنْزَلُ الْمَلَائِكَةُ إِلَّا
بِالْحَقِّ) کی تفسیر میں فرمایا: فرشتے رسالت اور عذاب لے کر نازل ہوتے ہیں۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے): ”تاکہ چے لوگوں سے ان کی سچائی کے متعلق سوال کرے۔“ اس سے مراد اللہ کے پیغمبر ہیں جو اللہ کے احکام پہنچانے والے اور انھیں ادا کرنے والے ہیں۔ (نیز فرمایا): ”اور ہم ہی قرآن کریم کی حفاظت کرنے والے ہیں۔“ یعنی اپنے پاس سے حفاظت کرتے ہیں۔

﴿وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لِئِنْ أَشْرَكُتْ لَيَحْجِلَّ عَمَّا كَسَبَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿بِلَّا إِلَهَ إِلَّا
فَاعْبُدْنَا وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ﴾ [الزمر: ۶۵] [الزمر: ۶۵]

وَقَوْلُهُ: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَتَنَوَّنُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَّا
أَخْرَى﴾ [الفرقان: ۶۸]

وَقَالَ عِنْكِرِمَةُ: ﴿وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِآيَاتِ اللَّهِ
وَهُمْ مُشْرِكُونَ﴾ [یوسف: ۱۰۶]

﴿وَلَئِنْ سَأَلْتُهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ﴾ [البخاری: ۸۷]
وَ﴿مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لِيَقُولُنَّ اللَّهُمَّ
لَنَسَانٌ﴾ [فَذَلِكَ إِيمَانُهُمْ وَهُمْ يَعْبُدُونَ غَيْرَهُ.

وَمَا ذُكِرَ فِي خَلْقِ أَفْعَالِ الْعِبَادِ وَأَكْسَابِهِمْ
لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَهَلَّقَ كُلُّ شَنْوٍ فَقَدْرَمَ لَقِيرًا﴾
[الفرقان: ۴]

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: (مَا تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ إِلَّا
بِالْحَقِّ) [الحجر: ۸] یعنی بِالرَّسَالَةِ وَالْعَذَابِ.
﴿لَيَسْتَلَّ الصَّدِيقَنَ عَنْ صَدْقَتِهِمْ﴾ الْمُبَلَّغُونَ
الْمُؤْدِيَنَ مِنَ الرُّسْلِ ﴿وَإِنَّا لَهُ لَحَفِظُونَ﴾ [الحجر:
۹] عَدَنَا.

(ارشاد باری تعالیٰ ہے): ”اور جو شخص مجھے لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی۔“ صدق سے مراد قرآن ہے اور تصدیق کرنے والا مؤمن ہے جو قیامت کے دن اپنے رب سے عرض کرے گا: تو نے مجھے یہ (قرآن) دیا تھا، جو اس میں ہے میں نے اس پر عمل کیا تھا۔

[7520] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اللہ کے ہاتھ سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تیرا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔“ میں نے کہا: یہ تو واقعی بہت بڑا گناہ ہے۔ میں نے پھر پوچھا: اس کے بعد کون سا گناہ عظیم تر ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تیرا اپنی اولاد کو اس ذر سے قتل کرنا کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائیں گے۔“ میں نے کہا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ”تیرا اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرنا۔“

﴿وَالَّذِي جَاءَ بِالصَّدْقَ﴾: القرآن، ﴿وَصَدَقَ بِهِ﴾ [الزمر: ۳۲] الْمُؤْمِنُ، يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: هَذَا الَّذِي أَعْطَيْتَنِي عَمِلْتُ بِمَا فِيهِ.

٧٥٢٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَبِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَاثِلٍ، عَنْ عَمْرُو بْنِ شُرَخْبِيلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الدَّنْبُ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَنْ تَجْعَلَ اللَّهَ بِنَدًا وَهُوَ خَلَقَكَ، قُلْتُ: إِنَّ ذَلِكَ لَعَظِيمٌ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيْ؟ قَالَ: ثُمَّ أَنْ تَقْتَلَ وَلَذَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيْ؟ قَالَ: ثُمَّ أَنْ تُزَانِي بِحَلِيلَةِ جَارِكَ». [راجع: ٤٤٧٧]

(٤١) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَرُونَ أَنْ يَشَهَدَ عَلَيْكُمْ سَعْكُدُ وَلَا أَبْصَرُكُمْ﴾
الأآلية [فصل: ٢٢]

٧٥٢١ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مُحَاجِدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَقْفَيَانَ وَقُرْشَيَّ - أَوْ قُرْشَيَانَ وَثَقْفَيَّ - كَثِيرَةُ شَحْمٍ بُطْوِنِهِمْ قَلِيلَةٌ فِيهِ قُلُوبُهُمْ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَتَرَوْنَ أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا تَقُولُونَ؟ قَالَ الْآخَرُ: يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ

باب: 41- ارشاد باری تعالیٰ: ”اور گناہ کرتے وقت تم اس (خوف) سے نہیں چھپتے تھے کہ کہیں تمہارے کان، تمہاری آنکھیں (اور تمہاری جلدیں ہی) تمہارے خلاف گواہی نہ دے دیں.....“ کا بیان

[7521] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ایک دفعہ حرم کعبہ میں دو قریشی اور ایک ثقفی یا دو ثقفی اور ایک قریشی اکٹھے ہوئے۔ یہ تینوں خوب موئے تازے تھے۔ ان کی توندیں نکلی ہوئی تھیں مگر ان کے دل سمجھ بوجھ سے کوئے تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری باتیں سن سکتا ہے؟ دوسرا بولا: ہاں، اگر ہم اوپری آواز سے باتیں کریں تب تو سن لیتا ہے

اور اگر آہستہ آواز سے بات کریں تو پھر نہیں ستتا۔ تمیرا کہنے لگا: اگر وہ اوپنی آواز سے سن لیتا ہے تو آہستہ آواز والی بات بھی سن سکتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”تم جو دنیا میں چھپ کر گناہ کرتے تھے تو اس بات سے نہیں ڈرتے تھے کہ تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہاری جلدیں تمہارے خلاف قیامت کے دن گواہی دیں گے۔“

باب: 42- ارشاد باری تعالیٰ: ”وَهُرَوْزِ اِيْكَنْيَتْشَانْ مِنْ ہے۔“ نیز: ”نہیں آتی ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے کوئی نی فصیحت۔“ نیز ارشاد باری تعالیٰ: ”شاید اللہ تعالیٰ اس کے بعد (موافقت کی) کوئی نی صورت پیدا کر دے“ کا بیان

اللہ تعالیٰ کا کوئی نیا کام کرنا مخلوق کے نئے کام سے مشابہت نہیں رکھتا کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔“ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہاں کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے کوئی نیا حکم دیتا ہے اور اس نے نیا حکم یہ دیا ہے کہ نماز میں کلام نہ کرو۔“

(7522) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: تم اہل کتاب سے ان کی کتابوں کے متعلق کیوں دریافت کرتے ہو، حالانکہ تمہارے پاس تو خود اللہ کی کتاب موجود ہے جو زمانے کے اعتبار سے اللہ کی طرف سے نیتی آئی ہے۔ تم اسے پڑھتے ہو۔ وہ خالص ہے۔ اس میں کوئی ملاوٹ نہیں؟

(7523) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: اے مسلمانو! تم اہل کتاب سے کسی

اخْفِيَنَا، وَقَالَ الْآخَرُ: إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرَنَا فَإِنَّهُ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفِيَنَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: «وَمَا كُنْتُ نَسِيرُونَ أَنْ يَشَهَدَ عَلَيْكُمْ سَعْكُمْ وَلَا أَبْصِرُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ» الآیة۔ [راجح: ۴۸۱۶]

(۴۲) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ﴾ [الرحمن: ۲۹] ﴿مَا يَأْلِيهِمْ مِنْ ذِكْرٍ مِنْ رَبِّهِمْ مُخْدِيٌّ﴾ [الإِنْسَان: ۲] وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿لَعَلَّ اللَّهَ يُحَدِّثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا﴾ [النَّجَافِ: ۱]

وَأَنَّ حَدَّثَهُ لَا يُشْبِهُ حَدَّثَ الْمَخْلُوقِينَ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَيْسَ كَيْشِلُهُ شَوْ﴾ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ [الشوری: ۱۱]

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”إِنَّ اللَّهَ يُحَدِّثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ، وَإِنَّ مِمَّا أَحْدَثَ أَنْ لَا تَكَلُّمُوا فِي الصَّلَاةِ“.

7522 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ وَرْدَانَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِنْكِرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَيْفَ شَأْلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ كُتُبِهِمْ وَعِنْ دُكْمَهُمْ كِتَابُ اللَّهِ أَقْبَلَ الْكُتُبُ عَهْدًا بِاللَّهِ نَفَرُونَهُ مَحْضًا لَمْ يُشْبِهُ؟ [راجح: ۲۶۸۵]

7523 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الرَّهْبَرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ:

مسئلہ کے متعلق کیوں پوچھتے ہو؟ حالانکہ تمہاری کتاب جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی پر نازل کی ہے وہ اللہ کے ہاں سے بالکل تازہ آئی ہے۔ وہ خالص ہے۔ اس میں کوئی ملاوٹ نہیں، نیز اللہ تعالیٰ نے تصحیح خود بتا دیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتابوں کو تبدیل اور متغیر کر دیا ہے، چنانچہ وہ اپنے ہاتھوں سے ایک کتاب لکھتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس کے ذریعے سے تھوڑی سی پوچھی حاصل کر لیں۔ کیا تمہارے پاس جو علم آیا ہے وہ تصحیح ان سے سوال کرنے سے منع نہیں کرتا؟ اللہ کی قسم! ہم تو ان کے کسی آدمی کو نہیں دیکھتے جو تم سے اس کے متعلق دریافت کرے جو تم پر نازل ہوا ہے۔

آنَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ! كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكِتَابُكُمُ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ نِسْكِنْكُمْ إِلَّا
أَخْدَثُ الْأَخْجَارِ بِاللَّهِ مَحْضًا لَمْ يُشْبِئْ؟ وَقَدْ حَدَّثَنَا كُمْ اللَّهُ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ بَدَلُوا مِنْ كُتُبِ اللَّهِ وَغَيْرُوا فَكَتَبُوا بِأَيْدِيهِمْ، قَالُوا: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيُشْرِكُوا بِذَلِكَ ثُمَّاً قَلِيلًا، أَوْ لَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسَأْلَتِهِمْ؟ فَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا رَجُلًا مِنْهُمْ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الدِّيَارِ
أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ. [راجیع: ۲۶۸۵]

فائدہ: ہر روز ایک نئی شان میں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ تمام مخلوق اپنی حاجت روائی اور مشکل کشائی کے لیے اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے۔ کوئی اس سے کھانے کو مانگ رہا ہے، کوئی پینے کو، کوئی تندرتی کے لیے دعا کر رہا ہے اور کوئی اولاد کے لیے، نیز کوئی گناہوں سے مفرط اور درجات کی بلندی کے لیے۔ اور وہ سب مخلوق کی سنتا اور ان کی فریاد رکھ کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر وقت اور ہر آن یہ کام کر رہا ہے۔ علاوه ازیں وہ ہر وقت نئی سے نئی مخلوق وجود میں لا رہا ہے۔ جس طرح انسانوں کی پیدائش بڑھ رہی ہے اسی طرح ہر ذی حیات کی نسل میں اضافہ ہو رہا ہے۔ الغرض ہر روز اس کی ایک نئی آن اور نئی شان ہوتی ہے۔

باب: ۴۳- ارشاد باری تعالیٰ: ”اپنی زبان کو حرکت نہ دیجیے“ اور نبی ﷺ کا اس آیت کے نزول سے پہلے ایسا کرنے کا بیان

(۴۳) بَابُ قُوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿لَا تُحْرِكُ يَدَكَ﴾ [سالک] [التیات: ۱۶] وَفَعْلُ النَّبِيِّ ﷺ حَيْثُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ﴿قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا ذَكَرَنِي وَنَحْرَكْتَ يَدَكَ شَفَتَاهُ﴾.

حضرت ابو ہریرہ رض نے نبی ﷺ سے نقل کیا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا رہے اور میری یاد میں اپنے ہونٹ بلاتا رہے۔“

۷۵۲۴ - حَدَّثَنَا قُتْبَيْهُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

[7524] حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے، انھوں نے ارشاد باری تعالیٰ: لَا تُحْرِكْ يَدَكَ بِهِ لِسَانَكَ کی تغیر کرتے

ہوئے بیان کیا کہ نبی ﷺ نزول وحی کے وقت شدت محوس کرتے تھے اور اپنے ہونٹ بلاتے تھے۔ میں تحسین ہونٹ بلایا کر دکھاتا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ انھیں حرکت دیا کرتے تھے۔ (راویٰ حدیث) حضرت سعید بن جبیر نے کہا: میں اپنے ہونٹ بلاتا ہوں جیسے میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو ہونٹ بلاتے دیکھا تھا، پھر انہوں نے اپنے دونوں ہونٹ کو ہونٹ بلاتے دیکھا تھا، پھر انہوں نے اپنے دونوں ہونٹ بلائے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”اس (وحی) کو یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں۔ اس (وحی) کو آپ کے دل میں جمع کرنا اور زبان سے پڑھوا دینا ہمارے ذمے ہے۔“ یعنی ہمارے ذمے میں قرآن کا ہجاد یا اور اس کا پڑھاد یا ہمارا کام ہے۔ ”پھر جب ہم اس کو پڑھ پکیں تو اس وقت پڑھے ہوئے کی ابیاع کریں۔“ اس کا مطلب یہ ہے کہ جبریل کے پڑھتے وقت کان لگا کر سنتے رہیں اور خاموش رہیں، یہ ہمارا ذمہ ہے کہ آپ قرآن اسی طرح پڑھیں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اس آیت کے اتنے کے بعد حضرت جبریل پریل آتے تو رسول اللہ ﷺ کان لگا کر سنتے۔ پھر جب حضرت جبریل چلے جاتے تو نبی ﷺ لوگوں کو اسی طرح پڑھ کر سنادیتے جیسا کہ حضرت جبریل پریل نے آپ کو پڑھ کر سنایا تھا۔

باب: 44- ارشاد باری تعالیٰ: ”اور تم اپنی بات چھپا کر کرو یا اوپنجی آواز سے، بلاشبہ وہ دلوں کے راستک جانتا ہے، کیا بھلا وہ نہ جانے گا جس نے (سب کو) پیدا کیا، وہ باریک بین ہے ہر چیز سے پوری طرح باخبر ہے“ کا بیان

﴿یَتَخَافَّوْنَ﴾ کے معنی ہیں: وہ چپکے چپکے کہہ رہے

جُبیر، عَنْ أَبْنَ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ﴾ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَالِجُ مِنَ التَّنَرِيلِ شِدَّةً وَكَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ - فَقَالَ لِي أَبْنُ عَبَّاسٍ : أَحَرَّ كُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحَرِّكُهُمَا . فَقَالَ سَعِيدٌ : أَنَا أَحَرَّ كُهُمَا كَمَا كَانَ أَبْنُ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا - فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجِلَ بِهِ﴾ ۱۵ عَلَيْنَا جَمْعَةٌ وَقَرَاءَةٌ﴾ قَالَ : جَمْعَةٌ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَأُهُ ﴿إِذَا قَرَأْنَاهُ فَأَنْتَ فَارِعٌ مُرْكَأَنَّهُ﴾ قَالَ : فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ ، ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ .

قَالَ : فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اشْتَمَعَ ، فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا أَقْرَأَهُ . [راجع: ۱۵]

(۴۴) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى : ﴿وَأَيْرُوا قَوْلَكُمْ أَوْ أَجْهَرُوا بِهِ إِنَّمَّا عَلِيهِ بِدَانَ الصُّدُورُ﴾ ۱۵ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ الظَّلِيفُ الْكَبِيرُ ﴿الْمَلِكُ﴾ [الملک]

[۱۴۰۱۳]

﴿يَسْخَافُونَ﴾ [اطہ: ۱۰۳]: يَسْخَافُونَ

ہوں گے۔

[7525] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ کے متعلق فرمایا: ”اور آپ اپنی نماز نہ زیادہ بلند آواز سے پڑھیں اور نہ بالکل پست آواز سے۔“ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں کافروں سے چھپے رہتے تھے۔ آپ ﷺ مکہ محلہ کرام کو نماز پڑھاتے تو بلند آواز سے قرآن پڑھتے۔ جب مشرکین قرآن سنتے تو قرآن، صاحب قرآن اور قرآن لانے والے (حضرت جریل رضی اللہ عنہ) سب کو برا بھلا کرتے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ نماز میں آواز بلند قرآن نہ پڑھیں کہ مشرکین قرآن کو برا بھلا کبھی نہ اور نہ اس قدر آہستہ پڑھیں کہ آپ کے صحابہ بھی نہ سن سکیں بلکہ ان کے درمیان راستہ اختیار کریں۔

[7526] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: درج ذیل آیت: ”اور آپ اپنی نماز نہ زیادہ بلند آواز سے پڑھیں اور نہ بالکل پست آواز سے۔“ دعا کے متعلق نازل ہوئی، یعنی دعا نہ تو چلا کر مانگی جائے اور نہ بالکل پست آواز میں۔

[7527] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص خوبصورت آواز سے قرآن کریم کی تلاوت نہ کرے وہ تم میں سے نہیں۔“

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ) کسی اور نے اس حدیث میں یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ جو اسے آواز بلند نہ پڑھے۔

[7526] - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ عَنْ هُشَيْمِ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «وَلَا يَجْهَرَ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا» [الإسراء: ۱۱۰] فَالْأَنْ: تَرَكَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُخْتَفِي بِمَكَّةَ، فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَاحِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ، فَإِذَا سَمِعَهُ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ، فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى: «وَلَا يَجْهَرَ بِصَلَاتِكَ» أَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيُسَمِّعَ الْمُشْرِكُونَ فَيُسَبُّو الْقُرْآنَ «وَلَا تُخَافِتْ بِهَا» عَنْ أَصْحَاحِكَ فَلَا تُشْوِعُهُمْ «وَابْتَغْ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا». [راجع: ۴۷۲۶]

[7527] - حَدَّثَنَا عَبْيَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: تَرَكَ هَذِهِ الْآيَةَ: «وَلَا يَجْهَرَ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا» فِي الدُّعَاءِ. [راجع: ۴۷۲۷]

[7528] - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا أَبْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا أَبْنُ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَعَنَّ بِالْقُرْآنِ». وَرَأَدَ غَيْرُهُ: يَجْهَرُ بِهِ.

باب: 45- نبی ﷺ کے فرمان: ”ایک وہ شخص ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم جیسی نعمت عطا کی، وہ دن رات اس میں مشغول رہتا ہے اور دوسرا وہ شخص جو کہتا ہے: اگر مجھے اس جیسا دیا جاتا جو اسے دیا گیا ہے تو میں بھی وہی کرتا جو وہ کرتا ہے۔“ اللہ تعالیٰ نے واضح کیا ہے کہ اس قرآن کے ساتھ ”قیام“ یہ بندے کا فعل ہے“ کا بیان

فرمان الہی ہے: ”اس کی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تحریری زبانوں اور رُگوں کا مختلف ہونا ہے۔“

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”ابھی کام کرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔“

[7528] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قابل رشک صرف دو آدمی ہیں: ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہوا اور وہ اس کی دن رات تلاوت کرتا رہتا ہو تو ایک (دیکھنے والا) کہتا ہے: اے کاش! مجھے بھی اس جیسا (قرآن) دیا جائے تو میں بھی اسی طرح اس کی تلاوت کروں جس طرح وہ کرتا ہے۔ اور دوسرا وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہوا اور وہ اسے کماق خرچ کرتا ہے۔ اے دیکھ کر ایک شخص کہتا ہے: اے کاش! مجھے بھی اللہ تعالیٰ اتنا مال دیتا تو میں بھی اسی طرح خرچ کرتا جیسے یہ کرتا ہے۔“

[7529] حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”رشک کے قابل تو وہی آدمی ہیں: ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے

(۴۵) باب قول النبی ﷺ: «رَجُلٌ أتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُولُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ يَقُولُ: لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا فَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ»، فَبَيْنَ أَنْ قِيَامَةً بِالْكِتَابِ هُوَ فِعْلُهُ

وقال: ﴿وَمَنْ يَأْتِيهِ مِنْ حَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَا خِلْفُ النِّدَحَّمِ وَلَا وِلْكَمْ﴾ [الروم: ۲۲]

وقال جعل ذكره: ﴿وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ [الحج: ۷۷].

7528 - حدثنا قتيبة: حدثنا جريير عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: «لَا تَحَاسِدُ إِلَّا فِي أَشْتِينِ: رَجُلٌ أتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَنْلُوُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ، وَرَجُلٌ أتَاهُ اللَّهُ مَا لَا فَهُوَ يُنْفَعُهُ فِي حَتَّىٰ فَيَقُولُ: لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ». [راجع: ۱۰۲۶]

7529 - حدثنا علي بن عبد الله: حدثنا سفيان: قال الزهرى عن سالم، عن أبيه عن النبى ﷺ قال: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي أَشْتِينِ: رَجُلٌ

توحید سے متعلق احکام و مسائل

آتاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَنْثُوُ آتاءَ اللَّيْلِ وَآتاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آتاءَ اللَّيْلِ وَآتاءَ النَّهَارِ». [راجع: ۵۰۲۵]

قرآن دیا اور وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا رہتا ہے اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اسے دن رات خرچ کرتا ہے۔“

(علی بن مدینی نے کہا): میں نے یہ حدیث سفیان بن عینیہ سے کئی مرتبہ سنی ہے لیکن حدیث صحیح اور متصل ہونے کے باوجود وہ اسے اخیرنا کے الفاظ سے بیان نہیں کرتے۔

فائدہ: امام بخاری بھٹ کا محل استدلال یہ ہے کہ قاری کی زبان کا حرکت کرنا، اس کے ہونوں کا بلنا، پھر اس کا قراءت کرنا، سب اس کا فعل اور کسب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے، البتہ جو کچھ پڑھا جا رہا ہے وہ اللہ کا کلام ہے۔ دوسرے الفاظ میں اسے یوں تعبیر کیا جا سکتا ہے: ”الصوت صوت القاری والكلام كلام الباری“ یعنی آواز قاری کی ہے لیکن اس کے ذریعے سے پڑھا جانے والا کلام اللہ رب العزت کا کلام ہے۔“ ولله الحمد۔

باب: ۴۶- ارشاد باری تعالیٰ: ”اے رسول! آپ کے رب کی طرف سے آپ پر جو نازل کیا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دیجیے، اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو پیغام الہی پہنچانے کا حق ادا نہ کیا“ کا بیان

امام زہری نے فرمایا: اللہ کی طرف سے رسالت ہے، رسول اللہ ﷺ کے ذمے اس پیغام کا آگے پہنچانا اور ہم اس کا تسلیم کرنا ضروری ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تاکہ وہ (رسول) جان لے کر فرشتوں نے اپنے رب کے پیغامات صحیح پہنچا دیے ہیں۔“

نیز فرمایا: ”میں تمھیں اپنے رب کے پیغام پہنچاتا ہوں۔“

(۴۶) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : (يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ تَلْعُغُ مَا أَنْزَلَ إِلَيْكَ مِنْ رِبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَغَ رِسَالَتِهِ)

وَقَالَ الرُّهْرَيْثُ : مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَ الرَّسَالَةُ وَعَلَى رَسُولِ اللَّهِ بِعْلَمَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا الشَّنَلِيمُ .

وَقَالَ : (لِيَعْلَمَ أَنْ قَدْ أَتَلَعَّبُوا بِرِسَالَتِ رَبِّهِمْ) [الجن: ۲۸]

وَقَالَ تَعَالَى : (أَبْلَغُكُمْ رِسَالَتِ رَبِّيْ) [الأعراف: ۶۲]

وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ - حِينَ تَخَلَّفَ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : (وَسِيرِيْ اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ) [النوبۃ: ۹۴]

حضرت کعب بن مالک بھٹکنے نے کہا: جب وہ (جنگ جوک میں) نبی ﷺ سے پہنچے رہ گئے تھے: ”اور عنقریب اللہ حمار اعمل دیکھے گا اور اس کا رسول بھی۔“

حضرت عائشہؓ نے فرمایا: جب تھے کسی کا کام اچھا لگے تو یوں کہو: «عمل کیے جاؤ، غفریب اللہ تھارا عمل دیکھے گا اور اس کا رسول اور اہل ایمان بھی۔» کسی کا نیک عمل تھے وہ کوئی میں نہ ڈالے۔

حضرت مسیح نے کہا: ارشاد باری تعالیٰ: "یہ کتاب (اس میں کوئی شک نہیں)" میں کتاب سے مراد قرآن مجید ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "متقین کے لیے سراسر ہدایت ہے۔" یعنی بیان اور دلالت کے ذریعے سے ہدایت کرتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "یہ اللہ کا حکم ہے۔" ذلک حکم سے مراد ہذا ہے۔

«لاریب فیه» اس کے معنی ہیں: اس کتاب میں کوئی شک نہیں۔

ارشد باری تعالیٰ ہے: "یہ اللہ کی نشانیاں ہیں۔" اس آیت میں تلک سے مراد ہذا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "حتیٰ کہ جب تم کشی میں ہوتے ہو اور کشتیاں بادمواضق سے انھیں لے کر چلتی ہیں۔" اس آیت کریمہ میں یہ نہ سے مراد یہ کہم ہے، یعنی تحسین لے کر چلتی ہیں۔

حضرت انسؓ نے کہا: نبی ﷺ نے ان کے ماموں حضرت حرامؓ کو ایک قوم کی طرف بھجا تو انھوں نے کہا: کیا تم مجھے اسکے دیتے ہو کہ میں تحسین رسول اللہ ﷺ کا پیغام پہنچاؤں؟ اس کے بعد انھوں نے پیغام پہنچانا شروع کر دیا اور ان سے باتمیں کرنے لگے۔

فائدہ: مذکورہ عنوان سے مقصود یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچانا، یہ ان کا فعل اور عمل ہے، جس پر انھیں رب کی طرف سے جزا اور ثواب دیا جائے گا اور جو "پیغام" پہنچانا ہے وہ اللہ کا کلام ہے اور وہ غیر مخلوق ہے۔

[7530] حضرت مغیرہؓ نے روایت ہے، انھوں نے کہا: "ہمارے نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اپنے رب کے

وَقَالَتْ عَائِشَةُ : إِذَا أَعْجَبَكَ حُسْنُ عَمَلٍ امْرِيَ فَقُلْ : ﴿أَعْمَلُوا هَذِهِ الْمَلَكُوْرَ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ﴾ (التوبۃ: ۱۰۵) وَلَا يَسْتَخِفْنَكَ أَحَدٌ .

وَقَالَ مَعْمَرٌ : ﴿ذَلِكَ الْكِتَابُ﴾ هَذَا الْقُرْآنُ ﴿هُدَى لِلنَّفِيْرِ﴾ (البقرة: ۲) بَيَانٌ وَدَلَالَةٌ كَفَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿ذَلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ﴾ (السمحة: ۱۰) هَذَا حُكْمُ اللَّهِ .

﴿لَا رَبَّ فِيهِ﴾ (البقرة: ۲) لَا شَكَ .

﴿ذَلِكَ مَا يَكْتَبُ اللَّهُ﴾ (لقمان: ۲) یعنی ہذہ اَغْلَامُ الْقُرْآنِ . وَمِثْلُهُ ﴿حَتَّى إِذَا كَسَّرْتَ فِي الْفَلَى وَجَرَيْنَ يَوْمَ﴾ (یوں: ۲۲) یعنی بِکُمْ .

وَقَالَ أَنَسُ : بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَالَةً حَرَاماً إِلَى قَوْمٍ وَقَالَ : أَتُؤْمِنُونِي أَبْلَغُ رِسَالَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ؟ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ .

7530 - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِيقِيُّ : حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ

توحید سے متعلق احکام و مسائل

پیغامات میں سے یہ پیغام پہنچایا کہ ہم میں سے جو کوئی (اللہ کے راستے میں) قتل کیا جائے گا وہ جنت میں جائے گا۔

سلیمان: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّقِيُّ :

حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَانِيُّ، وَزَيَادُ بْنُ حُبَيْرٍ أَبْنَى حَيَّةً، عَنْ جُبَيْرٍ بْنِ حَيَّةَ، قَالَ الْمُغَيْرَةُ :

أَخْبَرَنَا يَسِيْرًا جَلِيلًا عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَ صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ . [راجع: ۳۱۵۹]

[7531] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اگر کوئی تم سے یہ بیان کرے کہ نبی اکرم حضرت محمد ﷺ نے وحی الہی سے کچھ چھپا لیا ہے تو اس کی تصدیق مت کرنا (کیونکہ وہ جھوٹا ہے)۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے: ”اے رسول! آپ کے رب کی طرف سے جو پیغام آپ کی طرف اتارا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دیجیے۔ اگر آپ نے یہ کام نہ کیا تو گویا آپ نے اس (اپنے رب) کا پیغام نہیں پہنچایا۔“

7531 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ : حَدَّثَنَا سُفِيَّانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّداً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئاً؟ وَقَالَ مُحَمَّدٌ : حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرُ الْعَقْدِيُّ : حَدَّثَنَا شَعْبُهُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَالِدٍ، عَنْ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئاً مِنَ الْوَحْيِ فَلَا نُصَدِّقُهُ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ : «يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلَغْ مَا أُنزَلَ إِلَيْكَ مِنْ رِبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ هَذَا بَلَغْتَ رِسَالَتَهُ»

[الماندہ: ۶۷]. [راجع: ۳۲۲۴]

[7532] حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے رسول! کون سا جرم اللہ کے ہاں سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ کہ تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے، حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔“ اس نے پوچھا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ”یہ کہ تو اپنے بچوں کو اس ذرے سے مار دالے کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائیں گے۔“ اس نے کہا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ”یہ کہ تو اپنے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرے۔“ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق (ان الفاظ میں) نازل فرمائی: ”اللہ کے بندے وہ ہیں) جو اللہ کے ساتھ کسی اور الہ کو نہیں پکارتے

7532 - حَدَّثَنَا قَيْمَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَاثِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحِيلٍ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللَّهِ : قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى؟ قَالَ : «أَنْ تَذَعُ عَوْنَاهُ نِدَا وَهُوَ حَلْقَكَ»، قَالَ : ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ : «ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ أَنْ يَطْعَمَ مَعْكَ»، قَالَ : ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ : «أَنْ تُرَانِي حَلِيلَةَ جَارِكَ»، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَهَا : «وَالَّذِينَ لَا يَذْعُورُكُمْ مَعَ اللَّهِ إِلَيْهَا مَاحَرَّ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفَسَ أَلَّا يَرْجِمُوا إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَرْتُوْنَ وَمَنْ يَفْعَلْ

اور نہ اللہ کی حرام کردہ کسی جان کو ناقص قتل ہی کرتے ہیں اور نہ زنا ہی کرتے ہیں اور جو شخص ایسے کام کرے گا وہ ان کی سزا پا کے رہے گا۔ اس کو دُنگنا عذاب دیا جائے گا۔“

ذلک يَلْقَ أَشَاماً ۝ يُضَعَّفُ لَهُ الْمَذَابُ ۝ الْآيَةٌ
[الفرقان: ۶۹، ۷۰]. [راجع: ۴۴۷۷]

باب: 47- اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”کہہ دیجیے! اگر تم سچ ہو تو تورات لا و اور اسے پڑھ کر سناؤ“ کا بیان

نبی ﷺ کا ارشاد ہے: اہل تورات کو تورات دی گئی تو انہوں نے اس پر عمل کیا اور اہل انجیل کو انجیل دی گئی تو انہوں نے بھی اس پر عمل کیا اور تصحیح قرآن کریم دیا گیا تم نے بھی اس پر عمل کیا۔“

ابورزین نے «يَتَلَوْنَهُ حَقَّ تِلَاقِهِ» کی تفسیر کرتے ہوئے کہا: وہ اس کی اباع کرتے ہیں اور اس پر جیسا عمل کرنا چاہیے ایسا ہی عمل کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے: یعنی پڑھا جاتا ہے۔ حسنُ التلاوة اسے کہا جاتا ہے جس کا قرآن کریم پڑھنا مدد ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: «لَا يَمْسِي» قرآن کریم کا مزہ وہی پائے گا اور اس سے فائدہ وہی اٹھائے گا جو کفر کی آلاش سے پاک ہو، یعنی وہ قرآن پر ایمان لائے۔ اس قرآن کو حق کے ساتھ وہی اٹھاتا ہے جو اس پر یقین رکھتا ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بن لوگوں کو تورات کا حامل بنایا گیا، پھر انہوں نے یہ بارہ اٹھایا ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جو کتابیں اٹھائے ہوئے ہو۔ بری مثال ہے ان لوگوں کی جھنگوں نے اللہ کی آیات کو جھٹالیا۔ اور اللہ تعالیٗ ظلم کرنے والوں کی رہنمائی نہیں کرتا۔“

نبی ﷺ نے اسلام ایمان اور نماز کو عمل کہا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ ہنڑا نے کہا: نبی ﷺ نے حضرت بلال سے فرمایا:

(۴۷) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : «قُلْ فَأَتُوا
بِإِلَهَكُمْ فَلَمْ يَأْتُوهَا» [آل عمران: ۹۳]

وَقَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: «أُغْطِي أَهْلَ التَّوْرَةَ
الْتَّوْرَةَ فَعَمِلُوا بِهَا، وَأُغْطِي أَهْلَ الْإِنْجِيلِ
الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ، وَأُغْطِي إِنْجِيلَ الْقُرْآنَ فَعَمِلُتُمْ
بِهِ».

وَقَالَ أَبُو رَزِينٍ «يَتَلَوْنَهُ حَقَّ تِلَاقِهِ»
[البرة: ۱۲۱] [يَتَسْعُونَهُ وَ] يَعْمَلُونَ بِهِ حَقَّ عَمَلِهِ،
يُقَالُ: «يَشَّلَ» [النساء: ۱۲۷]: يُعَرِّأً، حَسَنُ
التلاوة: حَسَنُ الْقِرَاءَةُ لِلْقُرْآنِ.

«لَا يَمْسِي» [الواقعة: ۷۹]: لَا يَجِدُ طَعْمَهُ
وَنَفْعَهُ إِلَّا مَنْ بِالْقُرْآنِ، وَلَا يَخْمُلُهُ بِحَفْهِهِ
إِلَّا الْمُؤْمِنُ؛ لِقَوْلِهِ تَعَالَى : «مَثْلُ الدِّينِ حُمِّلُوا
الْتَّوْرَةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمْثَلِ الْجَمَارِ يَحْمِلُ
أَشْفَارًا يُنَسِّ مَثْلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِنَبَيِّنَ اللَّهِ
وَاللَّهُ لَا يَهِيئُ الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ» [الجمعة: ۵]

وَسَمَّى النَّبِيُّ ﷺ الْإِسْلَامَ وَالْإِيمَانَ
وَالصَّلَاةَ عَمَلًا، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ النَّبِيُّ

”مجھے اس پر امید عمل کی خبر دو جو تم نے اسلام لانے کے بعد کیا ہو؟“ انہوں نے کہا: میرا پر امید عمل یہ ہے کہ میں نے جب بھی وضو کیا، اس کے بعد دو رکعتیں ضرور پڑھیں۔ آپ سلیمان سے پوچھا گیا: کون سائل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، پھر وہ حج جس کے بعد کوئی گناہ باقی نہ رہے۔“

[7533] حضرت ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گزشتہ امتوں کے مقابلے میں تمہاری بقا صرف اس قدر ہے جتنا عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت۔ اہل تورات کو تورات دی گئی تو انہوں نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ دن آدھا ہو گیا اور وہ عاجز ہو گئے۔ انہیں اجرت کے طور پر ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی تو انہوں نے اس پر عمل کیا یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ پھر وہ عاجز ہو گئے تو انہیں بھی ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر تمہیں قرآن دیا گیا تو تم نے اس پر عمل کیا تا آنکہ مغرب کا وقت ہو گیا۔ تمہیں دو قیراط اجرت دی گئی۔ اہل کتاب نے کہا: ان لوگوں نے تھوڑا وقت کام کیا ہے لیکن انہیں اجرت زیادہ دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تمہارے حق سے کچھ کم تو نہیں کیا؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ میرا فضل ہے میں ہے چاہوں دوں۔“

باب: 48۔ نبی ﷺ نے نماز کو عمل کا نام دیا ہے اور آپ نے فرمایا: ”جو شخص (نماز میں) سورت فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں۔“

[7534] حضرت عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے

بیہقی لیلائل: ”اُخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ جُعْدَةَ فِي الْإِسْلَامِ؟“ قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلاً أَرْجُى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَنْظَهُ إِلَّا صَلَّيْتُ. وَسَيِّلَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، ثُمَّ الْجِهَادُ، ثُمَّ حَجَّ مَبْرُورٌ.“

7533 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الرَّهْبَرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَنْبَنْ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا بَقَائُكُمْ فِيمِنْ سَلَفَ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ، أُوتِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى اتَّصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوا فَأَعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أُوتِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ حَتَّى صَلَّيْتُ الْعَصْرَ ثُمَّ عَجَزُوا فَأَعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا، ثُمَّ أُوتِيَ شِمْسُ الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُ بِهِ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَعْطَيْتُمُ الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ أُوتِيَ شِمْسُ الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَعْطَيْتُمُ الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ الْكِتَابِ: هُؤُلَاءِ أَقْلُ مَنَا عَمَلاً وَأَكْثَرُ أَجْرًا، قَالَ اللَّهُ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَهُوَ فَضْلِي أُوتِيَهُ مِنْ أَشَاءَ.“

[راجح: ۵۵۷]

(48) بَابٌ: وَسَمِّيَ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ عَمَلاً وَقَالَ: (لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَفْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)

7534 - حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنَا شَعْبَةُ عَنْ

کے ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا: کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”بر وقت نماز پڑھنا، والدین سے حسن سلوک کرنا، پھر اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔“

الولید۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَسْدِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ بْنُ الْعَوَامَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ، عَنْ أَبِي عَمْرُو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبْنِ مَسْعُودٍ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ]: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «الصَّلَاةُ لِوقْتِهَا، وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ، ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ». [راجع: ۵۲۷]

باب: ۴۹- ارشاد باری تعالیٰ: ”انسان تھڑدلا پیدا کیا گیا ہے۔ جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو بہت زیادہ گھبرا جاتا ہے اور جب اسے مال ملتا ہے تو بخیل بن جاتا ہے“ کا بیان

ہلُوغاً کے معنی ہیں: بہت زیادہ بے صبری کا اظہار کرنے والا۔

[7535] حضرت عمرہ بن تغلب رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس مال آیا تو آپ نے اس میں سے کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ کو نہ دیا۔ اس کے بعد آپ کو معلوم ہوا کہ اس تقسیم پر کچھ لوگ ناراض ہوئے ہیں تو آپ نے فرمایا: ”میں ایک شخص کو دیتا ہوں اور دوسرے کو چھوڑ دیتا ہوں اور جسے میں نہیں دیتا وہ مجھے اس سے زیادہ پیارا ہوتا ہے جسے دیتا ہوں۔ جن لوگوں کو دیتا ہوں وہ اس لیے کہ ان کے دلوں میں گھبراہٹ اور بے چینی ہوتی ہے، جبکہ دوسرے لوگوں پر اعتماد کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو بے نیازی اور بھلائی عطا فرمائی ہے۔ ان میں عمرہ بن تغلب بھی ہیں۔“ (یہ سن کر) حضرت عمرہ بن تغلب رض نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے کلمہ تحسین کے مقابلے میں مجھے

(۴۹) بابُ قُولِ اللَّهِ تَعَالَى : «إِنَّ الْإِنْسَنَ حُلْقَ هَلْوَعًا ۝ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَرَوْعًا ۝ وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرَ مَسْوَعًا» [ال المعارج: ۱۹-۲۱]

[ہلُوغاً: ضَجُورًا]

۷۵۳۵ - حَدَّثَنَا أَبُو التَّعْمَانُ: حَدَّثَنَا حَرِيرُ بْنُ حَازِمَ عَنِ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ: «أَكَيْ النَّبِيَّ ﷺ مَالٌ فَأَعْطِيَ قَوْمًا وَمَمْعَ آخَرِينَ، فَبَلَغَهُ أَهْلُهُمْ عَتَبُوا فَقَالَ: «إِنِّي أُعْطِيَ الرَّجُلَ وَأَدْعُ الرَّجُلَ، وَالَّذِي أَدْعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِيَ، أُعْطِيَ أَقْوَاماً لِمَا فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْحَزَنِ وَالْهَلَعِ، وَأَكِلُّ أَقْوَاماً إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغَنَى وَالْخَيْرِ، مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ». فَقَالَ عَمْرُو: مَا أَحِبُّ أَنْ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُمْرَ النَّعْمِ. [راجع: ۹۲۳]

سرخ او نہ بھی ملتے تو میں انھیں ہرگز پسند نہ کرتا۔

باب: ۵۰- نبی اکرم ﷺ کا بیان اور آپ کا اپنے رب سے روایت کرنا

[7536] حضرت انس بن مالک سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ اپنے رب سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جب بندہ مجھ سے ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور جب بندہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں اس کے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میرے پاس پیدل چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔“

[7537] حضرت انس بن مالک سے روایت ہے، وہ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کئی بار نبی ﷺ کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:)جب بندہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔“

(راویٰ حدیث) معمتر نے کہا: میں نے اپنے والد سے سنا، (انہوں نے کہا): میں نے حضرت انس بن مالک سے سنا، وہ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے بیان کرتے ہیں، وہ نبی ﷺ سے آپ اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہیں۔

فائدہ: بندہ جب اللہ کے قریب ہوتا ہے تو ضروری نہیں کہ وہ اپنے بدن کی حرکت سے اللہ کے قریب ہوتا ہو بلکہ وہ اٹاہت، رجوع ای اللہ، دل کی توجہ اور اللہ کی فرمانبرداری کے ذریعے سے اللہ کے قریب ہوتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”بندہ بحالت بجدہ اپنے رب کے بہت قریب ہوتا ہے۔“ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے بندے کے قریب ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش سے نیچے اتر کر بندے کے قریب ہوتا ہے بلکہ وہ عرش پر مستوی رہتے ہوئے اپنے بندے کے قریب ہوتا ہے۔

(۵۰) بَابُ ذِكْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَرِوَايَتِهِ عَنْ رَبِّهِ

۷۵۳۶ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ شَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْهَرَوِيُّ: حَدَّثَنَا شُغْبَةُ عَنْ فَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: «إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ إِلَيَّ شَبِيرًا تَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِذَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبَتْ مِنْهُ بَاعًا، وَإِذَا أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً».

۷۵۳۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، رُبَّمَا ذَكَرَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ مِنِّي شَبِيرًا تَقَرَّبَتْ مِنْهُ ذِرَاعًا، وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبَتْ مِنْهُ بَاعًا - أَوْ بُوْعًا -».

[۷۴۰۵]

وَقَالَ مُعْتَمِرٌ: سَمِعْتُ أَبِي: سَمِعْتُ أَنَسًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَرْوِيهِ] عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

ہے۔ وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعْزِيزٍ.

[7538] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ تھمارے رب سے روایت کرتے ہیں کہ اس (رب) نے فرمایا: ”ہر عمل کا کفارہ ہے اور روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا اور بلاشبہ روزے دار کے مند کی بوا اللہ کے باں کستوری کی خوشبو سے بڑھ کر ہے۔“

7538 - حَدَّثَنَا أَدْمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّكُمْ، قَالَ: «إِلَكُلُ عَمَلٍ كُفَّارَةٌ، وَالصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَلَخَلُوفٌ فِيمِ الصَّائِمِ أَطْيَبٌ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ».

[راجع: ۱۸۹۴]

فائدہ: گناہ کے کفارے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس گناہ پر پردہ ڈالتا ہے اور اسے معاف کر دیتا ہے۔ اگرچہ ہر عمل کی جزا اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے، تاہم اکثر طور پر اعمال کی جزا فرشتوں کے سپرد کر دیتا ہے، لیکن روزے کی خصوصیت ہے کہ اس کی جزا فرشتوں کے حوالے کرنے کے بعدے وہ خود دیتا ہے کیونکہ روزہ اللہ کے سوا کسی اور کے لیے نہیں رکھا جاتا اور نہ ہی اس میں کوئی ریا اور دکھلوادے کا پہلو ہوتا ہے۔

[7539] حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے اپنے رب سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: ”کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ یوں کہے: آپ حضرت یوسف بن متی سے بہتر ہیں۔“ اور آپ نے یوسف صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے باپ کی طرف منسوب کیا تھا۔

7539 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ. وَقَالَ لَيْ خَلِيفَةً: حَدَّثَنَا يَرِيدُ بْنُ زُرْبَعٍ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالَيْةِ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيمَا يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ، قَالَ: «لَا يَتَبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنَّهُ خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى»، وَسَبَبَهُ إِلَيْهِ [۲۳۹۵] [راجع: ۲۳۹۵]

[7540] حضرت عبداللہ بن مغفل رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹی پر سوار دیکھا جبکہ آپ سورت ”الفتح“ یا اس کی کچھ آیات پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلاوت کرتے وقت ترجیح فرمائی۔ (راوی حدیث) معاویہ بن قرہ نے حضرت عبداللہ بن مغفل رض کی قراءت کی حکایت کرتے ہوئے کہا: اگر لوگ تم پر ہجوم نہ کریں تو میں ترجیح کروں جیسے ان مغفل رض نے ترجیح کی تھی۔ وہ اس

7540 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَةَ الْمُزَنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغَفِّلِ الْمُزَنِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ الْفَتْحِ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ - أَوْ مِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ - قَالَ: فَرَجَعَ فِيهَا، قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ مُعَاوِيَةَ يَحْكِي قِرَاءَةَ أَبْنِ مُغَفِّلٍ وَقَالَ: لَوْلَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَيْكُمْ لَرَجَعْتُ كَمَا رَجَعَ أَبْنُ مُغَفِّلٍ يَحْكِي

سلسلے میں نبی ﷺ کی نقل کرتے تھے۔ (شعبہ نے کہا) میں نے معادیہ سے پوچھا کہ ابن مغفل بن عیش کیسے ترجیح کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: آآ آ تمین بارہ د کے ساتھ آواز دہراتے تھے۔

باب: 51- کتب الہیہ تورات وغیرہ کی عربی اور دیگر زبانوں میں تفسیر کرنے کا جواز

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”(آپ کہدیں کہ) اگر تم چھ ہو تو لا اور تورات پھر اسے پڑھو۔“

[7541] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ شاہزادہ ہرقل نے اپنے ترجمان کو بلایا، پھر نبی ﷺ کا نامہ مبارک منگولیا اور اسے پڑھا: ”شروع اللہ کے نام سے جو بہت رحم کرنے والا انتہائی مہربان ہے۔ اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد ﷺ کی طرف سے ہرقل کے نام۔ اس میں یہ آیت لکھی تھی: ”اے اہل کتاب! ایسے کلمے کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تھمارے درمیان مشترک ہے۔“

[7542] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: اہل کتاب تورات کو عبرانی زبان میں پڑھتے اور اہل اسلام کے لیے اس کی تفسیر عربی میں کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اہل کتاب کی تصدیق و تکذیب نہ کرو بلکہ یوں کہو: ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر بھی جو ہم پر نازل کیا گیا۔“

فائدہ: امام بخاری رضی اللہ عنہ کا مقصود اس حقیقت کا اظہار ہے کہ جب اللہ کے کلام کا کسی دوسری زبان میں ترجمہ کیا جائے تو

الشَّنِيْعَ بِعِيلَةَ . فَقُلْتُ لِمُعاوِيَةَ كَيْفَ كَانَ تَرْجِيعُهُ؟ قَالَ: أَنَّ الْمَلَكَ مَرَأَتِ . [راجح: ۴۲۸]

(۵۱) بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ تَفْسِيرِ التُّورَةِ وَ [غَيْرِهَا مِنْ] كُتُبِ اللهِ بِالْعَرَبِيَّةِ وَغَيْرِهَا

لِقُولِ اللهِ تَعَالَى : ﴿فَأَلَوْا بِالْتُّورَةِ فَأَنْثُوا إِنْ كُثُّمْ صَدِيقِكَ﴾ [آل عمران: ۹۳]

۷۵۴۱ - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ ابْنُ حَرْبٍ: أَنَّ هَرَقْلَ دَعَا تَرْجُمَانَهُ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ بِعِيلَةَ فَقَرَأَهُ: ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هَرَقْلَ، وَ﴾ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى حَكْمَتِ سَوَاعِدِ بَيْتَنَا وَبَيْتِنَا﴾ الْآيَةَ [آل عمران: ۶۴]. [راجح: ۷]

۷۵۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا عَلَيُّ بْنُ الْمُبَارَكُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَؤُونَ التُّورَةَ بِالْعَرَبِيَّةِ وَيَقْسِرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ بِعِيلَةَ: ﴿لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابَ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ﴾، وَقُولُوا: ﴿إِنَّمَا كَا بِاللهِ وَمَا أَنْزَلَ﴾ الْآيَةَ [آل عمران: ۸۴]. [راجح: ۴۴۸]

اس ترجیے کو اللہ کا کلام نہیں کہا جا سکتا کیونکہ وہ تو مترجم کی کوشش اور اس کا فعل ہے اور بندے کا فعل مخلوق ہے جبکہ اللہ کا کلام غیر مخلوق ہے۔

[7543] حضرت ابن عمر رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس ایک یہودی مرد اور یہودی عورت کو لایا گیا جنہوں نے زنا کیا تھا۔ آپ صلی الله علیہ وسلم نے یہودیوں سے پوچھا: تم ایسے دونوں (مجرموں) کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو؟“ انہوں نے کہا: ہم ان کا من کا لا کر کے انھیں ذلیل و رسوایہ کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”اگر تم اس بات میں سچے ہو تو قورات لادہ اور اسے پڑھ کر سناؤ۔“ چنانچہ وہ قورات لائے اور ایک آدمی سے جس پر وہ مطمئن تھا کہا: اے اعورا! اسے پڑھ۔ چنانچہ اس نے پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ ایک مقام پر پہنچ کر اس پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ عبد اللہ بن سلام رض نے فرمایا: اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ جب اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو وہاں آیت رجم چک کر دی تھی۔ اس نے کہا: اے محمد! ان دونوں کے لیے رجم کا حکم تو واقعی ہے لیکن ہم اس حکم کو آپس میں چھپایا کرتے ہیں۔ پھر آپ کے حکم سے ان دونوں کو رجم کیا گیا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر نے کہا: میں نے دیکھا کہ زانی مردانی داشتہ کو پھرول سے بچانے کے لیے اس پر جھکا پڑتا تھا۔

باب: 52 - نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ”قرآن کریم کی مہارت رکھنے والا قیامت کے دن کرما کا تین کے ساتھ ہو گا جو اللہ تعالیٰ کے انتہائی فرمانبردار ہیں“ نیز ”قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے مزین کرو“ کا بیان

[7544] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انہوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ”الله تعالیٰ کسی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جس قدر خوش الخافی سے پڑھنے کی بنا پر

7543 - حَدَّثَنَا مُسْدَدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبْيَوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةً مِنَ الْيَهُودِ فَذَرْنَاهُمَا، فَقَالَ لِلْيَهُودَ: «مَا تَصْنَعُونَ بِهِمَا؟»، قَالُوا: نُسَخْمُ وُجُوهَهُمَا وَنُخْرِيهِمَا، قَالَ: «فَأُتُوا بِالشُّرْأَةِ فَأَثْلُوْهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ»، فَجَاءُوْهُمْ فَقَاتَلُوْهَا لِرَجُلٍ مِمْنَ يَرْضُوْنَ [بِنَا] أَغْوَرُ: افْرَأَ، فَقَرَأَ حَتَّى اتَّهَمَهُ إِلَى مَوْضِعِ مِنْهَا فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ، قَالَ: ارْفَعْ يَدَكَ، فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهِ آيَةُ الرَّجْمِ تَلُوْخٌ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ عَلَيْهِمَا الرَّجْمَ وَلَكُمْ تَكَانِتُهُ بَيْنَتَا، فَأَمْرَرَ بِهِمَا فَرِحْنَا، فَرَأَيْتُهُ يُجَانِبُ عَلَيْهَا الْحِجَارَةَ.

[راجح: ۱۳۲۹]

(۵۲) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ سَفَرَةِ الْكَرَامِ الْبَرَّةِ»، وَ«رَتَّنَا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ»

7544 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنِي أَبْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [أَنَّهُ]

نبی ﷺ کے قرآن پڑھنے کو سنا ہے جب وہ اسے بلند آواز سے پڑھتا ہے۔“

سَمِعَ النَّبِيُّ بِكَلِيلٍ يَقُولُ: «مَا أَذْنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذْنَ لِنَبِيٍّ حَسِنَ الصَّوْتُ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ». [راجح: ۵۰۲۲]

[7545] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، ان پر جب بہتان لگا تو انہوں نے فرمایا: میں اپنے بستر پر لیٹ گئی اور مجھے یقین تھا کہ میں اس تہمت سے بری ہوں اور اللہ تعالیٰ میری براءت ضرور کرے گا، لیکن اللہ کی قسم! مجھے یہ لگاں نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے متعلق قرآنی آیات نازل فرمائے گا جن کی ہمیشہ تلاوت کی جاتی رہے گی۔ میرے نزدیک میری حیثیت اس سے کتر تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے متعلق ایسا کلام نازل فرمائے جس کی تلاوت ہو۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے میرے متعلق یہ پوری دس آیات نازل فرمائیں: ”بِالشَّهِ وَهُوَ لَوْلَجُونُو نَبَّأَنَ لَكُمْ بِالْأَنْبَاءِ وَهُوَ مِنْ سَيِّدِ الْأَنْبَاءِ“

گروہ ہے.....” آخر تک۔

٧٥٤٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا الْأَئْمَةُ عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ : أَخْبَرَنِي عُرُوهَ بْنُ الرَّبِيعِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ وَعَلْفَمَةُ بْنُ وَقَاصٍ وَعَيْبَدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِلْفَكَ مَا قَالُوا ، وَكُلُّ حَادِثَي طَافَةٍ مِنَ الْحَدِيثِ ، قَالَتْ : فَاضْطَجَعَتْ عَلَى فِرَاشِي وَأَنَا حِينَئِدُ أَعْلَمُ أُنْيَ بِرِيشَةِ ، وَأَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُنِي ، وَلِكِنْ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَظْنَنُ أَنَّ اللَّهَ يُنْزِلُ فِي شَانِي وَحْيًا يَتَلَقَّى وَلِشَانِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحَقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِي يَأْمُرِي يَتَلَقَّى ، وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ {إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِلْفَكَ عَصَبَةٌ مُنْكَرٌ} العَشْرَ الْآيَاتِ كُلُّهَا [النور: ۱۱]. [راجح: ۲۵۹۳]

٧٥٤٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ - أَرَاهُ - عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ بِكَلِيلٍ يَقُولُ فِي الْعِشَاءِ {وَالَّذِينَ وَالَّذِينَ} ، فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَخْسَنَ صَوْنَا - أَوْ قِرَاءَةً - مِنْهُ . [راجح: ۷۶۷]

٧٥٤٧ - حَدَّثَنَا حَاجَاجُ بْنُ مُنْهَالٍ : حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِّرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبْنِ عَبَاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ بِكَلِيلٍ مُتَوَارِيًّا بِمَكَّةَ ، وَكَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ ، فَإِذَا سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ سَبُوا الْقُرْآنَ وَمَنْ جَاءَ بِهِ ، فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ بِكَلِيلٍ : {وَلَا تَخْهَرْ

[7546] حضرت براء بن بدر سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نماز عشاء میں «والذين والزيتون» پڑھ رہے تھے۔ میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت آواز میں قرآن پڑھتے ہوئے کسی کو شہید سننا۔

[7547] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: نبی ﷺ مکہ مکرمہ میں چھپ کر تبلیغ کرتے تو قرآن کریم آواز بلند پڑھتے تھے۔ اسے جب مشرکین سنتے تو قرآن اور اس کے لانے والے کو را بھلا کہتے۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا: ”اپنی نماز میں نہ آواز بلند کرو اور نہ بالکل پست ہی رکھو۔“

بِصَلَاتِكَ وَلَا تُحَافَتْ بِهَا) [الإسراء: ١١٠]. (راجع:

[٤٧٢٢]

7548] حضرت ابوسعید خدری رض سے روایت ہے، انہوں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے کہا: میں تھیں دیکھتا ہوں کہ تم بکریاں اور جنگل بہت پسند کرتے ہو، لہذا جب تم اپنی بکریوں یا جنگل میں رہو تو بلند آواز سے اذان کو کیونکہ موذن کی اذان جہاں تک پہنچ گی اور اسے جن و انس اور دوسری جو چیزوں بھی سنیں گی وہ قیامت کے دن اس کی گواہی دیں گی۔

حضرت ابوسعید خدری رض نے کہا: میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

7549] حضرت عائشہ رض سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے قرآن پڑھا کرتے جبکہ آپ کا سر مبارک میری گود میں ہوتا اور میں حالت حیض سے ہوتی۔

7548 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ : حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ضَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ : أَنَّهُ أَخْبَرَهُ : أَنَّ أَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ : إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْعَنْمَ وَالْبَادِيَةَ ، فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنِيمَكَ أُفْرِي بَادِيَتَكَ فَأَذْتَ لِلصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنَّدَاءِ ، فَإِنَّهُ « لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤْذِنِ حِنْ حِنْ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهَدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ » .

فَالْأَبُو سَعِيدٌ : سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم . (راجع: ٦٠٩)

7549 - حَدَّثَنَا فَيْضَةً : حَدَّثَنَا سُفِيَّانُ عَنْ مُنْصُورٍ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرٍ وَأَنَا حَائِضٌ . [٢٩٧] (راجع: ٢٩٧)

(٥٣) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : ﴿فَاقْرَأْ وَمَا تَسْرَرُ مِنْهُ﴾ [المزمول: ٢٠]

7550 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا الْلَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ ، عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ : حَدَّثَنِي عُرْوَةُ : أَنَّ الْمُسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ الْفَارَّيِ حَدَّثَاهُ : أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابَ يَقُولُ : سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، فَاسْمَعْتُ

باب: 53 - ارشاد باری تعالیٰ: ”بَتَّنَ قُرْآنَ آسَانِي سے پڑھ سکو پڑھ لیا کرو“ کا بیان

7550] حضرت عمر بن خطاب رض سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے ہشام بن حکیم رض کو رسول اللہ ﷺ کی زندگی مبارک میں سورۃ الفرقان پڑھتے سنے۔ میں نے ان کی قراءت کی طرف کان لگایا تو وہ قرآن مجید بہت سے ایسے طریقوں سے پڑھ رہے تھے جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے نہیں پڑھائے تھے۔ قریب تھا کہ میں نماز ہی میں ان پر

حملہ کر دیتا تھا میں میں نے صبر سے کام لیا اور جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے ان کی گردن میں چار کا پچندہ ڈال دیا اور کہا: تمھیں یہ سورت اس طرح کس نے پڑھائی ہے جو میں نے ابھی تم سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے اس طرح رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا: تم جھوٹ بولتے ہو مجھے تو خود رسول اللہ ﷺ نے یہ سورت اس طرح (تمہاری قراءت) کے علاوہ طریقے پر پڑھائی ہے۔ پھر میں انھیں کھینچتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا اور کہا: اللہ کے رسول! میں نے اس شخص کو سورۃ فرقان ان حروف پر پڑھتے سنائے جو آپ نے مجھے نہیں پڑھائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے چھوڑ دو۔ ہشام! تم پڑھ کر سناؤ۔“ انہوں نے وہی قراءت پڑھی جو میں نے ان سے سنی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ سورت (یہ سورت) اسی طرح نازل کی گئی ہے۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عمر! اب تم پڑھو۔“ میں نے اس قراءت کے مطابق پڑھا جو آپ نے مجھے سکھائی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس طرح بھی نازل کی گئی ہے۔ یہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے، اس لیے تمھیں جس قراءت میں سہولت ہواں کے مطابق پڑھو۔“

لقراءتِ ہدایہ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُفْرِّغْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَكَذَّبَ أَسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ، فَنَصَّبَرَتْ حَتَّى سَلَّمَ فَلَبِّيَتْ بِرَدَائِهِ فَقُلْتَ: مَنْ أَفْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةُ الَّتِي سَمِعْنَكَ تَقْرَأً؟ قَالَ: أَفْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتَ: كَذَّبْتَ، أَفْرَأَنِيهَا عَلَى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ، فَأَنْطَلَقْتُ بِهِ أَقْوَدَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتَ: إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْقُرْآنِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ يُفْرِّغْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَذَلِكَ أُنْزَلَتْ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَخْرَفٍ فَاقْرُؤُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔ (راجیع: ۲۴۱۹)

فائدہ: قرآن کریم کو سبعہ حروف سے پڑھنے کا یہ مطلب نہیں کہ قرآن کریم کے ہر لفظ کو سات طریقوں سے پڑھنا جائز ہے کیونکہ چند ایک کلمات کے علاوہ بہت سے کلمات اس اصول کے تحت نہیں آتے۔ ۵ سبعہ احرف سے مراد ان سات ائمکی قراءت ہرگز نہیں جو اس سلسلے میں مشہور ہوئے ہیں کیونکہ پہلا شخص جس نے ان سات قراءات کو جمع کرنے کا اہتمام کیا وہ ابن ماجہ ہیں جن کا تعلق پچھی صدی سے ہے۔ امام جزیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس حدیث کو بہت مشکل خیال کرتا تھا حتیٰ کہ میں نے تیس سال سے زیادہ اس پر غور و فکر کیا۔ میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ قراءات کا اختلاف سات وجوہ سے باہر نہیں۔ وہ حسب ذیل ہیں: * معنی اور صورتِ ظھری میں تبدلی کے بغیر صرف حرکات میں اختلاف ہو گا جیسا کہ بخار اور گلہ بحسب کو وہ طرح سے پڑھا گیا ہے۔ * صورتِ ظھری میں اختلاف کے بجائے صرف معنی میں اختلاف ہو گا جیسا کہ افتلقی آدم من ربہ کلمات اکو و طرح سے پڑھا گیا ہے: (لفظ آدم کی رفعی اور کلمات کی نصیحی حالت۔ ۵ لفظ آدم کی نصیحی اور کلمات کی نصیحی حالت۔ * صورتِ ظھری کے بجائے حروف میں تبدلی ہو گی جس سے معنی بھی بدلتے گا جیسا کہ تبلو اکوتبلوا پڑھا گیا ہے۔

* صورت خطی کے بجائے حروف میں تبدیل نہیں ہو گا جیسا کہ بسطہ کو بسطہ اور الصراط کو السراط پڑھا گیا ہے۔ * صورت خطی اور حروف دونوں کی تبدیلی ہو گی جس سے معنی بھی تبدیل ہو جائے گا، جیسے اشد منکم کو اشد منہم پڑھا گیا ہے۔ * تقدم و تأخیر کا اختلاف ہو گا جیسا کہ فیقتلون و یقتلون میں ہے، اس میں پہلا معروف اور دوسرا مجهول ہے۔ اسے یوں پڑھا گیا ہے: وَيُقْتَلُونَ فَيَقْتَلُونَ۔ * حروف کی کمی میں اختلاف ہو گا جیسا کہ واحد صی کو دو صی پڑھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اظہار و اعظام، روم و اشام، حکیم و ترقی، مد و قصر، تخفیف و تسهیل اور ابدال، نقش وغیرہ جسے فن قراءت میں اصول کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ ایسا اختلاف نہیں جس سے معنی یا الفاظ میں تبدیل آتی ہو۔¹

باب: 54 - ارشاد باری تعالیٰ: "ہم نے قرآن کو
صیحت کے لیے آسان بنادیا ہے، کیا بھر ہے کوئی
صیحت قبول کرنے والا" کا بیان

نبی ﷺ نے فرمایا: "جس عمل کے لیے انسان پیدا کیا گیا ہے وہ اس کے لیے آسان کر دیا گیا ہے۔ سُسر کے معنی ہیں: تیار کیا گیا، یعنی آسان کیا گیا ہے۔

مجاہد نے کہا: یسّرنا القرآن بلسانک کے معنی ہیں: ہم نے آپ پر اس کی قراءت آسان کر دی ہے۔

مطروراق نے کہا: «وَلَقَدْ يَسِّرْنَا الْقُرْآنَ لِلَّذِكِّرِ فَهَلْ مِنْ مُذَكَّرِ» کا مطلب ہے: کوئی علم قرآن کا طالب ہے جس کی اس کے متعلق مدد کی جائے؟

(7551) [حضرت عمران ﷺ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! پھر لوگ عمل کس لیے کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: "ہر شخص کے لیے اس عمل میں آسانی پیدا کر دی گئی ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے۔"

(7552) [حضرت علیؑ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ایک جزاے میں شریک تھے

(۴) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : ﴿ وَلَقَدْ يَسِّرْنَا الْقُرْآنَ لِلَّذِكِّرِ فَهَلْ مِنْ مُذَكَّرِ ﴾ [القرآن: ۱۷]

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «كُلُّ مُيَسِّرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ»، يُقَالُ مُيَسِّرٌ: مُهِيَّاً.

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: يَسِّرْنَا الْقُرْآنَ بِلِسَانِكَ: هَوَنَاهُ عَلَيْكَ.

وَقَالَ مَطْرُ الرَّوَاقُ: ﴿ وَلَقَدْ يَسِّرْنَا الْقُرْآنَ لِلَّذِكِّرِ فَهَلْ مِنْ مُذَكَّرِ ﴾ قَالَ: هَلْ مِنْ طَالِبٍ عِلْمٍ فَيَعْنَانَ عَلَيْهِ؟ .

7551 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: قَالَ يَزِيدُ: حَدَّثَنِي مُطْرَ الرَّوَاقُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عُمَرَ الْأَنْصَارِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فِيمَا يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ؟ قَالَ: «كُلُّ مُيَسِّرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ». [راجح: ۶۵۹۶]

7552 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنَّدُرُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ:

1. النشر، ص: 26/1.

کہ آپ نے دہاں ایک لکڑی پکڑ لی اور اس سے زمین کریدنے لگے، پھر آپ نے فرمایا: "تم میں سے ہر ایک کی جگہ وزخ یا جنت میں لکھ دی گئی ہے۔" صحابہ نے کہا: کیا ہم اسی پر بھروسہ کر لیں؟ آپ نے فرمایا: "تم عمل کرتے رہو، ہر عمل آسان کر دیا گیا ہے (جس کے لیے انسان پیدا کیا گیا ہے)۔" پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: "جس شخص نے اللہ کی راہ میں دیا اور تقویٰ اختیار کیا....."

سَعِدًا سَعْدَ بْنُ عَبْيَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلَيْهِ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ] عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَّازَةَ فَأَخَذَ عُودًا فَجَعَلَ يَنْكُثُ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا كُتبَ مَفْعُدَةً مِنَ الْجَنَّةِ أَوْ مِنَ النَّارِ»، قَالُوا: أَلَا تَنْكُلُ؟ قَالَ: «أَعْمَلُوا فَكُلُّ مُبِيسَرٍ» ﴿فَإِنَّمَا مِنْ أَغْنَى
وَأَنْفَقَ﴾ الْآيَةَ (اللیل: ۵). (راجع: ۱۳۶۲)

باب: ۵۵- ارشاد باری تعالیٰ: "بِكُلِّهِ وَهُوَ قَرآن بڑی شان والا ہے جلووح محفوظ میں (درج) ہے" کامیاب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "کوہ طور کی قسم! اور لکھی ہوئی کتاب کی قسم ا۔" قادہ نے کہا: «مسطور» کے معنی مکتوب، یعنی لکھی ہوئی ہے۔

«بِسْطُرُونَ» کے معنی ہیں: جمیع اور اصلی کتاب میں۔ «مَا يَلْفَظُ مِنْ قَوْلٍ» یعنی جو کچھ کلام کرے گا وہ لکھ لیا جائے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا: خیر اور شر لکھا جاتا ہے۔

(۵۵) بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : ﴿بَلْ هُوَ قُرْءَانٌ
مَحْمَدٌ فِي لَوْجٍ مَحْفُوظٌ﴾ (البروج: ۲۱، ۲۲)

﴿وَالظُّرُورٌ ۝ وَكُتُبٌ تَسْطُرُونَ﴾ (الطور: ۱۰).
قالَ فَتَادَهُ: مَكْتُوبٌ.

﴿بِسْطُرُونَ﴾ (القلم: ۱۱): يَخْطُوْنَ. ﴿فِي أَمْ
الْكِتَابِ﴾ (الزخرف: ۴): جُمْلَةُ الْكِتَابِ وَأَضْلِهِ.
﴿مَا يَلْفَظُ مِنْ قَوْلٍ﴾ (ق: ۱۸): مَا يَنْكُلُّ مِنْ شَيْءٍ
إِلَّا كُتُبٌ عَلَيْهِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يُكْتُبُ الْخَيْرُ
وَالشَّرُّ.

﴿بِحَرْفُونَ﴾ (الساۚ، ۱۴۶): يُزِيلُونَ، وَلَيْسَ أَحَدٌ
يُزِيلُ لَفْظَ كِتَابٍ مِنْ كُتُبِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَكِتَابِهِمْ
بِحَرْفُونَ: يَنَأِلُونَهُ عَنْ غَيْرِ تَأْوِيلِهِ.

﴿دَرَاسَتُهُمْ﴾ (الاسمام: ۱۵۶): يَلَاؤْتُهُمْ.
﴿وَاعِيَةٌ﴾ (الحاقة: ۱۲): حَافِظَةٌ. ﴿وَبَعِيَّا﴾
(الحاقة: ۱۲): تَحْفَظُهَا.

﴿وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُمْ بِهِ﴾

﴿وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُمْ بِهِ﴾ اور میری

﴿دَرَاسَتُهُمْ﴾ کے معنی ہیں: ان کا تلاوت کرنا۔ ﴿وَاعِيَةٌ﴾ کے معنی ہیں: یاد رکھنے والے۔ اسی طرح ﴿بَعِيَّا﴾ اس کی حفاظت کرتی ہے۔

﴿وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُمْ بِهِ﴾

[الأنعام: ١٩]: يَعْنِي أَهْلَ مَكَّةَ، ﴿وَمَنْ بَلَغَ﴾ هَذَا طرف يہ قرآن وحی کیا گیا تاکہ میں اس کے ذریعے سے اہل مکہ کو خبردار کروں۔ ﴿وَمَنْ بَلَغَ﴾ سے مراد دوسرے تمام جہان کے لوگ ہیں۔ ان سب کو یہ قرآن ڈرانے والا ہے۔

فائدہ: تحریف کے متعلق چار موقف حسب ذیل ہیں: ۱۔ تمام کتب سابقہ کو تکمیر بدلتا گیا ہے لیکن اس اطلاق کو اکثر پر محول کرنا چاہیے کیونکہ ان کی متعدد آیات ایسی ہیں جن میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ ۲۔ اکثر طور پر تحریف و تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ اس کے متعلق متعدد دلائل ہیں۔ پہلا قول بھی اسی پر محول کرنا چاہیے۔ ۳۔ ان کتابوں میں بہت کم تحریف ہوئی ہے اور اکثر حصہ اپنی اصلیت پر باقی ہے۔ امام ابن تیمیہ رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب "الجواب الصحيح" میں اسی موقف کو اختیار کیا ہے۔ ۴۔ تحریف الفاظ میں نہیں بلکہ معانی میں ہوئی ہے۔ الفاظ اپنی جگہ پر ہیں، البتہ ان کی غلط تاویلات کی گئی ہیں۔ اس آخری موقف کو امام بخاری رضی اللہ عنہ نے اختیار کیا ہے جس کی صراحت انہوں نے نکورہ عنوان میں کی ہے۔ ہمارے نزدیک تورات و انجیل میں تحریف، صرف معانی کی صورت ہی میں نہیں بلکہ اہل کتاب نے ان کے الفاظ بھی بدلتے ہیں۔ والله أعلم.

[7553] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا کیا تو اس نے اپنے پاس، عرش کے اوپر ایک کتاب لکھ کر رکھی۔ اس میں یہ بھی ہے کہ میری رحمت میرے غصے پر غالب ہے یا میرے غصے سے آگے بڑھ چکی ہے۔"

[7554] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھا: "اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کرنے سے پہلے ایک نوشہ تحریر کیا کہ میری رحمت میرے غصب سے بڑھ کر ہے، اور وہ نوشہ عرش کے اوپر اس کے پاس لکھا ہوا ہے۔"

7553 - وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ بْنُ حَبَّاطٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ: سَمِعْتُ أَبِي عَنْ فَتَنَادَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَمَّا فَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا عِنْهُ»: غَلَبْتُ - أُوْ قَالَ: سَبَقْتُ - رَحْمَتِي غَضَبِي، فَهُوَ عِنْهُ فَوْقَ الْعَرْشِ». [راجح: ۳۱۹۴]

7554 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ: سَمِعْتُ أَبِي يَقْوُلَ: حَدَّثَنَا فَتَنَادَةَ: أَنَّ أَبَا رَافِعَ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ: إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقْتُ غَضَبِي، فَهُوَ مَكْتُوبٌ عِنْهُ فَوْقَ الْعَرْشِ».

[راجح: ۳۱۹۴]

فائدہ: ان دونوں روایات میں بظاہر تضاد ہے۔ ایک میں ہے کہ مخلوق پیدا کرنے کے بعد نوشہ لکھا اور دوسرا میں ہے کہ

خالق پیدا کرنے سے پہلے اسے تحریر کیا۔ اس کا جواب اس طرح دیا گیا ہے کہ قبضی اللہ الخلق کا مطلب یہ ہے کہ اس نے پہلے خلقت کا پیدا کرنا شان میا۔ اگر اس سے مراد یہ ہو کہ وہ پیدا کر چکا تھا تو موافقت کی صورت یہ ہو گی کہ خلقت کی تخلیق سے پہلے تحریر لکھنے سے مراد کتاب لکھنے کا ارادہ کرنا ہے، اور وہ اللہ تعالیٰ ازل میں کر چکا تھا اور خلقت کی تخلیق سے پہلے وہ ارادہ موجود تھا۔ واللہ اعلم۔

باب: ۵۶- ارشاد باری تعالیٰ: ”**حَالَكُنَّهُ اللَّهُ تَعَالَى هِيَ**
نے تحسین پیدا کیا اور اسے بھی جو تم کرتے ہو۔“ نیز:
”**بَشَكْ هُنَّ نَهْرِيزْ كُوَايْكْ اندَازَے سَے پِيدَا**
کیا ہے۔“ کا بیان

قیامت کے دن تصویر بنانے والوں سے کہا جائے گا کہ
جو تم نے پیدا کیا ہے اس میں جان ڈالو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”**يَقِينًا تَحْمَارَبَ وَهُبَّ**
نے آسمانوں اور زمین کو (چھوٹوں میں) پیدا کیا..... رب
العالمین بہت برکت والا ہے۔“

سفیان بن عیینہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے خلق اور امر کو الگ
الگ بیان کیا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”آگاہ رہوا
اسی کے لیے تخلیق ہے اور اسی کا حکم چلتا ہے۔“

نبی ﷺ نے ایمان کو عمل کا نام دیا ہے جیسا کہ حضرت
ابو ذر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ
سے سوال کیا گیا: کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ تو آپ
نے فرمایا: ”اللہ پر ایمان لانا اور اس کے راستے میں جہاد
کرنا۔“ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”یہ بدلت ہے اس کا جو وہ
کرتے تھے۔“ وفد عبدالقیس نے نبی ﷺ سے عرض کی: **آپ ہمیں چند ایسے جامع اعمال بتا دیں جن پر عمل کر کے**
ہم جنت میں داخل ہو جائیں۔ آپ ﷺ نے انہیں ایمان،
شہادت، نماز قائم کرنے اور زکۃ دینے کا حکم دیا۔ اس طرح

(۵۶) **بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى :** ﴿وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ
وَمَا تَعْمَلُونَ﴾ [الصافات: ۹۶] ﴿إِنَّا كُلُّ شَئْءٍ خَلَقْنَاهُ
يَقْدِيرُ﴾ [النمر: ۴۹]

وَيُقَالُ لِلْمُصَوَّرِينَ : «أَخْيُوا مَا خَلَقْتُمْ»

﴿إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضَ﴾ إِلَى : ﴿تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ﴾
(الأعراف: ۵۴)

فَالَّذِي يَعْلَمُ
يَقُولُهُ تَعَالَى : ﴿أَلَا لَهُ الْخَلْقُ مِنَ الْأَمْرِ

وَسَمَّيَ النَّبِيُّ ﷺ الْإِيمَانَ عَمَلاً . قَالَ أَبُو
ذَرٌ وَأَبُو هُرَيْرَةَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ
أَفْضَلُ؟ قَالَ: ﴿إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ﴾،
وَقَالَ: ﴿جَزَاءُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [السجدہ: ۱۷].
وَقَالَ وَفَدُ عَبْدِ الْقَيْسِ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مُرْنَا بِجُمْلِ
مِنَ الْأُمْرِ إِنْ عَمِلْنَا بِهَا دَخَلْنَا الْجَنَّةَ، فَأَمَرْهُمْ
بِالْإِيمَانِ وَالشَّهَادَةِ، وِإِقَامِ الصَّلَاةِ، وِإِيتَاءِ
الرِّزْكَةِ . فَجَعَلَ ذَلِكَ كُلَّهُ عَمَلاً .

آپ نے ان تمام چیزوں کو عمل قرار دیا۔

[7555] حضرت زبدم سے روایت ہے، انھوں نے کہا: قبیلہ جرم اور اشعری قبیلے کے درمیان محبت اور بھائی چارے کا معاملہ تھا۔ ایک مرتبہ ہم حضرت ابو موی اشعریؑ کے پاس تھے اور ان کے ہاں ہوتیم اللہ کا ایک شخص بھی تھا۔ غالباً وہ عرب کے غلام لوگوں میں سے تھا۔ حضرت ابو موی اشعریؑ اسے اپنے ہاں کھانے کی دعوت دی تو اس نے کہا: میں نے مرغی کو گندگی کھاتے دیکھا تو اسی وقت سے قسم الٹھائی کہ اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ حضرت ابو موی اشعریؑ نے کہا: آؤ! میں تصحیح اس کے متعلق ایک حدیث بیان کرتا ہوں۔ میں نبی ﷺ کے پاس اشعری قبیلے کے چند افراد لے کر حاضر ہوا اور ہم نے آپ سے سواری مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! میں تمھارے لیے سواری کا بندوبست نہیں کر سکتا اور نہ میرے پاس کوئی چیز ہے جسے میں تصحیح سواری کے لیے دوں۔“ پھر نبی ﷺ کے پاس مال نعمیت میں سے کچھ اونٹ آئے تو آپ ﷺ نے ہمارے متعلق دریافت کیا: ”اعشری کہاں ہیں؟“ پھر آپ ﷺ نے ہمیں پانچ عمده اونٹ دینے کا حکم دیا۔ جب ہم انھیں لے کر چلے تو ہم نے کہا: یہ ہم نے کیا کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے قسم الٹھائی کو آپ کے لیے کوئی جانور نہیں دیں گے اور نہ آپ کے پاس کوئی ایسا جانور ہے جو ہمیں سواری کے لیے دیں، اس کے باوجود آپ نے ہمیں سواریاں دی ہیں۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کی قسم سے غافل کر دیا ہے۔ اللہ کی قسم! ایسے حالات میں تو ہم کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ پھر ہم آپ کی طرف لوئے اور آپ سے بات کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تصحیح سواریاں نہیں دیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی ہیں۔ اللہ

7555 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَابِ: حَدَّثَنَا أَيُوبُ عَنْ أَبِيهِ قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدِمَ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ هَذَا الْحَيَّ مِنْ جَرْمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيَّيْنَ وَدُودَ وَإِخَاءَ، فَكُنَّا عِنْدَ أَبِيهِ مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقَرِبَ إِلَيْهِ الطَّعَامُ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ، وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ تَبَّيْنِي تَبَّيْنِي اللَّهُ - كَانَهُ مِنَ الْمَوَالِيِّ - فَدَعَاهُ إِلَيْهِ فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ [شَيْئًا] فَقَدِرْتُهُ، فَحَلَّمْتُ لَا أَكُلُهُ، فَقَالَ: هَلْمٌ فَلَا حَدَّثْتُكَ عَنْ ذَاكَ، إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي نَفْرِ مِنَ الْأَشْعَرِيَّيْنَ نَسْخَمِلُهُ، قَالَ: «وَاللهِ لَا أَحْمِلُكُمْ، وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ»، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهِي إِلَيْهِ فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ: «أَيْمَنُ النَّفَرِ الْأَشْعَرِيُّونَ؟» فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذُو دُورِ غَرَّ الدُّرَى، ثُمَّ أَنْطَلَقْنَا، قُلْنَا: مَا صَنَعْنَا؟ حَلَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدُهُ مَا يَحْمِلُنَا، ثُمَّ حَمَلَنَا؟ تَعَفَّلَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَئِنَةٍ، وَاللهُ لَا تُفْلِحُ أَبْدًا، فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ قُلْنَا لَهُ، فَقَالَ: «أَلَمْتُ أَنَا أَحْمِلُكُمْ، وَلِنَكَ اللَّهُ حَمَلُكُمْ، إِنِّي وَاللهِ لَا أَخْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ [مِنْهُ] وَأَنْهَلْنَاهَا».

[راجع: ۲۱۳۳]

کی قسم امیں جب کوئی قسم اخalta ہوں، پھر اس کا غیر اس سے بہتر دلکھتا ہوں تو وہ کرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے اور قسم کا کفارہ دے کر اس سے خلاصی حاصل کر لیتا ہوں۔“

[7556] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا قبیلہ عبد القیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور انہوں نے کہا: ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مصر کے مشرکین حائل ہیں، اس لیے ہم آپ کے پاس صرف حرمت والے مہمینوں میں آسکتے ہیں۔ آپ نہیں کچھ جامن احکام بتا دیں، ہم جن پر عمل ہجرا ہو کر جنت میں چلے جائیں، نیز ان احکام کی طرف ان لوگوں کو دعوت دیں جو ہمارے پیچھے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”میں تھسیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں: میں تھسیں ایمان بالله کا حکم دیتا ہوں۔ تھسیں معلوم ہے کہ ایمان بالله کیا ہے؟ اس بات کی گواہ دیتا کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبد برحق نہیں، نیز نماز قائم کرنے، زکاۃ دینے اور غیریت میں سے پانچوں حصہ دینے کا حکم دیتا ہوں۔ اور تھسیں چار کاموں سے روکتا ہوں: کدو کے برتن، لکڑی کے برتن، تارکوں کیے ہوئے برتن اور سبز ملکوں میں غیذ بنا کر اسے مت نوش کرو۔“

[7557] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ” بلاشبہ ان تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا: ” جو تم نے پیدا کیا تھا ان کو زندہ کرو۔“

[7558] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ” ان تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا:

۷۵۵۶ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلَيْهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا فُرْقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ الصُّبَيْعِيُّ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِيمٌ وَقَدْ عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ قَالُوا إِنَّ يَسِّنَا وَيَسِّنَكَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ مُضَرٍّ وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرٍ حُرُومٍ فَمَرْنَا بِجُمَيْلٍ مِنَ الْأَمْرِ إِذْ عَلِمْنَا بِهِ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَذَغْنَا إِلَيْهَا مِنْ وَرَاءِنَا قَالَ أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعِ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعِ أَمْرُكُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَهُنَّ تَدْرُوْنَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ؟ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَتَعْطُوا مِنَ الْمَعْنَمِ الْخُمُسَ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعِ لَا تَشْرِبُوا فِي الدُّبَابِ وَالْقَيْرِ وَالظُّرُوفِ الْمُرَفَّةِ وَالْمُحَشَّمَةِ۔

[راجح: ۵۳]

۷۵۵۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْلَّبِثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُبَالَ لَهُمْ أَحْبِبُوا مَا حَلَقْتُمْ [۲۱۰۵] [راجح: ۵۴]

۷۵۵۸ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعَمَانَ حَدَّثَنَا حَمَادَ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبْيَوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ أَصْحَابَ

جوم نے پیدا کیا تھا انھیں زندہ کرو۔“

هذو الصور يَعْدِيُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا حَلَقْتُمْ». [راجیع: ۱۹۹۵۱]

[7559] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سن: "اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: اس شخص سے بڑا خالم کون ہو سکتا ہے جو میرے پیدا کرنے کی مانند پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اگر ان میں ہمت ہے تو وہ چھوٹی سی چیزوں پیدا کر کے دکھائیں یا اس کے علاوہ دانے یا جو پیدا کریں۔"

٧٥٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ يَقُولُ: «قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخْلُقِي، فَلَيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ لَيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ شَعِيرَةً». [راجیع: ۵۹۵۳]

باب: ۵۷- فاسق اور منافق کی تلاوت کا بیان اور یہ کہ ان کی آواز اور تلاوت ان کے طبق سے یقچے نہیں اترتی

[7560] حضرت ابو موسیٰ اشعری رض سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "مُؤمن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اترنج کی طرح ہے جس کا ذائقہ بھی اچھا اور خوبصورت بھی عمدہ ہے۔ اور جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال بکھر جیسی ہے کہ اس کا ذائقہ تو اچھا ہے لیکن اس کی خوبصورتی نہیں ہوتی۔ اور فاجر کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے گل بوند کی طرح ہے جس کی خوبصورت بھی ہے لیکن اس کا ذائقہ کڑوا ہے اور وہ فاجر جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال اندر ان (تھے) کی سی ہے کہ اس کا مزہ بھی کڑوا ہے اور اس میں کوئی خوبصورتی نہیں ہوتی۔"

(۵۷) بَابُ قِرَاءَةِ الْفَاجِرِ وَالْمُنَافِقِ،
وَأَصْوَاتُهُمْ وَتَلاؤتُهُمْ لَا تُجَاوِرُ حَنَاجِرَهُمْ

٧٥٦٠ - حَدَّثَنَا هُدَيْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا فَتَّادٌ: حَدَّثَنَا أَنْسٌ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ الْمُؤْمِنَ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْأُثْرَجَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ، وَالَّذِي لَا يَقْرَأُ كَالثَّمُرَةَ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحٌ لَهَا، وَمَثُلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثُلِ الرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرُّ، وَمَثُلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثُلِ الْحَنْطَلَةِ، طَعْمُهَا مُرُّ وَلَا رِيحٌ لَهَا». [راجیع: ۵۰۲۰]

فَإِنَّمَا حضرت ابو ہریرہ سے مقصود یہ ہے کہ قرآن اور تلاوت میں فرق واضح کیا جائے اور یہ بتایا جائے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور تلاوت بندے کا فعل ہے۔ سیکی وجہ ہے کہ بندے کے فعل کی وجہ سے تلاوت، تلاوت میں فرق ہے۔ ایک عالم مومن کا تلاوت کرنا اترنج کی طرح ہے جو بے شمار فوائد کا حامل ہے اور بدکردار کی تلاوت سے ماحول مطریں بوتا اور اس میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس بنابر قرآن اللہ کا کلام، غیر مخلوق اور مومن و منافق کا تلاوت کرنا ان کا ذاتی فعل ہے اور فعل ہونے کے اعتبار سے

توحید سے متعلق ادکام و مسائل

وہ اللہ کے پیدا کردہ ہیں۔ بہر حال بندوں کے افعال سب مخلوق ہیں جن کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔

[7561] حضرت عائشہؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: کچھ لوگوں نے نبی ﷺ سے کہنوں کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ”ان کی کسی بات کا اعتبار نہیں ہے۔“ انہوں نے کہا: اللہ کے رسول کے بعض اوقات ایسی باتیں بیان کرتے ہیں جو صحیح ثابت ہوتی ہیں۔ نبی ﷺ نے (وضاحت کرتے ہوئے) فرمایا: ”ان کی صحیح بات وہ ہوتی ہے جو شیطان، (فرشتوں سے سن کر) یاد کر لیتا ہے۔ پھر وہ مرغی کے کٹ کٹ کرنے کی طرح اپنے دوست (کاہن) کے کان میں ڈال دیتا ہے اور وہ اس میں سو سے زیادہ جھوٹ بھی ملا دیتے ہیں۔“

[7561] حدثنا علیؓ: حدثنا هشام: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَبْسَةُ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ: أَخْبَرَنِي يَحْمَدُ بْنُ عُرْوَةَ بْنِ الْزُّبَيرِ: أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الْزُّبَيرِ يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: سَأَلَ أَنَّاسًا النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْكُفَّارِ فَقَالُوا: إِنَّهُمْ لَيَشْوَى بِشَيْءٍ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا، قَالَ: [فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ]: «تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَحْكُمُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقْرُرُهَا فِي أَذْنِ وَلِيَّ كَفَرَةِ الدَّجَاجَةِ، فَيَخْلُطُونَ فِيهِ أَكْثَرُ مِنْ مِائَةَ كَذْبَيْهِ». [راجع: ۳۲۱۰]

[7562] حضرت ابوسعید خدری رضي الله عنه سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”کچھ لوگ مشرق کی طرف سے رونما ہوں گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ یہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ پھر وہ واپس دین میں نہیں لوٹیں گے یہاں تک کہ تیر اپنی جگہ پر واپس آ جائے۔“ پوچھا گیا: ان کی علمت کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ”ان کی علمت سرمنڈوانا ہے، یا فرمایا: بالوں کو جڑ سے نیست و نابود کرنا ہے۔“

[7562] حدثنا أبو التعمان: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ ابْنُ مَيْمُونٍ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ يُحَدِّثُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِيلَ الْمَشْرِقِ وَيَتَرَوَّنُ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَافِيهِمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيمَةِ، ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ حَتَّى يَعُودُ السَّهْمُ إِلَى فُوْقَهُ»، قِيلَ: مَا سِيمَاهُمْ؟ قَالَ: «سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ، أَوْ قَالَ: التَّسْبِيدُ».

(۵۸) باب قول الله تعالى: «وَضَعَ الْمُؤْمِنَ الْقُسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَمَةِ» [الأنبياء: ۴۷] وَأَنَّ أَغْمَالَ بَنِي آدَمَ وَقُولَهُمْ يُوزَنُ

باب: ۵۸۔ ارشاد باری تعالیٰ: ”اور ہم قیامت کے دن عدل و انصاف پر مبنی ترازو و قائم کریں گے“ اور لوگوں کے اعمال و اقوال تو لے جائیں گے کا بیان

امام مجاهد نے کہا: قسططاس روی زبان کا لفظ ہے، اس کے معنی ہیں: عدل و انصاف۔ مُقْسِط کا مصدر قسط ہے جس کے معنی عادل اور منصف۔ اور فَاسِط کے معنی ہیں: ظالم اور گناہ گار۔

[7563] حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ”دو کلے ایسے ہیں جو رحمان کو بہت پسند ہیں، زبان پر بڑے ہلکے چکٹے (لیکن قیامت کے دن) ترازو میں بہت بھاری ہوں گے۔ وہ یہ ہیں: [سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ] ”پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ، پاک ہے اللہ جو بہت عظمت والا ہے۔“

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: الْقِسْطَاسُ: الْعَدْلُ بِالرُّوْمَيَّةِ، وَيُقَالُ: الْقِسْطُ مَضَدُّ الْمُقْسِطِ وَهُوَ الْعَادِلُ، وَأَمَّا الْقَاسِطُ فَهُوَ الْجَائِرُ.

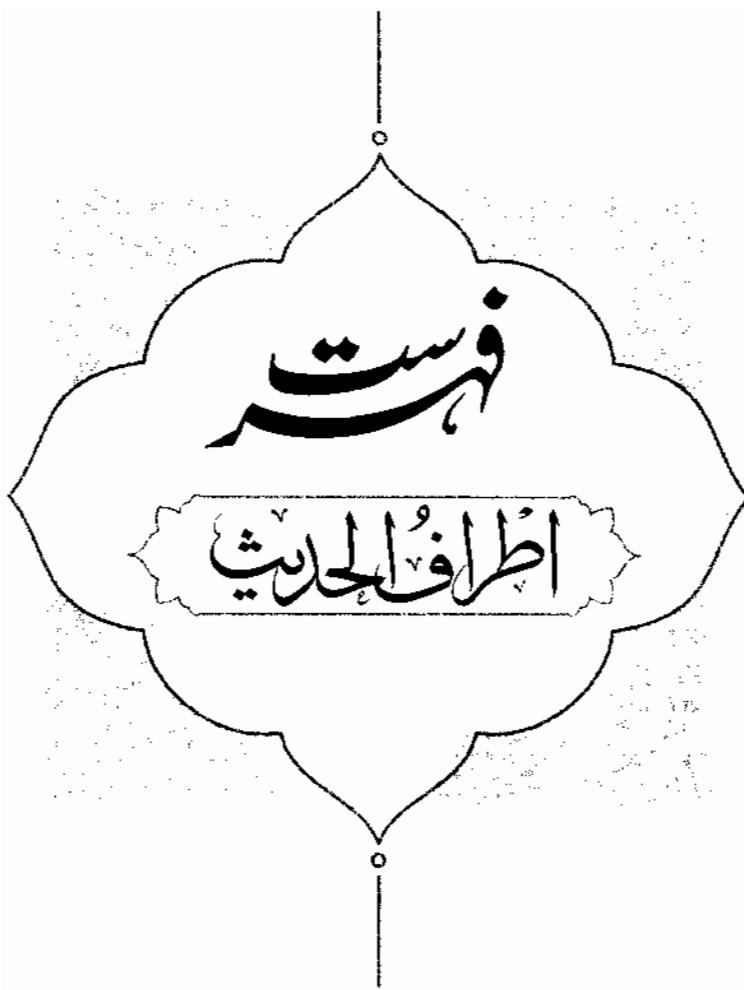
٧٥٦٣ - حَدَّثَنَا أَخْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْدَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: «كَلِمَتَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ، حَفِيقَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمُبَيْزَانِ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ». [راجع: ٦٤٠٦]

❖ فائدہ: چونکہ حضرات انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کا محور توحید باری تعالیٰ ہے، اس لیے امام بخاری رض نے بھی کتاب التوحید پر اپنی ”الجامع الصحيح“ کو ختم کیا ہے اور دنیا میں اخلاق نیت کے ساتھ اعمال کا اعتبار کیا جاتا ہے، اس لیے امام صاحب رض نے حدیث [إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ] سے اس کتاب کا آغاز فرمایا۔ اور آخرت میں اعمال کا وزن کیا جائے گا اور اس پر کامیابی کا دار و مدار ہو گا، اس لیے حدیث میرزاں کو کتاب کے آخر میں بیان فرمایا، نیز تعبیر فرمائی کہ قیامت کے دن ایسے اعمال کا وزن ہو گا جو اخلاق نیت پر بنی ہوں گے اور جن کی بنیاد ”حق“ ہو گی۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ آخرت میں ایک تو اعمال کا وزن کیا جائے گا اور دوسری بات یہ کہ صرف اہل ایمان کے اعمال کا وزن ہو گا۔ کفار و مشرکین کے اچھے اعمال بھی نہیں تو لے جائیں گے کیونکہ ان کے پاس وزن اعمال کی اصل اساس اور بنیاد ہی نہیں ہے کہ ان کا عقیدہ درست نہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا میں اخلاق کی دولت سے مالا مال فرمائے اور قیامت کے دن ہماری نیکیوں کا پلڑا بھاری کر دے۔ جس دن نہ مال کوئی فائدہ دے گا اور نہ اولاد کام آئے گی۔ الٰی یہ کہ قلب سلیم لے کر اللہ کے ہاں حاضر ہو۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ
وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَآتَبَاعِهِ وَإِخْوَانِهِ أَجْمَعِينَ.





شعبة تحقیق و تصنیف دارالسّلام

| | |
|--|-------|
| - أبدلها ، قال : ليس عندي إلا جذعة - البراء | |
| ٥٥٧ - ابن عازب | |
| ٥٣٩ - أبوذر | |
| ٢٢٥٩ - أبو دوا بالصلوة - أبو سعيد الخدري | |
| ٥٣٨ - أبو دوا بالظهر - أبو سعيد الخدري | |
| ٤٠٣٩ - ابسط رجلك - البراء بن عازب | |
| ٣٦٤٨ - ابسط رداءك - أبو هريرة | |
| ١١٩ - ابسط رداءك فبسطته - أبو هريرة | |
| - أيسْرُ فقال : قد أكثرت علىَ - أبو موسى الأشعري | |
| ٤٣٢٨ - أبصَرَ الشَّيْءَ نَسَاءً وَصِيَانَا - أنس بن مالك | |
| ٥١٨٠ - أبغض الرجال إلى الله الألد الخصم - عائشة | |
| ٤٥٢٣ - أبغض الناس إلى الله ثلاثة - ابن عباس | |
| ٦٨٨٢ - أبغضني أحجاراً استنفاص بها - أبو هريرة | |
| ١٥٥ - أبقى معكم شيء منه؟ قلت : نعم - أبو قحافة | |
| ٥٤٩٢ - أبِكْ جنون؟ قال : لا ، قال : أحصنت - جابر بن عبد الله | |
| ٦٨٢٠ - أبِكْ جنون؟ قال : لا ، قال : اذهبوا به - أبو هريرة | |
| ٧١٦٧ - أبِكْ جنون؟ قال : لا ، قال : فهل - أبو هريرة | |
| ٦٨١٥ - أبِكْ جنون؟ قال : لا يا رسول الله - أبو هريرة | |
| ٦٨٢٥ - أبا يحيى | |
| ٦٧٦٢ - ابن أخت القوم منهم - أنس بن مالك | |
| ٢٥٦٧ - ابن أختي إن كنا لنتظر إلى المهالال - عائشة | |
| - ابن أخي ما ترك النبي <small>صلوات الله عليه وسلم</small> السجدتين بعد المصير - عائشة | |
| ٥٩١ - ابني هذا سيد - أبو بكررة | |
| ٣٥٢٩ - ابني هذا سيد ولعل الله أن يصلح به - أبو بكررة | |
| ٧١٠٩ - محكم دلائل وبرابين سے مزین، متعدد و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ | |

| | |
|---|------|
| - اتنا بالمقتاح فجاءه - ابن عمر | ٤٤٠ |
| - اتنوني أكتب لكم كتابا - ابن عباس | ٤٤٣١ |
| - اتنوني بدلوا من مانها - البراء بن عازب | ٤١٥١ |
| - اتنوني بكتاب أكتب لكم - ابن عباس | ٣٠٥٣ |
| - اتنوني بكتاب أكتب لكم كتابا لا تصلوا بعده - ابن عباس | ١١٤ |
| - اتنوني بكتف أكتب لكم كتابا - ابن عباس | ٣١٦٨ |
| - انتيا أبا سعيد - ابن عباس | ٢٨١٢ |
| - ائذن له وبشره بالجنة - أبو موسى | ٧٢٦٢ |
| - ائذن له وبشره بالجنة - أبو موسى الأشعري | ٣٦٧٤ |
| - ائذن له وبشره بالجنة - أبو موسى الأشعري | ٣٦٩٥ |
| - ائذن لي أيها الأمير - أبو شريح | ١٠٤ |
| - ائذن لي أيها الأمير أحدثك - أبو شريح العدوبي | ١٨٣٢ |
| - ائذنوا للنساء بالليل إلى المساجد - عبد الله ابن عمر | ٨٩٩ |
| - ائذنوا له بنس آخر العشيرة - عائشة | ٦٠٥٤ |
| - ائذنوا له فينس ابن العشيرة - عائشة | ٦١٣١ |
| - اذنني له فإنه عمك - عائشة | ٦١٥٦ |
| - أرسلك أبو طلحة؟ فقلت : نعم - أنس بن مالك | ٦٦٨٨ |
| - أبا هرثع أهل الصفة فادعهم إليني - أبو هريرة | ٦٢٤٦ |
| - أبا يعكم على أن لا تشركوا بالله شيئا - عبادة ابن الصامت | ٦٨٠١ |
| - ابتعي فاعتنى فإنما الولاء من اعتن - عائشة | ٢٥٦١ |
| - ابتعيها فأعنتها - عائشة | ٤٥٦ |
| - ابدأن بمبانتها ومواضع الوضوء منها - أم عطية | ١٦٧ |

| | |
|------|--|
| ٥٨٧٣ | - اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتِمًا مِنْ وَرْقٍ - ابْنُ عُمَرَ |
| ٧٢٩٨ | - اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتِمًا مِنْ ذَهَبٍ - ابْنُ عُمَرَ |
| ١٧٤٢ | - أَتَدْرُونَ أَيْ يَوْمٌ هَذَا؟ - ابْنُ عُمَرَ |
| ٤١٤٧ | - أَتَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَلْنَا - زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ |
| ٣١٩٩ | - أَتَدْرِي أَيْنَ تَذَهَّبُ؟ - أَبُو ذِرٍ الْغَفَارِي |
| ٥٤٧٣ | - أَتَرَدِينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ - ابْنُ عَبَّاسٍ |
| ٦٥٢٨ | - أَتَرَضُونَ أَنْ تَكُونُوا رِبِيعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ - عَبْدُ اللَّهِ ابْنِ مُسْعُودٍ |
| ٦٦٤٢ | - أَتَرَضُونَ أَنْ تَكُونُوا رِبِيعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ - عَبْدُ اللَّهِ ابْنِ مُسْعُودٍ |
| ٥٩٩٩ | - أَتَرُونَ هَذِهِ طَارِحةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟ - عَمْرَيْنِ الْحَصَابِ |
| ٢٦٣٩ | - أَتَرِدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَيَّ رِفَاعَةً؟ لَا - عَائِشَةَ |
| ٥٢٤٧ | - أَتَرْوَجَتْ؟ قَلَتْ: نَعَمْ، قَالَ: أَبْكِرَا أُمَّ ثَبَيَا - جَابِرِيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ |
| ٣٤٧٥ | - أَتَشْتَفِعُ فِي حَدِّ مِنْ حَادِدِ اللَّهِ؟ - عَائِشَةَ |
| ٣٠٥٥ | - أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ - ابْنُ عُمَرَ |
| ١٣٥٤ | - أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ فَرَفَضَهُ - ابْنُ عُمَرَ |
| ١١٧٥ | - أَتَصْلِي الصَّحْيَ؟ قَالَ: لَا - ابْنُ عُمَرَ |
| ٦٨٤٦ | - أَتَعْجَلُونَ مِنْ لَيْنِ هَذِهِ؟ - الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ |
| ٣٨٠٢ | - أَتَعْجَلُونَ مِنْ هَذَا؟ قَلَنَا: نَعَمْ - الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ |
| ٥٨٣٦ | - أَتَعْجَلُونَ مِنْ هَذِهِ؟ قَالُوا: نَعَمْ - الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ |
| ٦٦٤٠ | - أَتَقْتَلُ اللَّهَ وَأَمْسِكُ عَلَيْكَ زَوْجَكَ - أَنْسُ بْنُ مَالِكَ |
| ٧٤٢٠ | - أَتَجْدَ مَا تَحْرُرُ رِقَبَةً؟ - أَبُو هَرِيرَةَ |

| | |
|------|---|
| ٩٣ | - أَبُوكَ حَذَافَةَ - أَنْسُ بْنُ مَالِكَ |
| ٢٤٥١ | - أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِي مَوْلَاءً؟ - سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِي |
| ٤٣٨٨ | - أَتَأْكُمْ أَهْلَ الْيَمِنَ هُمْ أَرْقَ أَفْنَدَةَ - أَبُو هَرِيرَةَ |
| ٤٦٦٧ | - أَتَأْلَفُهُمْ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا عَدْلَتْ - أَبُو سَعِيدٍ الْخَدْرِي |
| ٢٥٧١ | - أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَارَنَا - أَنْسُ بْنُ مَالِكَ |
| ٦٧٣٤ | - أَتَانَا مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِالْيَمِنِ مَعْلِمًا وَأَمِيرًا - الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدٍ |
| ١٢٣٧ | - أَتَانِي أَتَتْ مِنْ رَبِّي فَأَخْبَرَنِي - أَبُو ذِرٍ الْغَفَارِي |
| ٧٤٨٧ | - أَتَانِي جَبَرِيلٌ فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مِنْ مَاتَ لَا يَشْرُكَ - أَبُو ذِرٍ |
| ٧٣٤٣ | - أَتَانِي الْمَلِيلَةُ أَتَ مِنْ رَبِّي وَهُوَ بِالْعَقْدِ - عُمَرُ بْنُ الْخَطَابِ |
| ٣٣٥٤ | - أَتَانِي الْلَّيْلَةُ أَتِيَانَ - سَمْرَةُ بْنُ جَنْدِبٍ |
| ٤٦٧٤ | - أَتَاهُ رَجُلًا فِي فَتَنَةِ ابْنِ الْزَّبِيرِ فَقَالَ: - ابْنُ عُمَرَ |
| ٤٥١٣ | - أَتَتْ بِرِيرَةَ تَسْأَلَهَا - عَائِشَةَ |
| ١٥٥ | - أَتَتْ بِرِيرَةَ امْرَأَهَا - سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ |
| ٣٦٥٩ | - أَتَتْ بِرِيرَةَ امْرَأَهَا - حَبِيرَ بْنُ مَطْعَمٍ |
| ٤٥٦ | - أَتَتْ بِرِيرَةَ تَسْأَلَهَا - عَائِشَةَ |
| ٥٠٢٩ | - أَتَتْ بِرِيرَةَ امْرَأَهَا فَقَالَتْ - سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ |
| ٧٢٢٠ | - أَتَتْ بِرِيرَةَ امْرَأَهَا فَكَلَتْهُ - حَبِيرَ بْنُ مَطْعَمٍ |
| ٥٩٧٨ | - أَتَنِي أَمِي رَاغِبَةً فِي عَهْدِ - أَسْمَاءَ |
| ٢٧٣٥ | - أَتَهَا بِرِيرَةَ تَسْأَلَهَا فِي كِتَابِهَا - عَائِشَةَ |
| ١٩٣٧ | - أَتَجْدَ مَا تَحْرُرُ رِقَبَةً؟ - أَبُو هَرِيرَةَ |

| | |
|------|--|
| ٤٢٢ | - أتني رسول الله <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> بصسي فبال على ثوبه - عائشة .. |
| ٦٨١٩ | - أتني رسول الله <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> بيهودي وبيهودية - ابن عمر .. |
| ٦٨٢٥ | - أتني رسول الله <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> رجل من الناس - أبو هريرة .. |
| ١٣٥٠ | - أتني رسول الله <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> عبد الله بن أبي - جابر بن عبد الله .. |
| ١٩٧ | - أتني رسول الله <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> فأخرجنا له ماء في تور - عبد الله بن زيد .. |
| ١٣٢٦ | - أتني رسول الله <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> قبرًا - ابن عباس .. |
| ٦٨١٥ | - أتني رسول الله <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> وهو في المسجد - أبو هريرة .. |
| ٦٩٢٢ | - أتني علي ، رضي الله عنه، بزناقة فأحرقهم - عكرمة .. |
| ٥٦١٥ | - أتني علي ، رضي الله عنه، على باب الرحمة بما فشرب قائمًا - التزال .. |
| ٤١٩٠ | - أتني علي النبي <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> ز من الحدبية - كعب بن عجرة .. |
| ٥٧٠٣ | - أتني علي النبي <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> ز من الحدبية - كعب بن عجرة .. |
| ٣٥٧٢ | - أتني النبي <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> باناء - أنس بن مالك .. |
| ٦٧٧٧ | - أتني النبي <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> برجل قد شرب - أبو هريرة |
| ٦٧٨١ | - أتني النبي <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> بسكران فامر بضرره - أبو هريرة .. |
| ٢٦١٣ | - أتني النبي <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> بيت فاطمة فلم يدخل عليها - عبد الله بن عمر .. |
| ٢٨٠٨ | - أتني النبي <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> رجل البراء بن عازب .. |
| ٥٣٦٨ | - أتني النبي <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> رجل فقال - أبو هريرة .. |
| ٢٤٠١ | - أتني النبي <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> رجل ينفاصاه - أبو هريرة .. |
| ٢٢٤ | - أتني النبي <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> سباطة قوم فقال قاتما - حذيفة ابن اليمان .. |
| ١٢٧٠ | - أتني النبي <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> عبد الله بن أبي - جابر بن عبد الله .. |

| | |
|------|--|
| ٢٢١٩ | - أتني الله ولا تدع إلى غير أريك - عبد الرحمن ابن عوف .. |
| ٢٤٤٨ | - أتقى دعوة المظلوم - ابن عباس .. |
| ٣٣٥٣ | - أتقاهم ، فقالوا ليس عن هذا نسألك - أبو هريرة .. |
| ٥٧١٨ | - أتقوا الله على ما تدغرن أولادك - أم قيس .. |
| ٦٥٤٠ | - أتقوا النار ثم أعرض وأشاح - عدي بن حاتم .. |
| ١٤١٧ | - أتقوا النار ولو بشق تمرة - عدي بن حاتم ... |
| ١٢٨٣ | - أتقى الله واصبرى - أنس بن مالك .. |
| ٤٣٠٤ | - أتكلمتني في حد من حدود الله - عروة بن الزبير .. |
| ٦٦٤٤ | - أتموا الركوع والسجود - أنس بن مالك .. |
| ٣٩٦١ | - أتني أبا جهل وبه رمق يوم بدر - عبد الله بن مسعود .. |
| ٥٥٩١ | - أتني أبوأسيد الساعدي قدعا رسول الله <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> - سهل بن سعد .. |
| ٥٣٦٦ | - أتني إلى النبي <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> حلقة سيراء - علي بن أبي طالب .. |
| ٢٨٤٥ | - أتني أنس ثابت بن قيس - موسى بن أنس |
| ٦١٩١ | - أتني بالمنذر بن أبيأسيد إلى النبي <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> - سهل بن سعد .. |
| ٣٨٢٠ | - أتني جبريل النبي <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> - أبو هريرة .. |
| ٢٠٩٤ | - أتني رجال إلى سهل بن سعد - أبو حازم .. |
| ١٠٢٩ | - أتني رجل أغرا بي - أنس بن مالك .. |
| ٤٨٨٩ | - أتني رجل رسول الله <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> فقال : - أبو هريرة .. |
| ٧١٦٧ | - أتني رجل رسول الله <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> وهو - أبو هريرة |
| ٥٢٧١ | - أتني رجل من أسلم رسول الله <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> - أبو هريرة .. |
| ٦١١٠ | - أتني رجل النبي <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> فقال - أبو مسعود .. |
| ٦٠٨٧ | - أتني رجل النبي <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> فقال - أبو هريرة .. |
| ٦٦٩٩ | - أتني رجل النبي <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> فقال له : - ابن عباس ... |
| ٦٨٢٢ | - أتني رجل النبي <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> في المسجد - عائشة |
| ٦٣٠ | - أتني رجالان - مالك بن الحويرث .. |

| | |
|---|------|
| - أتى النبي ﷺ على بعض نسائه - أنس بن مالك .. | ٦١٤٩ |
| - أتى النبي ﷺ على عين - سلمة بن الأكوع .. | ٣٠٥١ |
| - أتى النبي ﷺ العائظ - ابن مسعود .. | ١٥٦ |
| - أتى النبي ﷺ فسألة - أبو هريرة .. | ٤٢٣٧ |
| - أتى النبي ﷺ مال فأعطي قوماً - عمرو بن تغلب .. | ٧٥٣٥ |
| - أتى النبي ﷺ يوماً بلحم - أبو هريرة .. | ٣٣٦١ |
| - أتى نفر من بنى تميم النبي ﷺ - عمران بن حصين .. | ٤٣٦٥ |
| - أتى ابن عمر فقيل - مجاهد .. | ٣٩٧ |
| - أتى رسول الله ﷺ ثوب من حرير - البراء بن عازب .. | ٣٢٤٩ |
| - أتى رسول الله ﷺ بثياب فيها - أم خالد بنت خالد .. | ٥٨٤٥ |
| - أتى رسول الله ﷺ بقدح فشرب - سهيل بن سعد .. | ٢٣٦٦ |
| - أتى رسول الله ﷺ بلحم - أبو هريرة .. | ٤٧١٢ |
| - أتى رسول الله ﷺ ليلة أسرى به - أبو هريرة .. | ٤٧٠٩ |
| - أتى عبد الرحمن بن عوف يوماً بطعامه - إبراهيم .. | ١٢٧٤ |
| - أتى عبد الله بن زياد برأس الحسين - أنس ابن مالك .. | ٣٧٤٨ |
| - أتى عمر بامرأة تشم، فقام - أبو هريرة .. | ٥٩٤٦ |
| - أتى النبي ﷺ بثياب فيها حميضة سوداء - أم خالد بنت خالد .. | ٥٨٢٣ |
| - أتى النبي ﷺ برقيل وامرأة - ابن عمر .. | ٧٥٤٣ |
| - أتى النبي ﷺ بضب مشوي - خالد بن الوليد .. | ٥٤٦٨ |
| - أتى النبي ﷺ بقدح - سهيل بن سعد .. | ٢٣٥١ |
| - أتى النبي ﷺ - أنس بن مالك .. | ٢٥٧٧ |
| - أتى النبي ﷺ بمال من البحرين فقال: انثروه في المسجد - أنس بن مالك .. | ٤٢١ |
| - أتى أبو وأئل أسأله فقال - حبيب بن ثابت .. | ٤٨٤٤ |
| - أتى النبي ﷺ في عزوة تبوك - عوف بن موسى الأشعري .. | ٦٦٢٣ |
| - أتى النبي ﷺ في رهط - أبو موسى الأشعري .. | ٦٧١٨ |
| - أتى النبي ﷺ في زهراء - أبو موسى الأشعري .. | ٦٣٤٩ |
| - أتى النبي ﷺ في حاضرها - قيس .. | ٦٤٣١ |
| - أتى النبي ﷺ الخشني - أبو ثعلبة الخشني .. | ٥٤٨٨ |
| - أتى النبي ﷺ في رهط - أبو موسى الأشعري .. | ٦٧١٨ |
| - أتى النبي ﷺ في نفر - أبو موسى الأشعري .. | ٦٦٨٠ |
| - أتى النبي ﷺ مع أمي - أم خالد .. | ٣٠٧١ |
| - أتى رسول الله ﷺ وهو بخير - أبو هريرة .. | ٢٨٢٧ |
| - أتى عائشة حين خسف الشمس - أسماء .. | ٧٢٨٧ |
| - أتى عائشة رضي الله عنها - أسماء .. | ١٠٥٣ |
| - أتى عائشة زوج النبي ﷺ حين خسف الشمس - أسماء .. | ١٨٤ |
| - أتى عائشة وهي تصلّي - أسماء بنت أبي بكر .. | ٨٦ |
| - أتى عثمان بظهور وهو جالس - ابن أبيان .. | ٦٤٣٣ |
| - أتى عقبة بن عامر الجهنمي فقتل - عقبة بن عامر .. | ١١٨٤ |
| - أتى المدينة فلقيت عبد الله بن سلام - أبو بردة .. | ١٨١٤ |
| - أتى المدينة وقد وقع بها مرض - أبو الأسود .. | ٢٦٤٣ |
| - أتى النبي ﷺ أنا وأخي - مجاشع .. | ٢٩٦٢ |
| - أتى النبي ﷺ بأخي بعد الفتح - مجاشع .. | ٤٣٥٠ |
| - أتى النبي ﷺ فقتل - أبو ثعلبة الخشني .. | ٥٤٩٦ |
| - أتى النبي ﷺ فوجدها يسكن بسواد - أبو موسى .. | ٢٤٤ |
| - أتى النبي ﷺ في دين كان على أبي - جابر ابن عبد الله .. | ٦٢٥٠ |
| - أتى النبي ﷺ في رهط - أبو موسى الأشعري .. | ٦٦٢٣ |
| - أتى النبي ﷺ في عزوة تبوك - عوف بن | |

- ٩٩٨ ابن عمر
 ٤٧٢ أجعلوا آخر صلاتكم بالليل وقتاً - ابن عمر ..
 ٤٣٢ أجعلوا في بيوتكم من صلاتكم - ابن عمر ..
 ٥٦٤٨ أجل إني أوعك كما يوعك رجالان منكم -
 عبد الله بن مسعود
 ٥٦٦٧ أجل كما يوعك رجالان منكم - عبد الله بن
 مسعود
 ٥٦٤٧ أجل ما من مسلم يصبه أذى إلا مات - عبد
 الله بن مسعود
 ٤٣٨٥ أجل ولكن لا أحلف على يمين فارئ غيرها
 ـ زهدم
 ٥٦٦١ أجل وما من مسلم يصبه أذى - عبد الله بن
 مسعود
 ٢٢٢٢ اجلدوها - أبو هريرة
 ٥٢٥٥ اجلسوا هاهنا ودخل - أبوأسيد
 ٣١٦٩ اجمعوا لي من كان هاهنا - أبو هريرة
 ٥٧٧٧ اجمعوا لي من كان هاهنا من المبهود - أبو
 هريرة
 ٥١٧٩ أجيروا هذه الدعوة إذا دعيتم لها - ابن عمر ..
 ٤٤٠١ أحبستنا هي؟ فقلت - عروة بن الزبير وأبو
 سلمة بن عبد الرحمن
 ٢٢٠٧ أحب الحديث إلى أصدقه - عروة
 ١١٣١ أحب الصلاة إلى الله صلاة داود عليه السلام
 ـ عبد الله بن عمرو بن العاص
 ١١٢٥ أحبس جبريل عليه السلام على النبي ﷺ -
 عبد الله بن مسعود
 ٣٤٠٩ احتج آدم وموسى - أبو هريرة
 ٦٦١٤ احتج آدم وموسى فقال له موسى - أبو هريرة
 ٧٥١٥ احتج آدم وموسى فقال موسى : - أبو هريرة .
 ٦١١٣ احتجز رسول الله ﷺ حجيرة - بخصبة أثر
 حصيراً - زيد بن ثابت
 ١٨٣٥ احتجم رسول الله ﷺ وهو محروم - ابن
 عباس
 ٢٢٧٨ احتجم النبي ﷺ - ابن عباس

- ٣١٧٦ مالك
 ٥٦٤٧ أتيت النبي ﷺ في مرضه - عبد الله بن
 مسعود
 ٢٦٠٣ أتيت النبي ﷺ في المسجد فقضاني وزادني
 ـ جابر بن عبد الله
 ٥٨٢٧ أتيت النبي ﷺ وعليه ثوب - أبوذر
 ٥٨٥٩ أتيت النبي ﷺ وهو في قبة - أبو جحيفة
 ٤٤٣ أتيت النبي ﷺ وهو متوسد بردة - خباب بن
 الأرت
 ٣٨٥٢ أتيته يعني النبي ﷺ فقال : أدن - كعب بن
 عجرة
 ٦٢٣١ أتينا إلى النبي ﷺ - مالك بن الحويرث
 ٤٣٩٤ أتينا عمر في وفده - عدي بن حاتم
 ٦٧٠٨ أتينا النبي ﷺ ونحن شيبة - مالك بن
 الحويرث
 ٧٢٤٦ أتينا النبي ﷺ ونحن شيبة متاربون - مالك
 ٣٦٧٥ أثثت أحد - أنس بن مالك
 ٢١٢٢ أثم لكتع ، أثم لكتع - أبو هريرة
 ٤٦٦٢ أثني رجل على رجل عند النبي ﷺ - أبو
 بكرة
 ٧٥٢١ اجتمع عند البيت تغفيان وقرشي - عبد الله
 ابن مسعود
 ٤٨١٧ اجتمع عند البيت قرشيان وثقي - عبد الله
 ابن مسعود
 ٧٣١٠ اجتمعن في يوم كذا وكذا - أبو مسعود
 ٢٧٦٦ اجتبوا السبع الموبقات - أبو هريرة
 ٥٧٦٤ اجتبوا الموبقات : الشرك بالله وال술 -
 أبو هريرة
 ٢٨٦٨ أجري النبي ﷺ ما حصر من الخيل - ابن
 عمر
 ٣١٧٦ أجعلوا آخر صلاتكم بالليل وقتاً - عبد الله بن
 عباس
 ٢٢٧٨ أجعلوا آخر صلاتكم بالليل وقتاً - عبد الله بن

| | | | |
|------|--|------|---|
| ٣٦٧٤ | سعید بن المسیب | ٥٧٠٠ | - احتجم النبی ﷺ فی رأسه - ابن عباس |
| ٤٩٨٢ | - اخیرتی انس ان اللہ تعالیٰ تابع علی رسوله پھٹکے - ابن شہاب | ٢١٠٣ | - احتجم النبی ﷺ واعطی - ابن عباس |
| ٥١٦٦ | - اخیرتی انس بن مالک انه کان ابن عشر سنین ابن شہاب | ١٩٣٩ | - احتجم النبی ﷺ وعو صاتم - ابن عباس |
| ٣٩٣٨ | - اخیرتی به جبریل آنفَا - انس بن مالک | ١٨٣٦ | - احتجم النبی ﷺ وهو محرم - ابن بحینة |
| ٤٤٨٠ | - اخیرتی بهن جبریل آنفَا - انس بن مالک | ٥٦٩٥ | - احتجم النبی ﷺ وهو محرم - ابن عباس |
| ٢٨٢١ | - اخیرتی جبیر بن مطعم - محمد بن جبیر | ٥٦٩١ | - احتجم وأعطی الحجام أجره - ابن عباس .. |
| ٣١٤٨ | - اخیرتی جبیر بن مطعم أنه بینا هو مع رسول الله پھٹکے - محمد بن جبیر | ٦٢٩٤ | - احترق بیت بالمدینة علی أهلہ - أبو موسی الأشعری |
| ٤٦٩٥ | - اخیرتی عروة بن الزبیر عن عائشة قالت - ابن شہاب | ٤٣٩٧ | - أحججت؟ قلت: نعم - أبو موسی الأشعری |
| ٢١٢٥ | - اخیرتی عن صفة رسول الله پھٹکے فی التوراة - عطاء بن يسار | ٤٣٤٦ | - أحججت يا عبد الله بن قیس؟ - أبو موسی الأشعری |
| ١٩٩ | - اخیرتی كيف رأیت - يحيی | ٢٧٢١ | - أحق الشروط أن توفوا بها - عقبة بن عامر .. |
| ٦٣٥٤ | - اخیرتی محمود بن الربيع وهو الذي حجَّ - ابن شہاب | ٥١٥١ | - أحق ما أوقيتم من الشروط أن توفوا - عقبة ابن عامر |
| ١٣١٩ | - اخیرتی من شهد النبی ﷺ - ابن عباس | ٣١٢٢ | - أحلت لی العنائم - جابر بن عبد الله .. |
| ١٣٣٦ | - اخیرتی من مَرَّ مع النبی ﷺ - ابن عباس | ١٥٦٨ | - أحلوا من إحرامکم بطوف البت - أبو شہاب |
| ١٣٢٢ | - اخیرتی من مَرَّ مع نبیکم ﷺ - ابن عباس | ٧٣٦٧ | - أحلوا وأصيوا من النساء - جابر بن عبد الله |
| ٦١٤٤ | - اختنت إبراهیم علیه السلام بعد ثمانین سنه - أبو هریرۃ | ٣٠٠٤ | - أحي والداك؟ قال: نعم - عبد الله بن عمرو .. |
| ٦٢٩٨ | - اختنت إبراهیم وهو ابن ثمانین سنه - أبو هریرۃ | ٢ | - أحياناً يأتينی مثل - عائشة .. |
| ٢٣٥٦ | - اختصم سعد بن أبي وفَّاص وعبد بن زمعة - عائشة | ٥٢٢٤ | - إخ ليحملني خلفه فاستحبیت - أسماء ... |
| ٢٢١٨ | - اختصم سعد بن زمعة - عائشة | ٥٩٥ | - أخاف أن تناما - أبو قتادة .. |
| ٦٨١٧ | - اختصم سعد وابن زمعة - عائشة | ١٩٧٦ | - أخیر رسول الله ﷺ أني - عبد الله بن عمرو .. |
| ٧٤٤٩ | - اختصمت الجنة والنار إلى ربها - أبو هریرۃ | ٦١٨ | - أخیرتی حضرة - ابن عمر .. |
| ٤٧٦٣ | - اختلاف أهل الكوفة في قتل المؤمن - سعید ابن جبیر | ٢٩٦ | - أخیرتی عائشة أنها كانت نرجل رأس رسول الله ﷺ وهي حاضر - عروة بن الزبیر .. |
| | .. اختلاف عبد الله بن شداد وأبو بودة - عبد الله | | - أخیرنا نبینا پھٹکے عن رسالتہ ربنا آنہ - المغیرۃ ابن شعبۃ |
| | | ٧٥٣٠ | - أخیرنا ونحن مع ابن المسیب - أبو حیلۃ .. |
| | | ٤٣٠١ | - أخیرتی أبو سفیان أن هرقل قال له - عبد الله ابن عباس |
| | | ٥١ | - أخیرتی أبو طلحہ صاحب رسول الله ﷺ - ابن عباس |
| | | ٤٠٠٢ | - أخیرتی أبو موسی الأشعری أنه توصلأ - |

- أخرج من عندك - عائشة ٢١٣٨
- أخرج النبي ﷺ ذات يوم الحسن - أبو بكرة . ٣٥٢٩
- أخرجت إلينا عائشة كساء مليداً - أبو بردة ... ٣١٠٨
- أخرجت إلينا عائشة كساء وإزاراً - أبو بردة . ٥٨١٨
- أخرجوهم من بيوتكم - ابن عباس ٥٨٨٦
- اخرصوا وخرص رسول الله - أبو حميد الساعدي ١٤٨١
- أخف عننا - سراقة بن جعشن ٣٩٠٦
- أخنعوا اسم عند الله - أبو هريرة ٦٢٠٦
- أخنعوا الأسماء يوم القيمة عند الله - أبو هريرة ٦٢٠٥
- آخى النبي ﷺ بين سلمان - أبو حجفة ٦١٣٩
- آخى النبي ﷺ بين سلمان وأبي الدرداء - أبو حجفة ١٩٦٨
- ادخل فضل ركعتين - جابر بن عبد الله ٣٠٨٧
- أدخلوني على عبسي فأعظمه - إسرائيل أبو موسى ٧١٠٩
- ادع لي زيداً وليجيء باللوح والدواة - البراء ابن عازب ٤٩٩٠
- ادعوا فلاناً - البراء بن عازب ٤٥٩٤
- ادعونه دفعوه قال: لم لطمت وجهه؟ - أبو سعيد الخدري ٤٦٣٨
- ادعوه فدعوه فقال ألطمت وجهه؟ - أبو سعيد الخدري ٦٩١٧
- ادفونهم في دمائهم - جابر بن عبد الله ١٣٤٦
- أدمواها وإن قل - عائشة ٦٤٦٥
- إذا سأذنت امرأة أحدكم - عبد الله بن عمر . ٨٧٣
- إذا جاؤكم من فوقكم ^ا قالت: كان ذاك - عائشة ٤١٠٣
- إذا أتي أحدكم خادمكم بطعامه - أبو هريرة . ٢٥٥٧
- إذا أتي أحدكم الغاط - أبو أيوب ١٤٤
- إذا أتيت مضجعك فتوضاً وضوءك للصلوة - البراء بن عازب ٢٤٧
- إذا أتيتم الغاط فلا تستقبلوا القبلة ولا ٥٨٥٨
- ابن أبي المجائد ٢٢٤٢
- اختلف علي وعثمان وهما بصفان - سعيد ابن المسيب ١٥٦٩
- اختلف الناس بأي شيء دوسي جرح - أبو حازم ٥٢٤٨
- أخذ الحسن بن علي تمرة من تمر الصدقة - أبو هريرة ١٤٩١
- أخذ الراية زيد فأصيب - أنس بن مالك ١٢٤٦
- أخذ الراية زيد فأصيب - ابن عباس ٣٧٥٧
- أخذ رسول الله ﷺ بمنكيبي - ابن عمر ٦٤١٦
- أخذ عدي عقالاً أبيض وعقالاً أسود - عدي ابن حاتم ٤٥٠٩
- أخذ علينا رسول الله ﷺ عند البيعة - أم عطية الأنصارية ١٣٠٦
- أخذ عسر - عبد الله بن عمر ٩٤٨
- أخذ النبي ﷺ في عتبة - أبو موسى ٦٤٠٩
- آخر آية نزلت خاتمة سورة النساء - البراء بن عازب ٦٧٤٤
- آخر آية نزلت على النبي ﷺ آية الربا - ابن عباس ٤٥٤٤
- آخر آية نزلت «بستفونك قل الله» - البراء بن عازب ٤٦٥٤
- آخر سورة نزلت براءة - البراء بن عازب ٤٦٠٥
- آخر سورة نزلت كاملة براءة - البراء بن عازب ٤٣٦٤
- آخر عني يا عمر - عمر بن الخطاب ١٣٦٦
- آخر المغيرة بن شعبة العصر - عروة بن الزبير ٤٠٠٧
- آخر النبي ﷺ صلاة العشاء إلى نصف الليل - أنس بن مالك ٥٧٢
- أخرج إلينا أنس نعلين جرداوين - عيسى بن طهمان ٣١٠٧
- أخرج لنا أنس بن مالك نعلين لهما قبالان - عيسى بن طهمان ٥٨٥٨

| | | | |
|------|---|------|---|
| ٣٣١ | - إذا أقيمت الحجضة فدعى الصلاة - عائشة .. | ٣٩٤ | تستدبروها - أبو أيوب |
| | - إذا اقترب الزمان لم تكدر رؤيا المؤمن تكذب | ٢٢٠٩ | - إذا أحب الله العبد نادى جبريل - أبو هريرة . |
| ٧٠١٧ | - أبو هريرة .. | ٦٠٤٠ | - إذا أحب الله عبداً نادى جبريل إن الله - أبو هريرة .. |
| ١٣٦٩ | - إذا أقعد المؤمن في قبره - البراء بن عازب .. | ٤٢ | - إذا أحسن أحدكم إسلامه - أبو هريرة .. |
| ١٦٢٦ | - إذا أقيمت صلاة الصبح فطوفي - أم سلمة .. | ٣٤٤٦ | - إذا أدب الرجل أمهه - أبو موسى الأشعري .. |
| ٩٠٨ | - إذا أقيمت الصلاة فلا تأتوها تسعون - أبو هريرة .. | ٥٥٦ | - إذا أدرك أحدكم سجدة من صلاة العصر - أبو هريرة .. |
| ٦٣٧ | - إذا أقيمت الصلاة فلا تقوموا - أبو قنادة .. | ١٢٢٢ | - إذا أذن بالصلاحة أذن الشيطان - أبو هريرة ... |
| ٦٣٨ | - إذا أقيمت الصلاة فلا تقوموا إلا حتى ترنوني - أبو قنادة .. | ٥٤٨٣ | - إذا أرسلت كلابك المعلمة - عدي بن حاتم .. |
| ٥٤٦٥ | - إذا أقيمت الصلاة وحضر العشاء - عائشة .. | ٥٤٨٤ | - إذا أرسلت كلبك - عدي بن حاتم .. |
| ٢٩٠٠ | - إذا اكتشوكم فعليكم بالنيل - أبو أسبد .. | ١٧٥ | - إذا أرسلت كلبك المعلم فقتل فكل - عدي ابن حاتم .. |
| ٥٤٥٦ | - إذا أكل أحدكم فلا يمسح يده - ابن عباس .. | ٥٤٨٦ | - إذا أرسلت كلبك وسميت فأخذ - عدي بن حاتم .. |
| ٧٨٠ | - إذا أمن الإمام فأمنوا - أبو هريرة .. | ٦٢٤٥ | - إذا استأذن أحدكم ثلاثة فلم يؤذن له - أبو سعيد الخدري .. |
| ٦٤٠٢ | - إذا أمن القارئ فأمنوا - أبو هريرة .. | ٥٢٣٨ | - إذا استأذنت المرأة أحدكم إلى المسجد - سالم عن أبيه .. |
| ٤٩٤٢ | - إذا انبعث أشقاهاً أنيع لها - عبد الله بن زمعة .. | ٨٦٥ | - إذا استأذنكم نساوكم بالليل إلى المساجد - عبد الله بن عمر .. |
| ٥٨٥٦ | - إذا انتعل أحدكم فلبيداً باليمين - أبو هريرة .. | ٣٢٨٠ | - إذا استجنح الليل فكفوا صيانتكم - جابر بن عبد الله .. |
| ٦٣٠ | - إذا أنتما خرجتما فاذنا - مالك بن الحويرث .. | ٣٢٩٥ | - إذا استيقظ أحدكم من منامه - أبو هريرة .. |
| ٧١٠٨ | - إذا أنزل الله بقوم عذاباً أصاب العذاب - ابن عمر .. | ٤١ | - إذا أسلم العبد فحسن إسلامه - أبو سعيد الخدري .. |
| ٥٥ | - إذا أنفق الرجل على أهله - أبو مسعود .. | ٥٣٦ | - إذا اشتد الحر فأبردوا بالصلاحة - أبو هريرة .. |
| ٥٣٥١ | - إذا أنفق المسلم نفقة على أهله - أبو مسعود .. | ٥٣٣ | - إذا اشتد الحر فأبردوا عن الصلاة - أبو هريرة .. |
| ١٤٢٥ | - إذا أنفقت المرأة من طعام بيتها - عائشة .. | ٣٠٧ | - إذا أصبب ثوب إحداكن الدم من الحجضة فلتقرصه - أسماء .. |
| | - إذا أنفقت المرأة من كسب زوجها - أبو هريرة .. | ٥٤٧٦ | - إذا أصبت بحله فكل - عدي بن حاتم .. |
| ٢٠٦٦ | - هريرة .. | ١٤٤٠ | - إذا أطعمت المرأة من بيت زوجها - عائشة .. |
| ٦٣٢٠ | - إذا أوى أحدكم إلى فراشه - أبو هريرة .. | ١٩٥٤ | - إذا أقبل الليل من هاهنا - عمر بن الخطاب .. |
| ٥١٩٤ | - إذا باتت المرأة مهاجرة فراش زوجها - أبو هريرة .. | | |
| ١٥٤ | - إذا بال أحدكم فلا يأخذن ذكره بيمينه - أبو قنادة .. | | |
| ٢٤٠٧ | - إذا بايغت فقل : لا خلابة - ابن عمر .. | | |
| ٢١١٢ | - إذا تابع الرجال فكل واحد منهمما بالخيار - ابن عمر .. | | |

| | | |
|------|--|--|
| ٤٤٤ | | أبو قتادة |
| | - إذا دخل أهل الجنة وأهل النار - | |
| ٦٥٦٠ | | أبو سعيد الخدري |
| | - إذا دخل رمضان فتحت أبواب الجنة - أبو | |
| ٣٢٧٧ | | هريرة |
| ١٨٩٩ | - إذا دخل شهر رمضان فتحت - أبو هريرة ... | |
| | - إذا دخلت ليلاً فلا تدخل على أهلك - جابر | |
| ٥٢٤٦ | | ابن عبدالله |
| | - إذا دعا أحدكم فليبزء المسألة - أنس بن | |
| ٦٣٣٨ | | مالك |
| ٣٢٣٧ | - إذا دعا الرجل امرأته - أبو هريرة | |
| | - إذا دعا الرجل امرأته إلى فراشه فأبى - أبو | |
| ٥١٩٣ | | هريرة |
| | - إذا دعوت الله فاعزموا في الدعاء - أنس بن | |
| ٧٤٦٤ | | مالك |
| ٥١٧٣ | - إذا دعي أحدكم إلى وليمة فليأتها - ابن عمر | |
| ١٣٠ | | إذ رأى النساء - أم سلمة |
| ٨٨٢ | | إذ راح - أبو هريرة |
| ١٣٠٨ | - إذا رأى أحدكم جنازة - عامر بن ربيعة | |
| | - إذا رأى أحدكم رؤيا يحبها فإنما هي من الله | |
| ٦٩٨٥ | | أبو سعيد الخدري |
| | - إذا رأيتم الجنائز فقوموا - أبو سعيد | |
| ١٣١٠ | | الخدري |
| ١٣١١ | - إذا رأيتم الجنائز فقوموا - جابر بن عبد الله .. | |
| ١٣٠٧ | | - إذا رأيتم الجنائز فقوموا حتى تخلوكم - |
| ١٩٠٠ | | عامر بن ربيعة |
| ٢٥٥٥ | | - إذا رأيتموه فصوموا - ابن عمر |
| ٢١٥٢ | | - إذا زنت الأمة فتبيّن زناها - أبو هريرة |
| ٦٨٣٩ | | - إذا زنت الأمة فتبيّن زناها فليجلدها - أبو |
| ٣٥٢٤ | | هريرة |
| | - إذا سرك أن تعلم جهل العرب فاقرأ - ابن | |
| | عباس | |

| | | |
|------|---|--|
| ١٤٣٧ | | - إذا تصدقت المرأة من طعام زوجها - عائشة |
| | - إذا تقرب العبد إلى شبراً تقربت إليه - أنس | |
| ٧٥٣٦ | | ابن مالك |
| | - إذا تقرب العبد مني شبراً تقربت منه - أبو | |
| ٧٥٣٧ | | هريرة |
| ٣١ | | - إذا التقى المسلمان بسيفيهما - أبو بكرة |
| | - إذا التقى المسلمان بسيفيهما - الأخفف بن | |
| ٦٨٧٥ | | قيس |
| ٤١٠ | | - إذا تخم أحدكم - أبو هريرة وأبو سعيد |
| | - إذا تخم أحدكم فلا يتخمن قبل وجهه - أبو | |
| ٤٠٨ | | هريرة وأبو سعيد |
| | - إذا تواجه المسلمان بسيفيهما فكللاهما من | |
| ٧٠٨٣ | | أهل النار - الحسن البصري |
| | - إذا توّضاً أحدكم فليجعل في أنفه ثم ليشر | |
| ١٦٢ | | أبو هريرة |
| ٨٧٧ | | - إذا جاء أحدكم الجمعة - عبد الله بن عمر ... |
| ٧٣٩٣ | | - إذا جاء أحدكم فراشه فلينقضه - أبو هريرة .. |
| | - إذا جاء أحدكم والإمام يخطب - جابر بن | |
| ١١٦٦ | | عبد الله |
| | - إذا جاء رمضان فتحت أبواب الجنة - أبو | |
| ١٨٩٨ | | هريرة |
| | - إذا جددته فوضعته في المريد آذنت - جابر | |
| ٢٧٠٩ | | ابن عبد الله |
| ٢٩١ | | - إذا جلس بين شعبها الأربع - أبو هريرة |
| | - إذا حدثكم عن رسول الله ﷺ - علي بن أبي | |
| ٣٦١١ | | طالب |
| ٥٢٦٦ | | - إذا حرم امرأته ليس بشيء - ابن عباس |
| | - إذا حضرت الصلاة فأذنا وأقينا - مالك بن | |
| ٦٥٨ | | الحويرث |
| | - إذا حكم فيكم الحاكم فاجتهد ثم أصاب - | |
| ٧٣٥٢ | | عمرو بن العاص |
| | - إذا خلص المؤمنون من النار - أبو سعيد | |
| ٢٤٤٠ | | الخدري |
| | - إذا دخل أحدكم المسجد فليركع ركعتين - | |

| | | |
|------|-------|--|
| ٦٢٢٤ | | هربيرة |
| ٥٧٩٦ | | - إذا فرغت منه فاذنا - ابن عمر |
| ٢٥٥٩ | | - إذا قاتل أحدكم فليجتنب الوجه - أبو هربيرة. |
| ٧٨١ | | - إذا قال أحدكم آمين - أبو هربيرة |
| ٧٩٦ | | - إذا قال الإمام سمع الله لمن حمده فقولوا - أبو هربيرة |
| ٧٨٢ | | - إذا قال الإمام «غير المغصوب عليهم ولا الضالين» فقولوا آمين - أبو هربيرة |
| ٦١٠٣ | | - إذا قال الرجل لأخيه يا كافر - أبو هربيرة |
| ٤١٦ | | - إذا قام أحدكم إلى الصلاة فلا يبصق أمامه - أبو هربيرة |
| ٦٧٢ | | - إذا قدم العشاء فابدؤوا به قبل أن تصلوا - أنس بن مالك |
| ٤٧٠١ | | - إذا قضى الله الأمر في السماء ضربت الملائكة - أبو هربيرة |
| ٩٠١ | | - إذا قلت أشهد - عبد الله بن عباس |
| ٩٣٤ | | - إذا قلت لصاحبك يوم الجمعة أنت - أبو هربيرة |
| ٦٧٤ | | - إذا كان أحدكم على الطعام فلا يعجل - عبد الله بن عمر |
| ٤٠٦ | | - إذا كان أحدكم يصلي فلا يبصق قبل وجهه - ابن عمر |
| ٣٣٠٤ | | - إذا كان جنح الليل أو أمسنت فكفوا صبيانكم - جابر بن عبد الله |
| ٦٨٦٦ | | - إذا كان رجل من يخفي إيمانه مع قوم كفار - المقداد بن عمرو |
| ١٢١٤ | | - إذا كان في الصلاة فإنه ينادي ربه - أنس بن مالك |
| ٣٢١١ | | - إذا كان يوم الجمعة كان على كل باب - أبو هربيرة |
| ٩٢٩ | | - إذا كان يوم الجمعة وفت السلاسل على باب المسجد - أبو هربيرة |
| ٧٥٩ | | - إذا كان يوم القيمة شفعت فقلت - أنس بن مالك |

| | | |
|-------|---|--|
| | إذا سلم عليكم أهل الكتاب فقولوا: - أنس | |
| ٦٢٥٨ | | ابن مالك |
| | - إذا سلم عليكم اليهود فإنما يقول أحدهم - | |
| ٦٢٥٧ | | ابن عمر |
| ١٠٧٤ | | - «إذا السماء انشقت» - أبو هربيرة |
| ٦٣٦ | | - إذا سمعتم الإقامة فامشو إلى الصلاة وعليكم بالسکينة - أبو هربيرة |
| ٥٧٢٨ | | - إذا سمعتم بالطاعون في أرض فلا - أسامة ابن زيد |
| ٥٧٢٩ | | - إذا سمعتم به بأرض فلا تقدموا عليه - ابن عباس |
| ٦٩٧٣ | | - إذا سمعتم به بأرض فلا تقدموا عليه - عبد الرحمن بن عوف |
| ٣٣٠٣ | | - إذا سمعتم صباح الديكفة فاسألو الله - أبو هربيرة |
| ٦١١ | | - إذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما يقول - أبو سعید الخدری |
| ١٥٣ | | - إذا شرب أحدكم - أبو قنادة |
| ٥٦٣٠ | | - إذا شرب أحدكم فلا يتنفس في الإناء - أبو قتادة |
| ١٧٢ | | - إذا شرب الكلب في إناء أحدكم - أبو هربيرة |
| ٦٥٤٨ | | - إذا صار أهل الجنة إلى الجنة - ابن عمر |
| ٥٠٩ | | - إذا صلى أحدكم إلى شيء يستره من الناس - أبو سعيد |
| ٧٠٣ | | - إذا صلى أحدكم للناس فليخفف - أبو هربيرة |
| ٦٤٩٦ | | - إذا ضيّعت الأمانة فانتظر الساعة - أبو هربيرة |
| ٤٣٩٦ | | - إذا طاف بالبيت فقد حل - ابن عباس |
| ٥٢٤٤ | | - إذا طال أحدكم الغيبة فلا يطرق - جابر بن عبد الله |
| ٥٨٣ | | - إذا طلع حاجب الشمس فاخروا الصلاة حتى - عبد الله بن عمر |
| ٣٢٧٢ | | - إذا طلع حاجب الشمس فدعوا الصلاة - ابن عمر |
| | إذا عطس أحدكم فليقبل الحمد لله - أبو | |

- ٣١٢١ سمرة
 - إذا هم أحذكم بالأمر فليركع ركعتين - جابر
 ١١٦٢ ابن عبد الله
 - إذا وضع عناء أحذكم وأقيمت الصلاة
 ٦٧٣ فابدؤوا بالعشاء - عبد الله بن عمر
 - إذا وضع العشاء وأقيمت الصلاة - أنس بن
 ٥٤٦٣ مالك
 - إذا وضع العشاء وأقيمت الصلاة - عائشة ...
 ٦٧١
 - إذا وضعت الجنائز فاحتملها الرجال - أبو
 ١٣١٦ سعيد الخدرى
 - إذا وقع الذباب في إناء أحذكم فليغمسه -
 ٥٧٨٢ أبو هريرة
 - إذا وقع الذباب في شراب أحذكم - أبو
 ٣٣٢٠ هريرة
 - اذبح ولا حرج - ابن عمرو
 ٨٣
 - أذكُر أني خرجت مع الصبيان - السابب بن
 ٤٤٢٧ بزيـد
 - أذكُر أني خرجت مع الغلمان إلى ثنية الوداع
 ٤٤٢٦
 - السابب بن بزيـد
 ٧٣٩٨
 - أذكُر وأتـسـمـاـهـ وـكـلـوـاـ عـائـشـةـ
 - أذن عمر لأزواج النبي ﷺ - إبراهيم عن
 ١٨٦٠ أـيـهـ،ـ عـنـ جـدـهـ
 - أذن في قومك يوم عاشوراء أن من أكل -
 ٧٢٦٥ سـلـمـةـ بـنـ الـأـكـوعـ
 - أذن مؤذن النبي ﷺ الظهر فقال أبـرـدـ - أـبـوـ ذـرـ
 ٥٣٥
 - أذن من حولك - أنس بن مالك
 ٢٢٣٥
 - أذنا وأقـيـماـ مـالـكـ بـنـ الـحـوـيرـ
 ٢٨٤٨
 - أذنـيـ أـصـلـيـ عـلـيـهـ - أـبـنـ عـمـرـ
 ١٢٦٩
 - أذهب إـيـهـ قـفـلـ لـهـ:ـ إـنـكـ لـسـتـ - أـنـسـ بـنـ
 ٤٨٤٦ مـالـكـ
 - أذهب الـأـبـاسـ ربـ النـاسـ اـشـفـ - عـائـشـةـ
 ٥٦٧٥
 - أذهب فيـنـ كـلـ تـمـرـ عـلـىـ نـاحـيـةـ - جـاـبـرـ بـنـ
 ٢٧٨١ عـبدـ اللهـ
 - أذهب فـصـفـ تـمـرـ كـ - جـاـبـرـ بـنـ عـبدـ اللهـ
 ٢١٢٧

- إذا كان يوم القيمة ماج الناس - أنس بن
 مالك
 ٧٥١٠
 - إذا كانوا ثلاثة فلا يتناجي إثنان - عبد الله بن
 مسعود
 ٦٢٨٨
 - إذا كـتـمـ ثـلـاثـةـ فـلاـ يـتـنـاجـيـ رـجـلـانـ - عـبدـ اللهـ بـنـ
 ٦٢٩٠ مـسـعـودـ
 - إذا لـقـيـتـمـوـهـ فـاصـبـرـواـ - عـبدـ اللهـ بـنـ أـبـيـ
 ٢٨٣٣ أـوـفـيـ
 - إذا لم يـجـدـ المـاءـ لـيـصـلـيـ - أـبـوـ مـوسـىـ
 ٣٤٥
 ٦٩٥٨
 - إذا ما رـبـ النـعـمـ لـمـ يـعـطـ حـقـهاـ - أـبـوـ هـرـيـرـةـ ...
 - إذا مـاتـ أحـذـكـ عـرـضـ عـلـيـهـ مـقـعـدـهـ - أـبـنـ
 ٦٥١٥ عـمـرـ
 - إذا مـاتـ أحـذـكـ فـإـنـهـ بـعـرـضـ عـلـيـهـ مـقـعـدـهـ -
 ٣٢٤٠ أـبـنـ عـمـرـ
 - إذا مـرـ أحـذـكـ فـيـ مـسـجـدـنـاـ وـمـعـهـ نـبـلـ فـلـيـمـسـكـ
 ٧٠٧٥
 - إذا مـرـ بـيـنـ يـدـيـ أحـذـكـ شـيـءـ - أـبـوـ سـعـيدـ
 ٣٢٧٤
 - إذا مـرـضـ العـبـدـ أـوـ سـافـرـ - أـبـوـ مـوسـىـ
 ٢٩٩٦
 - إذا مضـتـ أـرـبـعـةـ أـشـهـرـ يـوـقـفـ - أـبـنـ عـمـرـ
 ٥٢٩١
 - إذا نـسـيـ فـأـكـلـ وـشـرـبـ فـلـيـمـ صـوـمـهـ - أـبـوـ
 ١٩٣٣ هـرـيـرـةـ
 - إذا نـصـحـ العـبـدـ سـيـدـهـ - عـبدـ اللهـ بـنـ مـسـعـودـ
 ٢٥٥٠
 - إذا نـظـرـ أحـذـكـ إـلـىـ مـنـ فـضـلـ عـلـيـهـ - أـبـوـ
 ٦٤٩٠ هـرـيـرـةـ
 - إذا نـسـ أحـذـكـ فـيـ الصـلـاـةـ فـلـيـمـ - أـنـسـ بـنـ
 ٢١٣ مـالـكـ
 - إذا نـسـ أحـذـكـ وـهـوـ يـصـلـيـ فـلـيـرـقـدـ - عـائـشـةـ .
 ٢١٢
 ٦٠٨
 - إذا نـوـدـيـ لـلـصـلـاـةـ أـدـبـ الشـيـطـانـ - أـبـوـ هـرـيـرـةـ ..
 - إذا هـلـكـ قـيـصـرـ فـلاـ قـيـصـرـ بـعـدـهـ - جـاـبـرـ بـنـ
 ٦٦٢٩ سـمـرـةـ
 ٣١٢٠
 - إذا هـلـكـ كـسـرـىـ فـلاـ كـسـرـىـ بـعـدـهـ - أـبـوـ هـرـيـرـةـ
 - إذا هـلـكـ كـسـرـىـ فـلاـ كـسـرـىـ بـعـدـهـ - جـاـبـرـ بـنـ

| | | |
|--|------|--|
| - اربعوا على أنفسكم فلأنكم لا تدعون أصم - | ٣٧٣ | - اذهبوا بخميصني هذه إلى أبي جهم - عائشة |
| ٧٣٨٦ | ٢٦٩٣ | - اذهبوا بنا نصلح بينهم - سهل بن سعد |
| - أربعون خصلة - أعلاهن منحة العز - | ١٧٠٨ | - أراد ابن عمر الحج - نافع |
| ٢٦٣١ | | - أراد بنو سلمة أن يتحولوا إلى قرب المسجد |
| - عبد الله بن عمرو | ١٨٨٧ | - أنس بن مالك |
| - ارتفيت فوق بيت حضرة - ابن عمر | | - أراد رسول الله ﷺ أن يقطع من البحرين - |
| - ارتفيت فوق ظهر بيت حضرة لبعض حاجتي | ٤١٠٢ | أنس بن مالك |
| - عبد الله بن عمر | ١٤٨ | - أراد النبي ﷺ أن ينفر - عائشة |
| - ارجع إلى قومك فأخبرهم - ابن عباس | ٣٨٦١ | - أرادت عائشة أن تشتري بربة - ابن عمر ... |
| - ارجع فأخبرها أن الله ما أخذ - أسامة بن زيد | ٧٣٧٧ | - أرادت عائشة أن تشتري جارية - ابن عمر ... |
| - ارجع فتح مع امرأتك - ابن عباس | ٣٠٦١ | - أراني الليلة عند الكعبة - ابن عمر |
| - ارجع فضل - أبو هريرة | ٧٥٧ | - أرآه فلاناً - عمرة بنت عبد الرحمن |
| - ارجع فضل فانك لم تصل - أبو هريرة | ٦٦٦٧ | - أرآه فلاناً لعم حضرة من الرضاعة - عائشة . |
| - ارجعوا إلى أهليكم فأقيموا فيهم وعلموهم | | - أرأيت إذا جامع - زيد بن خالد |
| - مالك بن الحويرث | ٧٢٤٦ | - أرأيت إن كان أسلم وغفار ومزينة - الأقرع |
| - ارجعوا إلى أهليكم فلعلوهم - مالك بن | | ابن حابس |
| الحويرث | ٦٠٠٨ | - أرأيت قول الله - عروة بن الزبير |
| - ارجعوا فكونوا - مالك بن الحويرث | ٦٢٨ | - أرأيت النبي ﷺ كان شيخاً - عبد الله بن بسر |
| - أردت أن أسأل عمر عن المرأةين - ابن | | - أرأيت يا أبي عبد الرحمن إذا أجب فلم يجد |
| عباس | ٤٩١٥ | ماء - أبو موسى |
| - أردت أن أسأل عمر فقلت - ابن عباس | ٤٩١٤ | - أرأيتم ليتكم هذه - أنس بن مالك |
| - أردف رسول الله ﷺ الفضل بن عباس - ابن | | - أرأيتم ليتكم هذه - ابن عمر |
| عباس | ٦٢٢٨ | - أرأيتم إن كان أسلم وغفار ومزينة - أبو بكرة |
| - أرسل أزواج النبي ﷺ - عائشة | ٤٠٣٤ | - أرأيتم إن كان جهينة ومزينة - أبو بكرة .. |
| - أرسل إلى أبي بكر فتبعت القرآن - زيد بن | | - أربع خلال من كن فيه كان منافقاً - عبد الله |
| ثابت | ٧٤٢٥ | ابن عمرو |
| - أرسل إلى أبي بكر قال: إنك كنت تكتب - | | - أربع سمعتهن من رسول الله ﷺ - أبو سعيد |
| زيد بن ثابت | ٤٩٨٩ | الحدري |
| - أرسل إلى أبي بكر مقتل أهل اليمامة - زيد بن | | - أربع من كن فيه كان منافقاً - عبد الله بن |
| ثابت | ٤٩٨٦ | عمرو |
| - أرسل ملك الموت إلى موسى - أبو هريرة .. | ١٣٣٩ | - أربع من كن فيه كان منافقاً خالصاً - عبد الله |
| - أرسل النبي ﷺ إلى الأنصار - أبو حبيفة .. | ٥٨٦٠ | ابن عمرو |
| - أرسل النبي ﷺ إلى عمر - ابن عمر | ٢١٠٤ | - أربعوا على أنفسكم - أبو موسى الأشعري . |
| - أرسلت ابنة النبي ﷺ إليه - أسامة بن زيد .. | ١٢٨٤ | |
| - آرسنك أبو طلحة - أنس بن مالك | ٣٥٧٨ | |

- ارموا بني إسماعيل فإن أباكم كان راما -
٣٥٠٧ سلمة
- الأرواح جنود مجندة - عائشة
٣٣٣٦
- أرى أن تجعلها في الأقربين - أنس بن مالك
٢٧٥٢
- أرى رؤياكم قد تواطأت - ابن عمر
٢٠١٥
- أرى رؤياكم قد تواطأت في العشر الآخر
١١٥٨
- عبد الله بن عمر
٣٦٨٢
- أربت في المنام أني أزع - ابن عمر
٤٣١
- أربت النار فلم أر منظراً كالاليوم - ابن عباس .
٥٠٧٨
- أربتك في المنام مرتبين - عائشة
٧٠١٢
- أربتك قبل أن أتزوجك مرتبين - عائشة
٣٨٢٩
- إزاري إزاري فشد عليه إزاره - جابر بن عبد
الله
٦٠٥٠
- أسبابت فلا أنا؟ قلت: نعم - المعرور بن
سويد
- أسبغوا الموضوع - أبو هريرة
٤٧٥٣
- استاذن ابن عباس على عائشة - ابن أبي
 مليكة
- استاذن أبو موسى على عمر فإنه وجد
مشغولاً - عبيد بن عمير
٧٣٥٣
- استاذن حسان رسول الله ﷺ - عائشة
٦١٥٠
- استاذن حسان النبي ﷺ - عائشة
٣٥٣١
- استاذن رجل على رسول الله ﷺ - عائشة ...
٦٠٥٤
- استاذن رهط من اليهود - عائشة
٦٩٢٧
- استاذن العباس رسول الله أن بيته بمكة -
ابن عمر
٤٧٩٦
- استاذن علي أفلح آخر أبي القعيس - عائشة .
٥٦٤٤
- استاذن عمر بن الخطاب على رسول الله ﷺ
ـ سعد بن أبي وقاص
٣٦٨٣
- استاذن عمر على رسول الله ﷺ - سعد بن
أبي وقاص
٣٢٩٤

- أرسلك أبو طلحة؟ قلت: نعم - أنس بن
مالك
٥٣٨١
- أرسلني أبو برد وعبد الله بن شداد - محمد
ابن أبي مجالد
٢٢٥٤
- أرسلني أبي خذ هذا الكتاب - ابن الحفيف ..
٣١١٢
- أرسلني أسامة إلى علي وقال: إنه سيسألك
حرملة مولى أسامة
٧١١٠
- أرسلني أصحابي إلى رسول الله ﷺ - أبو
موسى الأشعري
٤٤١٥
- أرسلني أصحابي إلى النبي ﷺ - أبو موسى
الأشعري
٦٦٧٨
- أرسلني أهلي إلى أم سلمة بقدح من ماء -
عثمان بن عبد الله بن موهب
٥٨٩٦
- أرسله أقرأ يا هشام - عمر بن الخطاب
٤٩٩٢
- أرسله أقرأ يا هشام فقرأ القراءة - عمر بن
الخطاب
٧٥٥٠
- أرسله ثم قال له: أقرأ فقرأ - عمر بن
الخطاب
٢٤١٩
- أرسله يا عمر أقرأ يا هشام - عمر بن
الخطاب
٦٩٣٦
- ارفق يا أنجشة - أنس بن مالك
٦٢٠٩
- أرق النبي ﷺ ذات ليلة - عائشة
٧٢٣١
- ارقبوا محمداً ﷺ في أهل بيته - أبو يكر
٣٧١٣
- اركبها فقال: يا رسول الله إنها بدنة - أنس
ابن مالك
٢٧٥٤
- اركبها قال إنها بدنة - أنس بن مالك
٦١٥٩
- اركبها قال: يا رسول الله إنها بدنة - أبو
هريرة
٢٧٥٥
- ارم سعد فداك أبي وأمي - علي بن أبي
طالب
٤٠٥٩
- ارم فداك أبي وأمي - سعد بن أبي وقاص ...
٤٠٥٥
- ارم فداك أبي وأمي - علي بن أبي طالب
٢٩٥٥
- ارم ولا حرج - عبد الله بن عمرو -
١٢٤
- ارموا بني إسماعيل - سلمة بن الأكوع
٢٨٩٩

- استنصت الناس ثم لا ترجعوا بعدي كفاراً -
٧٨٨٠ جرير بن عبد الله
- استنصت الناس لا ترجعوا بعدي كفاراً -
٦٨٦٩ جرير بن عبد الله
- استوصوا بالنساء - أبو هريرة
٣٣٢١
- استيقظ رسول الله ﷺ ليلة فرغعاً - أم سلمة ...
٧٠٦٩
- استيقظ النبي ﷺ ذات ليلة فقال - أم سلمة ..
١١٥
- استيقظ النبي ﷺ فقال - أم سلمة
٣٥٩٩
- استيقظ النبي ﷺ فقال: سبحان الله - أم سلمة
٦٢١٨
- استيقظ النبي ﷺ من الليل - أم سلمة
٥٨٤٤
- استيقظ النبي ﷺ من النوم محمراً - زينب ابنة جحش
٧٠٥٩
- أسر إلى إبن جبريل كان يعارضني - عائشة ...
٣٦٢٤
- أسر إلى النبي ﷺ سراً - أنس بن مالك
٦٢٨٩
- أسرعوا بالجنازة - أبو هريرة
١٣١٥
- اسق يا زبیر ثم أرسل إلى جارك - عروة بن الزبیر
٤٧٠٨
- اسق يا زبیر ثم أرسل الماء إلى جارك - عبد الله بن الزبیر
٢٣٥٩
- اسق يا زبیر ثم أرسله إلى جارك - عروة بن الزبیر
٢٣٦٢
- اسقه عسلاً - أبو سعيد الخدري
٥٦٨٤
- اسقه عسلاً فسقاه - أبو سعيد الخدري
٥٧١٦
- اسكت يا أبا يکر اثنان الله ثالثهما - أبو بکر الصدیق
٣٩٢٢
- اسكن أحد - أنس بن مالك
٣٦٩٩
- أسلفوا في الشمار في كيل معلوم - ابن عباس
٢٢٥٣
- أسلم ثم قاتل - البراء بن عازب
٢٨٠٨
- أسلم سلماها الله - أبو هريرة
٣٥١٤
- أسلم فأسلم - أنس بن مالك
٥٦٥٧
- أسلم فنظر إلى أبيه وهو عنده - أنس بن مالك
١٣٥٦
- أسلم وغفار وشيء من مزينة - أبو هريرة
٣٥٢٣
- استاذن النبي ﷺ أبو بکر - عائشة
٤٠٩٣
- استاذنت سودة النبي ﷺ - عائشة
١٦٨٠
- استاذنت النبي ﷺ في الجهاد - عائشة
٢٨٧٥
- استب رجل من المسلمين ورجل من اليهود
٣٤٠٨
- أبو هريرة
٢٤١١
- استب رجالان رجل من المسلمين - أبو هريرة
٦٠٤٨
- استب رجالان عند النبي ﷺ ونحن عنده - سليمان بن صرد
- سليمان بن صرد
٦١١٤
- استرقوا لها فان بها النظرة - أم سلمة
٥٧٣٩
- استصرفت أنا وأبن عمر - البراء بن عازب .
٣٩٥٥
- استعمل رسول الله ﷺ رجلاً - أبو حميد الساعدي
٦٩٧٩
- استعمل رسول الله ﷺ رجلاً من الأسد - أبو حميد الساعدي
١٥٠٠
- استعمل النبي ﷺ أسامة - سالم عن أبيه
٤٤٦٨
- استعمل النبي ﷺ رجلاً - أبو حميد الساعدي
٢٥٩٧
- استعمل النبي ﷺ رجلاً من بني أسد - أبو حميد الساعدي
٧١٧٤
- استفتي سعد بن عبادة رسول الله ﷺ - ابن عباس
٦٩٥٩
- استفتي عمر النبي - عبدالله بن مسعود
٢٨٩
- استقبل العحسن بن علي معاوية بكتاب - الحسن بن علي
٢٧٠٤
- استقبل النبي ﷺ الكعبة فدعا - عبد الله بن مسعود
٤٩٦٠
- استقبلهم النبي ﷺ على فرس عربي - أنس ابن مالك
٢٨٦٦
- استقرروا القرآن من أربعة - عبدالله بن عمرو
٣٧٦٠
- استقرروا القرآن من أربعة - مسروق
٣٧٥٨
- استنصت الناس - جرير بن عبد الله
٤٤٠٥

- اشتريها وأعنتها - الأسود بن يزيد ٥٢٨٤
- اشتريها وأعنتها فإنما الولاء لمن أعتق - عائشة ٢٥٦٤
- اشتريها وأعنتها ودعهم يشتربوا - عائشة . ٢٥٦٥
- اشتكت النار إلى ربها فقالت - أبو هريرة ٣٢٦٠
- اشتكي ابن لأبي طلحة - أنس بن مالك ١٣٠١
- اشتكي رسول الله ﷺ فلم يقم - جندب بن سفيان ٤٩٥٠
- اشتكي سعد بن عبادة شكوى له - ابن عمر .. ١٣٠٤
- اشتكي النبي ﷺ فلم يقم - جندب ١١٤٤
- اشتكي النبي ﷺ فلم يقم ليلة - جندب ٤٩٨٣
- أشد الناس عذاباً يوم القيمة - عائشة ٥٩٥٤
- الإشراك بالله قال: ثم ماذا؟ - عبد الله بن حمرو ٦٩٢٠
- الإشراك بالله وعقوق الوالدين - أنس بن مالك ٢٦٥٣
- اشربا منه وأفرغا على وجوهكم ونحوكم - أبو موسى ١٨٨
- اشربوا من ألبانها - أنس بن مالك ٥٦٨٥
- أشرف النبي ﷺ على أطم من الآطام فقال: هل ترون - أسامة بن زيد ١٨٧٨
- أشعرت أن الله قد أفتاني - عائشة ٣٢٦٨
- أشعرت أن الله قد أفتاني - عائشة ٦٤٩١
- أشعرت يا عائشة أن الله قد أفتاني - عائشة .. ٥٧٦٦
- اشفعوا فلتذجروا - أبو موسى ٦٠٢٧
- أشهد على رسول الله ﷺ إن كان - أم سلمة . ١٩٣٢
- أشهد على رسول الله ﷺ إن كان - عائشة ... ١٩٣١
- أشهد على رسول الله ﷺ لصلى - ابن عباس ١٤٤٩
- أشهد على النبي ﷺ خرج ومعه بلال - ابن عباس ٩٨
- أشهدكم أني أوجبت عمرة - نافع ٤١٨٥
- أشهدوا - عبد الله بن مسعود ٣٢٣٦
- أشهدوا الشهدوا - عبد الله بن مسعود ٤٨٦٤
- أشهدوا وذهبت فرقه نحو الجبل - عبد الله محكم دلائل وبرابين سے مزین، متعدد و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ١٤٩٣
- أسلمت امرأة سوداء لبعض العرب - عائشة ٣٨٣٥
- أسلمت على ما سلف لك من خير - حكيم ابن حزام ٢٢٢٠
- أسلمت على ما سلف من خير - حكيم بن حزام ١٤٣٦
- اسمع وأطع ولو لجاشي - أنس بن مالك ٦٩٦
- اسمعوا وأطيعوا وإن استعمل جاشي - أنس ابن مالك ٦٩٣
- اسمعوا وأطيعوا وإن استعمل عليكم عبد - أنس بن مالك ٧١٤٢
- وأشار رسول الله ﷺ بيده - أبو مسعود ٣٣٠٢
- أشتد غضب الله على قوم فعلوا بيته - أبو هريرة ٤٠٧٣
- أشتد غضب الله على من قتلته النبي ﷺ - ابن عباس ٤٠٧٤
- أشتد غضب الله على من قتله النبي - ابن عباس ٤٠٧٦
- اشتري أيوب من عازب رحلاً - البراء بن عازب ٣٦٥٢
- اشتري رجل من رجال عقار الله - أبو هريرة .. ٣٤٧٢
- اشتري رسول الله ﷺ طعاماً - عائشة ٢٢٥١
- اشتري رسول الله ﷺ من يهودي طعاماً - عائشة ٢٥١٣
- اشتري وأعنتي - عائشة ٢١٥٥
- اشتريت ببريرة فقال النبي ﷺ اشتريها - عائشة ٦٧٥١
- اشتريت ببريرة فاشترط أهلها - عائشة ٢٥٣٦
- اشتريت ببريرة فاشترط أهلها ولاعها - عائشة ٦٧٥٨
- اشتريها فأعنتها - عائشة ٢٥٦٠
- اشتريها فأعنتها فإنما الولاء لمن أعتق - عائشة ٢٥٧٨
- اشتريها فأعنتها فإنما الولاء لمن أعتق - ابن عمر ... ٦٧٥٩

| | | |
|------|---|--|
| ٦٦٤٧ | هيريرة - أصطبغ ناس الخمر يوم أحد - جابر بن عبد الله .. | ٣٨٦٩ - أشبروا أنها الناس على - المسور بن مخرمة وموان .. |
| ٢٨١٥ | الله | ٤١٧٨ |
| ٣٩٧ | - أصلى النبي ﷺ في الكعبة - ابن عمر .. | ٣٥٨٢ |
| ٥٨٩ | - أصلني كما رأيت أصحابي يصلون - عبدالله ابن عمر .. | ٢٧١٧ |
| ١٩٨٦ | - أصمت أمي؟ - جويرية بنت الحارث .. | ٢٧٧٢ |
| ١٨٤٧ | - أصنع في عمرتك ما تصنع في حملك - صفوان بن يعلى عن أبيه .. | ٩٣٣ |
| ٣٩٨٢ | - أصيب حارثة يوم بدر وهو غلام - أنس بن مالك .. | ٣١٥٥ |
| ٤١٢٢ | - أصيب سعد يوم الخندق - عائشة .. | ٤٢٢٠ |
| ٤٦٣ | - أصيب سعد يوم الخندق من الأكحل - عائشة .. | ٥٤٤٦ |
| ٢٤٠٥ | - أصيب عبد الله وتترك عيالاً - جابر بن عبد الله .. | ٥٣٧٥ |
| ٦٧٧٧ | - اضربوه قال أبو هيررة فمما الضارب - أبو هيررة .. | ٢٣٧٥ |
| ١٦٦٤ | - أضللت بعيراً لي فذهب أطلبها - جبير بن مطعم .. | ٤٤٢٦ |
| ٥٣٧٣ | - أطعموا الجائع وعودوا المريض - أبو موسى الأشعري .. | ٥٢٠٣ |
| ٥٦٢٤ | - أطفنوا المصايب إذا رقدتم - جابر بن عبد الله .. | ٧٤٤١ |
| ٦٢٩٦ | - أطفنوا المصايب بالليل - جابر بن عبد الله .. | ٧٠٦٨ |
| ٢٥٧٩ | - اطلبوا فضلة من ماء - عبد الله بن مسعود .. | ٥٢١٠ |
| ٣٠٥١ | - اطلبوه وأقلوه - سلمة بن الأكوع .. | ٦٤٨٩ |
| ٦٢٤١ | - اطلع رجل من جحر في حجر النبي ﷺ - سهيل بن سعد .. | ٧١٤ |
| ١٣٧٠ | - اطلع النبي ﷺ على أهل القليب - ابن عمر .. | ٧٢٥٠ |
| ٣٢٤١ | - اطلعت في الجنة فرأيت - عمران بن حصين | ٣٧٤١ |
| ٥١٩٨ | - اطلعت في الجنة فرأيت أكثر أهلها - عمران بن حصين .. | محكم دلائل وبرابین سے مزین، متعدد و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ |

| | |
|------|--|
| ٤١٤٨ | مالك - اعتمر رسول الله ﷺ فطاف بالبيت - عبد الله |
| ١٦٠٠ | ابن أبي أوفى - اعتمر رسول الله ﷺ في ذي القعدة - مجاهد |
| ١٧٨١ | - اعتمر رسول الله ﷺ واعتمرنا معه - عبد الله |
| ١٧٩١ | ابن أبي أوفى - اعتمر النبي ﷺ حيث رده - أنس بن مالك . |
| ١٧٧٩ | - اعتمر النبي ﷺ في ذي القعدة - البراء بن عازب - اعتمر النبي ﷺ في ذي القعدة - البراء بن عازب |
| ١٨٤٤ | عاذب - اعتمر النبي ﷺ قبل أن يحج - ابن عمر - اعتمر النبي ﷺ من الحجراة - أنس بن مالك |
| ٢٦٩٩ | - اعجل - أوأرن - ما أنهى الدم وذكر اسم الله فكل - رافع بن خديج - اعدد ستة بين يدي الساعة - عوف بن مالك . |
| ٣١٧٦ | - أعدلتمونا بالكلب والحمار - عائشة - أذرع الله إلى امرئ آخر أجله - أبو هريرة - أعرستم الليلة؟ قال: نعم - أنس بن مالك ... |
| ٥٠٨ | - اعرف عفاصها ووكاءها - زيد بن خالد - اعرف عفاصها ووكاءها، ثم عرفها سنة - |
| ٦٤١٩ | زيد بن خالد الجهنمي - اعرف عفاصها ووكاءها ثم عرفها سنة - زيد |
| ٥٤٧٠ | ابن خالد الجهنمي - اعرف وكاها - زيد بن خالد |
| ٢٤٢٩ | - اعطياني أبي عطيه - التعمان بن بشير |
| ٩١ | - أعطوني ردائي - محمد بن جبير |
| ٢٥٨٦ | - أعطوه - أبو هريرة |
| ٢٨٢١ | - أعطوه فطلبوها سنة فلم يجدوا - أبو هريرة ... |
| ٢٣٥٥ | - أعطوه فقلوا لا نجد - أبو هريرة |
| ٢٣٩٣ | - أعطى رسول الله ﷺ خير اليهود - عبد الله |
| ٢٣٩٢ | ابن مسعود - أعطى رسول الله ﷺ خير اليهود أن يعملوها |
| ٢٢٨٥ | - عبد الله بن مسعود - أعطى رسول الله ﷺ خير اليهود أن يعملوها |
| ٢٤٩٩ | - أعطى رسول الله ﷺ أربع عمر - أنس بن |

| | |
|------|---|
| ٦٥٤٦ | عمران بن حصين - أطلقوا ثمامنة - أبو هريرة |
| ٤٦٢ | - أطولكن يداً فأخذوا فصبة - عائشة |
| ١٤٢٠ | - «أطليعوا الله وأطليعوا الرسول» - ابن عباس . |
| ٤٥٨٤ | - أظنك سمعتم أن أبا عبيدة قدم بشيء - المسور بن مخرمة - |
| ٤٠١٥ | - أظنك سمعتم بقدوم أبي عبيدة - عمرو بن عوف |
| ٦٤٢٥ | - أظنك قد سمعتم أن أبا عبيدة قد جاء بشيء - عمرو بن عوف |
| ٣١٥٨ | - أَعْأَعْ - أبو موسى |
| ٢٤٤ | - اعبرها قال: أما الظلة فالإسلام - ابن عباس |
| ٧٠٤٦ | - اعتدوا في السجود - أنس بن مالك |
| ٥٣٢ | - أعتق رجل غلاماً له - جابر بن عبد الله |
| ٢٤٠٣ | - أعتق رجل منا عبداً له عن دبر - جابر بن عبد الله |
| ٢٥٣٤ | - أعتقها فإن الولاء لمن أعتق - الأسود |
| ٦٠٨٧ | - اعترق ربة قال: ليس لي - أبو هريرة |
| ٢٥٣٦ | - اعتقها فإن الولاء لمن أعطى الورق - عائشة |
| ٦٧٥٤ | - اعتقها فإن الولاء لمن أعتق - الأسود |
| ٨١٣ | - اعتكف رسول الله - أبو سعيد الخدري |
| ٣١٠ | - اعتكفت مع رسول الله ﷺ امرأة من أزواجه عائشة |
| ٢٠٤٠ | - اعتكينا مع رسول الله ﷺ العشر - أبو سعيد الخدري |
| ٢٠١٦ | - اعتكينا مع النبي ﷺ العشر الأوسط - أبو سعيد الخدري |
| ٨٦٤ | - أعتم رسول الله ﷺ - عائشة |
| ٥٦٩ | - أعتم رسول الله ﷺ بالعشاء حتى ناداه عمر - عائشة |
| ٥٦٦ | - أعتم رسول الله ﷺ ليلة بالعشاء - عائشة |
| ٧٢٣٩ | - أعتم النبي ﷺ بالعشاء - عطاء |
| ١٧٨٠ | - اعتمر أربع عمر في ذي القعدة - همام |
| | - اعتمر رسول الله ﷺ أربع عمر - أنس بن |

| | |
|--|--|
| - افتتحنا خیر و لم نعم ذہبًا ولا فضة - أبو هريرة ٤٢٣٤ | ٣٧٢٠ ویزروعہا - عبد الله بن عمر |
| - افتح له وبشره بالجنة - أبو موسى الأشعري . ٢٦٩٣ | ١٤٧٨ أعطی رسول اللہ پھر رہطاً - عامر بن سعد .. |
| - أفضل الصدقة ما ترك غنى - أبو هريرة ٥٣٥٥ | ٢١٤٥ أعطی رسول اللہ پھر قوماً - عمرو بن تغلب . |
| - أظرنا على عهد النبي ﷺ يوم غيم - أسماء بنت أبي بكر ١٩٥٩ | ٤٢٤٨ أعطیت خمساً لم يعطهن أحد قبلني - جابر ابن عبد الله .. |
| - افضل ولا حرج لمن كلهم - عبد الله بن عمرو ٦٦٦٥ | ٣٣٥ أعطیت خمساً لم يعطهن أحد من الآباء |
| - أفلأ أحب أن أكون عبداً شكوراً - عائشة ٤٨٣٧ | ٤٣٨ قبلی - جابر بن عبد الله .. |
| - أفلأ أكون عبداً شكوراً - المغيرة ٤٨٣٦ | ٤٣٨ أعطیت سائر ولدك مثل هذا - النعمان بن بشیر .. |
| - أفلأ تخرجون مع راعينا في إيله - أبو فلابة ٦٨٩٩ | ٢٥٨٧ أعطیت مفاتيح الكلم ونصرت بالرعب - أبو هريرة .. |
| - أفلأ قعدت في بيت أبيك وأمك - أبو حميد الساعدي ٦٦٣٦ | ٧٩٩٨ أعظم الناس أجرًا في الصلاة أبعدهم فأبعدهم مشى - أبو موسى .. |
| - أفلأ كنتم آذنوني به دلوني على قبره - أبو هريرة ٤٥٨ | ٦٥١ أعلى أم سلمة؟ لو لم أنكح أم سلمة - زينب بنت أبي سلمة .. |
| - أفيدع إصبعه في فيك تقضمها - يعلى بن أمية ٢٢٦٥ | ٥١٢٣ الأعمال بالنية - عمر بن الخطاب .. |
| - أفيدع يده في فيك تقضمها - يعلى بن أمية ... ٤٤١٧ | ٥٤ الأعمال بالنية فمن كانت هجرته إلى دنيا - عمر بن الخطاب .. |
| - أقام رجل سلطنه فحلق بالله لقد أعطي بها - عبد الله بن أبي أوفى ٢٦٧٥ | ٣٨٩٨ أعتذر من شيء؟ قال ما عندي من شيء - سهل بن سعد .. |
| - أقام النبي ﷺ بين خير والمدينة - ابن عباس ٤٢٩٨ | ٥١٣٢ أعود بعذتك الذي لا إله إلا أنت - ابن عباس .. |
| - أقام النبي ﷺ بين خير والمدينة ثلاثة - أنس بن مالك ٤٢١٣ | ٧٣٨٣ أعود بوجهك - جابر بن عبد الله .. |
| - أقام النبي ﷺ بين خير والمدينة ثلاثة - أنس بن مالك ٥٠٨٥ | ٧٣١٢ أغور العين اليمني - ابن عمر .. |
| - أقام النبي ﷺ تسعة عشر بقصر - عبد الله بن عباس ١٠٨٠ | ٧١٢٣ أعبدوا سمنكم في سقاهم - أنس بن مالك .. |
| - أقبل إبراهيم باسماعيل وأمه عليهم السلام - ابن عباس ٣٣٦٣ | ١٩٨٢ أغیرته بأمه - المعاور بن سوید .. |
| - أقبل أبو بکر رضی اللہ عنہ علی فرسہ من مسکنہ - عائشة ١٢٤١ | ٢٥٤٥ اغسلوا يوم الجمعة واغسلوا رؤوسکم - عبد الله بن عباس .. |
| - أقبل أبو بکر فلکزني لکرہ شدیدہ - عائشة ... ٦٨٤٥ | ٨٨٤ اغسلنہا ثلاثة أو خمساً - أم عطیة الانصاریة |
| - أقبل رجل - جابر بن عبد الله ٧٠٥ | ١٢٦٦ اغسلوه بماء وسر - ابن عباس .. |
| - أقبل نبی اللہ پھریاں کی المدینہ - انس بن مالک ٣٩١١ | ١٨٣٩ اغسلوہ وکفونہ - ابن عباس .. |
| - أقبل النبی ﷺ عام الفتح - ابن عمر ٤٤٠٠ | ٤٢٦٧ أغمری علی عبد الله بن رواحة - النعمان بن بشیر .. |
| - أقبلت إلى رسول اللہ پھریاں - أبو موسی | |

| | | | |
|------|--|-------|--|
| ٥٠١٨ | - اقرأ يا ابن حضير - أسيد بن حضير | ٦٩٢٢ | الأشعري |
| ٢٢١٩ | - أقرأني جربيل على حرف - ابن عباس | | - أقبلت إلى النبي وسعي رجالان - أبو موسى |
| ٤٨٣١ | - أقرؤوا إن شتم «فهل عسيم» - أبو هريرة ... | ٢٢٦١ | الأشعري |
| ٥٠٦٠ | - أقرؤوا القرآن ما اختلف قلوبكم - جندب بن عبد الله | ٣٣٧ | - أقبلت أنا وعبد الله بن سمار - عمير |
| ٢٢٢٥ | - أقسم بيننا وبين إخواننا التحيل - أبو هريرة .. | ٧٦ | - أقبلت راكباً على حمار أنان - ابن عباس |
| ٢٧٦١ | - أقصه عنها - ابن عباس | ٤٩٣ | - أقبلت راكباً على حمار أنان قد ناهزت الاحتلام - ابن عباس |
| ٣٧٠٧ | - أقضوا كما كنتم تقضون - علي بن أبي طالب | ٢٠٦٤ | - أقبلت غير ونحن نصلى - جابر بن عبد الله .. |
| ٤٠٩٣ | - أقم : فقال يا رسول الله أطمع - عائشة | | - أقبلت غير يوم الجمعة ونحن مع النبي ﷺ - |
| ٤٢٩٧ | - أقمنا مع النبي ﷺ عشرًا - أنس بن مالك | ٤٨٩٩ | جابر بن عبد الله |
| ٤٢٩٩ | - أقمنا مع النبي ﷺ في سفر - ابن عباس | ٣٦٢٣ | - أقبلت فاطمة تمشي - عائشة |
| ١٠٠١ | - أقنت النبي ﷺ في الصبح؟ - أنس بن مالك . | ١٨٥٧ | - أقبلت وقد ناهزت الحلم - ابن عباس |
| ٢٧٥ | - أقيمت الصلاة - أبو هريرة | | - أقبلنا مع رسول الله ﷺ من خمير - أنس بن مالك |
| ٧١٩ | - أقيمت الصلاة - أنس بن مالك | ٥٩٦٨ | |
| ٦٤٣ | - أقيمت الصلاة ففرض للنبي ﷺ رجل - أنس بن مالك | | - أقبلنا مع النبي ﷺ من تبوك - أبو حميد |
| ٦٤٢ | - أقيمت الصلاة والنبي ﷺ ينادي بناجي رجالاً - أنس بن مالك | ١٨٧٢ | السعادي |
| ٦٢٩٢ | - أقيمت الصلاة ورجل ينادي - أنس بن مالك | ٤٤٢٢ | - أقبلنا مع النبي ﷺ من غزوة تبوك - أبو حميد |
| ٧٤٢ | - أقيموا الركوع والسجود فواهه إني لأراك من بعدي - أنس بن مالك | | - أقبلوا البشرى يا بني تميم - عمران بن حصين |
| ٧١٨ | - أقيموا الصغوف فإني أراكم - أنس بن مالك | ٦٩١٠ | - اقتلت امرأنا من هذيل - أبو هريرة |
| ٧١٩ | - أقيموا صنوفكم وتراصوا - أنس بن مالك | | - اقتلك فلان؟ فأشارت برأسها - أنس بن مالك |
| ٣٨٦ | - أكان النبي ﷺ يصلى في نعليه؟ - أنس بن مالك | ٦٨٧٩ | |
| ٦٩١٩ | - أكبر الكبائر الإشراك بالله وعقوق الوالدين - أبو بكرة | ٤٢٨٦ | - اقتلها - أنس بن مالك |
| ٦٨٧١ | - أكبر الكبائر الإشراك بالله وقتل النفس - أنس بن مالك | ٣٢٩٧ | - اقتلوا العجيات - ابن عمر |
| ٣٠٦٠ | - اكتبوا لي من تلقيظ بالإسلام من الناس - حذيفة بن البيان | ٣٣٠٨ | - اقتلوا ذا الطفرين - عائشة |
| ٧٣٩١ | - أكثر ما كان النبي ﷺ يحلف: لا ومقلب القلوب - عبد الله بن مسعود | ١٨٤٦ | - اقتلوه - أنس بن مالك |
| | محكم دلائل وبراءين سے مزین، متعدد و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ | ٤٩٣٤ | - اقتلوها فابتدرناها فذهبت - عبد الله بن مسعود |
| | | ٤٥٨٢ | - اقرأ على - عبدالله بن مسعود |
| | | | - اقرأ عليها السلام وسلمها عن الركعتين - عائشة |
| | | ١٢٣٣ | - اقرأ فلان فإنها السكينة - البراء بن عازب ... |
| | | ٣٦١٤ | محكم دلائل وبراءین سے مزین، متعدد و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ |

| | | | |
|------|---|------|---|
| ٣٥١١ | - ألا إن الفتنة ها هنا - ابن عمر | ٨٨٨ | - أكثرت عليكم في السؤال - أنس بن مالك .. |
| ٧٠٩٣ | - ألا إن الفتنة ها هنا من حيث يطلع - ابن عمر | ٤٦٨٩ | - أكرمههم عند الله أتقاهم - أبو هريرة |
| ٦٠٠ | - ألا إن الناس قد صلوا ثم رقدوا - أنس بن مالك | ٤٢٢١ | - أكثروا القدور - البراء وعبد الله بن أبي أوفى |
| ٥٤٤٦ | - إلا أن يستأذن الرجل أخيه - جبلة بن سحيم | ٧٣٥٠ | - أكل تمر خيير كذا؟ قال: لا والله - أبو سعيد وأبو هريرة |
| ٢٦٥٤ | - ألا أبئكم بأكبير الكبائر - أبو بكرة | ٢٢٠١ | - أكل تمر خيير هكذا؟ - أبو هريرة |
| ٥٩٧٦ | - ألا أبئكم بأكبير الكبائر؟ قلنا: بلـي - أبو بكرة | ٢٥٨٦ | - أكل ولدك نحلت مثله - النعمان بن بشير |
| ٨١٨ | - ألا أبئكم صلاة رسول الله ﷺ - مالك بن الحويرث | ٥٣٧٧ | - أكلت يومـاً مع رسول الله ﷺ - عمر بن أبي سلمة |
| ٦٧٨٥ | - ألا أي شهر تعلمونه أعظم حرمة؟ - عبد الله ابن مسعود | ٢٩٣٠ | - أكتـم فرـتم يا أبا عمـارة يومـ حـنـين - أبو إسحـاق |
| ٤٣٥١ | - ألا تأمنوني وأنا أمين من في السماء - أبو سعيد الخدري | ٨٤٣ | - ألا أحـدىـكم - أبو هـرـيـرة |
| ٦٥٦ | - ألا تحسـبونـ آثارـكم - أنسـ بنـ مـالـك | ٣٣٣٨ | - ألا أحـدىـكمـ حدـيـثـاـ عنـ الدـجـال - أبو هـرـيـرة |
| ٧٠٧٨ | - ألا تـدرـونـ أيـ يـوـمـ هـذـا؟ـ قـالـوا:ـ أـبـوـ بـكـرـة ... | ١٦٠ | - ألا أحـدىـكمـ حدـيـثـاـ لـوـلـاـ آـيـةـ ماـ حدـثـكـمـوـهـ مـوـلـيـ عـشـانـ بـنـ عـفـانـ |
| ٤٤١٦ | - ألا تـرضـيـ أـنـ تـكـوـنـ مـنـيـ بـمـتـزـلـةـ هـارـونـ - مـصـعـبـ بـنـ سـعـدـ عـنـ أـيـهـ | ٥٣٦٢ | - ألا خـيـرـكـ مـاـ هوـ خـيـرـ لـكـ مـنـهـ - عـلـيـ بـنـ أـبـيـ طـالـبـ |
| ٣٠٢٠ | - ألا تـرـيـحـنـيـ مـنـ ذـيـ الـخـلـصـةـ - جـرـيرـ | ٣٥٢٢ | - ألا أـخـبـرـكـ بـإـسـلـامـ أـبـيـ ذـرـ - أـبـنـ عـبـاسـ |
| ٧٣٤٧ | - ألا تـصـلـونـ؟ـ قـالـ عـلـيـ:ـ عـلـيـ بـنـ أـبـيـ طـالـبـ | ٥٦٢٧ | - ألا أـخـبـرـكـ بـأـشـيـاءـ قـصـارـ حـدـثـاـ بـهـ أـبـوـ هـرـيـرةـ عـكـرـمـةـ |
| ٧٤٦٥ | - ألا تـصـلـونـ؟ـ قـالـ عـلـيـ:ـ عـلـيـ بـنـ أـبـيـ طـالـبـ | ٦٢٧٣ | - ألا أـخـبـرـكـ بـأـكـبـرـ الـكـبـائـرـ؟ـ أـبـوـ بـكـرـةـ |
| ١١٢٧ | - ألا تـصـلـيـانـ؟ـ قـالـ عـلـيـ:ـ قـلـتـ:ـ يـاـ رـسـولـ اللهـ أـنـسـ بـنـ يـاـدـ اللهـ | ٦٠٧١ | - ألا أـخـبـرـكـ بـأـهـلـ الـجـنـةـ؟ـ كـلـ ضـعـيفـ حـارـثـةـ بـنـ وـهـبـ |
| ٣٥٣٣ | - ألا تعـجـبـونـ كـيـفـ يـصـرـفـ - أـبـوـ هـرـيـرةـ | ٥٣٠٠ | - ألا أـخـبـرـكـ بـعـدـ دـورـ الـأـنـصـارـ؟ـ أـنسـ بـنـ مـالـكـ |
| ٦٩٣٨ | - ألا تـقـولـونـ بـقـولـ لاـ إـلـهـ إـلـاـ اللهـ - عـبـانـ بـنـ مـالـكـ | ٦٦ | - ألا أـخـبـرـكـ بـعـنـ الـغـرـ الـثـلـاثـةـ - أـبـوـ وـاـقـدـ اللـشـيـ |
| ٥٦٠٥ | - ألا خـمـرـهـ وـلـوـ أـنـ تـعـرـضـ عـلـيـ عـوـدـاـ - جـابـرـ ابنـ عـبـدـ اللهـ | ٦٦٥٧ | - ألا أـدـلـكـ عـلـىـ أـهـلـ الـجـنـةـ؟ـ كـلـ ضـعـيفـ حـارـثـةـ بـنـ وـهـبـ |
| ٤٨٨٩ | - ألا رـجـلـ يـضـيـهـ الـلـيـلـةـ يـرـحـمـهـ اللهـ - أـبـوـ هـرـيـرةـ | ٤٤٠٣ | - ألا إـنـ اللهـ حـرـمـ عـلـيـكـمـ دـمـاءـكـمـ - أـبـنـ عـمـرـ |
| ٦٦٦ | - ألا صـلـواـ فـيـ الرـحـالـ - عـبدـ اللهـ بـنـ عـمـرـ | ٦١٠٨ | - ألا إـنـ اللهـ يـنـهاـكـ أـنـ تـحـلـفـواـ بـآـبـائـكـمـ - أـبـنـ عـمـ |
| ٦٧١٩ | - ألا كـفـرـتـ عـنـ يـمـينـيـ وـأـبـيـتـ الذـيـ - أـبـو مـوسـىـ الأـشـعـرىـ | ٤٨١٨ | - إـلاـ أـنـ تـصـلـواـ مـاـ بـيـنـيـ وـبـيـنـكـمـ - أـبـنـ عـبـاسـ |
| | - ألا كـلـكـمـ رـاعـ وـكـلـكـمـ مـسـؤـلـ عـنـ رـعـيـهـ - | ٢٤٦٤ | - ألا إـنـ الـخـمـرـ قـدـ حـرـمـتـ - أـنسـ بـنـ مـالـكـ |

- اللهم ارحمهما فإني أرحمهما - أسامة بن زيد ٦٠٠٣
- اللهم ارزق آل محمد قوتاً - أبو هريرة ٦٤٦٠
- اللهم ارزقني شهادة في سبilk - عمر بن الخطاب ١٨٩٠
- اللهم أسلمت نفسي إليك - البراء بن عازب ٦٣١٥
- اللهم اصرعه فصرعه الفرس - أنس بن مالك ٣٩١١
- اللهم آعنى عليهم بسبع - مسروق ٤٧٧٤
- اللهم آعنى عليهم بسبع كسبع يوسف - عبد الله بن مسعود ٤٨٢٤
- اللهم آعنى عليهم بسبع كسبع يوسف - مسروق ٤٨٠٩
- اللهم اغفر لعبد أبي عامر - أبو موسى الأشعري ٢٨٨٤
- اللهم اغفر لعبد أبي عامر - أبو موسى الأشعري ٤٣٢٣
- اللهم اغفر لقومي - عبد الله بن مسعود ٣٤٧٧
- اللهم اغفر للأنصار ولأبناء الأنصار - أنس ابن مالك ٤٩٠٦
- اللهم اغفر للمحلقين - أبو هريرة ١٧٢٨
- اللهم اغفر لي وارحمني وألطفني بالرفق - عائشة ٤٤٤٠
- اللهم أكثر ماله وولده وبارك له - أم سليم ٦٣٧٨
- اللهم أكثر ماله وولده وبارك له - أنس بن مالك ٢٨٣٤
- اللهم اكتفي بهم بسبع كسبع يوسف - عبد الله ابن مسعود ٤٦٩٣
- اللهم إن الخير خير الآخرة - أنس بن مالك ٧٢٠١
- اللهم إن العيش عيش الآخرة - أنس بن مالك ٢٨٣٤
- اللهم أنت من أحب الناس إلي - أنس بن مالك ٣٧٨٥
- اللهم أنج عياش بن أبي ربيعة - أبو هريرة ١٠٠٦

- ٧١٣٨ ابن عمر
- ٣٦٩ ألا لا يصح بعد العام مشرك - أبو هريرة ..
- ٤٥٩٧ «إلا المستضعفين» قال كانت أمي من عذر الله - ابن عباس ..
- ٣٨٣٦ ألا من كان حالفًا فلا يخلف إلا بالله - ابن عمر ..
- ٣٤٩٧ «إلا المودة في القربي» قال سعيد: قربى محمد - ابن عباس ..
- ٣٥٦٨ ألا يعجلك أبو فلان - عائشة ..
- ٦٣٦٣ التمس لنا غلامًا من غلمانكم يخدمتي - أنس بن مالك ..
- ٢٨٩٣ التمس لي غلامًا - أنس بن مالك ..
- ٢٠١٩ التمسوا - عائشة ..
- ٦٩٩١ المسوها في السبع الآخر - ابن عمر ..
- ٢٠٢١ التمسوها في العشر الآخر - ابن عباس ..
- ٤٧٣٦ التقى آدم وموسى - أبو هريرة ..
- ٤٢٠٧ التقى النبي ﷺ والمشركون في - سهل ..
- ٥٠٥٢ التقى به فلقيه بعد - عبد الله بن عمرو ..
- ٧١٨٤ ألاك بيته؟ قلت: لا قال: فليحلف - عبد الله ابن مسعود ..
- ٦٥٩٨ الله أعلم بما كانوا عاملين - أبو هريرة ..
- ٦٥٩٧ الله أعلم بما كانوا عاملين - ابن عباس ..
- ٦٣٠٩ الله أفرح بتوبة عبده من أحدكم - أنس بن مالك ..
- ٣٧١ الله أكبر خربت - أنس بن مالك ..
- ٦١٠ الله أكبر الله أكبر - أنس بن مالك ..
- ٦٤٥٢ الله الذي لا إله إلا هو أن كنت - أبو هريرة ..
- ٥٣١١ الله يعلم أن أحدكم لکاذب - سعيد بن جبير ..
- ٣٧٨٨ اللهم اجعل أثباهم منهم - أبو حمزة ..
- ١٨٨٥ اللهم اجعل بالمدية ضعفي ما جعلت بمكمة - أنس بن مالك ..
- ٦٣١٦ اللهم اجعل في قلبي نوراً - ابن عباس ..
- ٣٧٣٥ اللهم أحبهما فإني أحبهما - أسامة بن زيد ..
- ١٧٢٧ اللهم ارحم المحلقين - ابن عمر ..

| | |
|------|---|
| ٧٠٩٤ | - اللهم بارك لنا في شامنا اللهم بارك - ابن عمر |
| ١٠٣٧ | - اللهم بارك لنا في شامنا وفي يمننا - عبد الله ابن عمر |
| ٢١٣٠ | - اللهم بارك لهم في مكيالهم - أنس بن مالك |
| ٦٧١٤ | - اللهم بارك لهم في مكيالهم وصاعهم - أنس ابن مالك |
| ٧٣٣١ | - اللهم بارك لهم في مكيالهم ويبارك - أنس بن مالك |
| ٧٣٩٤ | - اللهم باسمك أموت وأحيا - حذيفة بن اليمان |
| ٦٢٢٥ | - اللهم باسمك أموت وأحيا - أبو ذر |
| ٦٣١٤ | - اللهم باسمك أموت وأحيا - حذيفة |
| ٧٤٤ | - اللهم باعد - أبو هريرة |
| ٥٣١٠ | - اللهم بين فحاءت شبها بالرجل - ابن عباس |
| ٥٣١٦ | - اللهم بين فوضعت شبها بالرجل - ابن عباس |
| ٣٠٣٦ | - اللهم ثبته واجعله هاديا - جرير |
| ١٨٨٩ | - اللهم حبب إلينا المدينة - عاشة |
| ٥٦٧٧ | - اللهم حبب إلينا المدينة كحبنا مكة - عاشة |
| ٦٣٧٢ | - اللهم حبب إلينا المدينة كما حبب - عاشة |
| ١٠٢١ | - اللهم حوالينا ولا علينا - أنس بن مالك |
| ٥٧٤٣ | - اللهم رب الناس أذهب الباس واثفه - عاشة |
| ٥٧٤٢ | - اللهم رب الناس مذهب الناس اشف - عبد العزيز بن سهيب |
| ٧٤٤٢ | - اللهم ربنا لك الحمد أنت قيم السموات والأرض - ابن عباس |
| ٧٣٤٦ | - اللهم ربنا ولد الحمد، في الآخرة - ابن عمر |
| ١٤٩٧ | - اللهم صل على آل فلان - عبد الله بن أبي أوفى |
| ٦٣٥٨ | - اللهم صل على محمد عبدك ورسولك - أبو سعيد الخدرى |

| | |
|------|---|
| ٤٥٦٠ | - اللهم آنج الوليد بن الوليد وسلمة - أبو هريرة |
| ٣٩٠١ | - اللهم إنك تعلم أنه ليس أحد أحب - سعد ابن أبي وقاص |
| ٢٨٣٥ | - اللهم إنه لا خير إلا خير الآخرة - أنس بن مالك |
| ٤٣٣٩ | - اللهم إني أبدأ إليك مما صنع خالد - سالم عن أبيه |
| ٣٧٤٩ | - اللهم إني أحبه فأحبه - البراء بن عازب |
| ٦٣٦٥ | - اللهم إني أعود بك من البخل - سعد بن أبي وقاص |
| ٦٣٧٠ | - اللهم إني أعود بك من البخل وأعوذ بك - سعد بن أبي وقاص |
| ٢٨٢٢ | - اللهم إني أعود بك من الجبن - عمرو بن ميمون |
| ٦٢٧٤ | - اللهم إني أعود بك من الجبن - مصعب عن أبيه |
| ١٤٢ | - اللهم إني أعود بك من الخبث والخباث - أنس بن مالك |
| ٢٨٢٣ | - اللهم إني أعود بك من العجز - أنس بن مالك |
| ٦٣٦٧ | - اللهم إني أعود بك من العجز والكسل - أنس بن مالك |
| ٦٣٧٦ | - اللهم إني أعود بك من فتنة النار - عاشة |
| ٦٣٦٨ | - اللهم إني أعود بك من الكسل والهرم - عاشة |
| ٢٣٩٧ | - اللهم إني أعود بك من المأثم والمغنم - عاشة |
| ٦٣٦٩ | - اللهم إني أعود بك من المهم والحزن - أنس ابن مالك |
| ٢٩١٥ | - اللهم إني أشدهك عهداك - ابن عباس |
| ٨٣٤ | - اللهم إني ظلمت نفسي ظلماً كثيراً - أبو بكر الصديق |
| ٢٩٣٧ | - اللهم اهد دوسا واثب بهم - أبو هريرة |

| | |
|------|--|
| ١١٥٣ | عبد الله بن عمرو |
| ٥٧١٢ | - ألم أنهكم أن تلدوني - ابن عباس وعائشة .. |
| ٤٧٠٠ | - ألم تر إلى الذين بدلوا؟ قال: هم كفار - ابن عباس |
| ٣٣٢٨ | - ألم تر أن قومك لما بناوا الكعبة - عائشة ... |
| ٤٤٨٤ | - ألم تر أن قومك بناوا الكعبة - عائشة |
| ٦٧٧٠ | - ألم تر أن محجزاً نظر آثنا - عائشة |
| ٣٥٥٥ | - ألم تسمعي ما قال المذلجي لزيد وأسامة - عائشة |
| ٤٢٨٠ | - ألم تعلم ما قال سعد؟ - هشام عن أبيه |
| ٣٦١٥ | - ألم يأن للرحيل - البراء بن عازب |
| ٤٤٧٤ | - ألم يقول الله «استجيبوا» - أبو سعيد بن المعلى |
| ٥٠٠٦ | - ألم يقول الله «استجيبوا له ولرسول» - أبو سعيد بن المعلى |
| ٢٢٥٩ | - إلى أقربهما منك بابا - عائشة |
| ٤٧١٤ | - إلى ربهم الوسيلة» قال: كان ناس - عبد الله ابن مسعود |
| ١٩١١ | - إلى رسول الله <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> من نسائه - أنس بن مالك . |
| ٢٤٦٩ | - إلى رسول الله من نسائه شهراً - أنس بن مالك |
| ١٩٥١ | - أليس إذا حاضرت لم تصل - أبو سعيد الخدري |
| ١٨١٠ | - أليس حسبكم سنة رسول الله <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> - ابن عمر . |
| ٦٥٢٣ | - أليس الذي أمناه على الرجالين - أنس بن مالك |
| ٤٧٦٠ | - أليس الذي أمناه على الرجالين في الدنيا - أنس بن مالك |
| ٢٦٥٨ | - أليس شهادة المرأة مثل نصف شهادة الرجل - أبو سعيد الخدري |
| ٦٨٢٣ | - أليس قد صليت معنا؟ قال: نعم - أنس بن مالك |
| ٤٧٠٤ | - أم القرآن هي السبع المثانى - أبو هريرة |
| | - أما إبراهيم فانظروا إلى أصحابكم - ابن |

| | |
|------|---|
| ٦٣٦٠ | - اللهم صل على محمد وأزواجه وذراته - أبو حميد الساعدي |
| ٦٣٥٧ | - اللهم صل على محمد وعلى آل محمد - كعب بن عجرة |
| ٦٣٥٩ | - اللهم صل عليه - عبد الله بن أبي أوفى |
| ٤١٦٦ | - اللهم صل عليهم - عبد الله بن أبي أوفى |
| ٧٥ | - اللهم علمه الكتاب - ابن عباس |
| ١٠١٩ | - اللهم على ظهور الجبال - أنس بن مالك |
| ٣١٨٥ | - اللهم عليك بالنملا من قريش - عبد الله بن مسعود |
| ٢٤٠ | - اللهم عليك بقرىش - عبد الله بن مسعود |
| ٤٠٦٩ | - اللهم العن فلاناً وفلاناً وفلاناً - سالم عن أبيه |
| ٦٣٦١ | - اللهم فأيما مؤمن سبته فاجعل ذلك له قربة - أبو هريرة |
| ١٤٣ | - اللهم فقهه في الدين - ابن عباس |
| ٢٩٦١ | - اللهم لا عيش إلا عيش الآخرة - أنس بن مالك |
| ٣٧٩٧ | - اللهم لا عيش إلا عيش الآخرة - سهل بن سعد |
| ١١٢٠ | - اللهم لك الحمد أنت قيم السموات - والأرض - ابن عباس |
| ٦٣١٧ | - اللهم لك الحمد أنت نور السموات - ابن عباس |
| ٧٤٩٩ | - اللهم لك الحمد أنت نور السموات - والأرض - ابن عباس |
| ٤١٠٦ | - اللهم لولا أنت ما اهتدينا - البراء بن عازب |
| ٢٩٣٣ | - اللهم منزل الكتاب - عبد الله بن أبي أوفى .. |
| ٦٣٩٢ | - اللهم منزل الكتاب سريع الحساب - عبد الله ابن أبي أوفى .. |
| ٢٨٢١ | - اللهم هالة قالت: فترت - عائشة |
| ١٩٧٧ | - ألم أخبر أنك تصوم ولا تفطر - عبد الله بن عمرو |
| | - ألم أخبر أنك تقوم الليل وتصوم النهار - |

| | | | |
|------|---|------|---|
| ١٤١٣ | حاتم | ٢٣٥٥ | عباس |
| ٣٧٩٤ | - إما لا فاصبروا حتى تلقوني - أنس بن مالك | ٣٢٧١ | - أما إن أحدكم إذا أتني أهله - ابن عباس |
| | - أما لو أن أحدهم يقول حين يأتي أهله - ابن | | - أما أنا فأشهد على النبي ﷺ - البراء بن |
| ٥١٦٥ | عباس | ٤٣١٥ | عازب |
| | - أما ما ذكرت أنك بأرض أهل كتاب - أبو | | - أما أنا فأنيض على رأسي ثلاثة - حمیر بن |
| ٥٤٩٦ | ثعلبة الخشنی | ٢٥٤ | مطعم |
| | - أما ما ذكرت من أنك بأرض قوم - أبو ثعلبة | ٢٥٧٣ | - أما إننا لم نزد عليك - الصعب بن جنادة |
| ٥٤٨٨ | الخشنی | ٥٧٣ | - أما إنكم سترون - جرير بن عبد الله |
| | - أما ما ذكرت من أهل الكتاب - أبو ثعلبة | ٢٨٩٨ | - أما إنه من أهل النار - سهل بن سعد |
| ٥٤٧٨ | الخشنی | ٩٢٥ | - أما بعد - أبو حميد الساعدي |
| ٤٣١٦ | - أما النبي ﷺ فلا - البراء بن عازب | ٩٢٢ | - أما بعد - أسماء بنت أبي بكر |
| ٣٣٥١ | - أما هم فقد سمعوا - ابن عباس | ٤٧٥٧ | - أما بعدأشيراً على في أناس أبناها - عائشة . |
| ٤٢٣٥ | - أما والذى نفسي بيده - عمر بن الخطاب | ٣٧٢٩ | - أما بعد أنكحت أبا العاص بن الربيع - |
| | - أما والله إنى لأعلم أنك حجر - زيد بن أسلم | | المسور بن مخرمة |
| ١٦٠٥ | عن أبيه | | - أما بعد أيها الناس إن الناس يكثرون - ابن |
| | - أما يخشى أحدكم إذا رفع رأسه قبل الإمام | ٣٨٠ | عباس |
| ٦٩١ | أن - أبو هريرة | | - أما بعد فإن إخوانكم جاؤونا تائبين - |
| | - أما يكفيك من كل شهر ثلاثة أيام - عبد الله | ٢٥٨٣ | المسور بن مخرمة |
| ١٤٨٠ | ابن عمرو | ٣٥٢٨ | - أما بعد فإن الناس يكثرون - ابن عباس |
| | - أما ممکم حوض كما بين جرباء وأذرح - ابن | ٩٢٤ | - أما بعد فإنه لم يخف على مكانكم - عائشة . |
| ٦٥٧٧ | عمر | ٤٣٣٢ | - أما ترضون أن يذهب الناس بالدنيا - أنس |
| | - أمحه فقال علي : ما أنا بالذى أمحاه - البراء | | ابن مالك |
| ٢٦٩٨ | ابن عازب | | - أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من |
| | - أمر الله نبيه ﷺ أن يأخذ العفو - عبد الله بن | ٣٧٠٦ | موسى؟ - إبراهيم بن سعد عن أبيه |
| ٤٦٤٤ | الزبير | ٦٧٣٨ | - أما الذي قال رسول الله ﷺ - ابن عباس |
| | - أمر بلال أن يشفع الأذان وأن يوتر الإقامة - | ٢١٣٥ | - أما الذي نهى عنه النبي ﷺ - ابن عباس |
| ٦٠٥ | أنس بن مالك | | - أما الذي يُلْعَن رأسه بالحجر - سمرة بن |
| | - أمر رسول الله ﷺ أبا بكر أن يصلى بالناس | ١١٤٣ | جندب |
| ٦٨٣ | في مرضه - عائشة | ٣٦٦١ | - أما صاحبكم فقد غامر - أبو الدرداء |
| ٤٢٥٠ | - أمر رسول الله ﷺ أسامي - ابن عمر | ٤٦٤٠ | - أما صاحبكم هذا فقد غامر - أبو الدرداء |
| ١٤٦٨ | - أمر رسول الله ﷺ بالصدقه - أبو هريرة | ٤٩٨٥ | - أما الطيب الذي يك فاغسله - يعلى بن أمية . |
| ٤٢٦١ | - أمر رسول الله ﷺ في غزوة مؤتة - ابن عمر .. | | - أما علمت أن آل محمد لا يأكلون الصدقه - |
| | - أمر الناس أن يكون آخر عهدهم بالبيت - | ١٤٨٥ | أبو هريرة |
| ١٧٥٥ | ابن عباس | | - أما قطع السبيل فإنه لا يأتي عليك - عدي بن |

| | |
|---|--|
| <p>- أمرنا أن نسجد على سبعة أعظم - عبد الله بن عباس ٨٠٩</p> <p>- أمر النبي ﷺ أن يسجد على سبعة أعظم ولا يكف ثوبه - عبد الله بن عباس ٨١٥</p> <p>- أمر النبي ﷺ بالعتaque في كسوف الشمس - أسماء بنت أبي بكر ٢٥١٩</p> <p>- أمر النبي ببناء المسجد - أنس بن مالك ٢٧٧١</p> <p>- أمر النبي ﷺ بزكاة الفطر - عبد الله بن مسعود ١٥٠٧</p> <p>- أمر النبي ﷺ بقتل الأبراء - عائشة ٣٣٠٩</p> <p>- أمر النبي ﷺ برجلا - سلمة بن الأكوع ٢٠٠٧</p> <p>- أمر النبي ﷺ علينا - جابر بن عبد الله ١٥٥٧</p> <p>- أمرت أن أسجد على سبعة لا أكفر شرعاً - عبد الله بن عباس ٨١٦</p> <p>- أمرت أن أسجد على سبعة أعظم - عبد الله ابن عباس ٨١٢</p> <p>- أمرت أن أقاتل الناس - أبو هريرة ١٣٩٩</p> <p>- أمرت أن أقاتل الناس حتى يشهدوا - عبد الله بن عمر ٤٥</p> <p>- أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا - أبو هريرة ٧٢٨٤</p> <p>- أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله - أنس بن مالك ٣٩٢</p> <p>- أمرت بقرية تأكل القرى - أبو هريرة ١٨٧١</p> <p>- أمركم بأربع وأنهاكم عن أربع - عبد الله بن عباس ٥٢٣</p> <p>- أمركم بأربعة وأنهاكم عن أربعة - ابن عباس ١٣٩٨</p> <p>- أمركم بأربعة وأنهاكم عن أربعة - عبد الله بن عطية ٣٥١٠</p> <p>- أمرنا أن نخرج العوائق وذوات المخدر - أم عطية ٩٧٤</p> <p>- أمرنا أن نخرج العيوض والعوائق - أم عطية ٩٨١</p> | <p>- أمر النبي ﷺ أن يسجد على سبعة أعضاء - عبد الله بن عباس ٨٠٩</p> <p>- أمر النبي ﷺ أن يسجد على سبعة أعظم ولا يكف ثوبه - عبد الله بن عباس ٨١٥</p> <p>- أمر النبي ﷺ بالعتaque في كسوف الشمس - أسماء بنت أبي بكر ٢٥١٩</p> <p>- أمر النبي ببناء المسجد - أنس بن مالك ٢٧٧١</p> <p>- أمر النبي ﷺ بزكاة الفطر - عبد الله بن مسعود ١٥٠٧</p> <p>- أمر النبي ﷺ بقتل الأبراء - عائشة ٣٣٠٩</p> <p>- أمر النبي ﷺ برجلا - سلمة بن الأكوع ٢٠٠٧</p> <p>- أمر النبي ﷺ علينا - جابر بن عبد الله ١٥٥٧</p> <p>- أمرت أن أسجد على سبعة لا أكفر شرعاً - عبد الله بن عباس ٨١٦</p> <p>- أمرت أن أسجد على سبعة أعظم - عبد الله ابن عباس ٨١٢</p> <p>- أمرت أن أقاتل الناس - أبو هريرة ١٣٩٩</p> <p>- أمرت أن أقاتل الناس حتى يشهدوا - عبد الله بن عمر ٤٥</p> <p>- أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا - أبو هريرة ٧٢٨٤</p> <p>- أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله - أنس بن مالك ٣٩٢</p> <p>- أمرت بقرية تأكل القرى - أبو هريرة ١٨٧١</p> <p>- أمركم بأربع وأنهاكم عن أربع - عبد الله بن عباس ٥٢٣</p> <p>- أمركم بأربعة وأنهاكم عن أربعة - ابن عباس ١٣٩٨</p> <p>- أمركم بأربعة وأنهاكم عن أربعة - عبد الله بن عطية ٣٥١٠</p> <p>- أمرنا أن نخرج العوائق وذوات المخدر - أم عطية ٩٧٤</p> <p>- أمرنا أن نخرج العيوض والعوائق - أم عطية ٩٨١</p> |
|---|--|

| | | |
|---|------|---|
| - أن أبي بكر كان يصلى لهم في وجوه النبي الذى توفي فيه - أنس بن مالك ٦٨٠ | ٥٧٩٩ | - أمعك ما ؟ فقلت : نعم - المغيرة بن شعبة .. |
| - أن أبي بكر كتب له فريضة الصدقة التي فرض رسول الله - أنس بن مالك ٢٤٨٧ | ٧٤١٧ | - أمعك من القرآن شيء ؟ قال : نعم - سهل بن سعد .. |
| - أن أبي بكر لم يكن يبحث في يمين فقط - عائشة ٦٦٢١ | ٥٩٧١ | - أمك قال : ثم من ؟ قال : أمك - أبو هريرة .. |
| - أن أبي بكر لما استخلفه به إلى البحرين - أنس بن مالك ٣١٠٦ | ١٨٢٤ | - أنكم أحد أمراء أن يحمل عليها - أبو قتادة .. |
| - أن أبي بكر لما استخلفه كتب له - أنس بن مالك ٥٨٧٨ | ٣٧٤ | - أميطي عنى فإنه لا تزال تصاويره - أنس بن مالك .. |
| - أن أبي حذيفة بن عتبة بن ربيعة بنى سالمًا - عائشة ٥٠٨٨ | ٥٩٥٩ | - أمين فمن وافق قوله قوله الملائكة - أبو هريرة .. |
| - أن أبي حذيفة بنى سالمًا - عائشة ابن الشريد ٦٩٨١ | ٤٤٧٥ | - أن أبيأسيد الساعدي دعا النبي ﷺ - سهل ابن سعد .. |
| - إن أبي سعيد قدم من سفر قدم إليه أهله لحمًا ابن خباب ٣٩٩٧ | ٥١٨٣ | - أن أبيأسيد صاحب النبي ﷺ أعرس - سهل ابن سعد .. |
| - أن أبي سفيان بن حرب أخبره أن هرقل - ابن عباس ٧ | ٦٦٨٥ | - أن أبيأبوب الخبر أنه صلى - عبد الله بن يزيد .. |
| - أن أبي طالب لما حضرته الوفاة دخل عليه - سعید بن المسبیب عن أبيه ٣٨٨٤ | ٤٤١٤ | - أن أبي بكر أقبل على فرس من مسكنه - عائشة .. |
| - أن أبي طلحة قال : غشينا النعاس - أنس بن مالك ٤٥٦٢ | ٤٤٥٢ | - أن أبي بكر بعثه في الحجّة - أبو هريرة .. |
| - أن أبي طلحة وأنس بن النضر كوياه - أنس بن مالك ٥٧١٩ | ٣٦٢٢ | - أن أبي بكر بعثه في الحجّة التي أمره - أبو هريرة .. |
| - أن أبي موسى استأذن على عمر بن الخطاب عبيد بن عمير ٢٠٦٢ | ٤٦٥٧ | - أن أبي بكر تزوج امرأة من كلب - عائشة .. |
| - إن أباكم كان يعود بها - ابن عباس ٣٣٧١ | ٣٩٢١ | - أن أبي بكر تضفت رهطاً - عبد الرحمن بن أبي بكر .. |
| - أن أبا بن سعيد أقبل - سعيد بن العاص ٤٢٣٩ | ٦١٤٠ | - أن أبي بكر خرج وعمر يكلم الناس - ابن عباس .. |
| - أن أباه استشهد يوم أحد - جابر بن عبد الله .. عبد الله ٤٠٥٣ | ٤٤٤٤ | - أن أبي بكر دخل عليها - عائشة .. |
| - أن أباه استشهد يوم أحد وترك - جابر بن عبد الله ٢٢٩٦ | ٣٥٢٩ | - أن أبي بكر دخل عليها والنبي ﷺ عندها - عائشة .. |
| - أن أباه توفي وترك - جابر بن عبد الله ٢٥٨٠ | ٣٩٣١ | - أن أبي بكر الصديق بعثه في الحجّة - أبو هريرة .. |
| - عباس وعائشة ٥٧٠٩ | ٤٣٦٣ | - أن أبي بكر قبل النبي ﷺ - عائشة وابن عباس .. |
| | ٤٤٥٥ | - أن أبي بكر قبل النبي ﷺ وهو ميت - ابن عباس .. |

| | | |
|------|--|--|
| ٥٢٥٤ | - عائشة | ٦١٩٠ - أن أباه جاء إلى النبي ﷺ - المسبب |
| | - أن ابنة لرسول الله ﷺ أرسلت إليه - أسامة ابن زيد | ٢٣٩٥ - أن أباه قتل يوم أحد شهيداً - جابر بن عبد الله - أن أباه كتب إلى عمر بن عبد الله بن الأرقم |
| ٦٦٥٥ | - أن ابنة للنبي ﷺ أرسلت إليه - أسامة بن زيد | ٣٩٩١ - عبدالله بن عتبة |
| ٥٦٥٥ | - أن ابنة النصر لطم جارية - أنس بن مالك | - أن أباها زوجها وهي ثيب - خنساء بنت خدام |
| ٦٨٩٤ | - إن أباها النصر لطم جارية - أنس بن مالك | ٤٦١٤ - أن أباها كان لا يحيث في يمين - عائشة |
| ٢٧٠٤ | - إن أباها هذا سيد - الحسن بن علي | - أن إبراهيم حرم مكة ودعا لها - عبد الله بن زيد |
| ٢٠ | - إن أباها هنأكم وأعلمكم - عائشة | ٢١٢٩ - إن إبراهيم عليه الصلاة والسلام يرى أباه - |
| ٤٤٤٨ | - أن أباها صلاتكم - أنس بن مالك | ٤٧٦٨ - أبو هريرة |
| | - إن أحدهم إذا حلّى ينادي ربه - أنس بن مالك | ٢٤٥٧ - إن بعض الرجال إلى الله الألذ - عائشة |
| ٥٣١ | - إن أحدهم إذا قام في صلاته فإنه ينادي ربه - أنس بن مالك | - أن ابن عباس استأذن على عائشة - القاسم ابن محمد |
| ٤٠٥ | - إن أحدهم إذا قام يصلّي جاء الشيطان - أبو هريرة | ٤٧٥٤ - أن ابن عباس تلا «إلا المستضعفين» - ابن أبي مليكة |
| ١٢٣٢ | - إن أحدهم إذا كان في الصلاة فإن الله - ابن عمر | ٤٥٨٨ - أن ابن عباس قال في الحرام يكفر - سعيد ابن حبیر |
| ٦١١١ | - إن أحدهم إذا مات عرض عليه مقعده - ابن عمر | ٤٩١١ - أن ابن عباس قرأ «ألا إنهم شتوني» - محمد ابن عباد بن جعفر |
| ١٣٧٩ | - إن أحدهم في صلاة ما دامت الصلاة - أبو هريرة | ٤٦٨٢ - أن ابن عباس وعبد الرحمن والمصوّر أرسلوا - كريب |
| ٣٢٢٩ | - إن أحدهم يجمع خلقه في بطنه أمه - عبد الله ابن مسعود | ٤٣٧٠ - أن ابن عمر أراد الحجج - نافع |
| | - إن أحدهم يجمع في بطنه أمه أربعين يوماً - عبد الله بن مسعود | ١٦٤٠ - أن ابن عمر دخل ابنه عبد الله - نافع |
| ٣٢٣٢ | - إن أحدهم أحسن الحديث كتاب الله - عبد الله بن مسعود | ١٦٣٩ - أن ابن عمر ذكر له أن سعيد بن زيد - نافع ... |
| ٦٠٩٨ | - إن أحق ما أخذتم عليه أجرًا كتاب الله - ابن عباس | ٣٩٩٠ - أن ابن عمر كان إذا سفل عن نكاح الضرانية - نافع |
| ٥٧٣٧ | - أن أحالكم لا يقول الرفت - أبو هريرة | ٥٢٨٥ - أن ابن عمر كان إذا سلم على ابن جعفر - |
| ١١٥٥ | - إن أحالكم لا يقول الرفت - أبو هريرة | ٣٧٠٩ - الشعبي |
| ٧٠١٦ | - إن أحالكم رجل صالح - ابن عمر | ١٧١١ - أن ابن عمر كان يبعث بهديه - نافع |
| ٥٢٧٤ | - أن أخت عبد الله بن أبي أوفى بهذا - عكرمة | ١٧٦٧ - أن ابن عمر كان يبيت بذي طوى - نافع |
| ٢٨٠٦ | - إن أخته كسرت ثياب امرأة - أنس بن مالك | ٤٠١٦ - أن ابن عمر كان يقتل العيات كلها - نافع ... |
| | - إن آخر أهل الجنة دخولاً الجنة - عبد الله بن مسعود | ٢٢٤٣ - أن ابن عمر كان يكري مزارعه - نافع |
| ٧٥١١ | | - أن ابنة الجون لما دخلت على رسول الله ﷺ |

| | | |
|--|------|---|
| - أن أعرابياً بال في المسجد فقاموا إليه - أنس | ٦٠٢٥ | - إن الأذان يوم الجمعة كان أوله حين - |
| ابن مالك | | السابق بن يزيد |
| - أن أعرابياً بايع رسول الله ﷺ - جابر بن عبد | ٧٢٠٩ | - إن أذنت لي أعطيت هؤلاء - سهل بن سعد .. |
| الله | | - أن أزواجه النبي ﷺ حين توفي - عائشة .. |
| - أن أعرابياً بايع رسول الله ﷺ فأصاب - | ٧٣٢٢ | - أن أزواجه النبي ﷺ كن بخراجن بالليل - |
| جابر بن عبد الله | | عائشة |
| - أن أعرابياً جاء إلى رسول الله ﷺ - طلحة بن | ٦٩٥٦ | - أن أسامة بن زيد كان ردد النبي ﷺ - ابن |
| عبيد الله | | عباس |
| - أن أعرابياً جاء إلى رسول الله ﷺ ثائر الرأس | ١٨٩١ | - أن أسامة كان رديف النبي ﷺ - ابن عباس .. |
| طلحة بن عبيد الله | | - أن أسامة كلام النبي ﷺ في امرأة - عائشة .. |
| - أن أعرابياً سأله رسول الله ﷺ عن الهجرة - | ١٤٥٢ | - أن اسماء كانت إذا أتيت بالمرأة - فاطمة |
| أبو سعيد الخدري | | بنت المنذر |
| - أن أعرابياً سأله النبي ﷺ عن اللقطة - زيد بن | ٢٤٣٨ | - أن أسود - رجلاً أو امرأة - كان يقم |
| خالد | | المسجد - أبو هريرة |
| - أن أعرابياً قال: يا رسول الله أخبرني - أبو | ٦١٦٥ | - إن أشيب الناس دلاؤ وسمطاً وهدياً - حذيفة .. |
| سعيد الخدري | | - إن أشد الناس عذاباً عند الله - عبد الله بن |
| - إن أعظم المسلمين جرمًا من سأله عن شيء | ٧٢٨٩ | مسعود |
| - سعد بن أبي وقاص | | - إن الأشعرين إذا أرملوا في الغزو - أبو |
| - إن أفضلكم من تعلم القرآن وعلمه - عثمان | ٥٠٢٨ | موسى الأشعري |
| ابن عفان | | - أن أصحاب رسول الله ﷺ قالوا - عروة بن |
| - إن أفلح أخا أبي القعيس استاذن - عائشة ... | ٦١٥٦ | الزبير |
| - أن أفلح أخا أبي القعيس جاء يستاذن - | ٥١٠٣ | - أن أصحاب الصفة كانوا - عبد الرحمن بن |
| عائشة | | أبي بكر |
| - أن الأقرع بن حابس قال للنبي ﷺ - أبو بكرة | ٣٥١٦ | - أن أصحاب الصفة كانوا أناشأ فقراء - عبد |
| - إن أقواماً بالمدينة خلفنا - أنس بن مالك | ٢٨٣٩ | الرحمن بن أبي بكر |
| - إن أكثر ما أخاف عليكم ما يخرج - أبو سعيد | ٦٤٢٧ | - أن أصحاب النبي ﷺ قالوا: - عروة بن |
| الخدري | | الزبير |
| - إن آلي بي ليسوا بأوليائي - عمرو بن العاص | ٥٩٩٠ | - إن أصحاب هذه الصور يعذبون يوم القيمة |
| - إن الله أمرني أن أفترك القرآن - أنس بن | ٤٩٦١ | - ابن عمر |
| مالك | | - أن أعرابياً أتى إلى النبي ﷺ فقال - أبو |
| - أن الله أمرني أن أقرأ عليك القرآن - أنس بن | ٤٩٦٠ | هريرة |
| مالك | | - أن أعرابياً أتى رسول الله ﷺ - أبو هريرة ... |
| - إن الله بعث محمداً ﷺ وقال - عبد الله بن | ٤٨٢٤ | - أن أعرابياً بال في المسجد فثار إليه - أبو |
| مسعود | | هريرة |

| | |
|------|--|
| ٦٦١٢ | هربيرة |
| ٦٢٤٣ | - إن الله كتب على ابن آدم حظه من الزنا - ابن عباس |
| ٧٥٥٤ | - إن الله كتب كتاباً قبل أن يخلق الخلق - أبو هريرة |
| ١٤٧٧ | - إن الله كره لكم ثلاثة - كاتب المغيرة |
| | - إن الله لا يخفى عليكم إن الله ليس بأعور - |
| ٧٤٠٧ | عبد الله بن مسعود |
| | - إن الله لا يقبض العلم انتزاعاً - عبد الله بن عمرو |
| ١٠٠ | - إن الله لا ينزع العلم بعد أن أعطاكموه - عبد الله بن عمر |
| ٧٣٠٧ | - إن الله لغبني عن تعذيب هذا لنفسه - أنس بن مالك |
| ٦٧٠١ | - إن الله لما قضى الخلق كتب عنده - أبو هربيرة |
| ٧٤٢٢ | - إن الله ليس بأعور - عبد الله بن مسعود |
| ٣٤٣٩ | - أن الله لم يملئ للظالم - أبو موسى الأشعري .. |
| ٤٦٨٦ | - إن له مرضعاً في الجنة - البراء بن عازب .. |
| ٣٢٥٥ | - إن الله هو السلام فإذا جلس أحدكم - عبد الله بن مسعود |
| ٦٢٣٠ | - إن الله هو السلام فإذا صلى أحدكم فليقل التحيات لله - عبد الله بن مسعود |
| ٨٣١ | - إن الله هو السلام - فإذا قعد أحدكم - عبد الله بن مسعود |
| ٦٣٢٨ | - إن الله ورسوله حرم بيع المحرم - جابر بن عبد الله |
| ٢٢٣٦ | - إن الله ورسوله ينهيأنكم - أنس بن مالك |
| ٤١٩٩ | - إن الله ورسوله ينهيأنكم عن لحوم المحرم - أنس بن مالك |
| ٥٥٢٨ | - إن الله وَكَلَ في الرحم ملائكة - أنس بن مالك .. |
| ٣٢٢٣ | - إن الله يجمع يوم القيمة - أبو هربيرة |
| ٣٣٦١ | - إن الله يحب العطاس - أبو هربيرة |
| ٦٢٢٣ | - إن الله يحب العطاس ويكره الشأوب - أبو هربيرة |
| ٦٢٢٦ | هربيرة |

| | | |
|------|-------|---|
| ٧٤٨٥ | | - إن الله تبارك وتعالى إذا أحب عبداً - أبو هريرة |
| ٦٥٤٩ | | - إن الله تبارك وتعالى يقول لا لأهل الجنة - أبو سعيد الخدري |
| ٦٦٦٤ | | - إن الله تجاوز لأنمي عما وسوسـتـ به - أبو هريرة |
| ٥٢٦٩ | | - إن الله تجاوز عن أمتي ما حدثـتـ به - أبو هريرة |
| ٢٥٢٨ | | - إن الله تجاوز لي عن أمتي ما وسـسـتـ - أبو هريرة |
| ٢٤٣٤ | | - إن الله حبس عن مكة الفيل وسلطـ عـلـيـهاـ - أبو هريرة |
| ١١٢ | | - إن الله حبس عن مكة القتل - أبو هريرة |
| ٢٤٠٨ | | - إن الله حرم عليكم عقوـفـ الأمـهـاتـ - المغيرة ابن شعبة |
| ٢٠٩٠ | | - إن الله حرم مكة - ابن عباس |
| ١٨٣٣ | | - إن الله حرم مكة فلم تحل لأخذ قبلي - ابن عباس |
| ٥٩٨٧ | | - إن الله خلق الخلق حتى إذا فرغ من خلقـهـ - أبو هريرة |
| ٦٤٦٩ | | - إن الله خلق الرحمة يوم خلقـهاـ مائة - أبو هريرة |
| ٤٦٦ | | - أن الله خير عبدـاـ بين الدينـاـ وبينـ ماـ عـنـهـ فاختـارـ ماـ عـنـهـ - أبو سعيد |
| ٣١٨ | | - إن الله عز وجل وكل بالرحـمـ ملـكـاـ - أنس بن مالـكـ |
| ٥٦٥٣ | | - إن الله قال: إذا ابتليت عبدـيـ - أنس بن مالـكـ |
| ٦٥٠٢ | | - أن الله قال: من عادـيـ ليـ ولـيـاـ فقدـ - أبو هريرة |
| ٧٤٧١ | | - إن الله قبض أرواحـكمـ حينـ شـاءـ - أبو قـتـادةـ .. |
| ١٢١٣ | | - إن الله قبل أحدـكمـ - أينـ عـمرـ |
| ٤٩٠٠ | | - أن الله قد صدقـكـ يا زـيدـ - زـيدـ بنـ أـرـقـمـ |
| | | - إن الله كتب علىـ اـبـوـ آـدـمـ حـظـهـ مـمـاـ نـالـهـ - أـبـوـ |

| | | | |
|------|---|------|---|
| ٣٩٢٩ | - خارجة بن زيد بن ثابت - أن أم العلاء بايعت رسول الله ﷺ - خارجة | ٦٤٤١ | - إن الله يدلي المؤمن فيضع عليه كفه - عبد الله بن عمر .. |
| ٧٠٠٣ | ابن زيد بن ثابت - | ٥٣٠٧ | - إن الله يعلم أن أحدكم كاذب - ابن عباس .. |
| ٧٦٣ | - إن أم الفضل سمعت - عبد الله بن عباس - | ٥٢٢٣ | - إن الله يغار - أبو هريرة - |
| ٥٦٥٨ | - إن الإمام ليؤتمن به - عائشة - | ٧٢٧١ | - إن الله يغريك بالإسلام وبمحمد ﷺ - أبو بربزة - |
| ٦٤٩٧ | - أن الأمانة نزلت في جذر قلوب الرجال - حذيفة - | ٧٤١٢ | - إن الله يقبض يوم القيمة الأرض وتكون - ابن عمر .. |
| ١٣٦ | - إن أمتي يدعون يوم القيمة غرّاً محجلين - أبو هريرة - | ٧٥١٨ | - إن الله يقول لأهل الجنة يا أهل الجنة - أبو سعيد الخدري .. |
| ٥٦٩٦ | - إن أمثل ما تداویتم به الحجامة - أنس بن مالك - | ٣٣٣٤ | - إن الله يقول لأهون أهل النار عذاباً - أنس بن مالك .. |
| ٥١٤١ | - أن امرأة أتت النبي ﷺ - سهل بن سعد - | ٢٨٠٩ | - أن أم الربيع أتت النبي ﷺ - أنس بن مالك .. |
| ٥٢٠٥ | - أن امرأة الأنصار زوجت ابنتها - عائشة - | ٦٥٦٧ | - أن أم حارثة أتت رسول الله ﷺ - أنس بن مالك .. |
| ٥٣٣٨ | - أن امرأة توفيق زوجها - أم سلمة - | ٣٢٧ | - أن أم حبيبة استحيضت سبع سنين - عائشة .. |
| ٥٧٠٦ | - أن امرأة توفيق زوجها فاشتكى - أم سلمة ... - | ٥٣٧٢ | - أن أم حبيبة زوج النبي ﷺ قالت - زينب بنت أبي سلمة .. |
| ٥٢٧٣ | - أن امرأة ثابت بن قيس أتت - ابن عباس - | ٥١٢٣ | - أن أم حبيبة قالت لرسول الله ﷺ - زينب ابنة أبي سلمة .. |
| ٥٩٣٥ | - أن امرأة جاءت إلى رسول الله ﷺ - أسماء .. - | ٤٢٧ | - أن أم حبيبة وأم سلمة ذكرتا كنيسة - عائشة .. |
| ٥٠٣٠ | - أن امرأة جاءت إلى رسول الله ﷺ - سهل بن سعد - | ٥٣٨٩ | - أن أم حميد بنت الحارث أهدت إلى النبي ﷺ - ابن عباس .. |
| ١٢٧٧ | - أن امرأة جاءت النبي ﷺ - ابن عباس ... - | ٥٨٩٨ | - أن أم سلمة أرته شعر النبي ﷺ - ابن موهب .. |
| ٥٥٠٤ | - أن امرأة ذبحت شاة بحجر - كعب بن مالك . - | ٤٣٤ | - أن أم سلمة ذكرت لرسول الله ﷺ كنيسة رأتها بأرض الحبشة - عائشة .. |
| ٥٢٦٠ | - أن امرأة رفاعة القرطي جاءت - عائشة - | ٥٤٤٠ | - أن أم سليم عمدت إلى مد من شعير - أنس ابن مالك .. |
| ٧٣٥٧ | - إن امرأة سألت النبي ﷺ - عائشة - | ٣٣٢٨ | - أن أم سليم قالت : يا رسول الله - أم سلمة .. |
| ٤٣٠٤ | - أن امرأة سرقت في عهد رسول الله ﷺ - عروة بن الزبير - | ٦٢٨١ | - أن أم سليم كانت تبسط للنبي ﷺ نطعا - أنس بن مالك .. |
| ٥١٢١ | - أن امرأة عرضت نفسها - سهل بن سعد - | ٧٣٥٨ | - أن أم حميد بنت الحارث بن حزن أهدت - ابن عباس .. |
| ٣٢١ | - أن امرأة قالت - معاذة - | | - أن أم العلاء أخبرته أن عثمان بن مظعون - |
| ٤٤٩ | - أن امرأة قالت يا رسول الله ألا أجعل لك شيئاً تتعذر عليه - جابر بن عبد الله - | | |

| | |
|------|--|
| ٣٨٠٤ | سعید الدخیری - إن الأنصار اجتمعوا في سقیفة بنی ساعدة - |
| ٢٤٦٢ | عمر بن الخطاب - إن أهل الإسلام لا يسبّون - عبد الله بن |
| ٦٧٥٣ | مسعود - إن أهل الجنة ليتراءون الغرف - سهل بن |
| ٦٥٥٥ | سعد - إن أهل الجنة يتراءون أهل الغرف - أبو |
| ٣٢٥٦ | سعید الدخیری - أن أهل قباء اقتلوا حتى ترموا بالحجارة - |
| ٢٦٩٣ | سهل بن سعد - أن أهل قرية نزلوا على حكم سعد - أبو |
| ٦٢٦٢ | سعید الدخیری - أن أهل المدينة سألوا ابن عباس - عكرمة ... |
| ١٧٥٨ | أن أهل المدينة فزعوا - أنس بن مالك |
| ٢٨٦٧ | - أن أهل مكة سألوا - أنس بن مالك |
| ٣٦٣٧ | - أن أهل مكة سألوا رسول الله ﷺ - أنس بن |
| ٣٨٦٨ | مالك - أن إهلال رسول الله ﷺ من ذي الحليفة - |
| ١٥١٥ | جاپیر بن عبد الله - إن أهون أهل النار عذاباً يوم القيمة - |
| ٦٥٦١ | النعمان بن بشير - إن أول جمعة جمعت - عبد الله بن عباس ... |
| ٨٩٢ | - إن أول شيء بدأ به حین قدم - عائشة |
| ١٦١٤ | - إن أول فسامة كانت في الجاهلية - ابن |
| ٣٨٤٥ | عباس - إن أول ما نبدأ به في يومنا هذا - البراء بن |
| ٥٥٤٥ | عاذب - إن أول ما نبدأ به يومنا هذا أن نصلّي - البراء |
| ٩٥١ | ابن عاذب - إن أول ما نبدأ في يومنا هذا أن نصلّي ثم |
| ٩٦٥ | نرجع فنتحر - البراء بن عاذب |
| ٤٢٧ | - إن أولئك إذا كان فيهم الرجل الصالح فمات - عائشة |

| | |
|------|--|
| ٥٢١٩ | أسماء - أن امرأة كانت تقم المسجد - أبو هريرة |
| ٤٦٠ | - أن امرأة ماتت في بطن فصلى عليها النبي ﷺ - سمرة بن جندب |
| ٣٣٢ | - أن امرأة من أسلم يقال لها سبيعة - أم سلمة . |
| ٥٣١٨ | - أن امرأة من الأنصار - عائشة |
| ٣١٥ | - أن امرأة من الأنصار أتت - أنس بن مالك .. |
| ٦٦٤٥ | - أن امرأة من الأنصار أتت رسول الله ﷺ - جبیر بن مطعم |
| ٧٣٦٠ | - أن امرأة من الأنصار قالت - جابر بن عبد الله |
| ٢٠٩٥ | - أن امرأة من بنى مخزوم سرقت - عائشة |
| ٣٧٣٣ | - أن امرأة من جهة جاءت - ابن عباس |
| ١٨٥٢ | - أن امرأة من خشم استفت - ابن عباس |
| ٤٣٩٩ | - أن امرأة من ولد حضرت خوفت - القاسم بن محمد |
| ٦٩٦٩ | - أن امرأة وجدت في بعض مغازي - عبد الله ابن مسعود |
| ٣٠١٤ | - أن امرأتين رمت إحداهما الأخرى بحجر - أبو هريرة |
| ٥٧٥٩ | - أن امرأتين كانتا تخزان في بيت - ابن أبي مليكة |
| ٤٥٥٢ | - أن امرأتين من هذيل رمت إحداهما - أبو هريرة |
| ٦٩٠٤ | - أن أنساً أروى ليلة القدر في السبع الأواخر - ابن عمر |
| ٦٩٩١ | - أن أنساً طافوا بالبيت بعد صلاة الصبح - عائشة |
| ١٧٢٨ | - أن أنساً في زمان النبي ﷺ قالوا : - أبو سعيد الدخيري |
| ٤٥٨١ | - إن أنساً كانوا يؤخذون باللوحي - عمر بن الخطاب |
| ٢٦٤١ | - أن أنساً من اليهود قالوا - طارق بن شهاب .. |
| ٤٤٠٧ | - أن أنساً نزلوا على حكم سعد بن معاذ - أبو |

| | | |
|---|------|--|
| - إن بنى هشام بن المغيرة استأذنوا - المسور ابن مخرمة ٥٢٣٠ | ١٨٧٦ | - إن الإيمان ليأرز إلى المدينة - أبو هريرة إن بالمدينة أقواماً ماسرتهم مسيراً - أنس بن مالك ٤٤٢٣ |
| - إن بين يدي الساعة أياماً يُرفع فيها العلم - ابن مسعود وأبو موسى ٧٠٦٤ | ٤٤٢٣ | - أن بايعتم على السمع والطاعة في منشطنا - عبدة بن الصامت ٧٠٥٦ |
| - إن بين يدي الساعة لأياماً ينزل فيها الجهل - عبد الله بن مسعود وأبو موسى ٧٠٦٢ | ٧٠٥٦ | - أن ببريرة جاءت تستعين - عمرة بنت عبد الرحمن ٢٥٦٤ |
| - أن التاذين الثاني - السائب بن يزيد ٩١٥ | ٢٥٦٤ | - أن ببريرة جاءت تستعينها - عائشة أن ببريرة جاءت عائشة - عائشة ٢٥٦١ |
| - إن تبدوا ما في أنفسكم؟ قال: نسختها - ابن عمر ٤٥٤٦ | ٢٥٦١ | - إن ببريرة دخلت عليها تستعينها - عائشة أن بعض أزواج النبي ﷺ قلن - عائشة ١٤٤٠ |
| - أن تجعل الله نداً وهو خلقك - عبد الله بن مسعود ٤٤٧٧ | ١٤٤٠ | - أن بعض أمهات المؤمنين اعتنكت وهي مستحاضنة - عائشة ٣١١ |
| - أن تدعوا لله نداً وهو خلقك - عبدالله بن مسعود ٦٨٦١ | ٣١١ | - أن بعض بنى عبد الله قال له: لو أقمت بهذا نافع ١٨٠٨ |
| - أن تزوج - عقبة بن الحارث ٨٨ | ١٨٠٨ | - أن بلا لآ قال لأبي بكر - قيس بن أبي حازم . |
| - أن تصدق وأنت صحيح حريص - أبو هريرة ٢٧٤٨ | ٣٧٥٥ | - أن بلا لآ كان يؤذن بليل - عائشة ١٩١٨ |
| - أن تصدق وأنت صحيح شحيح - أبو هريرة . ١٤١٩ | ١٩١٨ | - إن بلا لآ يؤذن بليل - عائشة ٦٢٣ |
| - إن تععنوا في إمارته - ابن عمر ٤٢٥٠ | ٦٢٣ | - إن بلا لآ يؤذن بليل - عبد الله بن عمر ٢٦٥٦ |
| - أن تععنوا في إمارته فقد كتم تععنون - ابن عمر ٣٧٣٠ | ٢٦٥٦ | - إن بلا لآ يؤذن بليل فكلوا - عائشة ٦٢٢ |
| - أن تلبيتة رسول الله ﷺ ليك اللهم - ابن عمر ١٥٤٩ | ٦٢٢ | - إن بلا لآ يؤذن بليل فكلوا واشربوا - عبد الله ابن عمر ٦١٧ |
| - إن التلبية تجم فؤاد المريض - عائشة ٥٦٨٩ | ٦١٧ | - إن بلا لآ ينادي بليل - عبد الله بن عمر ٦٢٠ |
| - إن ثلاثة فيبني إسرائيل أبرص وأفرع - أبو هريرة ٣٤٦٤ | ٦٢٠ | - إن بلا لآ ينادي بليل فكلوا - ابن عمر ٧٢٤٨ |
| - إن ثلاثة فيبني إسرائيل أراد الله - أبو هريرة ٦٦٥٣ | ٧٢٤٨ | - إن بنى إسرائيل كان إذا أصاب ثوب أحدهم قرضاه - أبو موسى ٢٢٦ |
| - أن جارية لکعب بن مالک ترعنی غنمًا - عبد الله بن مسعود ٥٥٠٢ | ٢٢٦ | - إن بنى إسرائيل كان إذا سرق فيهم الشريف - عائشة ٣٧٣٣ |
| - أن جارية لکعب بن مالک كانت ترعنی - سعد بن معاذ ٥٥٠٥ | ٣٧٣٣ | - أن بنى سلمة أرادوا أن يتحولوا عن منازلهم أنس بن مالك ٦٥٦ |
| - أن جارية لهم كانت ترعنی غنمًا - عمر بن الخطاب ٥٥٠١ | ٦٥٦ | - أن بنى صهيب مولىبني جدعان ادعوا - ابن أبي مليكة ٢٦٢٤ |
| - أن جارية من الأنصار تزوجت - عائشة ٥٩٣٤ | ٢٦٢٤ | - إن بنى المغيرة استأذنوا في أن ينكح علي - المسور بن مخرمة ٥٢٧٨ |
| - إن جريل عليه السلام ناداني قال: إن الله - عائشة ٧٣٨٩ | ٥٢٧٨ | محکم دلائل وبرایین سے مزین، متعدد و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ |

| | | |
|------|---|---|
| ٥٠٣٥ | سعید بن جبیر | أنس بن مالك |
| | - إن الذي زاد التأذين الثالث يوم الجمعة | - أن جده حزنًا قدم على النبي ﷺ - سعید بن |
| ٩١٣ | عثمان - السائب بن يزيد | المسيب |
| | - إن الذين يصنعون هذه الصور يعذبون - ابن | - أن الحارث بن هشام سأله رسول الله ﷺ - |
| ٥٩٥١ | عمر | عائشة |
| ٣٠٣٩ | - إن رأيتمونا تخلفنا الطير - البراء بن عازب . | - أن الحجاج بن أيمن وهو رجل من الأنصار |
| | - أن الربيع كسرت ثية جارية - أنس بن | - مولى لأسامة بن زيد |
| ٤٥٠٠ | مالك | - أن حذيفة بن اليمان قدم على عثمان - أنس |
| ٢٧٠٣ | - أن الربيع كسرت ثية جارية - أنس بن مالك | ابن مالك |
| | - إن رجالاً من أصحاب رسول الله ﷺ - ابن | - أن الحسن بن علي أخذ قمرة - أبو هريرة |
| ٧٠٢٨ | عمر | - إن حفّا على الله لا يرفع شيئاً - أنس بن |
| | - أن رجالاً من أصحاب النبي ﷺ أروا - ابن | مالك |
| ٢٠١٥ | عمر | - أن حمزة بن عمرو الأسلمي قال - عائشة ... |
| | - أن رجالاً من الأنصار استأذنوا - أنس بن | - إن خالد بن الوليد بالغميم - مروان والمسور |
| ٢٥٣٧ | مالك | - أن خزاعة قتلوا رجالاً من بني ليث عام فتح |
| | - أن رجالاً من المتألقين على عهد رسول الله | مكة - أبو هريرة |
| ٤٥٦٧ | ٦٧٠٣ - أبو سعيد الخدري | - أن حلق أحدكم يُجمع في بطنه أمهأربعين - |
| ٣١١٨ | - إن رجالاً يتخرصون - خولة الأنصارية | عبد الله بن مسعود |
| ٤٥١٤ | - أن رجالاً أتى ابن عمر فقال - نافع | - أن الخمر التي أهربت الفضيخ - أنس بن |
| ٧٠٠٠ | - أن رجالاً أتى رسول الله ﷺ - ابن عباس | مالك |
| | - أن رجالاً أتى رسول الله ﷺ فقال - سهل بن | - أن الخمر حرمت والخمر يومئذ البُسر والتمر |
| ٤٧٤٦ | سعد | - أنس بن مالك |
| ٢٣٠٦ | - أن رجالاً أتى النبي ﷺ بتناضاه - أبو هريرة . | - إن خياركم أحسنكم أخلاقاً - عبد الله بن |
| | - أن رجالاً أتى النبي ﷺ فقال أخي يشتكي | عمرو |
| ٥٦٨٤ | بطنه - أبو سعيد | - إن خياطاً دعا رسول الله ﷺ - أنس بن مالك |
| | - أن رجالاً أتى النبي ﷺ فقال: يا رسول الله! | - إن خياطاً دعا رسول الله ﷺ لطعام - أنس بن |
| ٦١٦٤ | هلكت - أبو هريرة | مالك |
| | - أن رجالاً أتى النبي ﷺ فقال يا رسول الله! | - إن خياطاً دعا النبي ﷺ - أنس بن مالك |
| ٧٠٥٧ | استعملت - أسبدين حضير | - إن خير دور الأنصار دار ببني النجار - أبو |
| | - أن رجالاً أتى النبي ﷺ فقال إنه احترق - | حميد |
| ١٩٣٥ | عائشة | - أن داود النبي عليه السلام كان لا يأكل - أبو |
| | - أن رجالاً أتى النبي ﷺ وهو بالجعرانة - | هريرة |
| ١٧٨٩ | يعلى بن أمية | - إن الدين بسر - أبو هريرة |
| | - أن رجالاً أتى النبي ﷺ بتناضاه بغيراً - أبو | - إن الذي تدعوه المفصل هو المحكم - |

| | | |
|---|------|---|
| - أن رجلاً دخل المسجد يصلي - أبو هريرة .. | ٦٦٦٧ | هريرة .. |
| - أن رجلاً ذكر عند النبي ﷺ - أبو بكرة .. | ٦٠٦١ | - أن رجلاً استأذن على النبي ﷺ - عائشة .. |
| - إن رجلاً ذكر للنبي ﷺ - ابن عمر .. | ٢١١٧ | - أن رجلاً أسود كان يقم المسجد - أبو هريرة |
| - أن رجلاً ذكر للنبي ﷺ أنه يخدع - ابن عمر . | ٦٩٦٤ | - أن رجلاً أصاب من امرأة قبلة - عبد الله بن مسعود .. |
| - أن رجلاً رأى كلبًا يأكل الشري من العطش - | | |
| أبو هريرة .. | ١٧٣ | - أن رجلاً اطلع في بعض حجر النبي ﷺ - |
| - أن رجلاً رمى امرأته - ابن عمر .. | ٤٧٤٨ | أنس بن مالك .. |
| - إن رجلاً سأله ابن عمر كيف سمعت - | | - أن رجلاً اطلع في بيت النبي ﷺ - حميد |
| صفوان بن محزز .. | ٧٥١٤ | الطويل .. |
| - أن رجلاً سأله رسول الله ﷺ - زيد بن خالد . | ٦١١٢ | - أن رجلاً اطلع في جحير في باب رسول الله |
| - أن رجلاً سأله رسول الله ﷺ أي الإسلام خير؟ - عبد الله بن عمرو .. | ٢٨ | سهل بن سعد .. |
| - أن رجلاً سأله رسول الله ﷺ عن اللقطة - | | - أن رجلاً اطلع من حجر النبي ﷺ - |
| زيد بن خالد الجهني .. | ٢٤٣٦ | أنس بن مالك .. |
| - أن رجلاً سأله النبي ﷺ عن الساعة - أنس | | - أن رجلاً اطلع من جحير في دار النبي ﷺ - |
| ابن مالك .. | ٣٦٨٨ | سهل بن سعد .. |
| - أن رجلاً سأله النبي ﷺ أي الإسلام خير؟ - | | - أن رجلاً اعتق عبداً ليس له مال غيره - جابر |
| عبد الله بن عمرو .. | ٦٢٣٦ | ابن عبد الله .. |
| - أن رجلاً سأله النبي ﷺ أي الأعمال أفضل؟ | | - أن رجلاً اعتق غلاماً له - جابر بن عبد الله ... |
| عبد الله بن مسعود .. | ٧٥٣٤ | - أن رجلاً أقام سلعة - عبد الله بن أبي أوفى .. |
| - أن رجلاً سأله النبي ﷺ عن الساعة - أنس | | - أن رجلاً أقام سلعة في السوق - عبد الله بن أبي أوفى .. |
| ابن مالك .. | ٣٦٨٨ | |
| - أن رجلاً سأله ما يلبس المحرم؟ - ابن عمر . | ١٣٤ | - أن رجلاً تقاضى رسول الله ﷺ فأغاظله - |
| - أن رجلاً سمع رجلاً يقرأ - أبو سعيد | | أبو هريرة .. |
| الخاتمي .. | ٥٠١٣ | - أن رجلاً جاء إلى سهل بن سعد فقال - أبو |
| - أن رجلاً شكا إلى النبي ﷺ هلاك المال | | حازم .. |
| وحجه العيال - أنس بن مالك .. | ١٠١٨ | - أن رجلاً جاء إلى النبي ﷺ - أنس بن مالك .. |
| - أن رجلاً طلق امرأته ثلاثة .. | ٥٢٦١ | - أن رجلاً جاء إلى النبي ﷺ وهو يخطب - |
| - أن رجلاً عض يد رجل - عبد الله بن أبي | | ابن عمر .. |
| مليلة .. | ٢٢٦٦ | - أن رجلاً جاءه فقال: يا أبا عبد الرحمن - |
| - أن رجلاً عض بذرجل - عمران بن حصين . | ٦٨٩٢ | ابن عمر .. |
| - أن رجلاً قال لرسول الله إن أمه توفيت - عبد | | - إن رجلاً حضره الموت - حذيفة بن اليمان .. |
| الله بن عباس .. | ٢٧٧٠ | - أن رجلاً دخل - أنس بن مالك .. |
| - أن رجلاً قال لعبد الله بن زيد - يحيى | | - أن رجلاً دخل المسجد ورسول الله ﷺ - أبو |

- | | | | |
|------|--|------|--|
| ٦٨١٤ | - أن رجلاً من أسلم أتى رسول الله ﷺ - جابر ابن عبد الله | ١٨٥ | المازني عن أبيه |
| ٥٢٧٠ | - أن رجلاً من أسلم أتى النبي ﷺ - جابر بن عبد الله | ١٣٩٦ | - أن رجلاً قال للنبي ﷺ أخبرني بعمل - أبو أيوب |
| ٧١٥٧ | - إن رجلاً من أسلم ثم نهود فأناه معاذ - أبو موسى | ١٣٨٨ | - أن رجلاً قال للنبي ﷺ إن أمي - عائشة |
| ٢٨٢٠ | - أن رجلاً من أسلم جاء النبي ﷺ - جابر بن عبد الله | ٢٧٦٠ | - أن رجلاً قال للنبي ﷺ إن أمي اقتلتها نفسها - عائشة |
| ٢٧٢٤ | - أن رجلاً من الأعراب أتى رسول الله ﷺ فقال - أبو هريرة وزيد بن خالد | ٦١١٦ | - أن رجلاً قال للنبي ﷺ أوصني قال: لا تعجب - أبو هريرة |
| ٦٨٣٥ | - أن رجلاً من الأعراب جاء - أبو هريرة وزيد ابن خالد | ٥٩٨٣ | - أن رجلاً قال: يا رسول الله! أخبرني بعمل - أبو أيوب |
| ٦٦٠٧ | - إن رجلاً من أعظم المسلمين غناء عن المسلمين - سهل بن سعد | ١١٣٧ | - إن رجلاً قال: يا رسول الله! كيف صلاة الليل |
| ٥٣٠٩ | - أن رجلاً من الأنصار جاء - سهل بن سعد ... | ١٥٤٢ | - عبد الله بن عمر |
| ٧١٦٦ | - أن رجلاً من الأنصار جاء إلى النبي ﷺ - سهل بن سعد | ٦٥٢٣ | - أن رجلاً قال: يا نبى الله! كيف يحضر - أنس بن مالك |
| ٢٣٥٩ | - أن رجلاً من الأنصار خاصم الزبير - عبد الله ابن الزبير | ٤٧٦٠ | - أن رجلاً قال: يا نبى الله! يحضر - أنس بن مالك |
| ٦٧١٦ | - أن رجلاً من الأنصار دبر مملوئاً له - جابر ابن عبد الله | ٥٠١٤ | - أن رجلاً قام في زمان النبي ﷺ - قتادة بن النعمان |
| ٣٧٩٢ | - أن رجلاً من الأنصار قال: - أسميد بن حضير | ٦٧٨٠ | - أن رجلاً كان على عهد رسول الله ﷺ - عمر ابن الخطاب |
| ٥٣٠٦ | - أن رجلاً من الأنصار قذف امرأته - عبد الله ابن مسعود | ٣٤٥١ | - إن رجلاً كان فيمن كان قبلكم - حذيفة بن اليمان |
| ٢٤٥٦ | - أن رجلاً من الأنصار يقال له أبو شعب - أبو مسعود | ٣٤٧٨ | - أن رجلاً كان قبلكم رغبه الله مالاً - أبو سعيد الخدرى |
| ٦١٦٧ | - أن رجلاً من أهل الباذية أتى - أنس بن مالك | ١٨٥١ | - أن رجلاً كان مع النبي ﷺ فوقسته - ابن عباس |
| ٧٥١٩ | - أن رجلاً من أهل الجنة استاذن ربه - أبو هريرة | ٥٣٩٧ | - أن رجلاً كان يأكل أكلًا كثيرًا - أبو هريرة ... |
| ١٤٩٨ | - أن رجلاً من بنى إسرائيل سأل بعض - أبو هريرة | ٤٥٧٣ | - أن رجلاً كانت له بنتمة فنكحها - عائشة |
| ٤٥ | - أن رجلاً من اليهود قال له يا أمير المؤمنين آية في كتابكم - عمر بن الخطاب | ٦٧٤٨ | - أن رجلاً لاعن امرأته في زمان النبي ﷺ - ابن عمر |
| ١٢٦٧ | - أن رجلاً وقصه بعده - ابن عباس | ٧٠٧٤ | - أن رجلاً مر في المسجد بأسمهم - جابر بن عبد الله |

- عباس ٥٧٠١
- أن رسول الله ﷺ أدرك عمر - ابن عمر ٦٦٤٦
- أن رسول الله ﷺ أرخص لصاحب العريبة - زيد بن ثابت ٢١٨٨
- أن رسول الله ﷺ أرسل إلى الأنصار - أنس ٧٤٤١
- أن رسول الله ﷺ أرسل إلى رجل من الأنصار - أبو سعيد ١٨٠
- أن رسول الله ﷺ استعمل رجلاً - أبو سعيد ٤٢٤٤
- أن رسول الله ﷺ استعمل رجلاً - أبو هريرة ٢٢٠١
- أن رسول الله ﷺ استعمل عملاً - أبو حميد ٦٦٣٦
- السعادي ٦٦٥١
- أن رسول الله ﷺ أصطع خاتماً - ابن عمر ..
- أن رسول الله ﷺ أعتق صفية - أنس بن مالك ٥٠٨٦
- إن رسول الله ﷺ اعتمر أربع عمرات - عبد الرحمن ١٧٧٦
- أن رسول الله ﷺ أعطاه غنماً يقسمها على صحابته - عقبة بن عامر ٢٥٠٠
- أن رسول الله ﷺ أعطى خبر اليهود - عبد الله بن عمر ٢٣٣١
- أن رسول الله ﷺ أعطى رهطاً وسعد جالس ٢٧
- سعد بن أبي وفاص ٤٢٨٩
- أن رسول الله ﷺ أقبل يوم الفتح - ابن عمر ..
- أن رسول الله ﷺ أقبل يوم الفتح - عبد الله بن مسعود ٢٩٨٨
- أن رسول الله ﷺ أكل كف شاة - ابن عباس ٢٠٧
- أن رسول الله ﷺ أمر بقتل - ابن عمر ٣٣٢٣
- أن رسول الله ﷺ أمر بقتل - أم شريك ٣٣٥٩
- أن رسول الله ﷺ أanax بالبطحاء - ابن عمر ..
- أن رسول الله ﷺ انصرف - أبو هريرة ١٥٣٢
- أن رسول الله ﷺ انصرف من اثنين - أبو هريرة ٧٢٥٠
- أن رسول الله ﷺ انصرف من اثنين - أبو
- ٦٨٢١ - أن رجلاً وقع بأمرأته في رمضان - أبو هريرة
- أن رجلاً يدعى خداماً أنكح ابنته له - عبد الرحمن بن يزيد ومجمع بن يزيد ٥١٣٩
- أن رجلي اختصما إلى رسول الله ﷺ - أبو هريرة وزيد بن خالد ٦٦٢٣
- أن رجلي اختصما إلى النبي ﷺ - أبو هريرة وزيد بن خالد ٧٢٥٨
- أن رجلي خرجا من عند النبي ﷺ - أنس بن مالك ٣٨٠٥
- أن رجلي من أصحاب النبي ﷺ خرجا - أنس بن مالك ٤٦٥
- إن الرحمن شجنة من الرحمن - أبو هريرة ٥٩٨٨
- أن رسول الله ﷺ اخذ حجرة في رمضان فصل فيها ليالي - زيد بن ثابت ٧٣١
- أن رسول الله ﷺ اخذ خاتماً - أنس بن مالك ٥٨٧٧
- أن رسول الله ﷺ اخذ خاتماً - ابن عمر ٥٨٦٦
- أن رسول الله ﷺ اخذ خاتماً من ذهب - عبد الله بن مسعود ٥٨٦٥
- أن رسول الله ﷺ أتني بحال - عمرو بن قلب ٩٢٣
- أن رسول الله ﷺ أتني بليل - أنس بن مالك ٤١٩٧
- أن رسول الله ﷺ أتني مولى له خياطاً - أنس بن مالك ٥٤٣٣
- أن رسول الله ﷺ أتني بشراب فشرب منه - سهل بن سعد الساعدي ٢٤٥١
- أن رسول الله ﷺ أتني بشراب وعن يمينه غلام - سهل بن سعد ٢٦٥
- أن رسول الله ﷺ أتني بلبن - أنس بن مالك ..
- أن رسول الله ﷺ أتني ليلة أسرى - أبو هريرة ٥٥٧٦
- أن رسول الله ﷺ احتجم - عبد الله بن بحينة ٥٦٩٨
- أن رسول الله ﷺ احتجم في رأسه - ابن عباس ٥٦٩٩
- أن رسول الله ﷺ احتجم وهو محرم - ابن

| | |
|------|--|
| ٤٨٨٤ | ابن عمر |
| ٤٤١٠ | - أن رسول الله ﷺ حلق رأسه - ابن عمر |
| ٥٨١٤ | - أن رسول الله ﷺ حين توفي - عائشة |
| ٦٠٦٢ | - أن رسول الله ﷺ حين ذكر - سالم عن أبيه .. |
| ٦٣٩ | - أن رسول الله ﷺ خرج - أبو هريرة |
| | - أن رسول الله ﷺ خرج إلى نبوك - مصعب |
| ٤٤١٦ | ابن سعد عن أبيه |
| ١٩٤٤ | - أن رسول الله ﷺ خرج إلى مكة - ابن عباس |
| ١٨٢٤ | - أن رسول الله ﷺ خرج حاجاً - أبو قتادة |
| | - أن رسول الله ﷺ خرج حين زاغت الشمس |
| ٥٤٠ | - أنس بن مالك |
| | - أن رسول الله ﷺ خرج فقام عبد الله - أنس |
| ٩٣ | ابن مالك |
| ٢٠١٢ | - أن رسول الله ﷺ خرج ليلة - عائشة |
| ٤٢٥٢ | - أن رسول الله ﷺ خرج معتمراً - ابن عمر ... |
| | - أن رسول الله ﷺ خرج يخبر بليلة القدر - |
| ٤٩ | عبادة بن الصامت |
| ٦٤٢٦ | - أن رسول الله ﷺ خرج يوماً - عقبة بن عامر . |
| ٧٠٧٨ | - أن رسول الله ﷺ خطب الناس - أبو بكرة ... |
| ٧٣٧٠ | - أن رسول الله ﷺ خطب الناس - عائشة |
| | - أن رسول الله ﷺ خطب يوم النحر - ابن |
| ١٧٣٩ | عباس |
| | - أن رسول الله ﷺ دخل عام الفتح - أنس بن |
| ١٨٤٦ | مالك |
| | - أن رسول الله ﷺ دخل على أعرابي - ابن |
| ٧٤٧٠ | عباس |
| | - أن رسول الله ﷺ دخل على رجل - ابن |
| ٥٦٦٢ | عباس |
| ٦٧٧٠ | - إن رسول الله ﷺ دخل على مسروراً - عائشة |
| ٣٥٥٥ | - أن رسول الله ﷺ دخل عليها مسروراً - |
| | عائشة |
| ٧١٣٥ | - أن رسول الله ﷺ دخل عليها يوماً - زينب ابنة جحش |
| ٥٠٥ | - أن رسول الله ﷺ دخل الكعبة - ابن عمر |

| | |
|------|---|
| ١٢٢٨ | هريرة |
| | - إن رسول الله ﷺ انكفاً إلى كيشين - أنس بن |
| ٥٥٥٤ | مالك |
| | - أن رسول الله ﷺ بعث أبا عبيدة - عمرو بن |
| ٣١٥٨ | عوف |
| | - أن رسول الله ﷺ بعث أخابني عدي - أبو |
| ٧٣٥٠ | سعيد وأبو هريرة |
| ٤٤٦٩ | - أن رسول الله ﷺ بعث بعثاً |
| ٢٩٣٩ | - أن رسول الله ﷺ بعث بكتابه - ابن عباس ... |
| | - أن رسول الله ﷺ بعث بكتابه رجالاً وأمره - |
| ٦٤ | ابن عباس |
| ٣١٣٤ | - أن رسول الله ﷺ بعث عمرو بن العاص - |
| ٤٣٥٨ | أبو عثمان |
| | - أن رسول الله ﷺ بلغه أنبني عمرو بن عوف |
| ١٢٣٤ | - سهل بن سعد |
| | - أن رسول الله ﷺ بينما هو جالس في |
| ٦٦ | المسجد - أبو واصد الليشي |
| ٢٨٩٨ | - أن رسول الله ﷺ النقى - سهل بن سعد |
| ٤٢٠٢ | - أن رسول الله ﷺ النقى هو - سهل بن سعد .. |
| ٤٤٦٦ | - أن رسول الله ﷺ توفي وهو - عائشة |
| | - أن رسول الله ﷺ جاء إلى السقاية - ابن |
| ١٦٣٥ | عباس |
| ٦٨٤٧ | - أن رسول الله ﷺ جاءه أعرابي - أبو هريرة .. |
| ٤١٩٩ | - أن رسول الله ﷺ جاءه جاءه جاءه - أنس بن مالك . |
| | - أن رسول الله ﷺ جعل للفرس سهرين - ابن |
| ٢٨٦٣ | عمر |
| | - أن رسول الله ﷺ جلس على المنبر - أبو |
| ٣٩٠٤ | سعيد الخدرى |
| | - أن رسول الله ﷺ جمع في حجة الوداع - أبو |
| ١٦٧٤ | أبيوب |
| | - أن رسول الله ﷺ حدثهم - مالك بن |
| ٣٣٩٣ | صعصعة |
| | - أن رسول الله ﷺ حرق نخلبني التضير - |

- ٢٦ أبو هريرة
 - أن رسول الله ﷺ سئل عن الأمة - أبو هريرة . ٢١٥٣
 - أن رسول الله ﷺ سئل عن الأمة - أبو هريرة
 ٦٨٣٧ وزيد بن خالد
 - أن رسول الله ﷺ سئل عن فأرة سقطت في
 ٢٣٥ سمن فقال : ألقوها - ميمونة
 ٤٢٠ - أن رسول الله ﷺ سابق بين الخيل - ابن عمر
 - أن رسول الله ﷺ سابق بين الخيل - عبد الله
 ٢٨٦٩ ابن مسعود
 - أن رسول الله ﷺ سقط عن فرسه - أنس بن
 ٣٧٨ مالك
 - أن رسول الله ﷺ شرب لبناً فمضمض - ابن
 ٢١١ عباس
 - أن رسول الله ﷺ شغل عنها ليلة فآخرها -
 ٥٧٠ عبد الله بن عمر
 - أن رسول الله ﷺ صفت بهم - أبو هريرة ٣٨٨١
 - إن رسول الله ﷺ صلى - أنس بن مالك ٩٨٤
 ٢٠١١ - أن رسول الله ﷺ صلى - عائشة
 - أن رسول الله ﷺ صلى إلى بيت المقدس -
 ٤٤٨٦ البراء بن عازب
 - أن رسول الله ﷺ صلى يأخذى الطائفتين -
 ٤١٣٣ عمر بن الخطاب
 - أن رسول الله ﷺ ذات ليلة - عائشة ١١٢٩
 - أن رسول الله ﷺ صلى الصبح بغلس - أنس
 ٩٤٧ ابن مالك
 - إن رسول الله ﷺ صلى الظهر خمساً - عبد
 ١٢٢٦ الله بن مسعود
 - أن رسول الله ﷺ صلى العصر والشمس في
 ٥٤٥ حجرتها - عائشة
 - أن رسول الله ﷺ صلى على النجاشي -
 ١٣١٧ جابر بن عبد الله
 - إن رسول الله ﷺ صلى لنا يوماً - أنس بن
 ٦٤٦٨ مالك
 - أن رسول الله ﷺ طاف بالبيت - ابن عباس .. ١٦٣٢

- أن رسول الله ﷺ دخل مكة من كداء - ابن
 عمر
 ١٥٧٦ - أن رسول الله ﷺ ذكر - عائشة
 ٢٠٤٥ - أن رسول الله ﷺ ذكر رمضان - ابن عمر ١٩٠٦
 ٦٩٧٤ - أن رسول الله ﷺ ذكر الربيع - أسامة بن زيد
 ٦٨٤ - أن رسول الله ﷺ ذهب - سهل بن سعد
 ١٨١٧ - أن رسول الله ﷺ رأه - كعب بن عجرة
 - أن رسول الله ﷺ رأه وقمله يسقط - كعب بن
 ١٨١٨ عجرة
 - إن رسول الله ﷺ رأى بصاقاً في جدار القبلة
 - عبد الله بن عمر
 ٤٠٦ - أن رسول الله ﷺ رأى رجلًا - أبو هريرة ٦١٦٠
 - أن رسول الله ﷺ رأى رجلًا - مالك ابن
 ٦٦٣ بحينة
 - أن رسول الله ﷺ رأى رجالاً يسوق - أبو
 هريرة
 ١٦٨٩ - أن رسول الله ﷺ رأى نخامة في جدار
 المسجد
 ٤٠٧ - أن رسول الله ﷺ رأى نخامة في جدار
 المسجد - أبو هريرة وأبو سعيد
 ٤٠٨ - أن رسول الله ﷺ رأى نخامة في حافظ
 المسجد - أبو هريرة وأبو سعيد
 ٤١٠ - أن رسول الله ﷺ رجع من غزوة - أنس بن
 مالك
 ٤٤٢٣ - أن رسول الله ﷺ رخص بعد ذلك - زيد بن
 ثابت
 ٢١٨٤ - أن رسول الله ﷺ رخص في العرايا - زيد بن
 ثابت
 ٢١٩٢ - أن رسول الله ﷺ ركب - أنس بن مالك ٦٨٩
 - أن رسول الله ﷺ ركب على حمار - أسامة
 ابن زيد
 ٢٩٨٧ - أن رسول الله ﷺ زار أهل بيته - أنس بن
 مالك
 ٦٠٨٠ - أن رسول الله ﷺ سئل أي العمل أفضل؟ -

- أن رسول الله ﷺ قال: مفاتيح الغيب -
٤٦٢٧ سالم بن عبد الله عن أبيه
- أن رسول الله ﷺ قال يوم خير: لأعطيين -
٤٢١٠ سهل بن سعد
- أن رسول الله ﷺ قام عشيّة بعد الصلاة
٩٢٥ فتشهد وأشى على الله - أبو حميد الساعدي .
- أن رسول الله ﷺ قام في صلاة الظهر - عبد
١٢٣٠ الله ابن بحينة
- إن رسول الله ﷺ قام مناثن - عبد الله ابن
١٢٢٥ بحينة
- أن رسول الله ﷺ قام يوم الفتح - مجاهد
٤٣١٣
- أن رسول الله ﷺ قرأ - عبد الله بن مسعود ...
٣٣٤١
- أن رسول الله ﷺ قضى - سعيد بن المسيب .
٥٧٦٠
- أن رسول الله ﷺ قضى في أمر اثنين - أبو
٥٧٥٨ هريرة
- أن رسول الله ﷺ قضى في جنين - أبو هريرة
٦٩٠٩
- أن رسول الله ﷺ قضى في مين زنى - أبو هريرة
٦٨٣٣
- أن رسول الله ﷺ قطع في محن - ابن عمر ...
٦٧٩٥
- أن رسول الله ﷺ كان في بعض المشاهد -
٢٨٠٢ جندب بن سفيان
- أن رسول الله ﷺ كان إذا أتني - عائشة ..
٥٦٧٥
- أن رسول الله ﷺ كان إذا أخذ - عائشة ..
٦٣١٩
- أن رسول الله ﷺ كان إذا أراد - أبو هريرة ...
٤٥٦٠
- أن رسول الله ﷺ كان إذا اشتكتي - عائشة ...
٤٤٣٩
- أن رسول الله ﷺ كان إذا خرج يوم العيد أمر
٤٩٤ بالحرية - ابن عمر
- أن رسول الله ﷺ كان إذا رأى المطر قال -
١٠٣٢ عائشة
- أن رسول الله ﷺ كان إذا زار مري - الزهرى ..
١٧٥٣
- أن رسول الله ﷺ كان إذا سلم سلم ثلاثة -
٦٢٤٤ أنس بن مالك
- إن رسول الله ﷺ كان إذا طاف - ابن عمر ...
١٦١٦
- أن رسول الله ﷺ كان إذا قفل - ابن عمر
١٧٩٧
- أن رسول الله ﷺ كان إذا قفل - عبد الله بن
٦٣٩١ أنس بن مالك
- أن رسول الله ﷺ طرقه وفاطمة - علي بن
٤٧٢٤ أبي طالب
- أن رسول الله ﷺ طلع له أحد - أنس بن
٣٣٦٧ مالك
- أن رسول الله ﷺ عرضه يوم أحد وهو ابن
٢٦٦٤ أربع عشرة سنة - عبد الله بن عمر
- أن رسول الله ﷺ غزا - ابن عباس
- أن رسول الله ﷺ غزا خير - أنس بن مالك .
٣٧١
- أن رسول الله ﷺ فرض زكاة الفطر - ابن
١٥٠٤ عمر
- أن رسول الله ﷺ فرق بين رجل وامرأة - ابن
٥٣١٣ عمر
- أن رسول الله ﷺ في بعض أيامه - عبد الله بن
٢٩٦٥ أبي أوفى
- أن رسول الله ﷺ قال - وهو في قبة يوم
٤٨٧٥ بدرا - ابن عباس
- أن رسول الله ﷺ قال: أقراني جبريل - ابن
٤٩٩١ عباس
- أن رسول الله ﷺ قال: إن أصحاب - عائشة
٧٠٥٧
- أن رسول الله ﷺ قال: إن في الجنة - عبد
٤٨٧٩ الله بن قيس
- أن رسول الله ﷺ قال: بايعوني - عبادة بن
٣٩٩٩ الصامت
- أن رسول الله ﷺ قال: جثثان - عبد الله بن
٤٨٧٨ قيس
- إن رسول الله ﷺ قال في مرضه مروا أبا بكر
٦٧٩ يصلبي بالناس - عائشة
- أن رسول الله ﷺ قال: لا ينظر الله - أبو
٥٧٨٨ هريرة
- أن رسول الله ﷺ قال لأصحاب الحجر -
٤٧٠٢ ابن عمر
- أن رسول الله ﷺ قال للوزع فوسيق - عائشة
١٨٣١
- إن رسول الله ﷺ قال لها: ألم تري - عائشة
١٥٨٣

| | | | |
|------|--|------|---|
| ٨٧٢ | - أن رسول الله ﷺ كان يصلى الصبح - عائشة | ٤١٦ | مسعود |
| ٥٢٢ | - أن رسول الله ﷺ كان يصلى العصر والشمس في حجرتها - عائشة | ٦٥١٠ | - إن رسول الله ﷺ كان بين يديه - عائشة |
| ٩٥٧ | - أن رسول الله ﷺ كان يصلى في الأضحى والغطير ثم يخطب - عبد الله بن عمر | ٥٠٩٩ | - أن رسول الله ﷺ كان عندها - عائشة |
| ٥١٦ | - أن رسول الله ﷺ كان يصلى وهو حامل أمامة بنت زينب - أبو قادة | ٣٥٦٥ | - أن رسول الله ﷺ كان لا يرفع - أنس بن مالك |
| ٣٨٣ | - أن رسول الله ﷺ كان يصلى وهي بيته وبين القبلة - عائشة | ٥٣٧١ | - أن رسول الله ﷺ كان يؤتني - أبو هريرة |
| ٢٠٢٧ | - أن رسول الله ﷺ كان يعتكف - أبو سعيد الخدري | ٨٩٢٢ | - أن رسول الله ﷺ كان يؤتني بالرجل - أبو هريرة |
| ٦٣٤٦ | - أن رسول الله ﷺ كان يقول - ابن عباس | ١٣٤٧ | - أن رسول الله ﷺ كان يجمع بين الرجلين - جابر بن عبد الله |
| ٥٦٨ | - إن رسول الله ﷺ كان يكره النوم قبل العشاء - أبو بزرة الأسلمي | ١١١٠ | - أن رسول الله ﷺ كان يجمع بين هاتين الصالتين في السفر - أنس بن مالك |
| ٤١٨٢ | - إن رسول الله ﷺ كان يمتحن - عائشة | ١٥٣٣ | - أن رسول الله ﷺ كان يخرج من طريق - ابن عمر |
| ٢٧١٣ | - أن رسول الله ﷺ كان يمتحنهن - عائشة | ٤٧٠٧ | - أن رسول الله ﷺ كان يدعوه أعوذ - أنس بن مالك |
| ٤٨٤ | - أن رسول الله ﷺ كان يتزل بذئب الحلقة - عبد الله بن مسعود | ٨٣٢ | - أن رسول الله ﷺ كان يدعوه في الصلاة اللهم إني أعوذ بك - عائشة |
| ٣١٣٥ | - أن رسول الله ﷺ كان ينقل معهم الحجارة - جابر بن عبد الله | ٧٣٥ | - أن رسول الله ﷺ كان يرفع يديه حنو منكبيه - سالم عن أبيه |
| ٣٦٤ | - أن رسول الله ﷺ كان ينزل بارزاً - أبو هريرة | ٤٤٥٠ | - أن رسول الله ﷺ كان يسأل - عائشة |
| ٤٧٧٧ | - أن رسول الله ﷺ كان يربما بارزاً - أبو هريرة | ١١١٥ | - أن رسول الله ﷺ كان يسبح على ظهر راحلته - عبد الله بن عمر |
| ٢٩٣٦ | - أن رسول الله ﷺ كتب إلى فิصر - ابن عباس | ٤٧٨٩ | - أن رسول الله ﷺ كان يستأذن - عائشة |
| ١٢٦٤ | - أن رسول الله ﷺ لم يزل يلقي - الفضل | ٣٥٥٨ | - أن رسول الله ﷺ كان يسلد شعره - ابن عباس |
| ١٦٧٠ | - إن رسول الله ﷺ لم يكن فاحشاً - عبد الله بن عمرو | ٤١٧٧ | - أن رسول الله ﷺ كان يسير - أسلم |
| ٣٧٥٩ | - أن رسول الله ﷺ لما أفضى من عرفة - أسماء بن زيد | ٧٣٢٩ | - أن رسول الله ﷺ كان يصلى - أنس بن مالك |
| ١٨١ | - أن رسول الله ﷺ لما بعث معاداً - ابن عباس | ٩٣٧ | - أن رسول الله ﷺ كان يصلى - عبد الله بن عمر |
| ١٤٥٨ | - أن رسول الله ﷺ لما حلق رأسه - أنس بن مالك | ٩٩٤ | - أن رسول الله ﷺ كان يصلى إحدى عشرة ركعة - عائشة |
| ١٧١ | محكم دلائل وبرابین سے مزین، متعدد و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ | ١١١٩ | - أن رسول الله ﷺ كان يصلى جالساً فيقرأ وهو جالس - عائشة |

- أن رسول الله ﷺ نهى عن بيعتين وعن لبسين ٢٨١٣
 ٥٨٤ - عن صلاتين - أبو هريرة ١٦٠١
 - أن رسول الله ﷺ نهى عن ثمن الكلب - أبو ٣٠٨٩
 ٢٢٣٧ مسعود الأننصاري ٤٢٨٨
 - أن رسول الله ﷺ نهى عن الحرير - عمر بن ٥١١٢
 ٥٨٢٨ الخطاب ٣٧٧٤
 - أن رسول الله ﷺ نهى عن الشغار - ابن عمر ٣٣٧٨
 ٦٩٦٠ - أن رسول الله ﷺ نهى عن الشغار - عبد الله
 ٥٩٢١ ابن مسعود ٣٦٦٧
 - أن رسول الله ﷺ نهى عن الفزع - ابن عمر ٢٢٢١
 ٤٠١٢ - أن رسول الله ﷺ نهى عن كراء المزارع -
 سالم بن عبد الله ٦٥١٢
 - أن رسول الله ﷺ نهى عن متعة النساء - علي
 ٤٢١٦ ابن أبي طالب ١٨١١
 - أن رسول الله ﷺ نهى عن المزاية - أبو
 ٢١٨٦ سعيد المخري ٤٨٩
 ٢١٧١ - أن رسول الله ﷺ نهى عن المزاية - ابن عمر
 ٢٣٨٣ - أن رسول الله ﷺ نهى عن المزاية - رافع بن خديج
 - أن رسول الله ﷺ نهى عن المزاية - سهل بن
 ٢٣٨٣ أبي حمزة ورافع بن خديج ٣٨٨٠
 ٢١٤٦ - أن رسول الله ﷺ نهى عن الملاسة - أبو
 ٢١٤٤ هريرة ١٢٤٥
 - أن رسول الله ﷺ نهى عن المتابدة - أبو
 ٦٩٦٣ سعيد المخري ٢١٩٥
 - أن رسول الله ﷺ نهى عن النجاش - ابن عمر
 ٦٩٦١ - إن رسول الله ﷺ نهى عنها - علي بن أبي
 ٤٢١٥ طالب ٢١٣٢
 - أن رسول الله ﷺ نهى يوم خير - ابن عمر
 ٨٣ - أن رسول الله ﷺ وقف في حجة الوداع -
 ٣٢٠٣ عبد الله بن عمرو ٢٩٩٠
 - أن رسول الله ﷺ يوم خسفت الشمس -
 عائشة ٢٤٥٥
 - أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع
 ٢١٩٤ عمر ٥٥٣٠
 - أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع الشمار - أنس
 ١٤٨٨ ابن مالك ٢١٩٤
 - أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع الشمار - ابن
 ٢١٩١ حمزة ٢١٩١
 - أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع حيكل - ابن
 ٢١٤٣ عمر
 - أن رسول الله ﷺ لما راجع - عائشة
 - إن رسول الله ﷺ لما قدم أبي - ابن عباس
 - أن رسول الله ﷺ لما قدم المدينة - جابر بن عبد الله
 - إن رسول الله ﷺ لما نزل الحجر - ابن عمر
 - أن رسول الله ﷺ مات وأبو بكر بالسجع -
 عائشة
 - أن رسول الله ﷺ مر بشاة - ابن عباس
 - أن رسول الله ﷺ مُرّ عليه - أبو قتادة
 - أن رسول الله ﷺ نحر قبل أن يحلق -
 المسور
 - أن رسول الله ﷺ نزل عند شراحات - ابن
 عمر
 - أن رسول الله ﷺ نهى لهم النجاشي - أبو
 هريرة
 - أن رسول الله ﷺ نهى النجاشي - أبو هريرة
 - أن رسول الله ﷺ نهى أن تباع - أنس بن
 مالك
 - أن رسول الله ﷺ نهى أن بيع - ابن عباس
 - أن رسول الله ﷺ نهى أن يسافر - ابن عمر
 - إن رسول الله ﷺ نهى عن الإقران - عبد الله
 ابن عمر
 - أن رسول الله ﷺ نهى عن أكل - أبو ثعلبة
 - أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع الشمار - أنس
 ابن مالك
 - أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع الشمار - ابن
 عمر
 - أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع الشمار - سهل
 ابن أبي حمزة
 - أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع حيكل - ابن
 عمر

| | | | |
|------|--|------|---|
| ٥٣٢٠ | ابن مخرمة | ٥٨٢٥ | عکرمة |
| ٦٦٩٨ | - أن سعد بن عبادة استفتي النبي ﷺ - ابن عباس | - | أن رفاعة القرطي تزوج امرأة ثم طلقها - عائشة |
| ٢٧٦٢ | - أن سعد بن عبادة توفيت أمه - عبد الله بن عباس | ٥٣١٧ | - |
| ٢٧٦١ | - أن سعد بن عبادة رضي الله عنه استفتي رسول الله - عبد الله بن عباس | ٦٠٨٤ | - |
| ٢٧٥٦ | - أن سعد بن عبادة رضي الله عنه توفيت أمه - عبد الله بن عباس | ٨٤١ | - |
| ٦٩٧٨ | - أن سعداً ساومه بيته - أبو رافع | ٥٧٤٩ | - |
| ٥٢١٢ | - أن سودة بنت زمعة وهبت يومها - عائشة | - | - |
| ٢٧٧٣ | - إن شئت تصدق بها - ابن عمر | ٢٠١٨ | - |
| ٢٧٣٧ | - إن شئت حبس أصلها وتصدق بها - ابن عمر | ٦٨٠٥ | - |
| ٢٧٧٢ | - إن شئت حبس أصلها وتصدق بها - ابن عمر | - | - |
| ٥٦٥٢ | - إن شئت صبرت ولك الجنة - عطاء بن أبي رباح | ٢٧٠٨ | - |
| ١٩٤٣ | - إن شئت فصم - حمزة بن عمرو والسلمي ... | ٤٦٦٢ | - |
| ٣٥٨٤ | - إن شتم فجعلوا له منيراً - جابر بن عبد الله .. | - | - |
| ٤٦٤٦ | - إن شر الدواب عند الله» قال هم نفر - ابن عباس | ٢١٥٣ | - |
| ٧١٧٩ | - إن شر الناس ذو الوجهين - أبو هريرة | - | - |
| ١٤٧٥ | - إن الشمس تدنو يوم القيمة - ابن عمر | ١٧٠٠ | - |
| ١٠٦٦ | - إن الشمس خسفت على عهد رسول الله ﷺ - عائشة | - | - |
| ١٠٤١ | - إن الشمس والقمر لا ينكسان لموت أحد - أبو مسعود | ٤٦٧٩ | - |
| ١٠٤٠ | - إن الشمس والقمر - أبو بكرة | - | - |
| ١٠٦١ | - إن الشمس والقمر - المغيرة بن شعبة | ٤٧٨٢ | - |
| ١٠٥٨ | - إن الشمس والقمر - عائشة | - | - |
| ١٠٤٢ | - إن الشمس والقمر - عبد الله بن عمر | ٣٨٢٧ | - |
| ٥٧٨٥ | - إن الشمس والقمر آيتان - أبو بكرة | ٦١٩٢ | - |
| ٣٢٠٢ | - إن الشمس والقمر آيتان - ابن عباس | - | - |

| | | | |
|------|---|------|--|
| ٤٧٨٥ | ابن عبد الرحمن - أن عائشة زوج النبي ﷺ أخبرتها - عمرة | ١٠٤٤ | - إن الشمس والقمر آيتان - عائشة - إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله - ابن عباس |
| ٣١٠٥ | بنت عبد الرحمن - أن عائشة زوج النبي ﷺ أخبرتهما - عروة | ٥١٩٧ | - إن الشمس والقمر لا يخسنان لموت أحد - ابن عمر |
| ٤٤٠١ | ابن الزبير وأبو سلمة بن عبد الرحمن - أن عائشة زوج النبي ﷺ قالت - أبو سلمة بن عبد الرحمن | ٣٢٠١ | - أن شهد عمر وقال له عمار - عبد الرحمن بن أبيزى |
| ٤٧٨٦ | عبد الرحمن - أن عائشة زوج النبي ﷺ قالت - عائشة | ٣٤٠ | - إن الشهر تسعة وعشرون - أنس بن مالك إن الشهر يكون تسعاً وعشرين - أنس بن مالك |
| ٤٧٥٠ | - أن عائشة ساومت بريدة - ابن عمر | ٥٢٠١ | - إن الشهر يكون تسعة وعشرين يوماً - أم سلمة |
| ٢١٥٦ | - أن عائشة بن الصامت من الذين شهدوا بدرًا - عائذ الله بن عبد الله - أن العباس استأذن النبي ﷺ - ابن عمر | ١٩١١ | - إن الشيطان عرض لي - أبو هريرة |
| ١٧٤٥ | - إن العبد إذا وضع في قبره - أنس بن مالك ... - أن عبد الله بن أبي لما توفي جاء ابنته - ابن عمر | ٣٢٨٤ | - أن صدقت عن البيت صنعتنا - ابن عمر |
| ١٣٧٤ | - أن عبد الله بن سهل ومحيصة بن مسعود أتيا رافع بن خديج وسهيل بن أبي حمزة - أن عبد الله بن سهل ومحيصة خرجا إلى خير سهل بن أبي حمزة | ١٨١٣ | - إن الصدق يهدي إلى البر - عبد الله بن مسعود |
| ٣٩٣٨ | - أن عبد الله بن مالك - أن عبد الله بن سهل ومحيصة بن مسعود أتيا رافع بن خديج وسهيل بن أبي حمزة - أن عبد الله بن سهل ومحيصة خرجا إلى خير سهل بن أبي حمزة | ١٧٥٧ | - أن صافية بنت حبي زوج النبي ﷺ حاضرت - عائشة |
| ٦١٤٢ | - أن عبد الله بن سهل ومحيصة خرجا إلى خير سهل بن أبي حمزة | ٢٠٣٥ | - أن عبد الله بن سهل ومحيصة خرجا إلى خير سهل بن أبي حمزة |
| ٧١٩٢ | - أن عبد الله بن عمر حين خرج إلى مكة - نافع - أن عبد الله بن عمر كان إذا سئل عن صلاة الخوف - نافع | ١٦٩٢ | - أن عائشة أرادت أن تشتري جارية - ابن عمر |
| ١٨٠٦ | - أن عبد الله بن عمر كان إذا سئل عن صلاة الخوف - نافع | ٥٢٨٤ | - أن عائشة أرادت أن تشتري بريدة لتعتقها - الأسود بن بزيyd |
| ٤٥٣٥ | - أن عبد الله بن عمر كان يرمي الجمرة - سالم - ابن عبد الله | ٦٧٥٧ | - أن عائشة أرادت أن تشتري بريدة جارية - ابن عمر |
| ١٧٥٢ | - أن عبد الله بن عمر كتب إلى عبد الملك بن مروان - عبد الله بن دينار | ٦٧٥٤ | - أن عائشة أشترطت بريدة لتعتقها - الأسود بن بزيyd |
| ٧٢٧٧ | - إن عبد الله رجل صالح - ابن عمر | ٣٧٧١ | - أن عائشة اشتكت - القاسم بن محمد |
| ٧٠٢٩ | - أن عبد الله كان ينحر في المنحر - نافع | ٢١٦٩ | - أن عائشة أرادت أن تشتري جارية - ابن عمر |
| ١٧١٠ | - أن عبد الله بن زمعة وسعد بن أبي وفاص اختصما - عائشة | ٥٣٢٧ | - أن عائشة أنكرت ذلك على فاطمة - عروة ابن الزبير |
| ٢٤١٢ | - أن عبد الله بن عمر خرج معتمراً - نافع | ٦٠٧٣ | - أن عائشة حدثت أن عبد الله بن الزبير - عبد الله بن الزبير |
| ٤١٨٣ | - أن عبد الرحمن بن عوف أتي بطعام - عبد | | - أن عائشة زوج النبي ﷺ أخبرته - أبو سلمة |

| | | | |
|--|------|--|------|
| - أن علي بن أبي طالب خرج من عند رسول الله ﷺ - ابن عباس | ٦٢٦٦ | الرحمن بن عوف | ١٢٧٥ |
| - أن علياً حرق قوماً - عكرمة | ٣٠١٧ | - أن عبد الرحمن بن عوف تزوج امرأة - أنس ابن مالك | ٥١٤٨ |
| - إن علياً خطب بنت أبي جهل - المسور بن مخرمة | ٣٧٢٩ | - أن عبد الرحمن بن عوف جاء إلى رسول الله ﷺ - أنس بن مالك | ٥١٥٣ |
| - أن علياً كبر على سهل بن حنيف - ابن معقل | ٤٠٠٤ | - أن عبد الرحمن بن عوف رجع إلى أهله - ابن عباس | ٣٩٢٨ |
| - أن عمر أرسل إلى عائشة: أذنني لي - هشام عن أبيه | ٧٣٢٨ | - أن عبد الرحمن بن عوف والزبير شکوا - أنس بن مالك | ٢٩٢٠ |
| - أن عمر استعمل ابن مظعون - عبد الله بن عامر | ٤٠١١ | - إن العبد ليتكلم بالكلمة ما يتبيّن فيها - أبو هريرة | ٦٤٧٧ |
| - أن عمر اشتطرط في وفاته - ابن عمر | ٢٧٧٧ | - إن العبد ليتكلم بالكلمة من رضوان الله - أبو هريرة | ٦٤٧٨ |
| - أن عمر انطلق في رهط - ابن عمر | ٣٠٥٥ | - أن عبد الملك كتب إلى الحجاج - سالم بن عبد الله | ١٦٦٣ |
| - أن عمر انطلق مع النبي ﷺ في رهط - ابن عمر | ١٣٥٤ | - إن عبداً أصحاب ذنبًا فقال رب ذنبت ذنبياً - أبو هريرة | ٧٥٠٧ |
| - أن عمر بعثه مصدقاً - عمرو الأسلمي | ٢٢٩٠ | - إن عبداً خيره الله بين أن يؤتيه - أبو سعيد الخدري | ٣٩٠٤ |
| - أن عمر بن الخطاب أجلى اليهود والنصارى | | - أن عبداً لا يرى عمر أبقي - نافع | ٣٠٦٨ |
| - ابن عمر | ٣١٥٢ | - أن عبداً من رقيق الإمارة وقع على ولدة - صفيحة ابنة أبي عبيد | ٦٩٤٩ |
| - أن عمر بن الخطاب استعمل مولى له - أسلم | ٣٠٥٩ | - أن عبيد الله بن عدي من الخيار أخبره - عروة ابن الزبير | ٣٨٧٢ |
| - أن عمر بن الخطاب أصاب أرضاً بخمير - عبدالله بن عمر | ٢٧٣٧ | - أن عتبان بن مالك أنه أتى - محمود بن الربيع | ٤٠٠٩ |
| - أن عمر بن الخطاب انطلق مع رسول الله ﷺ | | - أن عثمان بن مظعون طار له سهم - أم العلاء | ٢٦٨٧ |
| - ابن عمر | ٦١٧٣ | - أن عثمان حيث حوصر أشرف عليهم - أبو عبد الرحمن | ٢٧٧٨ |
| - أن عمر بن الخطاب بينما هو قائم في الخطبة يوم الجمعة إذ دخل رجل - عبد الله بن عمر . | ٨٧٨ | - أن عثمان دعا زيد بن ثابت - أنس بن مالك | ٣٥٠٦ |
| - أن عمر بن الخطاب تصدق بفرس في سبيل الله - ابن عمر | ١٤٨٩ | - إن عصية عصت الله ورسوله - أنس بن مالك | ٦٣٩٤ |
| - أن عمر بن الخطاب جاء يوم الخندق بعدما غربت الشمس - جابر بن عبد الله | ٥٩٦ | - إن عفريتاً من الجن نفلت على البارحة ليقطع على الصلاة - أبو هريرة | ٤٦١ |
| - أن عمر بن الخطاب حمل على فرس - ابن عمر | ٣٠٠٢ | - أن علي بن أبي طالب خرج - ابن عباس | ٤٤٤٧ |
| - أن عمر بن الخطاب حين تأيمت حفصة - ابن عمر | ٤٠٠٥ | | |
| - أن عمر بن الخطاب خرج إلى الشام - عبد | | | |

- أن عمر سأله النبي ﷺ - ابن عمر ٢٠٣٢
- أن عمر نذر في الجاهلية - ابن عمر ٢٠٤٣
- أن عمر نشد الناس - هشام عن أبيه ٦٩٠٧
- أن عمرو بن عوف وكان شهد بدرًا - المسور ابن مخرمة ٤٠١٥
- أن عمّه غاب عن بدر فقال: غبت - أنس بن مالك ٤٠٤٨
- أن عويمراً أتى عاصم بن عدي - سهل بن سعد ٤٧٤٥
- أن عويمراً العجلاني جاء - سهل بن سعد ٥٢٥٩
- أن عويمراً العجلاني جاء إلى عاصم بن عدي - سهل بن سعد ٥٣٠٨
- إن الغادر يرفع له لواء يوم القيمة - ابن عمر ٦١٧٧
- إن الغادر ينصب له لواء يوم القيمة - ابن عمر ٦١٧٨
- أن غلاماً قتل غيلة - ابن عمر ٦٨٩٦
- أن غلاماً ليهود كان يخدم النبي ﷺ - أنس ابن مالك ٥٦٥٧
- أن فاطمة أرسلت إلى أبي بكر - عائشة ٣٧١١
- أن فاطمة اشتكت ما تلقى - علي بن أبي طالب ٣١١٣
- أن فاطمة بنت أبي حبيش - عائشة ٢٢٠
- أن فاطمة بنت النبي ﷺ أرسلت - عائشة ٤٢٤٠
- أن فاطمة سالت أبو بكر الصديق - عائشة ٣٠٩٢
- أن فاطمة شكت ما تلقى في يدها - علي بن أبي طالب ٦٣١٨
- أن فاطمة عليها السلام آتت - علي بن أبي طالب ٥٣٦٢
- أن فاطمة عليها السلام آتت النبي ﷺ - علي ابن أبي طالب ٥٣٦١
- أن فاطمة والعباس أتيا أبو بكر - عائشة ٤٠٢٥
- أن فاطمة والعباس أتيا أبو بكر يلتسمان - عائشة ٦٧٢٥
- إن في الجنة باباً يقال له الريان - سهل بن

- الله بن عامر بن ربيعة ٦٩٧٣
- أن عمر بن الخطاب خرج إلى الشام حتى إذا ٥٧٢٩
- ابن عباس ٤٠٣٣
- أن عمر بن الخطاب دعاه - مالك بن أوس ابن الحذفان ٤٠٣٣
- أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه كان إذا ١٠١٠
- أن عمر بن الخطاب سألهم - ابن عباس ٤٩٦٩
- أن عمر بن الخطاب طلق امرأة له - نافع ٥٣٣٢
- أن عمر بن الخطاب غَرَب - عروة بن الزبير ٦٨٣٢
- أن عمر بن الخطاب قال: - حذيفة بن اليمان ٣٥٨٦
- إن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قسم مروطاً - ثعلبة بن أبي مالك ٢٨٨١
- أن عمر بن الخطاب كان إذا فخطوا - أنس ابن مالك ٣٧١٠
- أن عمر بن عبد العزيز أبرز سريره يوماً - أبو قلابة ٦٨٩٩
- أن عمر بن عبد العزيز آخر العصر - ابن شهاب ٣٢٢١
- أن عمر بينما هو - أبو هريرة ٨٨٢
- أن عمر تصدق بمال له على عهد رسول الله ﷺ - عبد الله بن عمر ٢٧٦٤
- أن عمر حمل على فرس له في سبيل الله - عبد الله بن عمر ٢٧٧٥
- أن عمر حين تأيمت حفصة بنت عمر - ابن عمر ٥١٢٩
- أن عمر خرج إلى الشام - عبد الله بن عامر ٥٧٣٠
- أن عمر رأى - عبد الله بن عمر ٨٨٦
- أن عمر رأى حلة سيراء تباع فقايل - ابن عمر ٥٨٤١
- أن عمر رضي الله عنه أجلى اليهود والنصارى - عبد الله بن عمر ٢٣٣٨
- أن عمر رضي الله عنه وجد مالاً بخيير - عبد الله بن عمر ٢٧٧٢

| | | |
|---|------|--|
| - إن قيس بن سعد كان يكون بين يدي - أنس | ١٨٩٦ | سعد |
| ٧١٥٥ ابن مالك | ٦٥٥٣ | - إن في الجنة لشجرة يسير الراكب - أبو سعيد الخدرى |
| - أن قيس بن سعد وكان صاحب لواء - ثعلبة | ٣٢٥٢ | - إن في الجنة لشجرة يسير الراكب - أبو هريرة |
| ٢٩٧٤ ابن أبي مالك | ٣٢٥١ | - إن في الجنة لشجرة يسير الراكب - أنس بن مالك |
| ٥٣٩٥ إن الكافر يأكل في سبعة أمعاء - ابن عمر .. | ٦٥٥٢ | - إن في الجنة لشجرة يسير الراكب - سهل بن سعد |
| ٤٥٩٩ - إن كان بكم أذى» قال : - ابن عباس | ٥٦٨٨ | - إن في الجنة السوداء شفاء من كل داء - أبو هريرة |
| ١٣٨٩ عائشة | ٣٨٧٥ | - إن في الصلاة لشغلاً - عبد الله بن مسعود ... |
| - أن كان رسول الله ﷺ ليدع ليدع العمل وهو - | ٥٦٩٧ | - إن فيه شفاء - جابر بن عبد الله |
| ١١٢٨ عائشة | ٣٨٣٧ | - أن القاسم كان يمشي بين يدي الجنائزة - عبد |
| - إن كان رسول الله ﷺ ليصلّي الصبح | ٤٢٦١ | الرحمن بن القاسم |
| ٨٦٧ في نصرف النساء - عائشة | ٣١٠٩ | - إن قتل زيد فجعفر - ابن عمر |
| ١٩٢٨ إن كان رسول الله ﷺ ليقبل - عائشة | ٦٥٨٠ | - أن قدح النبي ﷺ انكسر - أنس بن مالك |
| - إن كان الشؤم في شيء ففي الدار والمرأة - | ١٠٢٠ | - إن قدر حوضي كما بين أيله وصيئه - أنس |
| ٥٠٩٤ ابن عمر | ٦٧٨٨ | ابن مالك |
| - إن كان عندك ماء بات في شنة - جابر بن عبد | ٣٧٣٢ | - إن قريشاً أبطلوا - عبد الله بن مسعود |
| ٥٦٢١ الله | ٣٤٧٥ | - أن قريشاً أهمهم المرأة المخزومية - عائشة .. |
| - إن كان عندك ماء بات هذه الليلة - جابر بن عبد الله | ٤٣٣٤ | - أن قريشاً أهمهم شأن المرأة المخزومية - |
| ٥٦١٣ عبد الله | ١٨٩٣ | عائشة |
| - إن كان في شيء ففي الغرس والمرأة | ٤٦٩٣ | - إن قريشاً حديث عهد بعجائبية - أنس بن |
| ٥٠٩٥ والمسكن - سهل بن سعد | ٣٨٧٠ | مالك |
| ٢٨٥٩ إن كان في شيء ففي المرأة - سهل بن سعد . | ٣٦٣٨ | - أن قريشاً كانت تصوم يوم عاشوراء - عائشة |
| - إن كان في شيء من أدويتكم خير - جابر بن عبد الله | ٥٥٠٧ | - أن قريشاً لما أطبلوا عن رسول الله ﷺ - عبد |
| ٥٦٨٣ عبد الله | ٢٠٥٧ | الله بن مسعود |
| - إن كان في شيء من أدويتكم شفاء - جابر بن عبد الله | ٢٠٦٠ | - إن القمر انشق على زمان النبي ﷺ - ابن عباس |
| ٥٧٠٤ عبد الله | ٣٦٣٨ | - إن القمر انشق في زمان النبي ﷺ - ابن عباس |
| ٦١٢٩ إن كان النبي ﷺ ليخلطنا - أنس بن مالك .. | ٥٥٠٧ | - أن قوماً قالوا للنبي ﷺ - عائشة |
| ١١٣٠ المغيرة بن شعبة | ٢٠٥٧ | - أن قوماً قالوا : يا رسول الله إن قوماً - عائشة |
| - إن كان يدأ يدب فلا يأس - البراء بن عازب | | محكم دلائل وبرابين سے مزین، متعدد و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ |
| وزيد بن أرقم | | |
| - إن كانت أحب أسماء علي رضي الله عنه إليه | | |
| - سهل بن سعد | | |
| - إن كذبًا علىَ ليس كذب على أحد - | | |

| | | |
|------|--|---|
| ٥٦٧٢ | حازم | |
| | - أن المسلمين بینا هم في صلاة الفجر - أنس | |
| ٤٤٤٨ | ابن مالك | |
| | - إن المسلمين بینا هم في الفجر يوم الاثنين - | |
| ١٢٠٥ | أنس بن مالك | |
| | - أن المسوّر بن مخرمة وعبد الرحمن قالا : - | |
| ٣٦٩٦ | عروة بن الزبير | |
| | - إن المشركيّن كانوا لا يغضبون - عمر بن الخطاب | |
| ٣٨٣٨ | - إن مع الدجال إذا خرج ماء وناراً - حذيفة بن اليمان | |
| ٣٤٥٠ | - أن معاذ بن جبل كان يصلّي مع النبي ﷺ ثم يرجع فبِعْدَ - جابر بن عبد الله | |
| ٧٠٠ | - أن معاذًا لما قدم اليمن صلّى بهم الصبح - | |
| ٤٣٤٨ | عمرو بن ميمون | |
| | - أن مغفل بن يسار كانت أخته تحت رجل - | |
| ٥٢٣١ | الحسن | |
| | - إن معه ماء ونار فثاره ماء بارد - حذيفة بن اليمان | |
| ٧١٣٠ | - إن معي من ترون - مروان والمسوّر بن مخرمة | |
| ٢٥٣٩ | - إن مكة حرمتها الله - أبو شريح | |
| ١٠٤ | ٣٢١٠ | - إن الملائكة تنزل من العنان - عائشة |
| | - إن الملائكة لا تدخل بيتاً فيه صورة - أبو طلحة | |
| ٥٩٥٨ | - إن الملائكة يطوفون في الطرق - أبو هريرة . | |
| ٦٤٠٨ | ٣٩٩٤ | - أن ملائكة سأل النبي ﷺ - معاذ بن رفاعة |
| | - إن مما أخاف عليكم من بعدي ما يفتح عليكم - أبو سعيد الخدري | |
| ١٤٦٥ | - إن مما أدرك الناس من كلام النبوة - أبو مسعود عقبة | |
| ٣٤٨٣ | - إن المؤمن إذا كان في الصلاة فإنما ينادي ربه - أنس بن مالك | |
| ٤١٣ | - إن المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه ببعضًا | |

| | |
|------|---|
| ١٢٩١ | المغيرة بن شعبة |
| ١٢٠٠ | - إن كنا لتكلم في الصلاة - زيد بن أرقم |
| ٢٣٤٩ | - إن كنا لنفرح يوم الجمعة - سهل بن سعد ... |
| | - إن كنت بربة فسيروك الله - عروة وسعيد |
| ٤٦٩٠ | ابن المسيب وعلقمة بن وقاص وعبد الله ... |
| ٦٦٢٧ | - إن كتم تعطون في إمرته فقد كتم - ابن عمر |
| | - أن لا تسافر المرأة مسيرة يومين - أبو سعيد الخدري |
| ١٨٦٤ | - أن لا تلدوني - عائشة |
| ٤٤٥٨ | - إن لصاحب الحق مقلاً - أبو هريرة |
| ٢٦٠٩ | - إن لقيتكم فلا تأذنوا - أبو هريرة |
| ٢٩٥٤ | - إن لك أجر رجل ممن شهد بدراً - ابن عمر . |
| ٣١٣٠ | - إن لك أجر رجل ممن شهد بدراً - ابن موهب |
| ٣٦٩٨ | - إن لكل أمة أميناً - أنس بن مالك |
| ٣٧٤٤ | - إن لكل نبي حوارياً - جابر بن عبد الله |
| ٢٨٤٧ | - إن الله أمرني أن أقرأ عليك - أنس بن مالك . |
| ٣٨٠٩ | - إن الله ينهاكم أن تحلفوا - عمر .. |
| ٦٦٤٧ | - إن لله تسعًا وتسعين اسمًا - أبو هريرة |
| ٢٧٣٦ | - إن لله تسعه وتسعين اسمًا مائة إلا واحداً - |
| ٧٣٩٢ | أبو هريرة |
| ١٢٨٤ | - إن لله ما أخذوله ما أعطى - أسامة بن زيد .. |
| ٣٦٥٩ | - إن لم تجديني فأتي أبا بكر - جبير بن مطعم . |
| ٥٥٤٤ | - إن لها أوابد وأوابد الوحش - رافع بن خديج |
| ٤٤٨٨ | - إن لهذه البهائم أوابد - رافع بن خديج |
| ٢١٠٧ | - إن المتباهيّن بالخير في بيعهما - ابن عمر .. |
| ٣٥٣٥ | - إن مثلي ومثل الأنبياء من قبلي - أبو هريرة .. |
| | - أن مروان بن الحكم والمسوّر بن مخرمة أخبراه - عروة .. |
| ٢٣٠٧ | - أن مروان قال لبوابه - علقة بن وقاص .. |
| ٤٥٦٨ | - أن مروان والمسوّر أخبراه - عروة بن الزبير . |
| ٤٣١٨ | - أن المسجد كان على عهد رسول الله ﷺ مبنیاً باللين - عبد الله بن مسعود |
| ٤٤٦ | - إن المسلم ليؤجر في كل شيء - قيس بن أبي |

| | | |
|---|------|--|
| - إن من الشعر حكمة - أبي بن كعب ٦١٤٥ | ٤٨١ | - أبو موسى |
| - إن من عباد الله من لوأ قسم - أنس بن مالك . ٢٨٠٦ | ٥٣٩٧ | - إن المؤمن يأكل في معن واحد - أبو هريرة .. |
| - أن من كان أكل فليصم بقية يومه - سلمة بن الأكوع ٢٠٠٧ | ٥٣٩٤ | - إن المؤمن يأكل في معن واحد - ابن عمر ... |
| - إن من نعم الله على أن رسول الله ﷺ - عائشة ٤٤٤٩ | ٦٣٠٨ | - إن المؤمن يرى ذنبه كأنه قاعد - عبد الله بن مسعود |
| - إن من ورطات الأمور التي لا مخرج - ابن عمر ٦٨٦٣ | ٣٧٥٩ | - إن من أح恨كم إلى أحسنكم أخلاقاً - عبد الله ابن عمرو |
| - إن المنافقين اليوم شر منهم على عهد - حذيفة بن اليمان ٧١١٣ | ٢٩٢٧ | - إن من أشراط الساعة أن تقاتلوا قوماً - عمرو بن تغلب |
| - إن منكم متغرين - أبو مسعود ٧٠٢ | ٨٠ | - إن من أشراط الساعة أن يرفع العلم - أنس ابن مالك |
| - إن موسى قال لفتاه آتنا أغذاناً - أبي بن كعب ٣٢٧٨ | ٨١ | - إن من أشراط الساعة أن يقل العلم - أنس بن مالك |
| - إن موسى قام خطيباً - أبي بن كعب ٣٤٠١ | ٣٥٠٩ | - إن من أعظم الفرق أن يدعى الرجل - وائلة ابن الأسعق |
| - إن موسى قام خطيباً فيبني إسرائيل - سعيد ابن جبير ٤٧٢٥ | ٥٩٧٣ | - إن من أكبر الكبار أن يلعن الرجل والديه - عبد الله بن عمرو |
| - أن موسى كان رجلاً حيّاً - أبو هريرة ٣٤٠٤ | ١٩٢٤ | - إن من أكل فليتم أو فليصم - سلمة بن الأكوع |
| - إن الميت يعذب يكاء أهله عليه - ابن أبي مليكة ١٢٨٦ | ٥١٤٦ | - إن من البيان لسحراً - ابن عمر |
| - إن الميت يعذب يبكيه العجي - أبو موسى الأشعري ١٢٩٠ | ٦٦٩٠ | - إن من توبتي أن أنخلع من ملي - كعب بن مالك |
| - إن الميت يعذب يبكيه أهله عليه - ابن عباس ١٢٨٧ | ٣٥٥٩ | - أن من خياركم أحسنكم أخلاقاً - عبد الله بن عمرو |
| - إن الميت يعذب في قبره - هشام عن أبيه ٣٩٧٨ | ٦١ | - إن من خيركم أحسنكم خلقاً - عبد الله بن عمرو |
| - أن ميمونة بنت الحارث أخبرته - كريب ٢٥٩٢ | ٧٢ | - إن من الشجر شجرة لا يسقط ورقها وإنها مثل المسلم - عبد الله بن عمرو |
| - أن ميمونة زوج النبي ﷺ أعتقت - كريب ٢٥٩٤ | ٥٤٤٤ | - إن من الشجر شجرة مثلها كمثل المسلم - عبد الله بن عمر |
| - أن الناس قالوا : يا رسول الله هل نرى ربنا - أبو هريرة ٨٠٦ | ١٣١ | - إن من الشجر شجرة لا يسقط ورقها - ابن عمر |
| - إن الناس قد صلوا وناماً - حميد ٥٨٦٩ | | |
| - أن الناس كانوا مع النبي ﷺ يوم الحديبية - ابن عمر ٤١٨٧ | | |
| - أن الناس كانوا يتحرون بهداياهم - عائشة .. ٢٥٧٤ | | |
| - أن الناس كانوا يقولون : أكثر أبو هريرة - أبو هريرة ٣٧٠٨ | | |
| - أن الناس نزلوا مع رسول الله ﷺ - ابن عمر . ٣٣٧٩ | | |
| - إن الناس يتحدثون - نافع ٤١٨٦ | | |

| | | | |
|------|---|------|--|
| ٧٢٩٠ | ابن ثابت | ٤٧١٨ | - إن الناس يصيرون يوم القيمة جنباً - ابن عمر |
| | - أن النبي ﷺ أتى بنعيمان وهو سكران - عقبة | ١١٨ | - إن الناس يقولون أكثر أبو هريرة - أبو هريرة . |
| ٦٧٧٥ | ابن الحارث | ٥٦٨٦ | - أن ناساً اجتروا في المدينة - أنس بن مالك . |
| ٢٢٩٨ | - أن النبي ﷺ أتى بحنزة - سلمة بن الأكوع .. | | - أن ناساً اختلفوا عندها يوم عرفة - أم الفضل |
| | - أن النبي ﷺ أتى بشراب فشرب - سهل بن | ١٦٦١ | بنت الحارث |
| ٢٦٠٢ | سعد | | - أن ناساً تماروا عندها - أم الفضل بنت |
| | - أن النبي ﷺ أتى بلحوم تصدق به - أنس بن | ١٩٨٨ | الحارث |
| ١٤٩٥ | مالك | ١٩٨٩ | - إن ناساً شكوا في صيام النبي ﷺ - ميمونة .. |
| | - أن النبي ﷺ أتى بمال من البحرين - أنس بن | | - أن ناساً كان بهم سقم قالوا: - أنس بن |
| ٣٠٤٩ | مالك | ٥٦٨٥ | مالك |
| ١٩٣٨ | - أن النبي ﷺ احتجم وهو محروم - ابن عباس | | - أن ناساً من أصحاب النبي ﷺ - أبو سعيد |
| ٥٤٥٩ | - أن النبي ﷺ إذا فرغ من طعامه - أبو أمامة ... | ٥٧٣٦ | الحدري |
| ١٧٤٤ | - أن النبي ﷺ أذن - ابن عمر | | - أن ناساً من الأنصار سألوا - أبو سعيد |
| ٢٠٣٤ | - أن النبي ﷺ أراد أن يعتكف - عائشة | ٦٤٧٠ | الحدري |
| ١٦٨٥ | - أن النبي ﷺ أردف الفضل - ابن عباس | | - إن ناساً من الأنصار سألوا رسول الله - أبو |
| ٢٥٦٩ | - أن النبي ﷺ أرسل إلى امرأة - سهل بن سعد | ١٤٦٩ | سعيد الحدري |
| ٢٣٣٦ | - أن النبي ﷺ أرى وهو في معresse - عمر بن الخطاب | ٣١٤٧ | - أن ناساً من الأنصار قالوا - أنس بن مالك .. |
| | - إن النبي ﷺ استسغى فصل ركعتين - عبد | ٤٨١٠ | - أن ناساً من أهل الشرك كانوا - ابن عباس .. |
| ١٠٢٦ | الله بن زيد | ٢٦٩٠ | - أن ناساً من بني عمرو بن عوف كان بينهم |
| | - أن النبي ﷺ استسغى قلب رداءه - عبد الله | | شيبٌ - سهل بن سعد |
| ١٠١١ | ابن زيد | | - أن ناساً من عربة اجتروا المدينة - أنس بن |
| | - أن النبي ﷺ استعمل ابن اللتبية - أبو حميد | ١٥٠١ | مالك |
| ٧١٩٧ | السعادي | | - أن ناساً من عكل وعربة قدموها المدينة - |
| | - أن النبي ﷺ استقبل فرضني الجبل - ابن | ٤١٩٢ | أنس بن مالك |
| ٤٩٢ | عمر | | - إن ناساً يزعمون أن هذه الآية نسخت - ابن |
| | - أن النبي ﷺ اشتري طعاماً من يهودي - | ٢٧٥٩ | عباس |
| ٢٢٠٠ | عائشة | | - إن ناساً يقولون - ابن عمر |
| | - أن النبي ﷺ اشتري من يهودي طعاماً - | ٤٤٥ | - أن النبي ﷺ أبصر نخامة في قبلة المسجد |
| ٢٢٥٢ | عائشة | | فحكتها بحصاً - أبو سعيد |
| | - أن النبي ﷺ اشتري من يهودي طعاماً إلى | ٤١٤ | - أن النبي ﷺ أتاه رعل وذكوان - أنس بن |
| ٢٥٠٩ | أجل - عائشة | | مالك |
| | - أن النبي ﷺ أصنع خاتماً من ذهب - عبد | ٣٠٦٤ | - أن النبي ﷺ أتاه في منزله - عتبان بن مالك . |
| ٥٨٧٦ | الله بن مسعود | ٤٢٤ | - أن النبي ﷺ أتاه صفية - علي بن حسين |
| | | ٧١٧١ | - أن النبي ﷺ انخذ حجرة في المسجد - زيد |

| | | | |
|--|------|--|------|
| - أن النبي ﷺ أكى من نسائه شهراً - أم سلمة .. | ١٩١٠ | - أن النبي ﷺ اعتكف معه بعض نسائه - عائشة .. | ٣٠٩ |
| - أن النبي ﷺ أمر أزواجه - حفصة .. | ٤٣٩٨ | - أن النبي ﷺ أعطاه ديناراً - عروة بن الزبير .. | ٣٦٤٢ |
| - أن النبي ﷺ أمر بزكاة الفطر - ابن عمر .. | ١٥٠٩ | - أن النبي ﷺ أعطاه غنماً - عقبة بن عامر .. | ٢٣٠٠ |
| - أن النبي ﷺ أمره - علي بن أبي طالب .. | ١٧١٧ | - إن النبي ﷺ أغار علىبني المصطلق - عبد الله بن عمر .. | ٢٥٤١ |
| - إن النبي ﷺ أمره أن يتعلم - زيد بن ثابت .. | ٧١٩٥ | - أن النبي ﷺ اغسل من الجنابة - ميمونة .. | ٢٦٠ |
| - أن النبي ﷺ أمره أن يردد - عبد الرحمن بن أبي بكر .. | ١٧٨٤ | - إن النبي ﷺ افتقى ثابت بن قيس - أنس بن مالك .. | ٣٦١٣ |
| - أن النبي ﷺ أمرها بقتل الأوزاع - أم شربك .. | ٣٢٠٧ | - أن النبي ﷺ أقام على صفة - أنس بن مالك .. | ٤٢١٢ |
| - أن النبي ﷺ أهدى له أقيمة - عبد الله بن أبي مليكة .. | ٣١٢٧ | - أن النبي ﷺ أكل عندها كتفاً - ميمونة .. | ٢١٠ |
| - أن النبي ﷺ أهل بعمره وحجـة - أنس بن مالك .. | ٤٣٥٣ | - أن نبـي الله ﷺ أراد أن يكتب - أنس بن مالك .. | ٥٨٧٢ |
| - أن النبي ﷺ أهل وأصحابه بالحجـ - جابر بن عبد الله .. | ١٧٨٥ | - أن نبـي الله ﷺ أمر يوم بدر - أبو طلحـ .. | ٣٩٧٦ |
| - أن النبي ﷺ أوصى رجالـ فقال: إذا أردت - البراء بن عازب .. | ٦٣١٣ | - أن نبـي الله ﷺ حدثـ عن ليلة أسرـى به - مالـك بن صعصـة .. | ٣٨٨٧ |
| - أن النبي ﷺ بـعث - أبو سعيد وأبـو هرـيرة .. | ٤٢٤٦ | - أن نبـي الله ﷺ حدثـ عن لـيلـة - مالـك بن صعصـة .. | |
| - أن النبي ﷺ بـعث جـيشاً - عليـ بن أبي طـالب .. | ٧٢٥٧ | - أن نبـي الله سـليمـان عليهـ الصـلاـة والـسـلامـ كان لهـ ستـونـ امـرـأ - أبو هـرـيرـة .. | |
| - أن النبي ﷺ بـعث خـالـدا - أنسـ بن مـالـك .. | ٤٠٩١ | - أن نبـي الله ﷺ صـلـى بـهـمـ صـلـاةـ الـظـهـرـ فـرـادـ - عبدـ اللهـ بنـ مـسـعـودـ .. | |
| - أن النبي ﷺ بـعث رـجـلاً - سـلمـةـ بنـ الأـكـوعـ .. | ١٩٢٤ | - أن نبـي الله ﷺ صـلـى عـلـىـ النـجـاشـيـ - جـابرـ اـبـنـ عـبـاسـ .. | |
| - أن النبي ﷺ بـعث رـجـلاً - عـائـشـةـ .. | ٧٣٧٥ | - أن نبـي الله ﷺ قالـ: إذا فـضـىـ - أبو هـرـيرـة .. | ٤٨٠٠ |
| - أن النبي ﷺ بـعث مـعاـذـاـ إلىـ الـيـمـنـ - اـبـنـ عـبـاسـ .. | ١٣٩٥ | - أن نبـي الله ﷺ قالـ لأـبـيـ - أـنسـ بنـ مـالـكـ .. | ٤٩٦١ |
| - أن النبي ﷺ بـعث مـعاـذـاـ وأـبـاـ مـوسـىـ - أبو بـرـدةـ عنـ أـبـيهـ .. | ٢٠٣٨ | - أن نبـي الله ﷺ كانـ يـدـعـوـ - اـبـنـ عـبـاسـ .. | ٧٤٣١ |
| - أن النبي ﷺ بـعث مـعـهاـ أحـاجـاـهاـ - عـائـشـةـ .. | ١٥١٦ | - أن نبـي الله ﷺ كانـ يـطـوـفـ عـلـىـ نـسـائـهـ فـيـ الـلـيـلـةـ الـواـحـدـةـ - أـنسـ بنـ مـالـكـ .. | ٢٨٤ |
| - أن النبي ﷺ بـعثـهـ إـلـىـ الـيـمـنـ - أـبـوـ مـوسـىـ الأـشـعـريـ .. | ٤٣٤٣ | - إنـ نـبـيـ اللهـ كـانـ يـقـولـ - المـغـيـرـةـ بـنـ شـعـبـ .. | ٧٢٩٢ |
| - أنـ النبيـ بـعـثـهـ عـلـىـ جـيشـ - عـمـرـ وـبـنـ العـاصـ .. | ٣٦٦٢ | - أنـ نـبـيـ اللهـ كـانـ يـقـولـ مـنـ الـلـيلـ - عـائـشـةـ .. | ٤٨٣٧ |
| - أنـ النبيـ بـعـثـهـ وـأـتـعـهـ بـمـعـاذـ - أـبـوـ مـوسـىـ .. | ٧١٥٦ | - أنـ نـبـيـ اللهـ وـزـيـدـ بـنـ ثـابـتـ تـسـحـرـاـ - أـنسـ اـبـنـ مـالـكـ .. | ١١٣٤ |
| - أنـ النبيـ بـعـثـهـ بـيـنـماـ هوـ يـخـطبـ - عـبدـ اللهـ بـنـ عـمـرـ .. | ٦٦٦٥ | - أنـ نـبـيـ اللهـ وـزـيـدـ بـنـ ثـابـتـ تـسـحـرـاـ فـلـمـاـ فـرـغاـ - أـنسـ بـنـ مـالـكـ .. | ٥٧٦ |
| - أنـ النبيـ بـعـثـهـ تـزـوجـ مـيمـونـةـ - اـبـنـ عـبـاسـ .. | ١٨٣٧ | | |

- أن النبي ﷺ خطب عائشة - عروبة بن الزبير . ٥٠٨١
 - أن النبي ﷺ دخل بيتها يوم فتح مكة - أم هانى ١١٧٦
 - أن النبي ﷺ دخل حانطاً - أبو موسى الأشعري ٣٦٩٥
 - أن النبي ﷺ دخل الخلاء - ابن عباس ١٤٣
 - إن النبي ﷺ دخل عام الفتح - عائشة ١٥٧٨
 - أن النبي ﷺ دخل على أعرابي - ابن عباس . ٣٦١٦
 - أن النبي ﷺ دخل على رجل - جابر بن عبد الله ٥٦٢١
 - أن النبي ﷺ دخل على رجل من الأنصار - جابر بن عبد الله ٥٦١٣
 - أن النبي ﷺ دخل عليه ناس - عائشة ٥٦٥٨
 - أن النبي ﷺ دخل عليها - جويرية بنت الحارث ١٩٨٦
 - أن النبي ﷺ دخل عليها فزعًا - زينب بنت جحش ٣٣٤٦
 - أن النبي ﷺ دخل عليها فزعًا يقول: لا إله إلا الله - زينب بنت جحش ٣٥٩٨
 - أن النبي ﷺ دخل عليها وحاضت - عائشة .. ٥٥٤٨
 - أن النبي ﷺ دخل عليها وعندها امرأة - عائشة ٤٣
 - أن النبي ﷺ دخل عليها وعندها رجل - عائشة ٥١٠٢
 - أن النبي ﷺ دخل المسجد - أبو هريرة ٧٩٣
 - أن النبي ﷺ دخل مكة - أنس بن مالك ٤٢٨٦
 - أن النبي ﷺ دخل مكة عام الفتح - أنس بن مالك ٥٨٠٨
 - أن النبي ﷺ دعا ببناء من ماء - أنس بن مالك ٤٠٠
 - أن النبي ﷺ دعا بفتح فيه ماء - أبو موسى ... ١٩٦
 - أن النبي ﷺ ذكر له صومي - عبد الله بن عمرو ٦٢٧٧
 - أن النبي ﷺ ذكر النار - عدي بن حاتم ٦٥٦٣

- أن النبي ﷺ تزوجها وهي بنت سنت - عائشة ٥١٣٣
 - أن النبي ﷺ توضأ مرتين مرتين - عبد الله بن زيد ١٥٨
 - أن النبي ﷺ توفي - عائشة ٣٥٣٦
 - أن النبي ﷺ جاءه عمر - جابر بن عبد الله ... ٦٤١
 - إن النبي ﷺ جلس ذات يوم على المنبر - أبو سعيد الخدري ٩٢١
 - أن النبي ﷺ حرق نخلبني التضير - ابن عمر ٤٠٣٢
 - أن النبي ﷺ حلف لا يدخل - أم سلمة ٥٢٠٢
 - أن النبي ﷺ حلق في حجة الوداع - ابن عمر ٤٤١١
 - أن النبي ﷺ حيث أفاض من عرفة - أسامة بن زيد ١٦٦٧
 - أن النبي ﷺ حين جاءه وفد هوازن - المسور ٢٥٨٣
 - أن النبي ﷺ خرج إلى أرض - ابن عباس ... ٢٦٣٤
 - أن النبي ﷺ خرج إلى البطحاء - ابن عباس . ٤٩٧٢
 - أن النبي ﷺ خرج إلى خير - أنس بن مالك . ٢٩٤٥
 - أن النبي ﷺ خرج إلى المصلى فاستيقن - عبد الله بن زيد ١٠١٢
 - أن النبي ﷺ خرج بالناس يستيقن - عبد الله ١٠٢٣
 - أن النبي ﷺ خرج حين زاغت - أنس بن مالك ٧٢٩٤
 - إن النبي ﷺ خرج علينا - كعب بن عجرة ٦٢٥٧
 - أن النبي ﷺ خرج في رمضان - ابن عباس .. ٤٢٧٦
 - أن النبي ﷺ خرج يوم الخميس - كعب بن مالك ٢٩٥٠
 - إن النبي ﷺ خرج يوم الفطر فبدأ - جابر بن عبد الله ٩٥٨
 - أن النبي ﷺ خرج يوم الفطر فصلى ركعتين لم يصل قبلها - عبد الله بن عباس ٩٨٩
 - أن النبي ﷺ خرج يوماً فصلى - عقبة بن عامر ١٣٤٤

| | | |
|--|------|--|
| - أن النبي ﷺ سجد بالنجم وسجد معه المسلمين والمشركون - عبد الله بن عباس . | ١٠٧١ | - أن النبي ﷺ رأى أغراياً يبول في المسجد - أنس بن مالك .. |
| - أن النبي ﷺ سحر - عائشة .. | ٣١٧٥ | ٢١٩ - أن النبي ﷺ رأى رجلاً - أنس بن مالك .. |
| - أن النبي ﷺ صعد أحداً - أنس بن مالك .. | ٣٦٧٥ | ٦١٥٩ - أن النبي ﷺ رأى رجلاً يسوق - أبو هريرة .. |
| - أن النبي ﷺ صفت بهم بالمصلح - أبو هريرة | ١٣٢٨ | ١٧٠٦ - أن النبي ﷺ رأى رجلاً يسوق بدنة - أنس بن مالك .. |
| - أن النبي ﷺ صلّى بأصحابه - جابر بن عبد الله .. | ٤١٢٥ | ١٦٩٠ - أن النبي ﷺ رأى رجلاً يطوف - ابن عباس .. |
| - أن النبي ﷺ صلّى بالمدينة سبعاً وثمانينيماً | ٥٤٣ | ١٦٢١ - أن النبي ﷺ رأى شيخاً يهادى بين ابنيه قال: |
| الظهر - عبد الله بن عباس .. | ٢٩٥١ | ١٨٦٥ ما بال هذا - أنس بن مالك .. |
| - أن النبي ﷺ صلّى بالمدينة الظهر - أنس بن مالك .. | ٤٩٥ | - أن النبي ﷺ رأى على عبد الرحمن أثر - أنس بن مالك .. |
| - أن النبي ﷺ صلّى بهم بالبطحاء - أبو حفيظة .. | ٨٢٩ | ٥١٥٥ - أن النبي ﷺ رأى في بيته جارية - أم سلمة .. |
| - أن النبي ﷺ صلّى بهم الظهر فقام في الركعتين الأولتين - عبد الله ابن بحية .. | ١٠٦٤ | ٥٧٣٩ - أن النبي ﷺ رأى نخامة - ابن عمر .. |
| - أن النبي ﷺ صلّى بهم في كسوف الشمس أربع ركعات - عائشة .. | ٤٨٥ | ١٢١٣ - أن النبي ﷺ رأى نخامة في القبلة - أنس بن مالك .. |
| - أن النبي ﷺ صلّى حيث المسجد الصغير - ابن عمر .. | ٧٤٥ | ٤٠٥ - أن النبي ﷺ رأى نيراً تونقد يوم خير - سلمة بن الأكوع .. |
| - أن النبي ﷺ صلّى صلاة الكسوف - أسماء بنت أبي بكر .. | ١٣٣٤ | ٢٤٧٧ - أن النبي ﷺ رخص في بيع العرايا - أبو هريرة .. |
| - أن النبي ﷺ صلّى الظهر - أنس بن مالك .. | ١٧٥٦ | ٢١٩٠ - أن النبي ﷺ رخص في العرايا - زيد بن ثابت .. |
| - أن النبي ﷺ صلّى الظهر بالمدينة - أنس بن مالك .. | ١٥٤٧ | ٢١٧٣ - أن النبي ﷺ رخص لعبد الرحمن - أنس بن مالك .. |
| - أن النبي ﷺ صلّى على أصحمة - جابر بن عبد الله .. | ٣٥٤ | ٢٩١٩ - أن النبي ﷺ ركب حماراً عليه إكاف - أسامة بن زيد .. |
| - أن النبي ﷺ صلّى في ثوب واحد - عمر بن أبي سلمة .. | ٣٧٣ | ٦٢٥٤ - أن النبي ﷺ ركب على حمار - أسامة بن زيد .. |
| - أن النبي ﷺ صلّى في خميسة لها أعلام - عائشة .. | ٤٨٨ | ٥٦٦٣ - أن النبي ﷺ سئل عن ضالة الغنم - يزيد مولى المبعث .. |
| - أن النبي ﷺ صلّى في طرف تلعة - ابن عمر .. | ٥٨٨٣ | ٥٢٩٢ - أن النبي ﷺ سئل عن فارة سقطت في السمن فقال خذوها - ميمونة .. |
| - أن النبي ﷺ صلّى يوم العيد ركعتين - ابن عباس .. | | ٢٣٦ - أن النبي ﷺ سئل في حجته - ابن عباس .. |
| - أن النبي ﷺ صلّى يوم الفطر ركعتين لم يصل | | ٨٤ - أن النبي ﷺ سأله رجل عن النقطة - زيد بن خالد .. |

| | | | |
|------|---|------|--|
| ٣٩٩٥ | عباس - أن النبي ﷺ قال يوم الخندق: حسونا - | ٩٦٤ | قبلها ولا بعدها - عبد الله بن عباس - أن النبي ﷺ ضرب في الخمر بالجريدة - |
| ٤٥٣٣ | علي بن أبي طالب - أن النبي ﷺ قال يوم الفتح لا هجرة - ابن عباس عباس - إن النبي ﷺ قام فبدأ - جابر بن عبد الله - أن النبي ﷺ قام حين جاءه وفد هوازن - | ٦٧٧٣ | أنس بن مالك - أن النبي ﷺ عامل خير بشطر ما يخرج منها |
| ٢٨٢٥ | مروان والمسور بن مخرمة - أن النبي ﷺ قتل يهودياً بجارية - أنس بن مالك - أن النبي ﷺ قدم مكة فدعى عثمان بن طلحة - | ٢٣٢٨ | - عبد الله بن عمر - أن النبي ﷺ عرض على قوم اليمين فأسرعوا |
| ٩٦١ | ابن عمر - أن النبي ﷺ قضى باليمين - ابن عباس - أن النبي ﷺ قطع العرنيين - أنس بن مالك .. | ٢٦٧٤ | أبو هريرة - أن النبي ﷺ عرضه يوم أحد - ابن عمر - أن النبي ﷺ غزا تسع عشرة - زيد بن أرقم .. |
| ٢٥٤٠ | ٦٨٨٥ | ٦٨٠ | - أن النبي ﷺ قال: أرانني أسوق بسوالك - |
| ٤٦٨ | ٦٨٠ | ٦٨٠ | ابن عمر - أن النبي ﷺ قال: أيما أمرى - ابن عمر .. |
| ٢٦٦٨ | ٦٨٠ | ٦٨٠ | - أن النبي ﷺ قال حين جاءه وفد - مروان بن الحكم والمسور بن مخرمة |
| ٦٨٠٣ | ٦٨٠ | ٦٨٠ | - أن النبي ﷺ قال في حجة الوداع - جرير |
| ١٧٣٤ | ٦٨٠ | ٦٨٠ | - أن النبي ﷺ قال في الرجل سوّي - معقيب |
| ٥٢١١ | ٦٨٠ | ٦٨٠ | ابن أبي فاطمة الدوسى |
| ٢٤٨ | ٦٨٠ | ٦٨٠ | - أن النبي ﷺ قال: لا يُليس العرير - عمر بن الخطاب |
| ٥٠١٧ | ٦٨٠ | ٦٨٠ | - أن النبي ﷺ قال لحسان: اهجهم - البراء بن عازب |
| ١٠٠٦ | ٦٨٠ | ٦٨٠ | - أن النبي ﷺ قال لرجل تزوج - سهل بن سعد |
| ٥٤٥٨ | ٦٨٠ | ٦٨٠ | - أن النبي ﷺ قال للمتلاعنين - ابن عمر |
| ٨٤٩ | ٦٨٠ | ٦٨٠ | - أن النبي ﷺ قال للوزع: الفويسن - عائشة .. |
| ١١٦١ | ٦٨٠ | ٦٨٠ | - أن النبي ﷺ قال له: يا أبا موسى - أبو |
| ٣٩٠ | ٦٨٠ | ٦٨٠ | موسى الأشعري |
| ١٦١٧ | ٦٨٠ | ٦٨٠ | - أن النبي ﷺ قال لها أربتك - عائشة |
| ٢٩٤٤ | ٦٨٠ | ٦٨٠ | - أن النبي ﷺ قال لها: إن جبريل - عائشة |
| ٦٣٩٣ | ٦٨٠ | ٦٨٠ | - أن النبي ﷺ قال لها: إن عبدالله رجل صالح |
| ١١٣٦ | ٦٨٠ | ٦٨٠ | - حفصة بنت عمر |
| ٣٠٨٨ | ٦٨٠ | ٦٨٠ | - أن النبي ﷺ قال لها: يا عائشة - عائشة |
| | | | - أن النبي ﷺ قال: هذا جبل - أنس بن مالك .. |
| | | | - أن النبي ﷺ قال وهو في قبة - ابن عباس |
| | | | - أن النبي ﷺ قال يوم بدر: هذا جبريل - ابن |

- أن النبي ﷺ كان يسدد شعره - ابن عباس ... ٣٩٤٤
- أن النبي ﷺ كان يصلى التطوع وهو راكب - جابر بن عبد الله ١٠٩٤
- أن النبي ﷺ كان يصلى الجمعة حين تسيل الشمس - أنس بن مالك ٩٠٤
- أن النبي ﷺ كان يصلى ركعتين فان كنت - عائشة ١١٦٨
- أن النبي ﷺ كان يصلى سجدين خفيفتين - حفصة بنت عمر ١١٧٣
- أن النبي ﷺ كان يصلى على راحلته نحو المشرق - جابر بن عبد الله ١٠٩٩
- أن النبي ﷺ كان يصلى عند اليم - عبد الله ابن مسعود ٢٤٠
- أن النبي ﷺ كان يصلى وعائشة معترضة بيده وبين القبلة - عروة بن الزبير ٣٨٤
- أن النبي ﷺ كان يضحي بكبشين - أنس بن مالك ٥٥٦٤
- أن النبي ﷺ كان يضرب شعره - أنس بن مالك ٥٩٠٣
- أن النبي ﷺ كان يطوف على نسائه - أنس بن مالك ٥٠٦٨
- أن النبي ﷺ كان يطول في الركعة الأولى - أبو قتادة ٧٧٩
- أن النبي ﷺ كان يعتكف - عائشة ٢٠٢٦
- أن النبي ﷺ كان يعود بعض أهله - عائشة ... ٥٧٤٣
- أن النبي ﷺ كان يفعله - عبد الله بن عمر ١٠٩٥
- أن النبي ﷺ كان يقرأ أيام الكتاب - أبو قتادة ٧٧٨
- أن النبي ﷺ كان يقرأ في الظهر في الأولين - أبو قتادة ٧٧٦
- أن النبي ﷺ كان يقول في دبر كل صلاة مكتوبة لا إله إلا الله - المغيرة بن شعبة ٨٤٤
- أن النبي ﷺ كان يقول للمرأة : بسم الله - عائشة ٥٧٤٥
- أن النبي ﷺ كان يقوم يوم الجمعة إلى شجرة محكم دلائل وبرابين سے مزین، متعدد و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
- أن النبي ﷺ كان إذا قدم من سفر - أنس بن مالك ١٨٨٦
- أن النبي ﷺ كان إذا قفل كُرْ - عبد الله بن مسعود ٣٠٨٤
- أن النبي ﷺ كان أول ما قدم المدينة تزل على أجداده - البراء بن عازب ٤٠
- أن النبي ﷺ كان ترکز له الحرية - عبد الله بن مسعود ٤٩٨
- أن النبي ﷺ كان خاتمه من فضة - أنس بن مالك ٥٨٧٠
- أن النبي ﷺ كان عند بعض نسائه - أنس بن مالك ٤٤٨١
- أن النبي ﷺ كان عندها - أم سلمة ٥٢٣٥
- أن النبي ﷺ كان عندها - عائشة ٢٦٤٦
- أن النبي ﷺ كان عندها وفي - أم سلمة ٥٨٨٧
- أن النبي ﷺ كان في سفر - أنس بن مالك ... ٦٢١٠
- أن النبي ﷺ كان في سفر فقرأ - البراء بن عازب ٤٩٥٢
- أن النبي ﷺ كان في غزوة - أنس بن مالك ... ٢٨٣٩
- أن النبي ﷺ كان لا يدع أربعاً قبل الظهر - عائشة ١١٨٢
- أن النبي ﷺ كان له حصير - عائشة ٧٣٠
- أن النبي ﷺ كان يأتي قياماً مأشياً - ابن عمر . ٧٣٢٦
- أن النبي ﷺ كان يبع نخلبني التضير - عمر ابن الخطاب ٥٣٥٧
- أن النبي ﷺ كان ينفتح على نفسه - عائشة ... ٥٧٥١
- أن النبي ﷺ كان يتكون في حجري وأنا حاضر - عائشة ٢٩٧
- أن النبي ﷺ كان يجمع بين الرجلين - جابر بن عبد الله ١٣٤٥
- أن النبي ﷺ كان يحتجز حصيراً - عائشة ٥٨٦١
- أن النبي ﷺ كان يحدث حدثنا - عائشة ٣٥٦٧
- أن النبي ﷺ كان يدعون في الصلاة اللهم أنج أبو هريرة ٦٩٤٠

| | |
|------|--|
| ١٣١٢ | - إن النبي ﷺ مرت به جنازة فقام - سهيل بن حنيف |
| ١٣٨ | - أن النبي ﷺ نام حتى نفح ثم صلى - ابن عباس |
| ٣٦٣٠ | - أن النبي ﷺ نعى جعفرًا وزيدًا - أنس بن مالك |
| ٣٧٥٧ | - أن النبي ﷺ نعى زيدًا وجعفرًا - أنس بن مالك |
| ٥٨٢٢ | - أن النبي ﷺ نهى عن اشتمال - أبو سعيد الخدري |
| ٢٢٠٨ | - أن النبي ﷺ نهى عن بيع ثمر التمر حتى يزهو - أنس بن مالك |
| ٥٩٤٥ | - إن النبي ﷺ نهى عن ثمن الدم - أبو جحيفة . |
| ٥٨١ | - أن النبي ﷺ نهى عن الصلاة بعد الصبح - عبد الله بن عباس |
| ٣٣١٣ | - أن النبي ﷺ نهى عن قتل جنآن - أبو لبابة ... |
| ٢٢٨٦ | - أن النبي ﷺ نهى عن كراء المزارع - رافع بن خديج |
| ٥٨٢٩ | - أن النبي ﷺ نهى عن لبس الحرير - عمر بن الخطاب |
| ٥١١٥ | - أن النبي ﷺ نهى عن المتعة - علي بن أبي طالب |
| ٢١٧٢ | - أن النبي ﷺ نهى عن المزاولة - ابن عمر |
| ٤٠١٧ | - أن النبي ﷺ نهى عن قتل جنآن - أبو لبابة ... |
| ٣٣١٠ | - إن النبي ﷺ هدم حانطًا - ابن عمر |
| ٧٤٣ | - أن النبي ﷺ وأبا بكر وعمرو رضي الله عنهما كانوا يختسرون - أنس بن مالك |
| ١٩٢٢ | - أن النبي ﷺ واصل - عبد الله بن مسعود |
| ٦٠٠٢ | - أن النبي ﷺ وضع صبياً في حجره - عائشة .. |
| ١٥٢٤ | - إن النبي ﷺ وفت لأهل المدينة - ابن عباس .. |
| ١٢٨ | - أن النبي ﷺ ومعاذ رديفه على الرحل - أنس ابن مالك |
| ٢٥٣ | - أن النبي ﷺ وميمونة كانتا يغتسلان من إماء واحد - ابن عباس |

| | |
|------|---|
| ٣٥٨٤ | - جابر بن عبد الله |
| ٥٢٦٧ | - أن النبي ﷺ كان يمكث عند زينب - عائشة . |
| ٩٨٢ | - أن النبي ﷺ كان ينحر بالムصلى - عبد الله بن عمر |
| ٤٩١ | - أن النبي ﷺ كان يتزلب بدبي طوى - ابن عمر . |
| ٥٧٣٥ | - أن النبي ﷺ كان ينفض على نفسه - عائشة ... |
| ٢٣٤٨ | - أن النبي ﷺ كان يوماً يحدث - أبو هريرة ... |
| ٩٧٢ | - أن النبي ﷺ كانت ترک الحربة قدامه يوم الفطر - عبد الله بن عمر |
| ٥٣١٥ | - أن النبي ﷺ لاعن بين رجال وامرأة - ابن عمر |
| ٤٤٦٤ | - أن النبي ﷺ لبث بمكة عشر سنين - عائشة |
| ٣٨٢٦ | - وابن عباس |
| ٢٨٣ | - أن النبي ﷺ لقي زيد بن عمرو - ابن عمر |
| ٥٩٥٢ | - أن النبي ﷺ لم يكن يترك - عائشة .. |
| ٢٨٤٤ | - أن النبي ﷺ لم يكن يدخل بيته - أنس بن مالك |
| ٢٣٣٠ | - أن النبي ﷺ لم يه عنه - عبد الله بن عباس .. |
| ٣١٨٤ | - أن النبي ﷺ لما أراد أن يعتمر - البراء بن عازب |
| ١٥٧٧ | - أن النبي ﷺ لما جاء إلى مكة - عائشة .. |
| ٣٣٥٢ | - أن النبي ﷺ لما رأى الصورة - ابن عباس .. |
| ١٠٠٧ | - إن النبي ﷺ لما رأى من الناس إدبارة قال: اللهم سبع كسبع يوسف - عبد الله بن مسعود |
| ٣٣٩٧ | - أن النبي ﷺ لما قدم المدينة وجدهم - ابن عباس .. |
| ٣٢٨٠ | - أن النبي ﷺ لما مر بالحجر قال لا تدخلوا - سالم بن عبد الله عن أبيه |
| ١٦٢٠ | - أن النبي ﷺ مرو وهو يطوف - ابن عباس |

| | | |
|------|--|--|
| ٤٨٣٨ | عبد الله بن عمرو | - أن النبي ﷺ يوم فتح مكة اغتسل في بيتها - |
| ٤٧٨٧ | أن هذه الآية الوتحفي في نفسك * - أنس بن مالك | أم هانئ |
| ٥٦٨٧ | إن هذه الحبة السوداء شفاء من كل داء - خالد بن سعد | إن النذر لا يقدم شيئاً ولا يؤخر - ابن عمر ... |
| ٦٢٩٤ | إن هذه النار إنما هي عدو لكم - أبو موسى الأشعري | إن نزلتم بقوم فأمر لكم بما ينبغى - عقبة بن عامر |
| ٢٩٧٨ | أن هرقل أرسل إليه - أبو سفيان | إن نزلتم بقوم فأمروا لكم بما ينبغى - عقبة بن عامر |
| ٥٩٨٠ | أن هرقل أرسل إليه فقال: فما يأمر؟ - أبو سفيان | أن نساء رسول الله ﷺ كن حزبين - عائشة .. |
| ٣١٧٤ | أن هرقل أرسل إليه في ركب - أبو سفيان | أن النساء في عهد رسول الله ﷺ - أم سلمة . |
| ٧١٩٦ | أن هرقل أرسل إليه في ركب من قريش - أبو سفيان | أن النساء قالن للنبي ﷺ أجعل لنا يوماً - أبو سعيد الخدري |
| ٦٢٦٠ | أن هرقل أرسل إليه في نفر من قريش - أبو سفيان | أن نعلى النبي ﷺ كان لهم قبائلان - أنس بن مالك |
| ٧٥٤١ | أن هرقل دعا ترجماته ثم دعا بكتاب النبي ﷺ - أبو سفيان | أن نفرًا من أصحاب النبي ﷺ مرروا بماء فيهم لديع - ابن عباس |
| ٢٦٨١ | أن هرقل قال له - أبو سفيان | أن نفرًا من قومه انطلقا - سهل بن أبي حتمة |
| ٤٧٤٧ | أن هلال بن أمية قذف عند النبي ﷺ - ابن عباس | أن التكاح في الجاهلية كان على أربعة أنواع - عائشة |
| ٢٢٧١ | أن هلال بن أمية قذف امرأة - ابن عباس | أن هذا أتاني وأنا نائم - جابر بن عبد الله |
| ٥٣٠٧ | أن هلال بن أمية قذف امرأته - ابن عباس ... | إن هذا اتبعنا أنا ذن له؟ - أبو مسعود |
| ٦٦٤١ | إن هند بنت عتبة بن ربيعة قالت - عائشة | إن هذا اخترط سيفي - جابر بن عبد الله |
| ٥٣٦٤ | إن هند بنت عتبة قالت: - عائشة | إن هذا الأمر في قريش - معاوية |
| ٧١٨٠ | أن هند قالت للنبي ﷺ: إن - عائشة | إن هذا الأمر في قريش لا يعاديهم أحد - معاوية بن أبي سفيان |
| ٣٠١٦ | إن وجدتم فلاتاً وفلاتاً فاحرقوهما - أبو هريرة | إن هذا البلد حرّمه الله - ابن عباس |
| ٤٥٠٩ | إن وسادك إذا لم يرض - عدي بن حاتم | إن هذا حمد الله ولم تحمد الله - أنس بن مالك |
| ٨٧ | إن وفد عبد القيس أتوا النبي ﷺ - ابن عباس | إن هذا قد تبعنا - أبو مسعود |
| ٧٢٦٦ | إن وفد عبد القيس لما أتوا رسول الله ﷺ - ابن عباس | أن هذا المال حضر حلو - حكيم بن حزام .. |
| ٥٣ | أن وليدة كانت سوداء لحي من العرب محكم دلائل وبرايین سے مزین، متعدد و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ | إن هذا المال حضره حلوة - حكيم بن حزام .. أن هذه الآية التي في القرآن «يا أيها النبي - |

| | |
|------|--|
| ١٦٦١ | - أنا أناساً اختلفوا عندها يوم عرفة - أم الفضل |
| ٣٩٦٥ | - أنا أول من يجتربن بدي الرحمن - علي بن أبي طالب |
| ٤٧٤٤ | - أنا أول من يجتربن بدي الرحمن للخصوصة - علي بن أبي طالب |
| ٦٧٣١ | - أنا أولى بالمؤمنين من أنفسهم - أبو هريرة .. |
| ٣٣٩٧ | - أنا أولى بموسى منهم - ابن عباس .. |
| ٣٤٤٢ | - أنا أولى الناس بابن مريم - أبو هريرة .. |
| ٣٤٤٣ | - أنا أولى الناس بعيسى بن مريم - أبو هريرة .. |
| ٦٢٦٧ | - أنا رديف النبي ﷺ فقال: يا معاذ - معاذ بن جبل |
| ٤٢٥١ | - أنا رسول الله - البراء بن عازب .. |
| ٢٦٩٩ | - أنا رسول الله وأنا محمد بن عبد الله - البراء ابن عازب |
| ٣٣٤٠ | - أنا سيد الناس يوم القيمة - أبو هريرة .. |
| ٢٧٠ | - أنا طيب رسول الله ﷺ - عائشة |
| ٧٠٤٨ | - أنا على حوضي أنتظر من يرد عليه - أسماء . |
| ٤١٧٢ | - «إنا فتحنا لك فتحا» قال: الحدبية - أنس ابن مالك |
| ٦٥٨٩ | - أنا فرطكم على الحوض - جندب |
| ٦٥٧٥ | - أنا فرطكم على الحوض - عبد الله بن مسعود |
| ٧٠٥٠ | - أنا فرطكم على الحوض من ورده شرب منه - سهل بن سعد |
| ٤٣٢٥ | - إنا قافلون إن شاء الله - ابن عمر .. |
| ٦٠٨٦ | - إنا قافلون غدّاً إن شاء الله - عبد الله بن عمرو .. |
| ٦٢٨٥ | - إنا كنا أزواجه النبي ﷺ عنده - عائشة |
| ٨٢٨ | - أنا كنت أحظركم - أبو حميد الساعدي .. |
| ٧١٤٩ | - إنا لا نولي هذا من سأله - أبو موسى .. |
| ٤٧٢٦ | - أنا لعند ابن عباس في بيته إذ قال سلوبي - سعيد بن جبیر |
| ١٨٢٥ | - أنا لم نرده عليك إلا أنا حرم - الصعب بن حثامة الليشي |

| | |
|------|---|
| ٤٣٩ | - فأعنتوها - عائشة |
| ٥٣٢١ | - أن يحيى بن سعيد بن العاص طلق بنت عبد الرحمن - القاسم بن محمد وسلامان بن يسار .. |
| ٦٧٩٢ | - أن يهدى السارق لم تقطع على عهد النبي ﷺ إلا - عائشة |
| ٦٥١١ | - إن يعش هذا لا يدركه الهرم - عائشة |
| ١٥٣٦ | - إن يعلى قال لعمر أرنى النبي ﷺ - صفوان ابن يعلى .. |
| ٢٢٤٢ | - إن يمنع أحدكم أخيه خير له من أن يأخذ - ابن عباس |
| ٧٤١٩ | - إن يمين الله ملائكة لا يغيبها نفقة - أبو هريرة .. |
| ٦٤٠١ | - أن اليهود أتوا النبي ﷺ - عائشة |
| ٦٠٣٠ | - أن اليهود أتوا النبي ﷺ فقالوا - عائشة |
| ٦٩٢٨ | - إن اليهود إذا سلوا على أحدكم - ابن عمر . |
| ٣٦٣٥ | - أن اليهود جاؤوا إلى رسول الله ﷺ - ابن عمر .. |
| ١٣٢٩ | - أن اليهود جاؤوا إلى النبي ﷺ - ابن عمر |
| ٢٩٣٥ | - أن اليهود دخلوا على النبي ﷺ - عائشة |
| ٣٤٦٢ | - إن اليهود والنصارى لا يصيغون - أبو هريرة .. |
| ٧٤١٤ | - أن اليهوديا جاء إلى النبي ﷺ فقال - عبد الله ابن مسعود |
| ٢٤١٣ | - أن اليهوديا رض رأس جارية - أنس بن مالك .. |
| ٦٨٧٦ | - أن اليهوديا رض رأس جارية بين حجرين - أنس بن مالك |
| ٦٨٧٩ | - أن اليهوديا قتل جارية - أنس بن مالك .. |
| ١٠٤٩ | - أن اليهودية جاءت تسأليها - عائشة |
| ٢٦١٧ | - أن اليهودية أتت النبي ﷺ بشاة - أنس بن مالك .. |
| ١٣٧٢ | - أن اليهودية دخلت عليها فذكرت عذاب القبر - عائشة |
| ٥٤٦٦ | - أنا أعلم الناس بالحجاج - أنس بن مالك .. |
| ٤٧٩٢ | - أنا أعلم الناس بهذه الآية - أنس بن مالك ... |
| ١٩١٣ | - إنا أمة أمية لا نكتب ولا نحسب - ابن عمر .. |

| | | | |
|------|--|------|---|
| ٧٠٩٧ | الأشعري | ١٦٧٨ | - أنا من قدم النبي ﷺ - ابن عباس |
| ٣٥٨٠ | - انزعوه فأوفاهم الذي لهم - جابر بن عبد الله | ٣٩٤٧ | - أنا من رام هرمز - سلمان الفارسي |
| ٤٧٢٣ | - أنزل ذلك في الدعاء - عائشة | ٤١٠١ | - أنا نازل ثم قام وبطنه مغضوب - جابر بن عبد الله |
| | - أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعينَ - | ٢٨٦٤ | - أنا النبي لا كذب - البراء بن عازب |
| ٣٨٥١ | ابن عباس | ٣٨٩١ | - أنا وأبي وخالي من أصحاب العقبة - جابر ابن عبد الله |
| ١٩٥٨ | - انزل فاجدج لي - عبد الله بن أبي أوفى | ٣١٨٤ | - أنا والله محمد بن عبد الله - البراء بن عازب .. |
| ٤٦١٣ | - أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْأَيَّةُ «لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ» - عائشة .. | ٤٠٠٥ | - أنا وكافل اليتيم في الجنة هكذا - سهل بن سعد |
| ١٩١٧ | - أُنْزِلَتْ «وَكُلُوا وَاشْرِبُوا» - سهل بن سعد | ٤١٠١ | - إنا يوم الخلق نحضر - جابر بن عبد الله |
| | - أَنْشَدَكَ اللَّهُ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَا حَسَانَ - حسان بن ثابت | ٢٧٩٩ | - أناس من أمتي عرضوا علىي - أم حرام |
| ٤٥٣ | - أَنْشَدَكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ - ابن عباس | ٣٦٣٤ | - أَنْبَثْتُ أَنْجَرِيلَ أَنِّي النَّبِيُّ ﷺ - أبو عثمان .. |
| ٤٨٧٧ | - انشق القمر ونحن مع النبي ﷺ - عبد الله بن مسعود | ٥٠٨١ | - أنت أخي في دين الله وكتابه وهي لي حلال - عروة بن الزبير |
| ٤٨٦٥ | - انشق القمر - عبد الله بن مسعود | ٣٤١٨ | - أنت الذي تقول : - عبد الله بن عمرو |
| ٣٨٧١ | - انشق القمر على عهد رسول الله ﷺ - عبد الله بن مسعود | ٢٩٩٤ | - أنت فيهما - أم حرام |
| ٤٨٦٤ | - انشق القمر على عهد رسول الله ﷺ - عبد الله بن مسعود | ٣٣٧٧ | - أنت وحشى؟ قلت : نعم - جعفر بن عمرو زمعة |
| ٣٦٣٦ | - انشق القمر فرفقين - أنس بن مالك | ٥٤٠٥ | - انشل النبي ﷺ عرقاً من قدر - ابن عباس ... |
| ٤٨٦٨ | - انشق القمر في زمان النبي ﷺ - ابن عباس | ٤٦٨٠ | - أنت أحق بموسى منهم فصوموا - ابن عباس .. |
| ٤٨٦٦ | - انشق القمر ونحن مع النبي ﷺ - عبد الله بن مسعود | ٥٠٦٣ | - أنت الذين قلتم هكذا وكذا - أنس بن مالك ... |
| ٣٨٦٩ | - الأنصار كرشي وعيبي - أنس بن مالك | ٤٨٩٥ | - أنت على ذلك؟ وقلت امرأة - ابن عباس ... |
| ٣٨٠١ | - الأنصار لا يحبهم إلا مؤمن - البراء بن عازب | ٦٦٣٨ | - انتهيت إليه وهو يقول في ظل الكعبة - أبو ذر .. |
| ٣٧٨٣ | - انصر أحاك طالما أو مظلوما - أنس بن مالك | ٣١٦٥ | - اثروه في المسجد - أنس بن مالك |
| ٢٤٤٣ | - انصرت من عند النبي ﷺ - مالك بن الحويرث | | - انحسفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ فصلى رسول الله ﷺ فقام - عبد الله بن عباس |
| ٢٨٤٨ | - انطلق أبي عام الحديبية - عبد الله بن أبي قنادة | ١٠٥٢ | - انحسفت الشمس فصلى رسول الله ﷺ - |
| ١٨٢١ | - انطلق بعد ذلك رسول الله ﷺ - ابن عمر | | ابن عباس |
| ١٣٥٥ | - انطلق ثلاثة رهط - ابن عمر | ٤٣١ | - ائذن له وبشره بالجنة فدخل - أبو موسى |
| ٢٢٧٢ | - انطلق رسول الله ﷺ في طائفة - ابن عباس .. | | محکم دلائل وبرایین سے مزین، متعدد و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ |
| ٤٩٢١ | | | |

- انطلقوا إلى يهود فخرجن معه - أبو هريرة ... ٦٩٤٤
 - انطلقوا حتى تأتوا روضة خاخ - علي بن أبي طالب ٣٩٨٣
 - انظرن ما إخوانكن - عائشة ٥١٠٢
 - انظروا أين هو - ابن عمر ٣٣١٠
 - أنفجنا أرباً بمر الظهران - أنس بن مالك ... ٢٥٧٢
 - أنفجنا أرباً ونحن بمر الظهران - أنس بن مالك ٥٥٣٥
 - أثنيت؟ قلت: نعم - أم سلمة ٢٩٨
 - أتفق أتفق عليك - أبو هريرة ٧٤٩٦
 - أتفق عليهم فلك أجر - أم سلمة ١٤٦٧
 - أتفق ولا تحصي في حصي الله عليك - أسماء بنت الصديق ٢٥٩١
 - انقضى رأسك وامتشطي وأمسكي عن عمرتك - عائشة ٣١٦
 - إنك بعثتنا فنزل بقوم لا يقرؤنا - عقبة بن عامر ٢٤٦١
 - إنك تقدم على قوم من أهل الكتاب - ابن عباس ٧٣٧٢
 - إنك دعوتنا خامس خمسة وهذا رجل - أبو مسعود ٥٤٣٤
 - إنك ستأنى قوماً من أهل الكتاب - ابن عباس ٤٣٤٧
 - إنك ستأنى قوماً أهل كتاب - ابن عباس ١٤٩٦
 - إنك تصوم الدهر وتقوم الليل - عبد الله بن عمرو ١٩٧٩
 - إنك لست منهم - سالم عن أبيه ٦٠٦٢
 - إنك لتعريض القضا - عدي بن حاتم ٤٥١٠
 - إنك لن تفق نفقة تتغنى بها وجه الله - سعد ابن أبي وفاص ٥٦
 - أنكعني أبي امرأة ذات حسب - عبد الله بن عمرو ٥٠٥٢
 - انكحي - أم سلمة ٥٣١٨
 - انكشفت الشمس على عهد النبي ﷺ - أبو هريرة ٣١٦٧

- انطلق رسول الله ﷺ لحاجته - المغيرة بن شعبة ٢٩١٨
 - انطلق رسول الله وأبي بن كعب - عبد الله بن عمر ٢٦٣٨
 - انطلق رسول الله ﷺ ومعه أبي - ابن عمر ... ٣٠٣٣
 - انطلق سعد بن معاذ معتمراً - عبد الله بن مسعود ٣٦٣٢
 - انطلق عبد الله بن سهل ومحبصة - سهل بن أبي حمزة ٣١٧٣
 - انطلق عبد الله بن سهل ومحبصة بن مسعود - سهل بن أبي حمزة ٢٧٠٢
 - انطلق النبي في طائفه - عبد الله بن عباس ... ٧٧٣
 - انطلق النبي ﷺ لحاجته - المغيرة بن شعبة .. ٥٧٩٨
 - انطلق النبي ﷺ من المدينة - ابن عباس ١٥٤٥
 - انطلق النبي ﷺ وأبي - ابن عمر ٣٠٥٦
 - انطلق نفر من أصحاب النبي ﷺ - أبو سعيد الخدري ٢٢٧٦
 - انطلقت بأبي عبد إلى النبي ﷺ - مجاشع ابن مسعود ٤٣٠٧
 - انطلقت حاجاً فمررت بقوم يصلون - طارق ابن عبد الرحمن ٤١٦٣
 - انطلقت حتى أدخل على عمر آثاره حاجبه - مالك بن أوس ٧٣٠٥
 - انطلقت حتى أدخل على عمر إذ آثاره - مالك ابن أوس ٥٣٥٨
 - انطلقت حتى أدخل على عمر فأثاره حاجبه - محمد بن جبير بن مطعم ٦٧٢٨
 - انطلقت فإذا أنا براعي غنم - أبو بكر الصديق ٢٤٣٩
 - انطلقت في المدة التي كانت بيني وبين رسول الله - أبو سفيان ٤٥٥٣
 - انطلق فقد باعكتن - عائشة ٥٢٨٨
 - انطلقنا مع النبي ﷺ عام الحديبية - أبو قتادة ١٨٢٢
 - انطلقوا إلى يهود - أبو هريرة ٣١٦٧

| | | |
|--|------|---|
| - إنما الأعمال بالنية وإنما لامرئ ما نوى - | ١٠٦٢ | بكرة |
| عمر بن الخطاب | ٦٦٨٩ | - انكسفت الشمس يوم مات إبراهيم - المغيرة |
| - إنما أنا بشر وإنكم تختصرون إليء - أم سلمة | ٦٩٦٧ | ابن شعبة |
| - إنما أنا بشر وإنه يأتيني الخصم - أم سلمة ... | ٢٤٥٨ | - إنكم تختصرون حفاة عراة غرلاً - ابن عباس . |
| - إنما أهلك من كان قبلكم أهلهم - عائشة | ٦٧٨٧ | - إنكم تختصرون إليء - أم سلمة |
| - إنما يقاومكم فيما سلف قبلكم من الأمم - | ٧٤٦٧ | - إنكم تزعمون أن أبا هريرة يكثر الحديث - |
| ابن عمر | | أبو هريرة |
| - إنما يقاومكم فيما سلف قبلكم من الأمم - | ٥٥٧ | - إنكم تقولون: إن أبا هريرة يكثر - أبو هريرة . |
| سالم عن أبيه | | - إنكم ستحرضون على الإمارة وستكون ندامة |
| - إنما يقاومكم فمن سلف من الأمم - ابن عمر | ٧٥٣٣ | أبو هريرة |
| - إنما بنو المطلب وبنو هاشم شيء واحد - | | - إنكم سترون بعدي أثرة - عبد الله بن مسعود |
| جيبريل مطعم | ٣١٤٠ | - إنكم سترون بعدي أثرة فاصبروا - أسد بن |
| - إنما بنو هاشم وبنو المطلب شيء واحد - | | حضرير |
| جيبريل مطعم | ٤٢٢٩ | - إنكم سترون ربكم عيالنا - جرير بن عبد الله .. |
| - إنما بنو هاشم وبنو المطلب واحد - جيبريل | | - إنكم سترون ربكم كما ترون هذا القمر - |
| مطعم | ٣٥٠٢ | جرير بن عبد الله |
| - إنما تغيب عثمان عن بدر فإنه كان تحته - ابن | | - إنكم سترون ربكم يوم القيمة - جيبريل عبد |
| عمر | ٣١٣٠ | الله |
| - إنما جعل الإمام - أبو هريرة | ٧٢٢ | - إنكم ستفتون بعدي أثرة - أنس بن مالك |
| - إنما جعل الإمام ليؤتمن به - أنس بن مالك | ٣٧٨ | ٣٧٩٣ - أنكم لنصلون صلاة - معاوية |
| - إنما جعل الإمام ليؤتمن به - عائشة | ١١١٣ | ٣٧٦٦ - إنكم لنصلون صلاة لقد صحبتنا رسول الله |
| - إنما جعل الإمام ليؤتمن به فإذا صلى قائماً - | | ^{عليه} فصار أربابه يصلحها - معاوية |
| أنس بن مالك | ٧٣٢ | - إنكم لتعملون أعمالاً هي أدق - أنس بن |
| - إنما جعل الإمام ليؤتمن به فإذا كبرَ فكُبُرُوا - | | مالك |
| أبو هريرة | ٧٣٤ | - إنكم ملائق الله حفاة عراة غرلاً - ابن عباس |
| - إنما جعل النبي <small>صلوات الله عليه وسلم</small> الشفعة في كل ما لم | | - إنكم ملائق الله حفاة عراة مشاة - ابن عباس |
| يقسم - جابر بن عبد الله | ٢٤٩٥ | - إنما أتالفهم - أبو سعيد الخدري |
| - إنما خيرني الله - ابن عمر | ٤٦٧٠ | - إنما أجلكم في أجل من خلا من الأمم - ابن |
| - إنما ذلك سواد الليل وبياض النهار - عدي | | عمر |
| ابن حاتم | ١٩١٦ | - إنما أخنتكم عليكم من بعدي ما يفتح عليكم |
| - إنما ذلك عرق وليس بالجحضة - عائشة | ٣٠٦ | - أبو سعيد الخدري |
| - إنما سمع رسول الله <small>صلوات الله عليه وسلم</small> بالبيت - ابن عباس | ١٦٤٩ | - إنما أصنع كما رأيت أصحابي يصنعون - |
| - إنما سمع النبي <small>صلوات الله عليه وسلم</small> بالبيت - ابن عباس | ٤٢٥٧ | ابن عمر |
| - إنما سُمي الخضر لأنه جلس - أبو هريرة | ٣٤٠٢ | - إنما الأعمال بالنيات - عمر بن الخطاب ... |

- إنما هي طعمة أطعمكموها الله - أبو قتادة ... ٢٩١٤
 - إنما الولاء لمن أعتق - ابن عمر ٢١٥٦
 - إنما يلبس الحرير في الدنيا من لا خلاق - عمر بن الخطاب ٥٨٣٥
 - إنما يلبس الحرير من لا خلاق له - عمر بن الخطاب ٦٠٨١
 - إنما يلبس هذه - عبد الله بن عمر ٨٨٦
 - إنما يلبس هذه من لا خلاق له - ابن عمر ٥٩٨١
 - إنما يلبس هذه من لا خلاق له في الآخرة - ابن عمر ٢٦١٩
 - إنما يلبسها من لا خلاق له في الآخرة - ابن عمر ٢٦١٢
 - أنه أتني رسول الله ﷺ فقال يا رسول الله - عتبان بن مالك ٤٢٥
 - أنه أتني عائشة فقال لها: يا أم المؤمنين - مسروق ٥٥٦٦
 - أنه أتني عبد الله بن عمر في منزله - ابن عمر .. ١٥٢٢
 - أنه أخذ سناً - فجاء صاحبه ينقاشه - أبو هريرة ٢٦٠٩
 - أنه أدرك عمر بن الخطاب في ركب - ابن عمر ٦١٠٨
 - أنه أري وهو في معروسه بذى الحليفة - سالم عن أبيه ٧٣٤٥
 - أنه استأذن على النبي ﷺ رجل - عائشة ٦١٣١
 - أنه اشتري غلاماً حجاًماً فقال - أبو جحافة ٥٩٦٢
 - أنه أفرغ من الإناء - عبد الله بن زيد ١٩١
 - أنه أقبل هو وأبو طلحة - أنس بن مالك ٣٠٨٦
 - أنه أقبل هو وأبو طلحة مع النبي ﷺ - أنس ابن مالك ٦١٨٥
 - أنه أقبل سير على حمار - ابن عباس ٤٤١٢
 - أنه أمر فيمن زنى ولم يحصل بجلد مائة - زيد بن حمال ٢٦٤٩
 - أنه انتهى إلى الجمرة الكبرى - عبد الله بن مسعود ١٧٤٨

- إنما سنة الصلاة أن تنصب رجلك اليمني وتشفي البسيري - عبد الله بن عمر ٨٢٧
 - إنما الشؤم في ثلاثة - ابن عمر ٢٨٥٨
 - إنما قال النبي ﷺ لعلمون الآن - عائشة ١٣٧١
 - إنما قفت رسول الله ﷺ بعد الركوع شهرًا - أنس بن مالك ١٠٠٢
 - إنما كان من أهل لمناة الطاغية - عائشة ٤٨٦١
 - إنما كان متزلاً ينزله النبي ﷺ - عائشة ١٧٦٥
 - إنما كان النفاق على عهد النبي ﷺ - حديقة ابن اليمان ٧١١٤
 - إنما كان هذا لأن قريشاً لما استعصوا - عبد الله بن مسعود ٤٨٢١
 - إنما مثل صاحب القرآن كمثل صاحب الإبل - ابن عمر ٥٠٣١
 - إنما مثلكم واليهود والنصارى - عمر بن الخطاب ٢٢٦٩
 - إنما مثلني ومثل ما بعثني الله به كمثل رجل - أبو موسى الأشعري ٧٢٨٣
 - إنما مثلني ومثل الناس كمثل الناس كمثل رجل - أبو هريرة ٦٤٨٣
 - إنما المدينة كالكثير تنفي خبثها - جابر بن عبد الله ٧٢١١
 - إنما مر رسول الله ﷺ على يهودية - عائشة .. ١٢٨٩
 - إنما الناس كالإبل المائة لا تكاد - ابن عمر ٦٤٩٨
 - إنما هذا من إخوان الكهان - أبو هريرة ٥٧٥٨
 - إنما هذا من إخوان الكهان - سعيد بن المسيب ٥٧٦٠
 - إنما هذه لباس من لا خلاق له - ابن عمر ٣٠٥٤
 - إنما هلكت بنو إسرائيل حين اتخذ - حميد ابن عبد الرحمن ٥٩٣٢
 - إنما هلكت بنو إسرائيل حين اتخاذ - معاوية ٣٤٦٨
 - إنما هي صفة قلا : سبحان الله - علي بن حسين ٧١٧١

| | |
|--|--|
| - أنه حلبت لرسول الله شاة داجن - أنس بن مالك ٢٣٥٢ | - أنه انتهى إلى النبي ﷺ وهو راكع فركع قبل أن يصل إلى الصف - أبو بكرة ٧٨٣ |
| - أنه خرج لحاجته فاتبعه المغيرة - المغيرة بن شعبة ٢٠٣ | - أنه أهدى لرسول الله ﷺ حماراً - الصعب ابن جثامة الماشي ١٨٢٥ |
| - أنه خرج مع رسول الله ﷺ - أبو قتادة ٢٨٥٤ | - أنه رأى النبي ﷺ يصلّي في ثوب واحد - عمر بن أبي سلمة ٣٥٥ |
| - أنه خرج مع رسول الله ﷺ عام خير - سويد ابن التعمان ٢٠٩ | - أنه بات عند ميمونة أم المؤمنين - ابن عباس ١١٩٨ |
| - أنه خرج مع النبي ﷺ عام خير - سويد بن التعمان ٢٩٨١ | - أنه بات عند ميمونة زوج النبي ﷺ - ابن عباس ٤٥٧١ |
| - أنه دخل على الحجاج فقال: يا ابن الأكوع - سلمة بن الأكوع ٧٠٨٧ | - أنه بات ليلة - ابن عباس ١٨٣ |
| - أنه دخل على يحيى بن سعيد وغلام - ابن عمر ٥٠١٤ | - أنه بايع النبي ﷺ تحت الشجرة - ثابت بن الصحاح ٤١٧١ |
| - أنه دخل مع رسول الله ﷺ على ميمونة - خالد بن الوليد ٥٣٩١ | - أنه بينما هو جالس عند النبي ﷺ - أبو سعيد الخدري ٦٦٠٣ |
| - أنه دفع مع النبي ﷺ يوم عرفة - ابن عباس ١٦٧١ | - أنه بينما هو مع عبد الله بن عمر إذ دخل - مولى أسامة بن زيد ٣٧٣٧ |
| - أنه ذكر التلاعن عند النبي ﷺ - ابن عباس ٥٣١٠ | - أنه تذاوله بضعة عشر من رب إلى رب - سلمان الفارسي ٣٩٤٦ |
| - أنه ذكر رجلاً سأل بعضبني إسرائيل - أبو هريرة ٢٧٣٤ | - أنه تزوج أم يحيى بنت أبي إهاب - عقبة بن الحارث ٢٦٥٩ |
| - أنه ذكر رجلاً فيمن سلف قال كلمة - أبو سعيد الخدري ٧٥٠٨ | - أنه تزوج ابنة لأبي إهاب - عقبة بن الحارث ٢٦٤٠ |
| - أنه ذكر رجلاً منبني إسرائيل - أبو هريرة ٢٠٦٣ | - أنه تقاضى ابن أبي حدرد ديناً له عليه - كعب ابن مالك ٤٧١ |
| - أنه ذكر عندهما ما يقطع الصلاة - عائشة ٥١١ | - أنه تمارى هو والحررين قيس - ابن عباس ٧٤ |
| - أنه رأى بلالاً يؤذن فجعلت أتباع فاه - أبو جحيفة ٦٣٤ | - أنه التمس صرفاً بعثة دينار - مالك بن أوس ٢١٧٤ |
| - أنه رأى رجلاً يخلف فقال - عبد الله بن مغفل ٥٤٧٩ | - أنه توضاً فضل وجهه - ابن عباس ١٤٠ |
| - أنه رأى رسول الله ﷺ شرب لبنًا - أنس بن مالك ٥٦١٢ | - أنه جاء إلى الحجر الأسود فقبله - عمر بن الخطاب ١٥٩٧ |
| - أنه رأى رسول الله ﷺ مستلقياً في المسجد - عبد الله بن زيد ٤٧٥ | - أنه جاءه ثلاثة نفر قبل أن يوصى إليه - أنس بن مالك ٧٥١٧ |
| - أنه رأى رسول الله ﷺ يحتز - عمرو بن أمية ٢٠٨ | - أنه حج مع ابن مسعود - عبد الرحمن بن يزيد ١٧٤٩ |
| - أنه رأى سعد بن أبي وقاص يوقر برکعة - عبد الله بن ثعلبة ٦٣٥٦ | - أنه حرّق نخلبني النظير - عبد الله بن مسعود ٢٢٢٦ |

| | |
|---|---|
| <p>- أنه سأله عائشة «وإن خفتم أن لا تفسطوا» - عروة بن الزبير ٢٧٦٣</p> <p>- أنه سأله عائشة «وإن خفتم» قالت: - عروة ابن الزبير ٦٩٦٥</p> <p>- أنه سأله عثمان بن عفان قلت: أرأيت - زيد ابن خالد ١٧٩</p> <p>- أنه سأله عن الوضوء مما مست النار فقال لا جابر بن عبد الله ٥٤٥٧</p> <p>- أنه سمع ابن عباس يقول «ألا إنهم» - محمد ابن عباد بن جعفر ٤٦٨١</p> <p>- أنه سمع خصومة بباب حجرته - أم سلمة ... ٢٤٥٨</p> <p>- أنه سمع خطبة عمر الآخرة حين - أنس بن مالك ٧٢١٩</p> <p>- أنه سمع رجلاً سأله الأسود - أبو إسحاق ... ٤٨٧١</p> <p>- أنه سمع رجلاً يقرأ آية - عبدالله بن مسعود .. ٥٠٦٢</p> <p>- أنه سمع رسول الله ﷺ إذا رفع - سالم عن أبيه ٤٠٦٩</p> <p>- أنه سمع رسول الله ﷺ يقول عام الفتح - جابر بن عبد الله ٤٢٩٦</p> <p>- أنه سمع سهيل بن سعد وهو يسأل - أبو حازم عروة بن الزبير ٢٢١٢</p> <p>- أنه سمع عثمان بن عفان خطيباً على منبر - السابق بن يزيد ٧٣٣٨</p> <p>- أنه سمع عمر الغد حين بايع المسلمين - أنس بن مالك ٧٢٦٩</p> <p>- أنه سمع مرداشاً يقول: يُبغض الصالحون - قيس بن أبي حازم ٤١٥٦</p> <p>- أنه سمع معاوية عام حج و هو على المنبر - حميد بن عبد الرحمن ٥٩٣٢</p> <p>- أنه سمع معاوية على المنبر - حميد بن عبد الرحمن ٣٤٦٨</p> <p>- أنه سمع المغيرة يحدث عن عمر أنه استشارهم - عروة بن الزبير ٦٩٠٨</p> | <p>- أنه رأى عثمان دعا - مولى عثمان بن عفان .. ١٦٤</p> <p>- أنه رأى على أم كلثوم بنت رسول الله ﷺ ٥٨٤٢</p> <p>- أنه رأى في يدرسون الله ﷺ - أنس بن مالك ٥٨٦٨</p> <p>- أنه رأى مروان بن الحكم في المسجد - سهيل بن سعد ٤٥٩٢</p> <p>- أنه رأى النبي ﷺ صلٰى السبعـة بالليل في السفر - عامر بن ربيعة ١١٠٤</p> <p>- أنه رأى النبي ﷺ يحتز من كتف - عمرو بن أميمة ٥٤٠٨</p> <p>- أنه رأى النبي ﷺ يصلـي - عمر بن أبي سلمة ٣٥٥</p> <p>- أنه رأى النبي ﷺ يمسح على الخفين - عمرو بن أميمة ٢٠٤</p> <p>- أنه رفع بيده حتى رأيت بياض إبطيه - أنس ابن مالك ١٠٣٠</p> <p>- أنه سئل عن أجر الحجـام فقال - أنس بن مالك ٥٦٩٦</p> <p>- أنه سئل عن حرج النبي ﷺ - سهل بن سعد . ٢٩١١</p> <p>- أنه سئل عن قوله «إلا المودة في القربي» - ابن عباس ٤٨١٨</p> <p>- أنه سئل عن متعة الحج - ابن عباس ١٥٧٢</p> <p>- أنه سأله ابن عباس أ في صـنـ سجدة؟ - مجاهد ٤٦٣٢</p> <p>- أنه سأله سعيد بن جبـر هل لمن قـتـ القاسم ابن أبي بـرـة ٤٧٦٢</p> <p>- أنه سأله سهـلـاـ هل رأـيـمـ فـي زـمـانـ - أبو حـازـم ٥٤١٠</p> <p>- أنه سأله عائشة عن قول الله تعالى «وإن خفتم» - عروة بن الزبير ٤٥٧٤</p> <p>- أنه سأله عائشة عن قوله تعالى: «وإن خفتم» عروة بن الزبير ٥٠٦٤</p> <p>- أنه سأله عائشة قال لها: يا أمـتـاه - عروة بن الزـبـير ٥١٤٠</p> <p>- أنه سأله عائشة كيف كانت صـلـةـ - أبو سـلمـةـ ابن عبد الرحمن ٢٠١٣</p> |
|---|---|

| | |
|--|--|
| - أنه قال للنبي ﷺ: هل نعمت أبا طالب 6572 | - أنه سمع النبي ﷺ يخطب - عبدالله بن زمعة 4942 |
| - أنه قال للنبي ﷺ يرمي الصيد - عدي بن 5485 حاتم - إنه قد أذن لكن أن تخرجن لحاجتكن - 4790 عائشة - إنه قد كان فيما مضى قبلكم - أبو هريرة 3469 - أنه قدم رجالان من المشرق فخطبا - ابن 5767 عمر - أنه قدم ركب من بني تميم - عبدالله بن الزبير 4367 - أنه قدم على عمر في خلافته - عبدالله بن 7163 السعدي - أنه قرأ على النبي ﷺ والنجم فلم يسجد فيها 1072 - زيد بن ثابت 4506 - أنه قرأ «افية طعام مساكين» قال : - ابن عمر 4873 - أنه قرأ «فهل من مذكرة» - عبدالله بن مسعود . - أنه كان إذا أتاه السائل قال : اشفعوا - أبو 6028 موسى الأشعري 2865 - أنه كان إذا دخل رجله في الغرز - ابن عمر . - أنه كان إذا أذن المؤذن وطلع الفجر - حفصة 1181 بنت عمر 1769 - أنه كان إذا أقبل بات بذبي طوى - ابن عمر .. - أنه كان إذا تكلم بكلمة أعادها ثلاثة - أسن 90 ابن مالك 1099 - أنه كان إذا دخل الكعبة مشى - ابن عمر 3065 - أنه كان إذا ظهر على قوم أقام - أبو طلحة ... - أنه كان جدار بين جدار المسجد مما يلي - 7334 سهل بن سعد 5734 - أنه كان عذابا يبعثه الله على من يشاء - عائشة - أنه كان على عبد الله بن أبي حدرد دين - 2424 كعب بن مالك - أنه كان على عبد الله بن أبي حدرد مان - 2706 كعب بن مالك - أنه كان على فرس يوم نقي المسلمين - ابن | - أنه سمع النبي ﷺ يقول - ابن عمر 7346 - أنه سيكون ملك من قحطان - عبدالله بن 7139 عمرو - أنه شكا إلى رسول الله ﷺ الرجل الذي يغسل إليه - عبدالله بن زيد 137 - أنه شهد العيد يوم الأضحى مع عمر - أبو 5071 عبيد مولى ابن أزهر - أنه شهد النبي ﷺ يخطب - عبدالله بن عمرو 1737 ابن العاص - أنه شهد النبي ﷺ يوم التحر - جندب بن عبد 7400 الله - أنه صلى صلاة قال : إن الشيطان عرض لي 1210 أبو هريرة - أنه صلى الظاهر ثم قعد في حوائج الناس - 5616 التزال بن سيرة - أنه صلى الظاهر والعاشر والمغرب والعشاء - 1764 أنس بن مالك 1732 - أنه طاف طوافاً واحداً - ابن عمر 4908 - أنه طلق امرأته وهي حاضر - ابن عمر 6880 - أنه عام فتح مكة قتلت خزانة رجلاً - أبو 3474 هريرة - أنه عذاب يبعثه الله على من يشاء - عائشة ... - أنه عقل رسول الله ﷺ وعقل مجاه - محمود 1185 ابن الربيع الانصاري 5239 - إنه عمل فأذني له - عائشة 2911 - أنه غزا مع رسول الله ﷺ قبل نجد - جابر بن عبد الله 2913 - أنه غزا مع النبي ﷺ فأدركهم - جابر بن عبد الله 4966 - أنه قال في الكوثر هو الخير - ابن عباس - أنه قال لرسول الله ﷺ أرأيت - المقداد بن عمرو 4019 - أنه قال للنبي ﷺ علمي دعاء - أبو بكر 6326 |

| | |
|--|------|
| - أنه كتب إلى ابن الأرقم يسأل سبعة - عبد الله بن عتبة | ٥٣١٩ |
| - أنه كره أن تعلم الصورة - ابن عمر | ٥٥٤١ |
| - إنه لا يرد شيئاً وإنما يُستخرج - ابن عمر | ٦٦٠٨ |
| - إنه لا يصاد به صيد ولا يُنكأ به عدو - عبدالله ابن مغفل | ٥٤٧٩ |
| - إنه لا يقتل الصيد - عبدالله بن مغفل | ٦٢٢٠ |
| - أنه لقي زيد بن عمرو بن قفيط - عبد الله بن مسعود | ٥٤٩٩ |
| - إنه لم يقبض نبي حتى يرى مقعده - عائشة ... | ٤٤٦٣ |
| - إنه لم يقبض نبي فقط حتى يرى - عائشة .. | ٤٤٣٧ |
| - إنه لم يكن يؤذن بالصلوة يوم الفطر - عبدالله ابن عباس | ٩٥٩ |
| - أنه لما أقبل يريد الإسلام - أبو هريرة .. | ٢٥٣٠ |
| - أنه لما حضرت أبي طالب الوفاة - المطلب .. | ١٣٦٠ |
| - أنه لما كاتب رسول الله <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> سهلاً - مروان والممسور | ٤١٨٠ |
| - إنه ليأتي الرجل العظيم السمين يوم القيمة - أبو هريرة .. | ٤٧٢٩ |
| - إنه ليس أحد من أهل الأرض يصلி هذه الصلاة غيركم - عائشة .. | ٨٦٢ |
| - إنه ليس بذلك إلا تسمع - عد الله بن مسعود . | ٤٧٧٦ |
| - إنه ليس بذلك إلا تسمعون - عبد الله بن مسعود .. | ٦٩١٨ |
| - إنه ليس من الناس أحد أمنٌ على في نفسه وما له من أبي بكر - ابن عباس .. | ٤٦٧ |
| - إنه ليمنعني - أنس بن مالك .. | ١٠٨ |
| - أنه مر بقبرين يعنديان فقال - ابن عباس .. | ١٣٦١ |
| - أنه مر بقوم بين أيديهم شاة مصلية - أبو هريرة .. | ٥٤١٤ |
| - أنه مر على صبيان فسلم عليهم - أنس بن مالك .. | ٦٢٤٧ |
| - أنه مسح على الخفين - سعد بن أبي وفاص . | ٢٠٢ |
| - أنه مشى إلى النبي <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> يخبر - أنس بن مالك . | ٢٠٦٩ |

| | |
|---|------|
| - أنه كان في جنازة فأخذ عوداً - علي بن أبي طالب | ٤٩٤٦ |
| - أنه كان في جنازة فأأخذ عوداً فجعل - علي ابن أبي طالب .. | ٧٥٥٢ |
| - أنه كان لا يرد الطيب - أنس بن مالك .. | ٥٩٢٩ |
| - أنه كان مع رسول الله <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> - أبو قتادة .. | ٢٩١٤ |
| - أنه كان مع رسول الله - عروة بن المغيرة .. | ١٨٢ |
| - أنه كان مع رسول الله في بعض أسفاره - أبو بشير الأنصاري .. | ٣٠٠٥ |
| - أنه كان مع النبي <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> في حاطط - أبو موسى الأشعري .. | ٦٢١٦ |
| - أنه كان مع النبي <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> في سفر - ابن عمر .. | ٢٦١٠ |
| - أنه كان من يابع تحت الشجرة - المسيب .. | ٤١٦٤ |
| - أنه كان يأخذ والحسن - أسامة بن زيد .. | ٣٧٣٥ |
| - أنه كان يحمل مع النبي <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> إداوة - أبو هريرة .. | ٣٨٦٠ |
| - أنه كان يخرج به جده عبد الله بن هشام - سعيد بن أبي أيوب .. | ٢٣٥٣ |
| - أنه كان يرمي الحمرة الدنيا - ابن عمر .. | ١٧٥١ |
| - أنه كان يسير على جمل له قد أعيها - جابر بن عبد الله .. | ٢٧١٨ |
| - أنه كان يصلى بهم فيكبر كلما خفض ورفع - أبو هريرة .. | ٧٨٥ |
| - أنه كان يعجبه التيمن ما استطاع - عائشة .. | ٥٩٢٦ |
| - أنه كان يعرض راحلته فبصلي إليها - ابن عمر .. | ٥٠٧ |
| - أنه كان يفتني في العبد أو الأمة - ابن عمر .. | ٢٥٢٥ |
| - أنه كان يقتل الحيات - ابن عمر .. | ٣٣١٢ |
| - أنه كان يقرأ «فهل من مُذَكَّر» - عبد الله بن مسعود .. | ٤٨٧٠ |
| - أنه كان يقسم فيها قسمًا : إن هذه الآية - أبو ذر .. | ٤٧٤٣ |
| - أنه كان ينام وهو شاب - ابن مسعود .. | ٤٤٠ |
| - أنه كانت له غنم - كعب بن مالك .. | ٢٣٠٤ |

| | | | |
|------|--|------|--|
| ٥٧٣٤ | عائشة | ٤٢٠٧ | - إله من أهل النار - سهل بن سعد |
| ٤٤٤٠ | - أنها سمعت النبي ﷺ وأصغت إليه - عائشة . | ٥٠٥١ | - إله من قرأ بالآيتين من آخر سورة البقرة - أبو مسعود |
| | - أنها سمعت النبي ﷺ وهو يتغوز - ابنة خالد | ٢٠٤٧ | - إله من يسط أحد ثوبه - أبو هريرة |
| ١٣٧٦ | ابن سعيد بن العاص | ٦٢٧٠ | - أنه نهى أن يقام الرجل من مجلسه - ابن عمر |
| ٣٢٣١ | - أنها قالت للنبي ﷺ: هل أنتي - عائشة | ٢١٩٧ | - أنه نهى عن بيع الشمرة - أنس بن مالك |
| | - أنها قالت: يا رسول الله يرجع أصحابك - | ٥٨٦٤ | - أنه نهى عن خاتم الذهب - أبو هريرة |
| ٢٩٨٤ | عائشة | ٥٥١٦ | - أنه نهى عن النهاية والمثلة - عبد الله بن بزياد . |
| | - أنها قد تُسْخَّت «إن تبدوا ما في أنفسكم» - | ٤٢٦٠ | - أنه وقف على جعفر - ابن عمر |
| ٤٥٤٥ | ابن عمر | ٥١٠٠ | - إنها ابنة أخي من الرضاعة - ابن عباس |
| | - أنها كانت إذا مات الميت من أهليها - عروة | | - أنها أتت بابن لها صغير لم يأكل الطعام - أم |
| ٥٤١٧ | ابن الزبير | ٢٢٣ | قيس |
| ٥٦٨٩ | - أنها كانت تأمر بالتلين للمريض - عائشة ... | ٥٧١٥ | - أنها أتت رسول الله ﷺ بابن لها - أم قيس ... |
| ٥٦٩٠ | - أنها كانت تأمر بالتلبيسة - عائشة | | - أنها اتخذت على سهوة لها ستراً فيه تماثيل - |
| ٢٠٤٦ | - أنها كانت ترجل النبي ﷺ - عائشة | ٢٤٧٩ | عائشة |
| ٣٢٣ | - أنها كانت تكتون - ميمونة | ٥٩٦١ | - أنها أخبرت أنها اشتربت نمرقة - عائشة |
| ٣٣٠ | - إنها لا تغفر - ابن عمر | ٢١٥٥ | - أنها أخبرته أنها اشتربت - عائشة |
| ١١١٨ | - أنها لم تز - عائشة | ٢٥٧٨ | - أنها أرادت أن تشتري بربرة - عائشة |
| ١٦٧٩ | - أنها نزلت ليلة جمع عند المزدلفة - أسماء .. | | - أنها أرسلت إلى النبي ﷺ بقدح لين - أم |
| ٥٨٩٣ | - أنهكوا الشوارب وأغعوا اللحى - ابن عمر . | ٥٦١٨ | الفضل بنت الحارث |
| | - أنهم تسحروا مع النبي ﷺ ثم قاموا إلى | ٣٣٦ | - أنها استعارت من أسماء قلادة - عائشة |
| ٥٧٥ | الصلاه - زيد بن ثابت | ٥١٨١ | - أنها اشتربت نمرقة فيها تصاویر - عائشة |
| ٣١١٠ | - أنهم حين قدموا المدينة - علي بن حسين | ٥٩٦٨ | - أنها أمكم - أنس بن مالك |
| ٥٦٣٦ | - أنهم شكونا في صوم النبي ﷺ - أم الفضل ... | | - أنها أهلت هي وأختها والزبير - عروة بن |
| | - أنهم قالوا: يا رسول الله كيف نصلي عليك؟ | ١٦٤٢ | الزبير |
| ٣٣٦٩ | - أبو حميد الساعدي | ١٣٩١ | - أنها أوصت عبد الله بن الزبير - عائشة |
| | - أنهم كانوا إذا صلوا مع النبي ﷺ فرفع رأسه | | - «إنها ترمي بشير كالقصور» قال كنا نرفع - ابن |
| ٧٤٧ | من الركوع قاموا - البراء بن عازب | ٤٩٣٢ | عباس |
| | - أنهم كانوا عند حذيفة فاستسقى - عبد | ١٨٨٤ | - إنها تفني الرجال - زيد بن ثابت |
| ٥٤٢٦ | الرحمن بن أبي ليلي | ٦٢١٩ | - أنها جاءت رسول الله ﷺ - صفة |
| | - أنهم كانوا مع رسول الله ﷺ يوم الحديبية - | | - أنها حملت بعد الله بن الزبير - أسماء بنت |
| ٤١٥١ | البراء بن عازب | ٣٩٠٩ | أبي بكر |
| | - أنهم كانوا مع النبي ﷺ بالصهباء - سويد بن | ٥٤٦٩ | - أنها حملت بعد الله بن الزبير بمكة - أسماء |
| ٥٣٩٠ | النعمان | | - أنها سالت رسول الله ﷺ عن الطاعون - |
| | - أنهم كانوا مع النبي ﷺ فأصابوا - البراء | | |

| | | |
|------|---|--|
| ٣١٤٥ | عمرو بن غالب - إبني أقرب بالسمع والطاعة لعبد الله عبد الملك | ٤٢٢٦ - أنهم كانوا مع النبي ﷺ في مسيرة - عمران بن حصين |
| ٧٢٠٣ | - ابن عمر - | ٣٥٧١ - أنهم كانوا يشترون الطعام - ابن عمر - |
| ٣٠٥٧ | - إبني أتذركموه - ابن عمر - إبني أتذركموه وما من نبي إلا وقد - عبد الله | ٢١٢٣ - أنهم كانوا يضربون على عهد رسول الله ﷺ - |
| ٦١٧٥ | ابن عمر - | ٦٨٥٢ - إبن عمر - |
| ٤٨١٣ | - إبني أول من يرفع رأسه - أبو هريرة - | ٢٣٤٦ - أنهم كانوا يكرون الأرض - ظهير بن رافع .. |
| ٤٠٤٢ | - إبني بين أيديكم فرط - عقبة بن عامر - | ١٢٨٩ - إنهم ليكونوا وإنها لتعذب في قبرها - عائشة . |
| ٤٩ | - إبني خرجت لأنخبركم بليلة القدر - عبادة بن الصامت - | ٧٥٦١ - إنهم ليسوا بشيء فالقولوا : - عائشة - |
| ٧٢٩ | - إبني خشيت أن تكتب عليكم - عائشة - | ١٣٧١ - إنهم ليعلمون الآن أن ما كنتم تقول - عائشة |
| ٤٧٨٦ | - إبني ذاكر لك أمراً فلا عليك أن لا - أبو سلمة ابن عبد الرحمن - | ١٠٤٧ - إنهم آيتان - عائشة - |
| ٧٤٨ | - إبني رأيت الجنة - عبد الله بن عباس - | ٦٠٥٢ - إنهم جعلن رأس بنت رسول الله ﷺ ثلاثة |
| ٢٦١٣ | - إبني رأيت على بابها ستراً موشياً - ابن عمر .. - إبني على الحوض حتى أنظر من برد - أسماء | ١٢٦٠ - قرون - أم عطية الأنصارية .. |
| ٦٥٩٣ | بنت أبي بكر - | ٥٨٧٧ - إنني اتخذت خاتمًا من ورق - أنس بن مالك |
| ٤٩٩٣ | - إبني عند عائشة إذ جاءها عراقي فقال - يوسف بن ماهلك - | ٦٦٤٩ - إنني أتيت رسول الله ﷺ - أبو موسى الأشعري .. |
| ٤٨٧٦ | - إبني عند عائشة قالت - يوسف بن ماهلك - | ٦٠٩ - إبني أراك تحب الغنم - أبو سعيد الخدري ... |
| ٧٤١٨ | - إبني عند النبي ﷺ إذ جاءه قوم - عمران بن حصين - | ٣٢٩٦ - إبني أراك تحب الغنم والبادية - أبو سعيد |
| ٤٠٨٥ | - إبني فرط لكم - عقبة بن عامر - | ٧٥٤٨ - الخدري .. |
| ٦٥٨٣ | - إبني فرطكم على الحوض - سهل بن سعد ... - | ٢٨٤٤ - إبني أراك تحب الغنم وتتحذها - أبو سعيد |
| ٣٥٩٦ | - إبني فرطكم وأنا شهيد عليكم - عقبة بن عامر | ٣٩٠٥ - الخدري .. |
| ٥٨٧٦ | - إبني كنت أصطعنته - عبد الله بن مسعود - | ٢٠٣٦ - إبني أريت ليلة القدر - أبو سعيد الخدري |
| ٦٦٥١ | - إبني كنت أليس هذا الخاتم وأجعل فصه - ابن عمر - | ٢٠١٦ - إبني أريت ليلة القدر ثم أنسيتها - أبو سعيد |
| ٧١٧٦ | - إبني لا أدرى من أدن فيكم - عروة بن الزبير .. - | ٢٠١٦ - الخدري .. |
| ٦٧٠ | - إبني لا أستطيع الصلاة معك - أنس بن مالك | ١٠٧ - إبني أعطي الرجل وأدع الرجل - عمرو بن |
| ١٠٧ | - إبني لا أسمعك - عبد الله بن الزبير .. - | ٧٥٣٥ - تغلب .. |
| ٥٣٩٨ | - إبني لا أكل متكناً - أبو جحافة - | ٣١٤٦ - إبني أعطي قرباناً تألفهم - أنس بن مالك ... |
| ٨٢١ | - إبني لا ألوآن أصلني بكم كما رأيت النبي ﷺ يصلني بنا - أنس بن مالك .. - | - إبني أعطى قوماً أخاف ظل عليهم وجزعهم - |

| | |
|--|---|
| - إني لفني القوم عند رسول الله ﷺ - سهل بن سعد ٥١٤٩ | - إني لأدخل في الصلاة فأريد إطالتها - أنس بن ابن مالك ٧١٠ |
| - إني لو استقبلت من أمري ما استدررت - جابر بن عبد الله ٧٢٣٠ | - إني لأدخل في الصلاة وأنا أريد إطالتها - أنس بن ابن مالك ٧٠٩ |
| - إني لواقت في قوم يدعون الله لعمر بن الخطاب - ابن عباس ٣٦٧٧ | - إني لأراك من وراني كما أراك - أنس بن مالك ٤١٩ |
| - إني من النقباء الذين بايعوا - عبادة بن الصامت ٣٨٩٣ | - إني لأسقي أبا طلحة وأبا دجانة - أنس بن مالك ٥٦٠ |
| - اهتز العرش لموت سعد بن معاذ - جابر بن عبد الله ٣٨٠٣ | - إني لأعرف أصوات رفة الأشعرىن - أبو موسى الأشعري ٤٢٣٢ |
| - اهتج المشركون فإن جبريل معلمك - البراء بن عازب ٤١٢٤ | - إني لأعرف غضبك ورضاك - عائشة ٦٠٧٨ |
| - اهجهم وجبريل معلمك - البراء بن عازب ٣٢١٣ | - إني لأعطي الرجل وغيره أحبه إلى منه - عامر بن سعد ١٤٧٨ |
| - أهدت أم حفيده إلى النبي ﷺ - ابن عباس ٢٥٧٥ | - إني لأعلم آخر أهل النار خروجا منها - عبد الله بن مسعود ٦٥٧١ |
| - أهدت خالتى إلى النبي ﷺ ضبابا - ابن عباس ٥٤٠٢ | - إني لأعلم إذا كنت عنى راضية - عائشة ٥٢٢٨ |
| - أهدى إلى النبي ﷺ حللة سيراء - علي بن أبي طالب ٢٦١٤ | - إني لأعلم كلمة لو قالها سليمان بن صرد ٣٢٨٢ |
| - أهدى النبي ﷺ مائة بدنة - علي ١٧١٨ | - إني لأعلم كلمة لو قالها لذهب عنه - سليمان بن صرد ٦٠٤٨ |
| - أهدى النبي ﷺ مرة غنمًا - عائشة ١٧٠١ | - إني لأعلم كيف كان النبي ﷺ يلي - عائشة ١٥٥٠ |
| - أهدى إلى النبي ﷺ سرقة من حرير - البراء بن عازب ٦٦٤٠ | - إني لأقوم إلى الصلاة وأنا أريد أن أطول فيها - أبو قنادة ٨٦٨ |
| - أهدى إلى النبي ﷺ فرّوج حرير قلبته - عقبة بن عامر ٣٧٥ | - إني لأقوم في الصلاة أريد أن أطول فيها - أبو قنادة ٧٠٧ |
| - أهدى لرسول الله ﷺ فرّوج حرير - عقبة بن عامر ٥٨٠١ | - إني لأندر كموه - ابن عمر ٣٣٣٧ |
| - أهدى للنبي ﷺ ثوب حرير - البراء بن عازب ٥٨٣٦ | - إني لأنقلب إلى أهلي - أبو هريرة ٢٤٣٢ |
| - أهدى للنبي ﷺ جبة سندس - أنس بن مالك ٢٦١٥ | - إني لأوقد نحت القدر بلحوم الحمر - زاهر الإسلامي ٤١٧٣ |
| - أهدى للنبي ﷺ حللة حرير - البراء بن عازب ٣٨٠٢ | - إني لأول العرب رمى بهم في سبل الله - سعد بن أبي وقاص ٣٧٢٨ |
| - أهل العراق يسألون عن النذير - ابن عمر ٣٧٥٣ | - إني لبدت رأسي - حفصة ١٥٦٦ |
| - أهل النبي ﷺ حين استوت به راحلته - ابن عمر ١٥٥٢ | - إني لبدت رأسي وقلدت هديي - حفصة ٥٩١٦ |
| | - إني لفني الصف يوم بدر - عبد الرحمن بن عوف ٣٩٨٨ |

| |
|---|
| - أول سورة أنزلت فيها سجدة والنجم - عبد الله بن مسعود ٤٨٦٣ |
| - أول ما أخذ النساء المنطق - ابن عباس ٣٣٦٤ |
| - أول ما بدأ به رسول الله ﷺ الرواية - عائشة ٤٩٥٥ |
| - أول ما بدأ به رسول الله ﷺ من الوحي - عائشة ٢ |
| - أول ما يقضى بين الناس في الدماء - عبد الله بن مسعود ٦٥٣٣ |
| - أول من قدم علينا مصعب بن عمير - البراء ابن عازب ٣٩٢٤ |
| - أول من قدم علينا من أصحاب النبي ﷺ مصعب - البراء بن عازب ٤٩٤١ |
| - أول من يُدعى يوم القيمة آدم - أبو هريرة ٦٥٢٩ |
| - أول مولود ولد في الإسلام عبد الله بن الزبير - عائشة ٣٩١٠ |
| - أول يوم شهادته يوم الخندق - ابن عمر ٤١٠٧ |
| - أولئك قوم إذا مات منهم العبد الصالح بتو على قبره مسجداً - عائشة ٤٣٤ |
| - أولئك رسول الله ﷺ حين يبني - أنس بن مالك ٤٧٩٤ |
| - أولئك النبي ﷺ بزبب - أنس بن مالك ٥١٥٤ |
| - أولئك النبي ﷺ على بعض نسائه - صفية بنت شيبة ٥١٧٢ |
| - أولئك ولو بشاة - أنس بن مالك ٦٠٨٢ |
| - أولئك ينهوا عن النذر - ابن عمر ٦٦٩٢ |
| - أي سعد ألم تسمع ما قال أبو حباب - أسامة ابن زيد ٦٢٠٧ |
| - أي علم قل لا إله إلا الله - سعيد بن المسيب عن أبيه ٣٨٨٤ |
| - أي علم قل لا إله إلا الله أحاج لك - المسيب ٤٦٧٥ |
| - أي يوم هذا - أبو بكرة ٦٧ |
| - إياكم والجلوس على الطرقات - أبو سعيد الخدرى ٢٤٦٥ |
| - إياكم والجلوس في الطرفات - أبو سعيد الخدرى ٦٢٢٩ |

| |
|--|
| - أهل النبي ﷺ هو وأصحابه - جابر بن عبد الله ١٦٥١ |
| - أهلکتم ظهر الرجل - أبو موسى الأشعري ٢٦٦٣ |
| - أهللت مع رسول الله - عائشة ٣١٦ |
| - أهللنا أصحاب رسول الله ﷺ - جابر بن عبد الله ٧٣٦٧ |
| - أو أملك لك أن نزع الله من قلبك الرحمة - عائشة ٥٩٩٨ |
| - أو إنكم تفعلون ذلك - أبو سعيد الخدرى ٢٢٢٩ |
| - أو إنكم لتفعلون؟ - أبو سعيد الخدرى ٥٢١٠ |
| - أو تحيين ذلك؟ فقلت نعم - أم حبيبة ٥١٠١ |
| - أو رعلا وذکوان وعصبة - أنس بن مالك ٤٠٩٠ |
| - أو فعلت؟ قالت نعم - كريب ٢٥٩٢ |
| - أو كلکم يجد ثوابين - أبو هريرة ٣٦٥ |
| - أو لکلکم ثوابان؟ - أبو هريرة ٣٥٨ |
| - أو ترا معاوية بعد العشاء برکة - ابن أبي مليكة ٣٧٦٤ |
| - أوتني رسول الله ﷺ بطعام - وهب بن كيسان ٥٣٧٨ |
| - أوصاني خليلي ﷺ بثلاث لا أدعهن حتى الموت - أبو هريرة ١١٧٨ |
| - أوصاني النبي ﷺ برکعتي الشخصي - أبو هريرة ١١٦٧ |
| - أوصى الخليفة بالمهاجرين الأولين - عمر ابن الخطاب ٤٨٨٨ |
| - أوصيكم بالأنصار - أنس بن مالك ٣٧٩٩ |
| - أوفي بذرک - ابن عمر ٢٠٣٢ |
| - أوفي ندرك - عمر بن الخطاب ٢٠٤٢ |
| - أول جمعة جمعت - ابن عباس ٤٣٧١ |
| - أول جيش من أمري يغزوون البحر - أم حرام ٢٩٢٤ |
| - أول زمرة تدخل الجنة على صورة القمر - أبو هريرة ٣٢٥٤ |
| - أول زمرة تلتجج الجنة صورتهم - أبو هريرة ٣٢٤٥ |
| - أول زمرة يدخلون الجنة على صورة القمر - أبو هريرة ٣٣٢٧ |

| | | | |
|------|--|------|--|
| ٢٥٤٧ | الأشعري | ٥٢٣٢ | إياكم والدخول على النساء - عقبة بن عامر . |
| ٥١١٩ | - أيماء رجل وامرأة توافقا - سلمة بن الأكوع .. | | - إياكم والظن فإن الظن أكذب الحديث - أبو هريرة .. |
| ١٣٦٨ | - أيماء مسلم شهد له أربعة بخیر - عمر بن الخطاب | ٥١٤٣ | |
| ٢٦٤٣ | - أيماء مسلم شهد له أربعة بخیر أدخله الله الجنة - أبو الأسود | ١٩٦٦ | - إياكم والمصال - أبو هريرة .. |
| ٢٢٠٣ | - أيماء نخل بيعت - مولى ابن عمر | ٣٠٨٤ | - آيون إن شاء الله - عبد الله بن مسعود .. |
| ٥٠ | - الإيمان أن تؤمن بالله وملائكته - أبو هريرة .. | ٤٥٩٠ | - آية اختلف فيها أهل الكوفة - سعيد بن جير .. |
| ٤٧٧٧ | - الإيمان أن تؤمن بالله وملائكته - أبو هريرة .. | ١٧ | - آية الإيمان حب الأنصار - أنس بن مالك ... |
| ٢٥١٨ | - إيمان بالله وجهاده في سبيله - أبو ذر | ٣٢ | - آية المنافق ثلاث - أبو هريرة .. |
| ٢٦ | - إيمان بالله ورسوله - أبو هريرة | ٦٠٩٥ | - آية المنافق ثلاث : إذا حدث كذب - أبو هريرة .. |
| ٩ | - الإيمان بعض وستون شعبة - أبو هريرة .. | ٤٠٠٨ | - الآيات من آخر سورة البقرة - أبو مسعود |
| ٤٣٨٧ | - الإيمان ها هنا وأشار بيده إلى اليمن - عبد الله بن مسعود | ٥٠٤٠ | - الآيات من آخر سورة البقرة من قرأ - أبو مسعود .. |
| ٥٣٠٣ | - الإيمان هنها مرتين - أبو مسعود | ٢٩٧٣ | - أيدفع يده إليك فتضمضها - يعلى بن أمية .. |
| ٣٣٠٢ | - الإيمان يمانها هنا - أبو مسعود | ٤١٩٠ | - أيؤذيك هوام رأسك؟ - كعب بن عجرة .. |
| ٤٣٨٩ | - الإيمان يمان والفتنة هنا هنا - أبو هريرة .. | ٥٦٦٥ | - أيؤذيك هوام رأسك؟ قلت : نعم - كعب بن عجرة .. |
| ٢٣٥٢ | - الأيمان فالأيمان - أنس بن مالك | ٤١٥٩ | - أيؤذيك هوامك؟ - كعب بن عجرة .. |
| ٢٥٧١ | - الأيمون الأيمون ألا فيمنوا - أنس بن مالك | ٥٧٠٣ | - أيؤذيك هوامك؟ قلت : نعم - كعب بن عجرة .. |
| ٤٤١ | - أين ابن عمك - سهل بن سعد | ٢٨٧ | - أيرقد أحذنا - عمر |
| ٦٢٨٠ | - أين ابن عمك؟ فقالت - سهل بن سعد | ٥٠١٥ | - أيعجز أحدكم أن يقرأ ثلث القرآن - أبو سعيد الخدري |
| ٣٧٠٣ | - أين ابن عمك؟ قالت في المسجد - أبو حازم | ٦٤٤٢ | - أيكم مال وارثه أحب إليه من ماله - عبد الله ابن مسعود |
| ٥٩ | - أين - أروا - السائل عن الساعة - أبو هريرة . | ٧٢٤٢ | - أيكم مثل؟ إني أبیت يطعمني ربي - أبو هريرة .. |
| ٥٥١٨ | - أين الأشعريون أين الأشعريون - زهدم | ٣١٤١ | - أيكم قاتله؟ - عبد الرحمن بن عوف .. |
| ٤٤٤٠ | - أين أنا غداً أين أنا غداً؟ - عاشة | ٢٥١٧ | - أيماء رجل أعنق امرئاً مسلماً - أبو هريرة .. |
| ٤٢٤ | - أين تحب أن أصلني لك من بيتك؟ عتبان ابن مالك | ٦١٠٤ | - أيماء رجل قال لأنجيه يا كافر فقد باه - ابن عمر .. |
| ٦٨٦ | - أين تحب أن أصلني من بيتك - عتبان بن مالك | ٥٠٨٣ | - أيما رجل كانت عنده وليدة فعلمها - أبو بردة عن أبيه .. |
| ٤٣٢٩ | - أين الذي يسألني عن العمرة أتفأ - يعلى بن أمية .. | | - أيما رجل كانت له جارية - أبو موسى |
| ٦١٩١ | - أين الصبي؟ فقال أبو أسد - سهل | | |

| | | | |
|------|---|------|---|
| ٢٧١٤ | مسلم - جریر بن عبد الله | ٩٩٩ | - أبن كرت؟ - عبد الله بن عمر |
| ٢٩٦٠ | - بایعت النبي ﷺ ثم عدلت إلى ظل - سلمة .. | ٢٨٣ | - أبن كرت يا أبا هريرة؟ - أبو هريرة .. |
| ١٤٠١ | - بایعت النبي ﷺ على إقامة الصلاة - جریر ابن عبد الله .. | ٥٨٨٤ | - أین لکع؟ ثلاثاً. ادع الحسن بن علي - أبو هريرة .. |
| ٧٢٠٤ | - بایعت النبي ﷺ على السمع والطاعة - جریر ابن عبد الله .. | ٢٧٠٥ | - أین المتألی على الله لا يفعل المعروف - عائشة .. |
| ٧١٩٩ | - بایعنا رسول الله ﷺ على السمع والطاعة - عبادة بن الصامت .. | ٦٣٨٤ | - أيها الناس أربعوا على أنفسكم - أبو موسى |
| ٤٨٩٢ | - بایعنا رسول الله ﷺ فقرأ علينا - أم عطية .. | ٩٠ | - أيها الناس إنكم منقوون - أبو مسعود .. |
| ٧٢٠٨ | - بایعنا النبي ﷺ تحت الشجرة - سلمة بن الأكوع .. | ١٤٦٢ | - أيها الناس نصدقوا - أبو سعيد الخدري .. |
| ٧٢١٥ | - بایعنا النبي ﷺ فقرأ علينا - أم عطية .. | ١٣٤٧ | - أيهم أكثر أخذنا للقرآن؟ - جابر بن عبد الله .. |
| ١٨ | - بایعني على أن لا تشركون بالله شيئاً - عبادة ابن الصامت .. | ٦٠٣٢ | ب - بشن أخو العشيره - عائشة .. |
| ٨٠٩ | - بت عند خالتي - ابن عباس .. | ٥٠٣٢ | - بشن ما لأحدهم أن يقول نسبت آية كيت - عبد الله بن مسعود .. |
| ٦٩٩ | - بت عند خالتي قفام النبي ﷺ يصلى من الليل | ٥٠٣٩ | - بشن ما لأحدهم يقول نسبت آية كيت وكيت - عبد الله بن مسعود .. |
| ٤٥٦٩ | - فقدمت أصلني معه - عبد الله بن عباس .. | ٥١٩ | - بشما عذلتمونا بالكلب والحمار - عائشة .. |
| ٤٥٧٠ | - بت عند خالتي ميمونة فتحديث - ابن عباس .. | ١٥٧٤ | - بات النبي ﷺ بذني طوى - ابن عمر .. |
| ٦٣١٦ | - بت عند ميمونة فقام النبي ﷺ - ابن عباس .. | ٦٣١٢ | - باسمك أموت وأحيانا - حذيفة .. |
| ٦٩٧ | - بت في بيت خالتي - عبد الله بن عباس .. | ٦٣٢٤ | - باسمك اللهم أموت وأحيانا - حذيفة .. |
| ٦٢١٥ | - بت في بيت ميمونة - ابن عباس .. | ٧٣٩٥ | - باسمك نموت ونجينا - أبو ذر .. |
| ٧٤٥٢ | - بت في بيت ميمونة ليلة والنبي ﷺ عندها - ابن عباس .. | ٣٩٣٩ | - باع شريك لي دراهم في السوق نسيته - عبد الرحمن بن مطعم .. |
| ٥٩١٩ | - بت ليلة عند ميمونة بنت الحارث خالتي - ابن عباس .. | ٢٢٣٠ | - باع النبي ﷺ المدبر - جابر بن عبد الله .. |
| ٣٥٢١ | - البجيرة التي يُمنع درها للطواحيت - سعيد ابن المسيب .. | ٢٢٣١ | - باع رسول الله ﷺ - جابر بن عبد الله .. |
| ٢٣١٨ | - بع ذلك مال رابع - أنس بن مالك .. | ١١٤٤ | - بالشيطان في أذنه - عبد الله بن مسعود .. |
| ١٤٦١ | - بع ذلك مال رابع - أنس بن مالك .. | ٢١٥٧ | - بایعت رسول الله ﷺ - جریر .. |
| ٢٧٥٨ | - بع يا أبي طلحة ذلك مال رابع - أنس بن مالك .. | ١٤٢٢ | - بایعت رسول الله ﷺ أنا وأبي وجدي - معن ابن يزيد .. |
| ٢١٧٠ | - البر بالبر إلا هاء وهاء - عمر بن الخطاب ... | ٥٧ | - بایعت رسول الله ﷺ على إقامة الصلاة - جریر بن عبد الله .. |
| | | ٦٨٠١ | - بایعت رسول الله ﷺ في رهط - عبادة بن الصامت .. |
| | | | - بایعت رسول الله فاشترط على النصح لكل |

| | | |
|--|------|--|
| - بعث رسول الله ﷺ بعثاً وأمر عليهم - ابن عمر | ٢٠٣٤ | - ألبَرْ تقولون بهن؟ - عائشة |
| - بعث رسول الله ﷺ خيلاً قبل نجد - أبو هريرة | ٣٣٦٥ | - برکة بدعة إبراهيم - ابن عباس |
| - بعث رسول الله ﷺ رهطاً - البراء بن عازب | ٢٨٥١ | - البركة في نواصي الخيل - أنس بن مالك |
| - بعث رسول الله ﷺ عشرة - أبو هريرة | ٤١٥ | - البزاق في المسجد خطيبة - أنس بن مالك .. |
| - بعث رسول الله ﷺ عشرة رهطاً - البراء بن عازب | ٢٤١ | - برق النبي ﷺ في ثوبه - أنس بن مالك |
| - بعث رسول الله ﷺ عشرة رهطاً - أبو هريرة | ٤٥٥٣ | - بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله - أبو سفيان |
| - بعث رسول الله ﷺ عشرة منهم خبيب - أبو هريرة | ٦٢٦٠ | - بسم الله الرحمن الرحيم من محمد عبد الله ورسوله - أبو سفيان |
| - بعث رسول الله ﷺ لأربعين سنة - ابن عباس | ١٤٥٤ | - بسم الله الرحمن الرحيم هذه فريضة الصدقة - أنس بن مالك |
| - بعث علي إلى النبي ﷺ بذهبية - أبو سعيد الخدري | ١٧٩٢ | - بشروا خديجة ببيت في الجنة - عبد الله بن أبي أوفى |
| - بعث علي بن أبي طالب إلى رسول الله ﷺ من اليمن - أبو سعيد الخدري | ٤٣٨٦ | - بشروا يابني تميم - عمران بن حصين |
| - بعث عمر الناس في أفناء - جibrir بن حية | ٣١٥٩ | - بعث من أمير المؤمنين عثمان مالاً - ابن عمر |
| - بعث النبي ﷺ أبا موسى ومعاذًا - أبو بردة .. | ٤٣٤٤ | - بعث من النبي ﷺ في سفر - جابر بن عبد الله |
| - بعث النبي ﷺ أبي ومعاذ - أبو بردة | ٧١٧٢ | - بعث إلى النبي ﷺ بشيء - أبو سعيد الخدري |
| - بعث النبي ﷺ أقواماً - أنس بن مالك | ٢٨٠١ | - بعث إلى النبي ﷺ بشيء - أبو سعيد الخدري |
| - بعث النبي ﷺ بعثاً - ابن عمر | ٣٧٣٠ | - بعث إلى النبي ﷺ فقسمها بين أربعة - أبو سعيد الخدري |
| - بعث النبي ﷺ خالد بن الوليد - سالم عن أبيه | ٤٣٣٩ | - بعث إلى النبي ﷺ قاتل أهل اليمامة - زيد بن ثابت |
| - بعث النبي ﷺ خيلاً قبل نجد - أبو هريرة | ٤٦٢ | - بعث رسول الله ﷺ أبا موسى ومعاذ بن جبل - أبو بردة |
| - بعث النبي ﷺ سبعين رجلاً - أنس بن مالك | ٤٠٨٨ | - بعث رسول الله ﷺ أبا موسى ومعاذ بن جبل - أبو بردة |
| - بعث النبي ﷺ سرية - علي بن أبي طالب | ٤٣٤٠ | - بعث رسول الله ﷺ إلى أبي رافع - البراء بن عازب |
| - بعث النبي ﷺ سرية عيناً - أبو هريرة | ٤٠٨٦ | - بعث رسول الله ﷺ إلى أبي رافع اليهودي - البراء بن عازب |
| - بعث النبي ﷺ سرية قبل نجد - ابن عمر | ٤٣٣٨ | - بعث رسول الله ﷺ إلى امرأة - سهل بن سعد |
| - بعث النبي ﷺ سرية وأمر عليهم - علي بن أبي طالب | ٧١٤٥ | - بعث رسول الله ﷺ بعثاً قبل الساحل - جابر ابن عبد الله |
| - بعث النبي ﷺ سرية يقال لهم: الغراء - أنس بن مالك | ٦٣٩٤ | محکم دلائل وبرایین سے مزین، متعدد و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ |
| - بعث النبي ﷺ علينا إلى خالد - أبو بريدة | ٤٣٥٠ | |
| - بعثت أنا والساعة كهاتين - أبو هريرة | ٦٥٠٥ | |
| - بعثت أنا والساعة كهاتين - أنس بن مالك | ٦٥٠٤ | |
| - بعثت أنا والساعة كهاتين - سهل بن سعد ... | ٦٥٠٣ | |

| | | | |
|-------|--|---|--|
| ١٥٥٩ | الأشعري | - بعثني النبي ﷺ فقمت على البدن - علي بن أبي طالب | - بعثت أنا والمساعية كهله من هذه - سهل بن سعد |
| ١٧٦٦ | | - بعثني النبي ﷺ في التغل - ابن عباس | - بعثت بجواعيم الكلم ونصرت بالرعب - أبو هريرة |
| ١٨٥٦ | | - بعثني النبي ﷺ والزبير فقال - أبو عبد الرحمن | - بعثت من خير قرونبني آدم - أبو هريرة |
| ٢٠٨١ | | - يعنيه بأوقية فبعثه - جابر بن عبد الله | - بعثت والمساعية كهاتهين - سهل بن سعد |
| ٢٦١٨ | | - يعنيه - فاتحه - عبد الله بن عمر | - بعثنا رسول الله ﷺ إلى الحرقه - أسامة بن زيد |
| ٢٦١١ | | - يعنيه - فقال عمر: هو لك - عبد الله بن عمر | - بعثنا رسول الله ﷺ لثلاثمائة راكب - جابر بن عبد الله |
| ٢٦١٠ | | - يعنيه قال: هو لك - ابن عمر | - بعثنا رسول الله ﷺ مع خالد بن الوليد - البراء بن عازب |
| ٢١١٥ | | - يعنيه ولد ظهره إلى المدينة - جابر بن عبد الله | - بعثنا النبي ﷺ أنبياءً وأنبياءً - أبو بكر |
| ٢٤٠٦ | | - | - بعثنا النبي ﷺ إلى أرض قومي - أبو موسى الأشعري |
| ٦٩٧١ | البكر تستأذن - قلت: إن البكر - عائشة | - | - بعثنا أبو بكر في تلك الحججه - أبو هريرة |
| ٥٩٤ | بکروا بالصلوة فإن النبي ﷺ قال - بريدة | - | - بعثنا أبو بكر في يوم النحر - أبو هريرة |
| | - بلغ رسول الله ﷺ أن بي عمرو بن عوف - سهل بن سعد | - | - بعثنا رسول الله ﷺ إلى أرض قومي - أبو طالب |
| ١٢١٨ | | - بلغ عبد الله بن سلام مقدم النبي ﷺ - أنس ابن مالك | - بعثنا رسول الله ﷺ في حاجة له - جابر بن عبد الله |
| ٣٣٢٩ | | - بلغ عمر إن فلاناً باع خمراً - ابن عباس | - بعثنا رسول الله ﷺ من جمع بليل - ابن عباس |
| ٢٢٢٢ | | - بلغ النبي ﷺ أن رجلاً من أصحابه أعتن غلاماً له - جابر ابن عبد الله | - بعثنا رسول الله ﷺ وأبا مرثد - علي بن أبي طالب |
| ٧١٨٦ | | - بلغ النبي ﷺ أنني أسرد الصوم - عبد الله بن عمرو | - بعثنا رسول الله ﷺ إلى قومي - أبو موسى الأشعري |
| ١٩٧٧ | | - بلغنا أن مسلمة الكلذاب قدم المدينة - عبد الله بن عبد الله | - بعثنا عبد الله وأبا بردة - محمد بن أبي المجالد |
| ٤٣٧٨ | | - بلغنا مخرج النبي ﷺ ونحن باليمن - أبو موسى الأشعري | - بعثنا النبي ﷺ إلى قوم باليمن - أبو موسى |
| ٣١٣٦ | | - بلغنا أن أقواماً يقولون كذا وكذا - جابر وابن عباس | محكم دلائل وبرایین سے مزین، متعدد و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ |
| ٣٤٦١ | | - بلغوا عنى ولو آية - عبد الله بن عمرو | |
| ٣٦٥٢ | | - بلى فارتخلنا والقوم يطلبوننا - البراء بن عازب | |
| ٤٨٤٤ | | - بلى فقال: - حبيب بن ثابت | |
| ٤٢٣٤ | | - بلى والذي نفسى بيده - أبو هريرة | |

| | | | |
|------|---|------|---|
| ٤٧٢١ | مسعود | ٤٣٥٢ | بم أهللت يا علي؟ - جابر بن عبد الله |
| | - بينما أنا مع النبي ﷺ مضطجعة في خميصته إذ | | -بني إسرائيل والكهف ومريم وطه والأنبياء - |
| ٢٩٨ | حضرت - أم سلمة | ٤٧٣٩ | عبد الله بن مسعود |
| | - بينما أنا مع النبي ﷺ مضطجعة في خميلة | ٨ | -بني الإسلام على خمس - ابن عمر |
| ٣٢٣ | حضرت - أم سلمة | ٤٧٩٣ | -بني على النبي ﷺ بزینب ابنة جحش بخنز - |
| | - بينما أنا نائم أتيت بخزان الأرض - أبو هريرة | ٥١٧٠ | أنس بن مالك |
| ٤٣٧٥ | ٧٠٠٦ | ٢١١٤ | -بني النبي ﷺ بأمرأة - أنس بن مالك |
| | - بينما أنا نائم أتيت بقدح لبن - ابن عمر | ٢١٠٩ | -البيعان بالخيار حتى يتفرق - حكيم بن حرام |
| | - بينما أنا نائم أتيت بقدح لبن فشربت - ابن | ٢٠٧٩ | -البيعان بالخيار مالم يتفرق - ابن عمر |
| ٧٠٠٧ | عمر | ٦٢٤ | -البيعان بالخيار مالم يتفرق - حكيم بن حرام |
| | - بينما أنا نائم أتيت بقدح لبن فشربت منه - ابن | ٣٥٩١ | - بين يدي الساعة تقاتلون قوماً - أبو هريرة ... |
| ٧٠٢٧ | عمر | ٣٥٩٢ | - بين يدي الساعة تقاتلون قوماً - عمرو بن |
| | - بينما أنا نائم إذ أتيت بخزان الأرض - أبو | ٤٦٨٥ | تغلب |
| ٧٠٣٧ | هريرة | ٣٤٦٦ | - بينما ابن عمر يطوف - صفوان بن محرز |
| | - بينما أنا نائم أطوف بالكتبة فإذا رجل - ابن | ٤ | - بينما امرأة ترضع ابنتها - أبو هريرة |
| ٧١٢٨ | عمر | ٤٩٥٤ | - بينما أنا أمشي إذ سمعت صوتنا من السماء - |
| | - بينما أنا نائم أتيت بقدح لبن - ابن عمر | ٧٤٦٢ | جابر بن عبد الله |
| ٨٢ | - بينما أنا نائم رأيت أنه وضع في يدي - ابن | | - بينما أنا أمشي سمعت صوتنا من السماء - |
| ٧٠٣٤ | عمر | | جابر بن عبد الله |
| | - بينما أنا نائم رأيت أنني على حوض - أبو | | - بينما أنا أمشي مع النبي ﷺ في بعض - عبد |
| ٧٠٢٢ | هريرة | | الله بن مسعود |
| | - بينما أنا نائم رأيت في يدي سوارين - أبو | | - بينما أنا أمشي مع النبي ﷺ في خرب المدينة |
| ٤٣٧٤ | هريرة | ١٢٥ | - عبد الله بن مسعود |
| ٣٦٩١ | - بينما أنا نائم رأيت الناس - أبو سعيد الخدري | ٥٩٦٧ | - بينما أنا أردف النبي ﷺ - معاذ بن جبل |
| | - بينما أنا نائم رأيت الناس غرضاً علىي - أبو | ٧٠١٩ | - بينما أنا على بتر أنزع منها إذا جاعني - ابن عمر |
| ٧٠٠٩ | سعيد الخدري | | - بينما أنا عند البيت بين النائم واليقظان - مالك |
| | - بينما أنا نائم رأيت الناس يعرضون علي | ٣٢٠٧ | - ابن صعصعة |
| ٢٣ | وعليهم فُحص - أبو سعيد الخدري | ٣٥٩٥ | - بينما أنا عند النبي ﷺ إذا أناه - عدي بن حاتم |
| ٧٠٢٦ | - بينما أنا نائم رأيتني أطوف بالكتبة - ابن عمر | ٤١٤٣ | - بينما أنا قاعدة أنا وعائشة إذ ولحت - أم |
| | - بينما أنا نائم رأيتني على قليب عليهما دلو - أبو | | رومأن |
| ٣٦٦٤ | هريرة | | - بينما أنا مع النبي ﷺ في حرث - عبد الله بن |
| | - بينما أنا نائم رأيتني على قليب فترتعت - أبو | | |
| ٧٤٧٥ | هريرة | | |
| | - بينما أنا نائم رأيتني على قليب وعليها دلو - | | |
| ٧٠٢١ | أبو هريرة | | |

| | | | |
|------|--|--|------|
| ٧٣٤٨ | أبو هريرة | - بينما أنا نائم رأيتني في الجنة - أبو هريرة | ٣٦٨٠ |
| ٤٩٣١ | - بينما نحن مع رسول الله ﷺ في غار - عبد الله ابن مسعود | - بينما أنا نائم شربت - حمزة عن أبيه | ٣٦٨١ |
| ٢٦٧١ | - البيعة أو حد في ظهرك - عبد الله بن عباس ... | - بينما أنا نائم فإذا زمرة - أبو هريرة | ٦٥٨٧ |
| ٦٦٧٧ | - بيتك أو يمينه قلت : إذا يحلف عليها - عبد الله بن مسعود | - بينما أنا وعائشة أخذتها الحمى - أم رومان .. | ٤٦٩١ |
| ٦٥٨١ | - بينما أنا أسير في الجنة - أنس بن مالك | - بينما أيوب يغسل عرياناً - أبو هريرة | ٢٧٩ |
| ٢٤٤١ | - بينما أنا أمشي مع ابن عمر - صفوان بن محرز | - بينما الحبشة يغسلون - أبو هريرة | ٢٩٠١ |
| ٣٠٩٤ | - بينما أنا جالس في أهلي - مالك بن أوس ... | - بينما رجل يجر إزاره إذ خسف به - سالم بن عبد الله عن أبيه | ٥٧٩٠ |
| ٣٦٧٦ | - بينما أنا على بتر أثرع منها - ابن عمر | - بينما رجل يسوق بقرة - أبو هريرة | ٣٤٧١ |
| ٣٨٨٧ | - بينما أنا في الطهير - مالك بن صعصعة | - بينما رجل يمشي فاشتد عليه العطش - أبو هريرة | ٢٣٦٣ |
| ١٩٢٩ | - بينما أنا مع رسول الله ﷺ في الخميلة - أم سلمة | - بينما رسول الله جالس جاء يهودي - أبو سعيد الخدري | ٢٤١٢ |
| ٣٤٤١ | - بينما أنا نائم أطرف بالكتيبة - سالم عن أبيه . | - بينما موسى في ملابني إسرائيل إذ جاءه - أبي ابن كعب | ٧٤٧٨ |
| ٣٦٢١ | - بينما أنا نائم رأيت في يدي سوارين - أبو هريرة | - بينما الناس يقباء في صلاة الصبح - ابن عمر . | ٤٠٣ |
| ٧٠٠٨ | - بينما أنا نائم رأيت الناس يعرضون عليَّ - أبو سعيد الخدري | - بينما الناس في الصبح يقباء إذ جاءهم - ابن عمر .. | ٤٤٩٣ |
| ٥٢٢٧ | - بينما أنا نائم رأيتني في الجنة - أبو هريرة | - بينما الناس يصلون الصبح - ابن عمر .. | ٤٤٨٨ |
| ٣١٤١ | - بينما أنا واقف في الصف يوم بدر - عبد الرحمن بن عوف | - بينما النبي ﷺ ساجد - عبد الله بن مسعود ... | ٣١٨٥ |
| ٧١٥٣ | - بينما أنا والنبي ﷺ خارجان من المسجد - أنس بن مالك | - بينما النبي ﷺ يخطب إذا هو - ابن عباس .. | ٦٧٠٤ |
| ٣٣٩١ | - بينما أيوب يغسل - أبو هريرة | - بينما النبي ﷺ يخطب يوم الجمعة - أنس بن مالك | ٦٣٤٢ |
| ٧٤٩٣ | - بينما أيوب يغسل عرياناً خَرَّ عليه - أبو هريرة | - بينما النبي ﷺ يصلِّي العشاء - أبو هريرة | ٤٥٩٨ |
| ٣٤٦٥ | - بينما ثلاثة نفر ممن كان قبلكم إذ أصابهم ابن عمر | - بينما النبي ﷺ يقسم جاء - أبو سعيد الخدري | ٦٩٣٢ |
| ٥٩٧٤ | - بينما ثلاثة نفر يتماشون أخذهم المطر - ابن عمر | - بينما النبي ﷺ يقسم ذات يوم - أبو سعيد الخدري | ٦١٦٣ |
| ٢٢٣٣ | - بينما ثلاثة نفر يمشون أخذهم المطر - عبد الله بن عمر | - بينما نحن جلوس عند رسول الله ﷺ - أبو هريرة | ٧٠٢٢ |
| ٣٦٩٠ | - بينما راع في غنمه عدا الذئب - أبو هريرة ... | - بينما نحن عند النبي ﷺ إذ قال بينا - أبو هريرة .. | ٣٢٤٢ |

| | |
|--|--|
| ٧٢٥١ - بينما الناس بقباء في صلاة الصبح - ابن عمر | ٣٦٦٣ - بينما راع في غنميه عدا عليه الذئب - أبو هريرة |
| - بينما الناس في الصبح بقباء جاءهم رجل - ٤٤٩٠ - ابن عمر | - بينما رجل بطريق فاشتد عليه العطش - أبو هريرة |
| ٤٤٩٤ - بينما الناس في صلاة الصبح بقباء - ابن عمر | ٢٤٦٦ - بينما رجل راكب على بقرة - أبو هريرة |
| - بينما النبي ﷺ في مجلس يحدث القوم جاءه ٥٩ - أعرابي - أبو هريرة | - بينما رجل من أصحاب النبي ﷺ يقرأ - ٤٨٣٩ - البراء بن عازب |
| ٩٣٢ - بينما النبي ﷺ يخطب يوم جمعة - أنس بن مالك | ١٢٦٦ - بينما رجل واقف بعرفة - ابن عباس |
| ٦١١ - بينما النبي ﷺ يصلي رأي - ابن عمر | - بينما رجل واقف مع النبي ﷺ بعرفة - ابن ٦١٤٦ - بينما النبي ﷺ يمشي - جندب بن سفيان ٧٠٢٥ - بينما نحن جلوس عند رسول الله ﷺ - أبو هربيرة |
| - بينما نحن جلوس عند النبي ﷺ إذ جاءه - ١٩٣٦ - أبو هريرة | ١٨٤٩ - عباس |
| - بينما نحن جلوس مع النبي ﷺ في المسجد ٦٣ - دخل رجل - أنس بن مالك | ٣٤٨٥ - بينما رجل يجر إزاره - ابن عمر |
| - بينما نحن عند رسول الله ﷺ جلوس - أبو ٥٢٢٧ - هربيرة | ٤٧٧٤ - بينما رجل يحدث في كندة فقال - مسروق .. |
| - بينما نحن عند رسول الله ﷺ وهو يقسم - ٣٦١٠ - أبو سعيد الخدري | - بينما رجل يمشي بطريق اشتد عليه العطش - ٦٠٠٩ - أبو هريرة |
| - بينما نحن في المسجد إذ خرج علينا - أبو ٦٩٤٤ - هربيرة | ٦٥٢ - بينما رجل يمشي بطريق وجد - أبو هريرة ... |
| - بينما نحن في المسجد خرج النبي ﷺ - أبو ٣١٦٧ - هربيرة | - بينما رجل يمشي بطريق وجد غصن شوك - ٢٤٧٢ - أبو هريرة |
| - بينما نحن مع رسول الله ﷺ في غار - عبد ٤٩٣٤ - الله بن مسعود | - بينما رجل يمشي في حلة تعجبه نفسه - أبو ٥٧٨٩ - هربيرة |
| - بينما نحن مع النبي ﷺ في غار - عبد الله بن ١٨٣٠ - مسعود | - بينما رسول الله ﷺ فائماً يصلى عند الكعبة - ٥٢٠ - عبد الله بن مسعود |
| - بينما نحن نصلى مع النبي ﷺ إذ أقبلت عبر - ٩٣٦ - جابر بن عبد الله | - بينما رسول الله ﷺ فاصلى ثلثة نفر - أبو واقد |
| - بينما نحن نصلى مع النبي ﷺ إذ سمع جلية ٦٣٥ - رجال - أبو قتادة | - بينما رسول الله ﷺ مضيف ظهره - عبد الله ٦٦٤٢ - ابن مسعود |
| - بينما هو جالس عند النبي ﷺ قال - أبو ٢٢٢٩ - سعيد الخدري | - بينما رسول الله ﷺ يخطب يوم الجمعة - ١٠١٥ - أنس بن مالك |
| - بينما هو في الدار خائفاً - زيد بن عبد الله بن ٢٢٢٩ - عباس | - بينما رسول الله ﷺ يقسم غنيمة - جابر بن ٣١٣٨ - عبد الله |
| | - بينما كلب يطيف برؤبة - أبو هريرة |
| | - بينما المسلمين في صلاة الفجر - أنس بن ٧٥٤ - مالك |
| | - بينما موسى في ملا من بنى إسرائيل جاءه - ٣٤٠٠ - ابن عباس |

| | |
|------|---|
| ٦٠١١ | النعمان بن بشير |
| ٥٢٥٦ | - تزوج النبي ﷺ أميمة بنت شراحيل - سهل وأبوأسيد |
| ٥١٥٨ | - تزوج النبي ﷺ عائشة وهي بنت ست - عروة ابن الزبير |
| ٤٢٥٨ | - تزوج النبي ﷺ ميمونة - ابن عباس |
| ٥١١٤ | - تزوج النبي ﷺ وهو محرم - ابن عباس |
| ٢٦٦٠ | - تزوجت امرأة فجاءت امرأة فقالت إني قد أرضعتكمما - عقبة بن الحارث |
| ٥١٠٤ | - تزوجت امرأة فجاءتنا امرأة سوداء - عقبة بن الحارث |
| ٥٠٨٠ | - تزوجت فقال لي رسول الله ﷺ - جابر بن عبد الله |
| ٢٠٤٨ | - تزوجت؟ قال نعم - عبد الرحمن بن عوف .. |
| ٥٣٦٧ | - تزوجت يا جابر؟ - جابر بن عبد الله |
| ٦٣٨٧ | - تزوجت يا جابر؟ قلت: نعم - جابر بن عبد الله |
| ٥٢٢٤ | - تزوجني الزبیر وما له في الأرض من مال - أسماء |
| ٥١٥٦ | - تزوجني النبي ﷺ فأتنى أمي - عائشة |
| ٣٨٩٤ | - تزوجني النبي ﷺ وأنا بنت ست سنين - عائشة |
| ١٢٠٣ | - التسبیح للرجال والتصفیق للنساء - أبو هریرة |
| ١٢٠٤ | - التسبیح للرجال والتصفیق للنساء - سهل بن سعد |
| ١٩٢١ | - تسحرنا مع النبي ﷺ ثم قام - زید بن ثابت .. |
| ١٩٢٣ | - تسحروا فإن في السحور برکة - أنس بن مالک |
| ١١٠ | - تسموا باسمي - أبو هریرة |
| ٣٥٣٨ | - تسموا باسمي ولا تكتوا - جابر بن عبد الله .. |
| ٦٩٣٩ | - تسرير على بعر لها - علي بن أبي طالب |
| ٢٩٠٧ | - تشهین تنظرین؟ - عائشة |
| | - تشکیت بمکة شکوی شدیلہ - سعد بن أبي |

| | |
|------|--|
| ٣٨٦٤ | عمر عن أبيه |
| ٥٠١٨ | - بينما هو يقرأ من الليل سورة البقرة - أسدید ابن حضیر |
| ٣٤١٤ | - بينما يهودي يعرض سلعه - أبو هریرة |
| | ت |
| ١٤٠٢ | - تأتي الإبل على صاحبها إذا لم يعط فيها حقها - أبو هریرة |
| ٧٣٥٧ | - تأخذين فرصة ممسكة فتوظئين بها - عائشة |
| ٧٢١٣ | - تباونوني على أن لا تشركوا بالله شيئاً - عبادة ابن الصامت |
| ٧٢٢١ | - تبعون أذناب الإبل - أبو بکر |
| ١٨٧٤ | - تتركون المدينة على خير ما كانت - أبو هریرة |
| ٣٢٨٩ | - الشتاوی من الشیطان - أبو هریرة |
| ٦٠٥٨ | - تجد من شرار الناس يوم القيمة - أبو هریرة .. |
| ٣٤٩٣ | - تجدون الناس معادن خیارهم - أبو هریرة ... |
| | - تجاجت الجنة والنار فقالت النار - أبو هریرة |
| ٤٨٥٠ | - تحنه ثم تفرضه بالماء - أسماء |
| ٢٠١٧ | - تحروا ليلة القدر - عائشة |
| ٣٤٤٧ | - تحشرون حفاة عراة غرلاً - ابن عباس |
| ٦٥٢٧ | - تحشرون حفاة عراة غرلاً - عائشة |
| ٦٢٦٥ | - التحيات للصلوات والطيبات - عبد الله بن مسعود |
| ٩٦ | - تخلف رسول الله ﷺ في سفر سافرناه - ابن عمر |
| ٦٠ | - تخلف عنا النبي ﷺ في سفرة سافرناها - عبد الله بن عمر |
| ١٦٣ | - تخلف النبي ﷺ عنا في سفرة سافرناها - عبد الله بن عمر |
| ٥٢٧٤ | - تردين حدیقتہ؟ قالت: نعم - عکرمة |
| ٤٩٣٣ | - «ترمی بشرر كالقصر» کنا نعمد إلى الخشبة - ابن عباس |
| | - تری المؤمنین في تراحمهم وتوادهم - |

| | | | |
|------|---|------|--|
| ٢٩٢٥ | - تقاتلون اليهود حتى يختبئ - ابن عمر | ٥٦٥٩ | - وفّاصل |
| ٦٧٩٠ | - تقطع بد السارق في ربع دينار - عائشة | ٢٧٦٤ | - تصدق بأصله لا يبع ولا يرهب - ابن عمر .. |
| ٦٧٨٩ | - تقطع اليد في ربع دينار فصاعداً - عائشة | ١٤٦٦ | - تصدق ولو من حليكتنَّ - زينب امرأة عبد الله .. |
| ٢١٢٣ | - تكفل الله لمن جاهد في سبيله - أبو هريرة ... | ١٤١١ | - تصدقوا فإنه يأتي عليكم زمان - حارثة بن وهب .. |
| ٧٤٥٧ | - تكفل الله لمن جاهد في سبيله لا يخرجه - أبو هريرة | ٧١٢٠ | - تصدقوا فسيأتي على الناس زمان يمشي - حارثة بن وهب |
| ٦٦٣٣ | - تكلم قال: إن ابني كان عبيداً - أبو هريرة وزيد بن خالد | ١٤٢٤ | - تصدقوا فسيأتي عليكم زمان يمشي الرجل - حارثة بن وهب |
| ٦٥٢٠ | - تكون الأرض يوم القيمة خبزة واحدة - أبو سعيد الخدري | ٢٥٩٠ | - تصدقني ولا توعي فيوعي عليك - أسماء بنت الصديق |
| ٤٥٤٧ | - تلا رسول الله ﷺ هذه الآية «هو الذي» - عائشة | ٥٤٤١ | - تضيّفت أبا هريرة سعياً - أبو عثمان |
| ٥٤١٧ | - التلبية مجّمة لفؤاد المريض - عائشة | ١٢ | - نعلم الطعام وتقرأ السلام - عبد الله بن عمرو |
| ٢٠٧٧ | - تلقت الملائكة روح رجل - حذيفة بن اليمان | ٢٠٣٩ | - تعال هي صفية - علي بن حسين |
| ٣٨١٣ | - تلك الروضة الإسلام - قيس بن عباد | ٣٨٩٢ | - تعالوا يا يعنوني - عاذ الله بن عبد الله |
| ٧٠١٤ | - تلك الروضة روضة الإسلام - عبد الله بن السلام | ٥٠٣٣ | - تعاهدوا القرآن - أبو موسى الأشعري |
| ٣٨٣٩ | - تلك السكينة تنزلت بالقرآن - البراء بن عازب | ١٣٩٧ | - تعبد الله - أبو هريرة |
| ١٦٩١ | - تمنع رسول الله ﷺ في حجة الوداع - ابن عمر | ٧٤١٦ | - تعجبون من غيربة سعد - سعد بن عبادة |
| ١٥٦٧ | - تعمت فنهاني ناس - نصر بن عمران الصبعي | ٤١٥٠ | - تعدون أنتم الفتح فتح مكة - البراء بن عازب |
| ١٥٧١ | - تمعنا على عهد رسول الله ﷺ - عمران | ٧١٥٤ | - تعرفي فلانة؟ قالت: نعم - أنس بن مالك |
| ٣٥٦٩ | - تمام عيني ولا ينام قلبي - أبو سلمة | ٥٤٠٤ | - تعرق رسول الله ﷺ كتفاً - ابن عباس |
| ٥٠٩٠ | - تكع المرأة لأربع: لمالها ولحبسها - أبو هريرة | ٢٨٨٦ | - تعس عبد الدینار والدرهم - أبو هريرة |
| ٢٤٩ | - توضاً رسول الله ﷺ وضوءه للصلاحة غير رجليه - ميمونة | ٢٨٨٧ | - تعس عبد الدینار وعبد الدرهم - أبو هريرة |
| ١٥٧ | - توضاً النبي ﷺ مرتة مرتة - ابن عباس | ٣٦٠٧ | - تعلم أصحابي الخير وتعلمت الشر - حذيفة ابن اليمان |
| ٢٩٠ | - توضاً وأغسل ذكرك - ابن عمر | ٤٩٩٥ | - تعلمت «سبع اسم ربك» قبل أن يقدم - البراء بن عازب |
| ٢٦٩ | - توضاً وأغسل ذكرك - علي بن أبي طالب | ٦٦١٦ | - تعودوا بالله من جهد البلاء - أبو هريرة |
| ٢٧٠٩ | - توفى أبي وعليه دين - جابر بن عبد الله | ٦٣٧٤ | - تعودوا بكلمات كان النبي ﷺ - مصعب عن أبيه |
| | | ١٨٧٥ | - تفتح اليمن فيأتي قوم - سفيان بن أبي زهير .. |
| | | ٦٤٨ | - تفضل صلاة الجميع - أبو هريرة |
| | | ٣٥٩٣ | - تقاتلكم اليهود فتسلطون عليهم - ابن عمر .. |

- ثم شهدت العيد مع عثمان بن عفان - أبو عبيدة مولى ابن أزهر ٥٥٧٣
- ثم شهدته مع علي بن أبي طالب فصلى قبل ٥٥٧٣
- ثم صعد حتى أتي السماء الثانية - مالك بن صعصعة ٢٤٣٠
- ثم فتر عن الوحي فترة - جابر بن عبد الله ٢٢٣٨
- ثم قام خطيباً - عبد الله بن أبي أوفى ٢٩٦٦
- ثم قام النبي ﷺ في الناس - ابن عمر ٣٠٥٧
- ثم لقد بصر أبو بكر الناس - عائشة ٣٦٧٠

ج

- جنت فإذا رسول الله ﷺ في مشربة له - عمر ٧٢٦٣
- ابن الخطاب
- جاء أبو بكر إلى أبي في منزله - البراء بن عازب ٣٦١٥
- جاء أبو بكر بضيف له - عبد الرحمن بن أبي بكر ٦١٤١
- جاء أبو بكر ورسول الله ﷺ واسع - عائشة ٦٨٤٤
- جاء أبو حميد بقدح من لبن من القبيع - جابر ٥٦٠٥
- جاء أغراي إلى رسول الله فسألته عن الهجرة ٢٢٣٣
- أبو سعيد الخدري
- جاء أغراي إلى النبي ﷺ - أبو سعيد الخدري ٦٤٩٤
- جاء أغراي إلى النبي ﷺ فباعمه - جابر بن عبد الله ١٨٨٣
- جاء أغراي إلى النبي ﷺ فسأله - أبو سعيد الخدري ٣٩٤٣
- جاء أغراي إلى النبي ﷺ فسأله عما يلتفظ به ٢٤٢٧
- زيد بن خالد الجهمي
- جاء أغراي إلى النبي ﷺ فقال: بايعني على الإسلام - جابر بن عبد الله ٧٢١٦
- جاء أغراي إلى النبي ﷺ فقال: تقبلون الصيانت - عائشة ٥٩٩٨

- توفى رسول الله ﷺ وأنا ابن عشر سنين - ابن عباس ٥٠٣٥
- توفى رسول الله ﷺ ودرعه مرهونة - عائشة ٢٩١٦
- توفى رسول الله ﷺ وقد شبنا - عائشة ٥٤٤٢
- توفى رسول الله ﷺ وما في بيتي - عائشة ٣٠٩٧
- توفى عبد الله بن عمرو بن حرام وعليه دين - جابر بن عبد الله ٢١٢٧
- توفى النبي ﷺ حين شبنا - عائشة ٥٣٨٣
- توفى النبي ﷺ في بيتي - عائشة ٣١٠٠
- توفى النبي ﷺ ودرعه مرهونة - عائشة ٤٤٦٧
- توفيت ابنة لعثمان بمكة وجتنا لتشهدها - ابن أبي مليكة ١٢٨٦
- توفيت إحدى بنات النبي ﷺ فأنانا - أم عطية الأنصارية
- توفيت إحدى بنات النبي ﷺ فخرج - أم عطية الأنصارية ١٢٦٣
- توفيت بنت النبي ﷺ فقال لنا: - أم عطية الأنصارية ١٢٥٨
- توفيت خديجة قبل مخرج النبي ﷺ - هشام عن أبيه ٣٨٩٦

ث

- ثقل النبي ﷺ فقال أصلى الناس - عائشة ٦٨٧
- ثلاث للهاجر بعد الصدر - العلاء بن الحضرمي
- ثلاث من كن فيه وجد حلاوة الإيمان - أنس ٣٩٣٣
- ابن مالك ١٦
- ثلاثة لا يكلمهم الله ولا ينظر إليهم - أبو هريرة ٢٦٧٢
- ثلاثة لا يكلمهم الله يوم القيمة - أبو هريرة ٢٣٦٩
- ثلاثة لا ينظر الله إليهم - أبو هريرة ٢٣٥٨
- ثلاثة لهم أجران - أبو موسى ٩٧
- ثلاثة يوتون أجرهم مرتين - أبو بردة عن أبيه ٣٠١١
- ثم ارفع حتى تطمئن جالتا - أبو هريرة ٦٢٥٢
- ثم ركب - عائشة ١٥٥٠

| | |
|--|---|
| <p>- جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: دلي</p> <p>على عمل يعدل الجهاد - أبو هريرة ٢٧٨٥</p> <p>- جاء رجل إلى رسول الله ﷺ فقال: هلكت -</p> <p>أبو هريرة ٦٧١٠</p> <p>- جاء رجل إلى رسول الله ﷺ - عبد الله بن مسعود ٦٦٦٩</p> <p>- جاء رجل إلى رسول الله ﷺ فسأله عن اللقطة - زيد بن خالد الجهمي ٢٣٧٢</p> <p>- جاء رجل إلى رسول الله ﷺ فقال: يا رسول الله! إبني والله لا تأخير - أبو مسعود ٧١٥٩</p> <p>- جاء رجل إلى رسول الله ﷺ فقال: هلكت -</p> <p>أبو هريرة ٢٦٠٠</p> <p>- جاء رجل إلى رسول الله ﷺ فإذا هو يسأله عن الإسلام - طلحة بن عبيد الله ٢٦٧٨</p> <p>- جاء رجل إلى رسول الله ﷺ من أهل نجد -</p> <p>طلحة بن عبيد الله ٤٦</p> <p>- جاء رجل إلى عمر - عبد الرحمن بن أبيزى ..</p> <p>- جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: الرجل يقاتل للمغمض - أبو موسى الأشعري ٢٨١٠</p> <p>- جاء رجل إلى النبي ﷺ فاستأذنه في الجهاد -</p> <p>عبد الله ابن عمرو ٣٠٠٤</p> <p>- جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: إن أخي استطلق - أبو سعيد الخدري ٥٧١٦</p> <p>- جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: الرجل يقاتل -</p> <p>أبو موسى الأشعري ٧٤٥٨</p> <p>- جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: هلكت - أبو هريرة ٦٧٠٩</p> <p>- جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: أشدك الله -</p> <p>أبو هريرة وزيد بن خالد ٦٨٥٩</p> <p>- جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: يا رسول الله! إبني كثبت - ابن عباس ٣٠٦١</p> <p>- جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: إن الأخير وقع على امرأته - أبو هريرة ١٩٣٧</p> <p>- جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: يا رسول الله!</p> | <p>- جاء أعرابي إلى النبي ﷺ فقال: يا رسول الله! ما الكبائر؟ - عبد الله بن عمرو ٦٩٢٠</p> <p>- جاء أعرابي فبأله في طائفة المسجد - أنس</p> <p>ابن مالك ٢٢١</p> <p>- جاء أعرابي فقال: يا رسول الله أفضي بيتنا بكتاب الله - زيد بن خالد وأبو هريرة ٦٩٥</p> <p>- جاء أهل نجران إلى النبي ﷺ - حذيفة بن اليمان ٤٣٨١</p> <p>- جاء بلال إلى النبي ﷺ بتمر - أبو سعيد</p> <p>الخدري ٢٣١٢</p> <p>- جاء ثلاثة رهط إلى بيوت أزواج النبي ﷺ -</p> <p>أنس بن مالك ٥٠٦٣</p> <p>- جاء جبريل إلى النبي ﷺ فقال: - رفاعة بن رافع ٣٩٩٢</p> <p>- جاء حبر إلى رسول الله ﷺ - عبد الله بن مسعود ٧٤٥١</p> <p>- جاء حبر من الأخبار إلى رسول الله ﷺ -</p> <p>عبد الله بن مسعود ٤٨١١</p> <p>- جاء حبرة من اليهود فقال: إنه إذا كان - عبد الله بن مسعود ٧٥١٣</p> <p>- جاء حسان بن ثابت يستأذن عليها - عائشة ..</p> <p>- «جاء الحق وزهر الباطل» - عبد الله بن مسعود ٤٧٥٥</p> <p>- جاء الحق وزهر الباطل - عبد الله بن مسعود ٤٢٨٧</p> <p>- جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: يا رسول الله! ما القتال؟ - أبو موسى ١٢٣</p> <p>- جاء رجل إلى رسول الله ﷺ فقال: يا رسول الله! هلكت المواشي - أنس بن مالك ١٠١٩</p> <p>- جاء رجل إلى ابن عباس وأبو هريرة جالس</p> <p>عنه - أبو سلمة ٤٩٠٩</p> <p>- جاء رجل إلى ابن عمر فسأله - سعد بن عبيدة ٣٧٠٤</p> <p>- جاء رجل إلى ابن عمر فقال: رجل نذر -</p> <p>زياد بن جبير ١٩٩٤</p> |
|--|---|

| | | | |
|------|--|------|---|
| ٣٠٧٨ | مسعود | ١٤١٩ | أبي الصدقة أعظم أجرًا - أبو هريرة |
| ٦٩٧٧ | - جاء المسور بن مخربة فوضع يده على منكبي - عمرو بن الشريد | ١٠١٦ | - جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: هلكت المواشي - أنس بن مالك |
| ٥١٤٧ | - جاء النبي ﷺ يدخل حينئذ - الريء بنت معوذ | ٧٤١٥ | - جاء رجل إلى النبي ﷺ من أهل الكتاب - عبد الله بن مسعود |
| ٢٧٤٢ | - جاء النبي يعودني وأنا بمكة - سعد بن أبي وقاص | ١٩٥٣ | - جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: يا رسول الله! إن أمي ماتت - ابن عباس |
| ٣١٩٠ | - جاء نفر منبني تميم - عمران بن حصين | ٤٠٦٦ | - جاء رجل حج البيت - عثمان بن موهب |
| ١٣٢٠ | - جاءت أم سليم إلى رسول الله ﷺ - أم سلمة | ٢٠٨١ | - جاء رجل من الأنصار يكنى أبا شعيب - أبو مسعود |
| ٢٨٢ | - جاءت أم سليم امرأة أبي طلحة إلى رسول الله ﷺ فقالت - أم سلمة | ٣٦٩٨ | - جاء رجل من أهل مصر وحج البيت - ابن موهب |
| ١٢٦١ | - جاءت أم عطية رضي الله عنها - امرأة من الأنصار - أم عطية الأنصارية | ٤٦٣٨ | - جاء رجل من اليهود إلى النبي ﷺ - أبو سعيد الخدري |
| ٢٢٧ | - جاءت امرأة النبي ﷺ فقالت: أرأيت إحدانا تحيسن - أسماء | ٩٣٠ | - جاء رجل والنبي ﷺ يخطب الناس يوم الجمعة فقال أصلحت - جابر بن عبد الله |
| ٧٣١٠ | - جاءت امرأة إلى رسول الله ﷺ فقالت: يا رسول الله! ذهب الرجال - أبو سعيد الخدري | ٥١٤٦ | - جاء رجلان من المشرق فخطبا - ابن عمر .. |
| ٥٣٣٦ | - جاءت امرأة إلى رسول الله ﷺ تعرض عليه نفسها - أنس بن مالك | ٤٤١ | - جاء رسول الله ﷺ يعودني وأنا مريض لا أعقل فتوضاً - جابر بن عبد الله |
| ٥١٢٠ | - جاءت امرأة إلى رسول الله ﷺ فقالت: يا رسول الله! إني قد وهبت - سهل بن سعيد | ٧٤٢٠ | - جاء زيد بن حارثة بشكرو فجعل النبي ﷺ - أنس بن مالك |
| ٢٣١٠ | - جاءت امرأة إلى النبي ﷺ ببردة - سهل بن سعد | ٣٨٣٣ | - جاء سيل في الجاهلية فكسا ما بين الجبلين - سعيد بن المسيب عن أبيه عن جده |
| ٦٠٣٦ | سعد | ٤٣٩٢ | - جاء الطفيلي بن عمرو إلى النبي ﷺ - أبو هريرة |
| ٢٠٩٣ | - جاءت امرأة ببردة - سهل بن سعد | ٤٣٨٠ | - جاء العاقب والمسيد صاحبا نجران - حذيفة |
| ٥٨١٠ | - جاءت امرأة ببردة قال سهل: - سهل بن سعد | ٥٢٣٩ | - جاء عمي من الرضاعة فاستأذن على - عائشة |
| ٥٢٧٥ | - جاءت امرأة ثابت بن قيس - ابن عباس | ٧٣٠٤ | - جاء عويس العجلاني إلى عاصم بن عدي - سهل بن سعد |
| ٢٦٣٩ | - جاءت امرأة رفاعة القرطي إلى النبي ﷺ - عائشة | ٨٤٣ | - جاء الفقراء إلى النبي ﷺ - أبو هريرة |
| ٣٧٨٦ | - جاءت امرأة من الأنصار - أنس بن مالك ... | | - جاء مجاشع بأبيه مجالد - مجاشع بن |
| | - جاءت امرأة من خثعم عام حجة الوداع - | | |

| | | | |
|------|---|------|---|
| ٢٨٣٥ | - جعل المهاجرون والأنصار يحفرون - أنس ابن مالك | ١٨٥٤ | - ابن عباس |
| ٤٥٦١ | - جعل النبي ﷺ على الرجالة - البراء بن عازب | ٢٥٦٣ | - جاءت ببريرة فقالت - عائشة |
| ٣٠٣٩ | - جعل النبي ﷺ على الرجالة يوم أحد - البراء ابن عازب | ٦٦٩ | - جاءت سحابة - أبو سعيد الخدري |
| ٣٩٨٦ | - جعل النبي ﷺ على الرماة يوم أحد - البراء ابن عازب | ٧٢٨١ | - جاءت ملائكة إلى النبي ﷺ وهو نائم - جابر ابن عبد الله |
| ٦٧٧٦ | - جلد النبي ﷺ في الخمر بالجريدة - أنس بن مالك | ٢٤٦٠ | - جاءت هند بنت عتبة بن ربيعة - عائشة |
| ٥١٨٩ | - جلس إحدى عشرة امرأة - عائشة | ٥٩٩٥ | - جاءتنى امرأة معها ابنتان تسألى - عائشة ... |
| ٧٢٧٥ | - جلست إلى شيبة في هذا المسجد - أبو وائل جلست إلى كعب بن عجرة فسألته عن الفدية | ٢١٦٨ | - جاءتنى ببريرة فقالت - عائشة |
| ١٨١٦ | - عبد الله بن مغلن | ٣٩٠٦ | - جاءنا رسيل كفار قريش يجعلون - سراقة بن جعشن |
| ٤٥٣٢ | - جلست إلى مجلس فيه عظم من الأنصار - محمد بن سيرين | ٣٧٩٧ | - جاءنا رسول الله ﷺ ونحن نحفر الخندق - سهل بن سعد |
| ١٤٠٧ | - جلست إلى ملا من قريش - الأحنف بن قيس | ٥٦٦٨ | - جاءنا رسول الله ﷺ يعودني - سعد بن أبي وقاص |
| ٣٨١٠ | - جمع القرآن على عهد النبي ﷺ أربعة - أنس ابن مالك | ٦٧٧ | - جاءنا مالك - أبو قلابة |
| ٣٧٢٥ | - جمع لي النبي ﷺ أبويه يوم أحد - سعد بن أبي وقاص | ٥٦٦٤ | - جاءني النبي ﷺ يعودني - جابر بن عبد الله .. |
| ١٦٧٣ | - جمع النبي ﷺ بين المغرب والعشاء - ابن عمر | ٣٥٧٠ | - جاءه ثلاثة نفر - أنس بن مالك ... |
| ٤٣٣٤ | - جمع النبي ﷺ ناساً من الأنصار - أنس بن مالك | ٢٢٥٨ | - الجار أحقر بسبقه - عمرو بن الشريد .. |
| ٥٠٣٦ | - جمع المحكم في عهد رسول الله ﷺ - ابن عباس | ٦٩٧٨ | - الجار أحقر بسبقه - أبو رافع .. |
| ٢٤٧٠ | - الجمل والثمن لك - جابر بن عبد الله .. | ٦٩٧٧ | - الجار أولى بسبقه - عمرو بن الشريد .. |
| ٦٤٨٨ | - الجنية أقرب إلى أحدكم من شراك تعله - عبد الله بن مسعود | ٤٣٨٦ | - جاءت بنت تميم إلى رسول الله ﷺ - عمران ابن حصين |
| ٧٤٤٤ | - جتان من فضة آتيتهما وما فيها - أبو موسى الأشعري | ٤٩٢٣ | -جاورت بحراء - جابر بن عبد الله .. |
| ٢٨٧٥ | -جهادكن الحج - عائشة | ٤٩٢٢ | -جاورت بحراء فلما قضيت جواري هبطت - يعين بن أبي كثیر |
| | | ٤٩٢٤ | -جاورت في حراء فلما قضيت جواري هبطت - يعین بن أبي كثیر |
| | | ٢٣٩٦ | - جدله فأوف له الذي له - جابر بن عبد الله ... |
| | | ٢٢١٣ | - جعل رسول الله ﷺ الشفعة - جابر بن عبد الله |
| | | ٥٩٨ | - جعل عمر يوم الخندق يسب - جابر بن عبد الله |
| | | ٦٠٠٠ | - جعل الله الرحمة في مائة جزء فأمسك - أبو هريرة |

- حدثني أم حرام أن النبي ﷺ قال يوماً في بيتها - أنس بن مالك ٢٨٩٤
- حدثنا رسول الله ﷺ أن الأمانة - حذيفة بن اليمان ٧٢٧٦
- حدثنا رسول الله ﷺ حديثين - حذيفة ٦٤٩٧
- حدثنا رسول الله ﷺ يوماً حدثنا طويلاً عن الدجال - أبو سعيد الخدري ٧١٣٢
- حدثنا الصعب في الدراري - ابن عباس ٣٠١٣
- حدثنا علي أن فاطمة شكت ما تلقى - ابن أبي ليلى ٣٧٥٠
- حدثني أبو بكر قال: كنت مع النبي ﷺ في الغار - أنس بن مالك ٤٦٦٣
- حدثني أصحاب محمد ﷺ من شهد بدراً - البراء بن عازب ٣٩٥٧
- حدثني بما سمعت من رسول الله ﷺ - أبو المتوكل الناجي ٢٨٦١
- حدثني سالم أبو النضر - موسى بن عقبة ٣٠٢٤
- العرب خدعة - جابر بن عبد الله ٣٠٣٠
- حرق رسول الله ﷺ نخلبني نضرير - ابن عمر ٤٠٣١
- حرق النبي ﷺ نخلبني التضير - ابن عمر .. ٣٠٢١
- حرم رسول الله ﷺ لحوم الحمر - أبو ثعلبة . ٥٥٢٧
- حرم الله مكة - ابن عباس ١٣٤٩
- حرم ما بين لابتي المدينة - أبو هريرة ١٨٦٩
- حرم من النسب سبع ومن الصهر سبع - ابن عباس ٥١٥
- حرم التجارة في الخمر - عائشة ٢٢٢٦
- حرم علينا الخمر حين حرم وما نجد - أنس بن مالك ٥٥٨٠
- حرموا من الرضاة ما يحرم من النسب - عائشة ٥١١١
- حزنت على من أصيب بالحرقة - أنس بن مالك ٤٩٠٦
- حسابكم على الله أخذكم كاذب - ابن عمر ٥٣٥٠

- جهر النبي ﷺ في صلاة الخسوف بقراءته - عائشة ١٠٦٥

- جيء بأبي إلى النبي ﷺ - جابر بن عبد الله .. ٢٨١٦

- جيء بأبي يوم أحد قد مثل به - جابر بن عبد الله ١٢٩٣

- جيء بانعيمان شارباً - عقبة بن الحارث ٢٣١٦

ج

- حاج موسى آدم فقال له: أنت الذي - أبو هريرة ٤٧٣٨

- حاربت قريظة والتضير - ابن عمر ٤٠٢٨

- حاصر النبي ﷺ أهل الطائف - ابن عمر ٧٤٨٠

- حاضرت صفية ليلة النحر - عائشة ١٧٧١

- حالف النبي ﷺ بين الأنصار وفريش - أنس ٧٣٤٠

- «حتى إذا استياس» خففة - ابن عباس ٤٥٢٤

- حج أنس على رحل ولم يكن شعيباً -

- ثمامة بن عبد الله ١٥١٧

- حجج بي مع رسول الله ﷺ وأنا - السابب بن بزيド ١٨٥٨

- حج عبد الله فأتينا المزدلفة حين الأذان -

- عبد الرحمن بن بزيـد ١٦٧٥

- حج علينا عبد الله بن عمرو فسمعته - عروة ابن الزبير ٧٣٠٧

- حجيت النار بالشهوات - أبو هريرة ٦٤٨٧

- حججنا مع النبي ﷺ فأفضلنا يوم التحر ١٧٣٣

- حجم أبو طيبة رسول الله ﷺ - أنس بن مالك ٢١٠٢

- حجم أبو طيبة النبي ﷺ - أنس بن مالك ٢٢٧٧

- حجم رسول الله ﷺ أبو طيبة - أنس بن مالك ٢٢١٠

- حدث عن سعد بن معاذ أنه قال: كان - عبد الله بن مسعود ٣٩٥٠

- حدث الناس كل جمعة مرة - ابن عباس ٦٣٣٧

- حدثني إحدى نسوة النبي ﷺ عن النبي - ابن عمر ١٨٢٧

| | | | |
|------|--|-------|--|
| ٣٥٨٢ | - حوالينا ولا علينا - أنس بن مالك | ٥٢٥٣ | - حبّت عليَّ بتطليقة - ابن عمر |
| ٦٥٩٢ | - حوضه ما بين صفا والمدينه - حارثة بن وهب | ٤٥٦٣ | - حسِّنَا اللهم ونعم الوكيل » قالها إبراهيم - ابن عباس |
| ٦٥٧٩ | - حوضي مسيرة شهر - عبد الله بن عمرو | ٣٢٢٤ | - حشوت للنبي ﷺ وسادة - عائشة |
| ٥٦٣٩ | - حيى على أهل الوضوء بركة من الله - جابر بن عبد الله | ٣٢٢ | - حضت وأنا مع النبي ﷺ في الخميلة - أم سلمة |
| ٦١١٧ | - الحياة لا يأتي إلا بخير - عمران بن حصين . | ٣٥٧٥ | - حضرت الصلاة فقام من كان قريب الدار - |
| ٦٦٦٢ | - حين قال لها أهل الإلْفَكَ ما قالوا - عائشة ... | | - حضرنا مع ابن عباس جنازة ميمونة بسرف - |
| | ج | ٥٠٦٧ | - عطاء |
| ٢٢٦٠ | - الخازن الأمين الذي يؤدي ما أمر به - أبو موسى الأشعري | | - حفظت من رسول الله ﷺ وعاصم - أبو هريرة |
| ٢٣١٩ | - الخازن الأمين الذي ينفق - أبو موسى الأشعري | ١٢٠ | - حفظت من النبي ﷺ عشر ركعات - ابن عمر |
| ١٤٣٨ | - الخازن المسلم الأمين الذي ينفذ - أبو موسى الأشعري | ١١٨٠ | - حق على كل مسلم أن يغتسل في كل سبعة أيام - أبو هريرة |
| ٢٣٦١ | - خاًصم الزبير رجلاً من الأنصار - عروة بن الزبير | ٨٩٧ | - حق على الله أن لا يرتفع شيء - أنس بن مالك |
| ٥٨٩٢ | - خالفوا المشركيين ووفروا للهوى - ابن عمر . | ٢٨٧٢ | - حق المسلم على المسلم خمس - أبو هريرة |
| ٥٨٠٠ | - خيّأت هذا لك - المسور بن مخرمة | ٦٧٣٥ | - أحقوا الفرائض بأهلها فيما يقي - ابن عباس |
| ٦١٣٢ | - خيّأت هذا لك - عبد الله بن أبي ململة | ٥٢ | - الحلال بين والحرام بين - التuman بن بشير |
| ٢٦٥٧ | - خيّأت هذا لك - المسور بن مخرمة | ٢٠٨٧ | - الحلف منفعة للسلعة - أبو هريرة |
| ٢٥٩٩ | - خيّاناً هذا لك - المسور بن مخرمة | ١٧٢٦ | - حلق رسول الله ﷺ في حجه - ابن عمر |
| ٣٣٢٩ | - خبرني بهن آنفًا جبريل - أنس بن مالك | ١٧٢٩ | - حلق النبي ﷺ وطائفة - عبد الله بن مسعود |
| ٦٠٣٨ | - خدمت النبي ﷺ عشر سنين - أنس بن مالك | ١٧٧٢ | - حلقى عقرى - عائشة |
| ٤٦٤٣ | - «خذ العفو وأمر بالعرف» قال - عبد الله بن الزبير | ٥٤٤٥٩ | - الحمد لله الذي كفانا وأروانا - أبو أمامة |
| ٣٠٤٩ | - خذ فأعطيه في ثوبه - أنس بن مالك | ٥٤٤٥٨ | - الحمد لله كثيراً طيباً مباركاً فيه - أبو أمامة |
| ١٤٧٣ | - خذه إذا جاءك من هذا المال - ابن عمر | ٣٠٠٣ | - حملت على فرس في سبيل الله - أسلم |
| ٧١٦٣ | - خذه فتموله وتصدق به - عمر بن الخطاب .. | ٢٦٢٣ | - حملت على فرس في سبيل الله - عمر بن الخطاب |
| ٥٢٩٢ | - خذها فإنما هي لك أو لأخبك أو للذئب - يزيد مولى المنبعث | ٥٧٢٦ | - الحمى من فبع جهنم فأبردوها - رافع بن خديج |
| ٣٨٠٨ | - خذوا القرآن من أربعة - مسروق | ٣٢٦٢ | - الحمى من فور جهنم - رافع بن خديج |
| ١٩٧٠ | - خذوا من العمل ما تطيقون - عائشة | ٣٢٦٤ | - الحمى من فبع جهنم - ابن عمر |
| | | ٥٧٢٥ | - الحمى من فبع جهنم فأبردوها - عائشة |

| | | | |
|------|---|------|---|
| ٤٦٥١ | سعید بن جبیر | ٢٢١١ | - خذی انت و بنوک - عائشة |
| | - خرج علينا رسول الله ﷺ بالهاجرة - أبو جعفۃ | ٥٣٧٠ | - خذی بالمعروف - عائشة |
| ٤٩٩ | جعفۃ | ٣١٥ | - خذی فرصة ممسكة فتوضی نلائاً - عائشة . |
| | - خرج علينا رسول الله ﷺ بالهاجرة فأنی | ٣١٤ | - خذی فرصة من مسک فتطهیری بها - عائشة . |
| ١٨٧ | بوضوء - أبو جعفۃ | ٥٣٦٤ | - خذی ما یکنیک و ولدک بالمعروف - عائشة . |
| | - خرج علينا رسول الله ﷺ ليلة البدر - حبیر | | - خذیها فاعقیها واشترطی لهم الولاء - |
| ٧٤٣٦ | ابن عبدالله | ٢٥٦٣ | عائشة |
| | - خرج علينا رسول الله ﷺ يوماً فقال غرست | ٢١٦٨ | - خذیها واشترطی لهم الولاء - عائشة |
| ٣٤١٠ | ابن عباس | ٧٣٣ | - خر رسول الله عن فرس - أنس بن مالک |
| | - خرج علينا عبد الله بن عمر فرجونا أن يحدثنا | ٤١٩٧ | - خربت خبیر - أنس بن مالک |
| ٧٠٩٥ | سعید بن جبیر | ٢٢١٥ | - خرج ثلاثة نفر - ابن عمر |
| ٥٩٩٦ | خرج علينا النبي ﷺ وأمامة بنت - أبو قتادة . | | - خرج رجل من بنی سہم مع تمیم - عبد الله |
| | - خرج النبي ﷺ إلى حائط من حوائط - أبو | ٢٧٨٠ | ابن عباس |
| ٧٠٩٧ | موسى الأشعري | | - خرج رسول الله ﷺ في أضحی أو فطر إلى |
| | - خرج النبي ﷺ إلى ذات الرقاع - جابر بن عبد الله | ٣٠٤ | المصلی - أبو سعید الخدری |
| ٤١٢٧ | عبد الله | | - خرج رسول الله ﷺ إلى الخندق - أنس بن مالک |
| | - خرج النبي ﷺ إلى المصلی يستثني - عبد الله بن زید | ٢٨٣٤ | - خرج رسول الله ﷺ بالهاجرة فصلی |
| ١٠٢٧ | الله بن زید | ٥٠١ | بالبطحاء - أبو جعفۃ |
| | - خرج النبي ﷺ إلى هذا المصلی - عبد الله | | - خرج رسول الله ﷺ زمن الحدبیة - مروان |
| ٦٣٤٣ | ابن زید | ٢٧٣١ | ابن الحكم والمسوور بن مخرمة |
| | - خرج النبي ﷺ زمن الحدبیة - عروة بن الزبیر | | - خرج رسول الله ﷺ على قوم من أسلم - |
| ١٦٩٤ | | ٣٥٠٧ | سلمة |
| | - خرج النبي ﷺ عام الحدبیة - المسوور بن مخرمة ومروان | | - خرج رسول الله ﷺ في أضحی أو فطر - أبو |
| ٤١٧٨ | | ١٤٦٢ | سعید الخدری |
| ٤٢٧٨ | - خرج النبي ﷺ عام الفتح - ابن عباس | ٣٥٢٨ | - خرج رسول الله ﷺ في مرضه - ابن عباس .. |
| | - خرج النبي ﷺ في بعض مخارجه - أنس بن مالک | | - خرج رسول الله ﷺ في مرضه الذي مات فيه |
| ٣٥٧٤ | | ٤٦٧ | - ابن عباس |
| ٢٩٥٣ | - خرج النبي ﷺ في رمضان - ابن عباس | | - خرج رسول الله ﷺ ليخبر الناس - عبادۃ بن الصامت |
| | - خرج النبي ﷺ في رمضان إلى حنین - ابن عباس | ٦٠٤٩ | |
| ٤٢٧٧ | | | - خرج رسول الله ﷺ من المدينة - ابن عباس .. |
| ٢١٢٢ | - خرج النبي ﷺ في طائفۃ النهار - أبو هریرة .. | ١٩٤٨ | - خرج رسول الله ﷺ وعليه ملحفة - ابن عباس |
| | - خرج النبي ﷺ في غداة باردة - أنس بن مالک | ٣٨٠٠ | - خرج علينا ابن عمر فقال رجل: كيف - |
| ٧٢٠١ | | | |
| ٢٠٢٣ | - خرج النبي ﷺ ليخبرنا - عبادۃ بن الصامت . | | |

- خرجت مع عبيد الله بن عدي فلما قدمتا -
٤٠٧٢ جعفر بن عمرو بن أمية الصمرى
- خرجت مع عمر بن الخطاب إلى السوق -
٤١٦٠ أسلم
- خرجت مع عمر بن الخطاب ليلة في رمضان
٢٠١٠ عبد الرحمن بن عبد القارى
- خرجت مع النبي ﷺ في بعض أسفاره -
٣٦١ جابر بن عبد الله
- خرجت مع النبي ﷺ يوم فطر - عبد الله بن
٩٧٥ عباس
- خرجت من المدينة ذاهبًا نحو العابة - سلمة
٣٠٤١
- خرجنا لا نرى إلا الحج - عائشة
٢٩٤
- خرجنا مع رسول الله ﷺ - عائشة
٤٤٠٨
- خرجنا مع رسول الله ﷺ إلى خيبر - سلمة
٦١٤٨ ابن الأكوع
- خرجنا مع رسول الله ﷺ إلى خيبر - سويد
٥٣٨٤ ابن النعمان
- خرجنا مع رسول الله ﷺ عام حجة الوداع -
١٥٦٢ عائشة
- خرجنا مع رسول الله ﷺ عام الحدبية - زيد
٤١٤٧ ابن خالد
- خرجنا مع رسول الله ﷺ عام حنين - أبو
٢١٠٠ قنادة
- خرجنا مع رسول الله ﷺ عام خيبر - سويد
٢٠٥ ابن النعمان
- خرجنا مع رسول الله ﷺ فحال كفار - ابن
١٨٠٧ عمر
- خرجنا مع رسول الله ﷺ في أشهر الحج -
١٥٦٠ عائشة
- خرجنا مع رسول الله ﷺ في بعض أسفاره -
٣٣٤ عائشة
- خرجنا مع رسول الله ﷺ في بعض أسفاره -
٣٦٧٢ عائشة
- خرجنا مع رسول الله ﷺ في حجة الوداع -

- خرج النبي ﷺ من بعض حيطان المدينة -
٦٠٥٥ ابن عباس
- خرج النبي ﷺ وقد وجدت الشمس - أبو
١٣٧٥ أيوب
- خرج النبي ﷺ يستسقي - عبد الله بن زيد
- خرج النبي ﷺ يستسقي وحول رداءه - عبد
الله بن زيد
- خرج النبي ﷺ يصلح بينبني عمرو بن عوف
١٢٠١ سهل بن سعد
- خرج النبي ﷺ يوم أضحي إلى البقعة فصلى
٩٧٦ ركعتين - البراء بن عازب
- خرج النبي ﷺ يوم عبد فصلى ركعتين - ابن
١٤٣١ عباس
- خرج يوماً فصلى على أهل أحد - عقبة بن
٣٥٩٦ عامر
- خرجت إلى مني يوم التروية - عبد العزيز بن
١٦٥٤ رفيع
- خرجت بصلاحى ليلي الفتنة فاستقبلني أبو
٧٠٨٣ بكرة - الحسن البصري
- خرجت جارية عليها أوضاح بالمدينة - أنس
٦٨٧٧ ابن مالك
- خرجت سودة بنت زمعة ليلًا فرأها عمر -
٥٢٣٧ عائشة
- خرجت سودة ل حاجتها وكانت امرأة -
٤٧٩٥ عائشة
- خرجت في غزوة فغض رجل - يعلى بن أمية
٦٨٩٣
- خرجت قبل أن يؤذن بالأولى - سلمة بن
٤١٩٤ الأكوع
- خرجت لأخركم فتلاحى فلان وفلان -
٦٠٤٩ عبادة بن الصامت
- خرجت ليلة من الميالى فإذا رسول الله ﷺ -
٦٤٤٣ أبوذر
- خرجت مع رسول الله ﷺ إلى خيبر - أنس
٢٨٨٩ ابن مالك

- خرجنا مع النبي ﷺ من المدينة إلى مكة أنس بن مالك ١٠٨١
- خرجنا مع النبي ﷺ نحو مكة - أبو قتادة ٥٤٠٦
- خرجنا مع النبي ﷺ ولا نرى إلا أنه الحج - عائشة ١٥٦١
- خرجنا مهلين بالحج في أشهر الحج - عائشة ١٧٨٨
- خرجنا موافقين - عائشة ٣١٧
- خرجنا وعن ثلاثة نحمل زادنا - جابر بن عبد الله ٢٩٨٣
- خرجنا ومعنا غالب بن أبيجر فمرض في الطريق - خالد بن سعد ٥٦٨٧
- خسفت الشمس - أبو بكرة ١٠٦٣
- خسفت الشمس - أبو موسى ١٠٥٩
- خسفت الشمس - عائشة ١٠٤٤
- خسفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ ابن عباس ٥١٩٧
- خسفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ فضلي - عبدالله بن عباس ٧٤٨
- خسفت الشمس فقام النبي ﷺ فقرأ - عائشة ١٢١٢
- خسفت الشمس ونحن عند النبي ﷺ - أبو بكرة ٥٧٨٥
- خط النبي ﷺ خطًا مربعًا - عبد الله بن مسعود ٦٤١٧
- خط النبي ﷺ خطوطًا - أنس بن مالك ٦٤١٨
- خطب رسول الله ﷺ خطبة - أنس بن مالك ٤٦٢١
- خطب رسول الله ﷺ فقال : - أنس بن مالك ٣٠٦٣
- خطب رسول الله ﷺ فقال : أيها الناس - ابن عباس ٤٦٢٥
- خطب رسول الله ﷺ وقال : إن الله - أبو سعيد الخدري ٣٦٥٤
- خطب عمر على مبشر رسول الله ﷺ - ابن عمر ٥٥٨٨

- عائشة ٤٣٩٥
- خرجنا مع رسول الله ﷺ لا نذكر إلا الحج - عائشة ١٧٧٢
- خرجنا مع رسول الله ﷺ لخمس ليال - عائشة ١٧٢٠
- خرجنا مع رسول الله ﷺ موافقين - عائشة ١٧٨٣
- خرجنا مع رسول الله ﷺ ولا نرى - عائشة ١٧٦٢
- خرجنا مع رسول الله ﷺ يوم حنين - فتادة ٣١٤٢
- خرجنا مع رسول الله ﷺ يوم خير - أبو هريرة ٦٧٠٧
- خرجنا مع رسول الله ﷺ في غزوة - أبو سعيد الخدري ٢٥٤٢
- خرجنا مع عبدالله إلى مكة - عبد الرحمن بن يزيد ١٦٨٣
- خرجنا مع عبدالله بن عمر فقال - خالد بن أسلم ٤٦٦١
- خرجنا مع عبدالله بن عمر فقال أعرابي - ابن عمر ١٤٠٤
- خرجنا مع النبي ﷺ إلى خير - سلمة بن الأكوع ٤١٩٦
- خرجنا مع النبي ﷺ حتى انطلقتا - أبوأسيد ٥٢٥٥
- خرجنا مع النبي ﷺ عام حنين - أبو قتادة ٤٣٢١
- خرجنا مع النبي ﷺ في بعض أسفاره - أبو الدرداء ١٩٤٥
- خرجنا مع النبي ﷺ في بعض أسفاره - عائشة ٤٦٠٧
- خرجنا مع النبي ﷺ في حجة الوداع - عائشة ١٥٥٦
- خرجنا مع النبي ﷺ في سفر - زيد بن أرقم ٤٩٠٣
- خرجنا مع النبي ﷺ في غزوة - أبو موسى الأشعري ٤١٢٨
- خرجنا مع النبي ﷺ لا نذكر إلا الحج - عائشة ٣٠٥
- خرجنا مع النبي ﷺ لخمس ليال - عائشة ٢٩٥٢
- خرجنا مع النبي ﷺ معتمرين - ابن عمر ١٨١٢

| | |
|------|--|
| ١٨٢٦ | عمر |
| | - خمس من الدواب من قتلهم وهو محروم - |
| ٣٣١٥ | ابن عمر |
| | - خير أمتي قرني ثم الذين يلونهم - عمران بن |
| ٣٦٥٠ | حصين |
| | - خير الأنصار بنو التجار - أبوأسيد |
| ٣٧٩٠ | ٣٧٨٩ |
| | - خير دور الأنصار بنو التجار - أبوأسيد |
| ١٤٢٦ | - خير الصدقة ما كان عن ظهر غنى - أبوهريمة |
| ٣٦٤٣ | - الخير معقود بنواصي الخيل - عروة بن |
| | الزبير |
| | - خير الناس قرني ثم الذين يلونهم - عبد الله |
| ٢٦٥٢ | ابن مسعود |
| | - خير نساء ركين الإبل صالح نساء قريش - |
| ٥٠٨٢ | أبوهريمة |
| ٥٣٦٥ | - خير نساء ركين الإبل نساء قريش - أبوهريمة |
| ٣٨١٥ | - خير نسائها مريم - علي بن أبي طالب |
| | - خيركم قرني ثم الذين يلونهم - عمران بن |
| ٢٦٥١ | حصين |
| | - خيركم من تعلم القرآن وعلمه - عثمان بن |
| ٥٠٢٧ | عفان |
| ٥٢٦٢ | - خيرنا رسول الله ﷺ - عائشة |
| ٢٨٤٩ | - الخيل في نواصيها الخير - ابن عمر |
| ٢٨٦٠ | - الخيل لثلاثة - أبوهريمة |
| ٣٦٤٦ | - الخيل لثلاثة: لرجل أجر - أبوهريمة |
| ٢٣٧١ | - الخيل لرجل أجر ولرجل سترا - أبوهريمة .. |
| | - الخيل معقود في نواصيها الخير - أسس بن |
| ٣٦٤٥ | مالك |
| ٣٦٤٤ | - الخيل معقود في نواصيها الخير - ابن عمر .. |
| | - الخيل معقود في نواصيها الخير - عروة بن |
| ٢٨٥٠ | الجعد |
| ٣٢٤٣ | - الخيمة درة مجوفة - عبد الله بن قيس |

د

- دخل أبو بكر على امرأة من أحمس - قيس
ابن أبي حازم

| | |
|------|--|
| ٢٧٩٨ | مالك |
| | - خطب النبي ﷺ فقال: إنكم تحشرون - ابن |
| ٤٧٤٠ | عباس |
| | - خطبنا رسول الله - البراء بن عازب |
| ٩٨٣ | - خطبنا علي فقال ما عندنا كتاب نقرؤه - |
| ٣١٧٢ | إبراهيم التيمي عن أبيه |
| ١٧٤١ | - خطبنا النبي ﷺ يوم التحر - أبو بكرة |
| | - خطبنا النبي يعرفات فقال: من لم يجد - ابن |
| ١٨٤٣ | عباس |
| | - خفت أزواد القوم وأملقوها - سلمة بن |
| ٢٤٨٤ | الأكوع |
| | - خفف على داود عليه السلام القرآن - أبو |
| ٣٤١٧ | هريمة |
| ٤٧١٣ | - خفف على داود القرآن - أبوهريمة |
| | - خلال من خلال الجاهلية الطعن في |
| ٣٨٥٠ | الأنساب - ابن عباس |
| ٦٢٢٧ | - خلق الله آدم على صورته - أبوهريمة .. |
| ٣٣٢٦ | - خلق الله آدم وطوله ستون ذراعاً - أبوهريمة .. |
| | - خلق الله الخلق فلما فرغ منه قامت - أبو |
| ٤٨٣٠ | هريمة |
| | - الخمر تصنع من خمسة: من الزيب - عمر |
| ٥٥٨٩ | ابن الخطاب |
| | - خمروا الآنية وأجيفوا الأبواب - جابر بن |
| ٦٢٩٥ | عبد الله |
| ٣٣١٦ | - خمروا الآنية وأوكوا الأسقية - جابر بن عبد |
| | الله |
| | - خمس صلوات في اليوم والليلة - طلحة بن |
| ٤٦ | عبد الله |
| ٣٣١٤ | - خمس فواست يقتلن في العرم - عائشة |
| ٤٧٦٧ | - خمس قد مذبن - عبد الله بن مسعود |
| ١٨٢٩ | - خمس من الدواب كلهم فاسق - عائشة |
| | - خمس من الدواب لا حرج على من قتلهم - |
| ١٨٢٨ | حفصة |
| | - خمس من الدواب ليس على المحروم - ابن |

- دخل علينا رسول الله ﷺ ونحن نغسل ابنته -
١٢٥٤ أم عطية الأنصارية
- دخل عليه الأشعث وهو يطعم - عبد الله بن مسعود ٤٥٠٣
- دخل النبي ﷺ الميت فوجده في صورة - ابن عباس ٣٣٥١
- دخل النبي ﷺ البيت وأسامة بن زيد وعثمان ابن طلحة وبلال - ابن عمر ٥٠٤
- دخل النبي ﷺ عام الفتح - هشام عن أبيه ٤٢٩١
- دخل النبي ﷺ عام الفتح من كداء - عروة ١٥٨٠
- دخل النبي ﷺ عام الفتح من كداء - هشام عن أبيه ١٥٨١
- دخل النبي ﷺ على أم سليم - أنس بن مالك ١٩٨٢
- دخل النبي ﷺ على عائشة - أم عطية ٢٥٧٩
- دخل النبي ﷺ على عائشة فقال: هل - أَم عطية الأنصارية ١٤٩٤
- دخل النبي ﷺ عدّة بني علي - الربيع بنت معاود ٤٠٠١
- دخل النبي ﷺ فإذا حيل ممدود - أنس بن مالك ١١٥٠
- دخل النبي ﷺ المدينة - أبو موسى الأشعري ٣٩٤٢
- دخل النبي ﷺ المسجد قددخلت إليه - جابر ابن عبد الله ٢٤٧٠
- دخل النبي ﷺ مكة - عبد الله بن مسعود ٤٢٨٧
- دخل النبي ﷺ مكة وحول الكعبة ثلاثة مرات وستون نصباً - عبد الله بن مسعود ٢٤٧٨
- دخل النبي ﷺ وعندى رجل - عائشة ٢٦٤٧
- دخلت امرأة معها ابنتان - عائشة ١٤١٨
- دخلت امرأة النار في هرة ربطتها - ابن عمر ٣٣١٨
- دخلت أنا وثابت على أنس - عبد العزيز بن صحيب ٥٧٤٢
- دخلت أنا وشداد بن معقل على ابن عباس - عبد العزيز بن رفيع ٥٠١٩

- دخل أبو موسى وأبو مسعود على عمار - أبو واائل ٧١٠٢
- دخل الحجاج - سعيد بن العاص عن أبيه ٩٦٧
- دخل حسان بن ثابت على عائشة - مسروق ٤٧٥٦
- دخل رجل يوم الجمعة والنبي ﷺ يخطب فقال أصلحت - حابر بن عبد الله ٩٣١
- دخل رسول الله ﷺ على أبيه ١٥٩٨
- دخل رسول الله ﷺ على ابنة ملحان - أنس ابن مالك ٢٨٧٧
- دخل رسول الله ﷺ على ضباعة بنت الزبير - عائشة ٥٠٨٩
- دخل رهط من اليهود على رسول الله ﷺ - عائشة ٦٠٢٤
- دخل عبد الرحمن بن أبي بكر على النبي ﷺ - عائشة ٤٤٣٨
- دخل عبد الرحمن بن أبي بكر ومعه سواك يستن به - عائشة ٨٩٠
- دخل على أبي الدرداء وهو - أُم الدرداء ٦٥٠
- دخل على رسول الله ﷺ - عمرو بن العاص ١٩٧٤
- دخل على رسول الله ﷺ بسرف - عائشة ٥٥٥٩
- دخل على رسول الله ﷺ ذات يوم - عائشة ٦٧٧١
- دخل على رسول الله ﷺ ذكرت له - عائشة ٢١٥٥
- دخل على رسول الله ﷺ فقال: ألم أخبر - عبد الله بن عمرو ٦١٣٤
- دخل على رسول الله ﷺ وعندى جاريان تغبان - عائشة ٩٤٩
- دخل على رسول الله ﷺ وفي البيت - عائشة ٦١٠٩
- دخل على قائف والنبي ﷺ شاهد - عائشة ٣٧٣١
- دخل على النبي ﷺ وأنا مريض - جابر بن عبد الله ٥٦٧٦
- دخل على النبي ﷺ وعندى مختب - أُم سلمة ٤٣٢٤
- دخل علينا رسول الله ﷺ حين توفيت ابته - أُم عطية الأنصارية ١٢٥٣

| | | |
|------|---|--|
| ٧١٤٩ | موسى | - دخلت أنا وعروة بن الزبیر المسجد - |
| ٥٥٤٢ | - دخلت على النبي ﷺ بأخ لي - أنس بن مالك | مجاہد |
| ٣١٩١ | - دخلت على النبي ﷺ وقتلت ناقتي - عمران بن حصین | - دخلت أنا وأخو عائشة على عائشة - أبو سلمة |
| ٥٦٦٧ | - دخلت على النبي ﷺ وهو يوعظ - عبد الله ابن مسعود | - دخلت بابن لي على رسول الله ﷺ - أم قيس |
| ٦٣٦٦ | - دخلت على عجوز من عجز يهود المدينة - عائشة | - دخلت ببریرة وهي مکاتبة - عائشة |
| ٤٩٤٣ | - دخلت في نفر من أصحاب عبد الله الشام - علقة | - دخلت الجنة أو أتبت الجنة فأبصربت - جابر ابن عبد الله |
| ٤١٣٨ | - دخلت المسجد فرأيت أبي سعيد الخدري - ابن محيريز | - دخلت الجنة فإذا أنا بقصر من ذهب - جابر ابن عبد الله |
| ٧٤٤٤ | - دخلت المسجد ورسول الله ﷺ جالس - أبو ذر | - دخلت الشام فصلبت رکعتین - علقة |
| ١٩٨٠ | - دخلت مع أبيك على عبد الله بن عمرو - أبو الملیح | - دخلت على أبي بكر فقال - عائشة |
| ٥٥١٣ | - دخلت مع أنس على الحكم بن أيوب - هشام بن زيد | - دخلت على أم حبیۃ زوج النبي ﷺ - زینب ابنة أبي سلمة |
| ٦٢٤٦ | - دخلت مع رسول الله ﷺ فوجد - أبو هریرة . | - دخلت على عبد الله بن موهب |
| ٥٤٢٠ | - دخلت مع النبي ﷺ على غلام - أنس بن مالک | - دخلت على جابر بن عبد الله وهو يصلی - محمد بن المتنکدر |
| ٤٨٠٩ | - دخلنا على ابن عباس فقال: ألا تعجبون - ابن أبي مليکة | - دخلت على حفصة ونسواتها تنطف - ابن عمر |
| ٤٦٦٦ | - دخلنا على خباب نعوذ - قیس بن أبي حازم | - دخلت على رسول الله ﷺ وهو يوعظ - عبد الله بن مسعود |
| ٤١٤٦ | - دخلنا على عائشة وعندھا حسان - مسروق . | - دخلت على عائشة - أسماء |
| ٤٨٢٣ | - دخلنا على عبد الله بن مسعود قال أيها الناس مسروق | - دخلت على عائشة وعليها درع قطر - أیمن .. |
| ١٣٠٣ | - دخلنا مع رسول الله ﷺ على أبي سيف - أنس بن مالک | - دخلت على عائشة وهي تصلي قائمة - أسماء بنت أبي بکر |
| ٥١٧٦ | - دعا أبو أسید الساعدي رسول الله ﷺ - سهل بن سعد | - دخلت على عبد الله ثم قال: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ - مسروق |
| ٢١٢١ | - دعا رجل بالبیع یا أبا القاسم - أنس بن مالک | - دخلت على عبد الله فقال إِنَّ مَعْلَمَ الْجَنَّةِ - تقویل |
| | | - دخلت على عثمان فتشهد ثم قال: - عبید الله بن عدی |
| | | - دخلت على النبي ﷺ أنا ورجلان - أبو |

| | |
|------|---|
| ٦١٢٨ | هريرة |
| | - دعوه وهرقوها على بوله سجلاً من ماء - أبو |
| ٢٢٠ | هريرة |
| ٤٩٠٧ | - دعوا فانها متنة - جابر بن عبد الله |
| ٣١٧ | - دعي عمرتك - عائشة |
| | - دعي هذه وقولي بالذى كنت تقولين - الربيع |
| ٥١٤٧ | بنت معوذ |
| ١٣٩ | - دفع رسول الله ﷺ من عرفة - أسامة بن زيد .. |
| | - دفعت إلى النبي ﷺ وهو بالأبطح - أبو |
| ٣٥٦٦ | جحيفة |
| ٩٥٠ | - دونكم يا بني أرفة - عائشة |
| | - الدينار بالدينار والدرهم بالدرهم - أبو |
| ٢١٧٨ | سعید الخدری |

ذ

| | |
|------|--|
| | - ذاك رجل بالشيطان في أذنيه - عبد الله بن |
| ٣٢٧٠ | مسعود |
| ٣١٦٣ | - ذاك لهم ما شاء الله - أنس بن مالك |
| ٥٦٦٦ | - ذاك لو كان لظللت آخر - القاسم بن محمد .. |
| ٧٢١٧ | - ذاك لو كان وأنا حي فأستغفر - عائشة |
| ٥٢٨١ | - ذاك مغبت عبدبني فلان - ابن عباس |
| ٥٥٥٧ | - ذبح أبو بردہ قبل الصلاة - البراء بن عازب .. |
| ٥٥١١ | - ذبحنا على عهد رسول الله ﷺ - أسماء |
| | - ذكر ابن عباس المتلاعنين فقال عبد الله - |
| ٧٢٣٨ | القاسم بن محمد |
| | - ذكر الدجال عند النبي ﷺ - عبد الله بن |
| ٧٤٠٧ | مسعود |
| | - ذكر رجلاً فيمن كان سلف آتاه الله - أبو |
| ٦٤٨١ | سعید الخدری |
| ٥٩٧٧ | - ذكر رسول الله ﷺ الكبار - أنس بن مالك .. |
| ٥٩٦٦ | - ذكر شر الثلاثة عند عكرمة فقال - أیوب |
| | - ذكر عبد الله بن عمرو عبد الله بن مسعود فقال |
| ٤٩٩٩ | مسروق |
| ٣٧٥٨ | - ذكر عبد الله عند عبد الله بن عمرو - مسروق .. |
| ٢٩٠ | - ذكر عمر بن الخطاب - ابن عمر |

| | |
|------|---|
| | - دعا رسول الله ﷺ على الأحزاب - عبد الله |
| ٦٣٤٢ | ابن أبي أوفى |
| | - دعا رسول الله ﷺ على الأحزاب فقال: |
| ٤١١٥ | اللهم منزل - عبد الله بن أبي أوفى |
| | - دعا رسول الله ﷺ على الذين قتلوا - أنس |
| ٢٨١٤ | ابن مالك |
| | - دعا رسول الله ﷺ يوم الأحزاب - عبد الله |
| ٢٩٣٣ | ابن أبي أوفى |
| ٣٧٩٤ | - دعا النبي ﷺ الأنصار - أنس بن مالك |
| | - دعا النبي ﷺ الأنصار فقال: هل فيكم - |
| ٣٥٢٨ | أنس بن مالك |
| | - دعا النبي ﷺ الأنصار ليقطع - أنس بن |
| ٢٣٧٧ | مالك |
| | - دعا النبي ﷺ الأنصار ليكتب لهم - أنس بن |
| ٣١٦٣ | مالك |
| | - دعا النبي ﷺ بقدر فيه ماء - أبو موسى |
| ٦٣٨٣ | - دعا النبي ﷺ بما فتوأ به - أبو موسى |
| | - دعا النبي ﷺ على الذين قتلوا أصحابه - |
| ٤٠٩٥ | أنس بن مالك |
| ٢٢٨١ | - دعا النبي ﷺ غلاماً - أنس بن مالك |
| ٣٦٢٥ | - دعا النبي ﷺ فاطمة - عائشة |
| ٧٠٥٥ | - دعانا النبي ﷺ فبایعناه - عبادة بن الصامت .. |
| ٢٤ | - دعه فإن الحباء من الإيمان - عبد الله بن عمر |
| ٩٨٨ | - دعهم - عائشة |
| ٣٥٣٠ | - دعهم أمّاً بني أرفة - عائشة |
| ٢٩٠١ | - دعهم يا عمر - أبو هريرة |
| ٢٩٠٦ | - دعهما - عائشة |
| | - دعهما فإني أدخلهما طاهرين - المغيرة بن |
| ٢٠٦ | شعبة |
| ٩٨٧ | - دعهما يا أبي بكر فإنها أيام عيد - عائشة |
| | - دعوني ما تركتم فلئما أهلك من كان - أبو |
| ٧٢٨٨ | هريرة |
| ٢٣٠٦ | - دعوه فإن لصاحب الحق مقلاً - أبو هريرة .. |
| | - دعوه وأهربوها على بوله ذنوبياً من ماء - أبو |

| | |
|------|--|
| ٢١٧٦ | الحدري |
| | - الذهب بالورق ربا إلا هاء وهاء - عمر بن |
| ٢١٣٤ | الخطاب |
| | - ذهب عبد الله بن الزبير مع أنس - عروة بن |
| ٣٥٠٣ | الزبير |
| | - ذهب علامة إلى الشام - إبراهيم |
| ٣٧٤٣ | |
| ٣٠٦٧ | - ذهب فرس له فأخذه العدو - ابن عمر |
| | - ذهب المفطرون اليوم بالأجر - أنس بن |
| ٢٨٩٠ | مالك |
| | - ذهب النبي ﷺ لبعض حاجته - المغيرة بن |
| ٤٤٢١ | شعبة |
| | - ذهبت أسب حسان عند عائشة - هشام عن |
| ٤١٤٥ | أبيه |
| | - ذهبت إلى رسول الله ﷺ عام الفتح - أم |
| ٢٨٠ | هانئ |
| | - ذهبت إلى رسول الله ﷺ عام الفتح فوجدها |
| ٣٥٧ | يغتسل - أم هانئ |
| ٣٦٨٥ | - ذهبت أنا وأبوي بكر وعمر - ابن عباس |
| | - ذهبت بي خالتي إلى رسول الله ﷺ - |
| ٣٥٤١ | السائب بن يزيد |
| | - ذهبت بي خالتي إلى النبي ﷺ - السائب بن |
| ١٩٠ | يزيد |
| ٦٨٧٥ | - ذهبت لأنصر هذا الرجل - الأحتف بن قيس |
| ٣٠٨٠ | - ذهبت مع عبيد بن عمير إلى عائشة - عطاء ... |
| | - ذهبت نلتقي رسول الله ﷺ مع الصيابي - |
| ٣٠٨٣ | السائب بن يزيد |
| | - الذي تفرّته صلاة العصر كأنما - عبد الله بن |
| ٥٥٢ | عمر |
| | - الذي قتل خيباً هو أبو سروعة - جابر بن عبد |
| ٤٠٨٧ | الله |
| ١٣٦٥ | - الذي يخنق نفسه يختفها في النار - أبو هريرة |
| | - الذي يشرب في إناء الفضة إنما يجر حرج - أم |
| ٥٦٣٤ | سلمة |
| | - «المذين استجاوا لله والرسول» قالت لعروة |

| | |
|------|---|
| | - ذكر عند عائشة أن ابن عمر رفع - هشام عن |
| ٣٩٧٨ | أبيه |
| ٤٤٥٩ | - ذكر عند عائشة أن النبي ﷺ أوصى - الأسود |
| ١١٤٤ | - ذكر عند النبي ﷺ رجل - عبد الله بن مسعود |
| | - ذكر عند النبي ﷺ رجل نام ليلة - عبد الله بن |
| | مسعود |
| ٣٢٧٠ | - ذكر عندها ما يقطع الصلاة - عائشة |
| ٥١٤ | - ذكر للنبي ﷺ امرأة من العرب - سهل بن |
| | سعد |
| | - ذُكر لي أن رسول الله ﷺ قال: بيتنا أنا - ابن |
| ٤٣٧٩ | عباس |
| | - ذُكر لي أن النبي ﷺ قال لمعاذ - أنس بن |
| ١٢٩ | مالك |
| | - ذكر المتلاعنان عند رسول الله ﷺ - ابن |
| ٥٣١٦ | عباس |
| ٦٨٥٦ | - ذُكر المتلاعنان عند النبي ﷺ - ابن عباس .. |
| ٦٧ | - ذكر النبي ﷺ قد عدل على بعيره - أبو بكرة |
| | - ذكر النبي ﷺ النار فتعوذ منها - عدي بن |
| ٦٠٢٣ | حاتم |
| | - ذكر النبي ﷺ يوماً بين ظهراني الناس |
| ٣٤٣٩ | المسيح الدجال - عبد الله بن مسعود |
| ٨٥١ | - ذكرت شيئاً من تبر - عقبة بن الحارث |
| | - ذُكرت عند سعيد بن المسيب الشجرة - |
| ٤١٦٥ | طارق بن عبد الرحمن |
| | - ذكروا عند عائشة أن علياً كان وصياً - |
| ٢٧٤١ | الأسود بن يزيد |
| ٦٠٣ | - ذكروا النار - أنس بن مالك |
| ٣٤٥٧ | - ذكروا النار والناقوس - أنس بن مالك |
| ٣٢٠ | - ذلك عرق وليس بالحيضة - عائشة |
| ٧٠٠٤ | - ذلك عمله - خارجة بن زيد |
| ٤٣٠٥ | - ذهب أهل الهجرة بما فيها - مجاشع |
| | - الذهب بالذهب ربا إلا هاء وهاء - مالك بن |
| ٢١٧٤ | أوس |
| | - الذهب بالذهب مثلاً بمثل - أبو سعيد |

| | | | |
|------|--|------|---|
| ٢٦١٩ | عمر | ٤٠٧٧ | - عائشة |
| | - رأى النبي ﷺ على عبد الرحمن - أنس بن مالك | | - «الذين بدلوا» قال: هم والله كفار قريش - |
| ٦٣٨٦ | - رأى النبي ﷺ نخامة في قبلة المسجد وهو يصلّي - عبد الله بن عمر | ٣٩٧٧ | ابن عباس |
| ٧٥٣ | - رأى النبي ﷺ النساء والصبيان - أنس بن مالك | ٤٧٠٥ | - «الذين جعلوا القرآن» قال: هم أهل الكتاب - |
| ٣٧٨٥ | | ٤٧١٥ | ابن عباس |
| ٢٤٤٤ | - رأى عيسى بن مرريم رجلاً يسرق - أبو هريرة | | - «الذين يدعون يبتغون» قال: ناس من العجز |
| | - رأيت أبا بكر وحمل الحسن - عقبة بن | | - عبد الله بن مسعود |
| ٣٧٥٠ | الحارث | | |
| ٢٥٤٥ | - رأيت أبي ذر وعليه حلة - المعاور بن سعيد .. | | - الرؤيا الحسنة من الله - أبو فتادة |
| ١٧١٣ | - رأيت ابن عمر أتى على رجل - زياد بن جبير | ٦٩٨٣ | أنس بن مالك |
| ٤٣٠ | - رأيت ابن عمر يصلّي إلى بيته - نافع | ٦٩٨٤ | - الرؤيا الصادقة من الله - أبو فتادة |
| ٢٢٣٨ | - رأيت أبياشترى حجاماً - عون | ٦٩٨٤ | - الرؤيا الصالحة جزء من ستة وأربعين جزءاً - |
| ٢٠٨٦ | - رأيت أبياشترى عبداً - عون بن أبي حفيظة | ٦٩٨٩ | أبوسعيد الخدري |
| | - رأيت أثر ضربة في ساق سلمة - يزيد بن أبي | ٣٢٩٢ | - الرؤيا الصالحة من الله - أبو فتادة |
| ٤٢٠ | عبيد | ٦٩٩٥ | - الرؤيا الصالحة من الله والحلم من الشيطان |
| ٧٠٣٩ | - رأيت امرأة سوداء ثانية الرأس - ابن عمر .. | | - أبو فتادة |
| | - رأيت امرأة سوداء ثانية الرأس - سالم عن | | - رؤيا المؤمن جزء من ستة وأربعين جزءاً - |
| ٧٠٤٠ | أبيه | ٦٩٨٨ | أبو هريرة |
| ٥٨٢٦ | - رأيت بشمال النبي ﷺ ويمينه - سعد بن أبي | | - رؤيا المؤمن جزء من ستة وأربعين جزءاً - |
| | وقاض | ٦٩٨٧ | عبادة بن الصامت |
| | - رأيت جابر بن عبد الله يحلف بالله - محمد | | - الرؤيا من الله والحلم من الشيطان - أبو |
| ٧٣٥٥ | ابن المكتدر | ٥٧٤٧ | فتادة |
| | - رأيت جابر بن عبد الله يصلّي في ثوب واحد | ٣٣٠١ | - رأس الكفر نحو المشرق - أبو هريرة |
| ٣٥٣ | - محمد بن المكتدر | ٧٩١ | - رأى حذيفة رجلاً لا يتم الركوع والسجود |
| ٣٨٧ | - رأيت جرير بن عبد الله بال - ابن الحارث .. | | قال - زيد بن وهب |
| ٤٦٢٤ | - رأيت جهنم يحطم بعضها بعضًا - عائشة .. | | - رأى حذيفة رجلاً لا يتم رکوعه ولا سجوده - |
| ٢١٣١ | - رأيت الذين يشترون الطعام - سالم عن أبيه . | ٣٨٩ | حذيفة |
| | - رأيت رجلاً عند المقام يكبر في كل خضر | ٣٢٢٣ | - رأى رفقاء أخضر سد - عبد الله بن مسعود .. |
| ٧٨٧ | ورفع - عكرمة | ٢٨٩٦ | - رأى سعد أن له مقتلاً - مصعب بن سعد |
| ٦٠٩٦ | - رأيت رجلين أثياني - سمرة بن جندب | | - رأى عمر بن الخطاب حلة سيراء - عبد الله |
| | - رأيت رسول الله ﷺ إذا أوجله السير في | ٢٦١٢ | ابن عمر |
| ١١٠٩ | السفر يؤخر صلاة - عبد الله بن عمر | ٥٩٨١ | - رأى عمر حلة سيراء تباع - ابن عمر |
| | | | - رأى عمر حلة على دحل تباع - عبد الله بن |

| | |
|------|--|
| ٣٥٦ | عمر بن أبي سلمة |
| ٤٠٥٤ | - رأيت رسول الله ﷺ يوم أحد - سعد بن أبي وقاص |
| ٢٨٣٧ | - رأيت رسول الله ﷺ يوم الأحزاب - البراء ابن عازب |
| ٣٠٣٤ | - رأيت رسول الله ﷺ يوم الخندق - البراء بن عازب |
| ٥٠٣٤ | - رأيت رسول الله ﷺ يوم فتح مكة - عبد الله ابن مغفل |
| ٤٢٨١ | - رأيت رسول الله ﷺ يوم الفتح - عبد الله بن مغفل |
| ٤٥٤ | - رأيت رسول الله ﷺ يوماً على باب حجرتني عائشة |
| ٤٠١٤ | - رأيت رفاعة بن رافع - عبد الله بن شداد |
| ٣٨٢٨ | - رأيت زيد بن عمرو بن ثقيل قاتلًا مستدلاً - أسماء |
| ٣٥٤٠ | - رأيت السائب بن بزير ابن أربعين وتسعين - المจعد بن عبد الرحمن |
| ٤٨٣ | - رأيت سالم بن عبد الله يتحرى - موسى بن عقبة |
| ٤٤٢ | - رأيت سبعين من أهل الصفة - أبو هريرة |
| ١٦٣٠ | - رأيت عبد الله بن الزبير يطوف بعد الفجر - عبد العزيز بن رفيع |
| ١٩٣٤ | - رأيت عثمان رضي الله عنه توضأ - حمران .. |
| ٥٨٠٢ | - رأيت على أنس برنساً أصفر من خز - سليمان التيمي |
| ١١٥٦ | - رأيت على عهد النبي ﷺ لأن بيدي قطعة إستبرق - ابن عمر |
| ٦٠٥٠ | - رأيت عليه برداً وعلى غلامه - المعروف بن سويد |
| ١٣٩٢ | - رأيت عمر بن الخطاب قال: يا عبد الله - عمرو بن ميمون |
| ٣٧٠٠ | - رأيت عمر بن الخطاب قبل أن يصاب - عمرو بن ميمون |

| | |
|------|---|
| ١٠٩١ | - رأيت رسول الله ﷺ إذا أوجله السير في السفر يؤخر المغرب - عبد الله بن عمر |
| ٧٣٦ | - رأيت عبد الله بن عمر |
| ٦٣٣ | - رأيت رسول الله ﷺ بالصلوة - أبو جحيفة |
| ٦٢٧٢ | - رأيت رسول الله ﷺ يفتنه - ابن عمر |
| ١٦٠٣ | - عن أبيه |
| ٣٧٦ | - رأيت رسول الله ﷺ في قبة حمراء بن أدم - أبو جحيفة |
| ٦٢٨٧ | - رأيت رسول الله ﷺ في المسجد - عباد بن تميم عن عمه |
| ٤٩٣٦ | - رأيت رسول الله ﷺ قال ياصبيعه - سهل بن سعد |
| ٢٤ | - رأيت رسول الله ﷺ مرًّا على رجل من الأنصار وهو يعطي أخيه - عبد الله بن عمر ... |
| ٣٥٧٣ | - رأيت رسول الله ﷺ وحانت - أنس بن مالك |
| ١٦٩ | - رأيت رسول الله ﷺ وحانت صلاة العصر - أنس بن مالك |
| ٣٦٦٠ | - رأيت رسول الله ﷺ وهو على راحلته - عامر عمار بن ياسر |
| ١٠٩٧ | - رأيت رسول الله ﷺ وهو على راحلته - ابن ربيعة |
| ٦٧٥ | - رأيت رسول الله ﷺ يأكل ذراعاً - عمرو بن أمية |
| ٥٤٢٢ | - رأيت رسول الله ﷺ يحتز من كتف - عمرو ابن أمية |
| ١٥١٤ | - رأيت رسول الله ﷺ يركب راحلته - ابن عمر |
| ١٦١١ | - رأيت رسول الله ﷺ يستلمه - ابن عمر |
| ٨٣٦ | - رأيت رسول الله ﷺ يسجد في الماء والطين - أبو سعيد الخدري |
| ٣٢٧٩ | - رأيت رسول الله ﷺ يشير - ابن عمر |
| | - رأيت رسول الله ﷺ يصلّي في ثوب واحد - |

| | |
|---|---|
| - رأيت النبي ﷺ والجحشة يلعبون بحرابهم - عائشة ٤٥٥ | - رأيت عمر بن الخطاب قبل الحجر - زيد بن أسلم عن أبيه ٦٦١٠ |
| - رأيت النبي ﷺ والحسن بن علي على عائشة - البراء بن عازب ٣٧٤٩ | - رأيت عمرو بن عامر بن لحي يجر - أبو هريرة ٣٥٢١ |
| - رأيت النبي ﷺ ورأيت بياضاً - أبو جحيفة .. ٣٥٤٥ | - رأيت عمرو بن عامر الخزاعي يجر قصبه - سعید بن المسیب ٤٦٢٣ |
| - رأيت النبي ﷺ وكان الحسن يشبهه - أبو جحيفة ٣٥٤٣ | - رأيت عيسى وموسى وإبراهيم - ابن عباس . ٣٤٣٨ |
| - رأيت النبي ﷺ يأكل دجاجاً - أبو موسى الأشعري ٥٥١٧ | - رأيت في الجاهلية قردة - عمرو بن ميمون .. ٣٨٤٩ |
| - رأيت النبي ﷺ يأكل الرطب بالفداء - عبدالله ابن جعفر ٥٤٤٠ | - رأيت في روایت أبي هريرة سيفاً - أبو موسى الأشعري ٤٠٨١ |
| - رأيت النبي ﷺ يأكل من كتف - أمية الضرمي ٢٩٢٣ | - رأيت في المنام أني أهاجر من مكة - أبو موسى الأشعري ٣٦٢٢ |
| - رأيت النبي ﷺ يسترنى - عائشة ٣٥٣٠ | - رأيت في المنام كان في يدي سرقة من حرير ابن عمر ٧٠١٥ |
| - رأيت النبي ﷺ يسترنى وأنا أنظر إلى الجحشة وهم يلعبون - عائشة ٩٨٨ | - رأيت قدح النبي ﷺ عند أنس - عاصم الأحول ٥٦٣٨ |
| - رأيت النبي ﷺ يصلى على راحلته - عامر بن ربيعة ١٠٩٣ | - رأيت كان امرأة سوداء ثانية الرأس - سالم عن أبيه ٧٠٣٨ |
| - رأيت النبي ﷺ يفعله - ابن عمر ٤٣٠ | - رأيت كأني في روضة - عبد الله بن سلام ٧٠١٤ |
| - رأيت النبي ﷺ يقرأ - عبدالله بن مغفل ٥٠٤٧ | - رأيت ليلة أسرى بي رجلًا - ابن عباس ٣٢٣٩ |
| - رأيت النبي ﷺ يمسح على عمامته وخفيه - عمرو بن أمية ٢٠٥ | - رأيت الليلة رجلين - سمرة بن جندب ٢٠٨٥ |
| - رأيت النبي ﷺ يوم الخندق - البراء بن عازب ٦٦٢٠ | - رأيت الليلة أثياني - سمرة ٣٢٣٦ |
| - رأيت بد طلحة التي وقى بها النبي ﷺ - قيس ابن أبي حازم ٣٧٢٤ | - رأيت مروان بن الحكم جالساً - سهل بن سعد ٢٨٣٢ |
| - رأيت بد طلحة شلاء وقى بها - قيس ٤٠٦٣ | - رأيت الناس اجتمعوا فقام أبو بكر - سالم عن أبيه ٧٠٢٠ |
| - رأيتك تصنع أربعًا لم أر أحدًا - عبيد بن جريح ٥٨٥١ | - رأيت الناس مجتمعين في صعيد - عبد الله ابن مسعود ٣٦٣٣ |
| - رأيتني أنا والنبي ﷺ نتماشى - حذيفة بن اليمان ٢٢٥ | - رأيت النبي ﷺ أني بعرفة - أنس بن مالك .. ٥٤٣٧ |
| - رأيتني دخلت الجنة - جابر بن عبد الله ٣٦٧٩ | - رأيت النبي ﷺ افتح التكبير في الصلاة فرفع يديه - عبد الله بن عمر ٧٣٨ |
| - رأيتني سبعه مع النبي ﷺ - قيس بن سعد ٥٤١٢ | - رأيت النبي ﷺ عند الجمرة - ابن عمرو ١٢٤ |
| | - رأيت النبي ﷺ في غزوة أنسار - جابر بن عبد الله ٤١٤٠ |

| | | |
|---|------|---|
| - رَحْصُ النَّبِيِّ لِعْبَدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ | ٦٢٠٢ | - رأيتني مع النبي ﷺ بيتها بيت بيدي - ابن عمر ... |
| ٢٩٢١ والزبير بن العوام في حرير - أنس بن مالك . | ٥٢٨٠ | - رأيتني عبداً يعني زوج بربرة - ابن عباس |
| - رد رسول الله ﷺ على عثمان بن مظعون - | ٦٣٩٨ | - رب اغفر لي خططيتي وجعلني - أبو موسى ... |
| ٥٠٧٣ سعد بن أبي وقاص | ٢٨٩٢ | - رباط يوم في سبيل الله خبر - سهل بن سعد .. |
| - ردت رسول الله ﷺ فلما بلغ - أسامة بن زيد | ٦٩٧٤ | - رجز - أو عذاب - عذب به بعض الأمم - |
| ١٦٦٩ | ٢٩٥٨ | أسامة بن زيد |
| - رضاها صمتها - عائشة | ٢٨٣٨ | - رجعنا من العام القابل - ابن عمر |
| ٥١٣٧ | ٦٤٩٤ | - رجعنا من غزوته تبوك - أنس بن مالك |
| - رفع يديه حتى رأيت بياض ايطيه - أنس بن مالك | ٦٨٤٠ | - رجل جاهد بنفسه وما له - أبو سعيد الخدري .. |
| ٦٣٤١ | ٤٣٣٦ | - رجم النبي ﷺ فقتل : أقبل النور - عبد الله ابن أبيه أوفي |
| - رُفعت إلى السدرة فإذا أربعه أنهار - أنس بن مالك | ٤٠٧٦ | - رحم الله رجلاً سمحاً إذا باع - حابر بن عبد الله |
| ٥٦١٠ | ٤٢٣٥ | - رحم الله موسى قد أوذى - عبد الله بن مسعود |
| - رکعتان لم يكن رسول الله ﷺ يدعهما - | ٦٠٥٩ | - رحم الله موسى لقد أوذى بأكثر من هذا - |
| ٥٩٢ عائشة | ٥٩٨٩ | عبد الله بن مسعود |
| - رمي عبد الله من بطن الوادي - عبد الرحمن ابن بزيـد | ٦٢٩١ | - الرحـم شجنـة فـمن وصلـها وصلـته - عائشـة ... |
| ١٧٤٧ | ١٢٤٣ | - رحـمة الله على موسـى أـوذـى بأـكـثـرـ منـ هـذا - |
| - رُمي أبو عامر في ركبته - أبو موسى الأشعري | ٢٦٥٥ | عبد الله بن مسعود |
| ٢٨٨٤ | ٦٣٣٥ | عبد الله بن مسعود أنس بن مالك |
| - الـرهـن يـركـبـ بـنـفـقـهـ - أبو هـرـيـرـةـ | ٣٢٩ | - رحـمـةـ اللهـ عـلـىـ عـائـشـةـ أـنـ تـنـفـرـ إـذـاـ حـاضـتـ - |
| ٢٥١١ | ٢٩٢٢ | عيـاسـ رـحـصـ لـهـماـ الـحـكـةـ بـهـماـ - |
| - الـروحـةـ وـالـغـدوـةـ فـيـ سـبـيلـ اللهـ أـفـضـلـ - سـهـلـ | ١٧٤٣ | - رـحـصـ النـبـيـ بـيـتـهـ أـنـ بـيـاعـ العـرـاـبـاـ بـخـرـصـهـاـ - |
| ٢٧٩٤ ابن سعد | ٢٣٨٠ | زيدـ بنـ ثـابتـ |
| ٦٢١٠ | ٢٣٨٢ | - رـحـصـ النـبـيـ بـيـتـهـ فـيـ بـيـعـ العـرـاـبـاـ بـخـرـصـهـاـ - |
| ز | ٥٨٣٩ | أـبـوـ هـرـيـرـةـ |
| ٧٨٣ | ٥٨٣٩ | - رـحـصـ النـبـيـ بـيـتـهـ لـلـزـبـيرـ - أـنسـ بنـ مـالـكـ |
| - زـادـكـ اللهـ أـبـوـ بـكـرـةـ | | |
| ٤٠٦٠ | | |
| - زـعمـ أـبـوـ عـشـانـ أـنـ لـمـ يـقـ - مـعـتـمـرـ عنـ أـبـيهـ ... | | |
| ٤٤٠٦ | | |
| - الزـمانـ قـدـ اـسـتـادـ كـهـيـتـهـ يـومـ خـلـقـ اللهـ - أـبـو | | |
| ٧٤٤٧ | | |
| - الزـمانـ قـدـ اـسـتـادـ كـهـيـتـهـ يـومـ خـلـقـ اللهـ - أـبـو | | |
| ٥٣٣٠ | | |
| - زـوـجـ مـعـلـلـ أـخـتـهـ - الـحـسـنـ | | |
| س | | |
| ٧٣٢٥ | | |
| - سـنـلـ أـبـنـ عـيـاسـ أـشـهـدـ العـيـدـ مـعـ النـبـيـ بـيـتـهـ - | | |
| | | |
| - عبدـ الرـحـمـنـ بـنـ عـيـاسـ | | |
| | | |
| - سـنـلـ أـبـنـ عـيـاسـ عـنـ قـوـلـهـ تـعـالـىـ : (وـمـنـ يـقـتـلـ) | | |

| | | | |
|------|---|------|--|
| ٩٢ | - سئل النبي ﷺ عن أشياء كرهها - أبو موسى | ٤٧٦٥ | - ابن أبزى |
| ٦٥٩٧ | - سئل النبي ﷺ عن أولاد المشركين - ابن عباس | ٦٢٩٩ | - سئل ابن عباس مثل من أنت حين - سعيد بن حمير .. |
| ٤٩٦٣ | - سئل النبي ﷺ عن الحمر - أبو هريرة | ٦٧٣٦ | - سئل أبو موسى عن ابنة وابنة ابن وأخت - هرزيل بن شرحبيل |
| ١٣٨٤ | - سئل النبي ﷺ عن ذراري المشركين - أبو هريرة | ٢٩٩٩ | - سئل أسامة بن زيد كان يحيى يقول - يحيى .. |
| ٥٥٤٠ | - سئل النبي ﷺ عن فأرة - ميمونة | ١٦٦٦ | - سئل أسامة وأنا جالس - عروة بن الزبير |
| ٢٦٥٣ | - سئل النبي عن الكبار - أنس بن مالك | ١٩٤٠ | - سئل أنس بن مالك: أكتشم تكرهون - ثابت البناني |
| ٢٤٢٨ | - سئل النبي عن اللقطة - زيد بن خالد الجهمي | ٥٨٩٥ | - سئل أنس عن خطاب النبي ﷺ - زيد بن ثابت |
| | - سئل النبي ﷺ فقال: رميت بعد ما أمسست - | ٥٠٤٦ | - سئل أنس كيف كانت قراءة النبي ﷺ - قتادة |
| ١٧٢٣ | ابن عباس | ٥٨٦٩ | - سئل أنس هل اتخذ النبي ﷺ خاتماً - حميد |
| ٢٨٧٠ | - سابق رسول الله ﷺ بين الخيل - ابن عمر ... | ٣٥٥٢ | - سئل البراء أكان وجه النبي ﷺ مثل السيف - أبو إسحاق |
| ٧٣٣٦ | - سابق النبي ﷺ بين الخيل - عبد الله بن مسعود | ٤٦٨٩ | - سئل رسول الله ﷺ أي الناس أكرم - أبو هريرة |
| ٣٦٢٦ | - سارني النبي ﷺ فأخبرني - عائشة | ٧٢٩١ | - سئل رسول الله ﷺ عن أشياء - أبو موسى ... |
| ٥٣٥٣ | - الساعي على الأرمدة والمسكين كالمجاهد - أبو هريرة | ١٣٨٣ | - سئل رسول الله ﷺ عن أولاد المشركين - ابن عباس |
| ٦٠٠٦ | - الساعي على الأرمدة والمسكين كالمجاهد - صفوان بن سليم | ٥٥٨٥ | - سئل رسول الله ﷺ عن التبع - عائشة |
| ٢٦٠١ | - سأغدو عليك إن شاء الله - جابر بن عبد الله .. | ٦٥٩٨ | - سئل رسول الله ﷺ عن ذراري - أبو هريرة .. |
| ٤٢٧٩ | - سافر رسول الله ﷺ في رمضان - ابن عباس | ١٨٤٢ | - سئل رسول الله ﷺ ما يلبس المحرم - سالم |
| ٤٢٥ | - سأ فعل إن شاء الله - عتبان بن مالك | ٣٣٨٣ | - سئل رسول الله ﷺ من أكرم الناس قال: أفتاهم لله - أبو هريرة .. |
| ٥٧٦٢ | - سأله أنا ناس النبي ﷺ عن الكهان - عائشة | ٦٧٥٠ | - سئل عن رجل نذر أن لا يأتي عليه يوم - ابن عمر |
| ٧٥٦١ | - سأله أنا ناس النبي ﷺ عن الكهان - عائشة | ٦٤٦٥ | - سئل النبي ﷺ أي الأعمال أحب - عائشة .. |
| ٤٨٦٧ | - سأله مكة أن يربهم آية - أنس بن مالك .. | ١٥١٩ | - سئل النبي ﷺ أي الأعمال أفضل |
| ٣٠٤٢ | - سأله رجل البراء رضي الله عنه فقال: يا أبا | | - قال: إيمان - أبو هريرة .. |
| ٣٩٧٠ | - سأله رجل البراء رضي الله عنه فقال: يا أبا عمارة أو ليس يوم صنفين؟ - أبو إسحاق ... | | - سئل النبي ﷺ أي الناس خير - عبد الله بن مسعود |
| ٣٦٦ | - سأله رجل رسول الله ﷺ ما يلبس | | - سئل النبي ﷺ حتى أحفوه المسألة - ابن عباس |
| ٤٧٢ | الحرام - ابن عمر | | |
| | - سأله رجل النبي ﷺ وهو على المنبر - ابن عمر | | |
| | - سئل رسول الله ﷺ عن حلق - ابن عباس | | |

| | | | |
|------|--|------|--|
| ٤٩٧٦ | حیش | ٦٣٦٢ | أنس بن مالك |
| ٤٩٧٧ | - سأّلت أبي بن كعب قلت - زر بن حبيش | ١١٤٧ | - سأّل عائشة كيف كانت صلاة رسول الله ﷺ |
| | - سأّلت أبي «قل هل نتبّعكم» هم العروبة ..- | | - عائشة |
| ٤٧٢٨ | مصعب بن سعد | ١٨٦ | - سأّل عبد الله بن زيد عن وضوء النبي ﷺ ..- |
| ٣٣٨٨ | - سأّلت أم رومان - مسروق | | - عمرو بن أبي حسن |
| ٦٤٦٦ | - سأّلت أم المؤمنين عائشة كيف - علقمة | | - سأّل عمر بن الخطاب عن إملاص المرأة - |
| | - سأّلت امرأة رسول الله ﷺ فقالت : يا رسول | ٧٣١٧ | المغيرة بن شعبة |
| ٣٠٧ | الله ! أرأيتك إحدانا - أسماء | ٥١٦٧ | - سأّل النبي ﷺ عبد الرحمن بن عوف - أنس |
| | - سأّلت امرأة النبي ﷺ فقالت : يا رسول الله ! | | - ابن مالك |
| ٥٩٤١ | إن ابنتي أصابتها الحصبة - أسماء | | - سأّلت أبي سعيد الخدري رضي الله عنه |
| ٢٦٥٠ | - سأّلت أمي بعض الموهبة - التعمان بن بشير | | قلت : هل سمعت رسول الله ﷺ يذكر ليلة |
| | - سأّلت أنس بن مالك أخبرني - عبد العزيز | ٢٠٣٦ | القدر ؟ - أبو سلمة بن عبد الرحمن |
| ١٧٦٣ | ابن رفيع | | - سأّلت أبي سلمة أي القرآن أنزل أول - يحيى |
| | - سأّلت أنس بن مالك عن فراءة النبي ﷺ ..- | ٤٩٢٤ | ابن أبي كثیر |
| ٥٠٤٥ | قتادة | | - سأّلت أبي سلمة بن عبد الرحمن عن أول ما |
| | - سأّلت أنس بن مالك عن القنوت - عاصم | ٤٩٢٢ | نزل - يحيى بن أبي كثیر |
| ٤٠٩٦ | الأحوال | | - سأّلت أبي المنهال عن الصرف - سليمان بن |
| | - سأّلت أنس بن مالك قلت أخبرني بشيء - | ٢٤٩٧ | أبي مسلم |
| ١٦٥٣ | عبد العزيز بن رفيع | ٣١٨١ | - سأّلت أبي وايل شهدت صفين - الأعمش ... |
| ٥٠٠٣ | - سأّلت أنس بن مالك من جمع القرآن - قتادة | ٥٥٩٨ | - سأّلت ابن عباس عن البادق - أبو الجويرية . |
| | - سأّلت أنس بن مالك رضي الله عنه عن شعر | | - سأّلت ابن عباس عن السلم - أبو البخاري |
| ٥٩٠٥ | رسول الله ﷺ - قتادة | ٢٢٤٦ | الطائي |
| | - سأّلت أنساً أخضب النبي ﷺ - محمد بن | | - سأّلت ابن عباس عن قوله تعالى : «فحزاؤه |
| ٥٨٩٤ | سبعين | ٤٧٦٤ | جهنم» - سعيد بن جبیر |
| | - سأّلت أنساً : أكان النبي ﷺ - سعيد أبو | ١٦٨٨ | - سأّلت ابن عباس عن المتعة - أبو جمرة |
| ٥٨٥٠ | سلمة | | - سأّلت ابن عباس ما معنى قوله : لا يبسن |
| ٣١٧٠ | - سأّلت أنساً عن القنوت - عاصم | ٢١٦٣ | حاضر لياد ؟ - طاووس |
| | - سأّلت أنساً كم اعتمر النبي قال : أربع - | ٢٢٤٧ | - سأّلت ابن عمر عن السلم - أبو البخاري |
| ١٧٧٨ | قتادة | | - سأّلت ابن عمر عن المتلاعنين فقال - سعيد |
| ٣٥٥٠ | - سأّلت أنساً هل حضب النبي ﷺ - قتادة | ٥٣١٢ | ابن جبیر |
| | - سأّلت البراء بن عازب وزيد بن أرقم عن | ١٧٤٦ | - سأّلت ابن عمر متى أرمي الجمار ؟ - وبرة .. |
| ٢٠٦٠ | الصرف - أبو المنهال | | - سأّلت ابن عمرو بن العاص أخبرني بأشد - |
| | - سأّلت جابرًا أنهى النبي ﷺ عن صوم يوم | | عروة بن الزبير |
| ١٩٨٤ | الجمعة ؟ - محمد بن عباد | ٣٨٥٦ | - سأّلت أبي بن كعب عن المعوذتين - زر بن |

- الزبیر ١٦٤٣
 سألت عائشة کيف صلاة النبي ﷺ - عائشة . ١١٤٦
 سألت عائشة ما كان النبي ﷺ يصنع في البيت؟ - الأسود بن يزيد ٥٣٦٣
 سألت عائشة ما كان يصنع النبي ﷺ - الأسود ٦٠٣٩
 سألت عبد الله بن أبي أوفى رضي الله عنهمما أوصى - طلحة ٤٤٦٠
 سألت عبد الله بن أبي أوفى هل رجم - الشعبي ٦٨١٣
 سألت عبد الله بن أبي أوفى هل كان - طلحة ابن مصرف ٢٧٤٠
 سألت عبد الله بن عباس عن رؤيا - عبد الله ابن عبدالله ٧٠٣٣
 سألت عبد الله بن عمرو عن أشد ما صنع - عروة بن الزبیر ٣٦٧٨
 سألت علياً هل عندكم شيءٌ ما ليس في القرآن - أبو جحيفة ٦٩٠٣
 سألت علياً هل عندكم شيءٌ مما ليس في القرآن - أبو جحيفة ٦٩١٥
 سألت مجاهداً عن السجدة في ص قال: - العوام ٤٨٠٦
 سألت مسروقاً من آذن - عبد الرحمن ٣٨٥٩
 سألت النبي ﷺ: أي الذنب أعظم عند الله؟ - عبد الله بن مسعود ٤٤٧٧
 سألت النبي ﷺ عن صلاة الرجل وهو قاعد - عمران بن حصين ١١١٦
 سألت النبي ﷺ: أي العمل أحب - عبد الله ابن مسعود ٥٩٧٠
 سألت النبي ﷺ: أي العمل أحب إلى الله - عبد الله بن مسعود ٥٢٧
 سألت النبي ﷺ: أي العمل أفضل - أبو ذر الغفاری ٢٥١٨
 سألت النبي ﷺ عن التفات الرجل - عائشة . ٣٢٩١

- سألت رسول الله ﷺ: أي الذنب - عبد الله بن مسعود ٤٧٦١
 سألت رسول الله ﷺ عن الالتفات في الصلاة فقال: هو - عائشة ٧٥١
 سألت رسول الله ﷺ عن صلاة الرجل قاعداً - عمران بن الحصين ١١١٥
 سألت رسول الله ﷺ عن الطاعون - عائشة . ٣٤٧٤
 سألت رسول الله ﷺ عن المعارض - عدي ابن حاتم ٥٤٧٦
 سألت رسول الله ﷺ فأعطاني - حكيم بن حزام ١٤٧٢
 سألت رسول الله ﷺ فقتلت - عدي بن حاتم ٥٤٨٧
 سألت رسول الله ﷺ: قلت - عبد الله بن مسعود ٢٧٨٢
 سألت رسول الله ﷺ: إنا قوم نصيد بهذه الكلاب - عدي بن حاتم ٥٤٨٣
 سألت رسول الله فأعطاني - حكيم بن حزام ٢٧٥٠
 سألت زد بن حبيش عن قول الله تعالى: «فَكَانَ قَابْ قَوْسِينَ» - أبو إسحاق الشيباني ٣٢٣٢
 سألت زيد بن أرقم رضي الله عنه: كم غزوت مع رسول الله ﷺ؟ - أبو إسحاق ٤٤٧١
 سألت عائذ بن عمرو هل ينقض الوتر؟ - أبو جمرة ٤١٧٦
 سألت عائشة أكان النبي يرقد وهو جنب - أبو سلمة ٢٨٦
 سألت عائشة أي العمل كان أحب - مسروق ٦٤٦١
 سألت عائشة رضي الله عنها أي العمل كان أحب - عائشة ١١٣٢
 سألت عائشة رضي الله عنها عن صلاة الليل - عائشة ١١٣٩
 سألت عائشة عن الخبرة فقالت خبرنا - مسروق ٥٢٦٣
 سألت عائشة عن الرقة من الحمة - الأسود ٥٧٤١
 سألت عائشة قلت لها أرأيت - عروة بن

| | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | |
|---|------|---|--|---|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|------|
| - سبعة يظلهم الله في ظله يوم لا ظل إلا ظله - | ١٥٨٤ | - سألت النبي ﷺ عن الجدر - عائشة أبو هريرة | | | | | | | | | | | | | | | | | | |
| ٦٦٠ | | - سألت النبي ﷺ عن صيد المعارض - عدي ابن حاتم | | | | | | | | | | | | | | | | | | |
| - سبعة يظلهم الله يوم القيمة - أبو هريرة | ٥٤٧٥ | - سألت النبي ﷺ عن قوله تعالى: «والشمس تجري» - أبو ذر جعفر فأعطاني - حكيم بن حرام .. | | | | | | | | | | | | | | | | | | |
| ٦٨٠٦ | | - سألت النبي ﷺ قلت: أرسل - عدي بن حاتم حاتم سألتها عن قوله تعالى: «إنا أعطيناك» - أبو عبيدة بن عبد الله سألنا ابن عمر أيقع الرجل على امرأته - | | | | | | | | | | | | | | | | | | |
| - سبى النبي ﷺ صفة - أنس بن مالك | ٤٢٠١ | ٤٨٠٣ | - سألت النبي ﷺ سألت ابن دينار سألنا ابن عمر عن رجل طاف بالبيت - عمرو بن دينار سألنا حذيفة عن رجل قريب السمت والهدي عبد الرحمن بن يزيد سألني ابن عمر عن بعض شأنه - أسلم سألي بيودي من أهل الحيرة - سعيد بن جبير سألوا سهل بن سعد رضي الله عنه: بأي شيء دوسي جرح - أبو حازم سألوا النبي ﷺ حتى أحفوه بالمسألة - أنس | | | | | | | | | | | | | | | | | |
| - سرت النبي ﷺ وهو يغسل من الجنابة - | ٢٨١ | ٣٧٦٢ | ٣٦٨٧ | ٢٦٤٥ | ٣٧٦٣ | ٣٦٨٧ | ٢٦٨٤ | ٣٠٣٧ | ٧٠٨٩ | ٤٨ | ١١٥ | ١١٢٦ | ٤٩٦٧ | ٤٩٦٨ | ١١٣٩ | ١٤٢٣ | ٦٤٧٩ | | | |
| ميمونة | | - سبورة ستكون أثرة وأمور تنكرونها - عبد الله بن مسعود ستكون فتن القاعد فيها خير من القائم - أبو هريرة سجد النبي ﷺ بالترجم - ابن عباس سحر رسول الله ﷺ رجل - عائشة سحر النبي ﷺ - عائشة سحر النبي ﷺ حتى أنه يتخليل إليه - عائشة .. | ٤٢٠١ | - سددا وقاربا وأبشروا - عائشة سددا وقاربا وأعلموا - عائشة سرنا مع رسول الله ﷺ وهو صائم - عبد الله ابن أبي أوفى سرنا مع النبي ﷺ ليلة - أبو فتادة سعى النبي ﷺ ثلاثة أيام - ابن عمر السفر قطعة من العذاب - أبو هريرة سقوط رسول الله - أنس بن مالك سقطت قلادة لي بالبيداء - عائشة سفقت رسول الله ﷺ من زمز - ابن عباس .. | ٦٤٦٧ | ٦٤٦٤ | ٦٤٦٥ | ٦٤٦٧ | ٦٤٦٨ | ٦٤٦٩ | ٦٤٦٧ | ٦٤٦٨ | ٦٤٦٩ | ٦٤٦٩ | ٦٤٦٩ | ٦٤٦٩ | ٦٤٦٩ | ٦٤٦٩ | ٦٤٦٩ | ٦٤٦٩ |
| - سمع النبي ﷺ عما شتم - أبو موسى | ٩٢ | - سلوبي عما شتم - أبو موسى سلوني فقام رجل فقال: - أبو موسى سلوه لأي شيء يصنع ذلك؟ - عائشة سم ابنك عبد الرحمن - جابر بن عبد الله | ٣٥٥٦ | - سمعت على رسول الله ﷺ - كعب بن مالك . | ٧٢٩١ | ٧٣٧٥ | ٦١٨٦ | ٥٣٧٨ | ٥٥٦٨ | ١٠٦٥ | ٧٨٩ | ٦٦٠ | ٤٢٠١ | ٤٨٠٣ | ٤٨٠٣ | ٤٨٠٣ | ٤٨٠٣ | ٤٨٠٣ | | |
| - سمع النبي ﷺ وكل مما بليك - وهب بن كيسان | | - سمع أبا سعيد يحدث أنه كان غائباً فقدم - | | - سمع الله لمن حمده - عائشة سمع الله لمن حمده - أبو هريرة سمع الله لمن حمده - أبو هريرة .. | | | | | | | | | | | | | | | | |
| - سمع أبا سعيد يحدث أنه كان غائباً فقدم - | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | |
| ابن خباب | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | |
| - سمع الله لمن حمده - عائشة سمع الله لمن حمده - أبو هريرة .. | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | |
| - سمع الله لمن حمده - أبو هريرة .. | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | |

- سمعت أبي يقول في الجاهلية - ابن عباس .. ٣٨٤٠
- سمعت أربعاً من النبي ﷺ - أبو سعيد الخدري ١٩٩٥
- سمعت البراء لما نزل صوم رمضان كانوا - أبو إسحاق ٤٥٠٨
- سمعت البراء يحدث قال: - أبو إسحاق ٢٩١٧
- سمعت الحجاج يقول على المنبر - الأعمش ١٧٥٠
- سمعت خباباً قال جئت العاص بن وائل - مسروق ٤٧٣٢
- سمعت خباباً وقد اكتوى يومئذ سبعاً - قيس ٦٤٣٠
- سمعت رجلاً فرأية - عبد الله بن مسعود ٢٤١٠
- سمعت رسول الله ﷺ فرأى في المغرب بالطور - مطعم بن عدي ٧٦٥
- سمعت رسول الله ﷺ يستعيد في صلاته من فتنة الدجال - عائشة ٨٣٣
- سمعت رسول الله ﷺ يقول: يقبض الله الأرض - أبو هريرة ٤٨١٢
- سمعت رسول الله ﷺ يقول: إن لي أسماء - حبیر بن مطعم ٤٨٩٦
- سمعت رسول الله ﷺ يقول: ما من بني آدم - أبو هريرة ٣٤٣١
- سمعت رسول الله ﷺ يقول مثل المجاهد - أبو هريرة ٢٧٨٧
- سمعت رسول الله ﷺ يقول: مهل أهل المدينة - سالم عن أبيه ١٥٢٨
- سمعت رسول الله ﷺ يقوله - عائشة ١٣٢٤
- سمعت رسول الله ﷺ ينهى عن اختتاف - أبو سعيد الخدري ٥٦٢٦
- سمعت رسول الله ﷺ ينهى عن القرع - ابن عمر ٥٩٢٠
- سمعت رسول الله ﷺ يهأ ملبدًا - ابن عمر ٥٩١٥
- سمعت رسول الله ﷺ يهأ ملبدًا - سالم عن أبيه ١٥٤٠
- سمع الله لعن حمده - عائشة ٣٢٠٣
- سمع الله لعن حمده ثم قال - أبو هريرة ٤٥٩٨
- سمع رسول الله ﷺ يرجلأ يقرأ - عائشة ٥٠٣٨
- سمع رسول الله ﷺ صوت خصوم بالباب - عائشة ٢٧٥٥
- سمع عبد الله بن سلام يقدوم النبي ﷺ - أنس بن مالك ٤٤٨٠
- سمع معاوية يحدث رهطاً من قريش - حميد ابن عبد الرحمن ٧٣٦١
- سمع النبي ﷺ جلية خصام - أم سلمة ٧١٨٥
- سمع النبي ﷺ رجلاً يثني على رجل - أبو موسى ٦٠٦٠
- سمع النبي ﷺ يقرأ - عائشة ٥٠٣٧
- سمع النبي ﷺ فاركاً يقرأ - عائشة ٥٠٤٢
- سمع النبي ﷺ يقرأ على المنبر «ونادوا» - يعلى بن أمية ٣٢٦٦
- سمع النبي ﷺ رجلاً يقرأ في المسجد - عائشة ٢٦٥٥
- السمع والطاعة حق - ابن عمر ٢٩٥٥
- السمع والطاعة على المرأة المسلمة فيما أحب وكرا - عبد الله بن مسعود ٧١٤٤
- سمعت أبي ذر قال قلت يا رسول الله - أبو ذر ٣٣٦٦
- سمعت أبي ذر يقسم: لنزلت هؤلاء - قيس ابن عباد ٣٩٦٨
- سمعت أبي سعيد رضي الله عنه أربعاً قال - أبو سعيد الخدري ١١٨٨
- سمعت ابن الزبير على المنبر بمكة - سهل ابن سعد ٦٤٣٨
- سمعت ابن عباس سأله رجلاً: شهدت - عبد الرحمن بن عباس ٥٢٤٩
- سمعت ابن عباس يسأل عن متنة النساء - أبو جمرة ٥١١٦
- سمعت ابن عمر إذا قيل له هاجر قبل أبيه - أبو عثمان ٣٩١٦

| | |
|------|---|
| ٥٥٧٧ | - سمعت من رسول الله ﷺ حدثنا - أنس بن مالك - |
| ١٥٣٤ | - سمعت النبي ﷺ بوادي العقيق يقول: أتاني عمر بن الخطاب - |
| ٣٧٤٦ | - سمعت النبي ﷺ على المنبر - أبو بكرة - |
| ٢٣٧٧ | - سمعت النبي ﷺ - وذكر الذي عفر الناقة - عبد الله بن زمعة - |
| ٥٦٧٤ | - سمعت النبي ﷺ وهو مستند إلى - عائشة ... - |
| ٦٨٣١ | - سمعت النبي ﷺ يأمر فيمن زنى - زيد بن خالد - |
| ٦٣٦٤ | - سمعت النبي ﷺ يتغدو - أم خالد بنت خالد - سمعت النبي ﷺ يخطب بعرفات - ابن عباس - |
| ١٨٤١ | - سمعت النبي ﷺ يخطب بعرفات: من لم يجد التعليم - ابن عباس - |
| ٩١٩ | - سمعت النبي ﷺ يخطب على المنبر - سالم عن أبيه - |
| ٥٥٦٠ | - سمعت النبي ﷺ يخطب فقال: إن أول ما البراء بن عازب - |
| ٤٤٢٩ | - سمعت النبي ﷺ يقرأ في المغرب - أم الفضل بنت الحارث - |
| ٣٠٥٠ | - سمعت النبي ﷺ يقرأ في المغرب - جابر - |
| ٤٨١٩ | - سمعت النبي ﷺ يقرأ على المنبر - يعلى بن أمية - |
| ٣٢٢٠ | - سمعت النبي ﷺ يقرأ على المنبر «ونادوا يا مال» - يعلى بن أمية - |
| ٧٥٤٦ | - سمعت النبي ﷺ يقرأ في العشاء: - البراء ابن عازب - |
| ٧٦٩ | - سمعت النبي ﷺ يقرأ «والتين والزيتون» في العشاء - البراء بن عازب - |
| ٢٢٤٥ | - سمعت النبي ﷺ يقرأ «فهل من مذكرة» - عبد الله بن مسعود - |
| ٢٢٣٤ | - سمعت النبي ﷺ يقول إذا زنت أمة - أبو هريرة - |

| | |
|------|---|
| ٤٣٢٦ | - سمعت سعداً وهو أول من - أبو عثمان - |
| ٣٨٦٧ | - سمعت سعيد بن زيد يقول للقوم: لو رأيتني فيس - |
| ٤٧٥٢ | - سمعت عائشة تقرأ «إذ تلقونه» - ابن أبي مليكة - |
| ١٧٠٩ | - سمعت عائشة تقول خرجنا مع رسول الله ﷺ - |
| ٢٩٧٦ | - سمعت العباس يقول للزبير - نافع بن جير . - |
| ٤٨٤٢ | - سمعت عبد الله بن مغفل في البول في المغسل - عقبة بن صهبان - |
| ٣١٦٢ | - سمعت عمر بن الخطاب فلنا أوصنا - جويرية بن قدامة - |
| ٤٦١٩ | - سمعت عمر على المنبر النبي ﷺ يقول أما بعد! أيها الناس - ابن عمر - |
| ٣١٩٢ | - سمعت عمر يقول: قام فيها النبي ﷺ مقاما - طارق بن شهاب - |
| ١٤٩٠ | - سمعت عمر يقول حملت على فرس - زيد ابن أسلم عن أبيه - |
| ٣٤٦٠ | - سمعت عمر يقول: قاتل الله فلا نأى - ابن عباس - |
| ١٤٧٣ | - سمعت عمر يقول: كان رسول الله ﷺ يعطي العطاء - ابن عمر - |
| ٤٦٧٣ | - سمعت كعب بن مالك حين تخلف - عبد الله ابن كعب - |
| ٤٦٧٦ | - سمعت كعب بن مالك في حديثه - عبد الله ابن كعب - |
| ٤٦٧٧ | - سمعت كعب بن مالك وهو أحد الثلاثة - عبد الله بن كعب - |
| ٤٦٧٨ | - سمعت كعب بن مالك يحدث - عبد الله بن كعب - |
| ٣٩٥١ | - سمعت كعب بن مالك يقول: لم أتخلف - عبد الله بن كعب - |
| ٤٩٩٤ | - سمعت من ابن مسعود يقول فيبني إسرائيل عبد الرحمن بن يزيد - |

- سید الاستغفار أن يقول: اللهم أنت ربى -
شداد بن أوس ١٣٠٦
- سید الاستغفار اللهم أنت ربى - شداد بن
أوس ٦٣٢٣

ش

- شاتك شاة لحم - البراء بن عازب ٥٥٥٦
- شاهدك أو يمينه - عبد الله بن مسعود ٢٦٦٩
- شبک النبي ٤٧٨
- شخص بصر النبي ٣٦٦٩
- الأعلى - عائشة ٥١٧٧
- شر الطعام طعام الوليمة يُدعى لها - أبو
هريرة ٥٦١٧
- شرب النبي ٥٩٧٧
- الشرک بالله وقتل النفس - أنس بن مالک ٥٦٨٠
- الشفاء في ثلاثة شربة عسل وشرطة - ابن
عباس ٥٦٨١
- الشفاء في ثلاثة في شرطة محجم أو - ابن
الفضل ٥٦٠٤
- شك الناس يوم عرفة في صوم النبي - أم
الفضل ١٦٥٨
- شكا أهل الكوفة سعدا - جابر بن سمرة ٧٥٥
- شكوت إلى رسول الله ٤٦٤
- شكونا إلى رسول الله ٣٦١٢
- شكونا إلى رسول الله ٦٩٤٣
- شكى إلى النبي ٢٠٥٦
- تميم عن عممه ٥٠٩٣
- الشؤم في المرأة والدار والفرس - ابن عمر ١٠٥٧
- الشمس والقمر لا ينكسفان لموت أحد -
أبو مسعود ٣٢٠٠

- سمعت النبي يقول: ألا أخبركم -
حارثة بن وهب ٤٩١٨
- سمعت النبي يقول خلف الصلاة -
المغيرة بن شعبة ٦٦١٥
- سمعت النبي يقول: خير نسانها مريم -
علي بن أبي طالب ٣٤٣٢
- سمعت النبي يقول عليكم بهذا - أم قيس
بنت محسن ٥٦٩٢
- سمعت النبي يقول: يأتي في آخر - علي
ابن أبي طالب ٥٠٥٧
- سمعت النبي ينهى عن الصلاة عند طلوع
الشمس - عبد الله بن مسعود ١٦٢٩
- سمعت هشام بن حكيم بقرأ - عمر بن
الخطاب ٢٤١٩
- سموا الله عليه وكلوه - عائشة ٢٠٥٧
- سموا باسمي ولا تكتروا - أنس بن مالک ٣٥٣٧
- سموا باسمي ولا تكتروا بكيني - أبو هريرة ٣٥٣٩
- سموا باسمي ولا تكتروا بكيني - جابر بن
عبد الله ٦١٩٦
- سموا باسمي ولا تكتروا بكيني - أبو هريرة ٦١٩٧
- سموا باسمي ولا تكتروا بكيني - جابر بن
عبد الله ٣١١٤
- سموا عليه أنتم وكلوه - عائشة ٥٥٠٧
- سمي النبي الحرب خدعة - أبو هريرة ٣٠٢٩
- ستاه ستاه - أم خالد ٣٨٧٤
- السنة إذا تزوج البكر أقام - أنس بن مالک ٥٢١٣
- سندو عليك - جابر بن عبد الله ٢٣٩٥
- سنة سنة - أم خالد ٣٠٧١
- سنه سنه قال عبد الله وهي بالحبشية حسنة -
أم خالد بنت خالد ٥٩٩٣
- سروا صنوفكم فإن تسوية الصنوف - أنس
ابن مالک ٧٢٢
- سيخرج قوم في آخر الزمان - علي بن أبي
طالب ٦٩٣٠

- | | |
|------|---|
| ١٩٠٧ | - الشهور تسعة وعشرون ليلة - ابن عمر |
| ١٩٠٨ | - الشهر هكذا وهكذا - ابن عمر |
| ٥٣٠٢ | - الشهر هكذا وهكذا يعني ثلاثة - ابن عمر |
| ١٩١٢ | - شهراً لا ينقصان - أبو بكرة |
| ص | |
| ١٠٦٩ | - صن ليس من عزائم السجود - عبد الله بن عباس |
| ٤٩٢٠ | - صارت الأوثان التي كانت في قوم نوح - ابن عباس |
| ٢٧٠٠ | - صالح النبي المشركين يوم الحديبية - البراء ابن عازب |
| ٤٢٧٥ | - صام رسول الله ﷺ حتى إذا - ابن عباس |
| ١٨٩٢ | - صام النبي ﷺ عاشوراء - ابن عمر |
| ٢٥٩ | - صببت للنبي ﷺ غسلاً فافرغ بيمنه على يساره - ميمونة |
| ٤٦١٨ | - صبّع أناس غدأة أحد الخمر - جابر بن عبد الله |
| ٣٦٤٧ | - صبّع رسول الله ﷺ خير بكرة - أنس بن مالك |
| ٢٩٩١ | - صبّع النبي ﷺ خير - أنس بن مالك |
| ٤٠٦٢ | - صبحت عبد الرحمن بن عوف وطلحة - السائب بن يزيد |
| ٤١٩٨ | - صبحنا خير بكرة - أنس بن مالك |
| ١٣٠٢ | - الصبر عند الصدمة الأولى - أنس بن مالك . |
| ٢٨٨٨ | - صحبت حرير بن عبد الله فكان يخدمني - أنس بن مالك |
| ٣٥٩١ | - صحبت رسول الله ﷺ ثلاثة ثلاث سنين - أبو هريرة |
| ١١٠٢ | - صحبت ركعتين - عبد الله بن عمر |
| ٢٨٢٤ | - صحبت طلحة بن عبد الله وسعداً - السائب ابن يزيد |
| - | - صحبت النبي ﷺ فلم أره يسبح في السفر - |

- شهد بي خالاي العقبة - جابر بن عبد الله

- شهد عمر ف قال له عمار - عبد الرحمن بن أبيزى

- شهد نافع مع رسول الله ﷺ خير - أبو هريرة ٦٦٠٦

- الشهاده خمسة - أبو هريرة ٦٥٣

- الشهاده: الغرق والمبطون - أبو هريرة ٧٢٠

- شهدت صفوان وجنديا وأصحابه - طريف ٧١٥٢

- شهدت الصلاة يوم الفطر مع رسول الله ﷺ ٤٨٩٥

- شهدت عثمان وعليها - مروان بن الحكم ١٥٦٣

- شهدت عمر صلى بجمع الصبح - عمرو بن ميمون ١٦٨٤

- شهدت العيد مع رسول الله ﷺ - عبد الله بن عباس ٩٦٢

- شهدت العيد مع النبي ﷺ - ابن عباس ٥٨٨٠

- شهدت الفطر - عبد الله بن عباس ٩٧٩

- شهدت المتأذين وأنا ابن خمس عشرة سنة ٧١٦٥

- سهل بن سعد

- شهدت المتأذين وأنا ابن خمس عشرة -

- سهل بن سعد ٦٨٥٤

- شهدت من المقادير بن الأسود مشهداً - عبد الله بن مسعود ٣٩٥٢

- شهدت النبي ﷺ صلى يوم عيد - جندي بن سفيان ٦٦٧٤

- شهدت النبي ﷺ يوم التحر - جندي بن سفيان ٥٥٦٢

- شهدت العيد مع عمر بن الخطاب - أبو عبيد ١٩٩٠

- شهدنا بنت رسول الله ﷺ - أنس بن مالك .. ١٣٤٢

- شهدنا بنت للنبي ﷺ - أنس بن مالك ١٢٨٥

- شهدنا خير - أبو هريرة ٤٢٠٣

- شهدنا مع رسول الله ف قال - أبو هريرة ٣٠٦٢

- شهدنا مع النبي ﷺ حنيناً - أبو هريرة ٤٢٠٤

- الشهرين وعشرون - أنس بن مالك ٥٢٨٩

| | | | |
|------|---|------|--|
| ٦٢٢ | - صلوا في رحالكم - عبد الله بن عمر | ١١٠١ | عبد الله بن عمر |
| ١١٨٣ | - صلوا قبل صلاة المغرب - عبد الله المزني .. | ٢٦٤٤ | - صدق أفلج إثنين له - عائشة |
| | - الصلوات الخمس إلا أن تطوع شيئاً - طلحة | ٦١٣٩ | - صدق سلمان - أبو جحيفة |
| ١٨٩١ | ابن عبيده الله | ١٩٦٨ | - صدق سلمان - ابن أبي جحيفة |
| | - صلى أبو بكر العصر ثم خرج يمشي - عقبة | ٦٣٦٦ | - صدقنا إنهم يذبون عذاباً تسمعه البهائم - |
| ٣٥٤٢ | ابن المحارث | | عائشة |
| | - صلى بنا رسول الله ﷺ إحدى صلاتي العشي | ٣٢٧٥ | - صدّق وهو كذب - أبو هريرة |
| ٤٨٢ | - أبو هريرة | ٥٠١٠ | - صدّق وهو كذب ذاك شيطان - أبو هريرة |
| | - صلى بنا رسول الله ﷺ الظهر - مالك ابن | ٣٦٨٦ | - صعد النبي ﷺ أحداً - أنس بن مالك |
| ٨٣٠ | بحينة | ٤٨٠١ | - صعد النبي ﷺ الصفا - ابن عباس |
| | - صلى بنا النبي ﷺ آمن ما كان بمني ركعتين - | ٩٢٧ | - صعد النبي المنبر - أيها الناس - عبد الله |
| ١٠٨٣ | حارثة بن وهب | | ابن عباس |
| | - صلى بنا النبي ﷺ الظهر أو العصر - أبو | ٤٤٣ | - صلّى ركعتين - جابر بن عبد الله |
| ١٢٢٧ | هريرة | | - صلاة أحدكم في جماعة تزيد على صلاته - |
| | - صلى بنا النبي ﷺ الظهر خمساً - عبد الله بن | ٢١١٩ | أبو هريرة |
| ٧٢٤٩ | مسعود | | - الصلاة أحسن ما يعمل الناس - عثمان بن |
| ٦٠٥١ | - صلى بنا النبي ﷺ الظهر ركعتين - أبو هريرة | ٦٩٥ | عفان |
| | - صلى بنا النبي ﷺ العشاء في آخر حياته - | ١٠٩٠ | - الصلاة أول ما فرضت ركعتين - عائشة |
| ١١٦ | ابن عمر | ٦٤٦ | - صلاة الجماعة تفضل صلاة الغذ - أبو سعيد |
| | - صلى بنا النبي ﷺ العصر فأسرع - عقبة بن | | الحدري |
| ١٤٣٠ | الحارث | | - صلاة الجماعة تفضل صلاة الفرد - عبد الله |
| | - صلى بنا النبي ﷺ قيام في الركعتين الأوليين | ٦٤٥ | ابن عمر |
| ٦٦٧٠ | - عبد الله ابن بحينة | | - صلاة الجميع تزيد على صلاته في بيته - أبو |
| | - صلى بنا النبي ﷺ ونحن أكثر ما كنا - حارثة | ٤٧٧ | هريرة |
| ١٦٥٦ | ابن وهب الخزاعي | | - صلاة الرجل في الجماعة تضعف على |
| | - صلى جابر في إزار قد عقده من قبل قفاه - | ٦٤٧ | صلاته في بيته وفي سوقه - أبو هريرة |
| ٣٥٢ | محمد بن المكتدر | ٢٧٨٢ | - الصلاة على ميقاتها - عبد الله بن مسعود |
| | - صلى رسول الله ﷺ بمني ركعتين - عمر بن | ٥٩٧٠ | - الصلاة على وقتها - عبد الله بن مسعود |
| ١٦٥٥ | الخطاب | ٦١٦ | - الصلاة في الرحال - عبد الله بن عباس |
| | - صلى رسول الله ﷺ ذات يوم فقال: من | | - صلاة في مسجدي هذا خير من ألف صلاة - |
| ٥٥٦٣ | صلى صلاتنا - البراء بن عازب | ١١٩٠ | أبو هريرة |
| | - صلى رسول الله ﷺ على قتلي أحد - عقبة بن | | - الصلاة لوقتها وبر والدين - عبد الله بن |
| ٤٠٤٢ | عامر | ٧٥٣٤ | مسعود |
| | - صلى رسول الله ﷺ في بيته وهو شالٌ فصلى | ٩٩٠ | - صلاة الليل مثنى مثنى - عبد الله بن عمر |

| | | |
|---|------|---|
| - صلى النبي ﷺ سبعاً جمِيعاً - عبد الله بن عباس | ٥٦٢ | - عائشة جالسا - عائشة |
| - صلى النبي ﷺ صلاة الصبح - أبو هريرة | ٣٤٧١ | - صلى رسول الله ﷺ في خمیصہ له - عائشة . |
| - صلى النبي ﷺ الظهر خمساً - ابن مسعود ... | ٤٠٤ | - صلى رسول الله ﷺ ونحن معه بالمدینۃ - أنس بن مالک |
| - صلى النبي ﷺ الظهر ركعتين فقبل : صلیت ركعتين - أبو هريرة | ٧١٥ | - صلى الله على رسوله محمد - أسماء |
| - صلى النبي ﷺ العنا - ثم صلى - عائشة .. | ١١٥٩ | - صلى لنا أبو سعید فجھر بالتكیر - سعید بن الحارث |
| - صلى النبي ﷺ العصر - عقبة بن الحارث ... | ٦٢٧٥ | - صلى لنا رسول الله ﷺ ركعتين - أنس بن مالک |
| - صلى النبي ﷺ على رجل بعد ما دفن - ابن عباس | ١٣٤٠ | - صلى لنا رسول الله ﷺ ركعتين - عبد الله ابن بحیة |
| - صلى النبي في بيت أم سليم - أنس بن مالک . | ٨٧١ | - صلى لنا رسول الله ﷺ صلاة الصبح بالحدیبیۃ - زید بن خالد |
| - صلى النبي ﷺ قریباً من خیر - أنس بن مالک | ٤٢٠٠ | - صلى لنا رسول الله ﷺ لیلة صلاة العشاء وهي التي يدعو الناس العتمة - عبد الله بن مسعود |
| - صلیت إلى جنب أبي فطقت بين كفي - مصعب بن سعد | ٧٩٠ | - صلى لنا النبي ﷺ صلاة ثم رقی المنبر فأشار بيده - أنس بن مالک |
| - صلیت أنا ويتيم في بيتنا خلف النبي ﷺ - أنس بن مالک | ٧٢٧ | - صلى لنا النبي ﷺ صلاة ثم رقی المنبر - أنس بن مالک |
| - صلیت خلف ابن عباس - طلحة بن عبد الله ابن عوف | ١٣٣٥ | - صلى مع علي - عمران بن حصین |
| - صلیت خلف شیخ بمکة فکبر اثنین وعشرين تکیرة - عکرمة | ٧٨٨ | - صلى الناس ورقدوا - أنس بن مالک |
| - صلیت الظهر مع النبي ﷺ بالمدینۃ أربعاء وبدی الحلیفة رکعتین - أنس بن مالک | ١٠٨٩ | - صلى النبي ﷺ - قال إبراهیم: لا أدری - زاد أو نقص - عبد الله بن مسعود |
| - صلیت مع أبي هریرة العتمة فقرأ إذا السماء انشتقت - أبو رافع | ٧٦٦ | - صلى النبي ﷺ إحدی صلاتی العشی - أبو هریرة |
| - صلیت مع رسول الله ﷺ بمنی رکعتین - عبد الله بن مسعود | ١٠٨٤ | - صلى النبي ﷺ الظهر بالمدینۃ - أنس بن مالک |
| - صلیت مع رسول الله ﷺ ثمانیاً - ابن عباس . | ١١٧٤ | - صلى النبي ﷺ بالمدینۃ أربعاء - أنس بن مالک |
| - صلیت مع رسول الله ﷺ رکعتین قبل الظهر - ابن عمر | ١١٦٥ | - صلى النبي ﷺ بالمدینۃ أربعاء - أنس بن مالک |
| - صلیت مع رسول الله ﷺ العصر - عقبة بن الحارث | ١٢٢١ | - صلى النبي ﷺ بالمدینۃ الظهر أربعاء - أنس بن مالک |
| - صلیت مع النبي ذات لیلة - عبد الله بن عباس | ٧٢٦ | - صلى النبي ﷺ بهم يوم محارب - جابر بن عبد الله |
| - صلیت مع النبي بمنی رکعتین - عبد الله | | |

- ٥٥٥٨ - ضحى النبي ﷺ ببكشين - أنس بن مالك
 ٧٣٩٩ - ضحى النبي ﷺ ببكشين يسمى - أنس بن مالك
 ٥٥٧٠ - الضجعية كنا نملح منه - عائشة
 ٥٥٠٠ - ضجعينا مع رسول الله ﷺ - جندب بن سفيان
 ٥٧٩٧ - ضرب رسول الله ﷺ مثل البخيل - أبو هريرة
 ٤٠٢٧ - ضربت يوم بدر للمهاجرين بمائة سهم - الزبير بن العوام
 ٤٣١٤ - ضربتها مع النبي ﷺ - عبد الله بن أبي أوفى .
 ٥١٦٣ - ضعها ثم أمرني فقال: ادع لي رجالاً - أنس ابن مالك
 ١٢٦٢ - ضفروا شعر بنت النبي ﷺ - أم عطية الأنصارية
 ٧٢٧٠ - ضئلي إلى النبي ﷺ وقال اللهم علّمـه - ابن عباس
 ٧٥ - ضمني رسول الله ﷺ - ابن عباس
 ٣٧٥٦ - ضمني النبي ﷺ إلى صدره وقال: اللهم علمـه - ابن عباس
 ٦٤٧٦ - الصياغة ثلاثة أيام جائزـه - أبو شريح الخزاعي

ط

- طار لنا عثمان بن مطعون في السكنى - أم العلاء
 ٧٠١٨ - الطاعون رجس أرسل على طائفـة - أسامة ابن زيد
 ٣٤٧٣ - الطاهون شهادة لكل مسلم - أنس بن مالك
 ٢٨٣٠ - طاف رسول الله ﷺ على بيته - ابن عباس
 ٥٢٩٣ - طاف النبي ﷺ على بيته على بعيـره - ابن عباس
 ١٦١٢ - طاف النبي ﷺ في حجة الوداع - ابن عباس
 ١٦٠٧ - طعام الاثنين كافي الثلاثة - أبو هريرة
 ٥٣٩٢ - طلق ابن عمر امرأـته وهي حاضـرة - ابن عمر
 ٥٢٥٢ - طلق رجل امرأـته فتزوجـت غيرـه - عائشـة
 ٥٢٦٥ - طوقي من وراء الناس وأنت راكـبة - أم سلمـة
 ٤٨٥٣ - طوقي وراء الناس وأنت راكـبة - أم سلمـة
 ٤٦٤ - طوقي وراء الناس وأنت راكـبة - أم سلمـة

- ١٠٨٢ ابن مسعود
 ١٦٥٧ صليت مع النبي ﷺ ركعتـين - عبد الله بن مسعود
 ١١٧٢ صليت مع النبي ﷺ سجـدتـين قبل الظـهر - ابن عمر
 ١١٣٥ صليت مع النبي ﷺ فلم يزل فائـما حتى هـممت - عبد الله بن مسعود
 ١٣٣١ صليت وراء النبي ﷺ على امرأـة - سمرة بن جندب
 ٨٥١ صليت وراء النبي ﷺ بالمدينة العصر فسلم ثم قـام مـسرـعاً - عقبـة بن الحارـث
 ٨٣٨ صليـنا مع النبي ﷺ فسلمـنا حين سـلم - عـبـان ابن مـالـك
 ٤٤٩٢ صـلـيـنا معـ النبي ﷺ نحوـ بـيـتـ المـقـدـس - البراءـ بنـ عـازـب
 ١٩٧٨ صـمـ منـ الشـهـرـ ثـلـاثـةـ أـيـام - عبدـ اللهـ بنـ عـمـرو .
 ٥٨٧٤ صـنـعـ النبي ﷺ خـاتـماـ قالـ: إـنـاـ تـعـذـنـا - أـنـسـ ابنـ مـالـك
 ٦١٠١ صـنـعـ النبي ﷺ شـيـئـاـ فـرـخـصـ فـيـه - عـائـشـة
 ٢٩٧٩ صـنـعـتـ سـفـرـةـ رسولـ اللهـ ﷺ - أـسـماءـ بـنـتـ أـبـيـ بـكرـ
 ٣٩٠٧ صـنـعـتـ سـفـرـةـ النبيـ ﷺ - أـسـماءـ بـنـتـ أـبـيـ بـكرـ
 ٢٤٠٥ صـنـفـ تـمـرـكـ كـلـ شـيـءـ مـنـهـ عـلـىـ حـدـتـه - جـابرـ ابنـ عبدـ الله
 ١٩٠٩ صـومـواـ الرـؤـيـةـ وـأـفـطـرـواـ الرـؤـيـةـ - أبوـ هـرـيرـة ...
 ١٨٩٤ الصـيـامـ جـنـةـ - أبوـ هـرـيرـة ...
 ١٩٩٩ الصـيـامـ لـمـ تـمـتـعـ بـالـعـمـرـ إـلـيـ الـحـجـ - ابنـ عـمر

ض

- ٥٥٣٦ الضـبـ لـسـتـ آـكـلـه - ابنـ عمر
 ٢٣٠٠ ضـحـ بـهـ أـنـتـ - عـقبـةـ بـنـ عـامـر
 ٥٥٤٧ ضـحـ بـهـ - عـقبـةـ بـنـ عـامـر
 ٥٥٥٦ ضـحـ خـالـ لـيـ يـقـالـ لـهـ أـبـوـ بـرـدة - البراءـ بـنـ عـازـب

| | |
|------|--|
| ٢٨٩٤ | ابن مالک |
| | - عجبت من هؤلاء اللاتي كن عندي - سعد |
| ٣٦٨٣ | ابن أبي وقار |
| ١٤٩٩ | - العجماء جبار - أبو هريرة |
| ٦٩١٢ | - العجماء جرحها جبار والبئر جبار - أبو هريرة |
| ٦٩١٣ | - العجماء عقلها جبار والبئر جبار - أبو هريرة |
| ٥٢٩٥ | - عدا يهودي في عهد رسول الله ﷺ - أنس بن مالك |
| ٣٨٩٧ | - عذنا خباباً فقال هاجرنا مع النبي ﷺ - أبو وائل |
| ٢٢٦٥ | - عذبت امرأة في هرة - عبدالله بن عمر |
| ٣٤٨٢ | - عذبت امرأة في هرة - ابن عمر |
| ٦٥٤١ | - عرض علي عمر بن الخطاب وعليه قميص |
| ٢٣ | - أبو سعيد الخدري |
| | - عرضت على الأمم فأخذ النبي يمر معه الأمة |
| ٥٧٠٥ | ابن عباس |
| ٢٤٢٦ | - عرفها حولاً - أبي بن كعب |
| ٢٤٣٧ | - عرفها حولاً - فعرفها حولاً - أبي بن كعب |
| ٢٤٣٨ | - عرفها ستة - زيد بن خالد |
| | - عرفها ستة ثم اعرف عفاصها ووكاءها - زيد |
| ٢٤٢٧ | ابن خالد |
| ٦١١٢ | - عرفها ستة ثم اعرف وكاءها - زيد بن خالد |
| ٢٤٣٦ | - عرفها ستة ثم اعرف وكاءها وعفاصها - زيد |
| ٤٩٩٦ | ابن خالد |
| | - عشرون سورة من أول المفصل - عبدالله |
| ١٨٤٨ | - عض رجل يد رجل - صفوان بن يعلى عن أبيه |
| ٦٢٢١ | - عطس رجالان عند النبي ﷺ فشمت - أنس بن مالك |
| ٦٢٢٥ | - عطس رجالان عند النبي ﷺ فشمت أحدهما - أنس بن مالك |

| | |
|------|--------------------------------------|
| ١٧٥٤ | - طيب رسول الله ﷺ بيدي - عائشة |
| ٥٩٢٢ | - طيب النبي ﷺ بيدي - عائشة |

ظ

| | |
|------|--|
| ٢٤٤٧ | - الظلم ظلمات يوم القيمة - عبدالله بن عمر .. |
| ٢٥١٢ | - الظاهر يركب بنيته إذا كان مرهوناً - أبو هريرة .. |

ع

| | |
|------|--|
| ٢٦٢١ | - العائد في هبته كالعايد في قيئه - عبدالله بن عباس |
| ٦٩٧٥ | - العائد في هبته كالكلب يعود في قيئه - عبدالله بن عباس |
| ٢٥٨٩ | - العائد في هبته كالكلب يقيء - عبدالله بن عباس |
| ٥٣٢٦ | - عابت عائشة أشد العيب - عروة |
| ٥٢٥٠ | - عاتبني أبو بكر وجعل بطعمي بيده - عائشة .. |
| ٥٦٩٧ | - عاد المقعن ثم قال: لا أربح حتى يتحجّم - جابر بن عبد الله |
| | - عادني رسول الله ﷺ في حجة الوداع - سعد |
| ٦٣٧٣ | ابن أبي وقار |
| ٣٩٣٦ | - عادني النبي ﷺ عام حجة الوداع - سعد بن مالك |
| ٤٤٠٩ | - عادني النبي ﷺ في حجة الوداع - سعد بن أبي وقار |
| ٤٥٧٧ | - عادني النبي ﷺ وأبو بكر فيبني سلماً - جابر بن عبد الله |
| | - عامل النبي ﷺ خبير بشطر ما يخرج منها - عبدالله بن عمر |
| ٢٣٢٩ | - العبد إذا نصح سيده - عبدالله بن عمر |
| ٢٥٤٦ | - العبد إذا وضع في قبره - أنس بن مالك |
| ١٣٣٨ | - «قتل بعد ذلك زنيم» قال رجل من قريش - ابن عباس |
| ٤٩١٧ | - عجب الله من قوم يدخلون الجنة - أبو هريرة .. |
| ٣٠١٠ | - عجبت من قوم من أمتى يركبون البحر - أنس |

- ٣١١٣ - على مكانكما - على
 - عليك بالصعيد، فإنك ينفك ثم سار -
 ٣٤٤ عمران بن حصين
 - عليك باتقاء الله وحده لا شريك له - جرير
 ٥٨ ابن عبد الله
 - عليك بالأسود منه فإنه أطيفه - جابر بن عبد الله
 ٣٤٦ عاليكم بها العود الهندي، فإن فيه سبعة
 أصنفية - أم قيس بنت محصن
 ٥٦٩٢ - العمرة إلى العمرة كفارة لما بينهما،
 والحج - أبو هريرة
 ١٧٧٣ عمرو بن لحي بن قمعة بن خناف أبو خزاعة
 - أبو هريرة
 ٣٥٢٠ العمرى جائزة - أبو هريرة
 - العمل بالبيت، وإنما لامرئ ما نوى - عمر
 ٥٠٧٠ ابن خطاب
 - عندنا من شعر النبي ﷺ أصنفه - ابن سيرين
 ١٧٠ العين حق، ونفي عن الوشم - أبو هريرة
 ٥٧٤٠ غ

- عطش الناس يوم الحديبية، ورسول الله -
 جابر بن عبد الله
 - عطش الناس يوم الحديبية، والنبي ﷺ -
 ٤١٥٢ جابر بن عبد الله
 ٣٥٧٦ عفرى - حلقي - إنك لحابستنا - عائشة
 ٥٣٢٩ - عقلت من النبي ﷺ مجنة مجئها في وجهي -
 ٧٧ محمود بن الربيع
 - علام أو قد تم هذه النيران؟ - سلمة بن الأكوع
 ٥٤٩٧ علام تدغرن أولادك بهذا العلاق؟ - أم
 قيس
 ٤٧١٥ علام نوقد هذه النيران؟ - سلمة بن الأكوع .
 - علمني دعاء أدعوه في صلاتي : قال : قل -
 ٨٣٤ أبو بكر الصديق
 - علمني رسول الله ﷺ وكفى بين كفيه - ابن
 مسعود
 ٦٢٦٥ على أنقاب المدينة ملائكة، لا يدخلها - أبو
 هريرة
 ١٨٨٠ على أنقاب المدينة ملائكة، لا يدخلها
 الطاعون - أبو هريرة
 ٢٨٠٥ - على أي شيء، بايعتم رسول الله ﷺ يوم
 الحديبية؟ - يزيد بن أبي عبيد
 ٥٢٢٥ على رسلك، حتى تنزل بساحتهم، ثم
 ادعهم - سهل بن سعد
 ٦٥٦٨ على رسلكم، أبشروا، إن من نعمة الله - أبو
 موسى
 ١٥٠٢ على رسلكما، إنما هي صفة بنت حبي -
 الله بن مسعود
 ٥٠٤٣ غرا مع رسول الله ﷺ ست عشرة - بريدة
 ٤٤٧٣ غرا نبي من الأنبياء فقال لقومه - أبو هريرة ..
 ٣١٢٤ - غزوت مع النبي ﷺ قبل نجد فوازينا العدو -
 عبد الله بن عمر
 ٩٤٢ - غزوت مع النبي ﷺ جيش العشرة - يعلى بن
 أمية
 ٢٢٦٥ - غزوت مع النبي ﷺ خمس عشرة - البراء بن

| | |
|---|--|
| <p>٤٠٢٥ - فأقبلت أنا وأم مسطح فعثرت - عائشة ٧٤٢٨ - فأكون أول من بعث فإذا موسى آخذ - أبو هريرة ٤١١٧ - قال أين؟ قال: ها هنا - عائشة ٤٩٨٤ - فأمر عثمان زيد بن ثابت وسعيد بن العاص - أنس بن مالك ٢٥٨٣ - فإن إخوانكم جاؤونا تائين - مروان بن الحكم ٢٩٣٦ - فإن توليت فإن عليك إثم - ابن عباس ١٠٥ - فإن دماءكم وأموالكم عليكم حرام - أبو بكرة ٥٨٢٥ - فإن كان ذلك لم تحلّي له حتى يذوق - عكرمة ٥٢٦ - فأنزل الله: وأقم الصلاة طرف النهار وزلفاً من الليل - عبد الله بن مسعود ١٠٦١ - فانصرف رسول الله وقد تجلت الشمس - أسماء ١٩٧٦ - فإنك لا تستطيع ذلك - عبد الله بن عمرو ٦٤٠٩ - فإنكم لا تدعون أصم ولا غائبًا - أبو موسى ٥٠٢ - فاني رأيت النبي يتحرى الصلاة عندها - سلمة بن الأكوع ٨٤ - فأوْمَأْ يده قال: ولا حرج - ابن عباس ٤١٢٢ - فأين؟ فأشار إلىبني قريظة - عائشة ٢٨١٣ - فأين؟ قال: ها هنا - عائشة ٣٢٩٨ - فيينا أنا أطارد حية - ابن عمر ٤٩٢٥ - فيينا أنا أمشي إذ سمعت صوتنا - جابر بن عبد الله ٧٠١ - فتأن فتأن فتأن - جابر بن عبد الله ٣٣٤٧ - فتح الله من ردم بأجوج ومأجوج - أبو هريرة ٥٢٩٣ - فتح من ردم بأجوج ومأجوج مثل هذه - ابن عباس ٣٩٤٨ - فترة بين عيسى ومحمد بطيئة ستمائة سنة - سلمان الفارسي - فتردين عليه حديقته؟ قالت: نعم - ابن </p> | <p>٤٤٧٢ - عازب ٤٢٧٠ - غزوت مع النبي ﷺ سبع غزوات - سلمة بن الأكوع ٢٩٧٣ - غزوت مع النبي ﷺ غزوة تبوك - يعلى بن أمية ٢٣٨٥ - غزوت مع النبي ﷺ فقال كيف ترى بغيرك - جابر بن عبد الله ٤٣٦٢ - غزونا جيش الخطيب - جابر بن عبد الله ٤١٣٩ - غزونا مع رسول الله ﷺ غزوة نجد - جابر بن عبد الله ٣١٦١ - غزونا مع النبي ﷺ سبع غزوات - أبو حميد الساعدي ٥٤٩٥ - غزونا مع النبي ﷺ غزوة تبوك - عبد الله بن أبي أوفى ١٤٨١ - غزونا مع النبي ﷺ - أبو حميد الساعدي ٣٥١٨ - غسل الجمعة واجب على كل محظى - أبو جابر بن عبد الله ٢٦٦٥ - غسل الخدرى ٤٠٤٧ - غطوا بها رأسه - خباب بن الأرت ٣٥١٣ - غفار غفر الله لها - عبد الله بن مسعود ٣٢٢١ - غفر لامرأة موسمة مرت بكلب - أبو هريرة ..</p> |
| ف | <p>- «أتوا حرثكم أني» قال: يأتيها في - ابن عمر - فأخبرني أبو سفيان أنه كان بالشام - ابن عباس - فارفعوا طعامكم - أنس بن مالك - فاضطجعت على فراشي وأنا حيئذ أعلم أني بريئة - عائشة - فاطمة بضعة مني - المسور بن مخرمة - فأفعل ماذا؟ قلت تنكح قال: أتحبب؟ - أم حبيبة </p> |

| | |
|------|---|
| ٤٩٥٧ | - فرجع النبي ﷺ إلى خديجة فقال: زملوني - عائشة |
| ١٥١٢ | - فرض رسول الله ﷺ صدقة الفطر صاعاً - ابن عمر |
| ٣٥٠ | - فرض الله الصلاة حين فرضها ركعتين ركعتين - عائشة |
| ١٥٠٣ | - فرض النبي ﷺ زكاة الفطر - ابن عمر |
| ١٥١١ | - فرض النبي ﷺ صدقة الفطر - ابن عمر |
| ٣٩٢٥ | - فرضت الصلاة ركعتين - عائشة |
| ٢٩٦٩ | - فرع الناس فركب رسول الله ﷺ - أنس بن مالك |
| ٤٧١٧ | - فضل صلاة الجمع على صلاة الواحد خمس وعشرون - أبو هريرة |
| ٣٧٧٠ | - فضل عائشة على النساء كفضل الشريذ - أنس ابن مالك |
| ٣٤٣٣ | - فضل عائشة كفضل الشريذ على سائر الطعام - أبو موسى الأشعري |
| ٦٢٩٧ | - الفطرة خمس: الختان والاستحداد - أبو هريرة |
| ٥٨٩١ | - الفطرة خمس: الختان والاستحداد وقص - أبو هريرة |
| ٥٨٨٩ | - الفطرة خمس: الختان والاستحداد ونف - أبو هريرة |
| ٣٣٥٠ | - فقدت أمة من بنى إسرائيل - أبو هريرة |
| ٤٤٤٩ | - فقدت آية الأحزاب - زيد بن ثابت |
| ٤٩٨٨ | - فقدت آية من الأحزاب حين نسخنا المصحف - زيد بن ثابت |
| ٧٦٨ | - فقرأ «إذا السماء» .. فسجد - أبو هريرة |
| ٥٣٣٧ | - قلت لزينب: وما ترمي بالبرة على رأس الحوول؟ - حميد بن نافع |
| ٤٦٩٦ | - قلت: لعلها كثيروا مخففة - عروة بن الزبير .. |
| ٥٦٧ | - فكان يتناوب النبي ﷺ عند صلاة العشاء كل ليلة نفر منهم - أبو موسى |
| | - فكان قاب قوسين أو أدنى «أنه رأى جبريل |

| | |
|------|--|
| ٥٢٧٥ | عباس |
| ١٩٩٦ | - قتلت قلائد بدن النبي ﷺ - عائشة |
| ١٦٩٩ | - قتلت قلائد هدي النبي ﷺ - عائشة |
| ١٧٥٥ | - قتلت قلائدها من عهن - عائشة |
| ١٧٠٤ | - قتلت لهدي النبي ﷺ - عائشة |
| ١٨٩٥ | - فتنة الرجل في أهله وماله وجاره - حذيفة بن اليمان |
| ٧٠٩٦ | - فتنة الرجل في أهله وماله وولده وجاره - حذيفة بن اليمان |
| ٥٢٩٦ | - الفتنة من هاهنا وأشار إلى المشرق - ابن عمر |
| ٧٠٩٢ | - الفتنة هنا، الفتنة هنا من حيث - سالم عن أبيه |
| ٤٠٥٥ | - يجعلها لحسان وأبي - أنس بن مالك |
| ٣٦٦٨ | - فحمد الله أبو بكر وأثنى عليه - عائشة |
| ٢٤٩٩ | - الفخر والخيال في الفدادين - أبو هريرة |
| ٦٦٧٧ | - دخل الأشعث بن قيس فقال: ما حدّثكم - عبد الله بن مسعود |
| ٥٣٣٥ | - فدخلت على زينب ابنة جحش - زينب ابنة أبي سلمة |
| ١٩٢ | - فدعوا بtour من ماء فتوضاً لهم - عبد الله بن زيد |
| ٢٦٣٧ | - فدعوا رسول الله عليه وأسامة - عائشة |
| ٥٧٩٣ | - فدعوا النبي ﷺ برباته - علي بن أبي طالب .. |
| ٣٣٦٤ | - فذلك سعي الناس بينهما - ابن عباس |
| ٣٤٩ | - فراجعته فقال: هي خمس وهي خمسون - أنس بن مالك |
| ٣٢٩٩ | - فرأني أبو لبابة وزيد بن الخطاب - ابن عمر .. |
| ٥٧٨٦ | - فرأيت بلا جاء بعنزة فوكزها - أبو جحافة .. |
| ١٦٣٦ | - فرج سقفي وأنا بمكة - أبو ذر |
| ٣٢٤٢ | - فرج عن سقف بيتي وأنا بمكة - أبو ذر الغفارى |
| ٣٤٩ | - فرج عن سقف بيتي وأنا بمكة فنزل جبريل ففرح صدري - أنس بن مالك |

| | | | |
|----------|---|------|--|
| ٧٥٢٤ | ابن عباس | ٤٨٥٦ | - عبد الله بن مسعود |
| | - في قوله تعالى: «ولا تجهر بصلاتك» - ابن عباس | ٦٨١٦ | - فكتت فین رجمہ - جابر بن عبد الله |
| ٧٥٢٥ | | ٥١٧٤ | - فکوا العانی وأجبیوا الداعی - أبو موسی الأشعري |
| ٤٥٧٥ | - في قوله تعالى: «ومن كان غنیاً» - عائشة | ٣٠٤٦ | - فکوا العانی وأطعموا الجائع - أبو موسی الأشعري |
| ٧٧٢ | - في كل صلاة يقرأ - أبو هريرة | ٦١٥٠ | - فكيف ينسی؟ فقال حسان: - عائشة |
| ٥٠٥٣ | - في كم تقرأ القرآن؟ - عبدالله بن عمر | ٥١٣٠ | - «فلا تعضلوهن» قال حدثني معقل بن بسار - الحسن |
| ٦٤٠٠ | - في يوم الجمعة ساعة لا يوافقها مسلم - أبو هريرة | ٦٨٧٧ | - فلان قتلک؟ فرفعت رأسها - أنس بن مالک . |
| ٧٢٠٤ | - فيما استطعت والتصح لكل مسلم - جریر بن عبد الله | ١٢٨٨ | - فلما مات عمر ذكرت ذلك لعائشة - ابن عباس |
| ٧٢٠٢ | - فيما استطعتم - ابن عمر | ٤٢٣١ | - فما قلبت له؟ قالت - أبو موسی الأشعري ... - «فاما لكم في المنافقين فنتين» رجع ناس - زید بن ثابت |
| ١٤٨٣ | - فيما سقت السماء والعيون - سالم بن عبد الله | ٤٥٨٩ | - فما هو إلا أن رأيت أن الله شرح - عمر بن الخطاب |
| ٥١٢٤ | - «فيما عرضتم به من خطبة النساء» يقول - ابن عباس | ١٤٥٧ | - فمن أعدى الأول؟ - أبو هريرة |
| ٦٤٩١ | - فيما يروي عن ربه عز وجل قال: قال إن الله - ابن عباس | ٥٧٧٥ | - فمن يعدل إذ لم يعدل الله ورسوله - عبد الله ابن عبد الله |
| ٤٥٥٨ | - فيما نزلت «إذ همت طافتان منكم» - جابر ابن عبد الله | ٣١٥٠ | - فهلا جلس في بيت أبيه - أو بيت أمه - أبو حمید الساعدي |
| ٣٩٦٧ | - فيما نزلت هذه الآية «هذان خصمان» - علي ابن أبي طالب | ٢٥٩٧ | - فهلا جلست في بيت أبيك وأمك - أبو حمید الساعدي |
| ٩٣٥ | - فيه ساعة لا يوافقها عبد مسلم - أبو هريرة ... | ٦٩٧٩ | - فو الذي نفس بيده لا يؤمن أحدكم حتى - أبو هريرة |
| ٧٣١٧ | - فيه غرة عبد أو أمة - المغيرة بن شعبة | ١٤ | - في الجمعة ساعة لا يوافقها عبد مسلم - أبو هريرة |
| ٧٣١٨ | - فيه غرة عبد أو أمة - محمد بن مسلمة | ٥٢٩٤ | - في الجمعة ساعة لا يوافقها عبد مسلم - أبو هريرة |
| ١٧٨ | - فيه الموضوع - علي بن أبي طالب | ٣٢٥٧ | - في الجنة ثمانية أبواب - سهل بن سعد |
| ق | | ٤٤٣٦ | - في الرفیق الأعلى - عائشة |
| ٢٢٢٣ | - قاتل الله اليهود - ابن عباس | ٤٤٣٨ | - في الرفیق الأعلى ثلاثة - عائشة |
| | - قاتل الله اليهود اتخذوا قبور أنبيائهم مساجد | | - في غزوة بني المصطلق أنهم أصابوا سبايا - أبو سعيد الخدري |
| ٤٣٧ | - أبو هريرة | ٧٤٠٩ | - في قوله تعالى: «لا تحرک به لسانك» قال: |
| ٢٢٢٤ | - قاتل الله اليهودا - أبو هريرة | | |
| | - قاتل الله اليهود لما حرم الله عليهم شحومها | | |
| ٤٦٣٣ | - جابر بن عبد الله | | |
| ٣٣٥٢ | - قاتلهم الله - ابن عباس | | |
| ٤٢٨٨ | - قاتلهم الله لقد علموا - ابن عباس | | |

- هریرة ٤٦٨٤
- قال الله عز وجل: ومن أظلم من ذهب - أبو هریرة ٧٥٥٩
- قال الله عز وجل: يؤذنی ابن آدم يسب الدهر - أبو هریرة ٤٨٢٦
- قال الله: كذبنا ابن آدم - ابن عباس ٤٤٨٢
- قال الله: كل عمل ابن آدم له - أبو هریرة ١٩٠٤
- قال الله: يسب بنو آدم الدهر - أبو هریرة ٦١٨١
- قال أناس لابن عمر: إنا ندخل على سلطانا - عروة بن الزبیر ٧١٧٨
- قال أناس: يا رسول الله! هل نرى ربنا - أبو هریرة ٢٥٧٣
- قال: انزل فاجدح لنا - عبد الله بن أبي أوفى ١٩٥٦
- قال البراء بن عازب وكان عندهم ضيف لهم الشعبي ٦٦٧٣
- قال البراء فدخلت مع أبي بكر على أهله - أبو إسحاق ٣٩١٨
- قال رجل للنبي ﷺ: أجاھد؟ قال لك أبوان؟ - عبدالله ابن عمرو ٥٩٧٢
- قال رجل للنبي ﷺ: إني أخدع في البيع - عبدالله بن عمر ٢٤١٧
- قال رجل للنبي ﷺ: زرت قبل أن أرمي - ابن عباس ١٧٢٢
- قال رجل للنبي ﷺ: يا رسول الله أني الصدقة أفضل؟ - أبو هریرة ٢٧٤٨
- قال رجل للنبي ﷺ: يوم أحد أرأيت إن قتلت فأين أنا؟ - جابر بن عبد الله ٤٠٤٦
- قال رجل - لم يعلم خيراً فقط - إذا مات - أبو هریرة ٧٥٠٦
- قال رجل من الأنصار - وكان ضحكته - للنبي ﷺ: إني لا أستطيع الصلاة معك - أنس بن مالك ١١٧٩
- قال رجل من اليهود لعمر: يا أمير المؤمنين طارق بن شهاب ٧٢٦٨
- قال انت من يشهد معك - عمر بن الخطاب ٦٩٠٦
- قال ابن الزبیر لابن جعفر - ابن أبي مليكة ٣٠٨٢
- قال أبو بکر: ارقوا محمدًا - ابن عمر ٣٧٥١
- قال أبو بکر والله لا قاتلن من فرق - أبو هریرة ٦٩٢٥
- قال أبو بکر والله لو منعوني عناقًا - أنس بن مالک ١٤٥٦
- قال أبو جهل «اللهم إن كان هذا هو الحق» - أنس بن مالک ٤٦٤٨
- قال أبو جهل لش رأيت محمدًا - ابن عباس ٤٩٥٨
- قال أبو طلحة لأم سليم: لقد سمعت صوت رسول الله ﷺ ضيقاً - أنس بن مالک ٣٥٧٨
- قال أبو لهب: تبا لك أهذا جمعتنا - ابن عباس ٤٩٧٣
- قال أبو لهب - عليه لعنة الله - للنبي ﷺ: ابن عباس ١٣٩٤
- قال أعرابي للنبي ﷺ: الرجل يقاتل للمغنم - أبو موسى الأشعري ٣١٢٦
- قال الله: إذا أحب عبدي لقائي أحبيب لقاءه - أبو هریرة ٧٥٠٤
- قال الله: أعددت لعبادی الصالحين - أبو هریرة ٣٢٤٤
- قال الله: أنا عند ظن عبدی بي - أبو هریرة ٧٥٠٥
- قال الله: أتفق يا ابن آدم أتفق عليك - أبو هریرة ٥٣٥٢
- قال الله تبارك وتعالى: أعددت - أبو هریرة ٤٧٧٩
- قال الله تعالى: ثلاثة أنا خصمهم - أبو هریرة ٢٢٧٠
- قال الله تعالى: كذبنا ابن آدم ولم يكن له ذلك - أبو هریرة ٤٩٧٤
- قال الله تعالى: « يؤذنی ابن آدم يسب الدهر - أبو هریرة ٧٤٩١
- قال الله تعالى: يشتمني ابن آدم - أبو هریرة ٣١٩٣
- قال الله: ثلاثة أنا خصمهم - أبو هریرة ٢٢٢٧
- قال الله عز وجل: أتفق أتفق عليك - أبو

- قال عبد الله بن عبد الله بن عمر لأبيه أعم فاني
١٦٩٣ لا آمنها - نافع
- قال عبد الله لأقضين فيها بقضاء النبي ﷺ -
٦٧٤٢ هزيل بن شرحيل
- قال عروة لعاشرة: ألم ترين إلى فلانة - ابن
٥٣٢٣ القاسم
- قال عمار بهذا - عبد الرحمن بن أبيي
٣٣٩
- قال عمر أبي أقرؤنا - ابن عباس
٥٠٠٥
- قال عمر اجتمع نساء النبي ﷺ - أنس بن
٤٩١٦ مالك
- قال عمر: أقرؤنا أبي - ابن عباس
٤٤٨١
- قال عمر حملت على فرس - أسلم
٢٩٧٠
- قال عمر لسعد: لقد شكوك في كل شيء
حتى الصلاة - جابر بن سمرة
٧٧٠
- قال عمر: وافت ربى في ثلاثة - أنس بن
٤٠٢ مالك
- قال عمر: وافت الله في ثلاثة - أنس بن
٤٤٨٣ مالك
- قال عمر يوماً لأصحاب النبي ﷺ فيم نرون
هذه الآية - عبيد بن عمير
٤٥٣٨
- قال عمر: أيكم يحفظ حديث رسول الله ﷺ
عن الفتنة؟ - حذيفة بن اليمان
١٤٣٥
- قال: فما قولك في علي وعثمان؟ - نافع
٤٥١٥
- قال فيبني إسرائيل والكهف ومريم إنهم -
٤٧٠٨
- عبد الله بن مسعود
٦٦٧٢
- قال لا تؤاخذني بما نسيت ولا ترهقني - أبي
ابن كعب
٣٩٨٤
- قال لنا رسول الله ﷺ يوم الحديبية: أنتم خير
ـ جابر بن عبد الله
٤١٥٤
- قال له رجل: يا أبي عمارة - البراء بن عازب
٢٨٧٤
- قال لي ابن عباس: ألا أريك امرأة - عطاء
ابن أبي رياح
٥٦٥٢

- قال رجل: يا رسول الله أنا واحد بما عملنا -
٦٩٢١ عبد الله بن مسعود
- قال رجل: يا رسول الله، أي الذنب أكبر -
٦٨٦١ عبد الله بن مسعود
- قال رجل: يا رسول الله أتعرف أهل الجنة
من - عمران بن حصين
٦٥٩٦
- قال رجل: يا رسول الله لا أكاد أدرك الصلاة
ـ أبو مسعود
٩٠
- قال رجل: يا نبي الله من أبي؟ قال: - أنس
بن مالك
٧٢٩٥
- قال رجل لأنتصدقن بصدقه - أبو هريرة
١٤٢١
- قال رسول الله ﷺ أقرأ علىي - عبد الله بن
مسعود
٥٠٥٥
- قال رسول الله ﷺ كلمة وقتل أخرى - عبد
الله بن مسعود
٦٦٨٣
- قال رسول الله ﷺ لابن صاند - ابن عباس -
٦١٧٢
- قال رسول الله ﷺ لأبي طلحة: التمس
غلاماً - أنس بن مالك
٥٤٢٥
- قال رسول الله ﷺ لجبريل: ألا تزورنا - ابن
عباس
٣٢١٨
- قال رسول الله ﷺ لجبريل: ما يمنعك - ابن
عباس
٤٧٣١
- قال رسول الله ﷺ: هل اتخذتم أنماطاً -
جابر بن عبد الله
٥١٦١
- قال رسول الله ﷺ: يا عبد الله ألم أخبر - عبد
الله بن عمرو
٥١٩٩
- قال الزبير لقيت يوم بدر عبيدة - عروة بن
الزبير
٣٩٩٨
- قال سعد: كنت أصلى بهم صلاة رسول الله
ـ جابر بن سمرة
٧٥٨
- قال سليمان بن داود عليهم السلام لأطوفن
الليلة - أبو هريرة
٢٨١٩
- قال سليمان: لأطوفن الليلة على تسعين -
أبو هريرة
٦٦٣٩

| | |
|------|---|
| ٣٧٨٨ | حمزة |
| ٢٧١٩ | - قالت الأنصار للنبي ﷺ: اقسم بينا وبين إخواننا النخب - أبو هريرة |
| ٣٧٧٨ | - قالت الأنصار يوم فتح مكة - أنس بن مالك . |
| ٢٢١٧ | - قالت عائشة رضي الله عنها: أنا فلت قلائد عمرة بنت عبد الرحمن |
| ٤٥٢٥ | - قالت عائشة: معاذ الله - ابن عباس |
| ٥٦٦٦ | - قالت عائشة وارأساه - القاسم بن محمد |
| ٧٣٢٧ | - قالت عبد الله بن الزبير: ادفني مع صواحبى عائشة |
| ١٠١ | - قالت النساء للنبي ﷺ: غلبنا عليك الرجال - أبو سعيد الخدري |
| ٢٢١١ | - قالت هند: يا رسول الله إن أبي سفيان رجل شحيح - عائشة |
| ٤٦٠٦ | - قالت اليهود لعمر: إنكم تقرؤون آية - طارق ابن شهاب |
| ٦٣٢٩ | - قالوا يا رسول الله إن هنا أقواماً حديثاً عهدهم بشركته - عائشة |
| ٧٣٩٨ | - قالوا: يا رسول الله قد ذهب أهل المثور - أبو هريرة |
| ٢٢٠ | - قام أعرابي في المسجد - أبو هريرة |
| ٣٦٥ | - قام رجل إلى النبي ﷺ فسأله عن الصلاة في ثوب واحد - أبو هريرة |
| ٥٨٠٥ | - قام رجل فقال: يا رسول الله ما تأمرنا أن نلبس إذا أحرمنا - عبد الله بن مسعود |
| ٢٧٥٣ | - قام رسول الله ﷺ حين أنزل الله " وأنذر عشيرتك" - أبو هريرة |
| ١٣٧٣ | - قام رسول الله ﷺ خطيئاً فذكر فتنة الغير - أسماء بنت أبي بكر |
| ٩٢٦ | - قام رسول الله ﷺ فسمعته حين تشهد يقول أما بعد - المسور بن مخرمة |
| ٦٠١٠ | - قام رسول الله ﷺ في صلاة وقمنا معه - أبو هريرة |
| | - قام عمارة على منبر الكوفة فذكر عائشة - أبو |

| | |
|------|--|
| ٥٠٦٩ | - قال لي ابن عباس: هل تزوجت؟ قلت - سعيد بن جبیر |
| ٤٣٠٢ | - قال لي أبو قلابة ألا تلقاه - عمرو بن سلمة .. |
| ٣٢٢٢ | - قال لي جبريل: من مات - أبوذر |
| ١٤٠٨ | - قال لي خليلي - الأحنف بن قيس |
| ٣٤٢٠ | - قال لي رسول الله ﷺ: أحب الصيام - عبد الله ابن عمرو |
| ٦٣١١ | - قال لي رسول الله ﷺ: إذا أتيت - البراء بن عازب |
| ٥١٢٥ | - قال لي رسول الله ﷺ: أربتك في المنام - عائشة |
| ٥٠٥٤ | - قال لي رسول الله ﷺ: أقرأ القرآن في شهر - عبد الله بن عمرو |
| ٣٤١٩ | - قال لي رسول الله ﷺ: ألم أبا أنك - عبد الله ابن عمرو |
| ٦٠٨١ | - قال لي سالم بن عبد الله: ما الإستبرق - يحيى بن أبي إسحاق |
| ٣٩١٥ | - قال لي عبد الله بن عمر: هل تدرى ما قال أبي لأبيك؟ - أبو بردة بن أبي موسى الأشعري |
| ٤١٤٢ | - قال لي الويليد بن عبد الملك: أبلغك أن علئاً كان فيمن قذف - الزهرى |
| ٤٣٣١ | - قال ناس من الأنصار حين أفاء الله - أنس بن مالك |
| ١٨٥٤ | - قال: نعم - ابن عباس |
| ٧٠٨٤ | - قال: نعم قلت: وهل بعد ذلك الشر من خير؟ - حذيفة بن اليمان |
| ٤٩٥١ | - قالت امرأة: يا رسول الله ما أرى صاحبك إلا أبطأك - جنديب البجلي |
| ٦٣٤٤ | - قالت أمي: يا رسول الله ﷺ خادمك [أنس] أدع الله له - أنس ابن مالك |
| ٣٧٨٢ | - قالت الأنصار: اقسم بينا وبينهم التحل - أبو هريرة |
| | - قالت الأنصار: إن لكل قوم أتياعاً - أبو |

| | | |
|---|------|---|
| - قدم توفي اليوم رجل صالح من الجيش - | ٧١٠١ | وائل |
| جاير بن عبد الله | ٥٥٨١ | قام عمر على المنبر فقال: أما بعد، نزل |
| - قد حج النبي ﷺ فأخبرتني عائشة - عروة بن الزبير | ٤٧٢٧ | تحريم الحمر - ابن عمر |
| ١٣٢٠ | ١٢٢ | قام موسى خطيباً فيبني إسرائيل - سعيد بن جابر |
| - قد خابت لك خيبةً فما هو؟ - ابن عباس | ٩٧٨ | قام موسى النبي خطيباً - ابن عباس |
| ٦١٧٢ | ٤٨٣٦ | قام النبي خطيباً يوم الفطر فصل فبدأ بالصلاوة - جابر بن عبد الله |
| - قد دنت مني الجنة - أسماء بنت أبي بكر | ٣١٠٤ | قام النبي خطيباً حتى تورمت قدماه - المغيرة .. |
| ٧٤٥ | ٣٠٧٣ | قام النبي خطيباً ذكر الغلول - أبو هريرة |
| - قدرأيت الذي صنعتم ولم يمنعني - عائشة .. | ٥٣٨٧ | قام النبي خطيباً يبني بصفية - أنس بن مالك |
| ١١٢٩ | ٥٩٩٧ | قام النبي خطيباً فقام الناس معه - عبد الله بن عباس |
| - قدرأيتني مع النبي ﷺ وقد حضرت - جابر | ٤٠٤٥ | قبض النبي خطيباً وأنا ختين - ابن عباس |
| ٥٦٣٩ | ٦٣٠٠ | قتل رسول الله عليه السلام - أبو هريرة |
| ابن عبد الله | ٤٠٤٥ | قتل مصعب بن عمير وهو خير مني - عبد الرحمن بن عوف |
| - قد رجمتها بسنة رسول الله ﷺ - علي بن أبي طالب | ٦٣ | قد أجيتك - أنس بن مالك |
| ٦٨١٢ | ١٨٠٩ | قد أحصر رسول الله ﷺ فحلق - ابن عباس |
| - قد زوجناها بما معك من القرآن - سهل بن سعد | ١٤٧ | قد أذن أن تخرجن في حاجتكن - عائشة |
| ٢٣١٠ | ٦٤٦٨ | قد أربت الآن - منذ صليت لكم الصلاة - |
| - قد قضى؟ قالوا: لا يا رسول الله - ابن عمر . | ٢٢٩٧ | الجنة والنار - أنس بن مالك |
| ١٣٠٤ | ٥٦٣٧ | قد أربت دار هجرتكم - عائشة |
| - قد قضى الله فيك وفي امرأتك - سهل بن سعد | ٥٢٥٩ | قد أعدتك مني - سهل بن سعد |
| ٥٣٠٩ | ٤٧٤٥ | قد أزيل الله فيك وفي صاحبتك - سهل بن سعد |
| - قد كان من قلمكم يؤخذ الرجل - خباب بن الأرت | ٤٤٦٨ | قد أزيل الله القرآن فيك وفي صاحبتك - |
| ٦٩٤٣ | ٤٨٩١ | سهل بن سعد |
| - قدم أصحاب عبد الله على أبي الدرداء - | ٤٤٦٨ | قد أؤذني موسى بأكثر من ذلك فصبر - عبد الله بن مسعود |
| ٤٩٤٤ | ٤٤٦٨ | قد بايتك كلاماً - عائشة |
| إبراهيم | ٤٤٦٨ | قد بلغني أنكم قلتكم فيأسامة - سالم عن أبيه |
| - قدم أناس من عكل فاجتروا المدينة - أنس | ٤٤٦٨ | |
| ٢٢٣ | ٤٤٦٨ | |
| ابن مالك | ٤٤٦٨ | |
| - قدم رسول الله ﷺ المدينة والناس يسلقون | ٤٤٦٨ | |
| ٢٢٣٩ | ٤٤٦٨ | |
| في الشعر - ابن عباس | ٤٤٦٨ | |
| - قدم رسول الله ﷺ المدينة ليس له خادم - | ٤٤٦٨ | |
| أنس بن مالك | ٤٤٦٨ | |
| ٢٧٦٨ | ٤٤٦٨ | |
| - قدم رسول الله ﷺ من سفر وقد سرت بقرا | ٤٤٦٨ | |
| ٥٩٥٤ | ٤٤٦٨ | |
| لي - عائشة | ٤٤٦٨ | |
| - قدم رسول الله ﷺ وأصحابه فقال | ٤٤٦٨ | |
| المشركون: إنه يقدم عليكم - ابن عباس | ٤٤٦٨ | |
| ١٦٠٢ | ٤٤٦٨ | |
| - قدم طفيلي بن عمرو الدسوسي - أبو هريرة | ٤٤٦٨ | |
| ٢٩٣٧ | ٤٤٦٨ | |
| - قدم عبد الرحمن بن عوف فأخى النبي ﷺ - | ٤٤٦٨ | |
| أنس بن مالك | ٤٤٦٨ | |
| ٥٠٧٢ | ٤٤٦٨ | |
| - قدم على النبي ﷺ سبي فإذا امرأة من النبي | ٤٤٦٨ | |

| | |
|------|--|
| ٣٧٦٣ | الأشعري |
| ٣٢٨٧ | - قدمت الشام - علقة |
| | - قدمت على رسول الله ﷺ وهو بالبطحاء - |
| ١٧٢٤ | أبو موسى الأشعري |
| | - قدمت على النبي ﷺ بالبطحاء - أبو موسى |
| ١٧٩٥ | الأشعري |
| | - قدمت على النبي ﷺ فامرها بالحل - أبو |
| ١٥٦٥ | موسى الأشعري |
| ٢٦٥٧ | - قدمت على النبي أقبية - المسور بن مخرمة .. |
| | - قدمت على أمي وهي مشركة - أسماء بنت الصديق |
| ٢٦٢٠ | - قدمت المدينة فلقبني عبد الله بن سلام - أبو |
| ٧٣٤٢ | بردة |
| | - قدمت المدينة وقد وقع بها مرض - عمر بن الخطاب |
| ١٣٦٨ | |
| ١٦٥٠ | - قدمت مكة وأنا حاضر - عائشة |
| | - قدمت من أرض العجيبة وأنا حورية - أم خالد |
| ٣٨٧٤ | |
| | - قدمتنا خير فلما فتح الله عليه الحصن - أنس ابن مالك |
| ٤٢١١ | |
| | - قدمنا على النبي ونحن شيبة - مالك بن الحويرث |
| ٦٨٥ | |
| | - قدمنا على النبي ﷺ بعد أن افتح خير - أبو موسى الأشعري |
| ٤٢٣٣ | |
| | - قدمنا مع رسول الله ﷺ ونحن نقول لبيك - جابر بن عبد الله |
| ١٥٧٠ | |
| | - قرأ ابن عباس «ألا إنهم يشون» - عمرو بن دينار |
| ٤٦٨٣ | |
| | -قرأ رجل الكهف - البراء بن عازب |
| ٣٦١٤ | |
| | - قرأ «فذية طعام مساكين» - ابن عمر |
| ١٩٤٩ | |
| | - قرأ «فهيل من مذكرة» - عبد الله بن مسعود |
| ٤٨٧٢ | |
| | - قرأ النبي ﷺ فيما أمر وسكت فيما أمر - عبد الله بن عباس |
| ٧٧٤ | |
| | - قرأ النبي ﷺ النجم بمكة فسجد فيها - عبد |

| | |
|------|--|
| ٥٩٩٩ | نحلب - عمر بن الخطاب |
| | - قدم علي رضي الله عنه على النبي ﷺ من اليمن - أنس بن مالك |
| ١٥٥٨ | - قدم عبيدة بن حصن بن حذيفة فنزل على ابن أخيه العز - ابن عباس |
| ٤٦٤٢ | - قدم مسلمة الكذاب على عهد الرسول ﷺ - ابن عباس |
| ٣٦٢٠ | |
| ٣٤٨٨ | - قدم معاوية المدينة - سعيد بن المسيب |
| ٢٢٣٥ | - قدم النبي ﷺ خير - أنس بن مالك |
| | - قدم النبي ﷺ فطاف بالبيت سبعاً وصلى خلف المقام - ابن عمر |
| ٣٩٥ | - قدم النبي ﷺ المدينة فكان أنس أصحابه - أنس بن مالك |
| ٣٩٢٠ | - قدم النبي ﷺ المدينة فنزل أعلى المدينة - أنس بن مالك |
| ٤٢٨ | - قدم النبي ﷺ مكة فطاف - ابن عباس |
| ١٦٢٥ | - قدم النبي ﷺ مكة فطاف - ابن عمر |
| ١٦٤٧ | - قدم النبي ﷺ من مكة وأبوبكر معه - البراء ابن عازب |
| ٥٦٠٧ | - قدم النبي ﷺ وأصحابه صبح رابعة من ذي الحجة - جابر بن عبد الله |
| ٢٥٠٥ | - قدم النبي ﷺ وأصحابه صبح رابعة من ذي الحجة - عبد الله بن عباس |
| ٢٥٠٥ | - قدم النبي ﷺ وأصحابه لصبح رابعة - عبد الله بن عباس |
| ١٠٨٥ | - قدم النبي ﷺ وليس في أصحابه أشمع غبار أبي بكر - أنس بن مالك |
| ٣٩١٩ | - قدم وفد عبد القيس على رسول الله ﷺ - ابن عباس |
| ٣٥١٠ | - قدم وفد عبد القيس على النبي ﷺ - ابن عباس |
| ١٣٩٨ | - قدم وفد عبد القيس على النبي ﷺ - عباس |
| ٣١٨٣ | - قدمت أمي مشركة - أسماء |
| ٥٩٧٩ | - قدمت أمي وهي مشركة - أسماء |
| | - قدمت أنا وأخي من اليمن - أبو موسى |

- قلنا مع النبي ﷺ من غزوة فتعجلت - جابر
٥٠٧٩
بن عبد الله
-
- قل لا إله إلا الله كلمة أحاج لك بها -
٦٦٨١
المسيب
-
- قل اللهم إني ظلمت نفسي ظلماً - أبو بكر ...
٦٣٢٦
-
- قلت أبوه الزبير وأمه أسماء - ابن عباس
٤٦٦٤
-
- قلت بعيدة: عندنا من شعر النبي ﷺ - ابن
١٧٠
سيرين
-
- قلت لابن أبي أوفى: رأيت إبراهيم -
٦١٩٤
إسماعيل بن خالد
-
- قلت لابن عباس إن لي حرة تنتبه لي - أبو
٤٣٦٨
حمرة
-
- قلت لابن عباس إن ثوقا البكالي يزعم -
٣٤٠١
سعید بن جبیر
-
- قلت لابن عباس أنسجد في صر؟ - مجاهد .
٣٤٢١
-
- قلت لابن عباس: سورة الأنفال؟ قال -
٤٦٤٥
سعید بن جبیر
-
- قلت لابن عباس: سورة التوبة؟ قال - سعید
٤٨٨٢
بن جبیر
-
- قلت لابن عباس سورة الحشر - سعید بن
٤٠٢٩
جبیر
-
- قلت لابن عمر أرأيت الركعتين قبل صلاة
٩٩٥
الغداة - أنس بن سيرين
-
- قلت لابن عمر إني أريد أن أهاجر - مجاهد
٤٣٠٩
- قلت لابن عمر رجل طلق امرأته - يونس بن
٥٢٥٨
جبیر
-
- قلت لابن عمر قذف امرأته - سعید بن
٥٣١١
جبیر
-
- قلت لابن عمر فقال: لا هجرة اليوم -
٤٣١٠
مجاهد
-
- قلت لأبي: أي الناس خير - ابن الحنفية
٣٦٧١
-
- قلت لأنس أبلغك أن النبي ﷺ قال: لا
٢٢٩٤
حلف في الإسلام؟ - عاصم
-
- قلت لأنس: أحرّم رسول الله ﷺ المدينة؟ -
-

- الله بن مسعود
-
- قرأ النبي ﷺ يوم فتح مكة سورة الفتح - عبد
مسعود
-
- قرأ النبي ﷺ يوم فتح مكة سورة الفتح - عبد
الله بن مغل
-
- قرأت على النبي ﷺ «فهل من مذكرة» - عبد
الله بن مسعود
-
- قرأت على النبي ﷺ والنجم فلم يسجد -
زید بن ثابت
-
- قرحت نملة علينا من الأنبياء - أبو هريرة
٣٠١٩
-
- قريش والأنصار وجهينة - أبو هريرة
٣٥٠٤
-
- قسم رسول الله أقبية ولم يعط مخرمة -
المسور بن مخرمة
-
- قسم رسول الله ﷺ قسمة فقال رجل من
الأنصار - عبد الله بن مسعود
٦٠٥٩
-
- قسم رسول الله ﷺ يوم خير - ابن عمر
٤٢٢٨
-
- قسم النبي ﷺ بين أصحابه ضحايا فصارت
لعقبة جذعة - عقبة بن عامر
٥٥٤٧
-
- قسم النبي ﷺ يوماً بين أصحابه تمرا - أبو
هريرة
٥٤٤١
-
- قصرت عن رسول الله ﷺ بمشقص - معاوية
١٧٣٠
-
- قضى رسول الله ﷺ في جنين - أبو هريرة ...
٦٧٤٠
-
- قضى النبي ﷺ إذا تشارجا في الطريق - أبو
هريرة
٢٤٧٣
-
- قضى النبي ﷺ بالشفعة - جابر بن عبد الله ..
٢٢١٤
-
- قضى النبي ﷺ بالعمرى أنها لمن وهبت له -
جابر بن عبد الله
٢٦٢٥
-
- قطع على أهل المدينة بعث - أبو الأسود
٤٥٩٦
-
- قطع النبي ﷺ في مجن ثمانة دراهم -
عبد الله بن مسعود
٦٧٩٧
-
- قطع النبي ﷺ يد سارق في مجن - ابن عمر .
٦٧٩٨
-
- قعدت إلى كعب بن عجرة في هذا المسجد -
عبد الله بن مغل
٤٥١٧
-

| | |
|--|---|
| <p>- قلت للنبي ﷺ وأنا في الغار - أبو بكر الصديق ٣٦٥٣</p> <p>- قلت له: أئي الثياب كان أحب إلى النبي ﷺ؟ - أنس بن مالك ٥٨١٢</p> <p>- قلت لها: أرأيت النبي ﷺ أكان من مضر؟ - زينب ابنة أبي سلمة ٣٤٩١</p> <p>- قلت يا رسول الله ﷺ ما شأن الناس حلوا - حفصة ١٦٩٧</p> <p>- قلت يا رسول الله أرأيت أشياء كنت أتحنث بها - حكيم بن حزام ١٤٣٦</p> <p>- قلت يا رسول الله أرأيت لو نزلت واديا - عائشة ٥٠٧٧</p> <p>- قلت يا رسول الله لا نغزو - عائشة ١٨٦١</p> <p>- قلت يا رسول الله ألي أجر - أم سلمة ١٤٦٧</p> <p>- قلت يا رسول الله إن لي جارين - عائشة ٢٢٥٩</p> <p>- قلت يا رسول الله إن من توبتي أن أنخلع - كعب بن مالك ٢٧٥٧</p> <p>- قلت يا رسول الله إننا لا نلقى العدو غدا - رافع ابن خديج ٥٥٠٩</p> <p>- قلت يا رسول الله إني أرسل الكلاب - عدي ابن حاتم ٥٤٧٧</p> <p>- قلت يا رسول الله انكح أختي بنت أبي سفيان - أم حبيبة ٥١٠٧</p> <p>- قلت يا رسول الله إني أرسل كلبي - عدي بن حاتم ٥٤٨٦</p> <p>- قلت: يا رسول الله إني أسمع منك حديثاً كثيراً أنساه - أبو هريرة ١١٩</p> <p>- قلت يا رسول الله إني رجل شاب - أبو هريرة ٥٠٧٦</p> <p>- قلت يا رسول الله أهي الذنب أعظم - عبد الله ابن مسعود ٦٨١١</p> <p>- قلت يا رسول الله أي مسجد وضع أول؟ قال: المسجد الحرام - أبو ذر ٤٤٢٥</p> <p>- قلت يا رسول الله أين تنزل غداً - أسامة بن زيد ٣٠٥٨</p> | <p>قال: - عاصم الأحوص ٧٣٠٦</p> <p>- قلت لأنس: أرأيت اسم الأنصار كتنسمون به؟ - غيلان بن جرير ٣٧٧٦</p> <p>- قلت لأنس أكانت المصاحفة في أصحاب - فتادة ٦٢٦٣</p> <p>- قلت لأنس بن مالك أكتنم تكرهون السعي - عاصم ١٦٤٨</p> <p>- قلت لجابر بن زيد يزعمون أن رسول الله ﷺ نهى عن حمر - عمرو بن دينار ٥٥٢٩</p> <p>- قلت لسلمة بن الأكوع: على أي شيء بايعتم - يزيد بن أبي عبيد ٤١٦٩</p> <p>- قلت لسهل بن حنيف: هل سمعت النبي ﷺ يقول في الخوارج - يسیر ابن عمرو ٦٩٣٤</p> <p>- قلت لعائشة أنهى النبي ﷺ أن تؤكل لحوم الأضاحي - عباس ٥٤٢٣</p> <p>- قلت لعائشة: فأين قوله: «نَمْ دَنَا فَتَلَّى...» - مسروق ٣٢٢٥</p> <p>- قلت لعائشة وأنا يومئذ حديث السن - عروة ابن الزبير ١٧٩٠</p> <p>- قلت لعائشة: يا أمته هل رأى محمد ﷺ ربه؟ - مسروق ٤٨٥٥</p> <p>- قلت لعبد الله بن أبي أوفى بشر النبي ﷺ خديجة - إسماعيل ٣٨١٩</p> <p>- قلت لعبد الله بن عمرو بن العاص أخبرني بأشد ما صنع المشركون - عروة بن الزبير ... ٤٨١٥</p> <p>- قلت لعمان بن عفان «والذين يتوفون» قال قد نسخها - عبد الله بن الزبير ٤٥٣٠</p> <p>- قلت لعلي هل عندكم شيء من الوحي - أبو جحيفة ٣٠٤٧</p> <p>- قلت لعلي هل عندكم كتاب؟ - أبو جحiffe .. ١١١</p> <p>- قلت للأسود: هل سألت عائشة أم المؤمنين عما يكره - إبراهيم التخعي ٥٥٩٥</p> <p>- قلت للنبي ﷺ إننا نلقى العدو غداً - رافع بن خديج ٥٥٤٣</p> |
|--|---|

| | | | |
|------|---|---|---|
| ٤٠٩٤ | مالك | - قلت النبي ﷺ شهراً يدعوا على - أنس بن مالك | - قلت يا رسول الله ذبحنا بهيمة - جابر بن عبد الله |
| ١٠٠٣ | - قولوا اللهم صلّى على محمد عبدك ورسولك | - قولوا اللهم صلّى على محمد عبدك ورسولك | - قلت يا رسول الله فيما يعمل العاملون - عمران بن حصين |
| ٤٧٩٨ | - أبو سعيد الخدري | - أبو سعيد الخدري | - قلت يا رسول الله ما الخطأ الأبيض من الأسود - عدي بن حاتم |
| ٣٣٦٩ | - قولوا اللهم صلّى على محمد وأزواجه - أبو حميد الساعدي | - قولوا اللهم صلّى على محمد وأزواجه - أبو حميد الساعدي | - قلت يا رسول الله ما شأن الناس حلوا بعمره - حفصة |
| ٣٣٧٠ | - قولوا اللهم صلّى على محمد وعلى آل محمد | - عبد الرحمن بن أبي ليل | - قلت يا رسول الله ما لي مال إلا ما أدخل علي الزبير فأنصدق؟ - أسماء |
| ٤٧٩٧ | - كعب بن عجرة | - قولوا اللهم صلّى على محمد وعلى آل محمد | - قلت يا رسول الله من أسعد الناس بشفاعتك - أبو هريرة |
| ٣٠٤٣ | - قوموا إلى سيدكم - أبو سعيد الخدري | - كعب بن عجرة | - قلت يا رسول الله هل لك في بنت أبي سفيان - أم حبيبة |
| ٣٥٧٤ | - قوموا فلأصل لكم - أنس بن مالك | - قوموا فلأصل لكم - أنس بن مالك | - قلت يا رسول الله هل لي من أجر فيبني أني سلمة - أم سلمة |
| ٣٨٠ | - ألقواها وما حولها - ابن عباس | - ألقواها وما حولها - ابن عباس | - قلت يا رسول الله يدخل عليك البر - عمر بن الخطاب |
| ٥٥٣٨ | - ألقواها وما حولها وكلوه - ميمونة | - ألقواها وما حولها وكلوه - ميمونة | - قلت يا رسول الله يستأمر النساء - عائشة |
| ٥٥٤٠ | - قيل لابن عباس: هل لك في أمير المؤمنين معاوية فإنه ما أوثر - ابن أبي مليكة | - قيل لابن عباس: هل لك في أمير المؤمنين معاوية فإنه ما أوثر - ابن أبي مليكة | - قلنا لخباب: أكان رسول الله ﷺ يقرأ في الظهر - أبو معمر |
| ٣٧٦٥ | - قيل لأسامة: ألا تكلم هذا؟ قال: قد كلمته - أبو واائل | - قيل لأسامة: ألا تكلم هذا؟ قال: قد كلمته - أبو واائل | - قلنا يا رسول الله إنك تعيشنا - عقنة بن عامر .. |
| ٧٠٩٨ | - قيل لأسامة: ألا تستخلف؟ قال: إن أستخلف - | - قيل لأسامة: ألا تستخلف؟ قال: إن أستخلف - | - قلنا يا رسول الله هذا التسلیم فكيف نصلی علیك؟ - أبو سعيد الخدري |
| ٣٢٦٧ | - قيل لأسامة لو أتيت فلاناً فكلمته - أبو واائل | - قيل لبني إسرائيل «وادخلوا الباب سجداً» - أبو هريرة | - قلنا يا رسول الله هل نرى ربنا يوم القيمة - أبو سعيد الخدري |
| ٣٤٠٣ | - قيل لبني إسرائيل «وادخلوا الباب سجداً» - أبو هريرة | - قيل لأسامة: ألا تكلم هذا؟ قال: قد كلمته - أبو واائل | - قلنا يا رسول الله فکيف نصلی علیك - قم فاقضه - كعب بن مالك |
| ٧٢١٨ | - قيل لعمر ألا تستخلف؟ قال: إن أستخلف - | - قيل لعمر ألا تستخلف؟ قال: إن أستخلف - | - قلنا على باب الجنة فكان عامة من دخلها - أسماء بن زيد |
| ٥١٠٠ | - قيل للنبي ﷺ ألا تتزوج ابنة حمزة - ابن عباس | - قيل للنبي ﷺ ألا تتزوج ابنة حمزة - ابن عباس | - قمت ليلة أصلني عن يسار النبي ﷺ فأخذ بيدي حتى أقامني عن يمينه - عبد الله بن عباس |
| ٦١٧٠ | - قيل للنبي ﷺ الرجل يحب القوم - أبو موسى | - قيل للنبي ﷺ من أكرم الناس؟ قال: أكرمهم | - قفت رسمياً - أنس بن مالك ... |
| ٣٢٧٤ | - أبو هريرة | - قيل للنبي لو أتيت عبد الله بن أبي - أنس بن مالك | - قفت رسول الله ﷺ شهراً - أنس بن مالك ... |
| ٢٦٩١ | - قيل للنبي لو أتيت عبد الله بن أبي - أنس بن مالك | - قيل يا رسول الله أخبرني بعمل - أبو أيوب .. | - قفت النبي ﷺ بعد الركوع شهراً - أنس بن |
| ٥٩٨٢ | - قيل يا رسول الله أخبرني بعمل - أبو أيوب .. | - | - |

- أنس بن مالك ٤٥٥٤
 - كان أبو طلحة لا يصوم - أنس بن مالك ٢٨٢٨
 ٢٩٠٢
 - كان أبو طلحة يتزور - أنس بن مالك
 - كان أحباً الشّيّب إلى النبي ﷺ - أنس بن
 مالك ٥٨١٣
 ٦٤٦٢
 - كان أحباً العمل إلى رسول الله ﷺ - عائشة
 - كان آخر قول إبراهيم حين ألقى في النار -
 ابن عباس ٤٥٦٤
 - كان إذا أتى رجلاً النبي ﷺ بصدقته - عبد الله
 ابن أبي أوفى ٦٣٥٩
 ٩٤
 - كان إذا سلم سلم ثلاثة - أنس بن مالك
 ٢٠٧١
 - كان أصحاب رسول الله ﷺ عمال - عائشة
 - كان أصحاب الشجرة ألفاً وثلاثمائة - عبد
 الله بن أبي أوفى ٤١٥٥
 - كان أصحاب محمد ﷺ إذا كان الرجل
 صائماً - البراء بن عازب ١٩١٥
 - كان أكثر دعاء النبي ﷺ: ربنا ربنا - أنس بن
 مالك ٦٣٨٩
 ٢٥٨٢
 - كان أنس لا يرد الطيب - ثمامة بن عبد الله ...
 - كان أنس يتنفس في الإناء مرتين أو ثلاثة -
 عبد الله بن مسعود ٥٦٣١
 - كان أنس ينعت لنا صلاة النبي ﷺ فكان -
 ثابت ٨٠٠
 ٣٨٤٣
 - كان أهل العجالة يتبايعون - ابن عمر
 ٥٣٨٨
 ٤٤٨٥
 - كان أهل الشام يعيرون ابن الزبير - وهب بن
 كيسان
 - كان أهل الكتاب يترقون التوراة - أبو هريرة
 - كان أهل اليمن يحجون ولا يتزودون - ابن
 عباس ١٥٢٣
 ٤٩٥٣
 ٢٨٦٢
 - كان بالمدينة فرع - أنس بن مالك
 - كان بالمدينة يهودي وكان يسلفني - جابر بن
 عبد الله ٥٤٤٣
 - كان برجل حراح فقتل نفسه - جندب بن عبد

- قبل يا رسول الله أما السلام عليك فقد -
 كعب بن عجرة
 ٤٧٩٧
 - قبل يا رسول الله أئي الناس أفضل - أبو
 سعيد الخدري
 ٢٧٨٦
 - قبل يا رسول الله من أسعد الناس بشفاعتك
 ٩٩
 - أبو هريرة
 - قبل يا رسول الله من أكرم الناس؟ قال أتقاهم
 ٢٣٥٣
 - أبو هريرة

ك

- كاثب أمية بن خلف - عبد الرحمن بن عوف ٢٣٠١
 - كاد الخبر أن يهلكا أبو بكر وعمر - ابن
 أبي مليكة ٧٣٠٢
 - كان ابن عشر سنتين مقدم النبي ﷺ المدينة -
 أنس بن مالك ٦٢٣٨
 - كان ابن عمر إذا أراد الخروج - ابن عمر ١٥٥٤
 ٤٢٦٤
 - كان ابن عمر إذا حيا ابن جعفر قال: - عامر -
 - كان ابن عمر إذا دخل أدنى الحرم أمسك -
 نافع ١٥٧٣
 ٥٢٦٤
 - كان ابن عمر إذا سئل عن طلاق ثلاثة - نافع
 - كان ابن عمر إذا صلى بالغداة بذبي الحليفة -
 نافع ١٥٥٣
 ٤٥٢٦
 - كان ابن عمر إذا قرأ القرآن - نافع
 - كان ابن عمر لا يأكل حتى يُؤتى بمسكين -
 نافع ٥٣٩٣
 ١٥٣٧
 - كان ابن عمر يدهن بالزيت - سعيد بن جبیر .
 ٦٧١٣
 - كان ابن لأبي طلحة زكاة رمضان بمد - نافع .
 ٥٤٧٠
 - كان ابن لأبي طلحة يشكك - أنس بن مالك
 - كان ابن لبعض بنات النبي ﷺ - أسامة بن
 زيد ٧٤٤٨
 - كان أبو طلحة أكثر الأنصار بالمدينة مالاً -
 أنس بن مالك ٢٧٦٩
 - كان أبو طلحة أكثر أنصاري بالمدينة مالاً -
 أنس بن مالك ٢٣١٨
 - كان أبو طلحة أكثر أنصاري بالمدينة نخلاً -

| | | | |
|------|---|------|--|
| ٣٦١٧ | - كان رجل نصراوياً فأسلم - أنس بن مالك ... | ١٣٦٤ | - الله ... |
| ٣١٢٨ | - كان الرجل يجعل للنبي ﷺ التخلات - أنس ابن مالك | ٤٣٥٥ | - كان بيت في العاشرية يقال له ذو الخلصة - جرير |
| ٢٤١٤ | - كان رجل يخدع في البيع - عبد الله بن عمر .. | ٤٩٦ | - كان بين مصلى رسول الله ﷺ وبين الجدار ممر الشاة - سهل بن سعد |
| ٣٤٨٠ | - كان الرجل يداين الناس - أبو هريرة | ٧٥٥٥ | - كان بين هذا الحي من جرهم وبين الأشعريين - زهدم |
| ٣٤٨١ | - كان رجل يسرف على نفسه - أبو هريرة | ٢٠٧٨ | - كان تاجر يداين الناس - أبو هريرة |
| ٥٠١١ | - كان رجل يقرأ سورة الكهف - البراء بن عازب | ٤٩٧ | - كان جدار المسجد عند المنبر - سلمة بن الأكوع |
| ٦ | - كان رسول الله ﷺ أجود الناس - ابن عباس | ٩١٨ | - كان جن عقوم إله النبي ﷺ فلما وضع له المنبر - حابر بن عبد الله |
| ٣٠٤٠ | - كان رسول الله ﷺ أحسن الناس - أنس بن مالك | ٥١٩٠ | - كان الجيش يلعبون بحرابهم - عائشة |
| ٣٥٤٩ | - كان رسول الله ﷺ أحسن الناس وجهاً - البراء بن عازب | ٥٦٣٢ | - كان حذيفة بالمداقي فاستسقى - ابن أبي ليلى |
| ٢٥٧٦ | - كان رسول الله ﷺ إذا أتي بطعام - أبو هريرة . | ٥٨٧٩ | - كان خاتم النبي ﷺ في يده - أنس بن مالك . |
| ٣٠٣ | - كان رسول الله ﷺ إذا أراد أن يباشر امرأة من نسائه - ميمونة | ٦٥١١ | - كان ذو المجاز وعكااظ متجر الناس - ابن عباس |
| ٢٥٩٣ | - كان رسول الله ﷺ إذا أراد سفرًا - عائشة | ١٧٧٠ | - كان ربعة من القوم - أنس بن مالك |
| ٢٦٦ | - كان رسول الله ﷺ إذا اغتسل من الجنابة غسل يده - عائشة | ٣٥٤٧ | - كان رجال من الأعراب جفاة يأتون - عائشة |
| ٢٧٢ | - كان رسول الله ﷺ إذا اغتسل من الجنابة غسل يديه - عائشة | ٦٥١١ | - كان الرجال والنساء يتوضؤون - عبد الله بن عمر |
| ٢٢٧٣ | - كان رسول الله ﷺ إذا أمرنا - أبو مسعود | ١٩٣ | - كان رجال يصلون مع النبي ﷺ عادي أزرهم - سهل بن سعد |
| ١٤١٦ | - كان رسول الله ﷺ إذا أمرنا بالصدقة - أبو مسعود | ٣٦٢ | - كان رجل في بني إسرائيل يقال له جريج - أبو هريرة |
| ٢٠ | - كان رسول الله ﷺ إذا أمرهم أمرهم من الأعمال - عائشة | ٢٤٨٢ | - كان الرجل في حياة النبي ﷺ إذا رأى رؤيا قصها - سالم عن أبيه |
| ٥٢١٦ | - كان رسول الله ﷺ إذا انصرف - عائشة | ١١٢١ | - كان الرجل فيما قبلكم يحفر له في الأرض - خباب بن الأرت |
| ٦٣١٥ | - كان رسول الله ﷺ إذا أوى - البراء بن عازب | ٣٦١٢ | - كان رجل من بن اليمان |
| ٥٧٤٨ | - كان رسول الله ﷺ إذا أوى - عائشة | ٦٤٨٠ | - كان رجل من الأنصار يكنى أبو شعيب وكان له غلام لحام - أبو مسعود |
| ١٤٣٢ | - كان رسول الله ﷺ إذا جاءه المسائل - أبو موسى الأشعري | ٥٤٦١ | |
| ١٥١ | - كان رسول الله ﷺ إذا خرج لحاجته - أنس ابن مالك | | |
| ٦٢٨٢ | - كان رسول الله ﷺ إذا ذهب - أنس بن مالك | | |

- كان رسول الله ﷺ يأخذني - أسامة بن زيد .. ٦٠٠٣
- كان رسول الله ﷺ يأمر بالصدقة - أبو مسعود ٤٦٦٩
- كان رسول الله ﷺ يتغدو يقول: اللهم إبني - أنس بن مالك ٦٣٧١
- كان رسول الله ﷺ يتوتني بالتمر - أبو هريرة .. ١٤٨٥
- كان رسول الله ﷺ يجاور في رمضان - أبو سعيد الخدري ٢٠١٨
- كان رسول الله ﷺ يجاور في العشر - عائشة ٢٠٢٠
- كان رسول الله ﷺ يجمع بين صلاة الظهر والعصر - عبد الله بن عباس ١١٠٧
- كان رسول الله ﷺ يحب الحلوا - عائشة ... ٦٩٧٢
- كان رسول الله ﷺ يحب الحلوى - عائشة .. ٥٤٣١
- كان رسول الله ﷺ يحب العسل والحلوى - عائشة ٥٢٦٨
- كان رسول الله ﷺ يخرج يوم الفطر والأضحى إلى المصلى - أبو سعيد الخدري ٩٥٦
- كان رسول الله ﷺ يدخل على أم حرام بنت ملحان فطعمه - أنس بن مالك .. ٢٧٨٨
- كان رسول الله ﷺ يدخل الخلاء - أنس بن مالك ١٥٢
- كان رسول الله ﷺ يدخل من الشية - ابن عمر ١٥٧٥
- كان رسول الله ﷺ يدعو - أبو هريرة ١٣٧٧
- كان رسول الله ﷺ يدعو على صفوان - سالم بن عبد الله ٤٠٧٠
- كان رسول الله ﷺ يذبح - ابن عمر ٥٥٥٢
- كان رسول الله ﷺ يسكت بين التكبير وبين القراءة - أبو هريرة ٧٤٤
- كان رسول الله ﷺ يشرب عسلًا - عائشة ٤٩١٢
- كان رسول الله ﷺ يصلى على راحلته - جابر بن عبد الله ٤٠٠
- كان رسول الله ﷺ يصلى بالليل ثلاث عشرة ركعة - عائشة ١١٧٠
- كان رسول الله ﷺ إذا رأى مخيلة - عائشة .. ٣٢٠٦
- كان رسول الله ﷺ إذا سكت المؤذن بالأولى من صلاة النحر قام فركع - عائشة ٦٢٦
- كان رسول الله ﷺ إذا سلم - أم سلمة ٨٧٠
- كان رسول الله ﷺ إذا سلم قام النساء - أم سلمة ٨٣٧
- كان رسول الله ﷺ إذا طاف - ابن عمر ١٦٤٤
- كان رسول الله ﷺ إذا غزا فوما - أنس بن مالك ٢٩٤٣
- كان رسول الله ﷺ إذا قال سمع الله لمن حمده - البراء بن عازب ٦٩٠
- كان رسول الله ﷺ إذا قام من الليل يشوش فاه - حذيفة بن اليمان ٨٨٩
- كان رسول الله ﷺ إذا قدم - أنس بن مالك .. ١٨٠٢
- كان رسول الله ﷺ أمر - عائشة ٢٠٠١
- كان رسول الله ﷺ سحر - عائشة ٥٧٦٥
- كان رسول الله ﷺ صلى نحو بيت المقدس - البراء بن عازب ٣٩٩
- كان رسول الله ﷺ في سفر - أنس بن مالك . ٦١٦١
- كان رسول الله ﷺ في سفر - جابر بن عبد الله ١٩٤٦
- كان رسول الله ﷺ قال لي - جابر بن عبد الله ٣١٦٤
- كان رسول الله ﷺ قلما يربد غزوة - كعب بن مالك ٢٩٤٨
- كان رسول الله ﷺ لا يغدو يوم الفطر حتى يأكل - أنس بن مالك ٩٥٣
- كان رسول الله ﷺ ليس بالطويل البائس - أنس بن مالك ٣٥٤٨
- كان رسول الله ﷺ معتكفا - صفة ٣٢٨١
- كان رسول الله ﷺ وأبوي بكر - عبد الله بن عمر ٩٦٣
- كان رسول الله ﷺ وأصحابه أتوا بسوق - سويد بن التعمان ٤١٧٥
- كان رسول الله ﷺ وهو صحيح - عائشة ٤٤٣٧

| | | | |
|------|---|------|---|
| ٧١٧٥ | - كان سالم مولى أبي حذيفة يوم المهاجرين - ابن عمر | ٥٤٤ | - كان رسول الله ﷺ يصلي العصر والشمس لم تخرج من حجرتها - عائشة |
| ٦٣٦٥ | - كان سعد يأمر بخمس ويدركهن - مصعب ابن سعد | ٥٥٠ | - كان رسول الله ﷺ يصلي العصر والشمس مرتفعة حبة - أنس بن مالك |
| ٢٨٢٢ | - كان سعد يعلم بنيه - عمرو بن ميمون الأودي | ٧٢٩ | - كان رسول الله ﷺ يصلي من الليل في حجرته وجدار الحجرة قصير - عائشة |
| ٣٩٧٤ | - كان سيف الزبير محلّ بفضة - هشام عن أبيه | ٣٧٩ | - كان رسول الله ﷺ يصلي وأنا حذاء وأنا حائض - ميمونة |
| ٧٣٣٠ | - كان الصاع على عهد النبي ﷺ مدة - السائب بن يزيد | ٦٢٧٦ | - كان رسول الله ﷺ يصوم حتى نقول - عائشة |
| ٤٥٠٢ | - كان عاشوراء يُصوم قبل رمضان - عائشة | ١٩٧٩ | - كان رسول الله ﷺ يعالج من التزيل شدة - ابن عباس |
| ٤٥٠١ | - كان عاشوراء يصومه أهل الجاهلية - ابن عمر | ٥ | - كان رسول الله ﷺ يعتكف - ابن عمر |
| ٣٨٣١ | - كان عاشوراء يوماً تصومه فريش - عائشة | ٢٠٢٥ | - كان رسول الله ﷺ يعتكف - عائشة |
| ٣٥٠٥ | - كان عبد الله بن الزبير أحب البشر إلى عائشة عروة بن الزبير | ٢٠٤١ | - كان رسول الله ﷺ يعلمنا الاستخاراة - جابر ابن عبد الله |
| ١٦٦٨ | - كان عبد الله بن عمر يجمع بين المغرب والعشاء - نافع | ١١٦٢ | - كان رسول الله ﷺ يعودني - سعد بن أبي وقاص |
| ٧٠ | - كان عبد الله يذكر الناس في كل خميس - أبو وائل | ١٢٩٥ | - كان رسول الله ﷺ يفطر من الشهور حتى نظر أنس بن مالك |
| ٥٥٥١ | - كان عبد الله ينحر في المنحر - نافع | ١١٤١ | - كان رسول الله ﷺ يقبل الهدية ويشب عليها عائشة |
| ٤٣٠٢ | - كان عتبة بن أبي وقاص عهد إلى أخيه - عائشة | ٢٥٨٥ | - كان رسول الله ﷺ يقول لقتلى أحد - جابر ابن عبد الله |
| ٢٥٣٣ | - كان عتبة عهد إلى أخيه سعد - عائشة | ١٣٤٨ | - كان رسول الله ﷺ يقول وهو صحيح - عائشة |
| ٦٦١٩ | - كان عذاباً يبعث الله على من يشاء - عائشة | ٦٥٠٩ | - كان رسول الله ﷺ يكثّر أن يقول - عائشة |
| ٤٠٢٢ | - كان عطاء البدريين خمسة آلاف - إسماعيل ابن قيس | ٤٩٦٨ | - كان رسول الله ﷺ يلبس خاتماً - ابن عمر .. |
| ٣٠٧٤ | - كان على نقل النبي ﷺ رجل - عبد الله بن عمرو | ٥٨٦٧ | - كان رسول الله ﷺ يهدي من المدينة - عائشة |
| ٢٩٧٥ | - كان علي رضي الله عنه تخلف عن النبي ﷺ في خير - سلمة بن الأكوع | ١٦٩٨ | - كان رسول الله إذا قام إلى الصلاة - أبو هريرة |
| ٣٦٢٧ | - كان عمر بن الخطاب يدّني ابن عباس - ابن عباس | ٧٨٩ | - كان رکوع النبي ﷺ وسجوده - البراء بن عاذب |
| | - كان عمر بن الخطاب يقول لرسول الله ﷺ | ٧٩٢ | - كان زوج بريدة عبداً أسود - ابن عباس |
| | | ٥٢٨٢ | |

| | | |
|--|------|--|
| - كان قوم يسألون رسول الله ﷺ استهراً - | ٦٢٤٠ | احجب نساءك - عائشة |
| ابن عباس ٤٦٢٢ | ٤٢٩٤ | - كان عمر يدخلني مع أشياخ بدر - ابن عباس |
| - كان لا يصلني من الضحى إلا في يومين - ابن عمر ١١٩١ | ٣٧٥٤ | - كان عمر يقول: أبو بكر سيدنا - جابر بن عبد الله |
| - كان لأبي بكر غلام يخرج له الغراج - | ٣٨٤٢ | - كان غلام يهودي يخدم النبي ﷺ - أنس بن مالك |
| عائشة ٢٦٠٦ | ١٣٥٦ | - كان فراش رسول الله ﷺ من أدم - عائشة ... |
| - كان لرجل على رسول الله ﷺ أبو هريرة .. | ٢٣٠٥ | - كان فراشي حيال مصلني النبي ﷺ - ميمونة . |
| - كان لرجل على النبي ﷺ جمل - أبو هريرة . | ٢٣٩٣ | - كان فرض للمهاجرين الأولين أربعة آلاف - عمر بن الخطاب .. |
| - كان لرجل على النبي ﷺ سن من الإبل - أبو هريرة .. | ٢٢١١ | - كان فرع بالمدينة - أنس بن مالك .. |
| - كان للنبي ﷺ حاد يقال له أنجشة - أنس بن مالك .. | ٢٦٢٧ | - كان التضليل رديف رسول الله ﷺ - ابن عباس .. |
| - كان للنبي ﷺ فرس - سهل بن سعد .. | ٢٨٥٥ | - كان التضليل رديف النبي ﷺ فجاءت - ابن عباس .. |
| - كان للنبي ﷺ ناقة - أنس بن مالك .. | ٢٨٧٢ | - كان في بريدة ثلاثة سنين - المقادير بن محمد |
| - كان المال للولد وكانت الوصية للوالدين - | ٢٧٤٧ | - كان في بريدة ثلاثة سنين - عائشة .. |
| ابن عباس .. | ٤٢٧٠ | - كان في بني إسرائيل رجل قتل تسعة وتسعين إنساناً - أبو سعيد .. |
| - كان مالك بن الحويرث يربينا كيف كان صلاة النبي ﷺ - أبو قلابة .. | ٤٤٩٨ | - كان في بني إسرائيل القصاص - ابن عباس .. |
| - كان المؤذن إذا أذن قام ناس - أنس بن مالك .. | ٣٨٢٣ | - كان في الجاهلية بيت يقال له ذو الخلصة - جرير بن عبد الله .. |
| - كان مروان على الحجاز استعمله معاوية - | ٦٢٥ | - كان في الزبير ثلاثة ضربات بالسيف - عروة ابن الزبير .. |
| يوسف بن ماهك .. | ٦٠٤ | - كان في السبي صفة فشارت إلى دحية - أنس بن مالك .. |
| - كان المسجد مسقوفاً على جندو - جابر بن عبد الله .. | ٥٢٨٦ | - كان في قتال بين بني عمرو وبلع ذلك - سهل بن سعد .. |
| - كان معاذ يصلني مع النبي ﷺ ثم يأتي قومه - | ٧١١ | - كان قرام لعائشة سترت به جانب بيتها - عائشة .. |
| جابر بن عبد الله .. | ٥٤٣٤ | - كان القنوت في المغرب والحجر - أنس بن مالك .. |
| - كان من الأنصار رجل يقال له أبو شعيب - | ٢١٩٣ | |
| أبو مسعود .. | ٧٢٦٧ | |
| - كان الناس في عهد رسول الله ﷺ يتبعون - | | |
| زيد بن ثابت .. | | |
| - كان ناس من أصحاب النبي ﷺ - ابن عمر .. | | |

| | |
|---|--|
| - كان النبي ﷺ إذا أغسل من الجناية دعا ٢٥٨ بشيء - عائشة | - كان الناس مهنة أنفسهم وكانوا إذا راحوا إلى الجمعة - عائشة |
| - كان النبي ﷺ إذا أوى إلى فراشه - حذيفة ... ٦٣١٢ - كان النبي ﷺ إذا تبرز لحاجته أتيته بماء - ٢٠٧ أنس بن مالك | - كان الناس يتحررون بهداياهم - هشام عن أبيه ٣٧٧٥ - كان الناس يسألون رسول الله ﷺ - حذيفة ٩٠٣ ابن اليمان |
| - كان النبي ﷺ إذا تهجد قال - ابن عباس ٧٤٤٢ - كان النبي ﷺ إذا تهجد من الليل - ابن عباس ٧٤٩٩ - كان النبي ﷺ إذا خرج لحاجته - أنس بن مالك ١٥٠ - كان النبي ﷺ إذا خرج لحاجته تبعته وأنا غلام - أنس بن مالك | - كان الناس يصلون مع النبي ﷺ وهم عاقدوا أزرهم - سهل بن سعد |
| - كان النبي ﷺ إذا دخل المخلاف - أنس بن مالك ٦٣٢٢ - كان النبي ﷺ إذا دخل العشر - عائشة ٢٠٢٤ - كان النبي ﷺ إذا سجد - مالك ابن بختة ٣٥٦٤ - كان النبي ﷺ إذا صلى أقبل علينا - سمرة بن جندب | - كان الناس يطوفون في الجاهلية عراة - ٨١٤ عروة بن الزبير |
| - كان النبي ﷺ إذا صلى ركعتي التحر - عائشة ١١٦ - كان النبي ﷺ إذا صلى صلاة أقبل علينا - سمرة بن جندب | - كان الناس يؤمرون أن يضع الرجل اليد اليمنى على ذراعه المسرى - سهل بن سعد .. ٧٤ - كان الناس يتباون يوم الجمعة من منازلهم - عائشة |
| - كان النبي ﷺ إذا صلى ركعتي التحر - عائشة ١٣٨٦ - كان النبي ﷺ إذا صلى صلاة أقبل علينا - سمرة بن جندب | ٩٠٢ ١٩٠٢ ٢٨٢٠ ٦٠٣٣ ٦٣٣٢ ٧٤٧٦ ٤١٦٦ ٦٣١٤ ٧٣٩٥ ٢٨٧٩ ٦٣٢٤ ٢٨٨ ١١١١ ٩٠٦ |
| - كان النبي ﷺ إذا قال سمع الله لمن حمله قال : - أبو هريرة | - كان النبي ﷺ إذا أتاه قوم بصدقه - عبد الله ابن أبي أوفى |
| - كان النبي ﷺ إذا قام من الليل - ابن عباس .. ٦٣١٧ - كان النبي ﷺ إذا قام من الليل يشوش فاه بالسوالك - حذيفة | - كان النبي ﷺ إذا أتاه السائل - أبو موسى الأشعري |
| - كان النبي ﷺ إذا قفل من الحج - ابن عمر ... ٢٩٩٥ - كان النبي ﷺ إذا كان يوم عبد - جابر بن عبد الله | - كان النبي ﷺ إذا أراد أن يخرج - عائشة .. ٤١٦٦ - كان النبي ﷺ إذا أخذ مضجعه - حذيفة .. ٦٣١٤ - كان النبي ﷺ إذا أخذ مضجعه - أبوذر .. ٧٣٩٥ - كان النبي ﷺ إذا أراد أن يخرج - عائشة .. ٢٨٧٩ - كان النبي ﷺ إذا أراد أن ينام - حذيفة .. ٦٣٢٤ - كان النبي ﷺ إذا أراد أن ينام وهو جب غسل فرجه - عائشة |
| - كان النبي ﷺ إذا نزل عليه الوحي - ابن عباس | - كان النبي ﷺ إذا ارتحل قبل أن تزيف الشمس أنس بن مالك |
| - كان النبي ﷺ أشد حياء - أبو سعيد الخدري ٣٥٦٢ - كان النبي ﷺ بارزاً يوماً - أبو هريرة .. ٥ | - كان النبي ﷺ إذا اشتتد البرد بثغر بالصلالة - أنس بن مالك |

| | | | |
|------|--|------|---|
| ١٣٤٣ | عبد الله | ٢٨٨٥ | - كان النبي ﷺ سهر - عائشة |
| | - كان النبي ﷺ يجمع بين صلاة المغرب والعشاء - أنس بن مالك | ٥٩١٠ | - كان النبي ﷺ شن القدمين - أنس بن مالك . |
| ١١٠٨ | - كان النبي ﷺ يجمع بين المغرب والعشاء - سالم عن أبيه | ٥٩٠٨ | - كان النبي ﷺ ضخم القدمين - أبو هريرة |
| ١١٠٦ | - كان النبي ﷺ يحب التيمن - عائشة | ٥٩١١ | - كان النبي ﷺ ضخم الكفين - جابر بن عبد الله |
| ٤٢٦ | - كان النبي ﷺ يحب الحلواء - عائشة | ٥٩٠٦ | - كان النبي ﷺ ضخم اليدين - أنس بن مالك |
| ٥٥٩٩ | - كان النبي ﷺ يحب موافقة - ابن عباس | ٥٢٢٥ | - كان النبي ﷺ عند بعض نسائه - أنس بن مالك |
| ٥٩١٧ | - كان النبي ﷺ يحب بحث - أنس بن مالك | ٤٩٤٩ | - كان النبي ﷺ في جنازة - علي بن أبي طالب |
| ٢٢٨٠ | - كان النبي ﷺ يخطب - أنس بن مالك | ٣٢٥٨ | - كان النبي ﷺ في سفر ف قال أبا ذر - أبو ذر |
| ١٠٢١ | - كان النبي ﷺ يخطب إلى جموع - ابن عمر ... | ٢١٢٠ | - كان النبي ﷺ في السوق - أنس بن مالك |
| ٣٥٨٣ | - كان النبي ﷺ يخطب خطبين ثم يقعد - عبد الله بن عمر | ٦٢٠٩ | - كان النبي ﷺ في مسيرة له - أنس بن مالك ... |
| ٩٢٨ | - كان النبي ﷺ لا يرفع يديه في شيء من دعائه | | - كان النبي ﷺ لا يرفع يديه في شيء من دعائه |
| ٩٢٠ | - إلا في الاستسقاء - أنس بن مالك | ١٠٣١ | - إلا في الاستسقاء - أنس بن مالك |
| | - كان النبي ﷺ لا يطرق أهله - أنس بن مالك | ١٨٠٠ | - كان النبي ﷺ لا يطرق أهله - أنس بن مالك |
| ١١٧١ | - كان النبي ﷺ يخفف الركعتين - عائشة | ٧٥٤٧ | - كان النبي ﷺ متاريا بمكة - ابن عباس |
| ١٩٣٠ | - كان النبي ﷺ يدركه الفجر - عائشة | ٣٥٥١ | - كان النبي ﷺ مربوعا - البراء بن عازب |
| ٦٣٤٥ | - كان النبي ﷺ يدعوا - ابن عباس | ٢٦٤ | - كان النبي ﷺ والمرأة من نسائه يغسلان - |
| ٢٩٣٢ | - كان النبي ﷺ يدعوا في القنوت اللهم - أبو هريرة | | - أنس بن مالك |
| | - كان النبي ﷺ يأتني قباء راكباً وماشيًّا - ابن عمر | ١١٩٤ | - كان النبي ﷺ يأتني مسجد قباء كل سبت - |
| ٧٣٨٥ | - كان النبي ﷺ يدور على نسائه - أنس بن مالك | ١١٩٣ | - ابن عمر |
| ٢٦٨ | - كان النبي ﷺ يدخل ثلاثة أكتاف ويقيضها على رأسه - جابر بن عبد الله | | - كان النبي ﷺ يأخذ ثلاثة أكتاف ويقيضها على |
| ١٧٣٥ | - كان النبي ﷺ يسأل يوم النحر - ابن عباس .. | ٢٥٦ | - رأسه - جابر بن عبد الله |
| ٢٠٢٨ | - كان النبي ﷺ يصفعي إلى رأسه - عائشة | ٢٠٣٠ | - كان النبي ﷺ يبشرني - عائشة |
| ٧٧١ | - كان النبي ﷺ يصلى على بروزه - أبو برة الأسلمي | ٧٢١٤ | - كان النبي ﷺ يباعي النساء - عائشة |
| ٩٩٧ | - كان النبي ﷺ يصلى وأنا راقدة - عائشة | | - كان النبي ﷺ يتخلونا بالموعظة - ابن مسعود |
| | - كان النبي ﷺ يصلى من الليل - عبد الله بن عمر | ٦٣٤٧ | - كان النبي ﷺ يتغاضأ عن صلاة - أبو هريرة |
| ٩٩٥ | - كان النبي ﷺ يصلى في ظل الكعبة - عبد الله بن مسعود | ٢٠٤ | - كان النبي ﷺ يتغاضأ عن كل صلاة - أنس بن مالك |
| ٢٩٣٤ | - كان النبي ﷺ يصلى حتى ترم - المغيرة بن بن مسعود | ٦٣٥٥ | - كان النبي ﷺ يؤتى بالصبيان - عائشة |

- كانت الأنصار يوم الخندق تقول - أنس بن مالك ٢٩٦١
- كانت بنو إسرائيل توسمهم الأنبياء - أبو هريرة ٣٤٥٥
- كانت بنو إسرائيل يغسلون عراة - أبو هريرة ٢٧٨
- كانت بي بواسير فسألت النبي ﷺ عن الصلاة فقال - عمران بن حصين ١١١٧
- كانت بين أبي بكر وعمر محاورة - أبو الدرداء ٤٦٤٠
- كانت تغسل المنى من ثوب النبي ﷺ - عائشة ٢٣٢
- كانت تقرأ إذ تلقونه بالستكم وتقول اللقى : الكذب - عائشة ٤١٤٤
- كانت خولة بنت حكيم من اللائي وهين - هشام عن أبيه ٥١١٣
- كانت الربيع الشديدة إذا هبت - أنس بن مالك ١٠٣٤
- كانت صلاة النبي ﷺ ثلاثة ثلاث عشرة ركعة - ابن عباس ١١٣٨
- كانت عائشة تسر إليك كثيراً - عبد الله بن الزبير ١٢٦
- كانت عائشة تصوم أيام مني - هشام ١٩٩٦
- كانت عكاظ ومجنة وذو المجاز أسواقاً - ابن عباس ٢٠٥٠
- كانت عندي امرأة منبني سعد - عائشة ١١٥١
- كانت في بريدة ثلاثة سنن - عائشة ٥٠٩٧
- كانت في بني إسرائيل قصاص - ابن عباس ٦٨٨١
- كانت فيها امرأة - سهل بن سعد ٩٣٨
- كانت قريبة ابنة أبي أمية عند عمر بن الخطاب - ابن عباس ٥٢٨٧
- كانت قريش ومن دان دينها يقفون - عائشة ٤٥٢٠
- كانت الكلاب تبول وتقبل وتثير في المسجد - ابن عمر ١٧٤
- كانت لرجال فضول أحذين - جابر بن عبد ٨٥٠
- كان يسلم فيصرف النساء - أم سلمة ٥٦٥
- كان يصلى الظهر بالهجرة - جابر بن عبد الله ٥٤٧
- كان يصلى الهجير - التي ندعونها الأولى - حين تدحص الشمس - أبو بربعة الإسلامي ..
- كان يضرب شعر رأس النبي ﷺ من كفيه - أنس بن مالك ٥٩٠٤
- كان يعرض على النبي ﷺ القرآن - أبو هريرة ٤٩٩٨
- كان يكنى هكذا فضرب النبي ﷺ بكفيه الأرض - عمار بن ياسر ٣٢٨
- كان يكون علي الصوم من رمضان - عائشة ١٩٥٠
- كان يكون في مهنة أهله فإذا حضرت الصلاة - عائشة ٦٧٦
- كان يلقي المليء لا ينكر عليه ويكتير المكير - أنس بن مالك ٩٧٠
- كان ينفع على إبراهيم عليه السلام - أم شريك ٣٣٥٩
- كان اليهود يسلمون على النبي ﷺ - عائشة ٦٣٩٥
- كان يوضع لي ولرسول الله ﷺ - عائشة ٧٣٣٩
- كان يوم بعاث يوماً قدمه الله - عائشة ٣٨٤٦
- كان يوم عاشوراء تصومه قريش - عائشة ٢٠٠٢
- كان يوم عاشوراء تعدد اليهود عيداً - أبو موسى ٢٠٠٥
- كانت إحدانا إذا كانت حائضاً - عائشة ٣٠٢
- كانت إحدانا تحيس ثم تفترض الدم - عائشة ٣٠٨
- كانت أم سليم في المقال - أنس بن مالك ٦٢٠٢
- كانت الأمة من إماء أهل المدينة لتأخذ - أنس بن مالك ٦٠٧٢
- كانت امرأة لعمر تشهد صلاة الصبح والعشاء - عبد الله بن عمر ٩٠٠
- كانت امرأتان معهما ابناهما - أبو هريرة ٣٤٢٧
- كانت أموال بنى التضرير مما أفاء الله - عمر ابن الخطاب ٢٩٠٤

| | | | |
|------|---|------|---|
| ۶۶۷۵ | الله بن عمرو | ۲۶۳۲ | الله |
| | - كبر الكبير - رافع بن خديج و سهل بن أبي حشمة | ۴۵۲۹ | - كانت لي اخت تخطب إلي - معقل بن يسار . |
| ۶۱۴۲ | حشمة | | - كانت لي شارف من نصبي - علي بن أبي طالب |
| ۳۱۷۳ | - كبر كبر - سهل بن أبي حشمة | ۲۰۸۹ | - كانت المؤمنات إذا هاجرن إلى النبي ﷺ - |
| | - الكبر الكبير فقال لهم: تأتون بالبينة - سهل ابن أبي حشمة | | عاشرة |
| ۶۸۹۸ | | ۵۲۸۸ | - كانت ناقة رسول الله ﷺ تسمى - أنس بن مالك |
| ۷۱۹۲ | - كبر كبر بريد السن - سهل بن أبي حشمة | ۶۵۰۱ | - كانت ناقة النبي ﷺ يقال لها العضاء - أنس |
| ۴۴۹۹ | - كتاب الله الفصاص - أنس بن مالك | | ابن مالك |
| | - كتب أبو بكرة إلى ابنه - وكان بسجستان - | ۲۸۷۱ | - كانت يمين النبي ﷺ لا و مقلب القلوب - |
| ۷۱۵۸ | عبد الرحمن بن أبي بكرة | | ابن عمر |
| | - كتب إليه عبد الله بن أبي أوقي فقرائه - سالم أبو النضر | ۴۵۲۸ | - كانت اليهود تقول: إذا جامعها - جابر بن عبد الله |
| ۷۲۳۷ | - كتب إليه عبد الله بن أبي أوقي فقرائه - مولى عمر بن عبد الله | ۴۲۰۸ | - كانهم الساعة يهود خير - أنس بن مالك |
| | - كتب أهل الكوفة إلى ابن الزبير - عبد الله بن أبي مليكة | ۴۵۱۲ | - كانوا إذا أحرموا في الجاهلية أتوا البيت - |
| ۳۶۵۸ | | ۴۱۵۳ | البراء بن عازب |
| ۱۶۶۰ | - كتب عبد الملك إلى الحجاج - سالم | | - كانوا أربع عشرة مائة - جابر بن عبد الله |
| ۱۴۷۷ | - كتب معاوية إلى المغيرة بن شعبة - كاتب المغيرة | ۲۱۶۷ | - كانوا يبناعون الطعام في أعلى السوق - عبد الله بن مسعود |
| | - كتب المغيرة إلى معاوية بن أبي سفيان - | | - كانوا يتبعون الجزور إلى حبلى العجلة - عبد الله بن مسعود |
| ۶۳۳۰ | وراد مولى المغيرة بن شعبة | ۲۲۵۶ | - كانوا يرون أن العمرة في أشهر الحج - ابن عباس |
| ۶۵ | - كتب النبي ﷺ كتاباً أو أراد - أنس بن مالك . | ۱۵۶۴ | - كانوا يزرونها بالثلث والرابع - جابر بن عبد الله |
| | - كتب إلى ابن عباس فكتب إلي - ابن أبي مليكة | ۲۳۴۰ | - كانوا يصومون عاشوراء - عائشة |
| ۲۵۱۴ | - كثيراً ما كان النبي ﷺ يحلف - عبد الله بن مسعود | ۱۵۹۲ | - كانوا أنظر إلى غبار ساطع - أنس بن مالك .. |
| ۶۶۱۷ | | ۳۲۱۴ | - كانوا أنظر إلى النبي ﷺ يحكى نينا - عبد الله ابن مسعود |
| ۱۴۹۱ | - كبح لطربها - أبو هريرة | ۳۴۷۷ | - كانوا أنظر إلى النهار ساطعا - أنس بن مالك .. |
| ۴۹۷۵ | - كذبني ابن آدم ولم يكن له ذلك - أبو هريرة .. | ۴۱۱۸ | - كانوا أنظر إلى وبص الطيب - عائشة |
| ۳۳۱۲ | - الكريم ابن الكريم ابن الكريم - ابن عمر | ۲۷۱ | - كانوا به أسود أحفع - ابن عباس |
| | - كسانني النبي ﷺ حلقة سبراء - علي بن أبي طالب | ۱۵۹۵ | - الكبار الإشراك بالله و عقوق الوالدين - عبد |
| ۵۸۴۰ | | | |
| ۴۶۱۱ | - كسرت الريبة ثنية جارية - أنس بن مالك | | |
| ۱۰۵۸ | - كشفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ - | | |
| | عاشرة | | |

| | | | |
|------|---|------|--|
| ٧٢٦٧ | - كلوا أو أطعموا فإنه حلال - ابن عمر | ٧٢٦٧ | - كسفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ يوم مات إبراهيم - المغيرة بن شعبة |
| ٤٣٦٢ | - كلوا رزقاً أخرجه الله - جابر بن عبد الله | ١٠٤٣ | - كفتن النبي ﷺ في ثلاثة ثواب - عائشة |
| ٥٥٧٤ | - كلوا من الأضاحي ثلاثاً - ابن عمر | ١٢٧١ | - كل أمتي معافى إلا المجاهرين - أبو هريرة .. |
| ١٩١٨ | - كلوا واشربوا - عائشة | ٦٠٦٩ | - كل أمتي يدخلون الجنة إلا من أبي - أبو هريرة .. |
| ١٨٢٢ | - كلوا وهم محرومون - أبو قتادة | ٧٢٨٠ | هريرة |
| ٥٥٤٥ | - كلوها - سعد بن معاذ | ٣٢٨٦ | - كل بني آدم يطعن الشيطان - أبو هريرة |
| ٥١٦٧ | - كم أصدقها؟ قال وزن نوأة من ذهب - أنس ابن مالك | ٢١١٣ | - كل بيعن لا بيع بينهما حتى يتفرق - ابن عمر |
| ٤٢٥٣ | - كم اعتصر النبي ﷺ؟ - مجاهد | ٤٢٤٤ | - كل نمر خير هكذا؟ - أبو سعيد وأبو هريرة .. |
| ٥١٥٣ | - كم سقت إليها قال زنة نوأة - أنس بن مالك .. | ٣٢١٥ | - كل ذلك يأتيني الملك - عائشة |
| ٤٧٠٦ | - «كما أنزلنا على ..» قال: آمنوا - ابن عباس .. | ٢٨٩١ | - كل سلامي عليه صدقة - أبو هريرة |
| ٤٦٣٩ | - الكمة من المن - سعيد بن زيد | ٢٧٠٧ | - كل سلامي من الناس عليه صدقة - أبو هريرة .. |
| ٤٤٧٨ | - الكمة من المن وما ورثها شفاء العين - سعيد ابن زيد | ٢٤٢ | - كل شراب أسكر فهو حرام - عائشة |
| ٣٤١١ | - كمل من الرجال كثير ولم يكمل من النساء - أبو موسى الأشعري | ٥٩٢٧ | - كل عمل ابن آدم له إلا الصوم - أبو هريرة ... |
| ٦٤١٦ | - كن في الدنيا كأنك غريب أو عابر - ابن عمر .. | ٢٣٧ | - كل كلم يكلمه المسلم في سبيل الله - أبو هريرة |
| ٥٧٨ | - كن نساء المؤمنات يشهدن مع رسول الله ﷺ صلوة - عائشة | ٩٩٦ | - كلليل أو تر رسول الله ﷺ - عائشة |
| ٢٧٧ | - كننا إذا أصابت إحدانا جنابة أخذت بيديها - عائشة | ٥٤٧٧ | - كل ما أمسكن عليك - عدي بن حاتم |
| ٧٢٠٢ | - كننا إذا بايعنا رسول الله ﷺ - ابن عمر | ٦٠٢١ | - كل معروف صدقة - جابر بن عبد الله |
| ٢٩٩٣ | - كننا إذا صعدنا كبرنا - جابر بن عبد الله | ٥٣٧٧ | - كل مما يليك - عمر بن أبي سلمة |
| ٨٣١ | - كننا إذا صلبنا خلف - عبد الله بن مسعود | ١٣٨٥ | - كل مولود يولد على المفطرة - أبو هريرة |
| ٥٤٢ | - كننا إذا صلبنا خلف رسول الله ﷺ بالظهائر - أنس بن مالك | ٧٥٥١ | - كل ميسر لمن خلق له - عمران بن حصين |
| ٦٢٣٠ | - كننا إذا صلبنا مع النبي ﷺ قلنا - عبد الله بن مسعود | ٥٥٠٦ | - كل - يعني ما أنهى الدم - رافع بن خديج |
| ٣٩٥٨ | - كننا أصحاب محمد ﷺ تحدث - البراء بن عازب | ٢٤١٠ | - كلًا كما محسن - عبد الله بن مسعود |
| ٢٧٢٢ | - كننا أكثر الأنصار حفلاً - رافع بن خديج | ٣٤٧٦ | - كلًا كما محسن ولا تختلفوا - عبد الله بن مسعود |
| ٢٣٢٢ | - كننا أكثر أهل المدينة حفلاً - رافع بن خديج .. | ٨٩٣ | - كلكم راع - عبد الله بن عمر |
| ٢٣٢٧ | - كننا أكثر أهل المدينة مزدرعاً - رافع بن خديج | ٥١٨٨ | - كلكم راع وكلكم مسؤول - عبد الله بن عمر .. |
| | | ٢٤٠٩ | - كلكم راع ومسؤول عن رعيته - عبد الله بن عمر |
| | | ٧٥٦٣ | - كل مтан حبيتان إلى الرحمن حفيتان على اللسان - أبو هريرة |
| | | ٦٤٠٦ | - كل مtan حفيتان على اللسان - أبو هريرة |
| | | ٢٤٨١ | - كلوا - أنس بن مالك |

| | | | |
|------|--|------|--|
| ٧٢٩٣ | ابن مالك - كنا عند النبي ﷺ إذ جاءه رسول إحدى بناته | ١٢١١ | - كنا بالأهواز نقاتل العزووية - أبو بربة الأسلامية |
| ٧٣٧٧ | - أسامة بن زيد - كنا عند النبي ﷺ جلوسًا فجاءته - سهل بن | ٢٤٩٠ | - كنا بالمدينة فأصابتنا سنة - جبلة بن سحيم .. |
| ٥١٣٢ | سعد - كنا عند النبي ﷺ فأتي بهجّمار - عبد الله بن | ٥٠٠١ | - كنا بمحصن فقرأ ابن مسعود - علقة |
| ٧٢ | عمر - كنا عند النبي ﷺ فقال: أتيا عونى - عبادة | ٣١٨٢ | - كنا بصفين فقام سهل فقال: - حبيب بن أبي ثابت |
| ٤٨٩٤ | ابن الصامت - كنا عند النبي ﷺ فقام رجل فقال أشدك الله | ٥٢٥ | - كنا جلوسًا عند عمر رضي الله عنه فقال أيكم يحفظ - حذيفة |
| ٦٨٢٧ | إلا ما - أبو هريرة وزيد بن خالد - كنا عند النبي ﷺ فنظر إلى القمر - جرير بن | ٢٢٨٩ | - سلمة بن الأكوع - كنا جلوسًا عند النبي ﷺ إذ نظر إلى القمر - |
| ٥٥٤ | عبد الله - كنا عند النبي ﷺ في مجلس فقال: يا عونى | ٧٤٣٤ | جرير بن عبد الله |
| ٦٧٨٤ | ـ عبادة بن الصامت - كنا في جنازة فأخذ أبو هريرة بيده مروان - | ٤٨٩٧ | - كنا جلوسًا عند النبي ﷺ فأترلت - أبو هريرة |
| ١٣٠٩ | سعيد المقبرى عن أبيه - كنا في جنازة في بقيع الغرقد - علي بن أبي | ٤٩٤٧ | - كنا جلوسًا عند النبي ﷺ ما منكم من أحد - علي بن أبي طالب - كنا جلوسًا مع ابن مسعود فجاء خباب - |
| ١٣٦٢ | طالب - كنا في جيش فاتانا رسول الله ﷺ - | ٤٣٩١ | علقة |
| ٥١١٧ | جابر وسلمة - كنا في حلقة عبد الله فجاء حذيفة - الأسود .. | ٦٦٠٥ | - كنا جلوسًا مع النبي ﷺ ومعه عود ينكث به - |
| ٤٦٠٢ | - كنا في زمان النبي ﷺ لا نعدل - ابن عمر - كنا في سفر مع رسول الله ﷺ فلما غربت - | ٦١٢٧ | علي بن أبي طالب |
| ٣٦٩٧ | عبد الله بن أبي أوفى - كنا في سفر مع النبي ﷺ وإنما أسرينا - عمران | ١٥٥٥ | - كنا على شاطئ نهر بالأهواز قد نصب عنه الماء - الأزرق بن قيس |
| ٣٤٤ | - كنا في غزارة فكسع رجل من المهاجرين رجالاً - جابر بن عبد الله - كنا في مسيرة لنا ففرغنا - أبو سعيد الخدري . | ٧٣٢٤ | - كنا عند ابن عباس فذكرروا الدجال - مجاهد |
| ٤٩٠٥ | - كنا لا نعد الكدرة والصفرة شيئاً - أم عطية .. - كنا محاصري خير - عبد الله بن مغفل .. | ٥٠١٨ | - كنا عند أبي موسى الأشعري وكان بيننا وبين زهدم |
| ٥٠٠٧ | - كنا محاصرین قصر خير - عبد الله بن مغفل .. - كنا مع رسول الله ﷺ بمر الظهران - جابر بن | ٣١٣٣ | - كنا عند أبي هريرة وعليه ثوبان مشقان - |
| ٣٢٦ | - كنا مع رسول الله ﷺ بمر الظهران - جابر بن عبد الله - كنا عند حذيفة فقال: ما بقي من أصحاب - | ٤٦٥٨ | - محمد بن سيرين |
| ٤٢١٤ | أبو بكرة - كنا عند رسول الله ﷺ فقال: أخبروني - ابن | ١٠٤٠ | - كنا عند حذيفة فقال: ما بقي من أصحاب - |
| ٣١٥٣ | عمر | ٤٦٩٨ | أبو بكرة |
| ٥٤٥٣ | - كنا عند عمر فقال: نهينا عن التكاليف - أنس | | - كنا عند رسول الله ﷺ فقال: أخبروني - ابن عمر |

| | |
|------|---|
| ١٩٥ | ابن مسعود |
| ٤٩٤٥ | - كنا مع النبي ﷺ في بقيع الغرقد - علي بن أبي طالب |
| ٦٢١٧ | - كنا مع النبي ﷺ في جنازة - علي بن أبي طالب |
| ٣٣٤٠ | - كنا مع النبي ﷺ في دعوة غرفت إليه الذراع - أبو هريرة |
| ٥٣٩ | - كنا مع النبي ﷺ في سفر فأراد المؤذن أن يؤذن للظهر - أبو ذر |
| ٢١١٥ | - كنا مع النبي ﷺ في سفر فكثت على يكر صعب لعمر - ابن عمر |
| ٥٥٤٤ | - كنا مع النبي ﷺ في سفر فند بغير من الإبل - رافع بن خديج |
| ٥٢٤٧ | - كنا مع النبي ﷺ في غزوة فلما قفلنا - جابر بن عبد الله |
| ٣٠٨٥ | - كنا مع النبي ﷺ مقتله من عسفان - أنس بن مالك |
| ٢٨٨٢ | - كنا مع النبي ﷺ نسقي - الربيع بنت معوذ |
| ٣٦٩٤ | - كنا مع النبي ﷺ وهوأخذ بيده عمر - ابن هشام |
| ٦٣٩٦ | - كنا مع النبي ﷺ يوم الخندق - علي بن أبي طالب |
| ٣٨٤٤ | - كنا نأتي أنس بن مالك فيحدثنا - غيلان بن جرير |
| ٥٤٢١ | - كنا نأتي أنس بن مالك وخبازه قائم - قاتدة |
| ١٧١٩ | - كنا نأكل من لحوم بدننا - جابر بن عبد الله |
| ٩٠٥ | - كنا نبكي بالجمعة - أنس بن مالك |
| ٣٩٥٩ | - كنا نتحدث أن أصحاب بدر ثلاثة وستة عشر - البراء بن عازب |
| ٤٤٠٢ | - كنا نتحدث بحججة الوداع - ابن عمر |
| ٢٩٨٠ | - كنا نتزود لحوم الأضاحي - جابر بن عبد الله |
| ٥٤٢٤ | - كنا نتزود لحوم الهدي - جابر بن عبد الله |
| ٥١٨٧ | - كنا نتفى الكلام والانبساط إلى نسائنا - ابن عمرو |

| | |
|------|---|
| ٢٩٩٤ | - كنا مع رسول الله ﷺ فكنا إذا أشرفنا على واد - أبو موسى الأشعري |
| ٧٢٣٠ | - كنا مع رسول الله ﷺ فلبنا بالحج - جابر بن عبد الله |
| ٤٠٩٨ | - كنا مع رسول الله ﷺ في الخندق - سهل بن سعد |
| ٣٣١٧ | - كنا مع رسول الله ﷺ في غار - عبد الله بن مسعود |
| ٦٦١٠ | - كنا مع رسول الله ﷺ في غزوة - أبو موسى الأشعري |
| ٣٤٠٦ | - كنا مع رسول الله ﷺ نجني الكبات - جابر ابن عبد الله |
| ٤٩٣٠ | - كنا مع رسول الله ﷺ وأنزلت عليه «والمرسلة» - عبد الله بن مسعود |
| ٦٢٩ | - كنا مع النبي ﷺ في سفر فأراد المؤذن - أبو ذر |
| ٨٣٥ | - كنا مع النبي ﷺ في الصلاة - عبد الله بن مسعود |
| ٢٨٩٠ | - كنا مع النبي ﷺ أكثرنا ظلاماً - أنس بن مالك |
| ١٨٢٣ | - كنا مع النبي ﷺ بالفاححة - أبو قتادة |
| ٤١٣٦ | - كنا مع النبي ﷺ بذات الرقاع - جابر بن عبد الله |
| ٢٤٨٨ | - كنا مع النبي ﷺ بذليفة - رافع بن خديج |
| ٤١٣ | - كنا مع النبي ﷺ بنخل فصلى الخوف - جابر ابن عبد الله |
| ٢٦١٨ | - كنا مع النبي ﷺ ثمانين ومائة - عبد الرحمن بن أبي بكر |
| ٢٢١٦ | - كنا مع النبي ﷺ جاء رجل - عبد الرحمن ابن أبي بكر |
| ٤١٨٨ | - كنا مع النبي ﷺ حين اعتمر - عبد الله بن أبي أوفى |
| ٥٠٦٦ | - كنا مع النبي ﷺ شباباً - عبد الله بن مسعود .. |
| | - كنا مع النبي ﷺ فقلال من استطاع - عبد الله |

| | | |
|--|-------|--|
| - كنا نصلّي مع النبي ﷺ في شدة الحر - أنس | ٤٥٣٤ | - كنا نتكلّم عن الصلاة - زيد بن أرقم |
| ابن مالك ١٢٠٨ | ٢١٦٦ | - كنا نتلقي الركبان - عبد الله بن مسعود |
| - كنا نصلّي مع النبي ﷺ المغارب إذا توارت - سلمة | ٤٤٧ | - كنا نحمل لبنة لبنة - أبو سعيد |
| ٥٦٠ ٥٥٩ | ١٥٦ | - كنا نخرج زكاة الفطر صاعاً - أبو سعيد |
| - كنا نصلّي المغرب مع النبي ﷺ فينصرف أحدهنا - رافع بن خديج | ٣٦٥٥ | - كنا ندخل الخدرى - |
| - كنا نصبب في مغازينا العسل والعنب - ابن عمر | ٢٠٨٠ | - كنا نخرج في عهد رسول الله ﷺ يوم الفطر - أبو سعيد الخدرى |
| ٣١٥٤ ١٥٠٥ | ١٥١٠ | - كنا نخير بين الناس في زمن النبي ﷺ - ابن عمر |
| - كنا نطعم الصدقة صاعاً من الشعير - أبو سعيد الخدرى | ٤٤٩٦ | - كنا نُرزق تمر الجمع - أبو سعيد الخدرى ... |
| ٤٣٧٦ | ٦٤٤٠ | - كنا نرى أنهم من أمر الجاهلية - أنس بن مالك |
| - كنا نعبد الحجر - أبو رحاء العطاردي | ١١٩٩ | - كنا نرى هذا من القرآن حتى نزلت «الهكمة التكاثر» - أبي بن كعب |
| ٣٥٧٩ ٥٢٠٧ | ٣٨٧٥ | - كنا نسافر مع النبي ﷺ فلم يعب الصائم - أنس بن مالك |
| - كنا ننزل الآيات بركرة - عبد الله بن مسعود | ٨١١ | - كنا نسلم على النبي ﷺ وهو في الصلاة - عبد الله بن مسعود |
| - كنا ننزل على عهد رسول الله ﷺ - جابر بن عبد الله | ٧٣٨١ | - كنا نسلم على النبي ﷺ وهو يصلّي - عبد الله ابن مسعود |
| ٥٢٠٨ | ٥٤٨ | - كنا نصلّي خلف النبي ﷺ - البراء بن عازب |
| - كنا نعطيها في زمان النبي ﷺ صاعاً - أبو سعيد الخدرى | ٥٥١ | - كنا نصلّي خلف النبي ﷺ فقول - عبد الله ابن مسعود |
| ١٥٠٨ ٥٦٧٩ | ٣٨٥ | - كنا نصلّي العصر - أنس بن مالك |
| - كنا نغزو مع رسول الله ﷺ - ربيع بنت معوذ | ٤١٦٨ | - كنا نصلّي العصر ثم يذهب الذاهب إلى قباء - أنس بن مالك |
| - كنا نغزو مع رسول الله ﷺ وليس لنا شيء - عبد الله بن مسعود | ٩٤١ | - كنا نصلّي مع النبي ﷺ فيapus أحدهنا طرف الشوب - أنس بن مالك |
| ٥٠٧٥ | ٢٤٨٥ | - كنا نصلّي مع النبي ﷺ الجمعة - سلمة بن الأكوع |
| - كنا نغزو مع النبي ﷺ فسفق القوم - الربيع بنت معوذ | | - كنا نصلّي مع النبي ﷺ الجمعة ثم تكون القائلة - سهل بن سعد |
| ٢٨٨٣ ٤٦١٥ | | - كنا نصلّي مع النبي ﷺ العصر فتنحر جزوراً |
| - كنا نغزو مع النبي ﷺ وليس معنا - عبد الله ابن مسعود | | - رافع بن خديج |
| - كنا نفرح يوم الجمعة قلت لسهل: ولم؟ - سهل بن سعد | | |
| ١٢٠٢ | | |
| - كنا نقول التحية في الصلاة - عبد الله بن مسعود | | |
| - كنا نقول في الصلاة: السلام على الله - عبد الله بن مسعود | | |
| ٦٣٢٨ | | |
| - كنا نقول للحي إذا كثروا في الجahلية - عبد الله بن مسعود | | |
| ٤٧١١ | | |
| - كنا نقيل ونتغدى بعد الجمعة - سهل بن سعد | | |
| - كنا نؤمر أن نخرج يوم العيد حتى نخرج | | |

| | |
|--|--|
| - كنت أصلی فی المسجد فدعانی - أبو سعید ابن المعلی ٤٤٧٤ | - البکر من خدرها - أم عطیة ٩٧١ |
| - كنت أصلی لقومي بینی سالم - عبیان بن مالك الانصاری ١١٨٦ | - کنا نؤمر عند الخسوف بالعنفة - أسماء بنت أبی بکر ٢٥٢٠ |
| - كنت أطیب رسول الله ﷺ - عائشة ١٥٣٩ | - کنا نمنع عوائقنا أن يخرجن - حفصة ٣٢٤ |
| - كنت أطیب النبي ﷺ - عائشة ٥٩٢٣ | - کنا نتظر عبد الله إذ جاء بزید - شفیق ٦٤١١ |
| - كنت أطیب النبي ﷺ عند إحرامه - عائشة ... - كنت أعرف انقضاء صلاة النبي ﷺ بالتكیر ٥٩٢٨ | - کنا نُنْهَى أن نحد على میت فوق ثلاث إلا على زوج - أم عطیة ٣١٣ |
| - عبد الله بن عباس ٨٤٢ | - کنا نؤتی بالشارب على عهد رسول الله ﷺ - السائل بن بزید ٦٧٧٩ |
| - كنت أعلم في عهد رسول الله ﷺ أن الأرض تکری - ابن عمر ٢٣٤٥ | - کنا يوم العدیۃ أربع عشرة مائة - البراء بن عاذب ٣٥٧٧ |
| - كنت أغار على اللاتی وهبی أفسھن - عائشة ٤٧٨٨ | - کنا يوم العدیۃ ألفاً وأربعينمائة - جابر بن عبد الله ٤٨٤٠ |
| - كنت أغتسل أنا ورسول الله ﷺ من إناء واحد عائشة ٢٧٣ | - کنا يوماً نصلی وراء النبي ﷺ فلما رفع رأسه من الرکعة - رفاعة بن رافع ٧٩٩ |
| - كنت أغتسل أنا النبي ﷺ من إناء واحد - عائشة ٢٥٠ | - کنت أتجر في الصرف - أبو المنهال ٢٠٦٠ |
| - كنت أغسل العجابة من ثوب النبي ﷺ - عائشة ٢٢٩ | - کنت أتسحر في أهلي ثم يكون سرعة بي أن أدرك صلاة الفجر - سهل بن سعد ٥٧٧ |
| - كنت أغسله من ثوب رسول الله ﷺ - عائشة ٢٣٠ | - کنت أجالس ابن عباس بسکة - أبو جمرة ... ٢٠١٨ |
| - كنت أفل القلائد - عائشة ١٧٠٢ | - کنت أتاجر هذه العشر - أبو سعيد الخدري |
| - كنت أفل قلائد الغنم - عائشة ١٧٠٣ | - کنت أربیل رأس رسول الله ﷺ وأنا حاذض عائشة ٢٩٥ |
| - كنت أفری رجالاً من المهاجرين - ابن عباس ٦٨٣٠ | - کنت أسقی أبي طلحة وأبا عبيدة وأبی - أنس ابن مالک ٧٢٥٣ |
| - كنت أفری عبد الرحمن بن عوف فلما - ابن عباس ٧٣٢٢ | - کنت أسقی أبي عبيدة وأبا طلحة - أنس بن مالك ٥٥٨٢ |
| - كنت أرمي النبي ﷺ لشیع بطني - أبو هریرة .. ٥٤٣٢ | - کنت أسلم على النبي ﷺ وهو في الصلاة - عبد الله بن مسعود ١٢١٦ |
| - كنت ألعب بالبنات عند النبي ﷺ - عائشة ... ٦١٣٠ | - کنت أسمع أنه لا يموت نبی حتی یخبر - عائشة ٤٤٣٥ |
| - كنت إلى جنب زید بن أرقم فقل له: - أبو إسحاق ٣٩٤٩ | - کنت أصلی فدعاني النبي ﷺ - أبو سعيد بن المعلی ٥٠٠٦ |
| - كنت أمد رجلي في قبلة النبي ﷺ - عائشة ... ١٢٠٩ | - کنت أصلی فمر بي رسول الله ﷺ - أبو سعید بن المعلی ٤٦٤٧ |
| - كنت أمشي مع رسول الله ﷺ في حرث - مالك ٥٨٠٩ | |

| | | | |
|------|--|------|--|
| ٢٢٢٥ | أبي الحسن | ٧٤٥٦ | عبد الله بن مسعود |
| | - كنت عند ابن عباس وهم يسألونه - النضر بن | ٦٢٦٨ | - كنت أمشي مع النبي ﷺ - أبو ذر |
| ٥٩٦٣ | أنس | | - كنت أمشي مع النبي ﷺ وعليه برد - أنس بن |
| | - كنت عند ابن عمر فمروا بفتية - سعيد بن | ٣١٤٩ | مالك |
| ٥٥١٥ | جيبر | | - كنت أنا وأبي حتى دخلنا على عائشة - أبو |
| | - كنت عند رسول الله ﷺ فجاءه رجلان - | ١٩٢٥ | بكر بن عبد الرحمن |
| ١٤١٣ | عدي بن حاتم | | - كنت أنا وأصحابي الذين قدموا معي في |
| | - كنت عند عثمان أثناء رحل - مروان بن | ٥٦٧ | السفينة - أبو موسى |
| ٣٧١٨ | الحكم | ١٣٥٧ | - كنت أنا وأمي من المستضعفين - ابن عباس |
| | - كنت عند النبي ﷺ إذ جاءه رسول إحدى | | - كنت أنا مبين يدي رسول الله ﷺ ورجلان |
| ٦٦٠٢ | بناته - أسامة بن زيد | ٣٨٢ | في قبلته - عائشة |
| | - كنت عند النبي ﷺ فجاءه رجل - أنس بن | ٣١٥١ | - كنت أنقل النوى من أرض الزبير - أسماء ... |
| ٦٨٢٣ | مالك | | - كنت باليمن فلقيت رجلين - جرير بن عبد |
| | - كنت عند النبي ﷺ فقال لرجل عنده لا أكل - | ٤٣٥٩ | الله |
| ٥٣٩٩ | أبو جحيفة | ٣٦٦١ | - كنت جالساً عند النبي ﷺ - أبو الدرداء |
| | - كنت عند النبي ﷺ وهو نازل - أبو موسى | | - كنت جالساً في مسجد المدينة - قيس بن |
| ٤٣٢٨ | الأشعري | ٣٨١٣ | عبد |
| | - كنت عند النبي ﷺ وهو يأكل جماماً - ابن | | - كنت جالساً مع أبي مسعود وأبي موسى |
| ٢٢٠٩ | عمر | ٧١٠٥ | ويعمار - شقيق بن سلمة |
| | - كنت غلاماً أمشي مع رسول الله ﷺ - أنس | | - كنت جالساً مع أبي هريرة في مسجد - عمرو |
| ٥٤٣٥ | ابن مالك | ٧٠٥٨ | بن يحيى |
| | - كنت غلاماً عزيزاً في عهد النبي ﷺ - ابن | | - كنت جالساً مع النبي ﷺ ورجلان - سليمان |
| ٧٠٣٠ | عمر | ٣٢٨٢ | ابن صرد |
| | - كنت غلاماً في حجر رسول الله ﷺ - عمر | | - كنت خلفت في البيت تبراً - عقبة بن |
| ٥٣٧٦ | ابن أبي سلمة | ١٤٣٠ | الحارث |
| | - كنت في حلقة فيها سعد بن مالك وابن عمر | ٢٢٧٥ | - كنت رجلاً قيناً - خباب بن الأرت |
| ٧٠١٠ | قيس بن عباد | ١٣٢ | - كنت رجلاً مذلة - علي بن أبي طالب |
| | - كنت في حلقة فيها عبد الرحمن بن أبي ليلى | ٢٨٥٦ | - كنت ردد النبي ﷺ - معاذ بن جبل |
| ٤٩١٠ | وكان - محمد بن سيرين | ٢٩٨٦ | - كنت رديف أبي طلحة - أنس بن مالك |
| | - كنت في غزارة فسمعت عبد الله بن أبي - زيد | | - كنت ساقي القوم في منزل أبي طلحة - أنس |
| ٤٩٠٠ | ابن أرقم | ٢٤٦٤ | ابن مالك |
| | - كنت في مجلس من مجالس الأنصار - أبو | | - كنت شاهداً لابن عمر وساله رحل - ابن أبي |
| ٦٢٤٥ | سعيد الخوري | ٥٩٩٤ | نعم |
| ٤٠٦٨ | - كنت فيمن تغشاها الناس يوم أحد - أبو طلحة | | - كنت عند ابن عباس إذ أتاه رجل - سعيد بن |

| | | | |
|------|--|------|--|
| ١٩٥٨ | - عبد الله بن أبي أوفى | ٥٢٧٢ | - كنت فيمن رجده - جابر بن عبد الله |
| ٣٩٢٢ | - كنت مع النبي ﷺ في الغار - أبو بكر الصديق | ٥٥٨٣ | - كنت فائضاً على الحبي أستقيهم عمومتي - أنس بن مالك |
| ٤٨٠٢ | - كنت مع النبي ﷺ في المسجد - أبوذر | ٤٧٠ | - كنت فائضاً في المسجد فحصبني رجل - السائب بن يزيد |
| ٥٤٩٢ | - كنت مع النبي ﷺ فيما بين مكة - أبو قتادة ... | ٤٧٣٣ | - كنت فائضاً بمكة - خباب بن الأرت |
| ٣٦٧٧ | - كنت وأبو بكر وعمر ، فعلت وأبوبكر وعمر ابن عباس | ٢٠٩١ | - كنت فائضاً في الجاهلية - خباب بن الأرت ... |
| ٣٧٢٠ | - كنت يوم الأحزاب جعلت أنا وعمر بن أبي سلمة - عبد الله بن الزبير | ٣١٥٦ | - كنت كاتباً لجزء بن معاوية عم الأحنف - بجالة |
| ٤٣٧٧ | - كنت يوم بعث النبي ﷺ غلاماً - أبو رجاء ... | ٥١٨٩ | - كنت لك كأبي زرع لأم زرع - عائشة |
| ٢٥٧٠ | - كنت يوماً جالساً مع رجال - أبو قتادة | ٩٦٦ | - كنت مع ابن عمر - سعيد بن جبیر |
| ٤٥٥٧ | - «كتتم خير أمّة» قال : خير الناس للناس - أبو هريرة | ٦٧٠٦ | - كنت مع ابن عمر فسألته رجل فقال - زياد بن جبیر |
| ٦٥٧٨ | - الكوثر الخير الكثير - ابن عباس | ١٨٤٧ | - كنت مع رسول الله ﷺ فأناه رجل - صفوان ابن يعلى عن أبيه |
| ٣١٨٠ | - كيف أنت إذا لم تجبرا ديناراً - أبو هريرة ... | ٥٨٨٤ | - كنت مع رسول الله ﷺ في سوق - أبو هريرة |
| ٣٤٤٩ | - كيف أنت إذا نزل ابن مريم فيكم - أبو هريرة .. | ٥٢٤٥ | - كنت مع رسول الله ﷺ في غزوة فلما قفلنا - جابر بن عبد الله |
| ٢٧٣٠ | - كيف بك إذا أخرجت من خير - ابن عمر ... | ٢٤٣٧ | - كنت مع سليمان بن ربيعة وزيد - سويد بن غفلة |
| ٣٥٣١ | - كيف بنسبي؟ فقال حسان - عائشة | ١٨٥٥ | - كنت مع عبد الله بن عمر بطريق مكة - زيد بن أسلم عن أبيه |
| ٤١٤٥ | - كيف بنسبي؟ قال - هشام عن أبيه | ٥٠٦٥ | - كنت مع عبد الله فلقيه عثمان بن مني - علقمة .. |
| ٥١٠٤ | - كيف بها وقد رعمت أنها أرضعتكما - عقبة ابن الحارث | ٤٩٠١ | - كنت مع عمى فسمعت عبد الله بن أبي - زيد ابن أرقم |
| ٧٣٦٣ | - كيف تسألون أهل الكتاب عن شيء - ابن عباس | ١٣١٣ | - كنت مع قيس وسهل فقالا - ابن أبي ليلى ... |
| ٧٥٢٢ | - كيف تسألون أهل الكتاب عن كتابهم - ابن عباس | ٥٧٩٩ | - كنت مع النبي ﷺ ذات ليلة في سفر - المغيرة بن شعبة |
| ١٦٦٢ | - كيف تصنع في الموقف يوم عرفة - سالم بن عبد الله | ٢٣٨٨ | - كنت مع النبي ﷺ فلما أبصر - أبوذر الغفارى .. |
| ٤٥٥٦ | - كيف تفعلون بيـن زـنـي مـنـكـمـ؟ - ابن عمر | ٣٦٩٣ | - كنت مع النبي ﷺ في حافظ - أبو موسى الأشعري .. |
| ٢٦٦١ | - كيف تـيـكـمـ؟ - عـائـشـةـ | ٧٢٩٧ | - كنت مع النبي ﷺ في حرث المدينة - عبد الله بن مسعود |
| ٦٣٢٩ | - كيف ذاك؟ قال: صـلـوـاـ كـمـاـ صـلـيـناـ - أبو هريرة | | - كنت مع النبي ﷺ في سفر فصام حتى أمسى |
| ٣٥٦٩ | - كيف كانت صلاة رسول الله ﷺ - أبو سلمة ابن عبد الرحمن | | |
| | - كيف كتمت تصنعن في هذا اليوم - محمد بن | | |

- ٥٢٦٧ - لا يأس شربت عسلاً عند زينب - عائشة
 ٣٦١٦ - لا يأس طهور إن شاء الله - ابن عباس
 ٧٤٧٠ - لا يأس عليك طهور إن شاء الله - ابن عباس
 ٦٦٩١ - لا بل شربت عسلاً عند زينب - عائشة
 ٤٢٢٠ - لا تأكلوا من لحوم الحمر شيئاً - عبد الله بن أبي أوفى
 ٥٢٤٠ - لا تباشر المرأة المرأة فتنجعها لزوجها - عبد الله بن مسعود
 ٦٠٦٥ - لا تبغضوا ولا تحاسدوا ولا تدارروا - أنس
 ٢٧٧٥ - لا تبعاها ولا ترجعن في صدقتك - ابن عمر
 ٢٩٧١ - لا تبعها ولا تعد - ابن عمر
 ٤٠٤٣ - لا تبرحوا إن رأيتمونا - البراء بن عازب
 ٣٠٠٥ - لا تفتقنَّ في رقبة بعير - أبو بشير الأنصارى
 ٤٠٨٠ - لا تبك ما زالت الملائكة تظلله - جابر بن عبد الله
 ٢١٨٣ - لا تبعوا التمر حتى يبدو صلاحه - ابن عمر
 ٢١٧٥ - لا تبعوا الذهب بالذهب - أبو بكرة
 ٢١٧٧ - لا تبعوا الذهب بالذهب إلا مثلاً بمثل - أبو سعيد الخدري
 ٢١٩٩ - لا تباعوا الثمرة حتى يبدو صلاحها - ابن عمر
 ٧٢٣٧ - لا تمنوا لقاء العدو وسلوا الله العافية - سالم أبو النضر
 ٧٢٣٣ - لا تمنوا الموت - أنس
 ٦٨٥٠ - لا تجلدوا فوق عشرة أسواط إلا في حد - أبو بردة
 ٧٢٣٢ - لا تحاسد إلا في الشتتين - أبو هريرة
 ٤٩٢٩ - لا تحرك به لسانك قال: كان - ابن عباس
 ٥٨٢ - لا تحرروا بصلاتكم طلوع الشمس - عبد الله ابن عمر
 - لا تحل لي يحرم من الرضاة - عبد الله بن عباس
 ٢٦٤٥ - لا تحلقوا بآياتكم - ابن عمر
 ٦٦٤٨ - لا قلعوا بآياتكم - ابن عمر

- ١٦٥٩ - أبي بكر التقي
 - كيف وقد قيل كنت أنا وجار لي من الأنصار
 ٨٩ - وكنا نتناولب - عمر بن الخطاب
 ١٦١٨ - كيف يمنعهن وقد طاف نساء النبي - عطاء ..
 - كيلوا طعامكم بيبارك لكم - المقدام بن معاذ كرب
 ٢١٢٨
ل

- ٢٧٨٥ - لا أجده - أبو هريرة
 ٤٦٣٤ - لا أحد غير من الله - عبد الله بن مسعود
 ٤٢٢٧ - لا أدرني أنهى عنه رسول الله ﷺ - ابن عباس
 ٤٣٦٦ - لا أزال أحب ببني تميم - أبو هريرة
 - لا أعرف شيئاً مما أدركت إلا هذه الصلاة - أنس بن مالك
 ٥٣٥٩ - لا إلا بالمعروف - عائشة
 - لا أليس أبداً فند الناس خواتيمهم - ابن عمر
 ٥٨٦٧ - لا ألفين أحدكم يوم القيمة على رقبته شاة - أبو هريرة
 ٣٠٧٣ - لا إله إلا الله إن للموت سكريات - عائشة
 ٤٤٤٩ - لا إله إلا الله العظيم الحليم - ابن عباس
 ٦٣٤٥ - لا إله إلا الله ماذا أنزل الليلة - أم سلمة
 ٥٨٤٤ - لا إله إلا الله وحده أعز جنده - أبو هريرة
 ٤١١٤ - لا إله إلا الله وحده لا شريك له - ابن عمر
 ٢٩٩٥ - لا إله إلا الله وحده لا شريك له - المغيرة بن شعبة
 ٦٤٧٣ - لا إله إلا الله وحده لا شريك له - عبد الله بن مسعود
 - لا إله إلا الله وحده لا شريك له - وراد مولى المغيرة
 ٦٣٣٠ - لا إله إلا الله ويل للعرب من شر - زينب بنت جحش
 ٣٣٤٦ - لا إن ذلك عرق - عائشة
 ٣٢٥ - لا إنما ذلك عرق وليس بحبيص - عائشة
 ٢٢٨ - لا إله قد لعن الموصلات - عائشة
 ٥٢٠٥
 محكم دلائل وبرایین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

| | | |
|--|------|---|
| - لا تسألوني اليوم عن شيء إلا بيته لكم - | ٥٢٦٥ | - لا تحلين لزوجك الأول حتى يذوق الآخر - |
| أنس بن مالك | | عائشة |
| ٦٣٦٢ | | ٥٢٦٥ |
| - لا تبوا أصحابي - أبو سعيد الخدري .. | ٦٩١٦ | - لا تخروا بين الأنبياء - أبو سعيد الخدري .. |
| ٣٦٧٣ | | ٦٩١٦ |
| - لا تبوا الأموات - عائشة .. | ٢٤١١ | - لا تخروني على موسى - أبو هريرة .. |
| ١٣٩٣ | | ٢٤١١ |
| - لا تسموا العنب الكرم - أبو هريرة .. | ٣٢٢٦ | - لا تدخل الملائكة بيّنا في صورة - أبو طلحة |
| ٦١٨٢ | | ٣٢٢٦ |
| - لا تشرب ولا تعد - زيد بن أسلم عن أبيه .. | ٣٢٢٥ | - لا تدخل الملائكة بيّنا فيه كلب - أبو طلحة . |
| ١٤٩٠ | | ٣٢٢٥ |
| - لا تشربه وإن أعطاكم بدرهم واحد - عمر بن | ٤٧٠٢ | - لا تدخلوا على هؤلاء القوم - ابن عمر .. |
| الخطاب .. | | ٤٧٠٢ |
| ٢٦٢٣ | | ٤٢٣ |
| - لا تشربه وإن بدرهم - أسلم .. | ٣٣٨١ | - لا تدخلوا على هؤلاء المعدبين - ابن عمر .. |
| ٣٠٠٣ | | ٣٣٨١ |
| - لا تشربه وإن بدرهم واحد - عمر بن | ٢٥٣٧ | - لا تدعون منه درهما - أنس بن مالك .. |
| الخطاب .. | | ٢٥٣٧ |
| ٢٦٣٦ | | ٢٥٨١ |
| - لا تُشد الرجال إلا إلى ثلاثة مساجد - أبو | | - لا تؤذني في عائشة - عائشة .. |
| هريرة .. | ٧٠٧٩ | - لا ترتدوا بعدي كفاراً يضرب بعضكم رقاب |
| ١١٨٩ | | بعض - ابن عباس .. |
| - لا تشربوا في آنية الذهب والفضة - حذيفة ... | ١٢١ | - لا ترجعوا بعدي كفاراً - جرير .. |
| ٥٦٣٣ | | - لا ترجعوا بعدي كفاراً يضرب بعضكم - ابن |
| - لا تشنن ولا تستوشن - أبو هريرة .. | ٦٨٦٨ | عمر .. |
| ٥٩٤٦ | | ٦٧٦٨ |
| - لا تشهدني على جور - النعمان بن بشير .. | ٣٦٢ | - لا ترغبو عن آباءكم - أبو هريرة .. |
| ٢٦٥٠ | | - لا ترفعن روؤسken حتى يستوي الرجال |
| - لا تصدقوا أهل الكتاب ولا تكذبواهم - أبو | | جلوساً - سهل بن سعد .. |
| هريرة .. | ٦٦٦١ | - لا تزال جهنم تقول: هل من مزيد - أنس بن |
| ٧٣٦٢ | | مالك .. |
| - لا تصرروا الإبل والغنم - أبو هريرة .. | ٧٣١١ | - لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين - المغيرة بن |
| ٢١٤٨ | | شعبية .. |
| - لا تصوم المرأة وبعلها شاهد - أبو هريرة .. | ٦٠٢٥ | - لا تزموه ثم دعا بدلوا من ماء - أنس بن |
| ٥١٩٢ | | مالك .. |
| - لا تصوموا حتى تروا الهلال - ابن عمر .. | ١٨٦٢ | - لا تسافر المرأة إلا مع ذي محروم - ابن |
| ١٩٠٦ | | عباس .. |
| - لا تطروني كما أطرت النصارى ابن مرريم - | | - لا تسافر المرأة ثلاثة أيام إلا مع - عبد الله بن |
| عمر بن الخطاب .. | ١٠٨٦ | عمر .. |
| ٣٤٤٥ | | - لا تسافر المرأة يومين إلا ومعها زوجها - |
| - لا تطروني كما أطري عيسى بن مرريم - ابن | ١١٩٧ | أبو سعيد .. |
| عباس .. | | - لا تسأل الإمارة فإنك إن أعطيتها - عبد |
| ٦٨٣٠ | | الرحمن بن سمرة .. |
| - لا تعجلني حتى أنصرف معك - علي بن | ٦٧٢٢ | - لا تسأل المرأة طلاق أختها - أبو هريرة .. |
| الحسين .. | | ٦٦٠١ |
| ٢٠٣٨ | | |
| - لا تدع في صدفتك - ابن عمر .. | | |
| ١٤٨٩ | | |
| - لا تعذبوا بعذاب الله - ابن عباس .. | | |
| ٣٠١٧ | | |
| - لا تعذبوا بعذاب الله - عكرمة .. | | |
| ٦٩٢٢ | | |
| - لا تغلبكم الأعراب على اسم صلاتكم | | |
| المغرب - عبد الله المزنبي .. | | |
| ٥٦٣ | | |
| - لا تقبل صلاة من أحدث - أبو هريرة .. | | |
| ١٣٥ | | |
| - لا تقسم ورثيتي ديناراً - أبو هريرة .. | | |
| ٢٧٧٦ | | |

| | | |
|------|--|--|
| ٦٩٦٨ | - لا تقتل نفس إلا كان على ابن آدم الأول - أبو هريرة | - لا تقتل نفس إلا كان على ابن آدم |
| ٥١٣٦ | - لا تُنكح البكر حتى تستأند ولا الثيب - أبو هريرة | - لا تُنكح الأيم حتى تستأنم - أبو هريرة |
| ٥٥٨٧ | - لا تبتذل في الدباء ولا في المزفت - أنس ابن مالك | - لا تبتذل في الماء لتمتعوا به فضل الكلا - أبو هريرة |
| ٤٣٢٣ | - لا تتموا الموت - أنس بن مالك | - لا تتموا لقاء العدو - عبد الله بن أبي أوفى |
| ٣٠٢٥ | - لا تتموا لقاء العدو - عبد الله بن أبي أوفى ... - لا تتموا الموت - أنس بن مالك | - لا تتموا لقاء العدو - أبو هريرة |
| ٣٠٢٦ | - لا تتموا لقاء العدو - أبو هريرة | - لا تتموا لقاء العدو - أبو هريرة |
| ٢٣٥٤ | - أبو هريرة | - لا تبتذل في الزلازل - أبو هريرة |
| ٢١٥٨ | - لا تلقوا الركبان - ابن عباس | - لا تقتولوا قوماً - أبو هريرة |
| ٢١٥٠ | - لا تلقوا الركبان - أبو هريرة | - لا تقتل نفس إلا كان على ابن آدم - عبد الله بن مسعود |
| ٦٧٨٠ | - لا تلقوا الركبان - ابن الخطاب | - لا تقتل نفس إلا كان على ابن آدم - عبد الله بن مسعود |
| ٦٨٣٨ | - لا تلقوا الركبان - عمر | - لا تقتل نفس إلا كان على ابن آدم - عبد الله بن مسعود |
| ٥٨٠٥ | - لا تلبسو القميص ولا السراويل والعمائم - عبد الله بن مسعود | - لا تلبسو القميص ولا السراويلات - ابن عائشة |
| ٥٤٤٦ | - لا تلبسو القميص ولا السراويل والعمائم - ابن أبي ليلى | - لا تلبسو القميص ولا السراويلات - ابن عمر |
| ٦٧٨١ | - لا تلبسو العرير ولا الدبياج - عبد الرحمن هريرة | - لا تلبسو العرير ولا الدبياج - عبد الرحمن هريرة |
| ٥٨٠٣ | - لا تلقوا الركبان - كراهة المرض للدواء - أبي قتادة | - لا تلقوا الركبان - أبو قتادة |
| ٤٠٠١ | - لا تلقوا عون الشيطان على أخيكم - أبو هريرة | - لا تلقوا عون الشيطان على أخيكم - أبو هريرة |
| ٤٣١١ | - لا تقولوا السلام على الله فإن الله هو السلام ولكن قولوا - عبد الله بن مسعود | - لا تقولوا السلام على الله فإن الله هو السلام ولكن قولوا - عبد الله بن مسعود |
| ٨٣٥ | - لا تقولي هكذا وفولي ما كنت تقولين - الربيع بنت معوذ | - لا تقولي هكذا وفولي ما كنت تقولين - الربيع بنت معوذ |
| ٧٣١٩ | - لا تأخذ أمتي بأخذ القرون قبلها - أبو هريرة | - لا تأخذ أمتي بأخذ القرون قبلها - أبو هريرة |
| ٧١١٨ | - لا تخرج نار من أرض الحجاز - أبو هريرة | - لا تخرج نار من أرض الحجاز - أبو هريرة |
| ٧١١٦ | - لا تضطرب آليات - أبو هريرة | - لا تضطرب آليات - أبو هريرة |
| ٤٦٣٥ | - لا تلعنوه فإنه ما علمت أنه يحب الله - عمر هريرة | - لا تلعنوه فإنه ما علمت أنه يحب الله - عمر هريرة |
| ٢٩٢٨ | - لا تلعنوا فرائضكم - أبو هريرة | - لا تلعنوا فرائضكم - أبو هريرة |
| ٣٥٩٠ | - لا تلعنوا خوزاً - أبو هريرة | - لا تلعنوا خوزاً - أبو هريرة |
| ٢٩٢٩ | - لا تلعنوا قوماً - أبو هريرة | - لا تلعنوا قوماً - أبو هريرة |
| ٦٩٣٥ | - لا تلعنوا فتنات - أبو هريرة | - لا تلعنوا فتنات - أبو هريرة |
| ٧١١٧ | - لا تخرج رجل من قحطان - أبو هريرة | - لا تخرج رجل من قحطان - أبو هريرة |
| ١٠٣٦ | - لا يغتصب العلم وتكتبه الزلازل - أبو هريرة | - لا يغتصب العلم وتكتبه الزلازل - أبو هريرة |
| ٣٦٠٨ | - لا يقتتل فتنات - أبو هريرة | - لا يقتتل فتنات - أبو هريرة |
| ١٤١٢ | - لا يكتثر فيكم المال - أبو هريرة | - لا يكتثر فيكم المال - أبو هريرة |
| ٧١١٥ | - لا يضر الرجل بغير الرجل - أبو هريرة | - لا يضر الرجل بغير الرجل - أبو هريرة |

- لا عدوی فقام أعرابی فقال: أرأیت الإبل -
أبو هریرة ٥٧٧٥
- لا عدوی ولا صفر ولا هامة - أبو هریرة ٥٧١٧
- لا عدوی ولا طیرة - والشوم في ثلاث -
ابن عمر ٥٧٥٣
- لا عدوی ولا طیرة ويعجبني الفأل - أنس بن
مالك ٥٧٥٦
- لا عقوبة فوق عشر ضربات إلا في حد - عبد
الرحمن بن جابر ٦٨٤٩
- لا عیش إلا العیش الآخرة - أنس بن مالک ... ٣٧٩٥
- لا فرع ولا عتبة - أبو هریرة ٥٤٧٣
- لا - فقالوا: نکفونا المثونة - أبو هریرة ٢٧١٩
- لا فما زلت أعرفها في لهوات رسول الله ﷺ -
أنس بن مالک ٢٦١٧
- لا : قال فأتصدق بشرطه؟ قال: الثالث -
سعد بن مالک ٣٩٣٦
- لا قال: فمن يمنعك مني؟ قال: الله - جابر
ابن عبد الله ٤١٣٦
- لا قال قلت فالشطر قال: لا - سعد بن أبي
وَقَاص ٦٧٣٣
- لا قالت فما هذه الريح التي أجده منك -
عائشة ٥٢٦٨
- لا قضين بينكمَا بكتاب الله - أبو هریرة وزيد
ابن خالد ٧١٩٣
- لا قلت: فأتصدق بشرطه؟ - سعد بن أبي
وَقَاص ٤٤٠٩
- لا مرتبن أو ثلائنا إنما هي أربعة أشهر وعشرين
أم سلمة ٥٣٣٦
- لا نورث ما تركنا صدقة - أبو بکر ٤٠٣٦
- لا نورث ما تركنا صدقة - عائشة ٤٠٣٤
- لا نورث ما تركنا صدقة - عمر بن الخطاب ٣٠٩٤
- لا نورث ما تركنا صدقة - مالک بن اوس ٤٠٣٣
- لا هجرة بعد الفتح - ابن عباس ٢٧٨٣
- لا هجرة بعد الفتح - ابن عمر ٣٨٩٩
- لا تواصلوا فأیکم أراد - أبو سعيد الخدري . ١٩٦٣
- لا تواصلوا - أنس بن مالک ١٩٦١
- لا تواصلوا قالوا: إنك تواصل - أبو هریرة . ٧٢٩٩
- لا توردوا الممرض على المصح - أبو هریرة ٥٧٧٤
- لا توعي فيوعي الله عليك - أسماء بنت أبي
بکر ١٤٣٤
- لا توکي فیوکی عليك - أسماء بنت أبي بکر ١٤٣٣
- لا حتى تذوقی عسلته - عائشة ٥٣١٧
- لا حتى يذوق عسلتها كما ذاق الأول -
عائشة ٥٢٦١
- لا حتى يسمع صوتا - عباد بن تميم عن عمده ٢٠٥٦
- لا حرج عليك أن تطعميهم من معروف -
عائشة ٧١٦١
- لا حرج عليك أن تعطّهم بالمعروف -
عائشة ٢٤٦٠
- لا حرج قال آخر: حلقت قبل أن - ابن
عباس ٦٦٦٦
- لا حسد إلا على اثنين - ابن عمر ٥٠٢٥
- لا حسد إلا في اثنين - أبو هریرة ٥٠٢٦
- لا حسد إلا في اثنين - سالم عن أبيه ٧٥٢٩
- لا حسد إلا في اثنين - عبدالله بن مسعود ٧٣
- لا حمى إلا للله ولرسوله - الصعب بن جنادة ٢٣٧٠
- لا ریا إلا في النسبة - أبو سعيد الخدري ٢١٧٨
- لا رقبة إلا من عین او حمة - عمران بن
حصین ٥٧٥٠
- لا شيء أغير من الله - أسماء ٥٢٢٢
- لا صاعين بصاع ولا درهفين بدرهم - أبو
سعید الخدري ٢٠٨٠
- لا صلاة بعد الصبح حتى ترتفع الشمس -
أبو سعيد الخدري ٥٨٦
- لا صلاة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب - عبادة
ابن الصامت ٧٥٦
- لا ضيير ارتحلوا - عمران ٣٤٤
- لا طیرة وخيرها الفأل - أبو هریرة ٥٧٥٤

| | | | |
|------|---|------|--|
| | - لا يتوضأ رجل يحسن وضوءه ويصلي - مولى عثمان بن عفان | ٣٠٧٨ | - لا هجرة بعد فتح مكة - مجاشع بن مسعود .. |
| ١٦٠ | - لا يجد أحد حلاوة الإيمان حتى يحب - أنس بن مالك | ١٨٣٤ | - لا هجرة ولكن جهاد ونية - ابن عباس |
| ٦٠٤١ | - لا يجعل أحدكم للشيطان شيئاً من صلاته - عبد الله بن عبد الله بن معاذ | ٣٩٠٠ | - لا هجرة اليوم - عائشة |
| ٨٥٢ | - لا يجعل أحدكم امرأته جلد العبد - عبد الله ابن زمعة | ٦٦٣٢ | - لا والذى نفسى بيده حتى أكون - عبدالله بن هشام |
| ٥٢٠٤ | - لا يجعل أحدكم امرأته جلد العبد - عبد الله ابن زمعة | ٣٤٤١ | - لا والله ما قال النبي ﷺ ليعسى : أحمر - سالم عن أبيه |
| ٥١٠٩ | - لا يجمع بين المرأة وعمتها - أبو هريرة | ١٥٢٠ | - لا ولكن أفضل الجهاد حجج مرور - عائشة .. |
| ٤٣٦٣ | - لا يصح بعد العام مشرك - أبو هريرة | ٥٢٠٣ | - لا ولكن آليت منهن شهراً - ابن عباس |
| ٦٨٧٨ | - لا يحل دم امرئ مسلم يشهد - عبد الله بن مسعود | ٣٠٨٦ | - لا ولكن عليك المرأة - أنس بن مالك |
| ٥٢٩٠ | - لا يحل لأحد بعد الأجل إلا أن يمسك - ابن عمر | ٥٣٩١ | - لا ولكن لم يكن بأرض قومي - خالد بن الوليد |
| ٥١٥٢ | - لا يحل لامرأة تسأل طلاق أختها - أبو هريرة | ٥٤٠٠ | - لا ولكنه لا يكون بأرض قومي - خالد بن الوليد |
| ٥٣٤٥ | - لا يحل لامرأة تؤمن بالله - أم حبيبة | ٢٤٦٩ | - لا ولكن آليت منهن شهراً - أنس بن مالك .. |
| ٥٣٤٢ | - لا يحل لامرأة تؤمن بالله - أم عطية | ٤٩١٢ | - لا ولكنني كنت أشرب عسلًا - عائشة |
| ١٢٨٠ | - لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر - زينب ابنة أبي سلمة | ٦٦٦٣ | - لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تسافر - أبو هريرة |
| ١٠٨٨ | - لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تسافر - أبو هريرة | ٢١٦٠ | - لا بيع المرأة على بيع أخيه - أبو هريرة .. |
| ٥٣٣٩ | - لا يحل لامرأة مسلمة تؤمن بالله - أم حبيبة .. | ٢٣٩ | - لا يبول أحدكم في الماء الدائم - أبو هريرة .. |
| ٦٠٧٧ | - لا يحل لرجل أن يهجر أخيه - أبو أيوب | ٢١٣٩ | - لا بيع بعضكم على بيع أخيه - ابن عمر |
| ٥١٩٥ | - لا يحل للمرأة أن تصوم وزوجها شاهد - أبو هريرة | ٢١٦٥ | - لا بيع بعضكم على بيع بعض - ابن عمر |
| ٦٢٣٧ | - لا يحل لمسلم أن يهجر أخيه فوق ثلاثة أيام - أبو أيوب | ٢٧٢٣ | - لا بيع حاضر لباد - أبو هريرة |
| ٢٤٣٥ | - لا يحلين أحد ماشية امرئ بغير إذنه - عبد الله بن عمر | ٥٨٥ | - لا يتحرّى أحدكم فيصلي عند طلوع الشمس - عبد الله بن عمر |
| ٧١٨٣ | - لا يحلف على يمين صبر يقطعني بها مالاً - عبد الله بن مسعود | ٤١٢ | - لا يقلنَّ أحدكم بين يديه ولا عن يمينه - أنس بن مالك |
| ٣٠٠٦ | - لا يخلونَ رجل بامرأة - ابن عباس | ١٩١٤ | - لا يتقدمنَّ أحدكم رمضان بصوم - أبو هريرة .. |
| | - لا يخلونَ رجل بامرأة إلا مع ذي محرم - ابن | ٧٢٣٥ | - لا يتمسّنَ أحدكم الموت - أبو عبيدة |
| | | ٦٣٥١ | - لا يتمسّنَ أحدكم الموت - أنس بن مالك .. |
| | | ٥٦٧١ | - لا يتمسّنَ أحدكم الموت من ضر أصحابه - أنس بن مالك |

| | | | |
|------|--|------|--|
| ٦٧٨٢ | Abbas عباس | ٥٢٣٣ | Abbas عباس |
| | - لا يستوي المقادرون من المؤمنين "عن بدر | | - لا يدخل أحد الجنة إلا أربى مقعده - أبو |
| ٣٩٥٤ | ابن عباس ابن عباس | ٦٥٦٩ | هريرة هريرة |
| | - لا يشير أحدكم على أخيه بالسلاح - أبو | ٥٩٨٤ | - لا يدخل الجنة قاطع - جبير بن مطعم |
| ٧٠٧٢ | هريرة هريرة | ٦٠٥٦ | - لا يدخل الجنة ثقات - حذيفة |
| | - لا يصلى أحدكم في الثوب الواحد ليس على | ١٨٧٩ | - لا يدخل المدينة رباع المسيح الدجال - أبو |
| ٣٥٩ | عاتقيه شيء - أبو هريرة أبو هريرة | | بكرة بكرة |
| | - لا يصلن أحد العصر إلا في بي قريطة - | | - لا يدخل المدينة المسيح ولا الطاعون - أبو |
| ٩٤٦ | عبد الله بن عمر عبد الله بن عمر | ٥٧٣١ | هريرة هريرة |
| ١٩٨٥ | - لا يصوم أحدكم يوم الجمعة إلا - أبو هريرة | ٢٣٢١ | - لا يدخل هذا بيت قوم - أبو أمامة الباهلي .. |
| | - لا يغضض عصاها - ولا ينفر صيدها - عبد | ٥٢٣٥ | - لا يدخل هذا عليكم - أم سلمة |
| ٢٤٣٣ | الله بن عباس الله بن عباس | ٥٨٨٧ | - لا يدخل هؤلاء عليهم - أم سلمة |
| | - لا يغتسل رجل يوم الجمعة ويتطهر ما | ٦٧٦٤ | - لا يرث المسلم الكافر - أسامة بن زيد |
| ٨٨٣ | استطاع - سلمان الفارسي سلمان الفارسي | ٤٢٨٣ | - لا يرث المؤمن الكافر - أسامة بن زيد |
| | - لا يقبل الله صلاة أحدكم إذا أحدث - أبو | | - لا يرحم الله من لا يرحم الناس - جرير بن |
| ٦٩٥٤ | هريرة هريرة | ٧٣٧٦ | عبد الله عبد الله |
| ٣٠٩٦ | - لا يقتسم ورثتي ديناراً - أبو هريرة | ٦٠٤٥ | - لا يرمي رجل بالفسق - أبو ذر |
| | - لا يقرب امرأته حتى يطوف - جابر بن عبد | ١٧٦ | - لا يزال العبد في صلاة ما كان في المسجد - |
| ١٦٢٤ | الله الله | | أبو هريرة أبو هريرة |
| ٣٩٦ | - لا يقربنها حتى يطوف - جابر بن عبد الله | ٦٤٢٠ | - لا يزال قلب الكبير شاباً - أبو هريرة |
| ١٦٤٦ | - لا يقربنها حتى يطوف - عمرو بن دينار | ٣٦٤١ | - لا يزال من أمتي أمة فاشية - معاوية بن أبي |
| ٦٧٢٩ | - لا يقسم ورثتي ديناراً ما تركت - أبو هريرة .. | ٧٤٥٩ | سفان سفان |
| | - لا يقضىن حكم بين اثنين وهو غضبان - أبو | | - لا يزال من أمتي قوم ظاهرين على الناس - |
| ٧١٥٨ | بكرة بكرة | | المغيرة بن شعبة المغيرة بن شعبة |
| | - لا يقطع شجرها من أحدث فيها حدثاً - أنس | | - لا يزال الناس يخاف ما عجلوا الفطر - سهل |
| ٧٣٠٦ | ابن مالك ابن مالك | ١٩٥٧ | ابن سعد ابن سعد |
| ٢٥٥٢ | - لا يقل أحدكم أطعم ربك - أبو هريرة | | - لا يزال ناس من أمتي ظاهرين - المغيرة بن |
| | - لا يقل أحدكم اللهم اغفر لي إن شئت - أبو | ٣٦٤٠ | شعبة شعبة |
| ٧٤٧٧ | هريرة هريرة | ٣٥٠١ | - لا يزال هذا الأمر في قريش - ابن عمر |
| | - لا يقولن أحدكم إني خير من يونس - عبد الله | | - لا يزال يلقي فيها وتقول: هل من مزيد - |
| ٣٤١٢ | ابن مسعود ابن مسعود | ٧٣٨٤ | أنس بن مالك أنس بن مالك |
| | - لا يقولن أحدكم خبرت نفسى - سهل بن | | - لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن - أبو |
| ٦١٨٠ | سعد سعد | | هريرة هريرة |
| ٦١٧٩ | - لا يقولن أحدكم خبرت نفسى - عائشة | ٢٤٧٥ | - لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن - ابن |

| | | |
|------|--|--|
| ٣٣٩٥ | متى - ابن عباس | - لا يقولن أحدكم اللهم اغفر لي إن شئت - |
| ٣٤١٦ | - لا ينبغي لعبد أن يقول: أنا خير - أبو هريرة . | أبو هريرة |
| | - لا ينبغي لعبد أن يقول إنه خير من يونس - | - لا يقيم الرجل الرجل من مجلسه - ابن عمر |
| ٧٥٣٩ | ابن عباس | - لا يكيد أهل المدينة أحد - سعد |
| ٣٧٥ | - لا ينبغي هذا للمتقين - عقبة بن عامر | - لا يلبس القميص ولا العمائم - ابن عمر |
| | - لا يتصرف حتى يسمع صوتنا أو يجد ريحنا - | - لا يلبس القميص ولا العمائم - سالم بن عبد |
| ١٧٧ | عبد الله بن زيد | الله |
| ٥٧٨٣ | - لا ينظر الله إلى من جرأ ثوبه خيلاء - ابن عمر | - لا يلبس القميص ولا العمامة - ابن عمر |
| | - لا ينفلت حتى يسمع صوتنا أو يجد ريحنا - | - لا يلبس القميص ولا المراويل ولا البرنس |
| ١٣٧ | عبد الله بن زيد | - ابن عمر |
| ٥٧٧١ | - لا يوردن ممرض على مصح - أبو هريرة | - لا يلبس المحرم القميص ولا العمامة - |
| ٤٣٨١ | - لأبعش إبلكم رجالاً أميناً - حذيفة | سالم عن أبيه |
| ٦٢٩٣ | - لا ترتكوا النار في بيوتكم - سالم عن أبيه | - لا يلدغ المؤمن من جحر واحد مرتين - أبو |
| ٢٩٤٢ | - لا تعطين الراية رجلاً - سهل بن سعد | هريرة |
| ٢٩٧٥ | - لا تعطين الراية غداً - سلمة بن الأكوع | - لا يمشي أحدكم في نعل واحدة - أبو هريرة |
| ٣٠٠٩ | - لا تعطين الراية غداً رجلاً - سهل بن سعد | - لا يؤمن أحدكم حتى تكون أحب إليه من |
| | - لا تعطين الراية غداً رجالاً يحبه الله ورسوله - | والده - أنس بن مالك |
| ٣٧٠٢ | سلمة بن الأكوع | - لا يؤمن أحدكم حتى يحب لأخيه - أنس بن |
| | - لا تعطين الراية غداً رجلاً يفتح الله على يديه | مالك |
| ٣٧٠١ | سهل بن سعد | - لا يمنع جار جاره أن يغزى - أبو هريرة |
| ٥٣١٤ | - لاعن النبي ﷺ بين رجال وامرأة - ابن عمر .. | - لا يمنع فضل الماء لم يمنع به فضل الكلأ - أبو |
| ٧٩٧ | - لأفربن صلاة النبي ﷺ - أبو هريرة | هريرة |
| | - لأقضين بيتكما بكتاب الله - زيد بن خالد | - لا يمنع فضل الماء لم يمنع به الكلأ - أبو |
| ٢٦٩٥ | وأبو هريرة | هريرة |
| ١٤٨٠ | - لأن يأخذ أحدكم حبله ثم يغدو - أبو هريرة . | - لا يمنع ذلك فإنما الولاء لمن أعتق - عبد |
| | - لأن يأخذ أحدكم حبله فباتي - الزبير بن | الله بن عمر |
| ١٤٧١ | العوام | - لا يمنع أحداً منكم نداء بلال - عبد الله بن |
| ٢٠٧٤ | - لأن يحتطب أحدكم حرمة - أبو هريرة | مسعود |
| | - لأن يتملىء جوف أحدكم قيحاً خير له - ابن | - لا يمنع أحدكم أذان بلال من سحوره - |
| ٦١٥٤ | عمر | عبد الله بن مسعود |
| | - لأن يتملىء جوف رجل قيحاً حتى يرباه - أبو | - لا يموت لأحد من المسلمين ثلاثة من الولد |
| ٦١٥٥ | هريرة | - أبو هريرة |
| | - لبيث النبي ﷺ بمكة عشر سنين - عائشة وابن | - لا يموت لمسلم ثلاثة من الولد - أبو هريرة . |
| ٤٩٧٨ | عباس | - لا ينبغي لعبد أن يقول: أنا خير من يونس بن |

| | | |
|------|---|--|
| ٣٨٨٥ | الخدری | - لبشت سنة وأنا أريد أن أسأل عمر - ابن عباس |
| ٣٢٨ | - لعلها تجسنا - عائشة | - لبدت رأسي وقلدت هدي - حفصة |
| ٥٨٨٥ | - لعن رسول الله ﷺ للمتشبهين - ابن عباس .. | - لبيك اللهم لبيك لا شريك لك - ابن عمر .. |
| ٤٨٨٧ | - لعن رسول الله ﷺ الواصلة - عبد الله بن مسعود | - لتبعن سنن من كان قبلكم شبراً شبراً - أبو سعيد الخدري |
| ٥٩٣٩ | - لعن عبد الله الواشمات والمتنمصات - علقة | - «لتربkin طبقاً عن طبق» حالاً بعد حال - ابن عباس |
| ٦٧٨٣ | - لعن الله السارق يسرق البيضة - أبو هريرة ... | - لتسؤن صوفوكم - التعمان بن بشير |
| ٥٩٣١ | - لعن الله الواشمات والمستوشمات - عبد الله ابن مسعود | - لتلبسها صاحبتها من جلبابها - أم عطية .. |
| ٤٨٨٦ | - لعن الله الواشمات والموشمات - عبد الله ابن مسعود | - لتلبسها صاحبتها من جلبابها ولتشهد الخبر - حفصة |
| ٥٩٤٢ | - لعن الله الواشمة والمستوشمة - ابن عمر | - لنمشي ولتركب - عقبة بن عامر |
| ٥٩٣٣ | - لعن الله الواصلة والمستوصلة - أبو هريرة ... | - لددنا رسول الله ﷺ في مرضه - عائشة |
| ٥٩٣٧ | - لعن الله الواصلة والمستوصلة - ابن عمر | - لددنا النبي ﷺ في مرضه - عائشة |
| ٥٩٣٤ | - لعن الله الواصلة والمستوصلة - عائشة | - لددنا في مرضه فجعل يشير - عائشة |
| ٥٩٤١ | - لعن الله الواصلة والموصلة - أسماء - لعن الله اليهود حُرّمت عليهم الشحوم - ابن عباس | - «لزادك إلى معاد» قال : إلى مكة - ابن عباس - لروحة في سبيل الله أو غدوة خير - أنس بن مالك |
| ٣٤٦٠ | عباس | لست كهيتكم - عبد الله بن مسعود |
| ١٣٣٠ | - لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا - عائشة .. - لعن الله اليهود والنصارى اتخاذوا - عائشة | - لعل في حديث تحدث - أم رومان |
| ٤٤٤٣ | وابن عباس | - لعل الله أن يبارك لكما - أنس بن مالك |
| ٥٨٨٦ | - لعن النبي ﷺ للمخثبين - ابن عباس .. | - لعل الله يرفعك ويفعّل بك ناساً - سعد بن أبي وفا |
| ٥٣٤٧ | - لعن النبي ﷺ للمخثبين من الرجال - ابن عباس .. | - لعلك آذاك هوامك - كعب بن عجرة |
| ٥٩٣٦ | - لعن النبي ﷺ الواصلة والمستوصلة - أسماء .. | - لعلك أردت الحج - عائشة |
| ٥٩٤٠ | - لعن النبي ﷺ الواصلة والمستوصلة - ابن عمر .. | - لعلك تزیدین ان ترجعی إلى رفاعة لا - عائشة |
| ٥٨١٥ | - لعنة الله على اليهود والنصارى اتخذوا - عائشة وابن عباس | - لعملك قيلت أو غمزت أو نظرت؟ - ابن عباس |
| ٢٧٩٢ | - لغدوة في سبيل الله أو روحـة - أنس بن مالك | - لعلك من الذين يصلون على اوراکهم - عائشة |
| ٢٧٩٣ | - لقاب قوس في الجنة خير - أبو هريرة | - لعلنا أجعلناك؟ - أبو سعيد الخدري |
| | | - لعله تنفعه شفاعتي يوم القيمة - أبو سعيد |

- ٣١٣٨ - لقد ثقیت إن لم أعدل - جابر بن عبد الله
 ٩٩ - لقد ظننت يا أبا هريرة أن لا يسألني - أبو هريرة
 ١٤٩ - لقد ظهرت ذات يوم على ظهر بيتنا - عبد الله بن عمر
 ٥٢٥٤ - لقد عذت بعظيم الحق بأهلك - عائشة
 ٢٩٠٩ - لقد فتح الفتوح قوم - أبو أمامة
 ٣٧٢ - لقد كان رسول الله ﷺ يصلى الفجر - عائشة
 ٥١٥ - لقد كان رسول الله ﷺ يقوم فيصلي من الليل عائشة
 ٣٦٨٩ - لقد كان فيما قبلكم من الأمم ناس - أبو هريرة
 ٣٨٥٢ - لقد كان من قبلكم ليمشط - خباب بن الأرت
 ٥٧٠٦ - لقد كانت إحداكن تمكنت في بيتها - أم سلمة
 ٧٠٤٤ - لقد كنت أرى الرؤيا فتمرضني - أبو سلمة ..
 ٣٢٢١ - لقد لقيت من قومك ما لقيت - عائشة
 ٤٤٢٥ - لقد نفعني الله بكلمة سمعتها - أبو بكرة
 ٢٢٣٩ - لقد نهانا رسول الله ﷺ عن أمر - ظهير بن راغع
 ٢٤٢٠ - لقد هممت أن أمر بالصلوة فتقام - أبو هريرة
 ١٥٩٤ - لقد هممت أن لا أدع فيها صفاء - شيبة بن عثمان
 ٢١٣٨ - لقل يوم كان يأتي على النبي ﷺ - عائشة
 ٢٩٤٩ - لقلما كان رسول الله ﷺ يخرج - كعب بن مالك
 ٣٠ - لقيت أبيان بالبرية - المعروف
 ٤١٧٠ - لقيت البراء بن عازب فقلت طوبى لك - المسيب
 ٤٠٤٣ - لقينا المشركون يومئذ - البراء بن عازب
 ٢٨٥ - لقيني رسول الله ﷺ وأنا جنب - أبو هريرة ..
 ٣٣٧٠ - لقيني كعب بن عجرة فقال: لا أهدي لك هدية - عبد الرحمن بن أبي ليلى
 ٤١٢٠ - لك كذا وتقول كلا والله - أنس بن مالك

- لقد أتاني اليوم رجل فسألني - عبد الله بن مسعود
 ٢٩٦٤ - لقد أتني النبي ﷺ سبطة قوم فبال قائمًا - حذيفة بن اليمان
 ٢٤٧١ - لقد أمر النبي ﷺ بالعتاقة في كسوف الشمس - أسماء
 ١٠٥٤ - لقد أنزلت عليَّ الليلة سورة لهي أحب إلي - أسلم
 ٤١٧٧ - لقد انقطعت في يدي يوم مؤته - خالد بن الوليد
 ٤٢٦٥ - لقد تعلمت النظائر التي كان النبي ﷺ - عبد الله بن مسعود
 ٤٩٩٦ - لقد توفي النبي ﷺ وما في - عائشة
 ٦٤٥١ - لقد حجرت واسما - أبو هريرة
 ٦٠١٠ - لقد حرمت الخمر وما بالمدينة منها شيء - ابن عمر
 ٥٥٧٩ - لقد خشيت أن يطول الناس زمان - عمر بن الخطاب
 ٦٨٢٩ - لقد خطبنا النبي ﷺ خطبة - حذيفة
 ٦٦٠٤ - لقد دق في يدي يوم مؤته - خالد بن الوليد ..
 ٤٢٦٦ - لقد راجعت رسول الله ﷺ في ذلك - عائشة
 ٤٤٤٥ - «لقدرأى من آيات» قال رأى رفقاء - عبد الله ابن مسعود
 ٤٨٥٨ - لقد رأيت الشجرة - المسيب
 ٤١٦٢ - لقد رأيت كبار أصحاب النبي ﷺ يتدرُّون السواري - أنس بن مالك
 ٥٠٣ - لقد رأيت الناس في عهد رسول الله ﷺ يبناعون جرافاً - ابن عمر
 ٢١٣٧ - لقد رأيتني وإن عمر موتفي على الإسلام - سعيد بن زيد
 ٦٩٤٢ - لقد رأيتني وأنا ثلت الإسلام - سعد بن أبي وقاص
 ٣٧٢٦ - لقد رد ذلك يعني النبي ﷺ على عثمان بن مظعون - سعد بن أبي وقاص
 ٥٠٧٤ - محکم دلائل وبرایین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

| | |
|--|---|
| - لم أعقل أبيه إلا وهم يدينان الدين - عائشة ٤٧٦ | - لك مانويت يا يزيد - معن بن يزيد ١٤٢٢ |
| - لم أنس ولم تصر - أبو هريرة ٤٨٢ | - لكل أمة أمين وأمين هذه الأمة أبو عبيدة - أنس بن مالك ٤٣٨٢ |
| - لم تبكي أولاً تبكي - جابر بن عبد الله ٢٨١٦ | - لكلنبي حواري وحواري الزبير - جابر بن عبد الله ٧٢٦١ |
| - لم تراعوا، إنه لبحر - أنس بن مالك ٢٩٦٩ | - لكل عمل كفارة والصوم لي وأنا أجزي به - أبو هريرة ٧٥٣٨ |
| - لم تُراعِ العالمَ تُراعِوا - أنس بن مالك ٢٩٠٨ | - لكل غادر لواء ينصب - ابن عمر ٣١٨٨ |
| - لم تقطع يد السارق على عهد النبي ﷺ - عائشة ٦٧٩٤ | - لكل غادر لواء يوم القيمة - أنس بن مالك ٣١٨٦ |
| - لم تكن تقطع يد السارق في أدنى من حجفة - عائشة ٦٧٩٣ | - لكلنبي دعوة فأربد إن شاء الله - أبو هريرة ٧٤٧٤ |
| - لم لطمت وجهه - أبو هريرة ٣٤١٤ | - لكلنبي دعوة مستجابة - أبو هريرة ٦٣٠٤ |
| - لم ياذن الله لشيء ما أذن لنبي - أبو هريرة ٥٠٢٣ | - لكلنبي سأله سؤلاً - أنس بن مالك ٦٣٠٥ |
| - لم يأكل النبي ﷺ على خوان - أنس بن مالك ٦٤٥٠ | - لكم أنت يا أهل السفينة هجرتان - أبو موسى الأشعري ٣٨٧٦ |
| - لم يبق مع النبي ﷺ في بعض - أبو عثمان ٣٧٢٢ | - لكن أحسن المجاهد وأجمله - عائشة ١٨٦١ |
| - لم يبق من صلّى القبلتين غيري - أنس بن مالك ٤٤٨٩ | - لكن أفضل الجهاد حجج مبرور - عائشة ٢٧٨٤ |
| - لم يبق من النبوة إلا المبشرات - أبو هريرة ٦٩٩٠ | - لكن رسول الله ﷺ لم يفر - البراء بن عازب ٢٨٦٤ |
| - لم يبلغوا الحنت - أبو هريرة ١٢٥٠ | - للاية النصف ولاية ابن السادس - هزيل ٦٧٤٢ |
| - لم يتكلم في المهد إلا ثلاثة - أبو هريرة ٣٤٣٦ | - للعبد المملوك الصالح أجران - أبو هريرة ٢٥٤٨ |
| - لم يخرج النبي ﷺ ثلثاً فأقيمت الصلاة فذهب أبو بكر يتقدم - أنس بن مالك ٦٨١ | - لله أفرح بتوبة العبد من رجل - عبد الله بن مسعود ٦٣٠٨ |
| - لم يرخص في أيام التشريق أن يُصمن إلا لمن - عائشة وابن عمر ١٩٩٧ | - لله تسعة وتسعون اسمًا - مائة إلا واحدة - أبو هريرة ٦٤١٠ |
| - لم يفيضبني قط حتى يرى - عائشة ٦٣٤٨ | - لله تعالى على كل مسلم حق أن يغسل - أبو هريرة ٨٩٨ |
| - لم يكن إبراهيم إلا ثلات كذبات - أبو هريرة ٥٠٨٤ | - لله ما أخذ ولله ما أعطى - أسامة بن زيد ٦٦٠٢ |
| - لم يكن إبراهيم عليه السلام إلا ثلثاً - أبو هريرة ٣٣٥٧ | - لم أختلف عن رسول الله ﷺ في غزوة - كعب بن مالك ٤٤١٨ |
| - لم يكن أحد أشبه بالنبي ﷺ من الحسن - أنس بن مالك ٣٧٥٢ | - لم أر شيئاً أشبه باللهم من قول أبي هريرة - ابن عباس ٦٢٤٣ |
| - لم يكن رسول الله ﷺ فاحشاً - أنس بن مالك ٦٠٤٦ | - لم أر النبي ﷺ يستلم من البيت - سالم عن أبيه ١٦٠٩ |
| - لم يكن رسول الله ﷺ فاحشاً - عبد الله بن عباس ٩٣٦٣ | - لم أزل حريضاً على أن أسائل عمر - ابن عباس ٢٤٦٨ |

| | | |
|---|------|--|
| لما أفاء الله على رسوله ﷺ يوم حنين - عبد الله بن زيد بن عاصم | ٦٠٣٥ | عمر و لم يكن على عهد النبي ﷺ حول البيت حائط |
| لما أقبل أبو هريرة ومعه غلامه - قيس بن أبي حازم | ٣٨٣٠ | عمر و بن دينار لم يكن فاحشا ولا مفحشا - عبد الله بن |
| لما أقبل النبي ﷺ إلى المدينة تبعه سراقة - البراء ابن عازب | ٦٠٢٩ | عمر لم يكن النبي ﷺ سببا ولا فحشا - أنس بن |
| لما أمرنا بالصلوة كنا نتحامل - أبو مسعود .. | ٤٦٦٨ | مالك لم يكن النبي ﷺ على شيء من التوافق - |
| لما أمسوا يوم فتح خير أوقدوا النيران - سلمة بن الأكوع | ٥٤٩٧ | عائشة لم يكن النبي ﷺ فاحشا - عبد الله بن عمر و . |
| لما أنزلت الآيات في سورة البقرة في الربا خرج النبي ﷺ - عائشة | ٤٥٩ | لم يكن النبي ﷺ يصوم شهرا - عائشة لم يكن يؤذن يوم النظر - جابر بن عبد الله ... |
| لما بايع الناس عبد الملك كتب إليه - عبد الله بن دينار | ٧٢٠٥ | لم يكن يؤذن يوم الفطر ولا يوم الأضحى - عبد الله بن عباس |
| لما بعث علي عمارة - أبو وايل | ٣٧٧٢ | لم ينزل علي فيها شيء إلا هذه الآية - أبو هريرة |
| لما بعث النبي ﷺ معاذًا - ابن عباس | ٧٣٧٢ | لما أتني ماعز بن مالك النبي ﷺ - ابن عباس .. |
| لما بلغ أبا ذر مبعث النبي ﷺ - ابن عباس .. | ٣٨٦١ | لما أراد رسول الله ﷺ أن ينفر - عائشة |
| لما بنت الكعبة ذهب النبي ﷺ - حابر بن عبد الله | ١٥٨٢ | لما أراد النبي ﷺ أن يكتب إلى الروم - أنس |
| لما تخلف عن رسول الله ﷺ في غزوة - كعب بن مالك | ٧٢٢٥ | ابن مالك |
| لما تزوج رسول الله ﷺ زينب - أنس بن مالك | ٤٧٩١ | لما استخلف أبو بكر قال: لقد علم قومي - عائشة |
| لما تزوج النبي ﷺ زينب - أنس بن مالك ... | ٦٢٣٩ | لما أسلم عمر اجتمع الناس عند داره - ابن عمر |
| لما توفي إبراهيم عليه السلام قال ﷺ إن له مرضًا - البراء بن عازب | ١٣٨٢ | لما اشتبد بالنبي ﷺ وجده - ابن عباس |
| لما توفي رسول الله ﷺ واستخلف أبو بكر - أبو هريرة | ٧٢٨٤ | لما اشتبد برسول الله ﷺ وجده قبل له في الصلاة فقال - حمزة بن عبد الله |
| لما توفي عبد الله بن أبي جاء ابنه - ابن عمر . | ٤٦٧٠ | لما اشتكي النبي ﷺ - عائشة |
| لما توفي النبي ﷺ قلت - عمر بن الخطاب . | ٤٠٢١ | لما أصبح عمر جعل صهيب يقول - أبو موسى الأشعري |
| لما توفي النبي ﷺ واستخلف أبو بكر - أبو هريرة | ٦٩٢٤ | لما اعتمر رسول الله ﷺ سترناه - عبد الله بن أبي أوفى |
| لما توفي النبي ﷺ وكان أبو بكر - أبو هريرة .. | ١٣٩٩ | لما اعتمر النبي ﷺ في ذي المعدة - البراء بن عازب |
| لما ثقل رسول الله ﷺ استأذن - عائشة | ٣٠٩٩ | |
| لما ثقل رسول الله ﷺ واستد - عائشة | ٤٤٤٢ | |

| | |
|--|---|
| - لما رفع النبي ﷺ رأسه من الركعة - أبو هريرة ٦٢٠٠ | - لما نقل النبي ﷺ عائشة ٦٦٥ |
| - لما رُمِّت عائشة خَرَّت مغشياً عليها - أم رومان ٤٧٥١ | - لما نقل النبي ﷺ جعل يتعشا - أنس بن مالك ٤٤٦٢ |
| - لما سار رسول الله ﷺ عام الفتح - هشام عن أبيه ٤٢٨٠ | - لما نقل النبي ﷺ فاشتد وجده - عائشة ٢٥٨٨ |
| - لما سار طلحة والزبير وعائشة إلى البصرة - عبد الله بن زياد ٧١٠٠ | - لما جاء قتل ابن حارثة - عائشة ١٩٨ |
| - لما صالح رسول الله ﷺ أهل الحديبية - البراء بن عازب ٢٦٩٨ | - لما جاء قتل زيد بن حارثة وجعفر - عائشة ٤٢٦٣ |
| - لما طعن حرام بن ملحان يوم بشر معونة - أنس بن مالك ٤٠٩٢ | - لما جاء قتل ابن حارثة - عائشة ١٣٥٠ |
| - لما طعن عمر جعل يأتم - المسور بن مخرمة ٣٦٩٢ | - لما جاء نعي أبي سفيان - زينب بنت أبي سلمة ١٢٨٠ |
| - لما عرج بالنبي ﷺ قال أتيت على نهر - أنس بن مالك ٤٩٦٤ | - لما جاءها نعي أبيها دعت بطيب - أم حبيبة ٥٣٤٥ |
| - لما عرس أبو أسد الساعدي دعا النبي ﷺ وأصحابه - سهل بن سعد ٥١٨٢ | - لما حاضر رسول الله ﷺ الطائف - ابن عمر ٤٣٢٥ |
| - لما غزا رسول الله ﷺ خير - أبو موسى الأشعري ٤٢٠٥ | - لما حضر أحد دعاني أبي من الليل فقال - جابر بن عبد الله ١٣٥١ |
| - لما غسلنا ابنة النبي ﷺ قال لنا : - أم عطية الأنصارية ١٢٥٦ | - لما حضر رسول الله ﷺ وفي البيت رجال - ابن عباس ٤٤٣٢ |
| - لما فتح الله على رسوله مكة - أبو هريرة ٢٤٣٤ | - لما حضر النبي ﷺ قال : هلْم أكتب - ابن عباس ٧٣٦٦ |
| - لما فتح هذان المصران أتوا عمر - ابن عمر ١٥٣١ | - لما حضرت أبي طالب الوفاة جاءه - المسب ٤٧٧٢ |
| - لما فتحت خير أهديت لرسول الله ﷺ - أبو هريرة ٤٢٤٩ | - لما حضرت أبي طالب الوفاة دخل عليه - المسب ٤٦٧٥ |
| - لما فتحت خير أهديت للنبي ﷺ شاة - أبو هريرة ٣١٦٩ | - لما حفَرَ الخندق رأيت بالنبي ﷺ - جابر بن عبد الله ٤١٠٢ |
| - لما فتحت خير قلنا - عائشة ٤٢٤٢ | - لما خرج النبي ﷺ إلى أحد - زيد بن ثابت ١٨٨٤ |
| - لما فدع أهل خير عبد الله بن عمر - ابن عمر ٢٧٣٠ | - لما خرج النبي ﷺ إلى غزوة أحد - زيد بن ثابت ٤٠٥٠ |
| - لما فرغ النبي ﷺ من حنين - أبو موسى الأشعري ٤٣٢٣ | - لما خلع أهل المدينة بزيد بن معاوية جميع - نافع ٧١١١ |
| - لما قال عبد الله بن أبي : لا تتفقوا - زيد بن أرقن ٤٩٠٢ | - لما خلق الله الخلق كتب في كتابه - أبو هريرة ٧٤٠٤ |
| - لما فُتِلَ أبي جعلت أبيكي - جابر بن عبد الله ٤٠٨٠ | - لما دخل النبي ﷺ البيت دعا - ابن عباس ٣٩٨ |

| | | | |
|------|---------------|---|--|
| ٢٧١١ | والمسور | - لما كان ابن زياد ومروان بالشام وثبت - أبو المنهال | - لما قتل أبي جعفر أكشاف الثوب - جابر بن عبد الله |
| ٧١١٢ | | - لما كان بين إبراهيم وبين أهله ما كان - ابن عباس .. | - لما قدم أبو موسى أكرم هذا الحرج - زهد .. |
| ٢٣٦٥ | | - لما كان رسول الله <small>صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> بالطائف - عبد الله بن عمرو | - لما قدم رسول الله <small>صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> المدينة - أنس بن مالك |
| ٦٠٨٦ | | - لما كان زمن الحرج أتاه آيت - عبد الله بن زيد | - لما قدم رسول الله <small>صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> المدينة - ابن عباس .. |
| ٢٩٥٩ | | - لما كان يوم أحد انهزم الناس - أنس بن مالك | - لما قدم رسول الله <small>صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> المدينة - البراء بن عازب |
| ٢٨٨٠ | | - لما كان يوم أحد هزم المشركون - عائشة ... | - لما قدم رسول الله <small>صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> وعلك - عائشة .. |
| ٣٢٩٠ | | - لما كان يوم الأحزاب قال: - علي بن أبي طالب | - لما قدم رسول الله <small>صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> أمر بالمسجد - |
| ٢٩٣١ | | - لما كان يوم الأحزاب وختنق - البراء بن عازب | - أناس بن مالك |
| ٤١٠٦ | | - لما كان يوم بدر أتني بالعباس - جابر بن عبد الله | - لما قدم سهل بن حنيف من صفين - أبو وايل |
| ٣٠٠٨ | | - لما كان يوم الحرج والناس يبايعون - عباد بن تميم | - لما قدم علينا عبد الرحمن فأخى - أناس بن مالك |
| ٤١٦٧ | | - لما كان يوم حنين أثر النبي <small>صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> - عبد الله بن مسعود | - لما قدم النبي <small>صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> المدينة وجد - ابن عباس .. |
| ٤٣٣٦ | | - لما كان يوم حنين أقبلت هوازن - أنس بن مالك | - لما قدم النبي <small>صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> مكة - ابن عباس .. |
| ٤٣٣٧ | | - لما كان يوم حنين التقي هوازن - أنس بن مالك | - لما قدم النبي <small>صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> مكة أمر أصحابه - ابن عباس .. |
| ٤٣٣٣ | | - لما كان يوم حنين هوازن - أنس بن مالك | - لما قدم وفد عبد القيس على النبي <small>صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> - ابن عباس .. |
| ٤٣٢٢ | | - لما كان يوم حنين نظرت - أبو قاتادة | - لما قدمت على النبي <small>صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> قلت - أبو هريرة .. |
| ٤٣٣٢ | | - لما كان يوم فتح مكة قسم رسول الله <small>صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> - أنس بن مالك | - لما قدمتنا المدينة أخي رسول الله <small>صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> - عبد الرحمن بن عوف |
| ٦٠٦ | | - لما كان الناس - أنس بن مالك | - لما قدموا المدينة أخي الرسول <small>صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> - عبد الرحمن بن عوف |
| ٤٧١٠ | | - لما كذبني قريش قمت في الحجر - جابر بن عبد الله | - لما قسم النبي <small>صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> قسمة حنين - عبد الله بن مسعود |
| ٣٨٨٦ | | - لما كذبني قريش قمت في الحجر - جابر بن عبد الله | - لما قضى الله الخلق كتاب - أبو هريرة .. |
| ٢٩٠٣ | | - لما كسرت بيضة النبي <small>صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> - سهل بن سعد .. | - لما قفلنا من حنين سأله عمر - ابن عمر |
| | | | - لما كاتب سهيل بن عمرو يومئذ - مروان |

| | | |
|------|--|---|
| ٤٦٢٨ | ابن عبد الله | - لما نزلت على رأس النبي ﷺ البيضة - |
| ٤٧٥٩ | - لما نزلت هذه الآية «وليضرن» - عائشة | سهل بن سعد |
| | - لما نزلت «وأنذر عشيرتك الأقربين» - ابن عباس | - لما كشفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ |
| ٣٥٢٥ | | ٥٧٢٢ - عبد الله بن عمرو |
| ٤٥٠٧ | - لما نزلت «وعلى الذين يطيقونه» - سلمة بن الأكوع | - لما مات إبراهيم قال رسول الله ﷺ إن له مرضعاً - البراء بن عازب |
| ٤٦٢٩ | - لما نزلت «ولم يلبسوا إيمانهم» قال - عبد الله بن مسعود | - لما مات عبد الله بن أبي ابن سلول - عمر بن الخطاب |
| ٤٧٨٤ | - لما نسخنا الصحف في المصاحف فقدت - زيد بن ثابت | - لما مات النبي ﷺ جاء أبو بكر - جابر بن عبد الله |
| ٥٥٩٣ | - لما نهى النبي ﷺ عن الأسقية - عبد الله بن عمرو | - لما مر النبي ﷺ بالحجر قال لا تدخلوا - ابن عمر |
| ٣١٢٩ | - لما وقف الزبير يوم الجمل دعاني - عبد الله ابن الزبير | - لما مرض النبي ﷺ المرض - عائشة |
| ٥٨٢٤ | - لما ولدت أم سليم قالت لي: يا أنس - أنس ابن مالك | - لما نزل برسول الله - عائشة وابن عباس |
| ٤٦٨٧ | - لمن عمل بها من أمتى - عبد الله بن مسعود .. | ٤٤١٩ - لما نزلت آخر البقرة - عائشة |
| ٢٦٣٤ | - لمن هذه؟ فقالوا: اكتراها فلان - ابن عباس | ٤٤٣٦ - لما نزلت «الذين آمنوا» - عبد الله بن مسعود . |
| ٣٢٤٩ | - لمناديل سعد بن معاذ في الجنة أفضل - البراء بن عازب | ٤٣٥ - لما نزلت «إن يكن منكم عشرون صابرون» - ابن عباس |
| ٢٣٥٠ | - لمن يسطع أحدكم ثوبه - أبو هريرة | ٣٤٥٢ - لمناديل سعد بن معاذ في الجنة أفضل - البراء بن عازب |
| ٢٢٦١ | - لمن ستعمل على عملنا من أراده - أبو موسى | ٢٠٨٤ - لما نزلت آيات سورة البقرة - عائشة |
| ٧٢٩٦ | - لمن يربح الناس يتساءلون حتى يقولوا: هذا الله خالق - أنس ابن مالك | ٣٣٦٠ - لما نزلت «الذين آمنوا» - عبد الله بن مسعود . |
| ٥٦٧٣ | - لمن يدخل أحدها عمله الجنة - أبو هريرة | ٤٦٥٢ - لمن يربح الناس يتساءلون حتى يقولوا: هذا الله خالق - أنس ابن مالك |
| ٦٨٦٢ | - لمن يزال المؤمن في فسحة من دينه - ابن عمر | ٢٢٢٦ - لما نزلت الآيات من آخر سورة البقرة في الربا - عائشة |
| ٤٤٢٥ | - لمن يفلح فوم ولو أمرهم امرأة - أبو بكر | ٤٥٤٠ - لما نزلت آية الصدقة كنا نتحامل - أبو مسعود |
| ٦٣٤٨ | - لمن يُقصِّ نبي قطف حتى يرى مقعده - عائشة .. | ١٤١٥ - لما نزلت بنو قريطة على حكم سعد - أبو |
| ٦٤٦٣ | - لمن يتجه أحداً منكم عمله - أبو هريرة | ٣٠٤٣ - سعيد الخدرى |
| ٦٤٢٣ | - لمن يوافي عبد يوم القيمة يقول - عتبان بن مالك | ١٩١٦ - لما نزلت «حتى يتبين لكم» - عدي بن حاتم . |
| ٤٨٩٨ | - لئاته رجال من هؤلاء - أبو هريرة | ٢٨٣١ - لما نزلت «لما نزلت آيات سورة البقرة حتى تتفقوا مما تحبون» - أنس بن مالك |
| ٨٦٩ | - لو أدرك رسول الله ﷺ ما أحدث النساء لمنعهن - عائشة | ٢٧٥٨ - لما نزلت هذه الآية «الذين آمنوا ولم يلبسوا إيمانهم بظلم» - عبد الله بن مسعود |
| | | ٤٧٧٦ - لما نزلت هذه الآية «قل هو القادر» - جابر |

- لو دعیت إلى ذراع أو كراع لأجت - أبو هريرة ٢٥٦٨
- لو دعیت إلى كراع لأجت - أبو هريرة ٥١٧٨
- لو رأيت رجلاً مع امرأة لضربيه - سعد بن عبادة ٦٨٤٦
- لو رأيت الظباء بالمدينة - أبو هريرة ١٨٧٣
- لو رجعتم إلى بلادكم - مالك بن الحويرث ٦٨٥
- لو رجعتم إلى أهليكم صلوا صلاة كذا - أبو قلابة ٨١٩
- لو سألتني هذا القضيب ما أعطيتكه - عبد الله بن عبد الله ٤٣٧٨
- لو سألتني هذه القطعة ما أعطيتكها - ابن عباس ٣٦٢٠
- لو شئت شرطتي لهم - القاسم بن محمد ٥٤٣٠
- لو علمت أنك تنظر لطعنت بها - سهل بن سعد ٥٩٢٤
- لو غض الناس إلى الربيع - ابن عباس ٢٧٤٣
- لو فعله لأخدته الملائكة - ابن عباس ٤٩٥٨
- لو قد جاء مال البحرين - جابر بن عبد الله ٢٢٩٦
- لو كان الإيمان في الشريان لنهال رجال - أبو هريرة ٤٨٩٧
- لو كان على رضي الله عنه ذاكراً عثمان - ابن الحنفية ٣١١١
- لو كان عليها دين أكنت قاضيه؟ - ابن عباس ٦٦٩٩
- لو كان لا ين آدم واديان من مال - ابن عباس ٦٤٣٦
- لو كان لي مثل أحد ذهبًا ما يسرني - أبو هريرة ٢٣٨٩
- لو كان المطعم بن عدي حيَا - جبير ٣١٣٩
- لو كنت ثم لأريتكم قبره - أبو هريرة ٣٤٠٧
- لو كنت راجماً امرأة من غير بينة - القاسم بن محمد ٧٢٣٨
- لو كنت راجحاً امرأة من غير بينة - عبد الله بن شداد ٦٨٥٥
- لو كنت متخدًا خليلًا - أيوب ٣٦٥٧

- لو استقبلت من أمري ما استدبرت - عائشة ٧٢٢٩
- لو اطلع في بيتك أحد ولم تأذن له - أبو هريرة ٦٨٨٨
- لو أعلم أنك تنتظرني لطعنت به - سهل بن سعد ٦٩٠١
- لو أعلم أنك تنظر لطعنت به في عينك - سهل بن سعد ٦٢٤١
- لو آمن بي عشرة من اليهود لآمن - أبو هريرة ٣٩٤١
- لو أن ابن آدم أعطي وادياً ملآن - سهل بن سعد ٦٤٣٨
- لو أن أحدهم إذا أراد أن يأتي أهله - ابن عباس ٣٢٨٣
- لو أن أحدهم إذا أراد أن يأتي أهله - ابن عباس ٧٣٩٦
- لو أن أحدهم إذا أراد أن يأتي أهله - ابن عباس ٦٣٨٨
- لو أن أمراً أطلع عليك بغير إذن - أبو هريرة ٦٩٠٢
- لو أن الأنصار سلكوا وادياً - أبو هريرة ٣٧٧٩
- لو أن رجلاً أحب فلم يجد الماء شهراً - أبو موسى ٣٤٧
- لو أن لابن آدم ملء واد مالاً لأحب - ابن عباس ٦٤٣٧
- لو أن لابن آدم وادتاً من ذهب - أنس بن مالك ٦٤٣٩
- لو تركته بين - ابن عمر ٢٦٣٨
- لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلاً - أبو هريرة ٦٤٨٥
- لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلاً - أنس بن مالك ٤٦٢١
- لو جاء مال البحرين أعطينك هكذا - جابر ٢٥٩٨
- لو دخلوها لم يزالوا فيها إلى يوم القيمة - علي بن أبي طالب ٧٢٥٧
- لو دخلوها ما خرجوا منها - علي بن أبي طالب ٤٣٤٠

- أنس بن مالك ١١٠٠
 - لولا بنو إسرائيل لم يختزِّ اللحم - أبو هريرة . ٢٣٣٠
 - لولا الهجرة لكنت امرأة من الأنصار - أبو هريرة ٧٢٤٤
 - لولا الهجرة لكنت امرأة من الأنصار - عبد الله بن زيد ٧٢٤٥
 - لي خمسة أسماء - جibrir بن مطعم ٣٥٣٢
 - ليأتين على الناس زمان - أبو هريرة ٢٠٨٣
 - ليأتين على الناس زمان بطوف الرجل - أبو موسى الأشعري ١٤١٤
 - ليت رجلاً صالحًا من أصحابي يحرسني ٧٢٣١
 - ليت رجلاً صالحًا من أصحابي يحرسني - عائشة ٢٨٨٥
 - ليتني أرى رسول الله ﷺ حين ينزل عليه - يعلى بن أمية ٤٣٢٩
 - ليحجّنَّ البيت وليعمرنَّ بعد خروج - أبو سعيد الخدري ١٥٩٣
 - ليدخلنَّ الجنة من أمتي سبعون - سهل بن سعد ٦٥٤٣
 - ليدخلنَّ من أمتي سبعون ألفاً - سهل بن سعد ٣٢٤٧
 - ليراجعاها - ابن عمر ٥٢٥٢
 - ليراجعاها ثم يمسكها حتى تظهر - ابن عمر .. ٤٩٠٨
 - ليبردنَّ على ناس من أصحابي الحوض - أنس بن مالك ٦٥٨٢
 - ليس أحد أصيর على أذى سمعه من الله - أبو موسى ٦٠٩٩
 - ليس أحد من أهل الأرض يتضرر الصلاة غيركم - عبد الله بن عمر ٥٧٠
 - ليس أحد يحاسب إلا هلك - عائشة ٤٩٣٩
 - ليس أحد يحاسب يوم القيمة إلا هلك - عائشة ٦٥٣٧
 - ليس بشيء فقالوا: إنهم يحدثونا - عائشة .. ٥٧٦٢
 - ليس بنا رد عليك ولكتنا حُرُم - الصعب بن عباس ٣٦٥٦
 - لو كنت متخدنا خليلًا لاتخذت أبا بكر - ابن عباس ٦٧٣٨
 - لو كنت متخدنا من هذه الأمة خليلًا - ابن عباس ٣٦٥٨
 - لو كنت متخدنا من هذه الأمة خليلًا - عبد الله ابن أبي مليكة ١٥٨٥
 - لو لبشت في السجن ما لبست يوسف - أبو هريرة ٦٩٩٢
 - لو مد بي الشهر لواصلت وصالاً - أنس بن مالك ٧٢٤١
 - لو يعطي الناس بدعاهم لذهب دماء قوم - ابن عباس ٤٥٥٢
 - لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه - أبو جheim ٥١٠
 - لو يعلم الناس ما في النداء والصف الأول - أبو هريرة ٦١٥
 - لو يعلم الناس ما في الوحدة - ابن عمر ٢٩٩٨
 - لو لا آخر المسلمين ما فتحت - عمر بن الخطاب ٢٣٣٤
 - لو لا أنشق على أمتي - أبو هريرة ٢٩٧٢
 - لو لا أنشق على أمتي - عطاء ٧٢٣٩
 - لو لا أنشق على أمتي لأمرتهم أن يصلوها هاكلنا - عبد الله بن عباس ٥٧١
 - لو لا أنشق على أمتي لأمرتهم بالسواك - أبو هريرة ٨٨٧
 - لو لا أن رسول الله ﷺ نهانا أن ندعوه - خباب ابن الأرت ٧٢٣٤
 - لو لا أن يجتمع الناس حولي - عبد الله بن مغفل ٤٢٨١
 - لو لا أنت ما اهتدينا - البراء بن عازب ٢٨٣٦
 - لو لا أني أخاف أن تكون من الصدقة - أنس بن مالك ٢٤٣١
 - لو لا أني رأيت رسول الله ﷺ فعله لم أفعله -

| | |
|---|--|
| - ليس من بلد إلا سبطوه الدجال - أنس بن مالك ١٨٨١ | - ليس من بلد إلا سبطوه الدجال - أنس بن مالك ٢٥٩٦ |
| - ليس من رجل ادعى لغير أبيه - أبو ذر ٣٥٠٨ | - ليس التحصب بشيء - ابن عباس ١٧٦٦ |
| - ليس من نفس تقتل ظلماً إلا كان - عبد الله ابن مسعود ٧٣٢١ | - ليس السعي ببطن الوادي - ابن عباس ٣٨٤٧ |
| - ليس من ضرب الخدوود - عبد الله بن مسعود ١٢٩٧ | - ليس الشديد بالصرعة إنما الشديد الذي - أبو هريرة ٦١١٤ |
| - ليس منا من لطم الخدوود - عبد الله بن مسعود ١٢٩٤ | - ليس من عزائم السجود - ابن عباس ٣٤٢٢ |
| - ليس منا من لم يتغنى بالقرآن - أبو هريرة ٧٥٢٧ | - ليس صلاة أنقل على المنافقين من الفجر والعشاء - أبو هريرة ٦٥٧ |
| - ليس منكم من أحد إلا وقد فرغ من مقعده - علي بن أبي طالب ٦٢١٧ | - ليس على أبيك كرب بعد اليوم - أنس بن مالك ٤٤٦٢ |
| - ليس الواثق بالمكافئ - عبد الله بن عمرو ٥٩٩١ | - ليس على المسلم في فرسه وغلامه صدقة - أبو هريرة ١٤٦٣ |
| - ليسوا بشيء - عائشة ٦٢١٣ | - ليس على الولي جناح أن يأكل - عمرو ٢٣١٣ |
| - ليصيبن أقواماً سفع من النار - أنس بن مالك - ليكونن من أمتي أقواماً يستحلون الحر والحرير - أبو عامر الأشعري ٥٥٩٠ | - ليس الغنى عن كثرة العرض - أبو هريرة ٦٤٤٦ |
| - الليلة أتاني آت - عمر بن الخطاب ٢٢٣٧ | - ليس فيما أقل من خمسة أو سق صدقة - أبو سعيد الخدري ١٤٨٤ |
| - ليلة أسرى بي رأيت موسى - أبو هريرة ٣٣٩٤ | - ليس فيما خمسة أو سق من التمر صدقة - أبو سعيد الخدري ١٤٥٩ |
| - ليلة أسرى به لقيت موسى - أبو هريرة ٣٤٣٧ | - ليس فيما دون خمس أو أوق صدقة - أبو سعيد الخدري ١٤٥٥ |

م

| | |
|---|---|
| - ما أجد لكم إلا أن تلتحقوا ببابل رسول الله ٦٨٠٤ | - ما أجد لكم إلا أن تلتحقوا ببابل رسول الله ٦٤٤٧ |
| - أنس بن مالك ٣٠١٨ | - عبد الله بن مسعود ٦٩٣٧ |
| - ما أجد لكم إلا أن تلتحقوا بالندود - أنس بن مالك ٢٣٨٨ | - ليس كما تقولون - عبد الله بن مسعود ٣٢٦٠ |
| - ما أحب أنه تحوّل لي ذهباً - أبو ذر ٧٣٧٨ | - ما أخذ أصبر على أذى سمعه من الله - أبو موسى الأشعري ٢٦٩٢ |
| - ما أخذ يدخل الجنة يحب - أنس بن مالك .. | - ليس كما قال لقمان - ليس كما تقولون - عبد الله بن مسعود ٢٦٢٢ |
| - ما أخربنا أحد أنه رأى النبي ﷺ يصلّي الصبح - ابن أبي ليلى ٤٢٩٢ | - ليس المسكين الذي ترده الأكلة - أبو هريرة ١٤٧٦ |
| - ما أذن الله بشيء ما أذن للنبي ﷺ - أبو هريرة ٧٤٨٢ | - ليس المسكين الذي ترده التمرة والتمرتان - أبو هريرة ٤٥٣٩ |
| - ما أذن الله لشيء ما أذن لنبي حسن الصوت - أبو هريرة ٧٥٤٤ | - ليس المسكين الذي يطوف على الناس - أبو هريرة ١٤٧٩ |

| | | | |
|------|--|------|---|
| ٦٨٥٣ | - ما انقم رسول الله ﷺ لنفسه - عائشة | ٦٦١١ | - ما استخلف خليفة إلا له بطانتان - أبو سعيد الخدري |
| ٥٦٧٨ | - ما أنزل الله داء إلا وأنزل له شفاء - أبو هريرة | ٥٧٨٧ | - ما أسفل من الكعبين من الإزار ففي النار - أبو هريرة |
| ٧٢٤ | - ما أنكرت شيئاً إلا أنكم لا تقيعون الصنوف - أنس بن مالك | ٣٧٢٧ | - ما أسلم أحد إلا في اليوم الذي أسلمت فيه سعد بن أبي وقاص |
| ٥٥٠٣ | - ما أنهر الدم وذكر اسم الله فكل - عبادة بن رفاعة عن جده | ٦١٩٣ | - ما اسمك؟ قال أسمى حزن - سعيد بن المسيب |
| ٥٥٤٣ | - ما أنهر الدم وذكر اسم الله فكلوه - رافع بن خديج | ٦١٩٠ | - ما اسمك؟ قال حزن - المسيب |
| ١٥٤١ | - ما أهل رسول الله ﷺ إلا من عند المسجد - سالم عن أبيه | ٥٤٧٥ | - ما أصاب بحده فكله - عدي بن حاتم |
| ٥١٦٨ | - ما أولم النبي ﷺ على شيء - أنس بن مالك | ٢٥٠٨ | - ما أصبح لآل محمد ﷺ إلا صاع - أنس بن مالك |
| ٦١٠١ | - ما بال أقوام ينتزهون عن الشيء - عائشة | ٦٠٦٧ | - ما أظن فلاناً يعرفان - عائشة |
| ٧٥٠ | - ما بال أقوام يرفعون عن السماء في صلاتهم - أنس بن مالك | ١٧٧٧ | - ما اعتمر رسول الله ﷺ في رجب - عائشة |
| ٣٥١٨ | - ما بال دعوى أهل الجاهلية؟ - جابر بن عبد الله | ٤٢٥٤ | - ما اعتمر النبي ﷺ عمرة إلا وهو - عائشة ... |
| ٤٩٠٥ | - ما بال دعوى جاهلية؟ - جابر بن عبد الله | ٦١٧١ | - ما أعددت لها؟ - أنس بن مالك |
| | - ما بال العامل نبعثه فيأتي فيقول هذا لك - | ٧١٥٣ | - ما أعددت لها؟ فكان الرجل استكان - أنس ابن مالك |
| ٧١٧٤ | - أبو حميد الساعدي | ٥٢٩ | - ما أعرف شيئاً كان على عهد النبي ﷺ - أنس بن مالك |
| ٣٢٢٤ | - ما بال هذه؟ قلت وسادة - عائشة | ٣١١٧ | - ما أعطيكم ولا أمنعكم - أبو هريرة |
| ٢١٥٠ | - ما بال هذه التمرة؟ - عائشة | ٤٤٠٢ | - ما اغترنا قدما عبد في سبيل الله - عبد الرحمن بن جبر |
| ٤٤٠٢ | - ما بعث الله من نبي إلا أنذر أمته - ابن عمر .. | ٢٨١١ | - ما أغنت عن عمك - العباس بن عبد المطلب |
| | - ما بعث الله من نبي إلا أنذر قومه الأعور - | ٣٨٨٣ | - ما أكل أحد طعاماً قط خيراً - المقدام |
| ٧٤٠٨ | - أنس بن مالك | ٢٠٧٢ | - ما أكل آل محمد ﷺ أكلين - عائشة |
| | - ما بعث الله من نبي ولا استخلف من خليفة إلا كانت له - أبو سعيد الخدري | ٦٤٥٥ | - ما أكل النبي ﷺ خيراً مرققاً - أنس بن مالك |
| ٧١٩٨ | - ما بعث الله نبياً إلا رعى العنم - أبو هريرة | ٥٣٨٥ | - ما أكل النبي ﷺ على خوان - أنس بن مالك |
| ٢٢٦٢ | - ما بعث نبي إلا أنذر أمته الأعور - أنس بن مالك | ٥٤١٥ | - ما ألهأ السحر عندي إلا نائماً - عائشة |
| ٧١٣١ | - ما بقي أحد أعلم به مني كان علي - سهل بن سعد الساعدي | ١١٣٣ | - ما أمسى عند آل محمد ﷺ صاع بر - أنس ابن مالك |
| ٢٤٣ | - ما بين بيتي ومنبري روضة - أبو هريرة | ٢٠٦٩ | - ما أنا بقارئ - عائشة |
| ١٨٨٨ | - ما بين بيتي ومنبري روضة من رياض الجنة - عبد الله بن زيد المازني | ٣ | - ما أنا بقارئ فأخذني ففظني - عائشة |
| ١١٩٥ | | ٦٩٨٢ | |

| | | | |
|------|---|------|---|
| ٣٧٧٨ | - ما الذي يبلغني عنكم - أنس بن مالك | ١٨٧٣ | - ما بين لابتيها حرام - أبو هريرة |
| ٥٩٠١ | - ما رأيت أحداً أحسن في حلة حمراء - البراء ابن عازب | ٦٥٥١ | - ما بين منكبي الكافر مسيرة ثلاثة أيام - أبو هريرة |
| ٥٦٤٦ | - ما رأيت أحداً أشدّ عليه الوجع - عائشة | ٤٩٣٥ | - ما بين النفحتين أربعون - أبو هريرة |
| ١١٧٧ | - ما رأيت رسول الله ﷺ سبع سبعة الضحى - عائشة | ٣٦٣٥ | - ما تجدون في التوراة في شأن الرجم؟ - ابن عمر |
| ٤٨٢٨ | - ما رأيت رسول الله ﷺ ضاحكاً - عائشة | ٦٨١٩ | - ما تجدون في كتابكم؟ قالوا إن أحبارنا - ابن عمر |
| ٦٦١٢ | - ما رأيت شيئاً أشبه باللعم مما قال - ابن عباس | ٤٤٦١ | - ما ترك رسول الله ﷺ ديناراً - عمرو بن الحارث |
| ٥١٧١ | - ما رأيت النبي ﷺ أولم - أنس بن مالك | ٢٧٣٩ | - ما ترك رسول الله ﷺ عند موته درهماً - عمرو بن الحارث |
| ١٦٨٢ | - ما رأيت النبي ﷺ صلّى الله عليه وآله وسلم صلاة - عبد الله بن مسعود | ٢٨٧٣ | - ما ترك النبي ﷺ إلا سلاحه - عمرو بن الحارث |
| ٦٠٩٢ | - ما رأيت النبي ﷺ مستجمعاً - عائشة | ٢٩١٢ | - ما ترك استلام هذين الركتين - ابن عمر |
| ٢٠٠٦ | - ما رأيت النبي ﷺ يتحرى صيام - ابن عباس | ١٦٠٦ | - ما تركت بعدي فتنة أضر على الرجال من النساء - أسامة بن زيد |
| ٢٩٠٥ | - ما رأيت النبي ﷺ يغدو رجلاً - علي بن أبي طالب | ٥٠٩٦ | - ما تزوجت؟ فقلت تزوجت ثيّباً - جابر بن عبد الله |
| ١١٤٨ | - ما رأيت النبي ﷺ يقرأ في شيء من صلاة الليل - عائشة | ٥٠٨٠ | - ما تشيرون على في قوم يسبون أهلي - عائشة |
| ٦٤٤٧ | - ما رأيك في هذا؟ فقال - سهل بن سعد | ٧٣٧٠ | - ما تصنعون بمحاقلكم - ظهير بن رافع |
| ٢٦٢٧ | - ما رأينا من شيء - أنس بن مالك | ٢٢٣٩ | - ما تصنعون بهما؟ قالوا : نسخم - ابن عمر |
| ٢٨٥٧ | - ما رأينا من فزع - أنس بن مالك | ٧٥٤٣ | - ما تقولون في هذه القسامة؟ - عمر بن عبد العزيز |
| ٢٧٦٧ | - ما ردار ابن عمر على أحد وصيته - نافع | ٤١٩٣ | - ما حجبني رسول الله ﷺ منذ أسلمت - جرير ابن عبد الله |
| ٧٢٩٠ | - ما زال بكم صنيعكم حتى ظنت أنه سيكتب عليكم - زيد بن ثابت | ٣٨٢٢ | - ما حجبني النبي ﷺ منذ أسلمت - جرير |
| ٦١١٣ | - ما زال جبريل يوصيني بالجار - ابن عمر | ٣٠٣٥ | - ما حديث بلغني عنكم؟ - أنس بن مالك |
| ٦٠١٥ | - ما زال جبريل يوصيني بالجار - عائشة | ٤٣٣١ | - ما حق أمري مسلم له شيء يوصي فيه - عبد الله بن عمر |
| ٦٠١٤ | - ما زال جبريل يوصيني بالجار - عائشة | ٢٧٣٨ | - ما خير رسول الله ﷺ بين أمرین - عائشة |
| ٢٥٤٣ | - ما زلت أحب بنى تميم منذ ثلاث - أبو هريرة | ٣٥٦٠ | - ما خير النبي ﷺ بين أمرین إلا - عائشة |
| ٣٦٨٤ | - ما زلنا أعزّة منذ أسلم عمر - عبد الله بن مسعود | ٦٧٨٦ | |
| ٦٠٣٤ | - ما سئل النبي ﷺ عن شيءٍ فقط - جابر بن عبد الله | | |
| | - ما سأله النبي ﷺ عن الدجال - المغيرة | | |

| | | | |
|------|--|------|--|
| ٧٤٠٩ | - ما عليكم ألا تفعلوا - أبو سعيد الخدري | ٧١٢٢ | ابن شعبة |
| ٤١٣٨ | - ما عليكم أن لا تفعلوا - ابن محبير - | ٣٦١ | - ما السرى يا جابر - جابر بن عبد الله - |
| ٢٥٤٢ | - ما عليكم أن لا تفعلوا ما من قسمة كائنة - أبو سعيد الخدري | ٦١٨٤ | - ما سمعت رسول الله ﷺ ينادي - علي بن أبي طالب |
| ٩٧٩ | - ما العمل في أيام العشر أفضل من العمل في هذه - عبدالله بن عباس | ٣٨٦٦ | - ما سمعت عمر لشيء قط يقول - ابن عمر ... - |
| ٥١٢١ | - ما عندك؟ فقال: ما عندي شيء - سهل بن سعد | ٤٠٥٩ | - ما سمعت النبي ﷺ يجمع أبويه لأحد - علي ابن أبي طالب |
| ٢٤٤٢ | - ما عندك يا ثمامه - أبو هريرة | ٤٠٥٨ | - ما سمعت النبي ﷺ يقول لأحد - سعد بن أبي وقاص |
| ١٨٧٠ | - ما عندنا شيء إلا كتاب الله - علي بن طالب | ٣٨١٢ | - ما شأن بريدة فقال اشتريها - عائشة .. |
| ٦٧٥٥ | - ما عندنا كتاب نقرؤه إلا كتاب الله - علي بن أبي طالب | ٢٧٢٦ | - ما شأن هذه؟ قالوا - أسماء .. |
| ٣٨١٨ | - ما غرت على أحد من نساء النبي ﷺ - عائشة | ٢٣٦٤ | - ما شأن هذه؟ قلت - أم رومان .. |
| ٥٢٢٩ | - ما غرت على امرأة لرسول الله ﷺ - عائشة .. | ٤١٤٣ | - ما شأنك؟ قاتل : شر - أنس بن مالك |
| ٣٨١٦ | - ما غرت على امرأة للنبي ﷺ - عائشة .. | ٣٦١٣ | - ما شأنك؟ قال: وقعت على امرأتي - أبو هريرة .. |
| ٣٨١٧ | - ما غرت على امرأة ما غرت على خديجة - عائشة | ٦٧٠٩ | - ما شأنكم - أبو قتادة |
| ٤٤١٨ | - ما فعل كعب؟ - كعب بن مالك | ٦٣٥ | - ما شبع آل محمد ﷺ من طعام - أبو هريرة .. |
| ٥٤٣٨ | - ما فعله إلا في عام جاع الناس - عائشة .. | ٦٦٨٧ | - ما شبع آل محمد ﷺ منذ قدم المدينة - |
| ٣١٤٧ | - ما كان حديث بلغني عنكم؟ - أنس بن مالك - | ٥٣٧٤ | عائشة |
| ٣١٢ | - ما كان لإحدانا إلا ثوب واحد تحيض فيه - عائشة | ٤٥١٦ | - ما شبعنا حتى فتحنا خير - ابن عمر |
| ٦٢٨٠ | - ما كان لعلي اسم أحبت إليه من أبي تراب - سهل بن سعد | ٤٢٤٣ | - ما صام النبي ﷺ شهرًا كاملًا - ابن عباس .. |
| ٤٦١٧ | - ما كان لنا حمر غير فضيحكم هذا - أنس بن مالك | ١٩٧١ | - ما صلّى النبي ﷺ صلاة بعد - عائشة .. |
| ٥٩٣ | - ما كان النبي ﷺ يأتيني في يوم بعد العصر إلا عائشة | ٤٩٦٧ | - ما صليت وراء إمام فقط أخف صلاة ولا أتم من النبي ﷺ - أنس بن مالك |
| ٢٤٩٧ | - ما كان يدأ يهد فخلوه - البراء بن عازب .. | ٧٠٨ | - ما ظنك باثنين الله ثالثهما - أنس بن مالك ... |
| ٢٤٩٧ | - ما كان يدأ يهد فخلوه - زيد بن الأرقم .. | ٤٦٦٣ | - ما ظنك يا أبو بكر باثنين الله ثالثهما - أبو بكر الصديق |
| ٣٩٣٩ | - ما كان يدأ يهد فليس به بأس - عبد الرحمن ابن مطعم | ٣٦٥٣ | - ما عاب النبي ﷺ طعاماً قط - أبو هريرة .. |
| | | ٣٥٦٣ | - ما عدوا من بعث النبي ﷺ - سهل بن سعد .. |
| | | ٣٩٣٤ | - ما علمت النبي ﷺ أكل على سكرجة - أنس ابن مالك |

| | | | |
|------|---|------|--|
| ٥٢٢٠ | - ما من أحد غير من الله - عبد الله بن مسعود . | ٣١٧٩ | - ما كتبنا عن النبي ﷺ إلا القرآن - علي بن أبي طالب |
| ١١٣ | - ما من أصحاب النبي ﷺ إلا أحد أكثر حديثاً عن مني - أبو هريرة | ٩٣٩ | - ما كاتنا نقليل - سهل بن سعد |
| ٤٩٨١ | - ما من الأنبياء نبي إلا أعطي من الآيات - أبو هريرة | ١٩٧٣ | - ما كنت أحب أن أراه من الشهر صانعاً - أنس بن مالك |
| ١٠٥٣ | - ما من شيء كنت لم أره - أسماء | ٤٥١٧ | - ما كنت أرى الجهد قد بلغ بك هذا - عبد الله ابن مغفل |
| ١٨٤ | - ما من شيء كنت لم أره إلا قدر رأيته - أسماء بنت أبي بكر | ١٨١٦ | - ما كنت أرى الوجع بلغ بك - كعب بن عجرة |
| ٧٢٨٧ | - ما من شيء لم أره إلا وقد رأيته - أسماء | ٦٧٧٨ | - ما كنت لأقيم حداً على أحد فيموت - علي ابن أبي طالب |
| ٨٦ | - ما من شيء لم أكن أريته إلا رأيته في مقامي - أسماء بنت أبو بكر | ٢٩٦٧ | - ما لغيرك؟ قال: قلت أعيَا - جابر بن عبد الله |
| ٥٨٢٧ | - ما من عبد قال لا إله إلا الله ثم مات - أبو ذر - ما من عبد يسترعى الله روعة فلم يحطها - معقل بن يسار | ٢٩٤ | - مالك أنسى - عائشة |
| ٢٧٩٥ | - ما من عبد يموت له عند الله خير - أنس بن مالك | ٥٥٤٨ | - مالك أنسى؟ قالت نعم - عائشة |
| ٦٠١٢ | - ما من مسلم غرس غرساً فأكل منه إنسان - أنس بن مالك | ٥٥٥٩ | - مالك؟ أنسى قلت: نعم - عائشة |
| ٢٣٢٠ | - ما من مسلم يغرس غرساً أو يزرع زرعاً - أنس بن مالك | ٧٦٤ | - مالك تقرأ في المغرب بقصار وقد سمعت النبي ﷺ - زيد بن ثابت |
| ٥٦٤٠ | - ما من مصيبة تصيب المسلم إلا كفر الله - عائشة | ٣٠٩١ | - مالك؟ فقلت: يا رسول الله - علي بن أبي طالب |
| ٥٥٣٣ | - ما من مكلوم يكلم في سبيل الله - أبو هريرة . | ١٩٣٥ | - مالك؟ قال: أصبت أهلي في رمضان - عائشة |
| ٢٣٩٩ | - ما من مؤمن إلا وأنا أولى به في الدنيا والآخرة - أبو هريرة | ١٩٣٦ | - مالك؟ قال: وقعت على امرأني وأنا صائم - أبو هريرة |
| ٤٧٨١ | - ما من مؤمن إلا وأنا أولى الناس به - أبو هريرة | ٤٠٠٣ | - مالك؟ قلت يا رسول الله ما رأيت - علي بن أبي طالب |
| ٤٥٤٨ | - ما من مولود إلا والشيطان يمسه - أبو هريرة | ٣٥٧٦ | - ما له ترب جبئه - أنس بن مالك |
| ١٣٥٨ | - ما من مولود إلا يولد على الفطرة - أبو هريرة | ٦٠٣١ | - ما لهذه؟ قلت حمى أخذتها - أم رومان |
| ١٣٨١ | - ما من الناس مسلم يموت له ثلاثة - أنس بن مالك | ٣٣٨٨ | - مالي في النساء من حاجة - سهل بن سعد .. |
| ١٢٤٨ | - ما من الناس من مسلم يتوفى له ثلاثة - أنس ابن مالك | ٥٠٢٩ | - مالي اليوم في النساء من حاجة - سهل بن سعد .. |
| | - ما مننبي يمرض إلا خير بين الدنيا والآخرة | ٥١٤١ | - ما مست حريراً ولا ديباجاً ألين - أنس بن مالك |
| | | ٣٥٦١ | |

| | | | |
|------|---|------|--|
| ١٤٧٤ | - ما يزال الرجل يسأل الناس - ابن عمر | ٤٥٨٦ | - عائشة |
| ٣٩٩٣ | - ما يسرني أنني شهدت بدرًا - رافع | ٧١٥١ | - ما من والي يلي رعية من المسلمين فيموت - |
| | - ما يصيب المسلم من نصب ولا وصب - أبو | | معقل بن يسار |
| ٥٦٤١ | - سعيد وأبو هريرة | ١٤٤٢ | - ما من يوم يصبح العباد فيه - أبو هريرة |
| | - ما يجعلك؟ قلت إبني حديث عهد بعرس - | ٤٦٤٧ | - ما منك أن تأتي؟ ألم يقل الله - أبو سعيد بن المعلى |
| ٥٢٤٥ | - جابر بن عبد الله | ٤٧٠٣ | - ما منك أن تأتي؟ قلت - أبو سعيد بن المعلى |
| | - ما يكون عندي من خير فلن أدخله - أبو | ١٧٨٢ | - ما منك أن تحجي معنا؟ - ابن عباس |
| ١٤٦٩ | - سعيد الخدرى | ١٨٦٣ | - ما منك من الحجج؟ - ابن عباس |
| | - ما يكون عندي من خير لا أدخله عنكم - أبو | ٧٤٤٣ | - ما منكم من أحد إلا سيكلمه ربها - عدي بن حاتم |
| ٦٤٧٠ | - سعيد الخدرى | ٦٥٣٩ | - ما منكم من أحد إلا وسيكلمه الله - عدي بن حاتم |
| | - ما ينبغي لأحد أن يقول: أنا خير - عبد الله | ٤٩٤٥ | - ما منكم من أحد إلا وقد كتب مقعده - علي |
| ٤٦٠٣ | - ابن مسعود | ١٣٦٢ | - ما منكم من أحد ما من نفس منفوسه - علي |
| | - ما ينبغي لأحد أن يكون خيراً من ابن متى - | ١٠١ | - ما نعلم حيًّا من أحيا العرب أكثر شهيدا - |
| ٤٨٠٤ | - عبد الله بن مسعود | ٤٠٧٨ | - قادة |
| ٤٦٣١ | - ما ينبغي لعبد أن يقول: أنا خير - أبو هريرة . | | - ما هذا العجل؟ قالوا: هذا جبل لزينب - |
| | - ما ينبغي لعبد أن يقول: أنا خير من يونس - | ١١٥٠ | - أنس بن مالك |
| ٤٦٣٠ | - ابن عباس | ٢٠٣٣ | - ما هذا؟ فأخبر - عائشة |
| ٣٤١٣ | - ما ينبغي لعبد أن يقول إني خير - ابن عباس . | ٥١٥٥ | - ما هذا؟ قال: إني تزوجت - أنس بن مالك . |
| ٥٦٦ | - ما يتضررها أحد - عائشة | ٢٠٤٥ | - ما هذا؟ قالوا: إنسان كان رسول الله ﷺ يعوده - أنس بن مالك |
| | - ما ينقم ابن جمبل إلا أنه كان فقيراً - أبو | ٢٠٠٤ | - ما هذا؟ قالوا: هذا يوم صالح - ابن عباس . |
| ١٤٦٨ | - هريرة | ٥٢١ | - ما هذا يا مغيرة - أبو مسعود |
| ٣٩٩٦ | - مات أبو زيد ولم يترك عقباً - أنس بن مالك . | ٥٩٥٧ | - ما هذه النمرقة؟ قلت لتجلس عليها - عائشة |
| | - مات إنسان كان رسول الله ﷺ يعوده - أنس بن عباس | ٣٥ | - ما ييكيك؟ - عائشة |
| ١٢٤٧ | - مات رجل فقيل له ما كنت تقول - حذيفة بن اليمان | ٤٩١٣ | - ما ييكيك؟ قلت - أنس بن عباس |
| | - ماتت لنا شاة فدبغنا مسكتها - سودة بنت زمعة | ٦٦٦٠ | - ما يحدثكم عبد الله؟ قالوا له: فقال - الأشعث بن قيس |
| ٣٨٧٧ | - مات اليوم رجل صالح - جابر بن عبد الله ... | | |
| | - ماتت لنا شاة فدبغنا مسكتها - سودة بنت | | |
| ٦٦٨٦ | - زمعة | | |
| ٤٣٧٢ | - ماذا عندك يا شمامه؟ - أبو هريرة | | |
| | - المؤمن الذي يقرأ القرآن ويعمل به - أبو | | |

| | | |
|---|------|--|
| - مثل المؤمن كالخامة من الزرع - كعب بن مالك ٥٦٤٣ | ٥٠٥٩ | موسى الأشعري |
| - مثل المؤمن كمثل خامة الزرع - أبو هريرة ٧٤٦٦ | ٦٠٢٦ | - المؤمن للمؤمن كالبيان - أبو موسى |
| - مثل المؤمن كمثل الخامة من الزرع - أبو هريرة ٥٦٤٤ | ٥٣٩٣ | - المؤمن يأكل في معن واحد - نافع |
| - مثل المؤمن كمثل شجرة خضراء لا يسقط - ابن عمر ٦١٢٢ | ٢٧٨٦ | - مؤمن يجاهد في سبيل الله - أبو سعيد الخدري |
| - مثل المدهن في حدود الله والواقع فيها - التعمان بن بشير ٢٦٨٦ | ٥٧٣٣ | - المبطون شهيد والمطعون شهيد - أبو هريرة |
| - مثل المسلمين واليهود والنصارى كمثل رجل - أبو موسى ٥٥٨ | ٢١١١ | - المتباعان كل واحد منهم بالختار - ابن عمر |
| - مثلكم ومثل أهل الكتابين - ابن عمر ٢٢٦٨ | ٥٢١٩ | - المتشبع بما لم يعط كلايس ثوابي زور - أسماء |
| - مثلني ومثل الأنبياء كرجل بنى داراً - جابر بن عبد الله ٣٥٣٤ | ١٣٢١ | - متى دفن هذا؟ قالوا: البارحة - ابن عباس .. |
| - مثلني ومثل ما بعثني الله كمثل رجل - أبو موسى ٦٤٨٢ | ٤٤٧٠ | - متى هاجرت؟ الصنابحي |
| - مثلني ومثل الناس كمثل رجل استوقد ناراً - أبو هريرة ٣٤٢٦ | ١٤٤٣ | - مثل البخيل والمتصدق كمثل رجلين - أبو هريرة |
| - مثلني مثني - ابن عمر ٤٧٣ | ٢٩١٧ | - مثل البخيل والمنافق كمثل رجلين - أبو هريرة |
| - المدينة كالكثير تفني خبثها - جابر بن عبد الله ٧٢٠٩ | ٥٢٩٩ | - مثل الجليس الصالح والجليس السوء - أبو موسى الأشعري |
| - المدينة حرام ما بين عاثر إلى كذا - علي بن أبي طالب ٣١٧٩ | ٢١٠١ | - مثل الجليس الصالح والسوء - أبو موسى الأشعري |
| - المدينة حرم ما بين عاثر إلى كذا - علي بن أبي طالب ١٨٧٠ | ٥٥٣٤ | - مثل الذي يذكر ربه والذي لا يذكر - أبو موسى الأشعري |
| - المدينة حرم من كذا إلى كذا - أنس بن مالك ١٨٦٧ | ٦٤٠٧ | - مثل الذي يقرأ القرآن كالأثرجة - أبو موسى الأشعري |
| - المدينة كالكثير تفني خبثها - جابر بن عبد الله ١٨٨٣ | ٥٠٢٠ | - الأشعري |
| - المدينة يأتيها الدجال فيجد الملائكة - أنس ابن مالك ٧١٣٤ | ٤٩٣٧ | - مثل الذي يقرأ القرآن وهو حافظ له - عائشة |
| - ملأ أبو بكر والعباس بمجلس - أنس بن مالك ٣٧٩٩ | ٢٤٩٣ | - مثل القائم على حدود الله - التعمان بن بشير |
| - من أصحاب خالد من شاء منهم أن يعقب - البراء بن عازب ٤٣٤٩ | ٧٩ | - مثل ما بعثني الله به من الهدى والعلم - أبو موسى |
| - من بنا جنازة فقام لها النبي ﷺ - جابر بن عبد الله ١٣١١ | ٧٥٦٠ | - مثل المؤمن الذي يقرأ القرآن كالأثرجة - أبو موسى |
| | ٥٤٢٧ | - أبو موسى الأشعري |

- مريهودي برسول الله ﷺ فقال: السام عليك
أنس بن مالك ٦٩٢٦
- المرأة مع من أحب - أبو موسى ٦١٧٠
- المرأة مع من أحب - عبد الله بن مسعود ٦١٦٨
- المرأة كالضلوع إن أقامتها كسرتها - أبو هريرة ٥١٨٤
- مرحباً بابتي ثم أجلسها - عائشة ٦٢٨٥
- مرحباً بالقوم غير خرايا ولا التدامى - أبو جمرة ٤٣٦٨
- مرحباً بالوقد الذين جاؤوا - ابن عباس ٦١٧٦
- مرحباً يا ابنتي - عائشة ٣٦٢٣
- مررت بالربدة فإذا أنا بأبي ذر - زيد بن وهب ١٤٠٦
- مررت على أبي ذر بالربدة - زيد بن وهب ٤٦٦٠
- مرض النبي ﷺ فقال: مروا أبي بكر - أبي موسى ٣٣٨٥
- مرضت فجاءني رسول الله ﷺ - جابر بن عبد الله ٧٣٠٩
- مرضت فعادني رسول الله ﷺ - جابر بن عبد الله ٦٧٢٣
- مرضت فعادني النبي ﷺ - سعد بن أبي وفاص ٢٧٤٤
- مرضت مرضًا فأثني النبي ﷺ - جابر بن عبد الله ٥٦٥١
- مرضت مرضًا فأشفيت منه على الموت - سعد بن أبي وفاص ٦٧٣٣
- مره أن يراجعها ثم يطلق - ابن عمر ٥٣٣٣
- مره فليتكلم ولويستطلّ وليقعد - ابن عباس ٦٧٠٤
- مره فليراجعها - نافع ٥٢٥١
- مروا أبي بكر فليصل - حمزة بن عبد الله ٦٨٢
- مروا أبي بكر فليصل - عائشة ٧١٦
- مروا أبي بكر يصل بالناس - أبو موسى ٦٧٨
- مروا أبي بكر يصل بالناس - عائشة ٧٣٠٣
- مروا بجنازة فأثروا عليها خيراً - أنس بن مالك ١٣٦٧
- مري أبي بكر يصل بالناس - عائشة ٣٣٨٤
- مربنا في مسجدبني رفاعة فسمعته يقول - أنس بن مالك ٥١٦٣
- مرب النبي ﷺ بالأبواء - الصعب بن جثامة ٣٠١٢
- مرب النبي ﷺ وأنا أصلبي - أبو سعيد بن المعلى ٤٧٠٣
- مرب النبي ﷺ وأنا أوقد - كعب بن عجرة ٥٦٦٥
- مرجل سهام في المسجد - جابر بن عبد الله ٧٠٧٣
- مرجل على رسول الله ﷺ فقال لرجل عنده جالس: - سهل بن سعد ٦٤٤٧
- مرجل المسجد ومعه سهام - جابر بن عبد الله ١٥٤
- مر رسول الله ﷺ على قبرين فقال - ابن عباس ٦٠٥٢
- مر على النبي ﷺ بجنازة فأثروا عليها خيراً - أنس بن مالك ٢٦٤٢
- مر عمر في المسجد وحسان ينشد - سعيد بن المسيب ٣٢١٢
- مر النبي ﷺ بأمرأة عند قبر - أنس بن مالك ١٢٥٢
- مر النبي ﷺ بأمرأة تبكي عند قبر - أنس بن مالك ١٢٨٣
- مر النبي ﷺ بتمرة مسقطة فقال لولا أن تكون - أنس بن مالك ٢٠٥٥
- مر النبي ﷺ بحاط من حيطان المدينة - ابن عباس ٢١٦
- مر النبي ﷺ بعزيمة - ابن عباس ٥٥٣٢
- مر النبي ﷺ بقبرين فقال إنهما ليعدبان - ابن عباس ٢١٨
- مر النبي ﷺ على رجل وهو يعاتب أخاه في الحياة - ابن عمر ٦١١٨
- مر النبي ﷺ على قبرين فقال: - ابن عباس ١٣٧٨
- مر النبي ﷺ على نفر من أسلم - سلمة بن الأكوع ٢٨٩٩
- مر النبي ﷺ بتمرة في الطريق - أنس بن مالك ٢٤٣١

| | |
|-------------------|--|
| ٤٧٧٨ | - مفاتيح الغيب خمس ثم قرأ - ابن عمر |
| | - مفاتيح الغيب خمس لا يعلمها إلا الله - عبد |
| الله بن عمر | الله بن عمر |
| ١٠٣٩ | - مكانك فجلس بيننا حتى وجدت برد - علي |
| | ابن أبي طالب |
| ٦٣١٨ | - مكانكم ثم رجع فاغتسل - أبو هريرة |
| ٢٧٥ | - مكث رسول الله ﷺ بمكة ثلاثة عشرة - ابن |
| | عباس |
| ٣٩٠٣ | - مكث النبي ﷺ كذا وكذا يخيل إليه - عائشة . |
| ٦٠٦٣ | - مكث سنة أريد أن أسأل عمر بن الخطاب - |
| ٤٩١٣ | ابن عباس |
| ٢٩٣١ | - ملا الله بيورتهم - علي بن أبي طالب |
| | - ملا الله عليهم بيورتهم وقبورهم ناراً - علي بن |
| ٤١١١ | أبي طالب |
| | - ملا الله قبورهم وبيورتهم ناراً - علي بن أبي |
| ٦٣٩٦ | طالب |
| ٣٢٨٨ | - الملائكة تتحدث في العنان - عائشة |
| | - الملائكة تصلي على أحدكم ما دام في |
| ٤٤٥ | مصلحة - أبو هريرة |
| ٣٢٢٣ | - الملائكة يتغافلون - أبو هريرة |
| | - من ذاك؟ قال: وقعت بأمرأتي - عائشة |
| ٦٨٢٢ | - من ابتع طعاماً فلا يفعه - ابن عمر |
| ٢١٢٦ | - من ابتع نخلاً بعد أن تؤير - سالم عن أبيه ... |
| ٢٣٧٩ | - من ابتعي من هذه البقات بشيء - عائشة |
| ١٤١٨ | - من آتاه الله مالاً فلم يؤذ زكاته - أبو هريرة ... |
| ١٤٠٣ | - من اتبع جنارة مسلم إيماناً واحتساباً - أبو |
| ٤٧ | هريرة |
| | - من أحب أن يسيط له في رزقه - أنس بن |
| ٥٩٨٦ | مالك |
| | - من أحب أن يتعلّم إلى أهله - أبو المتكل |
| ٢٨٦١ | الناجي |
| | - من أحب أن يسأل عن شيء فليسأل عنه - |
| ٥٤٠ | أنس بن مالك |
| | - من أحب أن ينظر إلى رجل من أهل النار - |

| | |
|------|---|
| ٢٥٦٩ | - مري عبدك فليعمل لنا أعماد المنبر - سهل ابن سعد |
| ٩١٧ | - مري غلامك التجار أن يعمل لي أعماداً أجلس عليهم إذا - سهل بن سعد |
| ٦٥١٢ | - مستريح ومستراح منه - أبو قتادة |
| ٤٨٠٣ | - مستقرها تحت العرش - أبوذر |
| ٣٣٦٦ | - المسجد الحرام - أبوذر |
| ٢٤٤٢ | - المسلم أخو المسلم - عبد الله بن عمر |
| ٦٩٥١ | - المسلم أخو المسلم لا يظلمه ولا يسلمه - ابن عمر |
| ٤٦٩٩ | - المسلم إذا سئل في القبر يشهد - البراء بن عازب |
| ١٠ | - المسلم من سلم المسلمين - ابن عمر |
| ٦٤٨٤ | - المسلم من سلم المسلمين من لسانه - عبد الله بن عمرو |
| ٣١٤٠ | - مشيت أنا وعثمان إلى رسول الله ﷺ - جibrir ابن مطعم |
| ٤٢٢٩ | - مشيت أنا وعثمان إلى النبي ﷺ - جibrir بن مطعم |
| ٣٥٠٢ | - مشيت أنا وعثمان فقال - جibrir بن مطعم |
| ١٨١ | - المصلى أمامك - أسامة بن زيد |
| ٢٩٦٢ | - مضت الهجرة لأهلها - مجاشع |
| ٤٨٢٠ | - مضى خمس : الدخان والروم والقمر - عبد الله بن مسعود |
| ٧٥٠٣ | - مطر النبي ﷺ فقال : قال الله - زيد بن خالد . |
| ٢٢٨٧ | - مظل الغني ظلم - أبو هريرة |
| ٤٤٣٥ | - «مع الذين أنعم» فظننت أنه خير - عائشة |
| ٥٤٧١ | - مع الغلام عقبة - سلمان بن عامر |
| ٢٣٥٥ | - المعدن جبار والبشر جبار - أبو هريرة |
| ٢٥٧٠ | - معكم منه شيء؟ - أبو قتادة |
| ٥٤٠٧ | - معكم منه شيء؟ فناولته العضد فأكلها - أبو قتادة |
| ٤٣١٨ | - معي من ترون - عروة بن الزبير |
| ٢٦٠٧ | - معي من ترون - مروان والمسور بن مخرمة . |

- من اصطبغ بسبع نمرات عجوة لم يضره -
٥٧٧٩ سعد بن أبي وقاص
- من اصطبغ كل يوم نمرات عجوة لم يضره -
٥٧٦٨ سعد بن أبي وقاص
- من أطاعني فقد أطاع الله ومن عصاني - أبو هريرة
٢٩٥٧
- من أعتن رقبة مسلمة أعتن الله بكل - أبو هريرة
٦٧١٥
- من أعتن شركا له في عبد - عبد الله بن عمر ..
٢٥٢٢
- من أعتن شركا له في مملوک - عبد الله بن عمر ..
٢٥٠٣
- من أعتن شخصا له في عبد - أبو هريرة
٢٥٠٤
- من أعتن شخصا له من عبد - عبد الله بن عمر .
٢٤٩١
- من أعتن شخصا من عبد - أبو هريرة
٢٥٢٦
- من أعتن شخصا من مملوکه - أبو هريرة
٢٤٩٢
- من أعتن عبدا بين اثنين - سالم عن أبيه
٢٥٢١
- من أعتن نصيبا أو شقيضا في مملوک - أبو هريرة
٢٥٢٧
- من أعتن نصيبا له في مملوک أو شركا له في عبد - عبد الله بن عمر
٢٥٢٤
- من أعتن نصيبا له من العبد - عبد الله بن عمر
٢٥٥٣
- من أعمرا أرضاً ليست لأحد - عائشة
٢٢٣٥
- من اغترت قدماء في سبيل الله - أبو عبس
٩٠٧
- من اغسل يوم الجمعة - سلمان الفارسي ...
٩١٠
- من اغسل يوم الجمعة غسل الجنابة ثم راح فكانما - أبو هريرة
٨٨١
- من أفرى القرى أن بُري عينه - ابن عمر
٧٠٤٣
- من أقام بيته على قتيل قتله فله سلبه - أبو قتادة
٤٣٢٢
- من اقطع مال امرئ مسلم بيمين كاذبة - عبد الله بن مسعود
٧٤٤٥
- من افتنى كلبا لا يعني عنه زرعا - سفيان بن أبي زهير
٢٢٢٣
- من افتنى كلبا ليس ب الكلب ماشية - ابن عمر ..
٥٤٨٠

- ٦٤٩٣
- من أحب أن يهلال بعمره فليهلال - عائشة
٣١٧
- من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه - أبو موسى
٦٥٠٨
- من أحبت لقاء الله أحب الله لقاءه - عبادة بن الصامت
٦٥٠٧
- من احتبس فرسا في سبيل الله - أبو هريرة ...
٢٨٥٣
- من أحدث في أمرنا هذا - عائشة
٢٦٩٧
- من أحترم بعمره - عائشة
٣١٩
- من أحسن في الإسلام لم يؤخذ - عبد الله ابن مسعود
٦٩٢١
- من أخذ أموال الناس - أبو هريرة
٢٣٧٨
- من أخذ شيئاً من الأرض ظلماً - سعيد بن زيد
٣١٩٨
- من أخذ شيئاً من الأرض بغير حقه - سالم عن أبيه
٣١٩٦
- من أخذ من الأرض شيئاً بغير حقه - سالم عن أبيه
٢٤٥٤
- من أدرك ركعة من الصلاة فقد - أبو هريرة ..
٥٨٠
- من أدرك ما له بعينه - أبو هريرة
٢٤٠٢
- من أدرك من الصبح ركعة - أبو هريرة
٥٧٩
- من ادعى إلى غير أبيه وهو يعلم - أبو عثمان
٤٣٢٦
- من ادعى إلى غير أبيه وهو يعلم - سعد بن أبي وقاص
٦٧٦٦
- من استلجم في أهل بيته - أبو هريرة
٦٦٢٦
- من أسلف في شيء فقي كيل معلوم - ابن عباس
٢٢٤٠
- من اشتري شاة محفلة - عبد الله بن مسعود ..
٢١٤٩
- من اشتري غنمًا مصرة فاحتلبها - أبو هريرة
٢١٥١
- من اشتري محفلة - عبد الله بن مسعود
٢١٦٤
- من أشد الناس عذابا يوم القيمة - عائشة
٦١٠٩
- من أشراط الساعة أن يظهر الجهل - أنس بن مالك
٥٥٧٧
- من أصبح مفترًا فليشم بقية يومه - الربيع بنت معوذ
١٩٦٠

| | | |
|------|---|---|
| ٥٨٤٥ | بنت خالد | - من أكل ثوماً أو بصلًا فليتعتننا - جابر بن عبد الله |
| ٥٧٦٩ | - من تصبِح سبع تمرات عجوة لم يضره - سعد ابن أبي وقاص | - من أكل فلا يقربن مسجدنا - أنس بن مالك . |
| ٥٤٤٥ | - من تصبِح كل يوم سبع تمرات - عامر بن سعد عن أبيه | - من أكل من هذه الشجرة فلا يغشانا - جابر ابن عبد الله |
| ١٤١٠ | - من تصدق بعدل تمرة من كسب طيب - أبو هريرة | - من أكل من هذه الشجرة فلا يقربن مسجدنا - عبد الله بن عمر |
| ١١٥٤ | - من تعارَ من الليل فقال: - عبادة بن الصامت | - من أكل من هذه الشجرة فلا يقربنا - أنس بن مالك |
| ١٥٩ | - من تعمَّد على كذبًا فليتبوأ مقعده من النار - أنس بن مالك | - من أكل ناسياً وهو صائم فليتم صومه - أبو هريرة |
| ١٦١ | - من توْضاً فليستتر - أبو هريرة | - من أمسك كلباً فإنه يتقص - أبو هريرة |
| ١٩٣٤ | - من توْضاً وضوئي هذا ثم يصلي - عثمان بن عفان | - من أمسك كلباً يتقص من عمله كل يوم - أبو هريرة |
| ٦٨٠٧ | - من توكل لي ما بين رجليه وما بين لحييه - سهل بن سعد | - من آمن بالله ورسوله وأقام الصلاة - أبو هريرة |
| ٩١٩ | - من جاء إلى الجمعة - سالم عن أبيه | - من آمن بالله ورسوله وأقام الصلاة - أبو هريرة |
| ٨٩٤ | - من جاء منكم الجمعة - عبد الله بن عمر | - من أفق زوجين في سبيل الله - أبو هريرة |
| ٣٦٦٥ | - من جر ثوبه خيلاً - ابن عمر | - من أفق زوجين من شيء - أبو هريرة |
| ٥٧٨٤ | - من جر ثوبه خيلاً لم ينظر الله إليه - سالم بن عبد الله عن أبيه | - من أي شيء المنبر؟ - سهل بن سعد |
| ٥٧٩١ | - من جر ثوبه مخيلة لم ينظر الله إليه - ابن عمر | - من أين هذا؟ - أبو سعيد الخدري |
| ٢٨٤٣ | - من جهز غازياً في سبيل الله فقد غزا - زيد بن خالد | - من باع خللاً قد أفتر - ابن عمر |
| ١٥٢١ | - من حج لله فلم يرفث - أبو هريرة | - من بلغت عنده من الإبل صدقة الجذعة - أنس بن مالك |
| ١٨١٩ | - من حج هذا البيت فلم يرفث - أبو هريرة | - من بنى مسجداً يبتغي به وجه الله - عثمان بن عفان |
| ٧٣٨٠ | - من حدثك أن محمداً <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> رأى ربه - عائشة .. | - من تبع جنازة فله قيراط - أبو هريرة |
| ٤٦١٢ | - من حدثك أن محمداً <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> كتم - عائشة .. | - من تحلم بحلم لم يره كلف أن يعقد - ابن عباس |
| ٢٣٧٨ | - من حق الإبل أن تحلب على الماء - أبو هريرة | - من تردى من جبل فقتل نفسه - أبو هريرة |
| ٦٦٥٢ | - من حلف بغير ملة الإسلام فهو كما قال - ثابت بن الصحاح | - من ترك صلاة المصعر فقد - بريدة |
| | - من حلف بملة غير الإسلام كاذبًا - ثابت بن | - من ترك مالاً فلورته - أبو هريرة |
| | | - من ترون نكسوها هذه الخميسة؟ - أم خالد |

| | | | |
|------|--|------|---|
| ٥٥٦٢ | سفيان - من ذبح قبل الصلاة فإنما ذبح لنفسه - أنس | ٦١٠٥ | الضحاك - من حلف على ملة غير الإسلام كاذباً - ثابت |
| ٥٥٤٦ | ابن مالك - من ذبح قبل الصلاة فليذبح - جندب بن سفيان | ٦٠٤٧ | ابن الضحاك - من حلف على يمين صبر ليقطع بها - عبد الله بن مسعود |
| ٥٥٠٠ | سفيان - من ذبح قبل الصلاة فليعبد - أنس بن مالك ... | ٤٥٤٩ | - من حلف على يمين صبر يقطع بها - عبد الله بن مسعود - من حلف على يمين صبر يقطع بها - عبد الله بن مسعود |
| ٥٥٦١ | من ذبح قبل العيد فليعبد - أنس بن مالك ٩٥٤ | ٦٦٧٦ | - من حلف على يمين كاذباً - عبد الله بن مسعود - من رأني فقدررأي الحق - أبو سعيد الخدري |
| ٦٩٩٧ | من رأني فقدررأي الحق - أبو قتادة ٦٩٩٦ | ٢٦٧٦ | - من حلف على يمين كاذبة ليقطع بها - عبد الله بن مسعود - من رأني في المنام فسيراني في البقطة - أبو هريرة - من رأني في المنام فقد رأني - أنس بن مالك |
| ٦٩٩٣ | عباس - من زعم أن محمداً رأى ربه فقد أعظم - عائشة | ٦٦٥٩ | - من حلف على يمين ماؤلاً - عبد الله بن مسعود - من رأى من أميره شيئاً يكرهه فليصبر - ابن عباس |
| ٦٩٩٤ | عائشة - من سره أن يسطله في رزقه - أبو هريرة ٥٩٨٥ | ٢٤١٦ | - من حلف على يمين يستحق بها ماؤلاً - عبد الله بن مسعود - من سره أن يسطله في رزقه - أنس بن مالك |
| ٢٠٦٧ | ٢٢٣٩ | ٢٦٦٩ | - من حلف على يمين يقطع بها - عبد الله بن مسعود - من سلف في نهر فليسلاف - ابن عباس - من سلم المسلمين من لسانه ويده - أبو موسى |
| ١١ | موسى - من سمع سمع الله به - جندب بن عبد الله ٦٤٩٩ | ٢٣٥٦ | - من حلف ف قال في حلقه باللات - أبو هريرة - من حلف ف قال في حلقه واللات - أبو هريرة - من حلف منكم ف قال في حلقه - أبو هريرة ... |
| ٧١٥٢ | تميمة - من السنة إذا تزوج الرجل البكر - أنس بن مالك | ٦٦٥٠ | - من حمل علينا السلاح فليس منا - أبو موسى - من حمل علينا السلاح فليس منا - ابن عمر . |
| ٥٢١٤ | ٤٤٠٢ | ٤٨٦٠ | - من حبيب غدب - عائشة |
| ٤٤٠١ | ١٨٩٣ | ٢١٠٧ | - من ذاقت أنا - جابر بن عبد الله - من ذبح فليبدل مكانها - جندب بن عبد الله .. |
| ٥٤٤٨ | عمر - من شرار الناس من تدركهم الساعة وهم أحيا - عبد الله بن مسعود | ٦٨٧٤ | - من ذبح قبل أن يصلى فليذبح مكانها أخرى - جندب بن عبد الله - من ذبح قبل أن يصلى فليذبح مكانها أخرى - جندب بن عبد الله - من ذبح قبل أن يصلى فليذبح - جندب بن |
| ٧٠٦٧ | | | |

- ٤٨٠٥ أبو هريرة - من قال أنا خير من يونس بن متى فقد كذب -
- ٤٦٠٤ أبو هريرة - من قال حين يسمع النساء اللهم رب هذه الدعوة الثانية - جابر بن عبد الله - من؟ قال: رجل من الأنصار - أبو سعيد الخدري - من قال سبحانه الله وبحمده ففي يوم - أبو هريرة - من قال عشرًا كان كمن أعنق - عمرو بن ميمون - من قال لا إله إلا الله وحده لا شريك له - أبو هريرة - من قام رمضان إيماناً واحتساباً - أبو هريرة . - من قام ليلة القدر إيماناً واحتساباً - أبو هريرة - من قاتمه إيماناً واحتساباً - أبو هريرة - من قتل دون ماله فهو شهيد - عبد الله بن عمرو - من قتل فتىً له عليه بينة فله سلبه - أبو قتادة . - من قتل معاهاً لم يرج رائحة الجنة - عبد الله ابن عمرو - من قتل نفساً معاهاً لم يرج رائحة الجنة - عبد الله بن عمر - من قتلت؟ فلان؟ - أنس بن مالك - من قذف مملوكه وهو بريء - أبو هريرة - من فرأ بالآيتين - أبو مسعود - من القوم؟ - عبد الله بن عباس - من كان اعتكف فليرجع - أبو سعيد الخدري - من كان حالفاً فليحلف بالله أو ليقسم - عبد الله بن مسعود - من كان ذبح قبل الصلاة فليعد - أنس بن مالك - من كان عنده طعام اثنين فليذهب بثالث -
- ٥٥٧٥ من شرب الخمر في الدنيا - ابن عمر - من شهد أن لا إله إلا الله واستقبل قبلتنا - أنس بن مالك - من شهد أن لا إله إلا الله وحده - عبادة - من شهد الجنائز حتى يصلى - أبو هريرة - من صام رمضان إيماناً واحتساباً - أبو هريرة - من صام يوماً في سبيل الله - أبو سعيد الخدري - من صلى البردين دخل الجنة - أبو موسى ... - من صلى صلاتنا واستقبل قبلتنا - أنس بن مالك - من صلى صلاتنا واستقبل قبلتنا - البراء بن عازب - من صلى في ثوب واحد فليخالف بين طرفيه - أبو هريرة - من صلى قائمًا فهو أفضل - عمران بن حصين - من صور صورة فإن الله معذبه - ابن عباس .. - من صور صورة في الدنيا كُلُّ يوم القيمة - النضر بن أنس - من ضحي منكم فلا يصيح بعد ثالثة - سلمة بن الأكوع - من ضفر فليحلق - عمر بن الخطاب - من ظلم قيد شبر طوقة - عائشة - من ظلم قيد شبر من الأرض - عائشة - من ظلم من الأرض شيئاً - سعيد بن زيد - من عنده صرف؟ - مالك بن أوس - من غدا إلى المسجد وراح - أبو هريرة - من الغطرة حلق العانة وتقليل الأطفال - ابن عمر - من الفطرة قص الشارب - ابن عمر - من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا - أبو موسى الأشعري - من قال أنا خير من يونس بن متى فقد كذب -

- من لم يكن معه هدي فليجعلها عمرة - أنس
٤٣٥٣ ابن مالك
- من له بيته على قتيل قتله فله سلبه - أبو قنادة .
٧١٧٠ من مات وعليه صيام - عائشة
- من مات وهو يدعوه من دون الله ندأ - عبد الله
٤٤٩٧ ابن مسعود
- من مات يجعل لله ندأً أدخل النار - عبد الله
٦٦٨٣ ابن مسعود
- من مات يشرك بالله شيئاً دخل النار - عبد الله
١٢٣٨ ابن مسعود
- من محمد عبد الله ورسوله إلى هرقل عظيم
٧ الروم - ابن عباس
- من مر في شيء من مساجدنا أو أسواقنا -
٤٥٢ أبو موسى
- من نذر أن يطيع الله فليطعه - عائشة
٦٦٩٦ من نذر أن يطيع الله فليطعه - عائشة
٦٧٠٠ من نسي صلاة فليصل إذا ذكرها - أنس بن
٥٩٧ مالك
- من نوتش الحساب غلب - عائشة
٦٥٣٦ من هنا جاءت الفتن نحو المشرق - أبو
٣٤٩٨ مسعود
- من هذا السائق؟ - سلمة بن الأكوع
٤١٩٦ من هذا؟ فقال أنا أبو هريرة - أبو هريرة
٣٨٦٠ من هذا؟ قالت: دحية - أبو عثمان
٣٦٣٤ من هذا؟ قلت: أبوذر جعلني - أبوذر
٦٤٤٣ من هذا؟ قلت جابر - جابر بن عبد الله
٢٣٠٩ من هذه؟ فقالوا: ابنة عمرو - جابر بن عبد
الله
١٢٩٣ من هذه؟ قلت أنا أم هانئ - أم هانئ
٣١٧١ من هذه؟ قلت: فلانة لاتنام - عائشة
١١٥١ من الوفد؟ - ابن عباس
- من الوفد؟ قالوا: ربيعة قال: مرحباً - ابن
٨٧ عباس
- من يأتي بخبر القوم؟ - جابر بن عبد الله
٧٢٦٦ عباس
- من لم يكن معه هدي فليجعلها عمرة - أنس
٣٥٨١ ابن مالك

- من كان معه هدي فليهلي - عائشة
١٠٥٦ من كان يؤمّن بالله واليوم الآخر - أبو شربيع .
٦١٣٥ من كان يؤمّن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره
٦٠١٨ أبو هريرة
- من كان يؤمّن بالله واليوم الآخر فليكرم جاره
٦٠١٩ أبو شربيع
- من كانت عنده مظلمة لأخيه - أبو هريرة
٦٥٣٤ من كانت له أرض فليزرعها - أبو هريرة
٢٣٤١ من كانت له أرض فليزرعها أو ليمنحها أخاه
٢٦٣٢ جابر بن عبد الله
- من كانت له جارية فعلمها - أبو موسى
٢٥٤٤ الأشعري
- من كانت له مظلمة لأخيه من عرضه - أبو
٢٤٤٩ هريرة
- من كذب على فلبيتوا مقعده من النار - عبد
الله بن الزبير
- من كره من أمره شيئاً فليصبر - ابن عباس ...
٧٠٥٣ من لا يرحم لا يرحم - أبو هريرة ..
٥٩٩٧ من لا يرحم لا يرحم - جرير بن عبد الله ..
٦٠١٣ من ليس الحرير في الدنيا فلن يلبسه في
الآخرة - أنس بن مالك
- من ليس الحرير في الدنيا لم يلبسه في الآخرة
٥٨٣٢ عمر بن الخطاب
- من ليس الحرير في الدنيا لن يلبسه - عبد الله
٥٨٣٣ ابن الزبير
- من لقي الله - أنس بن مالك
- من لکعب بن الأشرف؟ - جابر بن عبد الله ..
٣٠٣١ من لم يجد إزاراً فليليس سراويل - ابن
٥٨٠٤ عباس
- من لم يدع قول الزور - أبو هريرة ..
١٩٠٣ من لم يدع قول الزور والعمل به - أبو هريرة ..
٦٠٥٧ من لم يكن له إزار فليليس السراويل - ابن
٥٨٥٣ عباس

| | |
|---|---|
| - مهيم يا عبد الرحمن! فقال تزوجت - أنس ٥٠٧٢ | - من يأتينا بخبر القوم؟ - جابر بن عبد الله ٤١١٣ |
| ابن مالك | - من يسطر رداءه حتى أقضى مقالي - أبو هريرة ٧٣٥٤ |
| - موسى آدم طوال - ابن عباس ٣٣٩٦ | - من يحفظ حديثاً عن النبي ﷺ - عمر بن الخطاب ١٨٩٥ |
| - موسى رسول الله - أبي بن كعب ٢٧٢٨ | - من يرد الله به خيراً يصب منه - أبو هريرة ٥٦٤٥ |
| - موسى رسول الله عليه السلام قال: - سعيد ٤٧٢٦ | - من يرد الله به خيراً يفقهه في الدين - معاوية ابن أبي سفيان ٧١ |
| - موضع سوط في الجنة خير من الدنيا - سهل ابن سعد ٣٢٥٠ | - من يشتريه مني؟ - جابر بن عبد الله ٢١٤١ |
| - مولى القوم من أنفسهم - أنس بن مالك ٦٧٦١ | - من يضم هذا؟ - أبو هريرة ٣٧٩٨ |
| - الميت يذب في قبره بما نفع عليه - عمر بن الخطاب ١٢٩٢ | - من يضمن لي ما بين لحيه وما بين - سهل بن سعد ٦٤٧٤ |

ن

| | |
|---|---|
| - ناد في الناس يأتون بفضل أزواudem - سلمة ابن الأكوع ٢٤٨٤ | - من يعذرنا في رجل بلعني أذاه في أهل بيتي - عائشة ٢٦٣٧ |
| - نادت امرأة ابنتها وهو في صومعته - أبو هريرة ١٢٠٦ | - من يقل على مالم أقل - سلمة بن الأكوع ... ١٠٩ |
| - ناركم جزء من سبعين جزءاً من نار جهنم - أبو هريرة ٣٢٦٥ | - من يقم ليلة القدر - أبو هريرة ٣٥ |
| - الناس تبع لقريش في هذا الشأن - أبو هريرة ٣٤٩٥ | - من يلي من هذه المبات شبياً - عائشة ٥٩٩٥ |
| - ناس من أمتي عرضوا علي - أنس بن مالك ٢٧٨٨ | - من ينظر ما صنع أبو جهل؟ - أنس بن مالك . منزلنا إن شاء الله إذا فتح الله الخيف - أبو هريرة ٤٢٨٤ |
| - ناس من أمتي يركبون البحر - أنس بن مالك ٢٨٧٧ | |
| - الناس يصعقون يوم القيمة - أبو سعيد الحدري ٣٣٩٨ | |
| - نام الغليم - ابن عباس ١١٧ | - منزلنا غداً إن شاء الله بخيف - أبو هريرة ٤٢٨٥ |
| - نام النبي ﷺ يوماً - أم حرام ٢٧٩٩ | - مهلاً يا عائشة إن الله تعالى يحب - عائشة ٦٣٩٥ |
| - نترككم على ذلك ما شئنا - ابن عمر ٣١٥٢ | - مهلاً يا عائشة إن الله يحب الرفق - عائشة ... ٦٠٢٤ |
| - نتل لي النبي ﷺ كناته - سعد بن أبي وفاص ٤٠٥٥ | - مهلاً يا عائشة عليك بالرفق - عائشة ٦٠٣٠ |
| - نجر خشبة فجعل المال في جوفها - أبو هريرة ٦٢٦١ | - مهلاً يا عائشة فإن الله يحب الرفق - عائشة .. ٦٢٥٦ |
| - نحرنا على عهد النبي ﷺ فرسا - أسماء ٥٥١٠ | - مهيم؟ قال تزوجت - عبد الرحمن بن عوف ٣٧٨٠ |
| - نحرنا فرسا على عهد رسول الله ﷺ - أسماء ٥٥١٩ | - مهيم قال تزوجت امرأة - أنس بن مالك ٦٣٨٦ |
| - نحن أحقر بالشك من إبراهيم - أبو هريرة ٣٣٧٢ | - مهيم؟ قال تزوجت امرأة من الأنصار - أنس ابن مالك ٣٧٨١ |
| - نحن أحقر بصوته - أبو موسى ٣٩٤٢ | |
| - نحن الآخرة من السابقون يوم القيمة - أبو مالك ٢٠٤٩ | |

| | | | |
|------|---|---------|---|
| ٦٤٩٣ | سعد .. | ٨٧٦ .. | هربرة .. |
| ٥٩٧٨ | - نعم - أسماء .. | ٢٣٨ .. | - نحن الآخرون السابعون - أبو هريرة .. |
| ٤٣٩٩ | - نعم - ابن عباس .. | ٣٩٤٣ .. | - نحن أولى بموسى منكم - ابن عباس .. |
| ٢٨٩ | - نعم إذا توضاً - عبد الله بن مسعود .. | ١٥٩٠ .. | - نحن نازلون غداً بخيفبني كنانة - أبو هريرة .. |
| | - نعم إذا توضأ أحدكم فليبرقد وهو جنب - | ٢٨٤٧ .. | - ندب النبي ﷺ الناس - جابر بن عبد الله .. |
| ٢٨٧ | عمر .. | ١٨٦٦ .. | - نذرت أختي أن تمشي إلى بيت الله - عقبة بن عامر .. |
| ٢٨٢ | - نعم إذا رأت الماء - أم سلمة .. | ٤٧٨٣ .. | - نرى هذه الآية نزلت في أنس بن النضر - |
| ٢٧٦٠ | - نعم تصدق عنها - عائشة .. | ٤١٢١ .. | أنس بن مالك .. |
| ٢٨٧٦ | - نعم الجهاد الحج - عائشة .. | ١٧٦٨ .. | - نزل أهل قريطة على حكم سعد بن معاذ - أبو سعيد الخدري .. |
| ١٨٥٢ | - نعم حجي عنها - ابن عباس .. | ٣٢٢١ .. | - نزل بها رسول الله ﷺ - نافع .. |
| | - نعم الرجل عبد الله لو كان يصلى من الليل - | ٣٣١٩ .. | - نزل تحريم الخمر وإن في المدينة يومئذ لخمسة - ابن عمر .. |
| ٣٧٣٩ | ابن عمر .. | ٤٦١٦ .. | - نزل جبريل فأمّنَ فصليت معه - أبو مسعود .. |
| | - نعم الصدقة اللقحة الصفي منحة - أبو هريرة .. | ٧٤٢١ .. | - نزلني من الأنبياء تحت شجرة - أبو هريرة .. |
| ٢٦٢٠ | - نعم صلي أمك - أسماء .. | ٤٥١٨ .. | - نزلت آية الحجاب في زينب بنت جحش - |
| ٣١٨٣ | - نعم صليها - أسماء .. | ٣٩٦٦ .. | أنس بن مالك .. |
| | - نعم مجلس ما شاء الله في المجلس - سهل | ١٨٠٣ .. | - نزلت آية المتعة في كتاب الله - عمران بن حصين .. |
| ٥٨١٠ | ابن سعد .. | ٤٠٥١ .. | - نزلت هذه الآية في ربهم » |
| ٦٠٣٦ | - نعم فلما قام النبي ﷺ لأمه - سهل بن سعد .. | ١٦٨١ .. | - نزلت «هذا خصمان اختلفوا في ربهم» |
| ٢٧٧٠ | - نعم قال : فإن لي محرفاً - ابن عباس .. | ٣٤٣٤ .. | في ستة من قريش - أبيذر .. |
| ٢٧٥٦ | - نعم قال : فإنيأشهدك - ابن عباس .. | ٢٨٠٧ .. | - نزلت هذه الآية فيينا - البراء .. |
| ٢٧٦٢ | - نعم قال فإنيأشهدك أن حائطي - ابن عباس .. | ٣٢٠٥ .. | - نزلت هذه الآية فينَا - جابر بن عبد الله .. |
| ٦٩٤٦ | - نعم قلت فإن الكر تأمر فستحي - عائشة .. | ١٠٣٥ .. | - نزلت هذه الآية «ولا تجهر بصلاتك» - |
| | - نعم قلت فما بالهم لم يدخلوه في البيت؟ - | ٣٧٣٤ .. | عائشة .. |
| ٧٢٤٣ | عائشة .. | ٦٢٠٦ .. | - نزلنا المزدلفة فاستأذنت النبي ﷺ - عائشة .. |
| | - نعم قلت : وهل بعد هذه الشر من خير - | ١٢٨١ .. | - نساء قريش خير نساء ركب الإبل - أبو هريرة .. |
| ٣٦٠٦ | حذيفة بن اليمان .. | ٢٨٠٧ .. | - نسخت الصحف فقدت آية - زيد بن ثابت .. |
| ٥٣٦٩ | - نعم لك أجر ما أتفقت عليهم - أم سلمة .. | ١٠٣٥ .. | - نصرت بالصبا - ابن عباس .. |
| ٢٦٢٩ | - نعم المحبة اللقحة الصفي منحة - أبو هريرة .. | ٣٧٣٤ .. | - نصرت بالصبا - عبد الله بن عباس .. |
| | - نعم هل تضارون في رؤبة الشمس - أبو | ٦٢٠٨ .. | - نظر ابن عمر يوماً إلى رجل - عبد الله بن دينار .. |
| ٤٥٨١ | سعید الخدري .. | ٨٦٣ .. | - نظر النبي ﷺ إلى رجل يقاتل - سهل بن |
| | - نعم هو في ضحاض من نار - عباس بن عبد | | |
| | المطلب .. | | |
| | - نعم ولو لا مکانی - عبد الله بن عباس .. | | |
| ٢٥٤٩ | - نعمًا لأحدھم يحسن عبادة ربھ - أبو هريرة .. | | |

| | |
|--|------|
| - نهی رسول اللہ ﷺ عن الشرب من فم القربة | ٥٦٢٧ |
| - أبو هريرة | ٥٦٢٧ |
| - نهی رسول اللہ ﷺ عن صلاتين - أبو هريرة . | ٥٨٨ |
| - نهی رسول اللہ ﷺ عن الظروف - جابر بن عبد الله | ٥٥٩٢ |
| - نهی رسول اللہ ﷺ عن لبستان - أبو سعيد الخدری | ٥٨٢٠ |
| - نهی رسول اللہ ﷺ عن لبستان - أبو هريرة ... | ٥٨٢١ |
| - نهی رسول اللہ ﷺ عن المتعة - علي بن أبي طالب | ٥٥٢٣ |
| - نهی رسول اللہ ﷺ عن المحاکمة - أنس بن مالک | ٢٢٠٧ |
| - نهی رسول اللہ ﷺ عن المزاہنة - ابن عمر ... | ٢٢٠٥ |
| - نهی رسول اللہ ﷺ عن الوصال - أبو هريرة . | ١٩٦٥ |
| - نهی رسول اللہ ﷺ عن الوصال - ابن عمر ... | ١٩٦٢ |
| - نهی رسول اللہ ﷺ عن الوصال - عائشة | ١٩٦٤ |
| - نهی عن ثمن الدم وثمن الكلب - عون بن أبي جحیفة | ٢٢٣٨ |
| - نهی عن الخصر في الصلاة - أبو هريرة | ١٢١٩ |
| - نهی النبي ﷺ عن بعثین - أبو هريرة | ٣٦٨ |
| - نهی النبي ﷺ أن تباع الشمرة - جابر بن عبد الله | ٢١٩٦ |
| - نهی النبي ﷺ أن تنكح المرأة - أبو هريرة ... | ٥١١٠ |
| - نهی النبي ﷺ أن بیاع الطعام - ابن عمر | ٢١٤٤ |
| - نهی النبي ﷺ أن بیاع بعضکم - ابن عمر | ٥١٤٢ |
| - نهی النبي ﷺ أن يتزعرف الرجل - أنس بن مالک | ٥٨٤٦ |
| - نهی النبي ﷺ أن یلتفی الرکبان - ابن عباس . | ٢٢٧٤ |
| - نهی النبي ﷺ أن یجمع بين التمر والزهو - أبو قتادة | ٥٦٠٢ |
| - نهی النبي ﷺ أن یشرب من فی السقاء - أبو هریرة | ٥٦٢٨ |
| - نهی النبي ﷺ أن یضحك الرجل مما - عبد الله بن زمعة | ٦٠٤٢ |

| | |
|--|------|
| - نعمتان مغبون فيهما کثیر من الناس - ابن عباس | ٦٤١٢ |
| - نعی لنا رسول اللہ ﷺ النجاشی - أبو هريرة . | ١٣٢٧ |
| - نعی النبي ﷺ إلى أصحابه النجاشی - أبو هریرة .. | ١٣١٨ |
| - نغزوهم ولا یغزونا - سليمان بن صرد | ٤١٠٩ |
| - نفقة الرجل على أهله صدقة - أبو مسعود ... | ٤٠٠٦ |
| - نفرکم بها على ذلك ما شئنا - ابن عمر | ٢٢٣٨ |
| - نمت عند میمونة - عبد الله بن عباس | ٦٩٨ |
| - ننزل غذاً إن شاء الله بخیف بنی کاتاہ - أبو هریرة .. | ٧٤٧٩ |
| - نهانا النبي ﷺ أن نشرب في آية الذهب والفضة - حذیفة بن المیمان | ٥٨٣٧ |
| - نهانا النبي ﷺ عن سبع - البراء بن عازب ... | ٥٨٦٣ |
| - نهانا النبي ﷺ عن المیاثر الحمر - البراء بن عازب | ٥٨٣٨ |
| - نهی أن یصلی الرجل مختصرًا - أبو هریرة .. | ١٢٢٠ |
| - نهی رسول اللہ ﷺ أن تنكح المرأة على عمنها - جابر بن عبد الله | ٥١٠٨ |
| - نهی رسول اللہ ﷺ أن یبیع حاضر لباد - أبو هریرة .. | ٢١٤٠ |
| - نهی رسول اللہ ﷺ أن یبیع حاضر لباد - ابن عمر | ٢١٥٩ |
| - نهی رسول اللہ ﷺ أن یلبس المحرم ثویاً مصبوغاً - ابن عمر | ٥٨٥٢ |
| - نهی رسول اللہ ﷺ عن اختناث الأسفیة - أبو سعید الخدری | ٥٦٢٥ |
| - نهی رسول اللہ ﷺ عن اشتمال الصماء - أبو سعید | ٣٦٧ |
| - نهی رسول اللہ ﷺ عن بیع الذهب بالورق دیناً - البراء بن عازب | ٢١٨٠ |
| - نهی رسول اللہ ﷺ عن التلقی - أبو هریرة ... | ٢٧٢٧ |
| - نهی رسول اللہ ﷺ عن الدباء - زینب ابنة أبي سلمة | ٣٤٩٢ |

- نهى النبي ﷺ عن لبستين - أبو سعيد الخدري ٢١٤٧
- نهى النبي ﷺ عن لحوم الحمر - ابن عمر ٥٥٢١
- نهى النبي ﷺ عن لحوم الحمر - البراء وابن أبي أوفى ٥٥٢٥
- نهى النبي ﷺ عن لحوم الحمر - عبد الله بن مسعود ٥٥٢٢
- نهى النبي ﷺ عن المعاقة - ابن عباس ٢١٨٧
- نهى النبي ﷺ عن المعاقبة والمعاقبة - جابر بن عبد الله ٢٣٨١
- نهى النبي ﷺ عن الملامسة - أبو هريرة ٥٨١٩
- نهى النبي ﷺ عن العجش - ابن عمر ٢١٤٢
- نهى النبي ﷺ عن النذر - ابن عمر ٦٦٠٨
- نهى النبي ﷺ عن النهي - عبد الله بن يزيد الأنصاري ٢٤٧٤
- نهى النبي ﷺ ولا نمس طيباً - أم عطية ٥٣٤٣
- نهى النبي ﷺ يوم خير عن لحوم الحمر ورخص - جابر بن عبد الله ٤٢١٩
- نهى عن لبستان - أبو هريرة ٢١٤٥
- نهينا أن نحد أكثر من ثلاثة - أم عطية ٥٣٤٠
- نهينا أن نحد أكثر من ثلاثة - أم عطية الأنصارية ١٢٧٩
- نهينا أن بيع حاضر لباد - أنس بن مالك ٢١٦١
- نهينا عن اتباع الجنائز - أم عطية الأنصارية ١٢٧٨
- هـ
- ها إن الفتنة ها هنا - ابن عمر ٣٢٧٩
- هاجر إبراهيم بسارة - أبو هريرة ٢٦٣٥
- هاجر إلى العبيضة رجل من المسلمين - عائشة ٥٨٠٧
- هاجرنا مع رسول الله ﷺ نستغى وجه الله - خباب بن الأرت ٤٠٤٧
- هاجرنا مع النبي ﷺ نزيد وجه الله - خباب ابن الأرت ٦٤٤٨
- هاجرنا مع النبي ﷺ نلمس وجه الله -

- نهى النبي ﷺ أن يطرق أهله - جابر بن عبد الله ١٨٠١
- نهى النبي ﷺ أن يقرن الرجل بين التمرتين - عبد الله بن عمر ٢٤٨٩
- نهى النبي ﷺ أن يقيم الرجل أحاه من مقعده - سالم عن أبيه ٩١١
- نهى النبي ﷺ أن يلبس المحرم ثوباً مصبوغاً - بورس - ابن عمر ٥٨٤٧
- نهى النبي ﷺ عنأكل كل ذي ناب - أبو ثعلبة الحشني ٥٧٨٠
- نهى النبي ﷺ عن بيع الممار - جابر بن عبد الله ١٤٨٧
- نهى النبي ﷺ عن بيع الشمر - ابن عباس ٢٢٤٩
- نهى النبي ﷺ عن بيع الشمر - جابر بن عبد الله ٢١٨٩
- نهى النبي ﷺ عن بيع الشمر حتى - ابن عمر ١٤٨٦
- نهى النبي ﷺ عن بيع النخل - ابن عباس ٢٢٤٦
- نهى النبي ﷺ عن بيع الولاء - ابن عمر ٦٧٥٦
- نهى النبي ﷺ عن التلقي - أبو هريرة ٢١٦٢
- نهى النبي ﷺ عن ثمن الكلب - أبو مسعود ٥٣٤٦
- نهى النبي ﷺ عن الجر الأخضر - عبد الله ابن أبي أوفي ٥٥٩٦
- نهى النبي ﷺ عن الخذف - عبد الله بن مغفل ٤٨٤١
- نهى النبي ﷺ عن الدباء والمزفت - علي بن أبي طالب ٥٥٩٤
- نهى النبي ﷺ عن الزبيب والتمر - جابر بن عبد الله ٥٦٠١
- نهى النبي ﷺ عن الشرب من في السقاء - ابن عباس ٥٦٢٩
- نهى النبي ﷺ عن صوم يوم الفطر - أبو سعيد الخدري ١٩٩١
- نهى النبي ﷺ عن الفضة بالفضة - أبو بكر ٢١٨٢
- نهى النبي ﷺ عن كسب الإماماء - أبو هريرة ٢٢٨٣
- نهى النبي ﷺ عن كسب الفحل - ابن عمر ٢٢٨٤

- هكذا رأيت النبي ﷺ يصلّي إذا أُعجله المسير ١٠٩٢
- عبد الله بن عمر ٥٤١٣
- هل أكل رسول الله ﷺ النبي؟ - أبو حازم ٦١٤٦
- هل أنت إلا إصبع دميت - جندب بن سفيان ٣٨٢٣
- هل أنت مريحي من ذي الخلصة - جرير بن عبد الله ٥٢٧١
- هل بك جنون؟ قال: لا - أبو هريرة ٥٢٧٠
- هل بك جنون؟ هل أحصنت؟ قال: نعم - جابر بن عبد الله ٦٨٤١
- هل تجد رقبة؟ قال: لا - أبو هريرة ٨٤٦
- هل تدرؤن ماذا قال ربكم - زيد بن خالد ٢٢٩٨
- هل ترك لدبيه فضلاً - أبو هريرة ٤١٨
- هل ترون قبليتى ها هنا؟ - أبو هريرة ١٨٧٨
- هل ترون ما أرى - أسامة بن زيد ٧٤٣٩
- هل تضارون في رؤية الشمس والقمر - أبو سعيد الخدري ٦٥٧٣
- هل تضارون في الشمس ليس دونها سحاب؟ - أبو هريرة ٧٤٣٧
- هل تضارون في القمر ليلة البدر؟ - أبو هريرة ٨٠٦
- هل تمارون في القمر ليلة البدر - أبو هريرة ..
- هل تتصررون إلا بضمفانكم - مصعب بن سعد ٧٠٤٧
- هلرأى أحد منكم رؤيا؟ - سمرة بن جندب ٧٣٦٩
- هلرأيت من شيء يرببك؟ - عائشة ٢٢٨٩
- هل عليه دين؟ قالوا لا - سلمة بن الأكوع ...
- هل عليه من دين؟ - سلمة بن الأكوع ٢٢٩٥
- هل عندك من شيء تصدقها؟ قال ما عندي - سهل بن سعد ٥١٣٥
- هل عندك من شيء؟ فقال لا والله - سهل بن سعد ٥٠٣٠
- هل فيكم من أحد لم يقارب اللبلة - أنس بن مالك ١٣٤٢
- هل كان رسول الله ﷺ يخص - علقة ١٩٨٧

- خباب بن الأرت ١٢٧٦
- هاجرنا مع النبي ﷺ ونحن نتغنى وجه الله - ٤٠٨٢
- خباب بن الأرت ٣١٠٤
- ها هنا الفتنة ثلاثة - عبد الله بن مسعود ٦٥٦٧
- هيلت أجنه واحدة هي؟ إنها جنان - أنس بن مالك ٦٤١٨
- هذا الأمل وهذا أجله - أنس بن مالك ٦٤١٧
- هذا الإنسان وهذا أجله محيط به - عبد الله ابن مسعود ٤٠٤١
- هذا جبريل آخذ برأس فرسه - ابن عباس ٢٨٨٩
- هذا جبل يحيينا ونجيه - أنس بن مالك ٦٢٢١
- هذا حمد الله وهذا لم يحمد الله - أنس بن مالك ٥٠٩١
- هذا خير من ملء الأرض مثل هذا - سهل بن سعد ١١٦٧
- هذا رسول الله ﷺ قد دخل الكعبة - ابن عمر ١٥٦
- هذا راركس - ابن مسعود ٣٢٧
- هذا عرق - عائشة ٧٧٥
- هذا كهد الشعر - عبد الله بن مسعود ٦٥٧٤
- هذا ملك وعشرة أمثاله - أبو سعيد الخدري ..
- هذا من أهل النار - أبو هريرة ٣٠٦٢
- هذا يوم عاشوراء - معاوية بن أبي سفيان ...
- هذه الآيات التي يرسل الله - أبو موسى ٣٠٧٥
- هذه البهائم لها أوابد - رافع ٧٤٩٧
- هذه خديجة أتتك بإيانه فيه طعام - أبو هريرة .
- هذه طابة - أبو حميد الساعدي ١٨٧٢
- هذه طابة وهذا أحد - أبو حميد ٤٤٢٢
- هذه القبلة - ابن عباس ٤٠٢٦
- هذه مغازي رسول الله ﷺ - ابن شهاب ٤٦١٠
- هذه نعم لنا تخرج لنرعي ، فاخرجوا فيها - أبورجاء ..
- هذه وهذه سواه - ابن عباس ٦٨٩٥
- هرقووا على من سمع قرب - عائشة ١٩٨
- هزم المشركون يوم أحد - عائشة ٦٦٦٨

| | |
|------|---|
| ٣٢٩١ | - هو اختلاس بختلس الشيطان - عائشة |
| ٦٢٠٤ | - هو داماً ضطبع في الجدار - سهل بن سعد .. |
| | - هو صغير - فمسح رأسه ودعاهه - زهرة بن |
| ٧٢١٠ | معبد |
| | - هو صغير فمسح رأسه ودعاهه - زينب بنت |
| ٢٥٠١ | حميد |
| ٣٠٧٤ | - هو في النار - عبد الله بن عمرو |
| ٤٣٠٣ | - هو لك هو أخوك يا عبد الله بن زمعة - عائشة |
| ٢٢١٨ | - هو لك يا عبد - عائشة |
| ٧١٨٢ | - هو لك يا عبد بن زمعة - عائشة |
| | - هو لك يا عبد بن زمعة الولد للفرائش - |
| ٦٧٤٩ | عائشة |
| ٢٥٧٧ | - هو لها صدقة ولنا هدية - أنس بن مالك |
| ٦١٢٣ | - هي خير منك عرضت - أنس بن مالك |
| ٢٠٢٢ | - هي في العشر الأول - ابن عباس |
| ٦١٤٤ | - هي النخلة - ابن عمر |

و

| | |
|------|---|
| ٤٥٧٦ | - "إذا حضر القسمة أولو القربي" - ابن عباس |
| | - وإذا الخبر ما جاء الله به من الخبر بعد - أبو موسى الأشعري |
| ٣٩٨٧ | - وارأساه فقال رسول الله ﷺ - عائشة |
| ٧٢١٧ | - وأراني الليلة عند الكعبة في المنام - عبد الله ابن مسعود |
| ٣٤٤٠ | |
| ٢٢٦٣ | - واستأجر النبي ﷺ وأبوبكر رجلاً - عائشة . |
| ٥١٨٦ | - واستوصوا بالنساء خيراً - أبو هريرة |
| ٥٣٠٣ | - وأشار النبي ﷺ بيده نحو اليمن - أبو مسعود |
| ٥٣٧ | - واشتكت النار إلى ربها قالت - أبو هريرة .. |
| ٦١٢ | - وأشهد أن محمداً رسول الله - معاوية |
| ٧٢٤١ | - واصل النبي ﷺ آخر الشهر - أنس بن مالك . |
| | - واعلموا أن الحنة تحت ظلال السيف - |
| ٢٨١٨ | عبد الله بن أبي أوفى |
| ٢٣١٤ | - واغدأني إلى امرأة هذا - أبو هريرة |
| | - واقرروا إن شئتم "فهل عسيم" - معاوية بن |

| | |
|------|--|
| ٥٣٠٥ | - هل لك من إيل قال : نعم - أبو هريرة |
| ٣٦٣١ | - هل لكم من أنماط؟ - جابر بن عبد الله |
| | - هل مع أحد منكم طعام؟ - عبد الرحمن بن أبي بكر |
| ٢٦١٨ | |
| ٢٨٥٤ | - هل معكم منه شيء؟ - أبو قاتادة |
| | - هل منكم رجل لم يقارب الليلة؟ - أنس بن مالك |
| ١٢٨٥ | |
| ٤٠٥٢ | - هل تنكح يا جابر؟ - جابر بن عبد الله |
| ٣٩٨٠ | - هل وجدتم ما وعد ربكم حقاً - ابن عمر |
| | - هل وجدتم ما وعدكم ربكم حقاً - ابن شهاب |
| ٤٠٢٦ | |
| ٥٥٣١ | - هل استمعتم لها بها - ابن عباس |
| | - هل عندك من شيء؟ قال : لا - سهل بن سعد |
| ٥١٤٩ | |
| ٣٦٠٥ | - هلاك أمتي على يدي غلامة من قريش - أبو هريرة |
| ٦٣٨٧ | - هلك أبي وترك سبع بنات - جابر بن عبد الله |
| | - هلك كسرى ثم لا يكون كسرى بعده - أبو هريرة |
| ٣٠٢٧ | |
| ٧٠٥٨ | - هلكة أمتي على يدي غلامة من قريش - أبو هريرة |
| ٤٥٨٣ | - هلكت قلادة لأسماء فبعث - عائشة |
| | - هلم أكتب لكم كتاباً لا تضلوا بعده - ابن عباس |
| ٥٦٦٩ | |
| ٤٤٣٢ | - هلموا أكتب لكم كتاباً لا تضلوا بعده - ابن عباس |
| ٦٦٣٨ | - هم الأخرسون ورب الكعبة - أبو ذر |
| ٢٥٤٣ | - هم أشد أمتي على الدجال - أبو هريرة |
| ٣٩٤٥ | - هم أهل الكتاب جزءوه أجزاء - ابن عباس . |
| ٣٠١٢ | - هم منهم - الصعب بن جثامة |
| ٥٩٩٤ | - مما يريحناتي من الدنيا - ابن أبي نعيم |
| ٣٧٥٣ | - مما يريحناتي من الدنيا - ابن عمر |
| ٥٦٣٢ | - هن لهم في الدنيا وهن لكم في الآخرة - حذيفة |

| | | | |
|------|--|------|--|
| ٤٥٣١ | - «والذين يتوفون» قال - مجاهد | ٤٨٣٢ | - أبي المزد |
| ٦٦٨٠ | - والله إن شاء الله لا أحلف على بعین - أبو موسى الأشعري | ٤٧٤٩ | - «والذى تولى كبره» قالت عبد الله ابن سلول - عائشة |
| ٥٢٣٤ | - والله إنكم لأحب الناس إلى - أنس بن مالك | ٥٩٠ | - والذى ذهب به ما تركهما حتى لقى الله - عائشة |
| ٩١٧ | - والله إبني لأعرف مما هو - سهل بن سعد | ٣٢٤٨ | - والذى نفس محمد بيده - أنس بن مالك |
| ٦٣٠٧ | - والله إبني لاستغفر الله - أبو هريرة | ٢٦١٥ | - والذى نفس محمد بيده لمناديل سعد بن معاذ - أنس بن مالك |
| ٥٠٠٢ | - والله الذي لا إله غيره ما أنزلت سورة - عبد الله بن مسعود | ٦٦٣٧ | - والذى نفس محمد بيده لو تعلمون ما أعلم - أبو هريرة |
| ٣١٣٣ | - والله لا أحملكم - زهدم | ٢٧٩٧ | - والذى نفسى بيده - أبو هريرة |
| ٦٢٧٨ | - والله لا أحملكم على شيء - أبو موسى | ٦٧٠٧ | - والذى نفسى بيده إن الشملة - أبو هريرة |
| ٦٧١٨ | - والله لا أحملكم ما عندي ما أحملكم - أبو موسى | ٦٦٤٥ | - والذى نفسى بيده إنكم لأحب الناس إلى - أنس بن مالك |
| ٦٦٢٣ | - والله لا أحملكم وما عندي - أبو موسى الأشعري | ٥٠١٣ | - والذى نفسى بيده إنها لتعدل - أبو سعيد الخدري |
| ٤٠١٨ | - والله لا تذرون منه درهماً - أنس بن مالك ... | ٢٨٩٣ | - والذى نفسى بيده لا يكلم أحد - أبو هريرة .. |
| ٦٠١٦ | - والله لا يؤمن والله لا يؤمن - أبو شرير | ٢٣٦٧ | - والذى نفسى بيده لأذوذن - أبو هريرة |
| ١٤٠٠ | - والله لأن أقتل من فرق بين الصلاة والركاوة - أبو هريرة | ٦٨٣٥ | - والذى نفسى بيده لأقضين بينكم - أبو هريرة وزيد بن خالد |
| ٦٦٢٥ | - والله لأن بلج أحذكم بيمينه في أهله - أبو هريرة | ١٤٧٠ | - والذى نفسى بيده لأن يأخذ أحذكم حبله - أبو هريرة |
| ٥٠٠٠ | - والله لقد أخذت من في رسول الله ﷺ - عبد الله بن مسعود | ٦٤٤ | - والذى نفسى بيده لقد هممت أن آمر بخطب أبو هريرة |
| ٣٨٦٢ | - والله لقد رأيتني وإن عمر - سعيد بن زيد بن عمرو | ٧٢٢٦ | - والذى نفسى بيده ليوش肯 أن ينزل - أبو هريرة |
| ٤١٠٤ | - والله لولا الله ما اهتدينا - البراء بن عازب ... | ٢٢٢٢ | - والذى نفسى بيده ما من رجل تكون له إبل - أبو ذر الغفارى |
| ٥٩٦ | - والله ما صليتها - جابر بن عبد الله | ١٤٦٠ | - والذى نفسى بيده وددت أني أقاتل - أبو هريرة |
| ٧٣٠٠ | - والله ما عندنا من كتاب يقرأ إلا - علي بن أبي طالب | ٧٢٢٧ | - والذى نفسى بيده ليوش肯 أن ينزل فيكم - أبو هريرة |
| ٦٢٣٣ | - والله ما وضعتم لبنة على لبنة - ابن عمر | ٣٤٤٨ | - وجده النبي ﷺ شاة ميته - ابن عباس |
| ١٩٦٥ | - وأيكم مثلى - أبو هريرة | | |
| ٢٦٤٢ | - وجيئت ثم مر بأخرى - أنس بن مالك | | |
| ٣٠٥٤ | - وجد عمر حلة استبرق تباع في السوق - ابن عمر | | |
| ١٤٩٢ | - وجده النبي ﷺ شاة ميته - ابن عباس | | |

| | | | |
|------|---|------|--|
| ٧٣٤١ | أنس بن مالك | ٣٠١٥ | - وجدت امرأة مقتولة - ابن عمر |
| ٤٩٣٠ | - وقت شركم كما وقitem شرها - عبد الله بن مسعود | ٤٢٢ | - وجدت النبي ﷺ في المسجد معه ناس - |
| ٦٥٩٥ | - وكل الله بالرحيم ملائكة يقول: أَيُّ رَبٍ - أَنْسٌ ابن مالك | ٢٨٦٧ | - وجدنا فرسكم هذا بحراً - أنس بن مالك |
| ٢٣١١ | - وكلني رسول الله ﷺ بحفظ زكاة - أبو هريرة .. | ١٢٩٦ | - وجع أبو موسى وجعاً فعشي عليه - أبو بودة .. |
| ٥٠٩٧ | - الولاء لمن أعنّ - عائشة | ٣٨٨ | - وضأت النبي ﷺ فمسح على خفبه وصلى - المغيرة بن شعبة |
| ٦٧٦٠ | - الولاء لمن أعطى الورق - عائشة | ٢٧٤ | - وضع رسول الله ﷺ وضوء الجنابة - ميمونة |
| ٣١١٥ | - ولد لرجل مثا غلام فسماه القاسم - جابر بن عبد الله | ٣٦٨٥ | - وضع عمر على سريره - ابن عباس |
| ٦٧٥٠ | - الولد لصاحب الفراش - أبو هريرة | ٢٦٦ | - وضعت لرسول الله ﷺ غسلاً وستره - |
| ٦٨١٨ | - الولد للفراش وللعاشر الحجر - أبو هريرة .. | ٢٦٥ | - ميمونة |
| ٥٤٦٧ | - ولد لي غلام فأتيت به النبي ﷺ - أبو موسى الأشعري | ٢٧٦ | - وضعت للنبي ﷺ غسلاً فسترته ثوب - |
| ٢٨١٢ | - ويبح عمارة قتلها الفتنة البااغية - ابن عباس | ٢٥٧ | - ميمونة |
| ٦١٦٥ | - ويبح إن شأنها شديد - أبو سعيد الخدرى .. | ٥٩٦٠ | - وضعت للنبي ﷺ ماء للغسل - ميمونة |
| ١٤٥٢ | - ويبح إن شأنها شديد - أبو سعيد الخدرى .. | ٣٢٢٧ | - وعد جبريل النبي ﷺ فرات عليه - سالم عن أبيه .. |
| ٢٦٣٣ | - ويبح إن الهجرة شأنها شديد - أبو سعيد .. | ١٥٢٦ | - وعد النبي ﷺ جبريل فقال: إنا - سالم عن أبيه .. |
| ٣٩٨٢ | - ويبح أوّجنة واحدة هي؟ - أنس بن مالك .. | ١٥٢٧ | - وقت رسول الله ﷺ لأهل المدينة - ابن عباس .. |
| ٦١٦٤ | - ويبح! قال: وقعت على أهلي في رمضان - أبو هريرة | ٧٣٤٤ | - وقت النبي ﷺ قرناً لأهل نجد - ابن عمر .. |
| ٦٠٦١ | - ويبح قطعت عنك صاحبك - أبو بكرة | ١٨٣٩ | - وقضت برجل محرم ناقته - ابن عباس |
| ٦١٤٩ | - ويبح يا أنجاشة رويدك - أنس بن مالك .. | ١٧٣٨ | - وقف رسول الله ﷺ على ناقته - عبد الله بن عمرو .. |
| ١٦٥ | - ويل للأعذاب من النار - أبو هريرة | ١٨١٥ | - وقف على رسول الله ﷺ بالحدبية - كعب ابن عجرة .. |
| ٦٠ | - ويل للأعذاب من النار - عبد الله بن عمرو .. | ٣٩٨٠ | - وقف النبي ﷺ على قليب بدر - ابن عمر .. |
| ٢٦٦٢ | - ويلك قطعت عنك صاحبك - أبو بكرة | ٧٤٦١ | - وقف النبي ﷺ على ميسيلمة - ابن عباس .. |
| ٦١٦٣ | - ويلك من يعدل إذا لم أعدل - أبو سعيد الخدرى .. | ٢٢٥٨ | - وفدت على سعد بن أبي وقاص فجاء المسور - عمرو بن الشريد .. |
| ٦١٦٧ | - ويلك وما أعددت لها؟ - أنس بن مالك .. | | - وفنت شهرًا يدعوا على أحياه من بنى سليم - |
| ٣٦١٠ | - ويلك ومن يعدل إذا لم أعدل - أبو سعيد الخدرى .. | | |
| ٦١٦٦ | - ويلكم لا ترجعوا بعدي كفاراً - ابن عمر .. | | |

| | |
|--|---|
| - يا أسمامة أقتلته بعد ما قال - أسمامة بن زيد ٤٢٦٩ | - يؤتني بالموت كهيبة كيش أملاح - أبو سعيد الخدري ٤٧٣٠ |
| - يا أم حارثة إنها جنان - أنس بن مالك ٢٨٠٩ | - يا أبي بكر إن لكل قوم عيذاً - عائشة ٩٥٢ |
| - يا أم سلمة تبَّ على كعب - عبد الله بن كعب ٤٦٧٧ | - يا أبي بكر ما منعك أن تتبَّ إذ أمرتك؟ - ٦٨٤ |
| - يا أم سلمة لا تؤذيني في عائشة - هشام عن أبيه ٣٧٧٥ | - سهل بن سعد ٧١٩٠ |
| - يا أمة محمد ما أحد غير من الله - عائشة ٥٢٢١ | - يا أبي بكر ما منعك إذا أومأت إليك - سهل بن سعد ٤٨٠٢ |
| - يا أمة محمد والله لو تعلمون ما أعلم - عائشة ٦٦٣١ | - يا أبي ذر أتدرى أين تغرب الشمس؟ - أبو ذر ٣٠ |
| - يا أنجش رويدك سوقك بالقوارير - أنس بن مالك ٦٢٠٢ | - يا أبي ذر أغيرته بأمه؟ - أبو ذر ٣٥٢٢ |
| - يا أنس كتاب الله القصاص - أنس بن مالك ٢٧٠٢ | - يا أبي ذر قلت: ليك يا رسول الله - أبو ذر ٦٤٤٤ |
| - يا أهل الخندق إن جابرًا صنع - جابر بن عبد الله ٣٠٧٠ | - يا أبي ذر ما أحب أن أحذأ لي ذهنياً - أبو ذر ٦٢٦٨ |
| - يا أهل الخندق إن جابرًا قد صنع سورًا - جابر بن عبد الله ٤١٠٢ | - يا أبي ذر هل تدرى أين تذهب هذه؟ - أبو ذر ٧٤٢٤ |
| - يا أهل المدينة أين علماؤكم؟ - حميد بن عبد الرحمن ٢٠٠٣ | - يا أبا سلمة اجتنب الأرض - عائشة ٣١٩٥ |
| - «يا أيها الذين آمنوا لا يحل لكم» قال - ابن عباس ٤٥٧٩ | - يا أبا شعيب إن رجلًا تبعنا - أبو مسعود ٥٤٦١ |
| - يا أيها الناس اتهموا رأيكم على دينكم - سهل بن حنيف ٧٣٠٨ | - يا أبا عبد الرحمن رأيتك تصنع أربعاً - ابن جرير ١٦٦ |
| - يا أيها الناس إذا نابكم شيء - سهل بن سعد ٢٦٩٠ | - يا أبا عمير ما فعل التغیر - أنس بن مالك ٦١٢٩ |
| - يا أيها الناس اربعوا على أنفسكم - أبو موسى الأشعري ٢٩٩٢ | - يا أبا المسور خبات هذا لك - عبد الله بن أبي مليكة ٣١٢٧ |
| - يا أيها الناس اسمعوا مني - ابن عباس ٣٨٤٨ | - يا أبي موسى قال قلت: والذي بعثك - أبو موسى الأشعري ٦٩٢٣ |
| - يا أيها الناس إن منكم منفرين - أبو مسعود ٧٠٤ | - يا أبي هريرة قلت: ليك رسول الله - أبو هريرة ٦٤٥٢ |
| - يا أيها الناس إنما الأعمال بالنية - عمر بن الخطاب ٦٩٥٣ | - يا أبي هريرة جفَّ القلم بما أنت لاق - أبو هريرة ٥٠٧٦ |
| - يا أيها الناس خلوا من الأعمال ما تطقون - عائشة ٥٨٦١ | - يا أبي هريرة فقلت: ليك - أبو هريرة ٥٣٧٥ |
| - يا بريدة أتبغض علياً - أبو بريدة ٤٣٥٠ | - يا أبا هريرة ما فعل أسريك - أبو هريرة ٢٣١١ |
| - يا بلال حدثني بأرجحى عمل عملته في الإسلام - أبو هريرة ١١٤٩ | - يا أبا هريرة نشدتك الله هل سمعت - حسان ابن ثابت ٦١٥٢ |
| - يا بلال قم فناو بالصلوة - عبد الله بن عمر ٦٠٤ | - يا أبي هريرة هذا غلامك - أبو هريرة ٢٥٣٠ |
| | - يا أبان اجلس - سعيد بن العاص ٤٢٢٨ |
| | - يا ابن الأكوع ألا تتابع؟ - سلمة ٢٩٦٠ |
| | - يا ابن الأكوع ملكت فأسجع - سلمة ٣٠٤١ |
| | - يا ابن عوف إنها رحمة - أنس بن مالك ١٣٠٣ |

| | |
|------|--|
| ٥١٠١ | - أم حبيبة |
| | - يا رسول الله ﷺ إِنَّهُ كَانَ عَلَيْيَ اعْتِكَافٌ يَوْمٌ |
| ٣١٤٤ | - عمر بن الخطاب |
| | - يا رسول الله ﷺ إِنَّهَا تَكُونُ الظَّلْمَةَ - عَبْيَانُ بْنُ مَالِكٍ |
| ٦٦٧ | |
| | - يا رسول الله ﷺ إِنِّي أَسَرَّدُ الصَّوْمَ - حَمْزَةُ بْنُ عَمْرُو الْأَسْلَمِ |
| ١٩٤٢ | |
| | - يا رسول الله ﷺ إِنِّي امْرَأٌ أَسْتَحْاضُ فَلَا |
| ٢٢٨ | - أَطْهَرُ - فَاطِمَةُ بْنَتُ أَبِي حَيْشٍ |
| | - يا رسول الله ﷺ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ - |
| ٢٠٤٢ | - عمر بن الخطاب |
| | - يا رسول الله ﷺ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ - أَبُو |
| ١١ | مُوسَى |
| | - يا رسول الله ﷺ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ: أَنْ |
| ٦٠٠١ | تَجْعَلُ - عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسَعْدٍ |
| ١٥٨٨ | - يا رسول الله ﷺ أَيْنَ تَنْزَلُ - أَسَمَّةُ بْنُ زَيْدٍ |
| ٤٢٨٢ | - يا رسول الله ﷺ أَيْنَ تَنْزَلُ غَدَاءً؟ - أَسَمَّةُ بْنُ زَيْدٍ |
| ٧٣٨٧ | - يا رسول الله ﷺ عَلِمْتِي دُعَاءً أَدْعُوكَهُ - أَبُو |
| ٥٥٠٣ | بَكْرَ الصَّدِيقِ |
| ١٥٦٦ | - يا رسول الله ﷺ لَيْسَ لَنَا مَدْيٌ - عَبَايَةُ بْنُ رَفَاعَةَ عَنْ جَدِهِ |
| ١٥٢٠ | - يا رسول الله ﷺ مَا شَانَ النَّاسُ حَلْوًا - حَفْصَةَ |
| ٦٢٠٨ | - يا رسول الله ﷺ نَرَى الْجَهَادَ أَفْضَلُ الْعَمَلِ - عَائِشَةَ |
| ١٠١٧ | - يا رسول الله ﷺ نَعْتَ أَبَا طَالِبٍ - عَبَّاسَ بْنَ السَّبِيلِ - أَنْسَ بْنَ مَالِكٍ |
| ١٧٨٧ | - يا رسول الله ﷺ يَصْدُرُ النَّاسَ بِسَكِينٍ - عَائِشَةَ |
| ٤٥٦٦ | - يا سَعْدٌ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حَيْبَةَ - أَسَمَّةُ بْنَ زَيْدٍ |

| | |
|------|---|
| ٥٨٦٢ | - يَا بْنِي إِنَّهُ يَلْغُونِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَتْ عَلَيْهِ أَقْبَةَ مَحْرَمَةٍ |
| ٣١٩٠ | - يَا بْنِي تَمِيمٍ أَبْشِرُوكَ - عُمَرَ بْنُ حَصَّيْنَ |
| ٦٥٥ | - يَا بْنِي سَلَمَةَ أَلَا تَحْتَسِبُوا أَثَارَكُمْ - أَنْسَ بْنَ مَالِكٍ |
| ٣٥٢٧ | - يَا بْنِي عَبْدَ مَنَافَ أَشْتَرَا أَنْفُسَكُمْ - أَبُو هَرِيْرَةَ |
| ٣٥٢٥ | - يَا بْنِي فَهْرٍ يَا بْنِي عَدِيٍّ - أَبْنَ عَبَّاسٍ |
| ٤٢٨ | - يَا بْنِي النَّجَارِ ثَامِنُونِي بِحَاطِطَكُمْ - أَنْسَ بْنَ مَالِكٍ |
| ٢٧٧٤ | - يَا بْنِي النَّجَارِ ثَامِنُونِي بِحَاطِطَكُمْ هَذَا - أَنْسَ بْنَ مَالِكٍ |
| ٧٤٥٥ | - يَا جَرِيلَ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَرَوْنَا أَكْثَرَ - أَبْنَ عَبَّاسٍ |
| ٦١٥٢ | - يَا حَسَانَ أَجَبَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حَسَانَ أَبْنَ ثَابِتٍ |
| ٢٧٥٠ | - يَا حَكِيمَ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضْرٌ حَلْوٌ - حَكِيمَ بْنَ حَزَامَ |
| ١٤٧٢ | - يَا حَكِيمَ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضْرَةٌ حَلْوَةٌ - حَكِيمَ أَبْنَ حَزَامٍ |
| ٢٩٣ | - يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَكَ رَجُلًا مَرْأَةً فَلِمْ يَنْزَلْ - أَبْيَ بْنَ كَعْبٍ |
| ٥٩٩٢ | - يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَيْتَ أَمْرَّاً كَتَتْ أَنْجَتَهُ بِهَا - حَكِيمَ بْنَ حَزَامٍ |
| ١٥١٨ | - يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرْتُمْ وَلَمْ أَعْتَسْ - عَائِشَةَ |
| ٥١٣٧ | - يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْبَكَرَ تَسْتَحِيْ - عَائِشَةَ ... |
| ٣٢٨ | - يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ صَفَيْةَ بْنَتَ حَبِيْبٍ قَدْ حَاضَتْ - عَائِشَةَ |
| ٦٨٦٥ | - يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَقِيْتَ كَافِرًا - الْمَقْدَادَ بْنَ عَمْرُو |
| ٤٦٠٩ | - يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَقِيْتَ لِكَ كَمَا قَالْتَ - الْمَقْدَادَ |
| ٦٣٧٨ | - يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْسُ خَادِمَكَ ادْعُ اللَّهَ لَهُ - أَمْ سَلِيمَ |
| | - يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْكَحْتِي بَنْتَ أَبِي سَفِيَّانَ |

| | | |
|------|--|--|
| ١١٥٢ | الليل - عبد الله بن عمرو بن العاص | - يا سعد إبني لأعطي الرجل وغيره أحبُّ إلى |
| ١٥١٨ | - يا عبد الرحمن أذهب بأختك - عائشة | منه - سعد بن أبي فَّاصل |
| | - يا عبد الرحمن بن سمرة لا تسأل الإمارة - | - يا سلمة ألا نتابع؟ قلت: يا رسول الله - |
| ٦٦٢٢ | عبد الرحمن بن سمرة | سلمة بن الأكوع |
| | - يا عبد الرحمن لا تسأل الإمارة - عبد | - يا صياحاً فاجتمع إليه قريش - ابن عباس |
| ٧١٤٦ | الرحمن بن سمرة | - يا صياحاً فقالوا من هذا؟ - ابن عباس |
| ٣٥٩٥ | - يا عدي هل رأيت الحيرة؟ - عدي بن حاتم . | - يا عائشة هذا جبريل يقرئك السلام - عائشة . |
| | - يا عم قل لا إله إلا الله كلامة أشهد لك بها - | - يا عائشة أشعرت أن الله أفتاني - عائشة |
| ١٣٦٠ | المسيب | - يا عائشة أعلمت أن الله أفتاني - عائشة |
| ٢٣٦٦ | - يا غلام أنا ذن لي أن أعطي - سهل بن سعد .. | - يا عائشة ألم ترى أن مجرزاً المدلجمي - |
| | - يا غلام سم الله وكل بيمينك - عمر بن أبي | عائشة |
| ٥٣٧٦ | سلمة | - يا عائشة إن عيني تنام ولا ينام قلبي - |
| | - يا فلان ابن فلان ويا فلان ابن فلان أيسركم | عائشة |
| ٣٩٧٦ | أبو طلحة | - يا عائشة - إن الله تعالى أفتاني في أمر - |
| | - يا فلان إذا أويت إلى فراشك - البراء بن | عائشة |
| ٧٤٨٨ | عاذب | - يا عائشة إن الله رفيق يحب الرفق - عائشة ... |
| | - يا فلان أما صمت سرر هذا الشهر - عمران | - يا عائشة لولا قومك حديث عهدهم - عبد |
| ١٩٨٣ | ابن حصين | الله بن الزبير |
| ١٩٥٥ | - يا فلان قم فاجدح لنا - عبد الله بن أبي أوفى | - يا عائشة ما أزال أجد ألم الطعام - عائشة ... |
| | - يا فلان ما منعك أن تصلي في القوم؟ - | - يا عائشة ما كان معكم لهو - عروة بن الزبير . |
| ٣٤٨ | عمران | - يا عائشة ما يؤمنني أن يكون فيه عذاب - |
| | - يا فلان ما يمنعك أن تصلي معنا؟ - عمران | عائشة |
| ٣٥٧١ | ابن حصين | - يا عائشة من هذا؟ - عائشة |
| | - يا كعب - وأشار بيده كأنه يقول: النصف - | - يا عائشة هذا جبريل يقرأ عليك السلام - |
| ٢٧٠٦ | كعب بن مالك | عائشة |
| ٤٧١ | - يا كعب بن مالك - كعب بن مالك | - يا عباس ألا تعجب من حب مغثث بربرة - |
| ٤٥٧ | - يا كعب قال - كعب بن مالك | ابن عباس |
| | - يا كعب قال: ليك يا رسول الله - كعب بن | - يا عبد الله أرأيت إن فتح الله عليكم الطائف - |
| ٢٤١٨ | مالك | أم سلمة |
| | - يا كعب وأشار بيده كأنه يقول النصف - | - يا عبد الله ألم أخبرك أنك تصوم - عبد الله بن |
| ٢٤٢٤ | كعب بن مالك | عمرو بن العاص |
| ٥٨٦٢ | - يا مخرمة هذا خيانة لك - مخرمة | - يا عبد الله بن عمرو كيف بك إذا بقيت في |
| | - يا معاذ أندري ما حق الله على العباد - معاذ | حالة من الناس - عبد الله بن عمر |
| ٧٣٧٣ | ابن جبل | - يا عبد الله لا تكن مثل فلان كان يقوم من |

| | |
|--|---|
| - يأتي على الناس زمان خير مال الرجل - أبو سعيد الخدري ٦٤٩٥ | - يعاذ أفتان أنت - جابر بن عبد الله ٧٠٥ |
| - يأتي على الناس زمان لا يالي الماء ما أخذ - أبو هريرة ٢١٥٩ | - يا معاذ قلت: ليك رسول الله وسعديك - معاذ بن جبل ٥٩٦٧ |
| - يأتي في آخر الزمان قوم حدثاء الأسنان - علي بن أبي طالب ٣٦١١ | - يا معاذ قلت: ليك يا رسول الله - معاذ بن جبل ٦٥٠٠ |
| - يأكل إنساء - عدي بن حاتم ٥٤٨٥ | - يا معاذ هل تدرى - معاذ بن جبل ٢٨٥٦ |
| - يأكل المسلم في معى واحد - أبو هريرة ٥٣٩٦ | - يا معاذ الأنصار - أنس بن مالك ٤٣٣٣ |
| - يتبع الميت ثلاثة - أنس بن مالك ٦٥١٤ | - يا معاذ الأنصار ألم أجدكم ضلالاً - عبد الله بن زيد ٤٣٣٠ |
| - يتغافلون فيكم ملائكة بالليل وملائكة بالنهار - أبو هريرة ٥٥٥ | - يا معاذ الشباب من استطاع الباة فليتزوج - عبد الله بن مسعود ٥٠٦٦ |
| - يتقارب الزمان ويقصص العمل ويُلْقِي الشع - أبو هريرة ٧٠٦١ | - يا معاذ الشباب من استطاع منكم الباة - علقة ٥٠٦٥ |
| - يتنزل ربنا ببارك وتعالى كل ليلة - أبو هريرة . - ي جاء بالرجل يوم القيمة فيلقى في النار - أسماء بن زيد ٦٣٢١ | - يا معاذ القراء استقموا - حذيفة بن اليمان . - يا معاذ قريش اشتروا أنفسكم - أبو هريرة ٧٢٨٢ |
| - ي جاء بالكافر يوم القيمة فيقال له: أرأيت - أنس بن مالك ٣٢٦٧ | - يا معاذ المسلمين كيف تسألون - ابن عباس ٢٦٨٥ |
| - ي جاء بالرجل فيطرح في النار فيطعن فيها - أسماء بن زيد ٧٠٩٨ | - يا معاذ النساء تصدقن فإني رأيتك أكثر أهل النار - أبو سعيد الخدري ٣٠٤ |
| - ي جاء بنوح يوم القيمة فيقال له: - أبو سعيد الخدري ٧٣٤٩ | - يا معاذ خذ الإداوة - المغيرة بن شعبة ٣٦٣ |
| - يجتمع المؤمنون يوم القيمة - أنس بن مالك ٤٤٧٦ | - يا نبي الله إنما بأرض قوم أهل كتاب - أبو ثعلبة الخشنى ٥٤٧٨ |
| - يجمع الله المؤمنين يوم القيمة - أنس بن مالك ٧٤١٠ | - يا نساء المسلمات لا تحقرن جارة - أبو هريرة ٢٥٦٦ |
| - يجيء الناس يوم القيمة فيقولون - أنس بن مالك ٦٥٦٥ | - يا هشام اقرأها فقرأها - عمر بن الخطاب ... - يأتي الدجال وهو محروم عليه - أبو سعيد الخدري ٥٠٤١ |
| - يجتمع المؤمنون يوم القيمة فيقولون - أنس بن مالك ٧٥١٦ | - يأتي الدجال وهو محروم عليه أن يدخل - أبو سعيد الخدري ١٨٨٢ |
| - يجيء الدجال حتى ينزل في ناحية المدينة - أنس بن مالك ٧١٢٤ | - يأتي الدجال وهو محروم عليه أن يدخل - أبو سعيد الخدري ٧١٣٢ |
| - يجيء نوح وأمه - أبو سعيد الخدري ٣٣٣٩ | - يأتي زمان يغزو فنام من الناس - أبو سعيد الخدري ٢٨٩٧ |
| - يحبس المؤمنون يوم القيمة - أنس بن مالك ٧٤٤٠ | - يأتي الشيطان أحدكم فيقول - أبو هريرة ٣٢٧٦ |
| - يحدث أنه بلغ معاوية - جبير بن مطعم ٣٥٠٠ | - يأتي على الناس زمان - أبو سعيد الخدري . - يأتي على الناس زمان تكون الغنم - أبو سعيد الخدري ٣٦٠٠ |

| | | |
|------|---|--|
| ٦٥٤٢ | أبو هريرة | - يحشر الناس على ثلاث طرائق - أبو هريرة . |
| ٦٤٧٢ | - يدخل الجنة من أمتي سبعون ألفاً - ابن عباس | - يحشر الناس يوم القيمة على أرض - سهل ابن سعد |
| ٤٤٨٧ | - يُدعى نوع يوم القيمة فيقول - أبو سعيد الخدري | - يحيى به مات؟ قلت: من الطاعون - أنس ابن مالك |
| ٦٠٧٠ | - يدنو أحدكم من ربه حتى يضع كفه عليه - ابن عمر | - يخرب الكعبة ذو السويقتين - أبو هريرة ١٥٩١ |
| ٤٦٨٥ | - يُدْنِي المؤمن من ربه - صفوان بن محرز ٤٦٨٥ | - يخرج في هذه الأمة قوم تحقرن - أبو سعيد الخدري |
| ٦٤٣٤ | - يذهب الصالحون الأول فالأخير - مردار الأسسلمي | - يخرج فيكم قوم تحقرن صلاتكم مع صلاتهم - أبو سعيد الخدري |
| ١٨١٥ | - يؤذيك هوأمك؟ - كعب بن عجرة | - يخرج قوم من النار بشفاعة محمد ﷺ - |
| ٢٦٧ | - يرحم الله أبا عبد الرحمن - عائشة | ٦٥٦٦ عمران بن حصين |
| ٢٧٤٢ | - يرحم الله ابن عفراء - سعد بن أبي وقاص ... | - يخرج قوم من النار بعدما مسهم منها - أنس ابن مالك |
| ٣٣٦٢ | - يرحم الله أم إسماعيل - ابن عباس | - يخرج من النار بالشفاعة كأنهم التمارير - |
| ٣٣٨٧ | - يرحم الله لوطاً - أبو هريرة | ٦٥٥٨ جابر بن عبد الله |
| ٣٤٠٥ | - يرحم الله موسى - عبد الله بن مسعود | - يخرج من النار من قال لا إله إلا الله - أنس ابن مالك |
| ٦٢٣٦ | - يرحم الله موسى لقد أوذني بأكثر - عبدالله بن مسعود | - يخرج منه قوم يقررون القرآن لا يجاوز - |
| ٤٧٥٨ | - يرحم الله نساء المهاجرات الأول - عائشة .. | ٦٩٣٤ سهل بن حيف |
| ٥٠٤٢ | - يرحمه الله لقد ذكرني كذا وكذا آية - عائشة . | - يخرج ناس من قبل المشرق وبقرعون - أبو سعيد الخدري |
| ٦٥٨٦ | - يرد على الحوض رجال من أصحابي - سعيد بن المسيب | - يخلص المؤمنون من النار فيحبسون - أبو سعيد الخدري |
| ٦٥٨٥ | - يرد على يوم القيمة رهط من أصحابي - أبو هريرة | - يداه ملائكة لا يغيبها نفقة سخاء الليل - |
| ٦٣٤٠ | - يستجاب لأحدكم ما لم يعجل - أبو هريرة .. | ٧٤١١ أبو هريرة |
| ٣٠٣٨ | - يسرا ولا تعسرا - أبو بردة عن أبيه | - اليド العليا خير من اليد السفلة - حكيم بن حرام |
| ٤٣٤١ | - يسرا ولا تعسرا ويشرا ولا تفرا - أبو بردة .. | - يدخل أهل الجنة وأهل النار - |
| ٦١٢٤ | - الأشعري | ٢٢ أبو سعيد الخدري |
| ٦٩ | - يسروا ولا تعسروا - أنس بن مالك | - يدخل أهل الجنة وأهل النار - |
| ٦٢٣٢ | - يسلم الراكب على الماشي - أبو هريرة | ٦٥٤٤ أنس عمر |
| ٦٢٣١ | - يسلم الصغير على الكبير - أبو هريرة | - يدخل الجنة من أمتي زمرة - أبو هريرة ٥٨١١ |
| ٦٥١٨ | - يصعب الناس حين يصعبون - أبو هريرة | - يدخل الجنة من أمتي زمرة هم سبعون ألفاً - |
| | - يصعبون يوم القيمة فإذا أنا بموسى - أبو | |

| | | | |
|------|--|------|---|
| ٦٤٢٤ | أبو هريرة | ٧٤٢٧ | سعيد الخدري |
| ٣٣٤٨ | - يقول الله تعالى: يا آدم - أبو سعيد الخدري . | ٦٩٤ | - يصلون لكم فإن أصابوا فلكم - أبو هريرة ... |
| | - يقول الله عز وجل: الصوم لي وأنا - أبو | ٢٨٢٦ | - يضحك الله إلى رجلين - أبو هريرة |
| ٧٤٩٢ | هريرة | | - يطوف الرجل بالبيت ما كان حلالاً - ابن عباس |
| | - يقول الله عز وجل يوم القيمة: يا آدم - أبو | ٤٥٢١ | |
| ٤٧٤١ | سعيد الخدري | ٢١٦ | - يعذبان وما يعذبان في كبير - ابن عباس |
| | - يقول الله يا آدم فيقول ليك - أبو سعيد | ٦٠٥٥ | - يعذبان وما يعذبان في كبيرة - ابن عباس |
| ٦٥٣٠ | الخدري | ٦٥٣٢ | - يعرق الناس يوم القيمة - أبو هريرة |
| ١٢٢٣ | - يقول الناس: أكثر أبو هريرة - أبو هريرة | | - بعض أحدهم أخاه كما بعض الفحل - |
| | - يقولون إن أبي هريرة يكثر الحديث - أبو | ٦٨٩٢ | |
| ٢٣٥٠ | هريرة | | - عمران بن حصين |
| | - يقوم الإمام مستقبل القبلة - سهل بن أبي | | - يعقد الشيطان على قافية رأس أحدهم - أبو |
| ٤١٣١ | حشمة | ١١٤٢ | هريرة |
| | - يكبر ابن آدم ويكتبه معه اثنان - أنس بن | ٢١١٨ | - يغزو جيش الكعبة - عائشة |
| ٦٤٢١ | مالك | | - يغسل ما مسَّ المرأة منه ثم يتوضأ ويصلِّي - |
| ٤٩١٩ | - يكشف ربنا عن ساقه - أبو سعيد الخدري ... | ٢٩٣ | أبي بن كعب |
| ٢٥٢ | - يكفيك صاع - جابر بن عبد الله | ١٨٤٠ | - يغسل المحرم رأسه - ابن عباس |
| ٣٤١ | - يكفيك الوجه والكتفان - عمارة | ٣٣٧٥ | - يغفر الله للوط - أبو هريرة |
| ٧٢٢٢ | - يكون اثنا عشر أميراً فقال كلمة - جابر بن سمرة | ٧١٣٦ | - يفتح الردم - ردم يأجوج و Majjūj - أبو هريرة |
| | - يكون كنز أحدهم يوم القيمة شجاعاً - أبو | | - يقال لأهل الجنة يا أهل الجنة خلود - أبو هريرة |
| ٤٦٥٩ | هريرة | ٦٥٤٥ | |
| ٣٣٥٠ | - يلقى إبراهيم أباه آزر يوم القيمة - أبو هريرة . | ٤٨٤٩ | - يقال لجهنم هل امتلأت؟ - أبو هريرة |
| ٤٧٦٩ | - يلقى إبراهيم أباه فيقول: يا رب - أبو هريرة - | ٤٨١٢ | - يقبض الله الأرض - أبو هريرة |
| ٤٨٤٨ | - يلقى في النار وتفوّل هل من مزيد - أنس بن مالك | ٦٥١٩ | - يقبض الله الأرض ويطوي السماء - أبو هريرة |
| ٦٩٣٢ | - يمرقون من الإسلام مروق السهم - ابن عمر | ٨٥ | - يقبض العلم ويظهر الجهل - أبو هريرة |
| ٧٠١٠ | - يموت عبد الله وهو آخر بالعروة الوثقى - | | - يقول الله: إذا عبدي أن يعمل سنته - أبو هريرة |
| | فيس بن عباد | ٧٥٠١ | |
| ١١٤٥ | - يتزل رينا تبارك وتعالى كل ليلة إلى السماء الدنيا - أبو هريرة | ٤٧٨٠ | - يقول الله تعالى: أعددت لعبادتي - أبو هريرة |
| ٧١١١ | - ينصب لكل غادر لواء يوم القيمة - ابن عمر | ٧٤٠٥ | - يقول الله تعالى: أنا عند ظن عبدي بي - أبو هريرة |
| ١٩٩٣ | - ينهى عن صيامين ويعيتن - أبو هريرة | | - يقول الله تعالى لأهون أهل النار عذاباً - |
| ١٣٣ | - يهـلـ أـهـلـ الـمـدـيـنـةـ مـنـ ذـيـ الـحـلـيـفـةـ اـبـنـ عـمـرـ . | ٦٥٥٧ | أنـسـ بـنـ مـالـكـ |
| | | | - يقول الله تعالى: ما لعبدي المؤمن عندـي - |

| | | |
|------|--|--|
| ٧١١٩ | أبو هريرة | - يهلك الناس هذا الحي من فربش - أبو هريرة |
| ٣٠٥٣ | - يوم الخميس وما يوم الخميس - ابن عباس . | ٣٦٠٤ |
| ٢٠٠٠ | - يوم عاشر راء إن شاء الله صام - سالم عن أبيه | - يوشك أن يكون خير مال الرجل - أبو سعيد الخدري |
| ٦٥٣١ | - «يوم يقوم الناس» قال: يقوم أحدهم - ابن عمر | ٣٣٠٠ |
| ٤٩٣٨ | - «يوم يقوم الناس لرب العالمين» حتى يغيب ابن عمر | ١٩ |
| | | - يوشك الفرات أن يحسر عن كنز من ذهب - |

